تفسیر راہنما
مولف آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسیر راهنما (جلد سوم)

مؤلف: آیت الله هاشمی رفسنجاني

سوره آل عمران

آیه ۱۱۰ تا ۲۰۰

آیت (۱۱۰)

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے منظر عام پر لایا گیا ہے تم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا لیکن ان میں صرف چند مومنین ہیں اور اکثریت فاسق ہے۔

۱۔ نیکی کا حکم کرنے والے اور برائي سے روکنے والے اور خدا پہ ایمان رکھنے والے مسلمان تمام امتوں میں سے بہترین امت ہیں۔ كنتم خير امة: أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر

۲۔ عالم انسانیت کی خدمت کیلئے مسلمان بہترین امت ہیں بشرطیکہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں اور خدا پر ایمان رکھتے ہوں۔ كنتم خير امة أخرجت للناس اس آیت میں جملہ "تأمرون بالمعروف ..."، "خیر امۃ" کیلئے حال ہے۔ اس لحاظ سے آیت کے معنی یوں ہوں گے کہ آپ اس وقت بہترین امت ثابت ہو سکتے ہیں جب آپ میں مذکورہ خصوصیات پائي جاتی ہوں۔ "خدمت" کا معنی کلمہ "للناس" کی "لام" سے حاصل کیا گیا ہے۔

۳۔ اسلام، عالمگیر دین ہے۔ كنتم خير امة: أخرجت للناس

اس آیت میں موجود کلمہ "للناس" میں سب افراد شامل ہیں (خواہ ان کا تعلق گذشتہ زمانے سے ہو یا آئندہ سے، عرب ہوں یا عجم) اور یہی چیز اسلام کے عالمگیر دین ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

٤_ امر بالمعروف، نہی عن المنکر (عمومي نظارت) اور خدا پر ایمان ، یہ وہ عوامل ہیں جو انسانی معاشروں میں سے کسی معاشرہ کے بہترین ہونے کا معیار ہیں_ كنتم خير أمة: اخرجت للناس تأمرون ... و تؤمنون بالله

٥_ خدا پر ایمان اور اصلاح معاشرہ (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) انسانی معاشرے کی ترقی اور نشوونما کے دو عامل ہیں_ كنتم خير أمة: أخرجت للناس تأمرون ...و تؤمنون بالله

معاشرے کی ترقی و کمال، خیر کا ایک مصداق ہے_ مندرجہ بالا آیت میں کسی امت کے بہترین امت ہونے کا دارو مدار ایمان اور اصلاح معاشرہ (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) پر ہے_

٦_ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کسی اسلامی معاشرے کی ترقی کیلئے ایک عمومی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے_

كنتم خير ا مة أخرجت للناس تأمرون ... و تؤمنون بالله کسی معاشرے کیلئے خیر کا ایک واضح مصداق اس کی ترقی ہے_

٧_ انسانی معاشروں کی اصلاح ، اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ہے_ كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر

٨_ معاشرے کی اصلاح کرنے والوں (نیکی کا حکم کرنے اور برائي سے روکنے والوں) کا خدا پر ایمان ، معاشرے کی ترقی اور بلندی کی شرط ہے_ كنتم خير أمة ...و تؤمنون بالله

٩_ عمومی نظارت اور انسانی سماج کی اصلاح (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) یہ وہ عوامل ہیں جو خدا پر ایمان کے محافظ ہیں_* كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون ...و تؤمنون بالله ایمان کے ذاتی طور پر مقدم ہونے کے باوجود، آیہ کریمہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایمان پر مقدم ہونا، مندرجہ بالا مطلب کی دلیل ہو سکتی ہے_

١٠_ آنحضرت (ص) کی بعثت کے آغاز میں مسلمان بہترین اور خدا کی پسندیدہ امتوں میں سے تھے_

كنتم خير أمة أخرجت للناس لفظ " کنتم" کو دیکھتے ہوئے، آیہ کریمہ ایک تاریخی مسئلہ کو بیان کررہی ہے اور وہ بعثت پیغمبر(ص) کے آغاز میں مسلمانوں کا طور طریقہ ہے_

۱۱_ آغاز بعثت میں مسلمانوں کا عمومی نظارت (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کو اہمیت دینا اور ان کا ہمیشہ خدا کی ذات پر ایمان رکھنا_ كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف ... و تؤمنون بالله

"کنتم "کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا آیت ایک تاریخی مسئلہ کی نشاندہی کررہی ہے اور وہ بعثت رسول کے آغاز میں مسلمانوں کا طرز زندگی ہے_

۱۲_ انسانی معاشروں کی اصلاح، ایک آئیڈیل اسلامی معاشرے کا مشترکہ ہدف ہے_ كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر "امة" کے لغوی معنی "یعنی وہ گروہ جو ایک مشترک ہدف رکھتا ہو" کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا مطلب حاصل کیا جاسکتا ہے_

۱۳_ ادیان کے ظہور کا فلسفہ، انسانی معاشروں کی اصلاح ہے_ كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر "للناس" میں "لام" ،دین کے ظہور کی غرض و غایت کو بیان کررہی ہے اور "خیر امة..."کا جملہ اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ تمام ادیان کی ذمہ داری بشر کی اصلاح ہے اور ان میں سے امت اسلامی ،بہترین امت ہے_

۱٤_ اہل کتاب کا اسلام پہ ایمان لانا، ان کی بہتری اور بھلائي کا عامل ہے_و لوآمن ا هل الكتاب لكان خيراً لهم

اگریہاں ایمان سے مراد اسلام پر ایمان لانا ہو_

۱۵_ خدا کی طرف سے اہل کتاب کو دین اسلام قبول کرنے کی دعوت _و لوآمن ا هل الكتاب لكان خيراً لهم

اس آیت میں دین اسلام کو خیر قرار دینا خود اسلام کی طرف ایک دعوت ہے_

۱٦_ دین اسلام کو قبول کرنے میں بشر کی بہتری اور بھلائي ہے_و لوآمن ا هل الكتاب لكان خيراً لهم

اگرچہ خیر کا عنوان اہل کتاب کیلئے مذکور ہے، لیکن اس لحاظ سے اہل کتاب ہونا یقیناً کوئي خصوصیت نہیں رکھتا_

۱۷_ اہل کتاب کا اپنے دین کی پابندی نہ کرنا_و لوآمن ا هل الكتاب لكان خيراً لهم

آیت کے پہلے حصے کو دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ "لو آمن" کا متعلق خدا پر ایمان اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ضروری ہونے پر ایمان ہے، لہذا اہل کتاب کے ایمان کی نفی سے

مراد عمل کے مرحلہ میں ایمان کا نہ ہونا ہے_

۱۸_ اسلام نے سابقہ ادیان کو منسوخ کردیا_ و لوآمن ا ھل الکتاب لکان خیراً لھم

یہ اس صورت میں ہے کہ جب کلمہ "خیر" اسم تفضیل نہ ہو اور ایمان سے مراد اسلام اور پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانا ہو_

۱۹_ اسلام کادوسرے تمام ادیان (عیسائیت ویہودیت) کی نسبت سعادت بشر کیلئے برتر دین ہونا_

و لوآمن ا ھل الکتاب لکان خیراً لھم یہ اس صورت میں ہے کہ جب "خیر" تفضیل کیلئے ہو اور جس کو فضیلت دی گئی ہے وہ اسلام ہو اور جس پر فضیلت دی گئی ہے وہ اہل کتاب کا دین ہو_

۲۰_ اہل کتاب کے کچھ افراد کا اسلام پر ایمان لانا اور ان میں سے اکثر کا اسلام کو نہ ماننا_ منھم المؤمنون و اکثرھم الفاسقون اگر ایمان سے مراد اسلام پر ایمان لانا ہو_

۲۱_ فسق، ایک ایسا عامل ہے جو معاشرے کو ترقی و تکامل سے روکتا ہے_ و لوآمن ... و ا کثرھم الفاسقون

خیر، ایمان کا نتیجہ ہے اور لفظ "فسق" آیہ شریفہ میں ایمان کے مقابل قرار پایا ہے_ پس نتیجہ یہ نکلا کہ اہل فسق خیر اور کمال سے محروم ہیں_

ادیان: ۱۸

اسلام: ۱۶، ۱۹ اسلام کا عالمگیر ہونا ۳; اہمیت اسلام ۱۴ ;تاریخ صدر اسلام ۱۰، ۱۱

اصلاح: ۵، ۷، ۹، ۱۲، ۱۳ اصلاح کرنے والے: ۸

امتیں: بہترین امتیں ۱، ۲، ۱۰

امر بالمعروف: ۱، ۲، ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۱ امر بالمعروف کے اثرات ۸

اہل کتاب: ۱۵، ۲۰ اہل کتاب کا ایمان ۱۴، ۱۷ ;اہل کتاب کا کفر ۲۰; مؤمن اہل کتاب ۲۰

ایمان: ایمان کے اثرات ۵، ۸ ;خدا پر ایمان ۱، ۲، ۴، ۵، ۹، ۱۱ ; مصلحین کا ایمان ۸

ترقی: ۵، ۶، ۸، ۲۱

دین: ١٦، ١٩ دین قبول کرنا ١٥، ١٦؛دین کے مقاصد ١٣؛دین کی حفاظت ٩

سعادت: عوامل سعادت ١٩

عمومی مصلحتیں: ١٦ عمومی نظارت: ١١،٩،٤

فسق: فسق کے اثرات ٢١

مسلمان: مسلمانوں کا مقام ١، ٢، ١٠

مسیحیت: دین مسیحیت ١٩

معاشرہ: اسلامی معاشرہ٧؛اسلامی معاشرے کی آرزو ١٢؛ معاشرے کی اصلاح ٧، ٩؛معاشرے کی اہمیت ٥، ١٢، ١٣؛معاشرے کی برتری کے معیارات ٤؛ معاشرے کی ترقی کے عوامل ٥، ٦، ٨؛ معاشرے کی ترقی کے موانع ٢١؛معاشرے کی ذمہ داری ٦، ٧

ناسخ و منسوخ:١٨

نہی عن المنکر: ١، ٤،٢، ٥، ٦، ٩، ١١ نہی عن المنکر کے اثرات ٨

یہود: دین یہود ١٩

آیت (١١١)

﴿لَن يَضُرُّوكُمْ إِلاَّ أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الأَدُبَارَ ثُمَّ لاَ يُنصَرُونَ﴾

یہ تم کو اذیت کے علاوہ کوئي نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر تم سے جنگ بھی کریں گے تو میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور پھر ان کی مدد بھی نہ کی جائے گي۔

١۔ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کیلئے اہل کتاب (یہود) کی کوشش۔لن يضر وكم الا اذي

مفسرین نے آیت کا شان نزول یہودیوں کو قرار دیا ہے۔

۲_ سوائے معمولی ضرر کے اہل کتاب (یہودیوں) کی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں ناکامي_

لن يضر وكم الا اذي یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کوپہنچائي جانے والی تکالیف کی کمی کلمہ "اذي" کے نکرہ ہونے سے حاصل کی گئي ہے_

۳_ اہل کتاب کا مسلمانوں کے مقابلہ میں آنا اور انہیں جنگ کی دھمکیاں دینا_ و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار

٤_ مسلمانوں کے مقابلے میں آنے اور ان کے ساتھ جنگ کا نتیجہ، یہودیوں کی شکست اور فرار ہے_

و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار

٥_ اہل کتاب کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں عاجز ہونے اور ان کے ساتھ جنگ میں شکست کھاکر بھاگنے کی قرآن کریم میں پیش گوئي_ لن يضر وكم الا اذى و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار

٦_ مسلمانوں کے اہل کتاب پر حملہ آور ہونے کی صورت میں خداوند متعال کی طرف سے مسلمانوں کی حوصلہ افزائي_

لن يضروكم الا اذى و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار

۷_ اہل کتاب (پیغمبراکرم(ص) کے زمانے کے یہود) نے ایسی جنگ کا آغاز کیا جس کا نتیجہ سوائے ان کی شکست اور فرار کے کچھ نہ نکلا_ و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار چونکہ جنگ کی نسبت اہل کتاب کی طرف دی گئي ہے لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہی جنگ شروع کرنے والے تھے_

۸_ دشمنان دین کے حملہ کے مقابلے میں مسلمانوں کا ناقابل شکست ہونا خدا پر ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے ہے_ كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف ... و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار

"كنتم خير ..."اور"يقاتلوكم" میں مخاطب کا ایک ہونا ہمارے سابقہ مطلب کی تائید کرتا ہے، یعنی نیکی کا حکم دینے والے اور... کبھی شکست سے دوچار نہیں ہوسکتے_

۹_ فسق، حوصلے کو پست کرنے اور جنگ سے بھاگنے کا باعث بنتا ہے_ و اكثر هم الفاسقون ... و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم لاينصرون یہودیوں کو فسق کے ساتھ متصف کرنا اور پھر ان کی شکست کو بیان کرنا ان دو مسئلوں کے باہمی ارتباط کی طرف اشارہ ہے_

۱۰_ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شکست کھا کر بھاگنے کے بعد اہل کتاب (یہودیوں) کا دوسروں کی مدد سے محروم ہونا_

و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم لاينصرون

۱۱_ مؤمنین کا حوصلہ بڑھانے کیلئے دشمن کی طاقت کو ناچیز قرار دینا قرآن کا ایک طریقہ ہے_

و ان يقاتلوكم يولوكم الادبار ثم لاينصرون

۱۲_ اہل کتاب (عبداللہ بن سلام اور اسکے ساتھي) جو کفر چھوڑکر اسلام کی طرف آئے، انہیں یہودیوں کے بڑوں کی طرف سے سرزنش اور اذیت و آزار کا سامنا کرنا پڑا_ لن يضر وكم الا اذي آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرم(ص) پہ ایمان لانے کے بعد عبداللہ ابن سلام اور اسکے ساتھیوں کی یہودیوں کے رؤسا کی طرف سے سرزنش کی گئي_ (مجمع البیان)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷، ۱۲

امر بالمعروف: امر بالمعروف کے اثرات ۸

اہل کتاب: اہل کتاب کی دھمکی ۳; اہل کتاب کی شکست ٤، ۵، ۷، ۱۰; اہل کتاب کے مؤمنین ۱۲

ایمان: ایمان کے اثرات ۸; خدا پر ایمان ۸

جنگ: جنگ سے فرار ۱۰ ;جنگ میں شکست کے عوامل ۹

حوصلہ افزائي: ٦ حوصلہ افزائي کے عوامل ۸، ۱۱

حوصلہ پست کرنا: حوصلہ پست کرنے کے عوامل ۹

دشمن: دشمن سے نمٹنے کا طریقہ کار ۱۱

فسق: فسق کے اثرات ۹

قرآن کریم: قرآن کریم کی پیش گوئي ۵

مسلمان: ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ٦، ۱۰، ۱۲

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر کے اثرات ۸

یہود: مسلمان اوریہود ۱، ۲، ٤، ۱۰، ۱۲ ;یہود کی شکست ٤، ۷

آیت (۱۱۲)

﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُواْ إِلاَّ بِحَبْلٍ مِّنْ اللهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآؤُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُواْ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُواْ يَعْتَدُونَ﴾

ان پر ذلت کے نشان لگا دیئے گئے ہیں یہ جہاں بھی رہیں مگر یہ کہ خدائي عہدیا لوگوں کے معاہدہ کی پناہ مل جائے_ یہ غضب الہی میں رہیں گے اور ان پر مسکنت کی مار رہے گی_ یہ اس لئے ہے کہ آیات الہی کا انکار کرتے تھے او رنا حق انبیاء کو قتل کرتے تھے_ یہ اس لئے کہ یہ نافرمان تھے اور زیادتیاں کیا کرتے تھے_

۱_ اہل کتاب (یہود) کی دائمی ذلت اور ان کی حتمی عاقبت_ ضربت عليهم الذلة اين ما ثقفوا

۲_ اہل کتاب (یہود) کو ہر وقت اور ہر جگہ پر ذلیل کرنا اہل ایمان کا فریضہ ہے_ ضربت عليهم الذلة اين ما ثقفوا

یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "ضربت علیہم ..."، "لا بجبل ..." کے استثناء کے قرینے سے اور جملہ "این ما ثقفوا" فریضہ کی تعیین ہو نہ کہ کسی خارجی حقیقت کے بارے میں خبر ہو_

۳_ اہل کتاب (یہود) کا ذلت سے چھٹکارا، خدا سے ارتباط اور دوسرے لوگوں سے وابستگی ہی کی صورت میں ہو سکتا ہے_ ضربت عليهم الذلة ... الا بحبل من الله و حبل من الناس جملہ "حبل من الناس" کا معنی ایک احتمال کے مطابق لوگوں سے وابستہ رہنا اور مستقل نہ ہونا کیا گیا ہے_

٤_ اہل کتاب (یہود) ہمیشہ ذلت، دوسروں سے وابستگی اور بے استقلالی کا شکار رہے ہیں_ ضربت عليهم الذلة ... الا بحبل من الله و

حبل من الناس

۵_ اہل کتاب (یہود) کا ذلت سے چھٹکارا ، اسلام قبول کرنے یا اسلامی معاشرے کے ساتھ عہد وپیمان باندھنے (اسلامی معاشرے کی حاکمیت اور ذمی ہونے کے شرائط کو تسلیم کرنے) ہی کی صورت میں ہوسکتا ہے_

ضربت علیهم الذلة ...الا بحبل من الله و حبل من الناس یہ اس صورت میں ہے کہ جب "حبل من الناس"کا مطلب "حبل من اللہ " کے قرینہ کی وجہ سے اسلامی معاشرے کے ساتھ عہد وپیمان ہو_

٦_ اگر اہل کتاب اسلام قبول کرلیں یا اسلامی معاشرے کے ساتھ پیمان باندھ لیں تو مسلمان ان کے حقوق کی رعایت (ان کے حقوق کا احترام کرنے) کے ذمہ دار ہوں گے_ ضربت علیهم الذلة این ما ثقفوا الا بحبل من الله و حبل من الناس یہ اس صورت میں ہے کہ "ضربت" حکم شرعی کو بیان کر رہا ہو اور "الا"دو چیزوں کو استثناء کررہا ہو، اسلام کی طرف تمایل اور مسلمانوں کے ساتھ عہد وپیمان کو قبول کرنا _

۷_ دوسرے معاشروں کے ساتھ اسلامی معاشرے کے معاہدوں کیپابندی کا مسلمانوں پر لازمی ہونا_

ضربت علیهم الذلة ...الا بحبل من الله و حبل من الناسیہاں پر "حبل من الناس"کا معنی مسلمانوں کا اہل کتاب کے ساتھ معاہدہ ہے اور مذکورہ بالا آیت بیان کررہی ہے کہ ان کے ساتھ معاہدہ کی صورت میں ان سے سروکار نہ رکھو_

۸_ اہل کتاب (یہودي) ہمیشہ اپنے آپ پر غضب الہی کی راہ ہموار کرنے والے ہیں_و باء و بغضب من الله

۹_ سخت کمزوری اور ناتوانی ، اہل کتاب (یہود) کا حتمی انجام ہے_و ضربت علیهم المسکنة

۱۰_ اہل کتاب (یہود) کی اقتصادی ترقی اور نشوونما کو روک کر انہیں ذلت اور ناتوانی کے مرحلہ تک پہنچانا اہل ایمان کا فریضہ ہے_و ضربت علیهم المسکنة یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "ضربت ..." حکم شرعی کا بیان ہو نہ کہ کسی خارجی واقعہ کی خبر دینا_

۱۱_یہودیوں کا آیات خدا سے دائمی انکار اور انبیاء (ع) کا ناجائز قتل، انہیں ذلت و ناتوانی اور غضب خدا میں

مبتلا کرنے کا موجب ہیں_ ضربت علیهم الذلة ... و باء و بغضب من الله و ضربت علیهم المسكنة ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون الانبياء بغيرحق

١٢_ دائمی نافرماني، ظلم اور سرکشي، یہودیوں کے ان کی ذلت و ناتوانی اور غضب خدا میں مبتلا ہونے کا باعث ہے_

ضربت عليهم الذلة ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلک بما عصوا" ذلت اور... کی طرف اشارہ ہے_

١٣_ انسانوں کے فکری اور عملی رجحانات ان کی عاقبت میں مؤثرہیں_ ضربت علیهم الذلة ... ذلك بانهم كانوا ... يكفرون ذلك بما عصوا

١٤_ اہل کتاب (یہود) یہ جانتے ہوئے بھی کہ انبیاء (ع) کا قتل ناجائز ہے انہیں قتل کرتے تھے_ *

و يقتلون الانبياء بغيرحق چونکہ انبیاء (ع) کے قتل کا جائز ہونا قابل تصورنہیں ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ کلمہ "بغیرحق" میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ قاتلین یہ جانتے تھے کہ انبیاء (ع) کا قتل ناحق ہے_

١٥_ اہل کتاب کیلئے متعدد انبیاء (ع) کا مبعوث ہونا_ و يقتلون الانبياء بغيرحق

١٦_ کفر، ظلم و جنایت اور سرکشی اہل کتاب (یہود) کی پرانی عادت ہے_ ذلك بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون ... و كانوا يعتدون "کان" فعل ماضی کے بعد مضارع کا استعمال استمرار پہ دلالت کرتا ہے_

١٧_ اہل کتاب (یہود) کی نافرمانی اوردائمی سرکشي، آیات الہی سے انکار اور پیغمبروں (ع) کے قتل کا موجب بنی_

كانوا يكفرون بآيات الله ... ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلک بما عصوا" سے مراد آیات الہی سے انکار اور انبیاء (ع) کا قتل ہو_

١٨_ دائمی گناہ، نافرماني، سرکشی و تجاوز آیات خدا سے انکار کا موجب ہے_ بانهم كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون الانبياء بغيرحق ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلک بما عصوا" میں "ذلک" کا اشارہ آیات خدا سے انکار کی طرف ہو_

۱۹_ گناہ اور اس کا تکرار کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کا موجب بنتا ہے_ كانوا يكفرون بآيات الله و يقتلون الانبياء بغيرحق ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون یہ اس صورت میں ہے کہ "ذلک بما عصوا" سے مراد آیات سے انکار اور انبیاء (ع) کا قتل ہو اور یہ دو کبیرہ گناہ ان چھوٹے گناہوں کی وجہ سے وجود میں آتے ہیں کہ جن کی طرف "عصوا" اور "یعتدون" میں اشارہ کیا گیا ہے_

۲۰_ خداوند متعال کی طرف سے گناہ، سرکشی اور آیات الہی کے انکار سے بچنے کی تنبیہ_

ذلك بانهم كانوا يكفرون ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون یہودیوں کے ذلیل و خوار اور مشکلات کے شکار ہونے کی وجہ کا بیان کرنا، تمام گنہگاروں کیلئے تنبیہ ہے_

۲۱_ یہودیوں کی ذلت آمیزاور شرم آور حالت کے ذکر سے اہل ایمان کے حوصلے بڑھانا_

و ان يقاتلوكم ... ثم لاينصرون _ ضربت عليهم الذلة اين ما ثقفوا الا بحبل من الله و حبل من الناس ... و ضربت عليهم المسكنة یہودیوں کی ستیزہ کار طبیعت کے ذکر کے بعد ان کی ذلت و رسوائی کا تذکرہ ہوسکتا ہے اہل ایمان کے حوصلے کو بلند کرنے کیلئے ہے_

۲۲_ یہودی، انبیاء (ع) کے راز فاش کرنے کی وجہ سے ان کے قاتلوں کے شریک جرم ہیں_

و يقتلون الانبياء بغيرحق امام صادق (ع) نے آیت "و يقتلون الانبياء بغيرحق" کی تفسیر کے ضمن میں فرمایا: "... ولكن اذاعوا سرهم و افشوا عليهم فقتلوا" [1] چونکہ یہود نے انبیاء (ع) کے اسرار اور رازوں کو فاش کیا پس وہ قاتل ہیں_

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۱۷، ۲۰; آیات خدا کے بارے میں کفر ۱۱، ۱۸، ۲۰

اسلام: اسلام کے اقرار کے اثرات ۵، ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا غضب ۸، ۱۱، ۱۲; اللہ تعالی کی تنبیہات ۲۰

انبیا (ع): ۱۵، ۱۷، ۲۲ انبیا (ع) کا قتل ۱٤; انبیا (ع) کے قتل کی سزا ۱۱

انسان:

---

۱) اصول کافی ج ۲، ص ۳۷۱ ح ۷، تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۱۹٦، ح ۱۳۲.

انسان کی عاقبت ١٣ اہل کتاب: ٥، ٦، ١٠ اہل کتاب کا تجاوز کرنا ١٧; اہل کتاب کا ظلم ١٦; اہل کتاب کا کفر ١٦;; اہل کتاب کا مغضوب ہونا ٨; اہل کتاب کی آزادی ٥، ٦; اہل کتاب کی ذلت، ١، ٢، ٣، ٤، ٩، ٢١; اہل کتاب کی عاقبت ١، ٩; اہل کتاب کی کینہ توزی ١٤; اہل کتاب کے انبیاءٔ ١٥; اہل کتاب کے ساتھ معاہدہ ٥، ٦، ٧

ایمان: ایمان کے اثرات ١٣

بین الاقوامی معاہدے: ٧

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے عوامل ٢١

ذلت: ٢، ٤، ٩، ٢١ ذلت و رسوائي سے رہائي کے عوامل ٣، ٥; ذلت و رسوائي کے عوامل ١١، ١٢

روایت: ٢٢

ظلم: ١٦ ظلم کے اثرات ١٧، ١٨

عمل: عمل کے اثرات ١٣

کبیرہ گناہ: ١٩

کفار: کفار کے ساتھ نمٹنے کا طریقہ کار ١٠

کفر: ١١، ١٦، ١٨، ٢٠ کفر کے اثرات ١١; کفر کے عوامل ١٧، ١٨

گناہ: گناہ پر اصرار ١٩; گناہ کے اثرات ١٨; گناہ کے عوامل ١٩

مسلمان: ٦، ١٠

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ اری ٢، ١٠

نافرماني: نافرمانی کے اثرات ١٢، ١٧، ١٨

یہود: ٥، ١٠ یہود اور انبیاء (ع) کا قتل ١٧، ٢٢; یہود کا انجام ١، ٩; یہود کا تجاوز کرنا ١٢، ١٦، ١٧; یہود کا ظلم ١٦; یہود کا کفر ١١، ١٦; یہود کا مغضوب ہونا ٨، ١١، ١٢; یہود کی ذلت ١، ٢، ٣، ٤، ٩، ٢١; یہود کی کینہ توزی ١٤; یہود کی نافرمانی ١٢

آیت (۱۱۳)

﴿ لَيْسُواْ سَوَاءً مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ﴾

ہ لوگ بھی سب ایک جیسے نہیں ہیں_ اہل کتاب ہی میں وہ جماعت بھی ہے جو دین پر قائم ہے راتوں کو آیات الٰہی کی تلاوت کرتی ہے اور سجدہ کرتی ہے_

۱_ اہل کتاب کا اپنے نظریاتی رجحانات اور اعمال و کردار میں ایک جیسا نہ ہونا_ ذلك بانهم كانوا يكفرون ... ليسوا سواءً

۲_ اہل کتاب کے بعض افراد آیات الٰہی کے منکر، انبیاء (ع) کے قاتل، گنہگار اور سرکش ہیں اور بعض افراد اطاعت الٰہی کو قبول کرنے والے، آیات الٰہی کی تلاوت اور بارگاہ الٰہی میں سجدہ کرنے والے ہیں_ ذلك بانهم كانوا يكفرون ... ليسوا سواء من ا هل الكتاب ... و هم يسجدون

۳_ بعض اہل کتاب کا اسلام کی طرف عملی اور نظریاتی رجحان_ من ا هل الكتاب امة قائمة يتلون آيات الله

٤_ بعض اہل کتاب کے ایمانی رجحانات اور پسندیدہ عمل کی وجہ سے ذلت و رسوائي اور غضب خدا سے بچ جانا_
ضربت عليهم الذلة ... ليسوا سواء من ا هل الكتاب

٥_ اسلام کی طرف سے اچھے لوگوں کا احترام اور ان کی تعریف کرنا اگرچہ وہ مسلمان نہ بھی ہوں_
ضربت عليهم الذلة ... ليسوا سواء من ا هل الكتاب امة قائمة

٦_ خدا کی اطاعت اور راتوں کو سجدہ کی حالت میں آیات الٰہی کی تلاوت، انسانوں کی قدروقیمت کا معیار ہیں_
ليسوا سواء من ا هل الكتاب امة قائمة ... و هم يسجدون

۷_ خدا کی اطاعت و بندگی اور راتوں میں بارگاہ خدا میں سجدے کی حالت میں آیات الہی (قرآن اور...) کی تلاوت کرنے کی اہمیت_ يتلون آيات الله آناء اليل و هم يسجدون یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ" و ھم یسجدون" حال ہو_

۸_ راتوں میں عبادت اور سجدے کے ہمراہ آیات الہی (قرآن اور...) کی تلاوت کی ترغیب دینا_امة قائمة يتلون آيات الله آناء اليل و هم يسجدون

۹_ اہل کتاب کی آسمانی کتابوں میں پیغمبر اکرم(ص) کی بعثت تک تحریف نہ ہونے والی آیات کا موجود ہونا_

من ا هل الكتاب امة قائمة يتلون آيات الله چونکہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے لہذا "آیات اللہ " سے مراد تورات و انجیل ہوسکتی ہیں اور ان کی تلاوت کی قدرو قیمت انکے تحریف نہ ہونے کو بیان کرتی ہے_

۱۰_ آیات الہی کی تلاوت اور خدا کیبارگاہ میں سجدہ، اس کے حکم کو بجالانا ہے_امة قائمة يتلون ... و هم يسجدون یہ اس صورت میں ہے کہ "یتلون ..."، "قائمة"کی تفسیر ہو_

۱۱_ خدا کی اطاعت، آیات الہی کی تلاوت اور اسکی بارگاہ میں سجدہ کرنا الہی ادیان کے مشترکہ عملی اصولوں میں سے ہے_من ا هل الكتاب امة قائمة يتلون ... و هم يسجدون

آسمانی کتب: آسمانی کتب کی تحریف ۹

آیات خدا: آیات خدا کی تلاوت ۲، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱ ;آیات خدا کے بارے میں کفر ۲

ادیان: ادیان میں سجدہ ۱۱ ; ادیان میں ہم آہنگی ۱۱

اسلام: ۳ اسلام کی خصوصیت ۵

اطاعت: خدا کی اطاعت ۶، ۷، ۱۰، ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا غضب ٤;اللہ تعالی کی عبودیت ۷

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا قتل ۲

اہل کتاب: ۳ اہل کتاب کا تجاوز کرنا ۲; اہل کتاب کا کفر ۲; اہل کتاب کے گروہ ۱; مؤمن اہل کتاب ۲، ٤

تحریف: ۹ تحریک: ۸

تشویق دلانا: ۸

تہجد: تہجد کی تشویق دلانا ۸; تہجد کی قدر و قیمت ٦، ۷

ذلت: ذلت سے رہائی کے عوامل ٤

زمانہ بعثت کی تاریخ: ۹

سجدہ: خدا کے آگے سجدہ ۱۱; سجدہ کی اہمیت ۱۰; سجدہ کی قدر و قیمت ٦، ۷

شخصیت: شخصیت کی حفاظت ۵

عبادت: عبادت کی تشویق دلانا ۸

قدر و قیمت: قدر و قیمت کے معیارات ٦

قرآن کریم: قرآن کریم کی تلاوت ۷، ۸

کفر: ۲

مدح و مذمت: ۵

آیت (۱۱۴)

﴿ يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُوْلَئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ﴾

یہ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نیکیوں کا حکم دیتے ہیں۔ برائیوں سے روکتے ہیں اور نیکیوں کی طرف سبقت کرتے ہیں اوریہی لوگ صالحین اور نیک کرداروں میں ہیں۔

۱۔ خدا اور روز قیامت پر ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور کارخیر میں جلدی کرنا، بعض اہل کتاب کی خصوصیات میں سے ہیں۔ من اهل الكتاب ... يؤمنون بالله واليوم الاخر ويأمرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و يسارعون فى الخيرات

۲۔ اہل کتاب کے دین میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک شرعی حکم تھا۔ من ا هل الكتاب ... يأمرون بالمعروف و ينهون عن المنكر ظاہر یہ ہوتا ہے کہ مذکورہ صفات اہل کتاب کیلئے، ان کے اہل کتاب ہونے کے لحاظ سے ہے۔

۳۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خاص اہمیت۔ يأمرون بالمعروف و ينهون عن المنكر

خدا اور روز قیامت پر ایمان کا ذکر کرنے کے بعد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عنوان کرنا، اس کی خاص اہمیت کو بیان کرتا ہے۔

٤۔ خدا اور روز جزا پر ایمان، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور کارخیر میں جلدی کرنا، انسان کی قدر و قیمت اور شائستگی (صالح ہونے) کا معیار ہے۔ يؤمنون ... يسارعون فى الخيرات و اولئك من الصالحين

٥۔ خدا اور روز جزا پر ایمان اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر، ادیان الہی کے مشترکہ عملی اور نظریاتی اصولوں میں سے ہیں۔ من ا هل الكتاب ... يؤمنون بالله و اليوم

الآخر و يأمرون بالمعروف و ينهون عن المنكر

٦_ اہل کتاب کے وہ افراد جو اطاعت الہی بجالائے اور راتوں میں آیات الہی کی تلاوت کی اور اسکی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوئے، صالحین میں سے ہیں_من ا هل الكتاب امة قائمة ... و اولئك من الصالحين

٧_ اہل کتاب کے بعض افراد جو خدا اور روز جزا پہ ایمان رکھتے ہیں نیکی کا حکم دیتے اور برائي سے روکتے ہیں اور کار خیر میں جلدی کرتے ہیں وہ صالحین کی نسل سے ہیں_من ا هل الكتاب امة ... يؤمنون بالله ... واولئك من الصالحين

٨_ احکام دین پر کاربند رہنا (خدا کی اطاعت)، آیات خدا کی تلاوت، اسکی بارگاہ میں سجدہ کرنا، خدا اور روز جزا پر ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکراور کارخیر میں جلدی کرنا نیک اور شائستہ امت کی خصوصیات ہیں_امة قائمة ... و اولئك من الصالحين

٩_ انسانوں کی شخصیت بنانے میں عدل و انصاف کی رعایت اور بلند انسانی اقدار کے احترام کا لازمی ہونا_

ليسوا سواء من ا هل الكتاب امة ... يؤمنون بالله باوجود اسکے کہ اس آیت میں مذکورہ افراد اہل کتاب ہیں ان کے کاموں کی جانچ پڑتال میں عدل و انصاف کو مدنظر رکھا گیا ہے_

١٠_ انسانوں کا صالح و نیک ہونا خدا اور روز جزا پر ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (دوسروں کی اصلاح) اورکارخیر میں جلدی کرنے کے مرہون منت ہیں_يؤمنون بالله ... و اولئك من الصالحين

١١_ انسانوں کا صالح ہونا خدا کی اطاعت کے استوار رہنے، راتوں میں آیات الہی کی تلاوت کرنے اور اسکی بارگاہ میں سجدہ کرنے میں مضمر ہے_امة قائمة ... و هم يسجدون ... و اولئك من الصالحين

١٢_ خدا کی طرف سے اہل کتاب کے مؤمنین کی تعریف_من ا هل الكتاب امة ...يؤمنون بالله

١٣_ اطاعت خدا کا بجالانا، اسکی آیات کی تلاوت کرنا، اسکی بارگاہ میں سجدہ کرنا، خدا اور روز جزا پہ ایمان لانا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور کارخیر میں

جلدی کرنا، حبل الٰهی ہے*_ضربت علیهم الذلة ... الا بحبل من الله ... لیسوا سواء من ا هل الكتاب ... یؤمنون بالله ... و یسارعون فی الخیرات ایسا لگتا ہے کہ مذکورہ صفات "حبل الله "کو بیان کرتی ہیں، چونکہ ان صفات والے افراد قطعاً ذلت و رسوائي سے دورہیں_

١٤_ اہل کتاب میں سے صالح افراد، ذلت و رسوائي سے آسودہ خاطر اور خدا کے غضب سے محفوظ ہیں_

ضربت علیهم الذلة ... لیسوا سواء من ا هل الكتاب امة قائمة ... و اولئك من الصالحین

١٥_ عبدالله بن سلام اور اہل کتاب کا ایک گروہ اسلام کی طرف مائل ہوکر صالحین میں سے ہوگئے_

من ا هل الكتاب امة قائمة ... و اولئك من الصالحین شان نزول میں آیا ہے: جب عبدالله بن سلام اور اہل کتاب کا ایک گروہ اسلام لایا، تو احبار (یہودی علمائ) نے کہا ہم میں سے صرف شرپسند، پیغمبر(ص) پر ایمان لائے ہیں_(مجمع البیان)

آیات خدا: آیات خدا کی تلاوت ٦، ٨، ١١، ١٣

ادیان: ادیان کی ہم آہنگی ٥

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١٥

اطاعت: خدا کی اطاعت ٦، ٨، ١١، ١٣

الله تعالی: الله تعالی کا غضب ١٤

امتیں: بہترین امتیں ٨

امربالمعروف: ١، ٢، ٥، ٧، ٨، ١٣ امربالمعروف کی اہمیت ٣; امربالمعروف کی قدرو قیمت ٤; امربالمعروف کے اثرات ١٠

اہل کتاب: اہل کتاب کا تہجد ٦; اہل کتاب کا دین ٢; اہل کتاب کے صالحین ٦، ١٤; اہل کتاب کے مؤمنین ١، ٦، ٧، ١٢

ایمان: ایمان کی قدروقیمت ٤; ایمان کے اثرات ١٠; خدا پر ایمان ١، ٤، ٥، ٧، ٨، ١٣، ١٠; معاد پر ایمان ٤، ١، ٥، ٧، ١٠، ٨

تہجد: ٦ تہجد کے اثرات ١١

حبل اللہ: ١٣

دین: دین قبول کرنا ١٥

ذلت: ذلت سے رہائی کے عوامل ١٤

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے عوامل ١٠، ١١

سجدہ: سجدہ کی اہمیت ٨، ١٣; سجدہ کے اثرات ١١

صالحین: ٧، ١٥

عدل و انصاف: جانچنے میں عدل و انصاف ٩

قدروقیمت: قدروقیمت کے معیارات ٩

قدروقیمت جانچنا: قدروقیمت جانچنے کے معیارات ٩

قیامت: ١، ٤، ٥، ٧، ٨، ١٠

مدح و مذمت: ١٢

مؤمنین: مؤمنین کا مقام ١٢

نہی عن المنکر: ١، ٢، ٥، ٧، ٨، ١٣ نہی عن المنکر کی اہمیت ٣; نہی عن المنکر کی قدروقیمت ٤; نہی عن المنکر کے اثرات ١٠

نیکی: نیکی میں جلدی ١، ٤، ٧، ٨، ١٠، ١٣

آیت (۱۱۵)

﴿وَمَا يَفْعَلُواْ مِنْ خَيْرٍ فَلَن يُكْفَرُوْهُ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ﴾

یہ جو بھی خیر کریں گے اس کا انکار نہ کیا جائے گا اور اللہ متقین کے اعمال سے خوب باخبر ہے_

۱_ خدا کی طرف سے صالحین کے نیک اعمال کی جزا کا یقینی ہونا_ و اولئك من الصالحين_ و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه

۲_ اہل کتاب کے صالحین کے نیک اعمال کی جزا کا خدا کی طرف سے یقینی ہونا_ من ا هل الكتاب ... و اولئك من الصالحين_ وما يفعلوا من خير فلن يكفروه

۳_ صالحین کے نیک اعمال کبھی خدا کی طرف سے بھلائے نہ جائیں گے اور نہ ہی بے پرواہی کا شکار ہوں گے_

و اولئك من الصالحين_ وما يفعلوا من خير فلن يكفروه

٤_ اطاعت الہی، راتوں کو سجدے کی حالت میں اسکي آیات کی تلاوت کرنا، خدا اور روز جزا پہ ایمان رکھنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا اور کار خیر میں جلدی کرنا نیک اعمال میں سے ہیں_

من ا هل الكتاب امة قائمة ... و ما يفعلوا من خير

٥_ خدا کی طرف سے نیک اعمال کا صلہ اس صورت میں ملے گا جب نیک اعمال کو انجام دینے والے افراد صالح ہوں گے_ و اولئك من الصالحين_ و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه "مایفعلوا" میں فاعل (واو) ضمیر ہے جو صالحین کی طرف لوٹ رہی ہے، یعنی اگر صالحین نیک عمل انجام دیں تو انہیں اس کا صلہ ملے گا_

٦_ خداوند متعال کا متقین کے بارے میں وسیع و دائمی علم_

والله عليم بالمتقين

۷_ امر خداوندی کو قائم کرنا، اسکی آیات کی تلاوت، سجدہ، خدا اور روز جزا پہ ایمان، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، اور نیک کام میں جلدی کرنا متقین کی خصوصیات میں سے ہیں_امة قائمة يتلون آيات الله ... والله عليم بالمتقين

آیت ان لوگوں کی جزا کو بیان کرنے کے بارے میں ہے کہ جن میں مذکورہ بالا صفات پائی جاتی ہوں، انہیں آیت نے متقین کہا ہے پس یہ متقین کے اوصاف ہیں_

۸_ پرہیزگار اپنے نیک اعمال کی وجہ سے خدا کی طرف سے جزا پاتے ہیں_و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه والله عليم بالمتقين

۹_ خدا اور روز جزا پہ ایمان اور عمل صالح انسان کے منزل تقوي کو پانے کے باعث ہیں*_امة قائمة ... يؤمنون بالله واليوم الآخر ... والله عليم بالمتقين امر بالمعروف کرنے والے اور... مؤمنین کو متقی کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ جن میں مذکورہ بالا صفات ہوں وہ متقی ہیں یا اس وجہ سے ہے کہ مذکورہ بالا صفات تقوي کا موجب بنتی ہیں_

۱۰_ خدا کے وسیع اور دائمی علم پر توجہ انسان کو اعمال خیر اور تقوي پر ابھارتی ہے_و ما يفعلوا من خير فلن يكفروه والله عليم بالمتقين نیک اعمال اور ان کی جزا کے بارے میں خدا کے علم کے ذکر کا مقصد لوگوں کو نیک اعمال کی ترغیب دلانا ہے_

۱۱_ اہل کتاب کے بعض افراد، متقی اور نیک اعمال کرنے والے ہیں_

من ا هل الكتاب امة قائمة ... و ما يفعلوا من خير

آیات خدا: آیات خدا کی تلاوت ۴، ۷

اجر: اجر کے اسباب ۵، ۸

اطاعت: خدا کی اطاعت ۴، ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۶، ۱۰

امر بالمعروف: ۴، ۷

اہل کتاب: اہل کتاب کے صالحین ۲; اہل کتاب کے متقین ۱۱
ایمان: ایمان کے اثرات ۹; خدا پر ایمان ٤، ۷، ۹; قیامت پر ایمان ٤، ۷، ۹
تحریک: تحریک کے عوامل ۱۰
تقوي: تقوی کا اجر ۸; تقوي کے اثرات ۸; تقوي کے اسباب ۹، ۱۰
تہجد: تہجد کی اہمیت ٤
سجده: سجده کی اہمیت ٤
شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کے اسباب ۱۰
صالحین: صالحین کا اجر ۱، ۲، ۳; صالحین کا عمل ۳
علم: ٦، ۱۰
عمل: ۱۰ عمل کا اجر ۱، ۲; عمل کے اثرات ٥
عمل صالح: ٤، ٥ عمل صالح کا اجر ۸; عمل صالح کے اثرات ۹
قیامت: ٤، ۷، ۹
متقین: ٦ متقین کا اجر ۸; متقین کی صفات ۷
نہی عن المنکر: ٤، ۷
نیت: نیت کی اہمیت ٥
نیکي: نیکی میں جلدی ٤، ۷

آیت(۱۱٦)

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلاَ أَوْلاَدُهُم مِّنَ اللهِ شَيْئًا وَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾

جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے مال و اولاد کچھ کام نہ آئیں گے اور یہ حقیقی جہنمی ہیں اور وہیں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

۱۔ کافروں کا مال اور ان کی اولاد انہیں عذاب خدا سے نہیں بچا سکتے۔

ان الذين كفروا لن تغنى عنهم اموالهم و لاأولادهم من الله شيئاً "اغني"کا لفظ جب "عن" کے ساتھ متعدی ہو تو "دفع" کے معنی میں آتا ہے۔ لہذا "لن تغني" یعنی نہیں بچاسکتا۔ (روح المعاني)

۲۔ ذلت و رسوائي اور غضب خدا میں مبتلا ہونے کی صورت میں، کافروں کی نظر میں مال و اولاد ان کا واحد سہارا ہے۔

ضربت عليهم الذلة ...وباء و بغضب من الله ... ان الذين كفروا لن تغني ظاهراً "الذين كفروا" سے مراد اہل کتاب کا وہی کافر طبقہ ہے جن کے حالات سابقہ آیات میں بیان کئے جا چکے ہیں۔

۳۔ انسان ہمیشہ خدا کا محتاج ہے۔ ان الذين كفروا لن تغنى عنهم ... من الله شيئاً

٤۔ مال و اولاد (انسان کے مادی وسائل) کفر کے محاذ پر خدا کے انکار سے پیدا ہونے والے خلا کو پر نہیں کر سکتے۔

ان الذين كفروا لن تغنى عنهم اموالهم و لاأولادهم من الله شيئا

۵۔ خدا کی مشیت کے آگے کافروں کا بے بس ہونا۔ ان الذين كفروا لن تغنى عنهم ...من الله

٦۔ کفار کی ذاتی ملکیت کا معتبر و قانونی ہونا۔ لن تغنى عنهم اموالهم

۷_ مال و اولاد (مالی اور افرادی قوت) انسان کیلئے سب سے اہم مادی سرمایہ ہے_ان الذین کفروا لن تغنی عنھم اموالھم و لااولادھم اسکے باوجود کہ کسی چیز کو خدا کی برابری کی طاقت نہیں ، پھر بھی مال و اولاد کا ذکر اس کی خصوصیت اور اہمیت کی دلیل ہے_

۸_ مال و اولاد (انسان کے مادی وسائل) قدرو قیمت کا معیار نہیں ہے_لیسوا سواء ... امة قائمة ... لن تغنی عنھم اموالھم و لااولادھم من الله شیئاً

۹_ خدا کی مرضی و منشا کے آگے مال و اولاد کا بے اثر ہونا_لن تغنی عنھم اموالھم و لااولادھم من الله شیئا

۱۰_ کافر آتش جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہیں گے_ان الذین کفروا ... واولئك اصحاب النارھم فیھا خالدون

۱۱_ کفر، آتش جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب_ان الذین کفروا ... واولئك اصحاب النارھم فیھا خالدون

۱۲_ اعمال کے انجام اور وعدہ وعید کے بیان کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کرنا اور انہیں کفر سے روکنا قرآن کے اصلاحی طریقوں میں سے ایک ہے_و ما یفعلوا من خیر فلن یکفروہ ... و اولئك اصحاب النار ھم فیھا خالدون

۱۳_ جہنم کی دائمی آگ، اہل کتاب کے کفر کا انجام ہے_ان الذین کفروا ... و اولئك اصحاب النار ھم فیھا خالدون

سابقہ آیات کے پیش نظر "الذین"سے مراد اہل کتاب کے کافر افراد ہیں_

الله تعالی: الله تعالی کا ارادہ ۹ ;الله تعالی کا غضب ۲;الله تعالی کی مشیت ۵، ۹

انسان: انسان کا سرمایہ ۷;انسان کی روحانی ضروریات ۳، ٤

اولاد: ۱، ۲ اولاد کی قدرو قیمت ٤، ۷، ۸، ۹

اہل کتاب: کافر اہل کتاب ۱۳

ایمان: خدا پر ایمان ٤

بشارت و انذار: ١٢

تربیت: تربیت کے طریقے ١٢

جہنم: جہنم کی آگ ١٠، ١٣; جہنم میں ہمیشہ رہنا ١٠، ١١ ; کفار کا جہنم میں ہونا ١٠

جہنمي: ١٠

ذاتي ملکیت: ٦

ذلت: ٢

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے عوامل ١٢

عذاب: اہل عذاب ١;عذاب کے اسباب ١١

عمل: عمل کے اثرات ١٢

قدروقیمت: قدرو قیمت کے معیارات ٨

کفار: ١٠ کفار کا مال ١، ٢; کفار کی اولاد ١، ٢ ;کفار کی ذلت ٢; کفار کی سزا ١، ١٣;کفار کے احکام ٦;کفار کے عقائد ٢;کفار کیلئے پناہ کا نہ ہونا ٥

کفر: کفر کے اثرات ٤، ١١

مادی وسائل ١، ٤، ٧، ٨، ٩

مال: ١، ٢ مال کی قدروقیمت ٤، ٧، ٨، ٩

آیت (۱۱۷)

﴿ مَثَلُ مَا يُنفِقُونَ فِي هِـذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُواْ أَنفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّهُ وَلَكِنْ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾

یہ لوگ زندگانی دنیا میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی ہے جس میں بہت پالا ہو اور وہ اس قوم کے کھیتوں پر گرپڑے جنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور اسے تباہ کردے اور یہ ظلم ان پر خدا نے نہیں کیا ہے بلکہ یہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔

۱۔ جو کچھ کافر اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں وہ اس سخت ٹھنڈی ہوا کی مانند ہے، جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والی قوم کی کھیتی پر چلے اور اسے نابود کردے۔مثل ما ينفقون فى هذه الحيوة الدنيا ... فاهلكته

۲۔ کفر، انسان کو اپنے انفاق (کارخیر) کے ثمرات سے محروم کرنے کا موجب بنتا ہے۔ان الذين كفروا ... مثل ما ينفقون فى هذه الحيوة الدنيا ... فاهلكته

۳۔ کافروں کے انفاق کا نتیجہ مادی وسائل کی بربادی کی صورت میں نکلتا ہے۔مثل ما ينفقون فى هذه الحيوة الدنيا كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم ظلموا انفسهم فاهلكته

٤۔ اپنے انفاق کے ثمرات سے بہرہ ور ہونے کی شرط ایمان ہے۔*ان الذين كفروا ... مثل ما ينفقون ... كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم یہ مطلب "ان الذين كفروا..." کے مفہوم سے حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ کافروں کے انفاق کا بے ثمر ہونا، ان کے مادی وسائل کے خدا سے بے نیاز نہ سکنے کا ایک نمونہ ہے۔

ان الذين كفروا لن تغنى عنهم اموالهم ... من الله ... مثل ما ينفقون ... كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم

٦_ انسان کا کفر، اپنے نفس پر ظلم ہے_ان الذين كفروا ... حرث قوم ظلموا انفسهم ... و ما ظلمهم الله و لكن انفسهم يظلمون

٧_ انفاق سے کفار کا مقصد پست دنیاوی زندگی کو پانا ہے_* مثل ما ينفقون فى هذه الحيوة الدنيا

انفاق کو دنیاوی زندگی سے مقید کرنا کافروں کی اس نیت کا بیان ہوسکتا ہے کہ انفاق سے ان کا مقصد صرف دنیاوی زندگی حاصل کرنا ہے_

٨_ انفاق میں دنیا کو مدنظر رکھنا، اپنے نفس پر ظلم ہے_* مثل ما ينفقون فى هذه الحيوة الدنيا كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم ظلموا انفسهم

٩_ خدا کافروں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں_و ما ظلمهم الله و لكن انفسهم يظلمون

١٠_ انفاق (اعمال خیر) کا بے فائدہ ہونا اور کافروں کا انجام، ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے نہ کہ خداوند متعال کی طرف سے ہے_مثل ما ينفقون فى هذه الحيوة الدنيا كمثل ريح فيها صر اصابت حرث قوم ... و ما ظلمهم الله و لكن انفسهم يظلمون

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور ظلم ٩; اللہ تعالی کا عدل ٩

انسان: انسان کی مادی ضروریات ٥

انفاق: ٢، ٣، ٥، ٧، ١٠ انفاق کا محرک ٨; انفاق کے اثرات ٢، ٤

ایمان: ایمان کے اثرات ٤

تحریک: تحریک کے عوامل ٧

دنیا پرستي: ٧، ٨

ظلم: ٩ اپنے نفس پر ظلم ٦، ٨، ٩

عمل: ١، ٢، ٥، ٧، ١٠ عمل کے اثرات و نتائج ١٠ ; عمل کے صحیح ہونے کی شرط ٤

قرآن کریم: قرآن کریم کی مثالیں ۱

کفار: کفار کا انفاق ۱، ۳، ۵، ۷، ۱۰; کفار کا ظلم ۹; کفار کا عمل صالح ۱، ۲، ۵، ۷، ۱۰; کفار کی دنیا پرستی ۷

کفر: کفر کے اثرات ۲، ۶، ۱۰

مادی وسائل: ۳، ۵

آیت(۱۱۸)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لاَ يَأْلُونَكُمْ خَبَالاً وَدُّواْ مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ﴾

اے ایمان والو خبردار غیروں کو اپنا رازدار نہ بنانا یہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئي کوتاہی نہ کریں گے _ یہ صرف تمھاری مشقت و مصیبت کے خواہش مندہیں _ ان کی عداوت زبان سے بھی ظاہر ہے اور جو دل میں چھپا رکھا ہے وہ تو بہت زیادہ ہے _ ہم نے تمھارے لئے نشانیوں کو واضح کرکے بیان کردیا ہے اگر تم صاحبان عقل ہو _

۱_ اہل ایمان کیلئے غیروں کو محرم راز بنانے سے پرہیز ضروری ہے_ یا ایها الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم

"بطانة" کے معنی استر کے کپڑے کے ہیں_ اسکے مقابلے میں "ظهارة" ہے جو کپڑے کے اوپر کی تہہ کے معنی میں ہے_ "بطانة" اس شخص کیلئے کنایہ کے طورپر استعمال ہوتا ہے جسے آپ نے اپنے کاموں سے باخبر کرنے کیلئے چن لیا ہو_ (مفردات راغب)

۲_ اسلامی معاشرے کے رازوں اور اطلاعات کی

اغیار(کافروں، منافقوں اور...) سے حفاظت ضروری ہے_ یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم

٣_ ایمان سے محروم لوگوں (اغیار) کے ساتھ دوستانہ اور صمیمی تعلقات کو ممنوع قرار دینا_

یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم رازدار قرار دینے سے نہی کرنا، دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات کی نفی ہے_

٤_ ایمان سے تہی معاشروں اور غیروں کے مقابلے میں، مومن معاشرہ بلند مقام کا حامل ہے_*

یا ایھا الذین آمنوا ...من دونکم لفظ "غیر" کی جگہ پر "دون" کا استعمال ایمان سے تہی معاشروں کے پست ہونے کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

٥_ دوستانہ اور مخلصانہ تعلقات کو وجود میں لانے کا معیار اور محور ایمان ہے_ یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم یہ مطلب جملہ " لا تتخذوا..." کے مفہوم سے حاصل ہوتا ہے_

٦_ مومنین اور ایمانی معاشرے میں خلل اور فساد ڈالنے کیلئے ایمان سے محروم اور پرائے لوگوں کی مسلسل کوشش اور سازش_ یا ایھا الذین آمنوا ... لایالونکم خبالاً

٧_ ایمانی معاشرے کا رنج و تکلیف اور مشقت میں مبتلا ہونا اغیار کی خواہش ہے_ ودوا ما عنتم

" ما عنتم" میں ما مصدریہ ہے اور" عنت" کے معنی تکلیف اور مشقت کی شدت کے ہیں_

٨_ ایمانی معاشرے کا امن، رفاہ اور آسائش میں ہونا، غیروں کیلئے غم و اندوہ کا باعث ہے_

ودوا ما عنتم مندرجہ بالا مطلب جملہ "ودوا ما عنتم" کے مفہوم سے حاصل کیا گیا ہے_

٩_ غیروں کی اسلام اور ایمانی معاشرے کے ساتھ دشمنی ان کی گفتار سے آشکار ہے_ قد بدت البغضاء من افواھھم

١٠_ انسان کے اندرونی رازوں کا خود بخود کلام و بیان میں ظاہر ہو جانا_ قد بدت البغضاء من افواھھم

١١_ انسان کے اندر کی پہچان کا ایک ذریعہ اسکی زبان ہے_ قد بدت البغضاء من افواھھم

چونکہ وہ اپنا ما فی الضمیر چھپانا چاہتے تھے لیکن ان کی باتوں سے ظاہر ہوگیا، اس سے مندرجہ بالا

مطلب حاصل ہوتا ہے_

۱۲_ دین کے دشمنوں کی سازشوں اور ان کے اثرورسوخ کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کی دائمی ہوشیاری کا ضروری ہونا_ یا ایها الذین آمنوا ... لایالونکم خبالا ... ودوا ما عنتم ... قد بدت البغضائ

غیروں کی دشمنی اور کینہ پروری کا بیان، دلالت کرتا ہے کہ ایمانی معاشرے کیلئے ضروری ہے کہ ان کے بارے میں ہوشیار رہے_

۱۳_ اغیار کا مؤمنین کے ساتھ مخفی اور دلی بغض و کینہ اس سے کہیں زیادہ گہرا اور شدید ہے جتنا ان کی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے_قد بدت البغضاء من افواههم و ما تخفی صدورهم اکبر

۱٤_ خدا کی طرف سے غیروں (کافروں) کی مسلمانوں اور اہل ایمان کے ساتھ دلی عداوتوں کا آشکار کیا جانا_
و ما تخفی صدورهم اکبر

۱۵_ اہل کتاب کی مومنین کے ساتھ دلی عداوت، ان کے خلاف سازشیں کرنا اور ان کا برا چاہنا_ اور اسی طرح ایمانی معاشرے کے ان کے ساتھ قریبی تعلقات پیدا ہونے کا خطرہ_ یا ایها الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم ... صدورهم اکبر یہ اس صورت میں ہے کہ سابقہ آیات کی مناسبت سے "من دونکم" سے مراد اہل کتاب ہوں_

۱٦_ آغاز اسلام میں، بعض اہل کتاب کا مسلمانوں کے ساتھ دو غلاپن_ قد بدت البغضاء من افواههم و ما تخفی صدورهم اکبر پہلی آیات کے قرینہ سے "دونکم" سے مراد اہل کتاب ہیں اور یہ کہ وہ اپنی دلی عداوت کو چھپا کر رکھتے تھے ،اس سے ان کا دو غلاپن ظاہر ہوتا ہے_

۱۷_ غیروں (کافروں) کی گفتار اور ان کی اندرونی سوچوں کی تحقیق، اسلامی معاشرہ کے خلاف ان کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کیلئے ضروری ہے_ لاتتخذوا بطانة من دونکم لایا لونکم خبالا ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء من افواههم و ما تخفی صدورهم اکبر

۱۸_ غیروں (کافروں) کی دشمني، سازشیں اور برا چاہنا، اسلامی معاشرے کے ان کے ساتھ تعلقات قائم نہ کرنے کی ایک وجہ ہے_ لاتتخذوا ... لایالونکم خبالاً ... و ما تخفی صدورهم اکبر

"لایالونکم ..."کا جملہ "لاتتخذوا ... " کیلئے علت ہے_

۱۹_ اسلامی معاشرے کے غیروں کے ساتھ گہرے و محکم تعلقات معاشرے میں غیروں کے اثرورسوخ اور ان کی طرف سے معاشرے میں رخنہ اندازیوں کی راہ ہموار کرتے ہیں_ لاتتخذوا بطانة من دونكم لايالونكم خبالاً

"لایالونکم ..."کا جملہ "لاتتخذوا ..."کی علت بیان کر رہا ہے_

۲۰_ انسان کا سینہ، محبتوں اور نفرتوں کا مرکز ہے_ و ما تخفى فی صدورهم اكبر

۲۱_ انسان کے اندرونی رازوں سے خداوند متعال کا آگاہ ہونا_ و ما تخفى صدورهم اكبر

۲۲_ انسانی معاشروں کی تقسیم بندی کیلئے ایک معیار و میزان، انسانوں کے اعتقادات و نظریات ہیں_

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونكم ... و ما تخفى صدورهم اكبر خداوند متعال نے انسانی معاشرے کو مومنین اور غیر مومنین میں تقسیم کیا ہے اور یہ تقسیم ان کے نظریات کی بنیاد پر ہے_

۲۳_ غیروں اور دین کے دشمنوں کے اثرورسوخ سے ایمانی معاشرہ کی حفاظت تمام اہل ایمان کا فریضہ ہے_

يا ايها الذين آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونكم ایسا لگتا ہے کہ خداوند متعال کا اس حکم سے مقصد کہ کافروں کو اپنا رازدار نہ بنائیں ان کے اسلامی معاشرہ میں اثرورسوخ روکنے کی خاطر ہے_

۲۴_ غیروں اور دین کے دشمنوں کے حقیقی چہرہ کو ظاہر کرنے کے بارے میں خداوند متعال کا مومنین پر اتمام حجت کرنا اور ان کی سازشوں سے بچنے کا طریقہ بتانا_ يا ايها الذين آمنوا ... قد بينا لكم الآيات

۲۵_ غیروں اور دین کے دشمنوں کی سازشوں اور مکروفریب کو ظاہر کرنا، آیات الہی میں سے ہے_

قد بدت البغضاء من افواههم ... قد بينا لكم الآيات

۲۶_ آیات الہی سے مستفید ہونے کی شرط ایمان اور غوروفکر سے کام لینا ہے_

يا ايها الذين آمنوا قد بينا لكم الآيات ان كنتم تعقلون ایسا لگتا ہے کہ "ان کنتم تعقلون"آیات سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے نہ اصل بیان کی کیونکہ بیان محقق ہوچکا ہے_

۲۷_ ایمانی معاشرے کی فکر اور سوچ دین کے دشمنوں کو پہچاننے کا وسیلہ ہے اور ان کی سازشوں سے بچنے کی راہ ہموار کرتی ہے_ یا ایھا الذین آمنوا ... قد بدت البغضاء من افواھھم ... ان کنتم تعقلون

یہ اس صورت میں ہے کہ "ان کنتم تعقلون" کو آیت میں تمام مذکورہ بالا مطالب کیلئے شرط قرار دیا گیا ہو_

۲۸_ غیروں کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور انہیں اپنا رازدار بنانا انسان کی بے عقلی کی علامت ہے_

یا ایھا الذین آمنوا لاتتخذوا بطانة من دونکم ... ان کنتم تعقلون

۲۹_ صحیح کو غلط سے پہچاننے میں آیات خدا، اہل فکر مومنین کی راہنمائی کرتی ہیں_ قد بینا لکم الآیات ان کنتم تعقلون

آیات خدا:۲۶ ، ۲۹

اتحاد: اتحاد کے عوامل ۵

اتمام حجت: ۲٤

اسلام: اسلام کے دشمن ۹، ١٤; صدر اسلام کی تاریخ ١٦

اغیار: ۲، ١۳ اغیار سے برتاؤ کا طریقہ ۲۳، ۲٤ ;اغیار سے تعلقات ١، ۲، ۳، ١٥، ١۸، ١۹، ۲۸ ;اغیار کا اندوہ ۸;اغیار کا برا چاہنا ١۸; اغیار کی خواہشات ۷;اغیار کی دشمنی ۹، ١۲، ١٤، ١۸ ; اغیار کی سازش ٦، ١۷، ۲٤، ۲٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۲١

امن و امان: ۸

انسان: انسان کا سینہ ۲۰; انسان کی خصلتیں ١۰

اہل کتاب: اہل کتاب اور مومنین ١٥; اہل کتاب کا برا چاہنا ١٥ ; اہل کتاب کا نفاق ١٦ ;اہل کتاب کی دشمنی ١٥; اہل کتاب کی سازش ١٥ ;مسلمان اور اہل کتاب ١٦

ایمان: ایمان کے اثرات ۲٦ ;ایمان کے اجتماعی اثرات ٥

بین الاقوامی تعلقات: ١۸، ١۹، ۲۸

تعقل: تعقل کی اہمیت ۲۹ ;تعقل کے اثرات ۲۶، ۲۷ ; عدم تعقلکے نتائج۲۸

تولا و تبرا: ۳ حب و بغض: ۲۰

دشمن: ۹، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۲۳، ۲٤، ۲۷ دشمن کی سازش ۱۲، ۲٤، ۲۷ دشمن شناسي: دشمن شناسی کے عوامل ۲۷

دشمني: ۹، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱۸

دوستي: دوستی کا معیار ۵

دین: دین کی حفاظت ۲۳;دین کے دشمن ۲۳، ۲۵، ۲۷

رازداري: رازداری کی اہمیت ۱، ۲، ۲۸

سازش کا آشکار کرنا: ۲٤، ۲۵

شناخت: شناخت کے ذرائع ۱۱، ۲۹

فساد: فساد کے عوامل ٦

کفار: مسلمان اورکفار ۲;کفار کی سازش ۱۷، ۱۸

گفتار: گفتار کے اثرات ۱۱، ۱۳، ۱۷

مسلمان: ۲، ۱۵

معاشرتی طبقات: ۲۲ معاشرہ: اسلامی معاشرہ٤، ٦، ۷، ۹، ۱۵، ۱۹ ; اسلامی معاشرہ کا امن وامان ۸;اسلامی معاشرہ کی رفاہ ۸; اسلامی معاشرہ کی ہوشیاری ۱۲ ;معاشرہ کی ذمہ داری ۲۳; معاشرہ کے تنزل کے عوامل ۱۹

منافق: ۲

منافقت: ۱۵ مومنین: ۲، ٤، ۱٤

مؤمنین کے دشمن ۱۳، ۱٤، ۱۵

نیت: نیت کا علم ۲۱

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۲۹

آیت(۱۱۹)

﴿ هَاأَنتُمْ أُولاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلاَ يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُواْ آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْاْ عَضُّواْ عَلَيْكُمُ الأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُواْ بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾

خبردار_ تم ان سے دوستی کرتے ہو اور یہ تم سے دوستی نہیں کرتے ہیں_ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور یہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں_ پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ تم اسی غصہ میں مرجاؤ_ خدا سب کے دلوں کے حالات سے خوب باخبر ہے_

۱_ کافروں اور غیروں کے ساتھ بعض مومنین کی محبت اور ان کا مومنین سے دھوکہ اور دغابازی کرنا_

يا ايها الذين آمنوا ... هآا نتم اولاء تحبونهم ... واذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ

۲_ مومنین کا کافروں کی سازشوں کے بارے میں غافل ہونا، ان سے دھوکہ کھاکر ان کے ساتھ انتہائي محبت کرنے کی وجہ بنتا ہے_ يا ايها الذين آمنوا ... هاأنتم اولاء تحبونهم ... واذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ **مورد بحث آیت کے سابقہ آیت کے ساتھ ارتباط سے یہ مطلب حاصل ہوتا ہے_**

۳_ آیات خدا میں فکر کرنا (کافروں کی دشمنی اور سازش کو فاش کرنا) غیروں کے ساتھ اہل ایمان کی محبت سے روگردانی کا باعث ہے_ لايالونكم خبالا ودوا ما عنتم ... قد بينا لكم الآيات ان كنتم تعقلون_ هاأنتم اولاء تحبونهم

٤_ مسلمان، آسمانی کتابوں پر اپنے ایمان کی وجہ سے،

تمام ادیان کے پیروکاروں سے محبت کرتے ہیں_* هاأنتم اولاء تحبونهم و لايحبونكم و تؤمنون بالكتاب كله
یہ اس صورت میں ہے کہ "تؤمنون" ، "تحبونهم" کی علت ہو_

۵_ کفار اور غیروں کے ساتھ اظہار محبت کے باوجود ان کا مؤمنین کے ساتھ دشمنی و کینہ_ هاأنتم اولاء تحبونهم و لايحبونكم

٦_ مسلمان، تمام آسمانی کتابوں پہ ایمان رکھتے ہیں_ و تؤمنون بالكتاب كله اگرچہ یہاں پر لفظ "کتاب" مفرد ہے لیکن جمع کے معنی میں ہے چونکہ الف لام، جنس کیلئے ہے_

۷_ کافروں (اہل کتاب) کا بعض آسمانی کتابوں پہ عقیدہ نہ ہونا_ هاأنتم اولاء ... و تؤمنون بالكتاب كله
مسلمانوں کا تمام کتابوں پہ ایمان رکھنا، قرینہ مقابلہ کو دیکھتے ہوئے اس کو بیان کرتا ہے کہ اہل کتاب تمام آسمانی کتابوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں_

۸_ تمام آسمانی کتابوں (قرآن و ... پر) ایمان کا اظہار کرنے میں بعض اہل کفر کی مسلمانوں کے ساتھ منافقانہ روش_
و اذا لقوكم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل "أمنا" کا متعلق "تؤمنون بالكتاب كله" کے قرینہ سے تمام آسمانی کتابیں ہیں_

۹_ بعض اہل کتاب کا مومنین کے ساتھ شدید بغض و کینہ_ و اذا لقوكم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ

۱۰_ دین کے دشمنوں کا مومنین کے ساتھ شدید بغض و کینہ کا ، ان کے اپنی انگلیوں کو کاٹنے میں ظاہر ہونا_
عضوا عليكم الأنامل من الغيظ

۱۱_ مومنین کے ساتھ منافقین کے بغض و کینہ کا شدید ہونا_* و اذا لقوكم قالوا امنا و اذا خلوا عضوا عليكم الأنامل من الغيظ مؤمنوں کے ساتھ برتاؤ میں ایمان کا اظہار اور باطن میں ان کے ساتھ دشمنی ، اس بات کو بیان کرتی ہے کہ احتمالا یہ آیت منافقین کے بارے میں ہے_

۱۲_ مؤمنین کے ساتھ دشمنان اسلام کے شدید بغض و کینہ کا خدا کی طرف سے ظاہر کیا جانا_
و اذا خلوا عضوا علیکم الأنامل من الغیظ

۱۳_ انسان کی باطنی کیفیت کي، اسکے بیروني حالات اور روش میں تأثیر_ عضوا علیکم الأنامل من الغیظ
اسلام کے دشمنوں کا کینہ (جوکہ ایک باطنی کیفیت ہے) انگلیاں کاٹنے (جوکہ ایک ظاہری حالت ہے) کا موجب بنا ہے_

۱٤_ دشمنان دین کا، مومنین کو غافل کرنے کیلئے دینی شعائر سے سوء استفادہ کرنا_ هاأنتم اولاء تحبونهم و لایحبونکم ... و اذا لقوکم قالوا امنا یہ اس صورت میں ہے کہ مومنین کی کافروں کے ساتھ محبت، کفار کے ایمان (امنا) پر اظہار کرنے کا نتیجہ ہو_

۱۵_ اسلامی معاشرہ کا ایمان، دین کے دشمنوں کے بغض و کینہ کا مرکز_ و تؤمنون بالکتاب کله ... و اذا خلوا عضوا علیکم الأنامل من الغیظ

۱٦_ ایمانی معاشرے اور دین کے غضبناک دشمنوں کی نابودی کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کا بد دعا کرنا_ قل موتوا بغیظکم

۱۷_ دشمنان دین کے گزند سے ایمانی معاشرے کے امن و امان کی حفاظت کیلئے خداوند تعالی کی خاص توجہ کا ہونا_
ودوا ما عنتم قد بدت البغضاء ... و اذا خلوا عضوا علیکم الأنامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم کافروں کی دشمنیوں اور کینے کا ظاہر کرنا، اور ان کی سازشوں کیلئے راہ حل بتانا، مومنین پر خدا کی خاص توجہ کی علامت ہے_

۱۸_ انسان جو باتیں اپنے دلوں میں چھپا کر رکھتے ہیں خدا کا ان سب کے بارے میں آگاہ ہونا_ ان الله علیم بذات الصدور

۱۹_ دین کے دشمن اسلام اور ایمانی معاشرے سے جو بغض و کینہ اپنے دل میں رکھتے ہیں، خداوند متعال کا اس سے آگاہ ہونا_ عضوا علیکم الأنامل من الغیظ ... ان الله علیم بذات الصدور

۲۰_ انسان کا سینہ محبتوں اور نفرتوں کا گھر ہے_ قل موتوا بغیظکم ان الله علیم بذات الصدور

۲۱_ تمام قلبی رازوں سے خدا کی واقفیت پر توجہ انسان کو گناہ و انحراف سے بچانے کا باعث بنتی ہے_

يا ايها الذين آمنوا ... هاأنتم اولاء ... ان الله عليم بذات الصدور

جملہ "ان اللہ ..." اس حقیقت کے بیان کے علاوہ کہ خدا ان کے اسرار کو جانتا ہے، اسلئے ذکر کیا گیا ہے کہ انسان اس حقیقت کے پیش نظر گناہ و انحراف سے پرہیز کرے کیونکہ اسکے تمام افکار و اعمال خدا کے سامنے اور اسکے مورد نظر ہیں ۔

۲۲_ دشمنان دینکے، اسلامی معاشرے کے خلاف سازشیں کرنے پر خدا کا ان کو تنبیہہ کرنا_

و اذا خلوا عضوا عليكم ... ان الله عليم بذات الصدور جملہ "ان اللہ ..." جملہ "ذا خلوا ..." کے بعد در حقیقت کافروں کو ایک تنبیہ ہے کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اگر وہ مسلمانوں سے کینہ پروری اور ان کے خلاف سازشیں کرتے ہیں تو خدا اس سے آگاہ نہیں ہے، کیونکہ خدا نہ صرف ان کے خفیہ نشستوں سے آگاہ ہے بلکہ ان کے دلوں کے باطن، جوکہ ان خفیہ اجلاسوں سے بھی زیادہ مخفی ہیں ، سے بھی آگاہ ہے_

۲۳_ کینہ پرور کافر اور چالباز منافق، نابودی کے قابل ہیں_ قل موتوا بغيظكم ان الله عليم بذات الصدور

آسمانی کتابیں : ٤، ٦، ٧، ٨ مسلمان اور آسمانی کتابیں ٤، ٦

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) کی بد دعا ١٦

آیات خدا: ٣

اسلام: اسلام کے دشمن ١٢

اسلامی معاشرہ: ١٥، ١٩، ١٧، ٢٢

اغیار: ٥ اغیار کے ساتھ روابط ١، ٣

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا علم ١٩ ;اللہ تعالی کا علم غیب ١٨، ٢١; اللہ تعالی کی تنبیہات ٢٢

انسان: انسان کے مختلف پہلو١٣

اہل کتاب: اہل کتاب اور آسمانی کتابیں ٧، ٨; اہل کتاب اور قرآن ٨;اہل کتاب کی دشمنی ٩، ١٢ ; اہل کتاب کے دشمن ١٢ ;مسلمان اور اہل کتاب ٤، ٦

ایمان: آسمانی کتابوں پہ ایمان ٤، ٦ ;ایمان کے اثرات ٤

بد دعا: ١٦

تولا و تبرا: ١، ٢، ٣، ٤

حب و بغض: ٢٠

دشمن: ٥، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٥، ١٦، ١٧

دشمنوں کی سازش ٢٢; دشمنوں کی روشیں ١٤; دشمنوں کے ساتھ برتاؤ کا طریقہ ١٦; دشمنوں کیلئے بد دعا ١٦

دشمني: ٣، ٥، ٩، ١٢ دشمنی کے عوامل ١٥

دین: دین سے سوء استفادہ ١٤; دین کے دشمن ١٠، ١٥، ١٦، ١٧، ١٩، ٢٢

ذکر: ذکر کے اثرات ٢١

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ١٣

سازش کا ظاہر کرنا: ٣، ١٢

سینہ: ٢٠

علم: ١٨، ٢١

غفلت: غفلت کے اثرات ٢; غفلت کے عوامل ١٤

فکر کرنا: فکر کرنے کے اثرات ٣ قرآن کریم: ٨

کفار: کفار کی سازش ٢; کفار کی دشمنی ٣، ٥; کفار کی سزا ٢٣; کفار کی کینہ پروری ٢٣; کفار کا برتاؤ ١; کفار کے عقائد ٧; کفار کی دھوکہ بازی ٢

گمراهي: گمراہی کے عوامل ٢; گمراہی کے موانع ٢١

مسلمان: ٤، ٦، ٨

منافقین: منافقین اور مومنین ١١; منافقین کی دشمنی ١١; منافقین کی دھوکہ بازي ٢٣; منافقین کی سزا ٢٣

مومنین: ١، ٥، ١١

نیت: نیت کا علم ١٨، ٢١

ہدایت: ہدایت کے عوامل ٢١

آیت (۱۲۰)

﴿ إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُواْ بِهَا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴾ تمھیں ذرا بھی نیکی ملے تو انھیں برا لگے گا اور تمھیں تکلیف پہنچ جائے گی تو خوش ہوں گے اور اگر تم صبر کرو اور تقوي اختیار کرو تو ان کے مکر سے کوئي نقصان نہ ہوگا خدا ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے_

١_ مومنین کی تھوڑی سی خیر و خوشي سے بھی دشمنان دین کا ناخوش ہونا_ ان تمسسکم حسنة تسؤهم

٢_ مومنین کے برے اور ناگوار حادثات میں مبتلا ہونے پر دین کے دشمنوں کا خوش ہونا_ و ان تصبکم سیئة یفرحوا بها

٣_ بعض اہل کتاب کا مومنین کے ساتھ حسد و عداوت رکھنا_ ان تمسسکم ...وان تصبکم سیئة یفرحوا بها

٤_ خدا کی طرف سے دین کے دشمنوں کی مسلمانوں کے بارے میں بری خواہشات کا ظاہر کیا جانا_ و ان تمسسکم حسنة تسؤهم

٥_ منافقین کا مومنین کے ساتھ حسد اور ان کا برا چاہنا_ *اذا لقوکم قالوا امنا ... ان تمسسکم حسنة تسؤهم و ان تصبکم سیئة یفرحوا بها بعض کا یہ خیال ہے کہ "و ذا لقوکم قالوا امنا"کا جملہ منافقین کے بارے میں ہے_ اس صورت میں "تسؤھم" کی ضمیر مفعولي بھی انہی کی طرف لوٹتی ہے_

٦_ مومنین کا صبر اور پرہیزگاري، دشمنوں کے دھوکے اور سازشوں سے امان میں رہنے کا باعث_ و ان تصبروا و تتقوا لا یضرکم کیدهم شیئا

٧_ مسلمانوں کا دین کے دشمنوں کے ساتھ دوستی ختم

کرنا، ناگواریوں کے ختم ہونے کا باعث_ لاتتخذوا بطانة من دونکم ...و ان تصبروا

دین کے دشمنوں کے ساتھ قطع تعلق کرنے کے بعد صبر و تقوي کی نصیحت کرنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے_

۸_ دشمنان دین کے ساتھ دوستانہ روابط منقطع کرنے کی صورت میں پیش آنے والی ناگواریوں کے مقابلے میں صبر و استقامت سے کام لینا ایمانی معاشرے کو ان کے مکر و خیانت سے بچانے کا عامل ہے_

لاتتخذوا بطانة من دونکم ... و ان تصبروا و تتقوا لایضرکم کیدھم شیئا صدر آیہ کو دیکھتے ہوئے مندرجہ بالا مطلب میں "تتقوا" کا متعلق دشمنوں کے ساتھ دوستی سے پرہیز کرنا قرار دیا گیا ہے_

۹_ کفر کے محاذ کا ایمانی معاشرے کے سامنے کمزور ہونا ، اگر مومنین احکام الہی (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر) کے مطابق عمل کریں_ کنتم خیر امة ... لن یضروکم الا اذی و ان یقاتلوکم یولوکم الادبار ... ضربت علیھم الذلة ... و ان تصبروا و تتقوا لایضرکم کیدھم شیئا مندرجہ بالا مطلب میں تقوي احکام الہی پر عمل کرنے کے معنی میں لیا گیا ہے جیسا کہ خداوند تعالی نے سابقہ آیات میں، ان میں سے بعض (امر بالمعروف و حقیقی ایمان ...) کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی اس وقت دشمنی بے اثر ہے جب آپ تقوي رکھتے ہوں اور احکام خدا پر عمل پیرا ہوں_

۱۰_ مسلمان ہمیشہ دشمنوں کے دھوکے اور سازش کے خطرے سے دوچار ہیں_ لایضرکم کیدھم شیئا

۱۱_ دشمنان دین کی سازش کے مقابلے میں مقاومت اور تقوي کا ضروری ہونا_ ان تمسسکم حسنة ... و ان تصبروا لا یضرکم کیدھم شیئا

۱۲_ دشمنان دین کے کینے اور چالبازیاں خداوند متعال کے علم کے دائرے میں_ لایضرکم کیدھم شیئا ان اللہ بما یعملون محیط

۱۳_ خداوند متعال کا دین کے دشمنوں کے تمام اقدامات اور سرگرمیوں پر محیط ہونا_ لایضرکم کیدھم شیئا ان اللہ بما تعملون محیط

۱٤_ دین کے دشمنوں کے کردار اور ان کے تمام افعال

پر خدا تعالی کے علم کی طرف توجہ، ان کے ساتھ برتاؤ میں مسلمانوں کے جذبہ کو قوی کرنے کے عوامل میں سے ہے_

تمسسکم ... ان الله بما یعملون محیط "ان الله ..."کا جملہ خدا کے احاطہ علم کو بیان کرنے کے علاوہ، اسلئے بھی بیان کیا گیا ہے کہ مبادا مسلمان اپنے ساتھ کافروں کی کینہ پروری کے ظاہر ہونے کے بعد مضطرب ہوجائیں اور ہمت ہار جائیں _

۱۵_ انسان کا کردار اور اسکے افعال، خدا کے سامنے ہیں_ ان الله بما یعملون محیط

۱۶_ خداوند متعال جزئیات سے باخبر ہے_ ان الله بما یعملون محیط

۱۷_ خداوند متعال دین کے دشمنوں کے کینہ اور چالبازیوں سے ،صابر پرہیزگاروں کی حفاظت کرتا ہے_

و ان تصبروا و تتقوا لایضرکم کیدهم شیئا ان الله بما یعملون محیط چونکہ "ان الله ..." کا جملہ "لایضرکم" کیلئے علت ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنوں کے افعال پر خدا کا مکمل احاطہ ان کے نقصان پہنچانے سے رکاوٹ بنتا ہے_ پس خدا مومنین کا محافظ ہے بشرطیکہ وہ صبر اور تقوي رکھتے ہوں_

استقامت: استقامت کی اہمیت ۱۱

اغیار: اغیار کے ساتھ تعلقات ۷

الله تعالی: الله تعالی کا احاطہ ۱۲، ۱۳، ۱۴;الله تعالی کا علم ۱۲، ۱۶; الله تعالی کے اوامر ۹;الله تعالی کے حضور ۱۵

امر بالمعروف: امر بالمعروف کے اثرات ۹

امن و امان: امن و امان کے عوامل ۶; معاشرتی امن و امان ۸

اہل کتاب: اہل کتاب کا حسد ۳;اہل کتاب کی دشمنی ۳ بین الاقوامی تعلقات: ۷، ۸

تقوي: تقوي کی اہمیت ۱۱; تقوي کے اثرات ۶

تولا و تبرا: ۷

حسد: ۳، ۵

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے عوامل ١٤

دشمن: ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ١٤

دشمن کا برا چاہنا ٤; دشمن کی سازش ٦، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۷ ; مسلمان اور دشمن ۷، ۱۰، ١٤ مومنین اور دشمن ۳، ۵

دشمني: ۳

دین: دین کے دشمن ۱، ۲، ٤، ۸

صابرین: ۱۷

صبر: صبر کے اثرات ٦، ۸

علم: ١٤

عمل: ١٤، ١٥

کفار: کفار کا عاجز ہونا ۹

متقین: ۱۷

مسلمان: ۷، ۱۰، ١٤ مسلمانوں کے دشمن ٤، ۱۰

مشکلات: مشکلات کے عوامل ۷، ۸

منافقین: منافقین کا برا چاہنا ۵ ; منافقین کا حسد ۵

مومنین: مؤمنین اور دشمن ۱، ۲ ; مؤمنین کے دشمن ۳، ۵

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر کے اثرات ۹

آیت(۱۲۱)

﴿ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّیءُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾

اس وقت کو یاد کرو جب تم صبح سویرے گھر سے نکل پڑے اور مومنین کو جنگ کی پوزیشن بتا رہے تھے اور خدا سب کچھ سننے والا اورجاننے والا ہے_

۱_ مومنین کیلئے دشمنوں کے مقابلے میں جنگی اڈے قائم کرنے کیلئے پیغمبراکرم(ص) کا صبح کے وقت اپنے خاندان کو چھوڑکر گھر سے نکلنا_ و اذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

۲_ حساس اور تقدیر ساز ایام کی یادآوری کی اہمیت_ و اذ غدوت من اهلك تبوء المومنين لفظ "اذ" مفعول ہے، محذوف کلمہ کیلئے، جیسا کہ "اذکر" ہے (یادکرو)_

۳_ روزانہ کے کاموں کا آغاز صبح کے وقت کرنے کی اہمیت_* واذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

٤_ گھر بار کو چھوڑ کر دشمن کے ساتھ مقابلے کیلئے میدان جنگ کی طرف جانا_ خدا کی طرف سے بھیجے گئے راہنماؤں اوران کے پیروکاروں کی جملہ خصوصیات میں سے ہے_ و اذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

"من اہلک" سے مراد یہ ہے کہ پیغمبر اکرم(ص) اور اصولی طور پر ہر الہی رہبر، دشمن کے ساتھ مقابلے کے وقت فرائض کو انجام دیتے ہوئے اپنے اہم ترین تعلقات (زوجہ، اور اولاد) کو چھوڑ دیتا ہے اور میدان جنگ کی طرف جاتا ہے_

٥_ پیغمبراکرم(ص) کا جنگی فنون سے آگاہ ہونا اوردین کے دشمنوں کے خلاف مسلحکاروائیوں کی راہنمائي پر قادر ہونا_ و اذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

٦_ فوج کی رہنمائی بھی اسلامی معاشرے کے رہنما کی ذمہ داری ہے_واذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال

چونکہ پیغمبر اکرم(ص) اسلامی معاشرہ کے راہنما ہونے کے ناطہ سے مسلح افواج سے مربوط مسائل کی بھی راہنمائی فرماتے تھے اس سے مندرجہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

٧_ سابقہ تجربات سے استفادہ کرنے پر قرآن کریم کی تاکید و نصیحت_ و اذ غدوت من اهلك

قرآن کا پیغمبر اکرم(ص) اور دوسرے مورد خطاب لوگوں کو جنگ احد کے مسائل کو یاد رکھنے کی طرف متوجہ کرنا، درحقیقت گذشتہ تجربات سے استفادہ کرنے کی نصیحت ہے_

٨_ دشمنوں کے حملے کے مقابلے میں فوجی تیاری اور فوجی مشقوں کا ضروری ہونا_و اذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال قریش کے مدینے پر حملہ کے مقابلے میں فوجی اڈوں کو معین کرنے کیلئے پیامبر اکرم(ص) کا صبح کے وقت نکلنا، دشمن کے حملے کے مقابلے میں فوجی تیاری اور فوجی مشقوں کے ضروری ہونے کو بیان کرتا ہے_

٩_ خداتعالی سمیع (سننے والا) اور علیم (دانا) ہے_والله سميع عليم

١٠_ کوئی بات ،نیت اور عمل، خدا سے پوشیدہ نہیں ہے_والله سميع عليم

١١_ جنگ احد کی جگہ معین کرنے پر مسلمانوں میں اختلاف رائے_* و اذ غدوت ...والله سميع عليم

دفاعی جگہ کی تیاری کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کے مدینہ سے نکلنے کو بیان کرنے کے بعد خدا کے سمیع و علیم ہونے کا تذکرہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کے مقام کی تعیین کے بارے میں مسلمانوں میں چہ میگوئیاں اور پیغمبر اسلام(ص) کی رائے کے مخالف افکار بھی پائے جاتے تھے_

١٢_ پیغمبر اکرم(ص) کا جنگ احد میں فوجی کاروائیوں کے سپہ سالار کی حیثیت سے شرکت کرنا_

و اذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين مقاعد للقتال امام صادق(ع): سبب نزول هذه الآية ان قريشا خرجت من مكة تريد حرب رسول الله (ص) فخرج يبغى موضعاً للقتال[1] امام صادق (ع) نے فرمایا: اس آیت کے نزول کا سبب یہ تھا کہ قریش آنحضرت(ص) سے جنگ کرنے کیلئے مکہ سے نکلے تو آپ (ص) بھی مقام حرب کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے_

---

١)تفسیر قمی ج ١ ص ١١٠ ، نورالثقلين ج ١ ، ص ٣٨٤ ح ٣٣٦.

آنحضرت(ص) : ۱، ۱۲ آنحضرت(ص) اور غزوہ احد ۱۲; آنحضرت(ص) کا انتظام و انصرام ۵; آنحضرت(ص) کا جہاد ۱، ۵; آنحضرت(ص) کی سپہ سالاری ۵، ۱۲

اختلاف: ۱۱

اسماء و صفات: سمیع ۹; علیم ۹

اقدار: ۳ اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۱۰

امامت: ٤، ٦ انتظام و انصرام: ٦،۵

تاریخ: تاریخ کے حوادث کا ذکر ۲; صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۱۱، ۱۲

تجربہ: تجربہ کی اہمیت ۷

جنگ: جنگ میں کمان کرنا ۵، ٦، ۱۲

جہاد: ۱، ۵ جہاد میں ایثار ٤

دشمن: دشمن کے برتاؤ کا طریقہ ۸; دشمنکے ساتھ جہاد ۱

دینی رہبري: دینی رہبری کی خصوصیت ٤

روایت: ۱۲

غزوہ احد: ۱۱، ۱۲

فوجی تیاري: ۸

فوجی چھاؤني: ۱

قرآن کریم: قرآن کریم کی نصیحتیں ۷

کام: کام کی قدر و قیمت ۳

مسلمان: مسلمانوں کا اختلاف ۱۱

معاشرہ: معاشرہ کا انتظام و انصرام ٦

آیت(۱۲۲)

﴿ إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلاَ وَاللّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

اس وقت جب تم میں سے دوگروہوں نے سستی کا مظاہرہ کرنا چاہا لیکن بچ گئے کہ اللہ ان کا سرپرست تھا اور اسی پر ایمان والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔

۱۔ جنگ احد میں دو گروہوں کا سستی دکھانے اور جنگ میں شرکت سے پہلو تہی کرنے کی طرف رجحان۔

اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا بیشتر مفسرین کا یہی خیال ہے کہ مندرجہ بالا آیت جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئي ہے۔

۲۔ جنگ احد میں شرکت کرنے والے دو مسلمان گروہوں کا خوف اور سستي، خداوند عالم کی طرف سے مورد ملامت ہے۔ اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا واللہ ولیهما "فشل"، "خوف کے ہمراہ کمزوري" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ (مفردات راغب)

۳۔ تاریخی واقعات (جنگ احد) کی تحلیل، ان کی یادآوری اور ان سے عبرت حاصل کرنے کا ضروری ہونا۔

اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا یہ اس صورت میں ہے کہ کلمہ "اذ" فعل مقدر، جیسے "اذکر" (یاد کرو) کا مفعول ہو اور تاریخی حوادث کا یاد کرنا عموماً ان سے عبرت حاصل کرنے کی خاطر ہوتا ہے۔

٤۔ دشمنوں کے ساتھ محاذ جنگ میں کم حوصلہ مسلمان گروہوں کو خدا کی دھمکي۔

واللہ سمیع علیم ۔ اذ همت طائفتان منکم ان تفشلا یہ اس صورت میں ہے کہ کلمہ "اذ" کا متعلق "سمیع" اور "علیم" ہو یعني جنگ سے کوتاہی کے ارادے کے بارے میں خدا ان کی خفیہ باتوں کو سنتا ہے اور ان کے افکار و نظریات سے آگاہ ہے، اور گناہ و خلاف ورزی کے موارد میں خدا کے "سمیع" و "علیم" ہونے کا ذکر مخالفین کو دھمکی دینے پر دلالت کرتا ہے۔

۵_ جنگ احد کی طرف روانگی کے وقت مسلمانوں میں خوف وہراس اور سستی ایجاد کرنے کیلئے منافقین (عبداللہ ابن ابی سلول) کی چالیں_ اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا مجمع البیان میں آیا ہے کہ عبداللہ ابن ابی سلول، دو مسلمان گروہوں (بعض مہاجرین و انصار) کو مشرکین کے مقابلے پر آنے سے ڈراتا تھا_

٦_ خداوند متعال کا، دلوں کے راز اور لوگوں کے اسرار سے آگاہ ہونا_ واللہ سميع عليم _ اذ همت طائفتان

"همت" کا کلمہ "هم" کے مادہ سے کسی کام کو انجام دینے کیلئے دل میں پیدا ہونے والے عزم و ارادہ کے معنی میں ہے، اور اس صورت میں کہ "اذ ہمت"، "سمیع" اور "علیم" سے متعلق ہو، خداوند متعال کے انسانوں کے ارادے اور نیت سے آگاہ ہونے کو بیان کرتا ہے_

٧_ جنگ احد، مسلمانوں کے دو گروہوں کے بے تقوي ہونے، ان کی بے صبری اور دشمنوں کی سازشوں سے نقصان اٹھانے کا ایک نمونہ_ و ان تصبروا و تتقوا لايضركم كيدهم شيئا ...اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا

٨_ جنگ احد میں مسلمانوں کے جو دو گروہ سستی میں بتلا تھے ان کے خوف و ہراس کو ختم کرنے کیلئے خدا کی مدد_

اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما "اذ ہمت" کے جملہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سستی کا ارادہ رکھتے تھے لیکن اس ارادہ سے بدل گئے اور جنگ میں مصروف ہوگئے اور "واللہ و لیهما" کا جملہ ظاہراً بدلنے کی وجہ کو بیان کرتا ہے_

٩_ مشکلات و حوادث کا مقابلہ کرنے کیلئے خداوند متعال کی طرف سے مومنین کی حمایت_

اذهمت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما

١٠_ دشمنوں کی چالوں اور نفسیاتی جنگ کے مقابلے میں ایمانی معاشرہ کے استوار ہونے اور اثر قبول نہ کرنے کی ضرورت_ اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما "واللہ و لیهما" کا جملہ در حقیقت مومنین اور ولایت خدا پر اعتقاد رکھنے والوں کیلئے ایک یاددہانی ہے کہ وہ مشکل حالات میں خدا کی ولایت و حمایت کو فراموش نہ کریں اور عبداللہ ابن ابی جیسے، سستی اور خوف و ہراس پھیلانے والے عناصر کی باتوں میں نہ آئیں_

١١_ ولایت خدا کو قبول کرنا، دینی فرائض کو انجام دینے میں ہر قسم کی سستی کو ختم کردیتا ہے_

اذ همت ... والله وليهما اعتراض کے لہجہ میں، "والله وليهما" (جبکہ خدا

آپ کا سرپرست اور حامی ہے، سستی کیوں ؟) اس نکتہ کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ ولایت خدا کو قبول کرنا اور اس پر عقیدہ رکھنا، الہی فرائض کو انجام دینے میں ہر قسم کی سستی سے مانع ہوتا ہے_

۱۲_ صرف (جنگ کی طرح کے) مشکل حالات میں سستی اور خوف و ہراس اور پیغمبر(ص) کی نافرمانی کا ارادہ خدا کی ولایت و حمایت سے خارج ہونے کا باعث نہیں بنتا_ اذ همت ...والله وليهما

"والله وليهما" کا جملہ، جنگ سے منصرف ہونے اور رسول خدا(ص) کی نافرمانی کا ارادہ رکھنے والے لوگوں پر اعتراض کرنے کے باوجود یہ بیان کررہا ہے کہ ان کے اس ارادہ سے خدا کی ولایت ان سے منقطع نہیں ہوئی_

۱۳_ خدا کی حمایت و ولایت منقطع ہوجانے کی صورت میں لوگوں کا منحرف ہوجانا_ اذ همت ...والله وليهما "الله وليهما" کا جملہ مسلمانوں کے پیغمبر اکرم (ص) کی مخالفت کے ارادہ سے منصرف ہونے کی علت کو بیان کررہا ہے_ لہذا ولایت کا منقطع ہونا انسان کے منحرف ہونے اور پیغمبر(ص) کی مخالفت میں بتلا ہونے کا موجب ہے_

۱٤_ اہل ایمان کا تمام امور میں فقط خدا کی ذات پر توکل اور بھروسہ ضروری ہے_ و على الله فليتوكل المؤمنون توکل کے متعلق کا حذف ہونا اس کے موارد کے عام ہونے پر دلالت کرتا ہے_ یعنی تمام کاموں میں فقط خدا کی ذات پر توکل کریں_

۱۵_ مومنین کے، حامی والے خدا پر توکل و بھروسہ کرنا مشکل و دشوار حالات میں ان کے روحانی پہلوؤں کو قوی کرنے کا عامل ہے_ اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا والله وليهما و على الله فليتوكل المؤمنون "اذ ہمت ... ان تفشلا" کے بعد "و علی اللہ ..." کا جملہ مشکلات اور سستی کو ختم کرنے کے عامل کی طرف راہنمائی کرتا ہے_

۱٦_ خداوند تعالی کی ولایت کو قبول کرنے کا لازمہ، ہر حال اور تمام کاموں میں اسکی ذات پر توکل کرنا ہے_

والله وليهما و على الله فليتوكل المؤمنون جملہ "و على الله فليتوكل" کا فاء کے ساتھ جملہ "واللہ ولیہما" پر تفریع کرنا یعنی اب جبکہ خدا آپ کا ولی ہے تو فقط اسی پہ توکل کریں_

۱۷_ معنویات میں رشد و تکامل دشمن کے مقابلے میں بہتر استقامت کا سبب ہے_ اذ همت ...و على الله فليتوكل المؤمنون "واللہ ولیہما" کا جملہ اور "علی اللہ ..." کا جملہ دینی معرفت کو بیان کرنے کے علاوہ مسلمانوں کی دشمنوں کے مقابلے میں تقویت کیلئے ہے_

۱۸_بنی حارثہ اور بنی سلمہ کا جنگ احد میں سستی اور شرکت نہ کرنے کی طرف رجحان_

اذ همت طائفتان منکم امام باقر(ع) اور امام صادق(ع) نے مندرجہ بالا آیت میں "طائفتان" کے بارے میں فرمایا:

والطائفتان هما بنوسلمة و بنوحارثه حیان من الانصار [1] ان دو گروہوں سے مراد انصار کے دو قبیلے بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہیں_

آنحضرت(ص): آنحضرت (ص) کے حکم سے سرکشی ۱۲

استقامت: استقامت کی اہمیت ۱۰; استقامت کے اسباب ۱۷; جہاد میں استقامت ۱۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۵، ۷، ۸،، ۱۸

اسلامی معاشرہ: ۱۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم غیب ٦; اللہ تعالی کی امداد ۸، ۹، ۱۲، ۱۳ ; اللہ تعالی کی توبیخ ۲; اللہ تعالکی دھمکیاں ٤; اللہ تعالی کی ولایت ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٦

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۳; تاریخی حوادث کا ذکر ۳

تقوي: تقوي کی اہمیت ۷

توکل: توکل کی اہمیت ١٤، ١٦; توکل کے اثرات ۱۵; خدا تعالی پر توکل ١٤، ١٦

جنگ: ۱، ۱۲، ۱۸ نفسیاتی جنگ ۱۰

جہاد: ٤، ۱۷

دشمنوں کے ساتھ جہاد ۱۷

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے عوامل ۱۵

خوف: جنگ میں خوف ۱۲ ; خوف کے عوامل ۵; مذموم خوف ۲، ۵، ۸

دشمن: ۱۷ دشمن کی سازش ۷، ۱۰ ; مسلمان اور دشمن ٤، ۷

دین: ۱۱

روایت: ۱۸

---

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۸۲٤.

سستي: جہاد میں سستی ٤ ;جنگ میں سستی ١، ١٢، ١٨ ; دین میں سستی ١١ ; سستی کو دور کرنے کے عوامل ١١ ; سستی کی سرزنش ٢، ٤ ; سستی کے عوامل ٥

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ١١

صبر: صبر کی اہمیت ٧

علم: ٦

عمل: ١١

غزوہ احد: ١، ٢، ٣، ٥، ٧، ٨، ١٨

گمراہي: گمراہی کے اسباب ١٣

مجاہدین: ١

مسلمان: ٢، ٤، ٧، ٨

مشکلات: جنگ کی مشکلات ١٢ ; مشکلات کو آسان کرنے کے راستے ١٥

معنوی رشد و کمال: معنوی رشد و کمال کے اثرات ١٧

منافقین: ٥ منافقین کی سازش ٥

مؤمنین: مؤمنین اور مشکلات ٩ ; مؤمنین کا توکل ١٤، ١٥

نقصان اٹھانا: نقصان اٹھانے کے عوامل ٧

نیت: نیت کا علم ٦

آیت(۱۲۳)

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

اور اللہ نے بدر میں تمھاری مدد کی ہے جب کہ تم کمزور تھے لہذا اللہ سے ڈرو شاید تم شکر گذار بن جاؤ_

۱_ جنگ بدر میں خداوند متعال کی طرف سے مؤمنین کی مدد_ و لقد نصركم الله ببدر

۲_ جنگ بدر کے مجاہدین، صابر اور متقی مسلمانوں کا ایک ایسا نمونہ تھے کہ جنہیں خداوند متعال نے اپنی نصرت کے ذریعے کافروں کے نقصان پہنچانے سے محفوظ رکھا_ ان تصبروا و تتقوا لايضركم كيدهم ... و لقد نصركم الله ببدر

۳_ جنگ بدر میں جنگجو مومنین کی فوجی طاقت اور افراد کا دشمن کی فوجی طاقت کی نسبت کم ہونا_

و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة "اذلة" چونکہ جمع قلت ہے، اس لئے مؤمنین کی افرادی طاقت اور کمی کی طرف اشارہ ہے اور ذلت (زبوں حالی اور ناتواني) کا مادہ، مورد كي مناسبت سے جنگی وسائل کے لحاظ سے فوجی توانائي کے کم ہونے کو بیان کررہا ہے_

٤_ جنگ بدر کے مجاہدین دشمن کے مقابلے میں پورا سازوسامان نہ رکھنے کے باوجود خدا پر ایمان اور توکل کی وجہ سے ان پر غالب آگئے_ و على الله فليتوكل المؤمنون _ و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة " و لقد نصركم الله ببدر" کا جملہ سابقہ آیت میں بیان شدہ حقیقت کا ایک نمونہ ہوسکتا ہے، یعنی بدر میں تمھاری نصرت کا عامل تمہارا خدا پر توکل تھا_

٥_ احد کے جنگجو اپنی توانائیوں کے باوجود (ان میں سے بعض کے خدا کی ذات پر توکل نہ رکھنے کی وجہ سے) شکست کھاگئے* و اذ غدوت من اهلك تبوء المؤمنين ... و لقد

نصركم الله ببدر و انتم اذلة جنگ بدر میں فوجی طاقت کے کم ہونے کی یاددہانی، اسکے مقابلے میں ان کی جنگ احد میں توانائی کی طرف اشارہ ہے_

٦_ جنگ میں دشمنوں پہ فتح کا عامل فقط فوجی تیاری ، سازوسامان اور افرادی قوت نہیں ہے_

و اذ غدوت ... و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة چونکہ نہ تو احد کا فوجی ساز و سامان (تبوء المؤمنين مقاعد للقتال) فتح کا عامل ہوا اور نہ طاقت کی کمی بدر میں (وانتم اذلة) شکست کا باعث ہوئی بلکہ جو چیز فتح کا عامل ہے وہ خدا پر توکل اور اسکی مدد ہے_

٧_ مومنین کیلئے خدا کی نصرت و مدد، ان پر اسکی ولایت کی ایک نشانی ہے_ والله وليهما ...ولقد نصركم الله ببدرو انتم اذلة

جملہ " ولقد نصرکم اللہ " جملہ " و اللہ ولیھما " کیلئے دلیل ہوسکتا ہے یعنی خدا مومنین کا ولی اور حامی ہے، اس بنا پر کہ بدر میں تمہاری عین کمزوری اور ناتوانی میں مدد کي_

٨_ خداوند عالم کی امداد اور نصرتیں، انسانوں کے تحرک کی جہت کا تعین کرتی ہیں نہ فطری عوامل کا_

و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة مومنوں کی طاقت کے کم ہونے کے باوجود، اس آیت میں جس چیز کو فتح کا عامل بتایا گیا ہے وہ خدا کی نصرت اور امداد ہے_

٩_ خدا تعالی کی طرف سے جنگ احد کے جنگجوؤں کو سرزنش کرنا کہ جنگ بدر میں خدا کی مدد کے مشاہدہ کے باوجود جنگ احد میں کیوں سستی دکھانے کا عزم کیا_ و اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا ... و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة

آیت کا لب و لہجہ جنگ احد کے ان مسلمانوں کی سرزنش کو بیان کررہا ہے جو سستی اور نافرمانی کا عزم کئے ہوئے تھے_

١٠_ کسی معاشرہ کے تاریخی اور تقدیر ساز حوادث کا موازنہ ، اس معاشرے کے کمزور اور قوی پہلوؤں کو پہچاننے کیلئے قرآن کی ایک روش_ و اذ غدوت من اهلك ...و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة

خداوند متعال اس آیت میں اور سابقہ آیات میں ایک ایمانی معاشرے کے کمزور اور قوی پہلوؤں کو پہچنوانے کیلئے دو تاریخی واقعات، بدر اور احد اور ان کے آپس میں تقابل کی طرف اشارہ کر رہا ہے_

١١_ کسی معاشرے کے انحطاط کے موقع پر اسکی دگرگوں

حالت کی جانب توجہ دلانا قرآن کریم کا اس معاشرے کی اصلاح کیلئے ایک تربیتی طریقہ ہے_

و اذ غدوت من اهلك ...و اذ همت طائفتان ... و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة

١٢_ تقوي اختیار کرنے اور خدا تعالی سے ڈرنے کا لازمی ہونا_ فاتقوا الله

١٣_ خوف خدا اور تقوي اختیار کرنا، اہل ایمان کے خدا کی نصرت و مدد کے سزاوار ہونے کا موجب ہے_

و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة فاتقوا الله بدر میں نصرت الہی کے بیان "ولقد نصرکم اللہ ببدر" پر جملہ "فاتقوا اللہ" کی تفریع مؤمنین کے نصرت الہی کے استحقاق کی علت کو بیان کررہی ہے_

١٤_ خوف خدا اور احساس ذمہ داري، نعمات الہی پر تشکر کا ذریعہ ہے_ فاتقوا الله لعلكم تشكرون

١٥_ تقوي کی رعایت کرنا، نعمات خدا کی شکر گذاری ہے_ فاتقوا الله لعلكم تشكرون

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ "لعلکم تشکرون" کا جملہ "لیقوموا شکر نعمتہ" کے معنی میں ہے یعنی تقوي کی مراعات کریں تاکہ شکر اور سپاس گذاری کرنے والے ہوجائیں_

١٦_ اہل ایمان کیلئے خدا کی طرف سے ان کی مدد کا شکر ادا کرنے کیلئے خوف خدا اور احساس ذمہ داری کا ضروری ہونا_

و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة فاتقوا الله لعلكم تشكرون آیت کے پہلے حصہ کو دیکھتے ہوئے "تشکرون" کا متعلق وہی دشمن پر فتح اور نصرت الہی ہوسکتا ہے_

١٧_ دشمنان دین کے مقابلہ میں خوف و ہراس، سستی اور خدا کی ذات پر توکل اور بھروسہ نہ کرنا، بے تقوي ہونے کی علامت ہے_* اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا ... فاتقوا الله لعلكم تشكرون جملہ "فاتقوا الله" تمام سابقہ مطالب پر تفریع ہوسکتا ہے، یعنی ہوشیار رہیں کہ جنگ میں سستی خدا کی ولایت پہ عدم اعتقاد، اور اسکی ذات پر توکل نہ رکھنا تقوائے الہی سے ہم آہنگ نہیں ہے_

١٨_ بدر کے جنگجو مومنین کا متقی ہونا، ان کے نصرت الہی

سے ہمکنار ہونے کا باعث بنا_ و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة فاتقوا الله لعلكم تشكرون

يہ اس بناپر ہے كہ جملہ "فاتقوا اللہ "، "لقد نصركم اللہ ببدر" پر تفريع ہو يعني جنگ بدر ميں فتح اور نصرت الہي كو پانے كا عامل ان مومنين كا تقوي تھا_

۱۹_ شاكرين، متقين سے زيادہ بڑے مقام كے حامل ہيں_ فاتقوا الله لعلكم تشكرون

اگر "لعل" كو "فاتقوا اللہ "كي غرض و غايت كا بيان سمجھا جائے، تو اس صورت ميں شكر، تقوي و پرہيزگاري كا ہدف ہوگا_

اسلام: صدر اسلام كي تاريخ ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ۹

اللہ تعالى: اللہ تعالى كي امداد ۱، ۲، ۷، ۸، ۹، ۱٦; اللہ تعالى كي امداد كا پيش خيمہ ۱۳، ۱۸; اللہ تعالى كي توبيخ ۹; اللہ تعالى كي ولايت ۷

ايمان: ايمان كے اثرات ٤

تاريخ: تاريخ كا فلسفہ ۱۰

تربيت: تربيت كے طريقے ۱۱

تقوي: تقوي كي اہميت ۱۲، ۱٥، ۱٦; تقوي كے اثرات ۱۳، ۱٤، ۱۸; تقوي كے موانع ۱۷

توكل: توكل كے اثرات ٤; خدا پر توكل ۱۷

جنگ: ۹

جہاد: جہاد ميں شكست كے عوامل ٥; جہاد ميں فتح كے عوامل ٤، ٦

خوف: پسنديدہ خوف ۱۲، ۱۳; خدا سے خوف ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱٦; خوف كے اثرات ۱۳، ۱٤; مذموم خوف ۱۷

دشمن: ۱۷

مومنين اور دشمن ۳

دين: دشمنان دين ۱۷

رشد و تکامل: ١١
سستي: جنگ میں سستی ٩ ; سستی کی سرزنش ٩; سستی کے اثرات ١٧
شاکرین: شاکرین کا مقام ١٩
شکر: شکر کا پیش خیمہ ١٤ ; نعمت کا شکر ١٤، ١٥
شکست: ٥
طبعی اسباب: ٨
غزوہ: غزوہ احد ٥، ٩; غزوہ بدر ١، ٣، ٤، ٩، ١٨
فتح: ٤، ٦
فوجی تیاري: ٦
قرآن کریم: قرآن کریم کی خصوصیت ١٠، ١١
کفار: مسلمین اور کفار ٢
متقین: ٢ متقین کا مقام ١٩
مجاہدین: احد کے مجاہدین ٩; بدر کے مجاہدین ٢، ٣، ٤، ١٨
مسلمان: ٢ صابر مسلمان ٢; متقی مسلمان ٢
معاشرہ: معاشرہ کا زوال ١١; معاشرہ کی ترقی کے عوامل ١١
معاشرہ شناسي: ١٠
مومنین: ١٣ مومنین کا تقوي ١٦، ١٨ ; مومنین کا توکل ٤ ; مومنین کا شکر ١٦ ; مومنین کی امداد ١، ٢; مؤمنین کی فتح ٤; مومنین کی ولایت ٧
ولایت: ٧
یادآوري: یادآوری کے اثرات ١١

آیت(۱۲۴)

﴿ إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلاَثَةِ آلاَفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُنزَلِينَ ﴾ اس وقت جب آپ مؤمنین سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہ تمھارے لئے کافی نہیں ہے کہ خدا تین ہزار فرشتوں کو نازل کرکے تمھاری مدد کرے_

۱_ پیغمبر(ص) کا، تین ہزار فرشتوں کو بھیجنے کے ذریعے بدر کے جنگجو مومنین یا احد کے رضا کاروں کے ساتھ امداد الہی کا وعدہ_ اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثة آلاف من الملائکة منزلین

بعض مفسرین نے "اذتقول" کو "اذ ہمت" کا بدل قرار دیا ہے اور معتقد ہیں کہ فرشتوں کو بھیجنے کی صورت میں امداد الہی کا وعدہ جنگ احد کے بارے میں ہے، بعض دوسرے "اذتقول" کو "و لقد نصرکم اللہ ببدر" کا متعلق سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ جنگ بدر میں دیا گیا ہے_

۲_ آنحضرت -(ص) کی طرف سے بدر و احد کے جنگجوؤں کی حوصلہ افزائي_ اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يُمدكم ربكم

۳_ خداوند متعال نے تین ہزار فرشتوں کو بدر کے سپاہیوں کی امداد کیلئے بھیجا_

الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثة آلاف من الملائکة منزلین "اذتقول ..."یعنی یاد کرو اس زمانے کو جب تم مومنین کو امداد الہی کا وعدہ دے رہے تھے، اگر یہ وعدہ پورا نہ ہوا ہوتا تو اسکی یادآوری فضول تھي_

٤_ مومنین کی حوصلہ افزائیکیلئے قرآن کریمکی روشیں_ اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم بعض کا خیال ہے کہ "اذ"، "اذکر" کا مفعول ہے جوکہ مقدر ہے_

٥_ خداوند متعال کی طرف سے جنگجو مومنین کی امداد کا سرچشمہ اس کی ربوبیت ہے_

ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة

٦_ دشمنوں کے ساتھ جنگ میں مومنین کی کامیابی کیلئے غیبی امداد کا موثر کردار_ الن يكفيكم ان يمدكم ربكم

٧_ فرشتے، خدا کے جملہ امدادی ذرائعمیں سے_ ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة

٨_ امداد الہی کا اسباب و وسائل کے ذریعے ہونا_ ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة

٩_ فوجی کمانڈروں اور سپہ سالاروں کی طرف سے سپاہیوں کی حوصلہ افزائي کا ضروری ہونا_

اذ تقول ... الن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثه آلاف من الملائكة پیغمبر اکرم (ص) کی طرف سے تمام دینی راہنماؤں اور فوجیکمانڈروں کیلئے درس ہے کہ مومنین کو دشوار اور مشکل مراحل میں، فتح اور امداد الہی کی طرف امید دلانی چاہیئے_

١٠_ مومنین میں جو مایوسی پائي جاتی تھی اسکی وجہ سے ان کی سرزنش_ ا لن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة آیت کا انداز استفہام کے کلمہ کے ساتھ، ان لوگوں کی مذمت پر دلالت کرتا ہے جو جنگوں میں دین کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں، خدا کی امداد کے وعدوں کے باوجود، دل شکستگی اور مایوسی کا شکار ہوتے ہیں اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں_

١١_ ملائکہ، عالم بالا کی مخلوق_ ان يمدكم ربكم بثلاثة آلاف من الملائكة منزلين لفظ "منزل" (اتارا گیا) اس بات کو بیان کرتا ہے کہ ملائکہ عالم دنیا سے بلند ایک دوسرے عالم کی مخلوق ہیں جو کہ امداد کے مواقع میں اتارے جاتے ہیں اور نیچے اترتے ہیں_

آنحضرت(ص) :١،٢

اسلام: اسلام کی تاریخ ١، ٢، ٣

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد ١، ٣، ٥، ٧، ٨ ;اللہ تعالی کی ربوبیت ٥

جنگ: جنگ میں سپہ سالاری ٩

جہاد: جہاد میں فتح کے عوامل ٦

حوصلہ بڑھانا: ۲ حوصلہ بڑھانے کی اہمیت ۹ ; حوصلہ بڑھانے کے عوامل ٤

طبیعی اسباب: ۸

غزوہ: غزوہ احد ۲;غزوہ بدر ۲

غیبی امداد ٤، ٦

فتح: ٦ مایوسی و امید: ۱۰

مجاہدین: احد کے مجاہدین ۱، ۲، ۳، ۷ ; بدر کے مجاہدین ۲ ; مجاہدین کی امداد ۱، ٥ ;

ملائکہ: امداد کرنے والے ملائکہ ۱، ۳، ۷; غزوہ بدر میں ملائکہ ۳; ملائکہ کا مقام ۱۱

مومنین: مومنین کی سرزنش ۱۰

يادد‌ہاني: یاددہانی کے اثرات ٤

آیت(۱۲۵)

﴿ بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ﴾ **یقینا اگر تم صبر کروگے اور تقوي اختيار کروگے اور دشمن فی الفور تم تک آجائیں گے تو خدا پانچ ہزار فرشتوں سے تمھاری مدد کرے گا جن پر بہادری کے نشان لگے ہوں گے _**

۱_ دشمن کے مقابلہ میں سپاہیوں کی فتح کیلئے، مددگار فرشتوں کا کافی ہونا_ الن یکفیکم ... بلی ان تصبروا

۲_ دشمن کے اچانک حملہ میں مددگار فرشتوں کے

نزول کے دو بنیادی سبب، مومنین کا صبر اور تقوي ہیں_ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم

٣_ ضرورت کے وقت (جیسے دشمنان دین کا اچانک حملہ) صبر و تقوي، مومنین کی امداد کیلئے فرشتوں کے نزول کی ضمانت دیتے ہیں_ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسة آلاف

٤_ دشمن کے ساتھ مقابلے میں اہل ایمان کو صبر و تقوي اپنانے کی دعوت اور تشویق_ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورهم

٥_ خداوند متعال کی طرف سے جنگجو مومنین کی امداد کا سرچشمہ اسکی ربوبیت ہے_یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین

٦_ خداوند متعال کی مدد کا مومنین کے شامل حال ہونا، ان کی ہمت (صبر و تقوي کو اپنانا) کے مرہون منت ہے_
ان تصبروا و تتقوا ... یمددکم ربکم

٧_ پانچ ہزار مددگار ملائکہ کا نزول، جنگ بدر میں صابر اور متقی جنگجو مومنین کیلئے ایک خوشخبری_
ان تصبروا و تتقوا ... یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة

٨_ بدر، احد یا حمراء الاسد کے سپاہیوں کی مدد کیلئے پانچ ہزار فرشتوں کو بھجوانے کے بارے میں خدا کا وعدہ، صابر اور متقی ہونے کی صورت میں_ان تصبروا و تتقوا ...یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة

بعض مفسرین "یاتوکم من فورهم ہذا" کے قرینے سے اس مورد بحث آیت کو حمراء الاسد کے واقعہ سے مربوط سمجھتے ہیں کہ مشرکین احد میں غلبہ حاصل کرنے کے بعد، جنگ سے منہ موڑنے پر پشیمان ہوئے اور مدینے پر حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا تو پیغمبر اکرم (ص) نے یہ خبر پانے کے بعد مسلمانوں کو ان کے ساتھ مقابلہ کیلئے بلا لیا_

٩_ ملائکہ، خدا کی امداد کا ایک ذریعہ_یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة

١٠_ خدا کی امداد، اسباب و وسائل کے ذریعے سے یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة

١١_ مومنین کی امداد کیلئے نازل کئے گئے فرشتے، خاص علامات کے حامل ہیں_
یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین

"مسومين"یعنی " معلمين انفسهم"(اپنے اوپر علامت اور نشانی رکھتے تھے)_ کہا گیا ہے کہ وہ ایسے پرچم لئے ہوئے تھے کہ جن کے اوپر اسلامی سپاہ کا خاص نشان لگاہوا تھا_

۱۲_ دین کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ میں خدا کی خاص امداد سے محروم ہونا، بے صبری اور بے تقوي ہونے کا نتیجہ ہے_ان تصبروا و تتقوا ...يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة

۱۳_ مشکلات اورپریشانیاں ، صابر اور متقی مومنین کیلئے خاص غیبی امداد کا پیش خیمہ_

ان تصبروا و تتقوا و يأتوكم من فورهم هذا يمددكم ربكم ہوسکتا ہے جملہ "ياتوكم من فورهم هذا" اضطراری موارد کی طرف اشارہ ہو_ اوران فرشتوں کے ذریعے امداد الہی کی شرط ہو جو مسلمانوں کی حمایت میں جنگ کریں_

۱٤_ جنگ بدر میں مددگار ملائکہ کی علامت ان کے عمامے تھے_يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين

امام رضا(ع) نے مندرجہ بالا آیت میں "مسومين" کے بارے میں فرمایا: العمائم ... [1]

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد ۱، ۳، ۵، ٦، ۷، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲; اللہ تعالی کی امداد کا پیش خیمہ ۲، ۱۳; اللہ تعالی کی ربوبیت ٥;اللہ تعالی کے وعدے ۸

پریشانیاں : پریشانیوں کے اثرات ۱۳

تشویق: ٤

تقوي: تقوي کی اہمیت ٦، ۸;تقوي کے اثرات ۲، ۳، ۱۲

جہاد: جہاد دشمنوں کے ساتھ ۱، ۳، ٤، ۱۲;جہادمیں تقوي ٤ ; جہادمیں صبر ٤ ;جہادمیں فتح کے عوامل ۱

دشمن: ۱، ۲، ۳، ٤، ۱۲

دین: دین کے دشمن ۱۲

صبر: ٤ صبر کی اہمیت ٦، ۸ ; صبر کے اثرات ۲، ۳، ۱۳

---

۱)کافي، ج٦ ص٤٦٠ ح۲; تفسیر برهان ج ۱ ص۳۱۳ ح ۱ و ٤.

طبیعی اسباب: ۱۰

غزوہ بدر: ١٤ غزوہ بدر کے متقین ۷، ۱۳

غیبی امداد: ٦ غیبی امداد سے محرومیت ۱۲

فتح: ۱

مجاہدین: حمراء الاسد کے مجاہدین ۸; مجاہدین احد ۸; مجاہدین بدر ۷، ۸; مجاہدین کو خوشخبری ۷; مجاہدین کی امداد ۲،۵،۳

مشکلات: مشکلات کے اثرات ۱۳

ملائکہ: امداد کرنے والے ملائکہ ۱، ۳، ۷، ۸، ۹، ۱۱، ١٤ ;; ملائکہ بدر میں ۷، ١٤ ; ملائکہ کا نزول ۲، ۱۱

مومنین: صابر مومنین ۷، ۱۳ ; متقی مومنین ۷، ۱۳ ; مومنین کی امداد ٦، ۱۱

آیت(۱۲٦)

﴿ وَمَا جَعَلَهُ اللهُ إِلاَّ بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾

اور اس امداد کو خدا نے صرف تمھارے لئے بشارت اور اطمینان قلب کا سامان قرار دیا ہے ورنہ مدد تو ہمیشہ صرف خدائے عزیز و حکیم ہی کی طرف سے ہوتی ہے _

۱_ ملائکہ کا نزول اور ان کی امداد، فقط ایک خوشخبری ہے جنگجو مومنین کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے اطمینان کا باعث ہے نہ کہ کامیابی دلانے والے_ و ما جعله الله الا بشرى لكم و لتطمئن قلوبكم به "ما جعلہ الله "میں ضمیر اس امداد کی طرف لوٹتی ہے جس کا "یمددکم" سے استفادہ ہوتا ہے_

۲_ دشمنوں پر فتح کیلئے جنگجوؤں کو بشارت ، حوصلہ افزائي اور سکون قلب کی ضرورت_

و ما جعله الله الا بشري لكم و لتطمئن قلوبكم به

۳_ انسان کا دل، سکون اور اطمینان کا مرکز ہے_و لتطمئن قلوبکم به

٤_ دشمنوں پر فتح اور کامیابي، فقط خدائے عزیز اور حکیم کی طرف سے ہے_و ما النصر الا من عندالله العزيز الحكيم

٥_ مومنین کی محاذ پر کامیابي، خداوند تعالی کے غلبہ و حکمت کا ایک پرتو ہے_و ما النصر الا من عندالله العزيز الحكيم

٦_ خداوند متعال، مومنین کو حقیقی اور انتہائي کامیابی دلانے والا ہے نہ کہ ملائکہ یا سپاہیوں کی ذاتی توانائیاں_

و ما جعله الله الابشری لکم ...و ما النصر الا من عندالله کامیابی کا دارو مدار صرف خدا کی ذات کو قرار دینا اور ملائکہ کی امداد کو صرف بشارت اور اطمینان قلب کے عنوان سے ذکر کرنا یہ اس حقیقت کا بیان ہے کہ کامیابیوں میں خواست خدا کے علاوہ کوئي عامل (کم و کیف کے لحاظ سے مددگار نہیں بن سکتا حتی کہ ملائکہ اور... کی امداد بھي) دخالت نہیں رکھتا_

۷_ کامیابی کا دارومدار صرف خداوند متعال کو قرار دینے کا سرچشمہ اس کا غالب اور قادر مطلق ہونا ہے_و ما النصر الا من عندالله العزيز الحكيم

۸_ خدا تعالی کی طرف سے اہل صبر و تقوي مجاہدین کی مدد و نصرت کا سرچشمہ، اس کی حکمت ہے_ان تصبروا و تتقوا ... و ما النصر الا من عندالله العزيز الحكيم

۹_ فتح کی خاطر، اہل ایمان کیلئے فقط خدا کی ذات پر بھروسہ کرنا ضروری ہے_فليتوكل المؤمنون ... و ما النصر الا من عندالله العزيز الحكيم

۱۰_ امداد الہی کے ذریعے اطمینان قلب کا حاصل ہونا_و لتطمئن قلوبکم به و ما النصر الا من عندالله العزيز الحكيم

۱۱_ تمام کائنات کے نظام اور معاشرہ میں ہر قسم کے تغیر و تبدل کا محور صرف خدا کی ذات ہے_

يمددكم ربكم بخمسة آلاف ... و ما جعله الله الا بشري ... و ما النصر الا من عندالله اگر ملائکہ کا کوئي بنیادی کردار نہ ہو بلکہ ان کا بشارتی پہلو بھی خداوند متعال کے قرار دینے سے ہو، (و

ما جعلہ اللہ) اور کامیابی صرف خداوند تعالی ہی کی جانب سے عطا ہوتی ہو، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام امور کی باگ ڈور خدا ہی کے قبضہ قدرت میں اور اسی کی منشا پر موقوف ہے اور کوئي چیز انسان اور کائنات کو اس سے بے نیاز نہیں کرسکتي۔

۱۲_ خداوند متعال "عزیز"(ناقابل شکست غلبے والا) اور "حکیم" ہے_ من عندالله العزیز الحکیم

اسما و صفات: حکیم ٤، ۱۲;صفات جمال ٤، ۷، ۱۲ ;عزیز ٤، ۱۲

اطمینان: اطمینان کے عوامل ۱، ۱۰

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا غلبہ ۵،۷; اللہ تعالی کی امداد۸، ۱۰; اللہ تعالکی حکمت ۵، ۸; اللہ تعالی کی قدرت ۷

تاریخ: تاریخ کا فلسفہ ۱۱

توکل: ۹ خدا پر توکل ۹

جہاد: جہادمیں کامیابی کے عوامل ۱، ۲، ٤، ۵، ٦

حوصلہ بڑھانا: ۲

دشمن: ٤

عالم خلقت: عالم خلقت کی تدبیر ۱۱

غیبی امداد: ۱

قلب: اطمینان قلب ۲، ۳، ۱۰

کامیابي: ۱، ۲، ٤، ۵، ٦ کامیابی کے عوامل ۷،۹

مجاہدین: صابر مجاہدین ۸; متقی مجاہدین ۸ ; مجاہدین کو بشارت ۱، ۲ ; مجاہدینکی امداد ۱

معاشرہ: معاشرہ میں تبدیلیاں ۱۱

ملائکہ: امداد کرنے والے ملائکہ ۱، ٦، ۱۰

مومنین: مومنین کا توکل ۹; مومنین کی کامیابی ۵، ٦

آیت (۱۲۷)

﴿ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُواْ خَآئِبِينَ ﴾ تاکہ کفار کے ایک حصہ کو کاٹ دے یا ان کو ذلیل کردے کہ وہ رسوا ہو کر پلٹ جائیں_

١_ دشمن کی فوج کے ایک گروہ کا ہلاک ہونا اور دوسرے گروہ کا ذلیل و خوار ہونا، خدا کی طرف سے جنگ بدر کے مجاہدین کی نصرت کے اہداف و مقاصد میں سے ہے_و لقد نصركم الله ببدر ... ليقطع طرفا من الذين كفروا او يكبتهم مذکورہ بالا استفادہ درج ذیل خصوصیات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاسکتا ہے، ایک تو "لیقطع"اور "یکبتھم"کا تعلق "و لقد نصرکم اللہ ببدر"سے ہو، دوسرا یہ کہ "قطع"ہلاک کرنے کے معنی میں ہو جیساکہ تفسیر روح المعانی میں ذکر ہوا ہے، اور تیسرا یہ کہ کلمہ "او"،"او یکبتھم" میں تقسیم کیلئے ہو، یعنی بعض ہلاک کردیئے گئے اور بعض ذلت و خواری میں مبتلا کردیئے گئے_

٢_ جنگ بدر میں لشکر کفار کے سرکردہ افراد کی ہلاکت و ذلت_*و لقد نصركم الله ببدر ... ليقطع طرفا من الذين كفروا

بعض مفسرین نے "طرفا" کو اشراف اور سرکردہ افراد کے معنی میں ، اساس اللغة کی بنیاد پر لیا ہے کہ جس میں یوں ہے "من اطراف العرب يعني من اشرافهم"_

٣_ خدا تعالی، کفار کو ہلاک اور خوار کرنے والا ہے_ليقطع طرفاً من الذين كفروا او يكبتهم "لیقطع" کا فاعل ضمیر ہے جو "اللہ" کی طرف لوٹتی ہے_

٤_ باقیماندہ کفار کی مایوس کن اور ذلت آمیز واپسي، بدر کے مجاہدین کی خدا کی طرف سے نصرت و امداد کے اہداف و مقاصد میں سے ہے_و لقد نصركم الله ببدر ...ليقطع ... فينقلبوا خائبين

جملہ "فینقلبوا..." کا جملہ "لیقطع" پر عطف ہے، بنابراین کفار کی مایوس کن اور ذلت آمیز واپسی بدر کی کامیابی کے مقاصد میں سے ہوگی اور فاء تفریع کا تقاضا یہ ہے کہ یہ واپسی بعض کفار کی ہلاکت و اسارت کا نتیجہ تھی _

٥_ جنگ بدر میں ، دشمنان دین کی افواج کے بعض گروہوں کی ذلت و خواری اور ہلاکت، بقیہ فوج کی حوصلہ شکنی کا ایک عامل ہے_لیقطع طرفاً ... فینقلبوا خائبین "خائبین"، "خیبة" سے ہے جس کے معنی مایوسی، نا امیدی اور نامرادی کے ہیں اور باقیماندہ کفار کے نفسیاتی تاثرات کو بیان کرتا ہے کہ جو "فینقلبوا" میں "فائ" کی مناسبت سے یہ مایوسی، دشمنوں میں سے زیادہ افراد کی ہلاکت ، ذلت و خواری اور اسیر ہونے کا نتیجہ ہے_

٦_ دشمنان دین کا ذلت و خواری اور مایوسی کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگنے تک ان کے قتل و غارت کو جاری رکھنے اور انہیں ذلیل و خوار کرنے کا ضروری ہونا_لیقطع طرفاً ... فینقلبوا خائبین

خداوند تعالی مذکورہ اہداف و مقاصد کو جنگ بدر کی کامیابی شمار کرتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مشرکین اور کفار کے ساتھ اپنے جہاد میں ان اہداف و مقاصد کو حاصل کریں اور ان مراحل تک پیشرفت کریں_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١، ٢، ٤، ٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی امداد ١ ، ٤

جنگ: جنگیں شکست کے عوامل ١ ، ٤، ٥

جہاد: جہاد کا تسلسل٦

حوصلہ شکنی کرنا: ٥

دشمن: دشمن کی ذلت ٥، ٦ دشمنکی ہلاکت ٥

ذلت: ذلت کے عوامل ١

شکست: ١ ، ٤، ٥

غزوہ بدر: ٢، ٤، ٥

کفار: کفار کیذلت ٢، ٣، ٤ ;کفار کی ہلاکت ٢، ٣

مجاہدین: مجاہدین کی امداد ١ ، ٤ مجاہدین بدر، ١

آیت(۱۲۸)

﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذَّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾

ان معاملات میں آپ کا کوئي حصہ نہیں ہے_ چاہے خدا توبہ قبول کرے یا عذاب کرے_ یہ سب بہر حال ظالم ہیں_

۱_ انسانوں کی عاقبت فقط خدا کے ہاتھ میں ہے، حتی کہ اسکے رسول کے ہاتھ میں بھی نہیں_ ليس لك من الأمر شيئ یہ اس صورت میں ہے کہ "الامر" میں "ال" جنس کیلئے ہو_

۲_ امور کائنات کی تدبیر خدا کے اختیار میں ہے نہ پیغمبر اکرم(ص) کے_ ليس لك من الأمر شيئ

۳_ جنگ بدر کے مومن مجاہدوں کی کامیابي، فقط خدا کے ہاتھ میں تھي، نہ پیغمبر اکرم(ص) کے_

و لقد نصركم الله ببدر ... ليس لك من الأمر شيئ اگر "الامر" میں "ال" جنس کیلئے ہو تو جنگ بدر کی کامیابی اس کا ایک مصداق ہوگی اور اگر عہد ذکری کیلئے ہو تو اس جنگ میں کامیابی کی طرف اشارہ ہوگا ہے_

٤_ فتح و شکست خدا کے ہاتھ میں ہے، نہ پیغمبر اکرم(ص) کے_ ليس لك من الأمر شيئ

اگر " الامر" میں "ال" عہد کا ہو تو جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی اور کافروں کی شکست کی طرف اشارہ ہے اور جنگ بدر ایک مثال کے طور پر ہوگي، نہ یہ کہ کسی خصوصیت کی حامل ہو_

٥_ پیغمبروں (ع) کے اختیارات کا دامن تنگ ہونا_ ليس لك من الأمر شيئ

٦_ دین کے دشمنوں کو سرکوب کرنے میں اہل ایمان کی توانائیاں ، قدرت الہی کا ایک پرتو ہے_

ليقطع طرفاً ...ليس لك من الأمر شيئ اسکے باوجود کہ مسلمانوں نے دشمن کو ذلیل اور اسیر کرلیا اور انہیں ان کے اہداف و مقاصد تک پہنچنے سے مایوس کردیا، لیکن خدا ان تمام موارد کو

اپنی طرف نسبت دیتا ہے تاکہ یہ بات سمجھا سکے کہ ان کا کام اور ان کی توانائیاں ، درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں_

۷_ مشرکین کی توبہ اور خدا کی طرف سے اس توبہ کی قبولیت یا ان کیلئے سزا اور عذاب، بدر کے سپاہیوں کیلئے خدا کی نصرت کا ایک ہدف_ و لقد نصركم الله ببدر ... ليقطع طرفاً ... او يتوب عليهم جملہ "يتوب عليهم" اور "يعذبهم"، "يقطع طرفا" پر عطف ہے اور یہ جملہ "نصركم الله ببدر" کے متعلق ہے لہذا مشرکین پر عذاب اور ان کی توبہ کی قبولیت بھی جنگ بدر کی کامیابی کے اہداف و مقاصد میں سے ایک ہے_

۸_ مشرکین پہ عذاب و عقاب یا ان کی توبہ کی قبولیت خداوند متعال کے اختیار میں ہے، نہ کہ پیغمبر اکرم (ص) کے_

ليس لك من الأمر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم مشرکین کے عذاب یا توبہ کی قبولیت جملہ "ليس لك من الامر ش" کے مصادیق میں سے ہو سکتی ہے_

۹_ توبہ کا راستہ کھلا ہونا، حتی کہ جنگجو مشرکین کیلئے_ اويتوب عليهم

۱۰_ دشمنوں کی توبہ یا ان کی نابودی تک ان کے ساتھ جنگ جاری رکھنے کا ضروری ہونا_ * ليقطع طرفاً من الذين كفروا او يكبتهم فينقلبوا ... او يتوب عليهم چونکہ مشرکین کی توبہ کی قبولیت یا ان پر عذاب ، جنگ بدر کے اہداف و مقاصد میں سے شمار کیا گیا ہے لہذا دشمنوں کے ساتھ جنگ جاری رکھنے کی ضرورت کو بیان کرتا ہے تاکہ یہ مراحل یا سابقہ آیت میں ذکر شدہ مراحل طے کئے جاسکیں_

۱۱_ اگر جنگجو کفار خداوند متعال کی طرف لوٹ نہ آئیں اور توبہ نہ کرلیں تو ان کا انجام خداوند متعال کے عذاب کی صورت میں ہوگا_ ليقطع طرفا ... فينقلبوا خائبين ... او يعذبهم

۱۲_ بدر کے جنگجو کفار کا انجام، فقط خدا کے ہاتھ میں تھا، یہاں تک کہ رسول کے ہاتھ میں بھی نہیں_

و لقد نصركم الله ببدر ...ليقطع طرفاً ... ليس لك من الأمر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم

۱۳_ اہل ایمان کے ساتھ مقابلہ اور جہاد، ظلم ہے اور اہل ایمان کے ساتھ جنگ کرنے والے ظالم ہیں_

ليقطع طرفاً من الذين كفروا ... فانهم

ظالمون

١٤_ اہل ایمان کے ساتھ جنگ کرنے والے دشمن، عذاب الہی کے مستحق ہیں_او یعذبهم فانهم ظالمون

١٥_ ظلم، عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا موجب ہے_او یعذبهم فانهم ظالمون

١٦_بندوں پر خدا کا عذاب، ان کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے_او یعذبهم فانهم ظالمون

١٧_ مشرکین کی ہدایت نہ پانے پر پیغمبر اکرم (ص) کی پریشانی اور خداوند متعال کا یہ اعلان کہ ہدایت اسکے ہاتھ میں ہے نہ پیغمبر(ص) کے_لیس لك من الأمر شيئ جنگ احد میں مشرکین کے ذریعے سے رسول اللہ (ص) کے دندان مبارک شہید ہوئے تو آنحضرت(ص) نے فرمایا: کیف یفلح قوم فعلوا هذه بنبیهم؟ (کیسے فلاح پا سکتی ہے وہ قوم جو اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کرے)، اس موقع پر مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی [1]

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کا حزن ١٧;آنحضرت(ص) کے فرائض ١، ٢، ٣، ٤،٨، ١٢

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ٣، ١٢

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ١١، ١٤، ١٥، ١٦ ;اللہ تعالی کی امداد ٧ ;اللہ تعالی کی قدرت ٦ ;اللہ تعالی کی ہدایت ١٧

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی ذمہ داری کا دائرہ١، ٢، ٣، ٤، ٥

انسان: انسان کا انجام ١

توبہ: توبہ کی قبولیت ٨

جنگ: ١٣، ١٤

جہاد: جہاد کا تسلسل ١٠ ;دشمنوں کے ساتھ جہاد ١٠

---

١)الدر المنثور ج ٢ ص ٣١٢.

دشمن: ٦، ١٠، ١٤

روایت: ١٧

سزا: ٧، ٨، ١٤

شکست: شکست کے عوامل ٤

ظالمین: ١٣ ظلم: ظلم کے اثرات ١٥، ١٦؛ ظلم کے موارد ١٣

عالم خلقت: عالم خلقت کی تدبیر ٢

عذاب: اہل عذاب ٧، ١١، ١٤؛ عذاب کے موجبات ١٤، ١٥

عمل: عمل کے اثرات ١٦

غزوہ بدر: ٧، ١٢

قضا و قدر: ١

کامیابی: ٤ کامیابی کے عوامل ٣، ٤

کفار: کفار حربی ١١، ١٢؛ کفار کا انجام ١١

مجاہدین: مجاہدین بدر ٣، ٧؛ مجاہدین کی امداد ٧؛ مجاہدین کی کامیابی ٣

محارب: محارب کی سزا ١٤

مشرکین: محارب مشرکین ٩؛ مشرکین کی توبہ ٧، ٨، ٩؛ مشرکین کی سزا ٧، ٨؛ مشرکین کی ہدایت ١٧

مومنین: مومنین کی قدرت ٦؛ مومنین کے ساتھ جنگ ١٣، ١٤

ہدایت: ١٧

آیت(۱۲۹)

﴿ وَلِلّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الأَرْضِ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاء وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاء وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾

اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے وہ غفور بھی ہے اور رحیم بھی ہے_

۱_ آسمانوں اور زمین (عالم ہستي) کی مالکیت اور ان پر حاکمیت صرف خدا کی ذات میں منحصر ہے_

ولله ما فی السماوات و ما فی الارض "لله "کا مقدم ہونا انحصار کو بیان کرتا ہے_

۲_ آسمانوں کا متعدد ہونا_ولله ما فی السماوات

۳_ کائنات کی مطلق حاکمیت و مالکیت کا خدا کی ذات میں منحصر ہونا، دلیل ہے کہ بندوں کو معاف کرنے یا ان پر عذاب و عقاب کا انحصار بھی اسی کی ذات میں ہے_او یتوب علیهم او یعذبهم ...ولله ما فی السماوات و الارض یغفر لمن یشاء و یعذب مصن یشائ جملہ "ولله ما فی السموات" سابقہ جملوں کی علت کو بیان کرتا ہے_

٤_ کائنات کی مطلق حاکمیت و مالکیت کا خدا کی ذات میں منحصر ہونا، دلیل ہے اس بات کی کہ غیر خدا انسان کی زندگی اور اسکی ضروریات کی تدبیر سے عاجز ہے_لیس لك من الأمر ش ...ولله ما فی السماوات و ما فی الارض

کیونکہ جملہ "لیس لک ..."کی علت "ولله ما فی السماوات" کے جملہ ساتھ بیان کی گئي ہے_

٥_ کائنات پر خداوند متعال کی مطلق مالکیت، رسول خدا(ص) کے کفار کی عاقبت کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق نہ رکھنے کی علت ہے_لیس لك من الأمر شيء او یتوب علیهم ... ولله ما فی السماوات و ما فی الارض

٦_ توبہ کرنے والوں کی مغفرت اور گنہگاروں کے عذاب کا سرچشمہ مشیت خدا ہے_

او يتوب عليهم او يعذبهم ... يغفر لمن يشاء و يعذب من يشائ

۷_ مشیت الٰہی میں اصل، بندوں کی مغفرت ہے نہ ان پر عذاب_ يغفر لمن يشاء و يعذب من يشاء والله غفور رحيم

مغفرت کے ذکر کو عذاب کے ذکر پر مقدم کرنا، دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالی کے ہاں اصل مغفرت ہے اور یہ واقع میں بھی عذاب پر تقدم رکھتی ہے_

۸_ بندوں کو عذاب اور مغفرت (خوف و رجا) کے درمیان میں رکھنا انسانوں کی تربیت کیلئے قرآن کریم کے طریقوں میں سے ایک ہے_ يغفر لمن يشاء و يعذب من يشائ

۹_ خداوند متعال، بہت زیادہ معاف کرنے والا اور ہمیشہ بندوں پر مہربان ہے_ والله غفور رحيم

۱۰_ مومنوں اور کافروں کے انجام (فتح و شکست) پر خداوند متعال کی مالکیت و حاکمیت_ ليقطعطرفا من الذين كفروا ... ليس لك من الأمر شيي ... ولله ما فى السماوات و ما فى الارض

۱۱_ فلسفہ تاریخ کے بارے میں اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ تاریخی حوادث کا تجزیہ صرف خدا اور توحید کے محور کو بنیاد بنا کر کیا جائے_ و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة ... يمددكم ربكم ...ليقطع طرفا ... يغفر لمن يشائ

آسمان: ا آسمان کا متعدد ہونا ۲

آنحضرت (ص): آنحضرت کی ذمہ داری ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۷; اللہ تعالی کا عفو ۳; اللہ تعالی کی حاکمیت ۱، ۳، ٤، ۱۰; اللہ تعالی کی رحمت ۹; اللہ تعالی کی مالکیت ۱، ۳، ٤، ۵، ۱۰; اللہ تعالی کی مشیت ٦، ۷; اللہ تعالی کی مغفرت ٦، ۷، ۹

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی ذمہ داری کا دائرہ ۵

انسان: انسان کی حیات ٤

تاریخ: تاریخ کا فلسفہ ۱۱

تربیت: تربیت کے طریقے ۸

توابین: توابین کی مغفرت ٦

توحیدی محور پر کائنات کا جائزہ: ١١

ثواب و عقاب: ٣

خوف و رجا: ٨

زمین: ١

سزا: ٧

شکست: ١٠

قرآن کریم: قرآن کریم کی خصوصیت ٨

قضا و قدر: ١٠

کامیابي: ١٠

کفار: کفار کا انجام ٥، ١٠

گناہ: گناہ کی سزا ٦

مالکیت: ١، ٣، ٤، ٥

معاشرہ: معاشرہ میں تبدیلیاں ١١

مؤمنین: مؤمنین کا انجام ١٠

آیت(١٣٠)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

اے ایمان والو یہ دوگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو کہ شاید نجات پاجاؤ_

١_ اصل سرمایہ کی نسبت کئي گنا زیادہ سود لینا حرام ہے_ يا ايها الذين أمنوا لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة

لفظ "اضعاف"، "ضعف"کی جمع ہے اور"ضعف" دوگنا کے معنی میں اور "اضعاف" کئي گنا کے معنی میں ہے، مندرجہ بالا آیت میں

"اضعافا" ، "الربوا"کیلئے حال ہے اور ظاہراً مراد اصل سرمایہ کی نسبت ، کئي گنا ہوجانا ہے_

٢_ سود پر چلنے والے اقتصادی نظام کی مذمت_ يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة

٣_ سود کے معاملات میں اصل سرمایہ مسلسل بڑھتا رہتا ہے*_ لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة

اس لحاظ سے کہ سودخوری یقیناً حرام ہے، لہذا "اضعافا مضاعفة"کی قید سودی سرمایہ کی اس حالت کو بیان کرتی ہے جو اسے حاصل ہوتی ہے اور وہ سرمایہ کا ہمیشہ بڑھتے رہنا ہے_

٤_ پیغمبر اکرم(ص) کی بعثت کے دوران اور جاہلیت کے زمانہ میں سودخوری کا مروج ہونا_ لاتاكلوا الربوا اضعافا مضاعفة بعض قائل ہیں کہ "اضعافا مضاعفة" حرمت کی قید ہے، یعنی اس آیت میں صرف اصل سرمایہ کے کئي گنا سود سے روکا گیا ہے اور دوسرے مرحلہ میں خود اصل سود کو حرام کیا گیا ہے اور سود کا اسطرح سے بتدریج حرام ہونا اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ سودخوری اس دور میں بہت حدتک رائج تھي_

٥_ سود والے مال میں ہر طرح کا تصرف حرام ہے_ لاتاكلوا الربوا اس آیت میں "اکل"(کھانا) سے مراد ہر قسم کا تصرف ہے_

٦_ جنگ کے بعد کے زمانے میں سودخوری کے رواج پانے کا خطرہ (ناجائز آمدنی و معاملات)_*

يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا جنگ بدر و احد کے بیان کے بعد سود کے حکم کی یاددہانی اس حقیقت کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ عموماً انسانی معاشرے جنگ کے زمانے کے بعد ناجائز کاروبار خصوصا سودخوري، شروع کردیتے ہیں_

٧_ اسلامی معاشرے کا ایمان، اقتصادی معاملات میں الہی قوانین کو قبول کرنے کی بنیاد ہے_

يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا "یا ایها الذین آمنوا" کے عنوان سے اسلامی معاشرے کو مخاطب کرنا اور پھر سودخوری سے روکنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ سود کے حکم کی قبولیت ایمان پر موقوف ہے_

٨_ ایمانی معاشرے میں سودخوری سے پرہیز، اس معاشرہ کے تقوي اپنانے کی علامت ہے_

يا ايها الذين آمنوا لاتاكلوا الربوا ...و اتقوا الله

٩_ سودخوری کا تقوي کے ساتھ سازگار نہ ہونا_ لاتاكلوا الربوا ... و اتقوا الله

١٠_ اسلام کے اقتصادی نظام کو عملی کرنے کیلئے، تقوي پشت پناه ہے_ لا تاكلوا الربوا ... و اتقوا الله

١١_ اقتصادی امور میں الہی تقوي کی رعایت کا ضروری ہونا_ لا تاكلوا الربوا ...و اتقوا الله

"لاتاکلوا الربوا" کے قرینہ کے مطابق تقوي کے متعلق سے مراد یا تو خاص طور پر سودخوری اورناجائز آمدنی ہے یا پھر اگر تقوي کا متعلق، سب الہی محرمات ہوں تو یہ آیت کے مورد نظر مصادیق میں سے ہوں گے_

١٢_ فلاح و بہبود اور کامیابی کو پانے کیلئے تقوي کی مراعات کا لازمی ہونا_ و اتقوا الله لعلكم تفلحون

١٣_ اقتصادی امور میں الہی تقوي کی مراعات اور سودخوری سے پرہیز، معاشرہ کی فلاح و بہبود اور کامیابی کا پیش خیمہ ہے_ و لا تاكلوا الربوا ... و اتقوا الله لعلكم تفلحون

١٤_ بے تقوي لوگ، فلاح و بہبود اور کامیابی کو نہ پاسکیں گے_ و اتقوا الله لعلكم تفلحون

١٥_ سودخور نجات نہیں پاسکتے_ لا تاكلوا الربوا ... لعلكم تفلحون آیت شریفہ، فلاح و نجات کو تقوي اختیار کرنے اور سود سے پرہیز کرنے کے مرہون منت سمجھتی ہے (چونکہ "لعل"، "اتقوا الله" کے متعلق ہونے کے ساتھ ساتھ "لاتاکلوا الربوا" کے متعلق بھی ہے) لہذا جہاں سود ہوگا وہاں فلاح و نجات نہیں ہوسکتی_

١٦_ تقوي الہی، دشمنان دین پر کامیابی کا راز ہے نہ کہ سود کے ذریعے اقتصادی نظام کو مستحکم کرلینا*_

يا ايها الذين آمنوا لا تاكلوا الربوا ... و اتقوا الله لعلكم تفلحون بعض مفسرین کا سابقہ آیات کے قرینہ کے مطابق جن میں جنگ احد کی شکست کی طرف اشارہ ہوا ہے، یہ خیال ہے کہ فلاح سے مراد، دشمنوں پر فتح ہے اور آیت یہ راہنمائی کرتی ہے کہ مبادا آپ نظام کے ڈھانچہ کو تقویت دینے کیلئے، سودخوری کو اپنالیں جو کہ تقوي کے منافی ہے_

احکام: ١، ٥

حکومتی احکام ١٣

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٤

اقتصاد:

اسلامی اقتصاد۱۰؛ اقتصادی نظام ۲، ۱۰ ؛ اقتصادی نظام کی بنیادیں ۷، ۱۱

ایمان: ایمان کی اہمیت ۷

تقوي: اقتصادی تقوي ۵،۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳؛تقوي کی اہمیت ۱۱، ۱۲ ؛ تقوی کے اثرات ۱۰، ۱۶؛تقوی کے علائم ۸؛تقوي کے موانع ۹

جنگ: جنگ کے اثرات ٦

حرام تصرفات: ۵

دشمن: ١٦

رشد وتکامل: ۱۳

سود: سود کے احکام ۱، ۵ سود کے مال کا حرام ہونا ۵

سودخوري: سودخوری جاہلیت میں ٤؛سودخوری سے پرہیز ۸، ۱۳ ؛ سودخوری کی حرمت ۱، سودخوری کی مذمت ۲؛ سودخوری کے اثرات ۱۵،۹

سودی معاملات: ۳، ٦

فتح: فتح کے عوامل ١٦

فلاح و نجات: فلاح ونجات کے عوامل ۱۲، ۱۳؛فلاح ونجات کے موانع ١٤، ۱۵

محرمات: ۱، ۵

معاشرہ: اسلامی معاشرہ ۸،۷، معاشرہ کی ترقی کے عوامل ۱۳

آیت (۱۳۱)

﴿وَاتَّقُواْ النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ﴾

اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے واسطہ مہیا کی گئي ہے _

۱_ دوزخ کی آگ میں مبتلا ہونے کے اسباب سے پرہیز کا ضروری ہونا_ و اتقوا النار التی اعدت للکافرین

۲_ سودخوري، دوزخ کی آگ میں مبتلا ہونے کے اسباب میں سے ہے_ لا تاکلوا الربوا ... و اتقوا النار التی اعدت

للكافرين

٣_ دوزخ کی آگ، کافروں اور سودخوروں کے انتظار میں ہے، اور ان کیلئے تیار ہے_ لاتاکلوا الربوا ...واتقوا النار التی اعدت للکافرین

٤_ سودخور، اگرچہ ایمان کے دعویدار ہوں لیکن در حقیقت کفر اختیار کرنے والوں میں سے ہیں_

لاتاکلوا الربوا ...و اتقوا النار التی اعدت للکافرین"یا ایها الذین آمنوا لاتاکلوا الربوا ..." کے خطاب اور اس سودخور گروہ کو کافروں کیلئے تیار کی گئي آگ کی دھمکي، کو جمع کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ ایمان کا دعوي کرنے والے سودخور ،کفار کی طرح ہیں_

٥_ دوزخ کی آگ، ابھی سے کافروں کیلئے آمادہ و حاضر ہے_واتقوا النار التی اعدت للکافرین

لفظ " اعدت " (تیار شدہ) ، ماضی کے صیغہ میں ، ایسی آگ کے بالفعل موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے_

٦_ جہنم کی آگ، دراصل کفار کیلئے تیار ہوئي ہے_و اتقوا النار التی اعدت للکافرین یہ اس صورت میں ہے کہ لفظ "التي" وصف توضیحی ہو نہ احترازي_

٧_ جہنم کی آگ، مختلف اقسام پر مشتمل ہے_واتقوا النار التی اعدت للکافرین یہ اس صورت میں ہے کہ "التي" جو کلمہ "النار"کیلئے صفت ہے، وصف احترازی ہو_

٨_ جیسا عذاب کفار پر ہوگا وہی سودخوروں پر ہوگا_ لاتاکلوا الربوا ...و اتقوا النار التی اعدت للکافرین

٩_ کامیابی اور عذاب متقیوں اور کافروں کے دو مختلف انجام ہیں_ واتقوا الله لعلکم تفلحون_ واتقوا النار التی اعدت للکافرین

١٠_ لوگوں کے اعمال کے انجام کا ذکر، انسانوں کی تربیت کیلئے قرآن کے طریقوں میں سے ایک ہے_
و اتقوا الله لعلکم تفلحون_ و اتقوا النار التی اعدت للکافرین

تربیت:

تربیت کے طریقے ١٠

تقوي: تقوي کے اثرات ۹

جهنم: جهنم کا خوف; جهنم کی آگ ۱، ۲، ۳، ۵، ٦، ۷

خوف: ۱

سودخور: سودخوروں کا کفر ٤

سودخوري: سودخوری کی سزا ۳، ۸; سودخوری کے اثرات ۲

عذاب: اہل عذاب ۳; عذاب کے اسباب ۲، ۸، ۹

عمل: عمل کے اثرات ۱۰

کفار: ٤ کفار کا انجام ۹; کفار کی سزا ۳، ۵، ٦، ۸

کفر: ٤ کفر کی سزا ۹

متقين: متقین کا انجام ۹

فلاح و نجات: فلاح و نجات کے عوامل ۹

آیت(۱۳۲)

﴿ وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو کہ شاید رحم کے قابل ہو جاؤ_

۱_ رحمت الہی کو پانا، خدا اور رسول(ص) کی اطاعت کا مرہون منت ہے_و اطیعواللہ و الرسول لعلکم ترحمون

۲_ رسول خدا(ص) (الہی قائدین) کے فرامین کی پیروی کا واجب ہونا_و اطیعواللہ و الرسول

۳_ خدا اور رسول(ص) کی پیروی کرنا، دوزخ کی آگ سے بچنے کا سبب ہے_

و اتقوا النار ...و اطيعوا الله و الرسول لعلكم ترحمون

جملہ "اطیعوا اللہ ..." کفر کے انجام (آگ میں بتلا ہونا) کو بیان کرنے کے بعد ایسے انجام سے بچنے کیلئے انسانوں کی راہنمائي کررہا ہے_

٤_ سودخوري، خدا اور رسول (ص) کی نافرمانی ہے اور ان کے حکم کے مقابلے میں سرکشی ہے_

لاتاكلوا الربوا ... و اطيعوا الله و الرسول

٥_ رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کی امید، لوگوں کو خدا و رسول (ص) کی پیروی کی ترغیب دلاتی ہے_

و اطيعوا الله والرسول لعلكم ترحمون

٦_ خداو رسول (ص) کی پیروی کا نتیجہ، خودانسان کی طرف لوٹتا ہے نہ کہ خدا و رسول (ص) کی طرف_

و اطيعوا الله و الرسول لعلكم ترحمون چونکہ انسانوں کے رحمت الہی سے بہرہ مند ہونے کو (ترحمون) خدا اور رسول (ص) کی اطاعت کاہدف اور غرض و غایت قرار دیا گیا ہے_

آنحضرت (ص) : ١، ٢ آنحضرت (ص) کے مقابلے میں سرکشی ، ٤

استکبار: عصیان اوراستکبار٤

اطاعت: آنحضرت (ص) کی اطاعت ١، ٢، ٣، ٦، ٥; اطاعت کا پیش خیمہ ٥; اطاعت کی اہمیت ١، ٢، ٣; اطاعت کے اثرات ٣، ٦ ;خدا کی اطاعت ٣، ٥، ٦; رہبر کی اطاعت ٢

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ١، ٥

تحریک: تحریک کے اسباب ٥

جہنم: جہنم کی آگ ٣

رحمت: رحمت کے اسباب ١

سودخوري: سودخوری کے اثرات ٤

عصیان: ٤ مایوسی اور امید: ٥

واجبات: ٢

آیت(۱۳۳)

﴿ وَسَارِعُواْ إِلَى مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ اور اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف سبقت کرو جس کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے اور اسے ان صاحبان تقوي کیلئے مہیا کیا گیا ہے۔

۱۔ مغفرت الہی کو پانے کیلئے سرعت کا ضروری ہونا۔و سارعوا الی مغفرة من ربکم

۲۔ اس جنت کو پانے کیلئے جلدی کا ضروری ہونا، جو آسمانوں اور زمین جتنی وسیع ہے۔سارعوا ... و جنة عرضها السموات والارض

۳۔ نیک کاموں میں جلدی کرنا لوگوں کی قدروقیمت کو پرکھنے کا معیار و میزان ہے۔و سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة

٤۔بندوں کے گناہوں کی مغفرت خداوند متعال کی "ربوبیت"کا ایک پرتو ہے۔و سارعوا الی مغفرة من ربکم

٥۔ مغفرت الہی اور متقین کی جنت، اہل ایمان کا ایک ضروری مقصد ہے۔و سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة ... اعدت للمتقین

٦۔ متقین کی جنت اور مغفرت الہی اہل ایمان کو خدا اور رسول(ص) کی اطاعت پر برانگیختہ کرتے ہیں۔

یا ایها الذین آمنوا ... و اطیعوا الله والرسول ... سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة عرضها ... اعدت للمتقین

جملہ "سارعوا الی ..." خدا اور رسول(ص) کی اطاعت کا حکم دینے کے بعد، مومنین میں خدا اور اسکے رسول (ص) کی پیروی کا جذبہ اور شوق پیدا کرنے کیلئے ہے۔

۷۔ مغفرت الہی اور جنت کو پانے کی امید، اہل ایمان کو دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں شرکت کیلئے آمادہ کرتی ہے۔

يا ايها الذين آمنوا ...واطيعوا الله و الرسول ...وسارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة

چونکہ سابقہ آیات کفار کے ساتھ مقابلہ اورجنگ کے بارے میں تھیں_ گویا مورد بحث آیات اس دستور العمل کو بیان کرنے کیلئے ہیں کہ ایمانی معاشرے کی اس انداز سے تربیت کی جائے کہ دوبارہ جنگ احد کی مانندونیا سے دل نہ لگائے اور خوف و ہراس کا شکارنہ ہوتاکہ ہمیشہ دین کے دشمنوں پر غالب آسکے_

۸_ متقیوں کی جنت میں وارد ہونا، گناہوں کی مغفرت کا مرہون منت ہے_

و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين وسیع و عریض جنت کے ذکرپر مغفرت الہی کے ذکر کا مقدم ہونا واقع میں اسکے تقدم کو بیان کرتا ہے، یعنی پہلے ضروری ہے کہ مغفرت حاصل ہو، توپھر متقین کی جنت میں ورود ممکن ہے_

۹_ متقیوں کی جنت، پاکیزہ افراد کی منزل ہے_و سارعو ا الى مغفرة من ربكم و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين چونکہ متقیوں کیلئے تیار شدہ جنت میں داخل ہونا، گناہوں کی مغفرت کا مرہون منت ہے، لہذا وہ جنت گناہ سے پاک افراد کی جگہ ہے_

۱۰_ گناہوں کی مغفرت اور جنت میں داخل ہونا، خدا اور رسول(ص) کی اطاعت کا مرہون منت ہے_

و اطيعوا الله والرسول ... و سارعوا الى مغفرة من ربكم و جنة گناہوں کی مغفرت، خدا کا فعل اور اسکے اختیار میں ہے اس صورت میں مغفرت کی طرف جلدی کرنے سے مراد، ان اعمال کا انجام دینا ہے جو مغفرت الہی کے اسباب فراہم کرتے ہیں اور "سارعوا" کے "اطیعوا الله والرسول"پر عطف ہونے کے قرینہ کے مطابق وہ خدا اور اسکے رسول (ص) کی پیروی ہے_

۱۱_ گناہ کے ارتکاب کے بعد، توبہ کا فوری طورپر واجب ہونا_*و سارعوا الى مغفرة من ربكم

بعض کا یہ خیال ہے کہ توبہ، وہ عمل ہے جو مغفرت الہی کا موجب ہو، اس نظریہ کے مطابق "سارعوا ..."کا امر توبہ کے فوری ہونے کے لزوم کو بیان کرتا ہے_

۱۲_ متقین کی بہشت موعود، آسمانوں اور زمین کی وسعتوں کے برابر ہے_و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين یہ اس صورت میں ہے کہ "عرض"سے مراد وسعت ہو نہ عرض طول کے مقابلہ میں_

۱۳_ آسمانوں کا متعدد ہونا_ عرضها السموات

۱٤_ جنت متقیوں کے انتظار میں ہے اور ان کیلئے تیار کی گئي ہے_ و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين

۱۵_ خدا و رسول (ص) کی اطاعت، رحمت الہی کا حصول اور گناہوں کی مغفرت متقین کی بہشت میں جانے کے بالترتیب مراحل_ و اطیعوا الله و الرسول لعلکم ترحمون _ و سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقین

۱٦_ تقوي اپنانے والوں کی جنت، ابھی سے آمادہ و حاضر ہے_ اعدت للمتقين

لفظ "اعدت" (تیار شدہ) ماضی کے صیغے کی صورت میں، جنت کے بالفعل موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۱۷_ جنت، دراصل متقیوں کیلئے خلق کی گئي ہے_ و جنة ... اعدت للمتقين

اس صورت میں کہ "جنة" کی صفت "اعدت للمتقين" توضیحی ہو نہ احترازي، یعنی جنت تقوي اپنانے والوں کی جگہ ہے اور اگر دوسرے وارد ہوئے تو وہ متقین کے تابع ہوں گے یعنی جنت در اصل ان کے لیے نہیں ہے_

۱۸_ تقوي کو پانا، خدا و رسول (ص) کی اطاعت اور گناہوں کی مغفرت کی زمین ہموار کرنے کا مرہون منت ہے_

و اطیعوا الله والرسول ... و سارعوا الی مغفرة من ربکم و جنة ... اعدت للمتقين اس بہشت کی طرف جلدی کرو جو متقین کیلئے تیار کی گئي ہے، کے معنی یہ ہیں کہ پرہیزگاروں میں سے ہوجاؤ، اور یہ دعوت ان لوگوں کو دی گئي ہے کہ جنہیں خدا و رسول(ص) کی اطاعت اور اسباب مغفرت کے فراہم کرنے کی طرف بلایا گیا ہے لہذا اہل تقوي سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا و رسول (ص) کی پیروی کریں اور وہ کام کریں جن سے گناہ بخشے جائیں_

۱۹_ دینی فرائض کو ادا کرنا، گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے_ سارعوا الی مغفرة من ربکم

حضرت امیر المؤمنین اس آیت "سارعوا الی مغفرة من ربکم" کے بارے میں فرماتے ہیں: "الی اداء الفرائض"_ (۱)

---

۱) مجمع البیان، ج ۲، ص ۸۳٦؛ نور الثقلین، ج ۱، ص ۳۸۹، ح ۳۵٤_

آنحضرت (ص): ٦، ١٠، ١٥، ١٨

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ١٣

احکام: ١١

اطاعت: آنحضرت (ص) کی اطاعت ٦، ١٠، ١٥، ١٨؛ اطاعت کا پیش خیمہ ٦؛ اطاعت کے اثرات ١٠، ١٥، ١٨؛ خدا کی اطاعت ٦، ١٠، ١٥، ١٨

الله تعالی: الله تعالی کی ربوبیت ٤؛ الله تعالی کی رحمت ١٥؛ الله تعالی کی مغفرت ١، ٤، ٧، ٦، ٥

پاک لوگ: پاک لوگوں کا مقام و مرتبہ ٩

پرکھنا: پرکھنے کے معیارات ٣

تحریک: تحریک کے عوامل ٦، ٧

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ١٨

توبہ: توبہ کا فوری ہونا ١١

جنت: ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٢، ١٤، ١٥، ١٦، ١٧ جنت کیخلقت ١٦، ١٧؛ جنت کی صفات ٢، ١٢؛ جنتمیں وارد ہونے کے اسباب ١٠

جہاد: دشمنوں کے ساتھ جہاد ٧

دشمن: ٧

روایت: ١٩ آنحضرت (ص) کی روایت

شرعی فرائض: شرعی فرائض پر عمل کا پیش خیمہ ٦، ٧؛ شرعی فرائض پر عمل کے اثرات ١٩ عمل: ٦، ١٩، ٧

گناہ: گناہ کیمغفرت ٨، ١٠، ١٥، ١٨، ١٩؛ گناہ کی مغفرت کے اثرات ٨

متقین: متقین کی جنت ٥، ٦، ٨، ٩، ١٢، ١٤، ١٥، ١٦، ١٧؛ متقین کا مقام ١٨

مومنین: مومنین کی مغفرت ٥؛ مومنین کی جنت ٧

نیکي: نیکی میں جلدی کرنا ١، ٢، ٣

واجبات: ١١

آیت(۱۳۴)

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

جو راحت اور سختی ہر حال میں انفاق کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں او رلوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور خدااحسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے_

۱_ توانگری و تنگدستی میں انفاق کرنا، متقیوں کی خصوصیات میں سے ہے_اعدت للمتقين_ الذين ينفقون فى السرآء والضرآئ "في السراء والضرائ" سے مراد توانگری اور تنگدستی کی حالت کو بیان کرنا ہے، اور مندرجہ بالا مطلب میں یہ انفاق کرنے والے کی صفت ہے، نہ اس کی جس پر انفاق کیا جا رہا ہے_

۲_ معاشرے کے رفاہ و آسائش اور رنج و مشکلات میں انفاق کرنا، متقیوں کی خصوصیات میں سے ہے_

اعدت للمتقين _ الذين ينفقون فى السرآء والضرآئ یہ اس صورت میں ہے کہ"السراء والضرائ" سے مراد معاشرے اور لوگوں یعنی جن پر انفاق کیا جارہا ہے، کی حالت کو بیان کررہا ہو نہ انفاق کرنے والے کی حالت کو_

۳_ غصہ پینا اور لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرنا، اہل تقوي کی خصوصیات میں سے ہے_
اعدت ... للمتقين والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس

٤_ ایمانی معاشرے کی ضروریات پوری کرنا، صبر اور اجتماعی معاملات میں درگزر کرنا اہل تقوي کی خصوصیات میں سے ہے_اعدت للمتقين _ الذين ينفقون ...و الكاظمين الغيظ والعافين عن الناس

٥_ اپنے غیظ و غضب کی قوت کو کنٹرول کرنے پر، لوگوں کا قادر ہونا_و الكاظمين الغيظ

٦_ نیکی کرنے والے افراد، خدا کے محبوب ہیں_ واللہ یحب المحسنین

٧_ دائمی انفاق (ہر حالت میں انفاق کرنا) غصے میں اپنے آپ پر کنٹرول رکھنا اور لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرنا احسان اور نیکی کے مصادیق میں سے ہیں_ الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین "واللہ یحب المحسنین" سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال آیت میں مذکورہ صفات رکھنے والے افراد کو دوست رکھتا ہے یعنی واللہ یحبھم لیکن ضمیر کی جگہ پر "المحسنین" کا کلمہ استعمال کیا گیا ہے، تاکہ ضمناً اشارہ کرے کہ مذکورہ بالا موارد نیکی کے مصادیق میں سے ہیں_

٨_ ہر حال میں دائمی انفاق کرنا، غصہ پر کنٹرول کرنا اور لوگوں کی لغزشوں سے درگذر کرنا، محبت خدا کے حصول کے عوامل میں سے ہیں_ والذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

چونکہ "المحسنین" جو کہ خدا کی محبت کے سزاوار ہیں، سے مراد وہ لوگ ہیں جو مذکورہ بالا صفات رکھتے ہیں_

٩_ معاشرہ میں افراد کے درمیان سالم باہمی روابط برقرار رکھنے کیلئے، اسلام اہمیت کا قائل ہے_

الذین ینفقون فی السراء والضراء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین

١٠_ اہل ایمان کو نیکی پر برانگیختہ کرنے کیلئے ان کے جذبات و احساسات کو ابھارنا، قرآن کے طریقوں میں سے ہے_

یا ایھا الذین آمنوا ... واللہ یحب المحسنین

١١_ خدا کی محبت کا حصول نیک اعمال کو بہ نحو احسن انجام دینے کا مرہون منت ہے_

واللہ یحب المحسنین کلمہ "المحسنین" جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے ممکن ہے کہ اس معنی کو بیان کر رہا ہو کہ آیت میں مذکورہ بالا صفات احسان و نیکی کے مصادیق سے ہوں اور نیز ممکن ہے کہ "المحسنین" اہل تقوي کی ایک اور صفت کا بیان ہو یعنی اہل تقوي وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ نیک عمل انجام دیتے ہیں اور اگر انفاق کرتے ہیں تو اچھے طریقے کے ساتھ اور اگر...

اجتماعی روابط: ٤، ٩

اسلامی معاشرہ: ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی محبت ٦،٨، ١١

انسان: انسان کیقدرت ٥

انفاق: ١، ٢

انفرادی انفاق کے اثرات ٧، ٨

تحریک: تحریک کے عوامل ١٠

جذبات و احساسات: ١٠

تربیت: تربیت کے طریقے ١٠

توانگر: توانگر کا انفاق ١، ٢

حلم: ٤

عمل صالح: عمل صالح کے اثرات ١١

عفوو درگذر: ٤، ٧ لوگوں سے عفوو درگذر٣، ٨

غصہ: غصہ پی جانا ٣، ٥، ٧، ٨

فقیر: فقیر پر انفاق ١

متقین: متقین کی صفات ١، ٢، ٣، ٤

محسنین: محسنین کی محبوبیت ٦

معاشرت: معاشرت کے آداب ٩;معاشرت میں حلم ٤ ; معاشرت میں عفو ٤، ٧

مؤمنین: مؤمنین کا نیکی کرنا ١٠

نیکی کرنا: ٧، ١٠

آیت(۱۳۵)

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُواْ فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُواْ أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُواْ اللّهَ فَاسْتَغْفَرُواْ لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ اللّهُ وَلَمْ يُصِرُّواْ عَلَى مَا فَعَلُواْ وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾

وہ لوگ وہ ہیں کہ جب کوئي نمایاں گناہ کرتے ہیں یا اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں تو خدا کو یاد کرکے اپنے گناہوں پر استغفار کرتے ہیں اور خدا کے علاوہ کون گناہوں کا معاف کرنے والا ہے اور وہ اپنے کئے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔

۱۔ کوئی غیر شائستہ فعل انجام دینے یا اپنے نفس پر ظلم (یعنی زنا یا کوئي بھی گناہ کبیرہ) کی صورت میں خدا کو یاد کرنا اور اس سے طلب مغفرت کرنا نیک لوگوں کا شیوہ ہے۔اعدت للمتقین ... والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم بعض نے کہا ہے کہ اس آیت میں "فاحشۃ" سے مراد زنا اور ظلم سے مراد دوسرے گناہ ہیں خواہ کبیرہ ہوں خواہ صغیرہ، بعض دوسروں نے کہا ہے کہ "فاحشۃ" سے مراد کبیرہ گناہ اور ظلم سے مراد، صغیرہ گناہ ہیں۔

۲۔ متقیوں سے لغزش اور گناہ کے ارتکاب کا امکان۔اعدت للمتقین ... والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم

۳۔گناہ، اپنے اوپر ظلم ہے۔او ظلموا انفسهم ... فاستغفروا لذنوبهم

٤۔یاد خدا، انسان کو توبہ اور استغفار کی جانب لے جاتي ہے۔ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبھم
استغفار کا ذکر خدا پر "فا" کے ذریعے عطف کہ جس میں ترتب کے معنی پوشیدہ ہیں ذکر خدا کے استغفار کیلئے علت ہونے کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے۔

۵۔یاد خدا سے غفلت، گناہ کے ارتکاب اور غیر شائستہ

کاموں کے انجام دینے کا سبب_ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا

چونکہ خدا کا ذکر باعث بنتا ہے کہ انسان اپنے کئے پر پشیمان ہو اور خدا سے مغفرت طلب کرے (ذکروا الله فاستغفروا) معلوم ہوتا ہے کہ انسان گناہ کے وقت، یاد خدا سے غافل ہوتا ہے_

٦_ صرف خدا تعالی گناہوں کو بخشنے والا ہے_ و من یغفر الذنوب الا الله

٧_ خدا کی جانب سے گنہگاروں کو توبہ و استغفار کی ترغیب دلانا_ والذین اذا فعلوا فاحشة ... فاستغفروا لذنوبھم و من یغفر الذنوب الا الله

٨_ متقیوں کے گناہ کرنے میں عناد کا نہ ہونا اور جانتے ہوئے اس پر مصر نہ ہونا_ والذین اذا فعلوا فاحشة ... لم یصروا علی ما فعلوا و هم یعلمون چونکہ یاد خدا آتے ہی توبہ کرلیتے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ ان کا گناہ عناد کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ پروردگار کی یاد سے غفلت کی وجہ سے ہے_

٩_ عناد کی بنیاد پر گناہ کرنا، اور گناہ پر جانتے ہوئے اصرار کرنا، تقوي کے منافی ہے_ والذین اذا فعلوا فاحشة ... و لم یصروا علی ما فعلوا و هم یعلمون سابقہ مطلب کی وضاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے_

١٠_ گناہ پر اصرار کرنے والے لوگ، اپنے گناہ کی مغفرت کیلئے خدا کے وعدہ سے محروم_ والذین اذا فعلوا فاحشة ...و من یغفر الذنوب الا الله و لم یصروا علی ما فعلوا

١١_ آدمی کی جہالت، خدا کی بارگاہ میں اسکے گناہوں کیلئے عذر ہے_ و لم یصروا علی ما فعلوا و هم یعلمون

١٢_ اپنے گذشتہ گناہوں پر پشیمان نہ ہونا اور توبہ نہ کرنا، ان گناہوں پر اصرار کے مترادف ہے_

الذین اذا فعلوا فاحشة ...فاستغفروا لذنوبھم ...و لم یصروا علی ما فعلوا اس صورت میں کہ جملہ "و لم یصروا ..." جملہ "فاستغفروا" کیلئے عطف تفسیری ہو تو مراد یہ ہوگا کہ اگر گناہ کے بعد یاد خدا نہ کریں اور استغفار نہ کریں تو در حقیقت گناہ پر اصرار کرنے والے ہیں_

١٣_ گناہ پر توجہ کے باوجود، اس کیلئے طلب مغفرت اور توبہ کے بارے میں نہ سوچنا اس پر اصرار ہے_
والذین اذا فعلوا فاحشة ...و لم یصروا علی

ما فعلوا و هم يعلمون

امام باقر(ع) مندرجہ بالا آیت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں: "الاصرار هو ان يذنب الذنب فلا يستغفرالله ولايحدث نفسه بتوبة فذلك الاصرار"[1] یعنی اصرار کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ کرے اور پھر نہ استغفار کرے اور نہ ہی اسکے دل میں توبہ کا خیال ہو_

١٤_ کامل استغفار، گناہ سے پشیمانی اور اسکے ترک سے مشروط ہے_ و لم يصروا علي ما فعلوا

امام صادق(ع) نے مندرجہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: ..."والذين اذا فعلوا ... ولم يصروا على ما فعلوا ..."فهذا ما امر الله به، من الاستغفار و اشترط معه بالتوبة والاقلاع عما حرم الله[2] یعنی یہ وہ استغفار ہے جس کا خدا نے حکم دیا ہے اور اس کو مشروط کیا ہے توبہ اور حرام کاموں کو ترک کرنے کے ساتھ_

استغفار: ١ استغفار کی اہمیت ١٣؛استغفار کی شرائط ١٤؛ استغفار کی طرف تشویق دلانا ٧؛استغفار کے اسباب ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی مغفرت ٦؛اللہ تعالی کے وعدے ١٠

تحریک: تحریک کے عوامل ٤

تشویق: ٧

تقوي: تقوي کے اثرات ٩

توبہ: ١ توبہ کا شوق دلانا ٧؛توبہ کے اسباب ٤؛ گناہ سے توبہ ١٢، ١٣

جہالت: جہالت کے اثرات ١١

خود پر ظلم: ٣، ١

ذکر خدا: ١، ٥ ذکر خدا کے اثرات ٤

روایت: ١٣، ١٤

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کا پیش خیمہ ٤

---

١)کافی ج ٢، ص ٢٨٨ ح ٢؛نور الثقلین ج ١ ص ٣٩٤ ح ٣٦٦.

٢) تفسیر عیاشی ج ١ ص ١٩٨ ح ١٤٣؛ تفسیر برھان، ج ١ ص ٣١٥ ح ٣.

غفلت: غفلت کے اثرات ٥

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ١٢

گناہ: ١٣ گناہ پر اصرار ٨، ٩، ١٠، ١٢، ١٣ ; گناہ کا عذر ١١ ; گناہ کی حدود سے پرہیز ١٤ ; گناہ کی مغفرت ٦ ; گناہ کے اثرات ٣ ; گناہ کے اسباب ٥ ; متقین اور گناہ ٢

متقین: ٢ متقین کا استغفار ١ ; متقین کی توبہ ١ ; متقین کی صفات ١، ٨ ; متقین کی لغزش ٢

مغفرت: عدم مغفرت کے موارد ١٠

آیت(١٣٦)

﴿ أُوْلَئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ﴾

یہی وہ ہیں جن کی جزا مغفرت ہے اور وہ جنت ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں_ وہ اسی میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور عمل کرنے کی یہ جزا بہترین جزا ہے_

١_ مغفرت الہی اور ہمیشہ کی بہشت، متقین کا اجر_ اعدت للمتقين ... اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم و جنات ... خالدين فيها "اولئک" متقیوں کی طرف اشارہ ہے، یعنی انہیں مذکورہ خصوصیات کے ساتھ سراہا گیا ہے_

٢_ جو غیر شائستہ کاموں کے انجام دینے اور اپنے اوپر ظلم کرنے پر پشیمان ہیں اور گناہ پر اصرار نہیں کرتے وہ ہمیشہ کی جنت اور مغفرت الہی سے بہرہ ورہوں گے_ والذين اذا فعلوا ... اولئك جزآؤهم مغفرة من ربهم و جنات ...خالدين فيها

٣_ بندوں کے گناہ کی مغفرت، خداوند متعال کی "ربوبیت" کا پرتو ہے_ اولئك جزآؤهم مغفرة من ربهم

٤_ انفاق میں جلدی کرنا، غصہ پی جانا، دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنا اور اپنے گناہوں سے استغفار کرنا ضروری ہے_ سارعوا الى مغفرة من ربكم ... الذين ينفقون ...اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم

٥_ انفاق، غصہ پی جانا، لوگوں کی غلطیوں سے درگذر کرنا اور استغفار، مغفرت الہی سے آدمی کے بہرہ ور ہونے کے اسباب میں سے ہیں_ سارعوا الى مغفرة من ربكم ...الذين ينفقون ... اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم

"سارعوا الى مغفرة ..."سے مراد مغفرت کے اسباب کی طرف جلدی کرنا ہے...اور جملہ "اولئك جزاؤهم مغفرة" اسکے مشار الیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے، ان اسباب کو بیان کرتا ہے_

٦_ بندوں کے گناہوں کی مغفرت، خدا کی طرف سے ان کی تربیت کا ایک پہلو ہے_ اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بندوں کی مغفرت کو "رب" سے نسبت دی گئي ہے اور "رب" مدبر اور مربی (تربیت کرنے والا) کے معنی میں ہے، معلوم ہوتا ہے خدا کی طرف سے آدمی کے گناہ کی بخشش، اسکی تربیت کیلئے ہے_

٧_ بندوں کا جاودانہ جنت میں داخل ہونا، ان کے گناہوں کی مغفرت کا مرہون منت ہے_

اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم و جنات تجرى ... خالدين فيها مغفرت و بخشش کے ذکر کا جنت پر مقدم ہونا (جزاؤهم مغفرة من ربهم و جنات) اسکے جنت پر حقیقی اور خارجی تقدم کو بیان کرتا ہے، یعنی پہلے ضروری ہے کہ مغفرت حاصل ہو، اس وقت جنت میں ورود کی اجازت ملے گي_

٨_ مغفرت الہی اور ہمیشہ کی جنت، توانگری و تنگدستی میں انفاق کرنے، غصہ کو پینے اور دوسروں کی غلطیوں پر درگذر کرنے کا اجر ہے_ الذين ينفقون فى السراء والضراء ...اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم و جنات

٩_ مغفرت الہی اور ہمیشہ کی جنت، احسان اور نیکی کرنے کا اجر ہے_ والله يحب المحسنين ... اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم

١٠_ جنتیں، جاری نہروں والی اور ہمیشہ رہنے کی جگہیں_ و جنات تجرى من تحتها الانهر خالدين فيها

١١_ مغفرت الہی اور جنت، خدا کے احکام پر عمل کرنے کی قیمت کے طور پر ملتے ہیں صرف دعوی اور

نعرے کے ذریعے نہیں_اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات ... و نعم اجر العاملین

۱۲_گناہوں کی مغفرت اور جاری نہروں والی جنتیں ، احکام الہی پر عمل پیرا ہونے والوں کیلئے اچھا اجر ہے_
اولئك جزاؤھم مغفرة من ربھم و جنات تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا و نعم اجر العاملین

استغفار: استغفار کی اہمیت ٤ ;استغفار کے اثرات ٥

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی ربوبیت ٣; اللہ تعالی کی مغفرت ١ ، ٢ ، ٥ ، ٨ ، ٩ ، ١١ ;اللہ تعالی کے اوامر ١١ ، ١٢

انفاق: انفاق کا اجر ٨; انفاق کی اہمیت ٤ ; انفاق کے اثرات ٥

تربیت: تربیت کے طریقے ٦

جنت: جنت کی صفات ١٠ ، ١٢ ;جنت کی نعمتیں ١٠ ;جنت کی ہمیشگی ١ ، ٢ ، ٧ ، ٨ ، ٩ ، ١٠ ;جنت کے اسباب ٧ ، ١١

خودپر ظلم : ٢

عفو و درگذر: عفو و درگذر کے اثرات ٥; لوگوں سے عفو و درگذر ٨

عمل: عمل کا اجر ١١ ، ١٢

غصہ: غصہ پی جانا ٤ ، ٨

گناہ: گناہ پر اصرار ٢ ; گناہسے پشیمانی ٢ ;گناہ کی مغفرت ٣ ، ٦ ، ٧ ، ١٢

متقین: متقین کا اجر ٩

محسنین: محسنین کا اجر ٩

نیکي: نیکی کا اجر ٨;نیکی میں جلدی ٤

نیکی کرنا: نیکی کرنے کا اجر ٩

آیت (۱۳۷)

﴿قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُواْ فِي الأَرْضِ فَانْظُرُواْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذَّبِينَ﴾

تم سے پہلے مثالیں گذر چکی ہیں اب تم زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے _

۱_ پوری تاریخ میں انسانی معاشروں پر الہی سنتوں اور ثابت قوانین کا حاکم ہونا_ قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض

۲_ الہی سنتوں اور قوانین کی بنیاد پر، تاریخی اور معاشرتی تغیرو تبدل_* قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۳_ معاشرتی تغیر و تبدل اور تاریخی رد عمل کی پیشگوئي، اس پر حاکم الہی سنتوں اور قوانین کی شناسائی کی بنیاد پر_

قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض اس لحاظ سے کہ انسانی معاشروں کے معاشرتی اور تاریخی حوادث ثابت قوانین رکھتے ہیں پس ان قوانین کو جاننے کے بعد مستقبل کی معاشرتی تبدیلیوں کے بارے میں پیشگوئي کی جا سکتی ہے_

٤_ معاشروں پر حاکم قوانین اور سنتوں کو جاننے کیلئے تاریخی اور اجتماعی حوادث و تغیرات کے بارے میں جستجو ضروری ہے_ قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۵_ تمام معاشرے، اجتماعی زندگی میں خاص طریقوں اور تاریخی لحاظ سے مخصوص پس منظر کے حامل رہے ہیں_

قد خلت من قبلکم سنن ... فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

٦_ دین الہی کو جھٹلانے والوں کے انجام میں غور وفکر کا ضروری ہونا_ فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۷_ معاشرہ شناسی اور تاریخی تغیرات و حوادث میں

غوروفکر کرنے کی قدر و قیمت اور اہمیت_ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۸_ لوگوں کو، دین خدا کے جھٹلانے والوں کے بدترین انجام اور عاقبت سے ہوشیار کرنا_ فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۹_ انسانی معاشروں پر حکم فرما سنتوں اور قوانین کو حاصل کرنے کیلئے تحقیق، تقاضا کرتی ہے کہ محقق خود اس معاشرے کو نزدیک سے دیکھے یا اس میں موجود ہو یا پھر عینی شہادتوں پر اعتماد کرے_ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کا ن عاقبة المکذبین

۱۰_ سیاحت اور تاریخی و معاشرتی تغیرات و حوادث میں جستجو، الہی سنتوں کو پہچاننے کا ایک راستہ ہے_ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۱۱_ گذشتہ اقوام کے علاقے اور آثار، شناخت اور عبرت حاصل کرنے کا ایک منبع ہیں_ فسیروا فی الارض فانظروا کیف کا ن عاقبة المکذبین

۱۲_ گذشتہ اقوام کی تاریخ اور ان کا انجام بعد میں آنے والوں کیلئے عبرت ہے_ قد خلت من قبلکم ... فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

۱۳_ آدمی کے بعض گناہ، دنیاوی عذاب کا موجب بھی بنتے ہیں_ کیف کان عاقبة المکذبین

۱۴_ گذشتہ امتوں میں دین خدا کو جھٹلانے والوں کی موجودگي_ قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین

آثار قدیمہ: ۱۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا انتباہ ۸ ; اللہ تعالی کی سنتیں ۱، ۲، ۳، ۱۰

تاریخ: تاریخ پر حکم فرما سنتیں ۱، ۹;تاریخ سے عبرت ۱۲ ;تاریخ کا فلسفہ ۱، ۹ ;تاریخ کے ادوار ۱۴ ;تاریخ کے بیان کرنے کے فوائد ۱۲ ;تاریخ کے حوادث ٤;تاریخ کے ذرائع ۹، ۱۰ ;تاریخ میں غوروفکر ۷

تحقیق: تحقیق کا شوق دلانا ٤، ٦ ; تحقیق کے طور طریقے ۹، ۱۰

تغیرات کی پیشگوئی: ۳

توحیدی نظریہ کائنات: ۳

جھٹلانے والے: جھٹلانے والوں کا انجام ۶، ۸

دنیاوی عذاب: ۱۳

دین: دین کو جھٹلانا ۶، ۸، ۱۴

راہ و روش کی شناخت: ۵

زمین: زمین پر تحقیق ۱۱

سزا: ۱۳

سیر و سیاحت: ۱۰

شناخت: شناخت کے ذرائع ۱۰، ۱۱

عبرت: عبرت کے عوامل ۱۱، ۱۲

گناہ: گناہ کی سزا ۱۳ ; گناہ کے اثرات ۱۳

معاشرہ: معاشرہ پر حکم فرما سنتیں ۴;معاشرہ میں تغیرات ۲، ۳، ۴، ۷، ۱۰

معاشرہ شناسی: ۵ معاشرہ شناسی کی اہمیت ۷

آیت(۱۳۸)

﴿ هَذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ﴾

یہ عام انسانوں کے لئے ایک بیان حقائق ہے اور صاحبان تقوي کیلئے ہدایت اور نصیحت ہے _

۱_ قرآن، لوگوں کیلئے روشنی اور متقیوں کیلئے ہدایت اور نصیحت ہے_ ھذا بیان للناس و ھدی و موعظة للمتقین یہ اس صورت میں ہے کہ "ھذا" قرآن کی طرف اشارہ ہو یعنی یہ قرآن روشنی اور...

۲_ روئے زمین کے تمام لوگ تمام زمانوں میں قرآن

کی روشنی دینے والی تعلیمات کے مخاطب ہیں_ هذا بيان للناس

٣_ انسانی معاشروں میں خدا کی سنتوں اور ان کے جھٹلانے والوں کے برے انجام پر توجہ، لوگوں کی ہدایت کا موجب بنتی ہے_ قد خلت من قبلكم سنن ... هذا بيان للناس یہ اس صورت میں ہے کہ "ھذا" ان معارف کی طرف اشارہ ہو کہ جو سابقہ آیت "قد خلت ..." میں بیان ہوئے ہیں_

٤_ قرآن، ہر عصر میں تمام لوگوں کیلئے قابل فہم ہے_ هذا بيان للناس

٥_ انسانی معاشروں میں خدا کی سنتوں اور ان کے جھٹلانے والوں کے برے انجام پر توجہ، متقیوں کیلئے ہدایت کا موجب اور نصیحت ہے_ قد خلت من قبلكم سنن ...هدى و موعظة للمتقين

٦_ سیر و سیاحت اور گذشتہ اقوام کے برے انجام میں غور و فکر، دین خدا کو جھٹلانے سے پرہیز کا ذریعہ_

فسيروا فى الارض فانظروا كيف كان عاقبة المكذبين_ هذا بيان للناس اگر "ھذا" سابقہ آیت کے مطالب کی طرف اشارہ ہو تو کلمہ "بیان" کا متعلق یہ ہوگا: ھذا بیان للناس لئلایرتکبوا الذی ارتکبوہ یعنی جھٹلانے والوں کے انجام کا مشاہدہ لوگوں پر یہ واضح کرتا ہے کہ گذشتہ اقوام کی طرح خدا کی آیات کو نہ جھٹلائیں_

٧_ سیر و سیاحت کرنا اور گذشتہ اقوام کے انجام میں غور و فکر، تقوي اپنانے والوں کے ہدایت پانے اور نصیحت کو قبول کرنے کے عوامل میں سے ہیں_ فسيروا فى الارض فانظروا ... هذا بيان للناس و هدى و موعظة للمتقين

٨_ تقوي اختیار کرنا، قرآن کی روشن تعلیمات سے وعظ و نصیحت حاصل کرنے اورہدایت پانے کا موجب بنتا ہے_

هذا بيان للناس و هدى و موعظة للمتقين اس لحاظ سے کہ خدا نے قرآن کو تمام لوگوں کی راہنمائي کا ذریعہ بنایا ہے (ھذا بیان للناس) لیکن مخصوصا تقوي اپنانے والوں کیلئے، اس کو ہدایت اور نصیحت کرنے والا قرار دیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ فقط تقوي اپنانے والے ہیں جو قرآن کی روشن تعلیمات سے مستفیض ہوتے اورہدایت پاتے ہیں_

٩_ احکام الہی کا بیان (سودخوری سے پرہیز، خدا و رسول(ص) کی پیروی اور...) لوگوں کیلئے راہنمائي اورتقوي اپنانے والوں کیلئے ایک نصیحت اور

ہدایت کرنے والا ہے_یا ایھا الذین آمنوا ... ھذا بیان للناس و ھدی و موعظة للمتقین

بعض کا خیال ہے کہ "ھذا" ان تمام مسائل اور معارف کی طرف اشارہ ہے جو ۱۳۰ سے لیکر ۱۳۷ تک کی آیات میں بیان ہوئے ہیں_

۱۰_تاریخ کے فلسفہ پر توجہ کرنا، معاشرتی اورانسانی تحرکات کی جہت کا تعین کرتا ہے_فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین_ ھذا بیان للناس و ھدي

آنحضرت (ص): ۹

اسلام: اسلام کا آفاقی ہونا ۲

اطاعت: آنحضرت(ص) کی اطاعت ۹;خدا تعالی کی اطاعت ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی سنتیں ۳، ۵

ایمان: علم اورایمان ۵

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۵، ۶، ۷، ۱۰;تاریخ کا فلسفہ ۱۰ ;تاریخ میں غوروفکر ۱۰

تعلیم و تعلم: ۲

تقوي: اثرات تقوي ۸ ;تقوي کا پیش خیمہ ۶

جھٹلانے والے: جھٹلانے والوں کا انجام ۳، ۵

دین: دین کو جھٹلانا ۶

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ۱۰

سودخوري: سودخوری سے گریز ۹

سیرو سیاحت: ۶، ۷

عبرت: ٤، ٦، ۷، ۱۰ عبرت کے عوامل ۱، ۵، ۷، ۸

علم: ۵

غوروفکر: ۱۰ غوروفکر کے اثرات ۷

قرآن کریم: قرآن کریم کا فہم ٤

;قرآن کریم کی اہمیت ۱; قرآن کریم کی تعلیمات ۲; قرآن کریم کی خصوصیات ٤; قرآن کریم کی نصیحتیں ۹

متقین: متقین کی ہدایت ۱، ۵، ۷، ۹

معاشرہ: معاشرہ پر حاکم سنتیں ۳، ۵

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱، ۳، ۵، ۷، ۸، ۹

آیت (۱۳۹)

﴿ وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾

خبردار سستی نہ کرنا_ مصائب پر محزون نہ ہونا اگر تم صاحب ایمان ہوتو سربلندی تمھارے ہی لئے ہے_

۱_ اہل ایمان مشکل حالات میں (دشمنوں کے ساتھ مقابلہ میں) سستی اور غم کو اپنے اوپر طاری نہ کریں_

یا ایها الذین آمنوا ...و لاتهنوا و لاتحزنوا

۲_ اہل ایمان کو دشمن کے ساتھ مقابلہ میں اپنی ذات پہ اعتماد، استواری اورثابت قدمی کی ترغیب دلانا_

یا ایها الذین آمنوا ... و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون

۳_ جنگ میں ناكامي، اہل ایمان کیلئے سستی اور غم کا موجب نہ بنے_و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون

٤_ جنگ سے واپسی کے بعد احد کے جنگجوؤں کا ہمت ہارنا اورنفسیاتی شکست_

اذ همت طائفتان منكم ان تفشلا ... و لاتهنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون اگرچہ کسی چیز کی نفي، اسکے خارجی واقعہ کو بیان نہیں کرتي، لیکن بعد والی آیات کے قرینہ کے مطابق (ان یمسکم قرح ...) معلوم ہوتا ہے کہ سستی و غم کی نفی کرنا، مسلمانوں میں ان کے واقع ہونے کے بعد ہے اور اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ ارتباط سے کہ جن میں جنگ احد اور اسکی شکست کے عوامل کو بیان کیا گیا ہے، پتہ چلتا ہے کہ یہ سستی اور غم جنگ احد کے مسائل کی وجہ سے تھا_

۵_ دین خدا کے جھٹلانے والوں کے برے انجام میں خدا کی سنتوں پر توجہ، ایمانی معاشرے سے ہر طرح کے غم و اندوہ اور سستی کو دور کرتی ہے_ فسیروا ... فانظروا کیف کان عاقبة المکذبین ...و لاتھنوا و لاتحزنوا

اگر جملہ "ولا تھنوا ..." جملہ "فانظروا کیف ..."پر عطف ہو، تو ان دو آیات کا یہ معنی ہوگا کہ آپ غمزدہ نہ ہوں، آیات خدا کے جھٹلانے والوں (مسلمانوں کے دشمنوں) کا انجام نابودی ہے_

٦_ ایمان اور بلند حوصلہ، دشمن کے ساتھ مقابلے میں استواری اور ثابت قدمی کا راز ہے_ لاتھنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

۷_ مسلمانوں کی دوسروں پر برتري، ان کے ایمان کی مرہون منت ہے_و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

مندرجہ بالا مطلب میں جملہ"وانتم الاعلون" "ان کنتم ..."کے جواب شرط کی حیثیت سے لیا گیا ہے_

۸_ آدمی کا ایمان اسکے مشکل حالات اور دشمن کے ساتھ مقابلہ میں، سستی و غم کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ سازگار نہیں ہے_و لاتھنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین مندرجہ بالا مطلب میں جملہ "ولاتھنوا و لا تحزنوا" "ان کنتم ..."کیلئے جواب شرط کی حیثیت سے لیا گیا ہے_

۹_ مومن کے دوسروں پر برتر ہونے کا اعلان، آدمی کو حقیقی ایمان پر برانگیختہ کرتا ہے_

و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین خدا تعالی نے مسلمانوں کی برتری کو ان کے حقیقی ایمان کے مرہون منت قرار دیا ہے اور چونکہ انسان ذاتی طور پر اپنے دشمنوں پر برتری کے خواہاں ہوتے ہیں، اسلئے حقیقی ایمان تک پہنچنے کا جذبہ پیدا کرلیتے ہیں_

۱۰_ اہل ایمان کا دوسروں پر اپنی برتری کی جانب توجہ دینا، ان کے حوصلوں کی تقویت میں اہم کردار ادا کرتا ہے_
و لاتھنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

۱۱_ دینی معاشرے کا ایمان، باعث بنتا ہے کہ انسان تمام انسانی معاشروں پر (ایمان کي) حاکمیت کیلئے مسلسل کوشش کی ذمہ داری محسوس کرے_و لاتھنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

خدا تعالی مسلمانوں کی دوسروں پر برتری چاہتا ہے (و انتم الاعلون) اور برتری کے واضح مصادیق میں سے، ان کی اور ان کے دین کی پوری کائنات پر حاکمیت ہے اور یہ ان کے حقیقی ایمان کی مرہون منت ہے (ان کنتم مؤمنین)_ ایسی صورت میں حقیقی ایمان انسان کو دائمی قوت کی طرف برانگیختہ کرتا ہے "و لا تھنوا" تاکہ تمام انسانی معاشروں پر الہی دین کو حاکمیت عطا کرسکے_

۱۲_ مومنین کیلئے دوسروں پر اپنی برتری کی طرف توجہ دینا ضروری ہے_ و لاتھنوا و لاتحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

۱۳_ مومنین کا ایمان کی قدروقیمت سے آگاہ ہونا، احساس کمتری کا شکار ہونے سے مانع ہے_

یا ایھا الذین آمنوا ... و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین چونکہ فرض کیا گیا ہے کہ آیت کے مخاطب مومنین ہیں اور مومن برترہیں اور انہیں کافروں کے مقابلے میں احساس کمتری نہیں کرنا چاہیئے (و لا تھنوا ...) اس صورت میں مومنین کی کمزوری اور غم، ان کے ایمان کی قدروقیمت سے غفلت کرنے کی وجہ سے ہوگی_

احد کے مجاہدین: ٤

استقامت: ۲، ٦ استقامت کا شوق دلانا ۲، استقامت کے اسباب ،٦

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٤

اطمینان: ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا انتباہ ۳; اللہ تعالی کیسنتیں ٥ ،۱

ایمان: ۸ ایمان کا پیش خیمہ ۸; ایمان کی قدر و قیمت ۱۳; ایمان کے اثرات ٦، ۷، ۸، ۱۱، ۱۳

تحریک: تحریک کے عوامل ۹

تربیت: تربیت کے طریقے ۱۰

تشویق: ۲

جہاد: جہادکی سختیاں ۸; جہادمیں استقامت ۲، ٦ ; جہادمیں اطمینان ۲; جہادمیں سستی ۱;جہادمیں غم ۱

جھٹلانے والے: جھٹلانے والوں کاانجام ۵

حقارت: حقارت کے موانع۱۳

حوصلوں کی تقویت: ٦، ۱۰

دشمن: ۱، ۲،

دین: دین کوجھٹلانا ۵

ذکر: ذکرکے اثرات ۵

سستي: ۱ ایمان اورسستی ۸ ; سستیدورکرنے کے عوامل ۵ ; سستی کے عوامل ۳
شکست: ۳

علم: ۵، ۱۳

عمل: ۵

غزوہ احد: ٤

غم: ۱ ایمان اورغم ۸;غمدورکرنے کے عوامل ۵; غم کے عوامل ۳

کامیابي: ۳

مسلمان: مسلمانوں کا مقام و مرتبہ ۷

مشکلات: ۱، ۸

معاشرہ: اسلامي معاشرہ ۵، ۱۱ ;معاشرہ کی ذمہ داری ۱۱

مومنین: مومنین اوردشمن ۱، ۲;مومنین سختیوں میں ۱; مومنین کا علم ۱۳;مومنین کامقام و مرتبہ۹، ۱۰، ۱۲;مومنین کی استقامت ۲

یادآوري: یادآوری کی اہمیت ۱۲

آیت(۱۴۰)

﴿ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾

اگر تمھیں کوئي تکلیف چھو لیتی ہے تو قوم کو بھی اس سے پہلے ایسی ہی تکلیف ہوچکی ہے او رہم توزمانے کو لوگوں کے درمیان الٹتے پلٹتے رہتے ہیں تاکہ خدا صاحبان ایمان کودیکھ لے اورتم میں بعض کو شہداء قرار دے اور وہ ظالمین کو دوست نہیں رکھتا ہے _

۱_ جنگ احد میں دونوں محاذوں یعنی کفرو ایمان کے تمام افراد کا ایک جیسا نقصان اٹھانا یا زخمی ہونا_
ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله

۲_ دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں پیش آنے والے زخم یا مشکلات کو ان کے ساتھ مقابلہ میں سستی یا غم کا موجب نہیں بننا چاہیئے_ و لاتھنوا و لاتحزنوا ... ان یمسسکم قرح

۳_ جنگ احد میں جہاد کرنے والے مومنین کے نقصانات یا زخم جنگ بدر میں کفار پر وارد ہونے والے نقصانات کے برابرہیں_ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله بعض کا خیال ہے کہ "ان یمسسکم"جنگ احد میں مسلمانوں پر آنے والے نقصانات اور زخموں کے بارے میں ہے اور جملہ "فقد مس القوم" مشرکین کے جنگ بدر میں آنے والے نقصانات اور زخموں کے بارے میں ہے_

٤_ جو معاشرہ ایک ہدف اور نظریہ رکھتا ہو، وہ ایک پیکر کی مانند ہے_ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله
چونکہ خداوند متعال نے کافروں یا مسلمانوں کے ایک گروہ پر وارد ہونے والے زخموں کو ان سب کی طرف نسبت دی ہے، باوجود اسکے کہ یقینا ہرہر فرد زخمی نہیں ہوا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ قرآن

کی نظر میں ہر وہ معاشرہ جو ایک ہدف رکھتا ہو، وہ ایک پیکر کی حیثیت رکھتا ہے_

٥_ ایمان، مومنین کے محاذ پر وارد ہونے والے زخموں اور نقصانات سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرتا ہے_

و لاتھنوا و لاتحزنوا ... ان کنتم مؤمنین_ ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله

٦_ انسانی معاشروں میں فتح و شکست کی گردش، خدا کی دائمی سنتوں میں سے ایک ہے_

و تلك الایام نداولھا بین الناس "تلک" انہی زخموں اور شکست و کامیابیوں کی طرف اشارہ ہے کہ جو جنگ احد یا بدر میں مسلمانوں اور کافروں کیلئے حاصل ہوئیں_

٧_ تاریخ کی حرکت پر ارادہ الہی کی حاکمیت_ (شکستوں، کامیابیوں، تلخیوں اور خوشیوں پر)

و تلك الایام نداولھا بین الناس اس لحاظ سے کہ خدا نے تمام شکستوں کامیابیوں تلخیوں خوشیوں اور... کو اپنی طرف نسبت دی ہے (نداولھا) تاریخ کی حرکت پر ارادہ الہی کی حاکمیت حاصل ہوتی ہے_

٨_ سابقہ کامیابیوں کی یاددہانی اور منظم معاشرتی تبدیلیوں کی گردش کی طرف توجہ، ایمانی معاشرہ کی کمزوری اور غم کو دور کرتی ہے_ و لاتھنوا و لاتحزنوا ... ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثله و تلك الایام نداولھا بین الناس

اس صورت میں کہ "فقد مس القوم" جنگ بدر میں مشرکین کی شکست کے بارے میں ہو، خداوند متعال نے مومنین کے غم اور کمزوری کو دور کرنے کیلئے جنگ بدر میں ان کی کامیابی کی یاددہانی کرائي ہے اور (فتح ہو یا شکست) سب کا سرچشمہ اپنی مشیت کو قرار دیا ہے_

٩_ حقیقی مومنین کی صف کا غیر حقیقی مومنین سے جدا ہونا، حق و باطل کے درمیان پیکار کی حکمتوں میں سے ہے_

ان یمسسکم قرح ... و تلك الایام نداولھا بین الناس و لیعلم الله الذین آمنوا مندرجہ بالا مطلب میں کلمہ "تلک" کیجنگ کے دنوں سے تفسیر کی گئي ہے نہ کہ خاص طور پر فتح و شکست سے_

١٠_ شکستیں اور کامیابیاں (معاشرتی تبدیلیاں) بامقصد اور منظم گردش کی حامل ہیں_

و تلك الایام نداولھا بین الناس و لیعلم الله الذین آمنوا و یتخذ منکم شھدائ

جملہ "و لیعلم اللہ ..." اور جو کچھ اس پر عطف ہوا ہے، یعنی "یتخذ"، "لیمحص" اور

"یمحق" وہ مقاصد ہیں کہ جن کو خدا نے "نداولھا"، (گردش ایام اور معاشرتی تبدیلیاں) کیلئے بیان کیا ہے اور با مقصد فعل اسکے با ضابطہ ہونے کو بیان کرتا ہے_

۱۱_ تاریخی حوادث کی تحلیل و تجزیہ میں قرآن کی توحیدی نظر_ و تلك الایام نداولها بین الناس یہ مطلب تاریخی حوادث کی گردش کے خداوند متعال کی طرف منسوب ہونے سے سمجھا جاسکتا ہے_ (نداولھا)

۱۲_ حق و باطل کے محاذ میں فتح و شکست کی گردش، مومنین کے ایمان کے ظاہر ہونے کا مناسب موقع اور مقام ہے_ و تلك الایام نداولها بین الناس و لیعلم الله الذین آمنوا

مندرجہ بالا مطلب میں "و لیعلم"، "لیحقق" (تاکہ وجود میں لائے) کے معنی میں لیا گیا ہے کیونکہ اشیاء کے بارے میں خداوند متعال کے علم کا مطلب ان اشیاء کا وجود میں آنا ہے پس خدا کا مومنین کے ایمان کے بارے میں علم ان کے ایمان کا وجود میں آنا ہے اور چونکہ فرض کیا گیا ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں (آمنوا، ماضی کے صیغہ کے ساتھ) پس ان کے ایمان کے وجود میں آنے کا مطلب ایمان کا ظاہر ہونا ہوگا_

۱۳_ معرکہ حق و باطل میں تاریخ کے دردناک حوادث کے اہداف میں سے ایک خدا تعالی کا امت کے بہترین افراد کو منتخب کرنا ہے_ و تلك الایام نداولها ... و یتخذ منکم شهدائ

"شہدائ" گواہوں کے معنی میں ہے اور ہر امت کے گواہ، ان کے بہترین افراد ہیں_

۱٤_ شہید اور راہ اسلام میں قربان ہونے والے، خدا کے برگزیدہ افراد ہیں_ و یتخذ منکم شهدائ

یہ اس صورت میں ہے کہ "شہدائ" سے مراد جنگ میں قتل ہونے والے ہوں، جیسا کہ بعض مفسرین کا یہ عقیدہ ہے_

۱۵_ شہیدوں کا بلند مقام_ و یتخذ منکم شهدائ خدا کی طرف سے شہیدوں کا برگزیدہ ہونا، ان کے بلند مقام کو بیان کرتا ہے، چونکہ جب تک ان سے راضی نہ ہو اور انہیں دوست نہ رکھتا ہو، انہیں منتخب نہیں کرے گا_

۱٦_ بعض اوقات مسلمانوں کی شکست ایمان کے دعویداروں کو آزمانے اور حقیقی مومنین کو جھوٹے مومنین سے جدا کرنے کیلئے ہوتی ہے_

ان يمسسكم قرح ... و تلك الايام نداولها بين الناس و ليعلم الله الذين آمنوا

يہ اس صورت ميں ہے كہ "تلك" اس معنى كى طرف اشارہ ہو جو" ان يمسسكم قرح" سے حاصل ہوتا ہے، يعنى مسلمانوں كى شكست_

۱۷_ شكستوں اور كاميابيوں پر لوگوں ميں سے چنے ہوئے افراد كو ناظر اور گواہ قرار دينا مشيت الہى كى بنياد پر ہے_
و يتخذ منكم شهدائ

۱۸_ تاريخى حوادث (مسلمانوں كى شكستوں اور كاميابيوں) پر مقرر كيئے گئے گواہوں اور ان حوادث كے علل و اسباب كو بيان كرنے والوں كا بلند مقام و مرتبہ_ و يتخذ منكم شهدائ چونكہ آيت شريفہ ميں شہادت كا متعلق ذكر نہيں ہوا ہے، سابقہ آيات كے قرينہ كے مطابق كہ جن ميں تاريخى حوادث كے علل و اسباب كى تحليل كى گئي ہے، يہ احتمال ديا جاسكتا ہے كہ شہيدوں سے مراد، مسلمانوں كى شكستوں اور كاميابيوں كے گواہ ہوں تا كہ گواہى ديں كہ جہاں خدا اور رسول كى پيروى ہوئي اور تقوي كى مراعات كى گئي مسلمان كامياب ہوئے اور جہاں اپنے اوپر اعتماد كيا ، خدا سے غافل ہوئے ، بے صبرى كى اور بے تقوي ہوئے تو شكست كھائي_

۱۹_ جنگ احد اور كافروں كے ساتھ دوسرے جنگى معركوں ميں ثابت قدم مومنين، لوگوں كے اعمال پر گواہى كيلئے خدا كے برگزيدہ افراد ہيں_ و تلك الايام ... و ليعلم الله الذين آمنوا و يتخذ منكم شهدائ

"ويتخذ" ميں لام كا ترك كرنا اس معنى كى طرف اشارہ كرتا ہے كہ چننا حقيقى مومنين كے مشخص ہونے كے بعد ہے يعنى جو حقيقى مؤمن ہوتے ہيں انہيں گواہى كيلئے چنا جاتا ہے قابل ذكر ہے كہ مندرجہ بالا مطلب ميں " شہدائ" كا حذف شدہ متعلق لوگوں كے اعمال كو قرار ديا گيا ہے_

۲۰_ ظالم، محبت الہى سے محروم ہيں_ والله لايحب الظالمين

۲۱_ دين كے دشمنوں كے مقابلہ ميں بے ايمانى اور سستي، ظلم ہے_ و لاتهنوا ...و ليعلم الله الذين آمنوا ... والله لايحب الظالمين

۲۲_ دين كے دشمنوں كے مقابلہ ميں سستى اور بے ايماني، محبت الہى سے محروم ہونے كا باعث ہے_
و لاتهنوا ...و ليعلم الله الذين آمنوا ... والله لايحب الظالمين

۲۳_ انسانى احساسات سے فائدہ اٹھانا، لوگوں كى

تربیت کیلئے قرآن کے طور طریقوں میں سے ہے۔ واللہ لایحب الظالمین خدا تعالی کا اس یادآوری سے کہ محبت الہی (کہ جو ایک احساساتی محرک ہے) ستمکاروں کو شامل نہ ہوگي، مقصود یہ ہے کہ اپنے معتقدین کو ظلم سے باز رکھ سکے۔

۲٤۔ مومنین کے ساتھ جنگ میں ظالموں کی کامیابي، ان کے خدا کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

و لاتھنوا ... ان یمسسکم قرح ... واللہ لایحب الظالمین اس صورت میں کہ ظالموں سے مراد، جنگ احد کے وہی فاتح افراد ہوں ، خدا مومنین کو یاددلاتا ہے کہ مشرکین کی کامیابي، ان کے ساتھ محبت الہی کو بیان نہیں کرتي۔

اتحاد: اتحاد کے عوامل ٤

استقامت: ۱۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۳، ۱۹

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا ارادہ ۷;اللہ تعالی کی سنتیں ٦، ۷، ۱۰ ; اللہ تعالکی محبت ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲٤;اللہ تعالکی مشیت ۱۷

امتحان: ١٦

انتخاب :۱۹،١٦،۱۳ انتخاب کے عوامل۱۳

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۱۲، ۱۹; ایمان کی اہمیت ۲۲; ایمان کے اثرات ۵، ۲۱

تاریخ: تاریخ کا فلسفہ ۱۳ ;تاریخ کی حرکت ۷، ۱۱ ;تاریخ کے حوادث ۱۸ ;تاریخ کے حوادث کاتذکرہ ۸

تربیت: تربیت کے طریقے ۲۳;تربیتمیں مؤثر عوامل ۲۳

توحیدی نظر: ۱۱

جانچنا: جانچنے کے معیارات ۹، ١٦

جذبات و احساسات: ۲۳

جنگ: ۱۹ جہاد: ۹، ۱۹، ۲۳ جہاد کا فلسفہ ۹ ;جہاد میں مشکلات ۲

حق و باطل: ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۹

دشمن: ۲۲ دشمن کے ساتھ مقابلہ ۲، ۲۱

دین: دین کے دشمن ۲۲

ذکر: ۸ سستي: سستی کے اثرات ۲۱; سستی کے عوامل ۲

شکست: ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲٤

شہدائ: شہداء کا انتخاب ۱٤ ;شہداء کا مقام ومرتبہ ۱۵

ظالمین: ۲٤ ظالمین کا محروم ہونا ۲۰، ۲۱ ; ظالمین کی فتح ۲٤

ظلم: ظلم کے موارد ۲۱

غزوہ: غزوہ احد ۱، ۳، ۱۹; غزوہ بدر ۳

غم: غم دور کرنے کے عوامل ۸; غم کے عوامل ۲

فتح: ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۷، ۱۸، ۲٤

قرآن کریم: قرآن کریم کی خصوصیت ۱۱

کفار: ۱، ۳، ۱۹

گواہ: گواہوں کا انتخاب ۱۷، ۱۹ ; گواہوں کا مقام ۱۸

مسلمان: مسلمانوں کا امتحان ۱٦

مشکلات: ۲

معاشرہ: اسلامی معاشرہ۸ ; معاشرہ تشکیل دینے کے عوامل ٤ ; معاشرہ کا ہدف ٤ ;معاشرہ میں تبدیلیاں ۸، ۱۰

مومنین: مومنین جنگ میں ; مومنین جہاد میں ۹، ۱۹، ۲٤; مومنین کا امتحان ۱٦ ; مومنین کا انتخاب ۱۹ ;مومنین کی استقامت ۱۹

آیت(۱۴۱)

﴿ وَلِيُمَحِّصَ اللّهُ الَّذِينَ آمَنُواْ وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ﴾

اورخدا صاحبان ایمان کو چھانٹ کر الگ کرنا چاہتا تھا اور کافروں کو مٹا دینا چاہتا تھا۔

١۔ کافروں کے ساتھ جنگ میں مومنوں کی فتح و شکست، مومنوں کو مخلص بنانے کا ایک عامل ہے۔

و تلك الايام نداولها ... و ليمحص الذين آمنوا فعل "يمحص"، "تمحیص" سے مأخوذ ہے جس کے معنی ملاوٹوں اور نقائص سے خالص کرنا ہے۔

٢۔ اہل ایمان کو مشکل اور دشوار کاموں میں ڈال کر انہیں پاکیزہ اور مخلص بنانے کیلئے خداوند عالم کی عنایت۔

و تلك الايام نداولها بين الناس ...و ليمحص الله الذين آمنوا

٣۔ آدمی کا ایمان مشکلات اور ناکامیوں کو اصلاح اور اخلاص کے عوامل میں بدل دیتا ہے۔

و تلك الايام نداولها بين الناس ...و ليمحص الله الذين آمنوا مومنین اپنے ایمان کی وجہ سے دباؤ کے مواقع میں ٹوٹنے کی بجائے، ان عوامل سے اپنی ترقی ، اصلاح اور اخلاص کیلئے مدد لیتے ہیں۔

٤۔ جنگ میں کمزور نقاط کا آشکار ہونا اور ان سے آگاہي، مومنین کے عیوب و نقائص سے پاک ہونے کا مناسب پیش خیمہ۔ان يمسسكم قرح ... نداولها بين الناس ... و ليمحص الله الذين آمنوا چونکہ "تمحیص" عیب و نقص سے خالص کرنے کے معنی میں ہے اور یہ "خالص کرنا" مومنین کی شکست کا نتیجہ فرض کیا گیا ہے، کہا جاسکتا ہے کہ مومنین کی شکست باعث بنتی ہے کہ وہ اپنے عیوب اور نقائص کو پہچانیں اور انہیں ختم کرنے کی کوشش کریں۔

٥۔ انسان کے نفسیاتي، معاشرتي اور تاریخی مسائل میں خدا کے ارادہ کا فطری علل و اسباب کے ذریعے جاری ہونا۔

نداولها بين الناس ... و ليمحص الله الذين

آمنوا و یمحق الکافرین

خدا مؤمنین کو مخلص بنانے جو ایک نفسیاتی مسئلہ ہے اور کفار کی نابودی کیلئے جو معاشرتی اور تاریخی مسائل میں سے ہے ، شکست و فتح جیسے علل و اسباب کے ذریعے اپنے ان ارادوں کو عمل میں لاتا ہے_

٦_ جنگ میں فتح و شکست، کافروں کی بتدریج نابودی کا ایک ذریعہ_ نداولها بین الناس ... و لیمحص الله الذین آمنوا و یمحق الکافرین "محق" بتدریج نابودی کے معنی میں ہے_ (مجمع البیان)

٧_ خداوند متعال کافروں کو تدریجاً نابود کرتا ہے_ و یمحق الکافرین

٨_ معاشرے میں ایمان کی ترقي، وجود کفر کی نفی کا باعث ہے_ و لیمحص الله الذین آمنوا و یمحق الکافرین

"یمحق" میں "لام تعلیل" کا نہ لانا اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ کافروں کی نابودی مؤمنین کے مخلص ہونے کے بعد عمل میں آئے گی یعنی جیسے جیسے مومنین عیب و نقص سے خالص ہوتے جائیں گے، اسی طرح کافروں کی شان و شوکت میں کمی واقع ہوتی جائے گی یہاں تک کہ وہ نیستی و نابودی کی طرف لے جائے جائیں گے_

اخلاص: اخلاصمیں مؤثر عوامل ١، ٣، ٤

الله تعالی: الله تعالی کا ارادہ٥ ; الله تعالی کی عنایت ٢

ایمان: ایمان اور کفر٨; ایمان کے اثرات ٣، ٨

جنگ: ١ جنگمیں شکست کے اثرات ٦ ;جنگ میں فتح کے اثرات ٦

جہاد: جہادمیں آگاہی ٤

رشد و تکامل: رشد و تکامل کا پیش خیمہ ٤ ;رشد و تکامل کے عوامل ٣

شکست: ٥ شکست کے اثرات ١

علم: علم کے اثرات ٤

فتح: ٦

فتح کے اثرات ١

فطری اسباب: ٥

کفار: ١، ٧ کفار کی شکست ٦

کفر: ٨ کفر کے موانع ٨

متضاد رجحانات: ٨

مشکلات: مشکلات کو آسان کرنے کے طریقے; مشکلات کے اثرات ٢

مومنین: جنگ میں مومنین ١; مومنین کا اخلاص ٢

آیت (١٤٢)

﴿ أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللهُ الَّذِينَ جَاهَدُواْ مِنكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ﴾

کیا تمھارا یہ خیال ہے کہ تم جنت میں یوں ہی داخل ہو جاؤ گے جب کہ خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو بھی نہیں جانا ہے_

١_ جنت اور سعادت آخرت کے حصول کیلئے فقط ایمان لانا کافی ہے، ایک غلط خیال ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین

٢_ ابتدائے اسلام کے مسلمانوں میں، جہاد اور صبر کے بغیر جنت میں جانے کا غلط خیال_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین

٣_ باطل خیالات و خرافات پر عقائد و نظریات کی بنیاد رکھنے سے اجتناب ضروری ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله

٤_ مشکل حالات میں جہاد اور پائیداری اہل ایمان کی آزمائش کی کسوٹی ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین

" اصن " مقدر کے ذریعہ " یعلم " کی نصب

دلالت کرتی ہے کہ" ویعلم الصابرین"میں واو جمع کیلئے ہے یعنی اہل ایمان کو پرکھنے کی کسوٹی جہاد، صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ جہاد ہے۔

۵۔ جدوجہد اور صبر کے بغیر جنت حاصل نہیں کی جاسکتي۔ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین

۶۔ جنگیں اور مبارزات، لوگوں کے امتحان اور مجاہد و مبارز اور صابر مومنوں کو دوسروں سے جدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین

۷۔ جہاد، سختیوں اور شدت کے مواقع میں مؤمنین کا ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔
ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین

استقامت: ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲

امتحان: ۱ ۴ امتحان کی اقسام ۱ ۶ امتحان کے ذرائع ۱، ۴؛ جہاد کے ذریعہ امتحان ۶

جنت: جنت کے موجبات ۱، ۲، ۵

جہاد: ۶ جہاد کا فلسفه ۴، ۶؛ جہاد کی اہمیت ۲، ۵؛ جہاد کی مشکلات ۴؛ جہاد میں ثابت قدمی ۷

سختیاں: ۴ سختیوں میں استقامت ۷

سعادت اخروي: ۱

صبر: صبر کی اہمیت ۲، ۵

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۲، ۵

مذموم رجحانات: ۳

مؤمنین: صابر مؤمنین ۶؛ مجاہد مؤمنین ۶؛ مؤمنین کا امتحان ۴؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۷

آیت(۱۴۳)

﴿ وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴾ تم موت کی ملاقات سے پہلے اس کی بہت تمنا کیا کرتے تھے اور جیسے ہی اسے دیکھا دیکھتے ہی رہ گئے ـ

۱ـ صدر اسلام کے بعض مومنین کا جنگ بدر کے بعد شہادت طلب کرنا لیکن جنگ احد کے موقع پر حیرت و تشویش میں مبتلا ہوجانا ـ و لقد کنتم تمنون الموت من قبل ان تلقوه فقد رأیتموه و انتم تنظرون

۲ـ صدر اسلام کے بعض مومنین کا موت اور راہ خدا میں شہادت سے وحشت زدہ ہونا ـ و لقد ... فقد رأیتموه و انتم تنظرون

۳ـ میدان جنگ، افراد کی اندرونی حقیقت اور شخصیت کے آشکار ہونے کا محل و مقام ـ و لقد کنتم تمنون الموت ... فقد رأیتموه و انتم تنظرون

٤ـ صدر اسلام کے بعض مومنین کا، امتحان الہی میں کامیاب نہ ہونا ـ ام حسبتم ان تدخلوا الجنة ... فقد رأیتموه و انتم تنظرون

۵ـ پسندیدہ دعووں اور نعروں پر عمل نہ کرنے کا ناشائستہ ہونا ـ لقد کنتم تمنون الموت ... فقد رأیتموه و انتم تنظرون

آیت شریفہ میں عتاب آمیز لہجہ، ان لوگوں کی مذمت اور سرزنش کو بیان کرتا ہے جو قتل ہونے کی آرزو رکھتے تھے لیکن جب موقع آیا تو وحشت زدہ ہوگئے اور کوئی اقدام نہ کیا ـ

٦ـ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کے کردار و اعتقاد میں دوگانگی اور ہم آہنگی کا نہ ہونا ـ و لقد کنتم تمنون الموت ... فقد رأیتموه و انتم تنظرون

۷ـ احد کی جنگ، ایک سخت جنگ اور جنگجو مسلمانوں کی

آنکھوں میں موت کو مجسم کرنے والی تھي_ و لقد کنتم تمنون الموت ... فقد رأیتموہ و انتم تنظرون

۱_ مفسرین کا خیال ہے کہ آیت شریفہ احد کی جنگ کے بارے میں نازل ہوئي ہے_

۲_ چونکہ خدا نے کافروں کے مقابلہ میں آنے اور ان کے ساتھ مڈ بھیڑ کو، موت دیکھنے سے تعبیر کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک سخت جنگ تھی کہ جس میں وارد ہونا، موت کو دیکھنے کے مساوی تھا_

۸_ شہادت طلب کرنا اور دشمنان دین کے ساتھ میدان جنگ میں حاضر ہونا اسلام کی نظر میں ایک گرانقدر امتیاز ہے_

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ... و لقد کنتم تمنون الموت چونکہ خدا نے جنگ سے منہ موڑنے اور راہ خدا میں موت اور شہادت سے فرار ہونے والوں کی مذمت کی ہے اور دوسری طرف ساری سعادت (جنت) کو جہاد کا مرہون منت سمجھا ہے، اس سے جنگ اور شہادت کے بلند مقام کا پتا چلتا ہے_

۹_ شہدائے بدر کے درجات سے آگاہ ہونے کے بعد، مومنین کا میدان جہاد اور شہادت کیلئے حاضر ہونے کا اشتیاق_

و لقد کنتم تمنون الموت من قبل امام باقر (ع) نے مندرجہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: فان المؤمنین لما اخبرھم اللہ بالذی فعل بشھدائھم یوم بدر و منازلھم من الجنۃ رغبوا فی ذلك فقالوا اللھم ارنا القتال نستشھد فیہ_[1] بے شک جب اللہ تعالی نے مومنین کو شہدائے بدر کے ساتھ اپنے سلوک اور جنت میں ان کے مقام و مرتبہ سے آگاہ فرمایا تو وہ بھی راغب ہوکر کہنے لگے خدایا ہمیں بھی جنگ کا موقع نصیب فرما تاکہ ہم بھی جام شہادت نوش کریں_

احد کے مجاہد: ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ٤، ٦، ۷

امتحان: ۳، ٤

انسان: انسان کی شخصیت ۳

جہاد: ۱۰ جہاد کی قدر و قیمت ۸; جہاد میں امتحان ۳

جانچنا: جانچنے کے معیار ۸

---

۱) تفسیر قمي، ج ۱ ص ۱۱۹، تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۱۹ ح ۱.

خوف: ۲

صدر اسلام کے مسلمان: ۱، ۲، ٤، ٦

دشمن: ۸

ذکر: ۷

راہ خدا میں شہادت: ۲ راہ خدا میں شہادت کی قدر و قیمت ۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پہ عمل کا پیش خیمہ ۹

شہدا: شہدا کا مقام ۹

علم: ۹

عمل: ۹ غیر شائستہ عمل ٥

غزوہ: غزوہ احد ۷; غزوہ بدر ۱

معاشرہ شناسي: ٦

موت: ذکر موت ۷

مؤمنین: مؤمنین اور جہاد ۹; مؤمنین کا امتحان ٤; مؤمنین کا خوف ۲ ; مؤمنین کی شہادت طلبی ۱، ۹

آیت (۱۴۴)

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ﴾

اور محمد تو صرف ایک رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں کیا اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پیروں پلٹ جاؤ گے تو جو بھی ایسا کرے گا وہ خدا کا کوئي نقصان نہیں کرے گا او رخدا عنقریب شکر گذاروں کو ان کی جزادے گا_

۱_ حضرت محمد(ص) فقط اللہ کے رسول ہیں اور دوسرے الہی پیغمبروں (ع) کی طرح موت سے ملاقات کریں

گے_

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افن مات او قتل جملہ "قد خلت ..." (آپ (ص) سے پہلے بھی رسول تھے اور دنیا سے چلے گئے) اس بات سے کنایہ ہے کہ محمد (ص) نیز دوسرے پیغمبروں (ع) کی طرح دنیا سے چلے جائیں گے طبیعی موت سے یا شہادت سے_

٢_ پیغمبر اسلام (ص) کے بعض پیروکاروں کا ان کے ناقابل فنا ہونے کا غلط خیال_

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افن مات او قتل خدا کا اس بات کی یاددہانی کرانا کہ محمد (ص) صرف رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی انبیاء (ع) تھے جو دنیا سے چلے گئے گویا اسی مندرجہ بالا خیال کو مسترد کرنے کیلئے ہے_

٣_ انبیائے (ع) الہی کی موت یا ان کی شہادت سے ان کے پیغام کا ختم ہوجانا، صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا غلط خیال_ و ما محمد الا رسول ... افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابکم

٤_ آنحضرت (ص) کے قتل کی افواہ کے نتیجہ میں، احد کے بعض جنگجوؤں کے جذبے کا متزلزل ہونا_

و ما محمد الا رسول ... افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابکم

٥_ احد کے بعض جنگجوؤں کا سارے کا سارا بھروسہ آنحضرت (ص) کی ذات پر کرنا، خدا کے نزدیک قابل مذمت تھا_

افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابکم

٦_ شخصیت پرستی کی مذمت_ افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابکم

٧_ اللہ کے رسولوں کا فریضہ، راہنمائي اور پیغام رسانی ہے اور لوگوں کا فریضہ، ان کے ان پیغاموں کی بنیاد پر اس راستے کو طے کرنا ہے_ و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات

جملہ "وما محمد..." خدا کے رسولوں کے فریضہ (پیغام رسانی) کو معین کررہا ہے اور جملہ " افان مات ..." لوگوں کے فریضہ کو معین کررہا ہے کہ وہ ہمیشہ (چاہے رسول ان کے درمیان ہوں یا نہ ہوں) ان پیغاموں پر پابند رہیں_

٨_ آنحضرت (ص) کی رحلت یا شہادت کے بعد، صدر اسلام کے لوگوں کا راہبر کے راستے سے پلٹنے کا خطرہ_

و ما محمد الا رسول ... افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابکم

۹_ انبياء (ع) كى رسالت كا تسلسل ان كى موجودگى كا مرہون منت نہيں ہے_ و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم خدا تعالى نے آنحضرت (ص) كى رحلت يا شہادت كے بعد الٹے پاؤں پلٹنے كى مذمت كركے، دراصل ايمانى معاشروں كے اہداف و مقاصد كے آنحضرت (ص) كى ذات كے ساتھ وابستہ ہونے كى نفى كى ہے_

۱۰_ معاشرے كے دينى رہبر كے فقدان كے بعد اس كے مرتد ہونے كا خطرہ_ و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله ... افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم

۱۱_ اديان الہى انسانوں اور معاشرے كى ترقى و تكامل كى راہيں ہيں_ افان مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم

چونكہ "انقلبتم علي اعقابكم" سے مراد دين الہى سے پھر جانا ہے اور اس كو واپس پلٹنے سے تعبير كيا گيا ہے، معلوم ہوتا ہے كہ دين الہي، لوگوں كى ترقى كا ضامن ہے_

۱۲_ كفر و ارتداد اور راہ انبياء (ع) سے منحرف ہونا ايك رجعت پسندانہ اور پست حركت ہے_

و ما محمد الا رسول ...افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم

۱۳_ پيغمبر اكرم (ص) كے ہميشہ زندہ رہنے كا غلط تصور، آنحضرت (ص) كے قتل كى افواہ كے بعد احد كے بعض جنگجوؤں كے ارتداد اور پچھلے پاؤں لوٹنے اور ان كے رسالت كے انكار كا موجب بنا_ افن مات او قتل انقلبتم علي اعقابكم مفسرين نے آيت كے شان نزول كے بارے ميں كہا ہے جس وقت پيغمبر (ص) كے قتل كى خبر لوگوں ميں عام ہوئي تو بعض مسلمانوں نے كہا كہ اگر محمد (ص) پيغمبر ہوتے تو قتل نہ ہوتے_ (مجمع البيان، اسى آيت كے ذيل ميں)

۱٤_ افراد كا كفر و ارتداد، خدا كو كوئي نقصان نہيں پہنچاتا_ و من ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا

۱۵_ رسالت انبياء (ع) سے منحرف ہونا اور اسلام سے كفر كى طرف واپسي، اپنے آپ كو نقصان پہنچانا ہے_

و ما محمد الا رسول ... و من ينقلب علي عقبيه فلن يضر الله شيئا كفر و ارتداد، يقينا نقصان كا حامل ہے اور "فلن يضر الله "كے حكم كے مطابق يہ نقصان، خداوند سبحان كو نہيں پہنچے گا، اس صورت ميں لازمى طور پر يہ نقصان مرتد و كافر، فرد اور معاشرہ كے دامن گير ہوگا_

۱٦_ دين ميں ثابت قدمى اور انبيائے (ع) الہى كے راستے پر چلنا، رسالت انبياء (ع) اور ہدايت كى نعمت كا شكرانہ ہے_

افإن مات او قتل انقلبتم ...و سيجزى الله الشاكرين

اس آیت میں "الشاکرین" سے مرادیا وہ خاص افراد ہیں کہ جو ہرگز مرتد نہیں ہوتے اور ہمیشہ دین الہی پہ ثابت قدم رہتے ہیں، یا ثابت قدم مومنین "الشاکرین" کا مورد نظر مصداق ہیں_

۱۷_ انحراف اور ارتداد، رسالت انبیاء (ع) اورہدایت الہی کا کفران نعمت ہے_

و من ینقلب علی عقبیه ... و سيجزى الله الشاكرين جملہ "و سیجزی اللہ الشاکرین" کا مفہوم یہ ہے کہ، مرتد ہونے والے ناشکرے ہیں اور حکم و موضوع کی مناسبت سے یہ ناشکری رسالت انبیاء (ع) کے بارے میں ہے اورہدایت الہی سے متعلق ہے_

۱۸_ خداوند متعال کی جانب سے نعمات الہی کا شکر کرنے والوں کو اجر عطا کرنے کا وعدہ_و سيجزى الله الشاكرين

۱۹_ جنگ احد میں استقامت اورثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے، پیغمبر اکرم(ص) کی نعمت رسالت کے شاکر ہیں_ انقلبتم علي اعقابكم ... و سيجزى الله الشاكرين

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) کی رحلت ۱، ۲، ۸، ۴;آنحضرت(ص) کی رسالت کا انکار۱۳;آنحضرت(ص) کے پیروکار ۲

ادیان: ادیان کا کردار ۱۱

ارتداد: ۲۱ ارتداد کے اثرات ۱۰، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۷ ; ارتداد کے عوامل ۱۳

استقامت: ۱۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۳

اسماء و صفات: صفات جلال ۱۴

اصلاح: ۷

اطاعت: انبیاء (ع) کی اطاعت۷

افواہ: افواہ کے اثرات ۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی توبیخ ۵ ;اللہ تعالی کی نعمتیں ۸;اللہ تعالی کی ہدایت ۱۷ ; اللہ تعالی کے وعدے۱۸

امامت: ١٠

انبياء (ع) : ٧ انبياء (ع) اور معاشرہ کی اصلاح ٧ ; انبياء (ع) کی ذمہ داري٧; انبياء (ع) کی رحلت ١، ٣ ;انبياء (ع) کی رسالت ١٢،٩،٣، ١٥، ١٩، ١٧، ١٦

انسان: انسان کی ذمہ داری ٧

حوصلہ پست ہونا: حوصلہ پست ہونے کے عوامل ٤

خودپر ظلم: ١٥

دین: دین میں استحکام١٦

رجعت پسندي: رجعت پسندی کا خطرہ ٨ ;رجعت پسندی کے اثرات ١٠، ١٢، ١٥، ١٧; رجعت پسندی کے عوامل١٣ ;رجعت پسندی کے موارد١٢

رشد و تکامل: ١١ رشد و تکامل کے عوامل ١١

شاکرین: شاکرین کا اجر١٨

شرک: ٦

شکر: شکر نعمت ١٦، ١٨، ١٩ عقیدہ: باطل عقیدہ ٢، ٣، ١٣

غزوہ احد: ٤، ٥، ١٣، ١٩

کفر: کفر کے اثرات ١٢، ١٤ کفران نعمت: ١٧

گمراهي: گمراہی کے عوامل ،٨

مجاہدین: مجاہدین احد١٣; مجاہدین کی استقامت ١٩; مجاہدین کی سرزنش ٥

معاشرہ: ٧ معاشرہ کی پستی کے عوامل ١٠ ;معاشرہ کی ترقی کے عوامل ١١

موت: ١، ٢، ٣، ٤، ٨

نبوت: نبوت کی نعمت ١٦، ١٧، ١٩

ہدایت: ہدایت کی نعمت ١٦، ١٧

آیت(۱۴۵)

﴿ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلاَّ بِإِذْنِ الله كِتَابًا مُّؤَجَّلاً وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ﴾ کوئي نفس بھی اذن پروردگار کے بغیر نہیں مر سکتا ہے سب کی ایک اجل او رمدت معین ہے او رجو دنیا ہی میں بدلہ چاہے گا ہم اسے وہ دیں گے او رجو آخرت کا ثواب چاہے گا ہم اسے اس میں سے عطا کردیں گے اور ہم عنقریب شکر گذاروں کو جزا دیں گے_

۱_ کوئي بھي، خدا کے فرمان کے بغیر نہیں مرسکتا_و ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله

۲_ تمام انسان ایک معین عمر رکھتے ہیں اور علم الہی میں ان کی موت کا وقت مشخص ہے_و ما كان لنفس ان تموت ... كتاباً مؤجلا

۳_ انسان کی موت، خدا کی ناقابل تغییر سنت ہے_و ما كان لنفس ان تموت ...كتابا مؤجلا

٤_ نہ تو جہاد اور راہ خدا میں پائمردی موت لاتی ہے اور نہ ہی اس سے گریز اور روگردانی زندگی دیتی ہے_

و ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله كتابا مؤجلا چونکہ پہلی اور بعد والی آیات جہاد اور مبارزت کے بارے میں ہیں ، یہ آیت اشارہ ہے ان لوگوں کے تصور کی نفی کی طرف جو جنگ کو قتل ہونے اور میدان جنگ میں حاضر نہ ہونے کو زندگی کی بقا کا باعث سمجھتے ہیں ، بنابرایں جنگ، زندگی اور موت کو معین نہیں کرسکتي_

۵_ خدا کے یہاں اجل کے مقدر ہونے اور زندگی کے معین ہونے پر ایمان، رسالت انبیاء (ع) کے محافظوں کی حوصلہ افزائي کے عوامل میں سے ہے_و ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله كتابا مؤجلا

چونکہ سابقہ آیات جنگ، موت اور شہادت سے

خوف کے بارے میں تھیں ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنگجو مسلمانوں کی حوصلہ افزائي اور ان کے اضطراب کو دور کرنا اس آیت کے اہداف میں سے ہے_

٦_ موجودات کی موت و حیات پر حاکم قوانین کا سرچشمہ خداوند متعال کی حاکمیت اور ارادہ ہے_

و ما کان لنفس ان تموت الا باذن الله کتابا مؤجلا چونکہ عوامل و اسباب موت و حیات کے سلسلے کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اور یہ آیت موت کو اذن الہی سے قرار دیتی ہے_ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ موت و حیات کے عوامل و اسباب، خدا کے ارادے کے تحت ہیں اور اسکے اذن سے عمل میں آتے ہیں_

٧_ دنیاوی اجر کیلئے کوشش کرنے والے، دنیا کی نعمت سے بہرہ ور ہوں گے_ و من یرد ثواب الدنیا نؤته منها

٨_ آخرت کے اجر کیلئے کوشش کرنے والے، اخروی نعمتوں سے بہرہ مند ہوں گے_ و من یرد ثواب الآخرة نؤته منها

٩_ نیک کام کرنے والے کا قصد اور نیت اسکے دنیاوی اور اخروی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کی تعیین کرتی ہے_

و من یرد ثواب الدنیا نؤته منها و من یرد ثواب الآخرة نؤته فیها

١٠_ دنیا، آخرت کیلئے میدان عمل ہے_ و من یرد ثواب الآخرة نؤته منها

١١_ خداوند عالم، دنیا و آخرت میں اجر دینے والا ہے_ و من یرد ثواب الدنیا نؤته منها و من یرد ثواب الآخرة نؤته منها

اجر کے ارادے سے مراد یہ ہے کہ اجر کو پانے کیلئے، اعمال خیر کو انجام دیا جائے_

١٢_ جہاد اور جنگ میں ڈٹ کر مقابلہ کرنا، دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا موجب ہے_

و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم الصابرین ... و من یرد ثواب الدنیا نؤته منها و من یرد ثواب الآخرة نؤته منها

سابقہ آیات کے پیش نظر، نیک کاموں کے انجام دینے کے مدنظر مصادیق میں سے جہاد و مبارزت ہے_

١٣_ اہل ایمان کا دین کے دشمنوں کے ساتھ جہاد اور مشکل حالات میں ثابت قدم رہنا، خدا کی نعمات کا شکرانہ ہے_

و لما یعلم الله الذین جاهدوا منکم و یعلم

الصابرين ... و سنجزى الشاكرين

١٤_ دنيا و آخرت میں کسی اجر کی توقع کے بغیر خدا کی نعمات کا شکریہ ادا کرنے کیلئے جہاد کرنا، مقدس ترین جہاد و مبارزت ہے_ و لما يعلم الله الذين جاهدوا ... و من يرد ثواب الدنيا ... ثواب الآخرة ... و سنجزى الشاكرين

شاکرین کیلئے "سنجزي" اور دنیا و آخرت کے ثواب چاہنے والوں کیلئے "نؤتہ" کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہشاکرین کا اجر، ان کے شکر کی جزا ہے نہ یہ کہ فقط عطا ہو مزید یہ کہ کلمہ "منھا" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے دو گروہ فقط اپنی بعض خواہشات کو پا سکیں گے لیکن شاکرین پوری جزا حاصل کریں گے_

١٥_ خدا کی نعمات کا شکرانہ، انسان کو جہاد اور دینی فرائض کی انجام دہی کی ترغیب دلاتا ہے_

و من يرد ثواب الدنيا ...و من يرد ثواب الآخرة ... و سنجزى الشاكرين معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے مجاہدین کو تین گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور جملہ "سنجزی الشاکرین" تیسرے گروہ کو بیان کررہا ہے، یعنی وہ لوگ کہ جن کے جہاد کا مقصد نہ دنیا کا ثواب ہے اور نہ ثواب آخرت، بلکہ صرف خدا کا شکر ادا کرنا ہے_

١٦_ خدا کی نعمات کا شکر و سپاس کرنے والے، اسکی خاص جزاؤں سے بہرہ ور ہیں_

و من يرد ثواب الدنيا ... و من يرد ثواب الآخرة ... و سنجزى الشاكرين

آخرت: آخرت کیلئے کوشش ٨; دنیا اور آخرت کا رابطہ ١٠

اجر: اجر اخروی ٨، ١١، ١٢ ; اجر دنیوی ٧، ١١، ١٢

اجل مقدر: ٥

تحریک: تحریک کے عوامل ١٤، ١٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اجر ١١، ١٦ ; اللہ تعالی کا اذن ١; اللہ تعالی کا ارادہ ٦ ; اللہ تعالی کا علم ٢، ٥ ; اللہ تعالی کی حاکمیت ٦ ; اللہ تعالی کی سنتیں ٣، ٥، ٦ ; اللہ تعالی کی نعمتیں ١٣، ١٤، ١٥، ١٦

انسان: انسان کی عمر ٢ ;انسان کی موت ١، ٢، ٣

ثابت قدمي: ١٢

ثابت قدمی کے اثرات ١٢ ; مشکلات میں ثابت قدمی ١٣

جنگ: جنگ سے فرار ٤ ; جنگیں ثابت قدمی ١٢

جہاد: جہاد کی اہمیت ١٤، ١٥

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے عوامل ٥

دنیا: ١٠ دنیا کیلئے کوشش ٧

دین: دین کی حفاظت ٥

زندگي: ٤، ٦

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ١٥

شکر: ١٣، ١٤، ١٥، ١٦

صبر: صبر کے اثرات ١٢

عمل: ١٥ دنیا میں عمل ١٠; عمل کا اجر ٩، ١١

مشکلات: ١٣ موت: ١، ٢، ٣، ٤، ٦

نعمت: شکر نعمت ١٣، ١٤، ١٥، ١٦

نیت: نیت کی اہمیت ٩

نیکي: نیکی کا اخروی اجر ٩;نیکیکادنیوی اجر ٩

آیت(۱۴۶)

﴿ وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ﴾

اور بہت سے ایسے نبی گذر چکے ہیں جن کے ساتھ بہت سے اللہ والوں نے اس شان سے جہاد کیا ہے کہ راہ خدا میں پڑنے والی مصیبتوں سے نہ کمزور ہوئے اور نہ بزدلی کا اظہار کیا اور نہ دشمن کے سامنے ذلت کا مظاہرہ کیا اور اللہ صبر کرنے والوں ہی کو دوست رکھتا ہے _

۱_ بہت سے خدا پرستوں کی انبیائے (ع) الہی کی رکاب میں جنگ، تسلیم ناپذیری اور ثابت قدمي_

و کأین من نبی قاتل معه ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم "ربیون"، "ربي" کی جمع ہے یعنی وہ جس نے خود کو خدا کیلئے خاص کردیا ہو، یعنی خدا کی پرستش کے سوا کوئي اور کام نہ کرتا ہو_

۲_ علماء، دشمنان دین کے ساتھ جنگ میں خدا کے پیغمبروں (ع) کے مددگار، اور سر تسلیم خم نہیں کرتے_

و کأین من نبی قاتل معه ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم

بعض نے "ربیون" کو متقی اور صابر علماء کے معنی میں لیا ہے_ (لسان العرب)

۳_ تاریخ میں ہمیشہ سے حق و باطل کا مقابلہ رہا ہے_ و کأین من نبی قاتل معه ربیون کثیر

٤_ مصائب اور مشکلات جب راہ خدا میں ہوں، تو ہرگز خدا کے بندوں کی کمزوری، ناتوانی اور دشمن کے آگے جھکنے کا موجب نہیں بنتے_ فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل الله و ما ضعفوا و ما استکانوا

٥_ خدا کی طرف سے جنگ میں پیغمبر اسلام (ص) کا ساتھ دینے کیلئے مسلمانوں کو تشویق دلانا اور دین کے دشمنوں کے مقابلہ میں کمزوری اور ناتوانی دکھانے

والوں کی سرزنش_ و کأین من نبی قاتل معه ربیون کثیر فما وهنوا لما اصابهم فی سبیل الله

سابقہ لوگوں کی بہادری کی یادآوري، مؤمنین کو آنحضرت(ص) کے قدم بہ قدم ساتھ دینے کی تشویق کی خاطر ہے_ نیز جنہوں نے جنگ احد میں سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیا ہے ان کی سرزنش کی خاطر ہے_

٦_ خدا کے پیغمبروں کا دشمنوں کے ساتھ جنگ میں براہ راست حاضر ہونا_ و کاین من نبی قاتل معه ربیون کثیر ... فی سبیل الله

٧_ سابقہ توحید پرستوں کی ثابت قدمی اور استقامت کی یاددہانی کرانا، دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں مسلمانوں میں پائمردی کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے قرآن کی ایک روش ہے_ و کاین من نبی قاتل معه ربیون کثیر ... فی سبیل الله

٨_ روحانی طاقت، ڈٹے رہنا اور دشمن کے آگے سر نہ جھکانا، خدا والوں کی خصوصیات میں سے ہے_

و کاین من نبی قاتل معه ربیون کثیر فما وهنوا ... و ما استکانوا "وھن" سستی کے معنی میں ہے، اور لفظ "ما استکانوا"، "سکن" کے مادہ سے خضوع کے معنی میں ہے، یعنی دشمن کے سامنے خاضع و ذلیل نہیں ہوتے اور سر نہیں جھکاتے_

٩_ اہل ایمان کی دین کے دشمنوں کے سامنے، سستی خضوع اور اظہار ذلت ناپسندیدہ ہیں_

فما وهنوا ... و ما ضعفوا و ما استکانوا واقعہ احد کے بعد اللہ والوں کی مذکورہ بالا صفات کا ذکر کرنا ان مسلمانوں پر طنز ہے کہ جنہوں نے جنگ احد میں سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیا_ اس طرح یہ مذکورہ صفات، حقیقی مؤمنوں اور اللہ والوں کو زیب نہیں دیتیں_

١٠_ پوری انسانی تاریخ میں خدا کے اکثر انبیاء (ع) اور ان کے مددگاروں کو بہت زیادہ مصائب اور مشکلات کا سامنا رہا ہے_ و کأین من نبی قاتل معه ربیون کثیر ... لما اصابهم

١١_ جنگ کے مشکل لمحات میں جنگجوؤں کی سستي، دشمن کے سامنے ان کی رسوائي اور کمزوری کا موجب ہے_

قاتل معه ... فما وهنوا لما اصابهم فی سبیل الله و ما ضعفوا و ما استکانوا "وھن" اور "ضعف" اور "استکانت" کو بیان کرنے میں ترتیب، اسکی خارجی ترتیب کی طرف

اشارہ ہوسکتی ہے یعنی سب سے پہلے سستی اسکے بعد کمزوری اور پھر دشمن کے سامنے ذلت و اطاعت حاصل ہوگی۔

۱۲_ خداوند تعالی، جنگ میں ثابت قدم رہنے والوں اور حوادث کی یورش میں صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

فما وهنوا لمااصابهم فی سبیل الله ... والله یحب الصابرین

۱۳_ خدا کی محبت، دین خدا کے دشمنوں کے ساتھ مقابلے اور جنگ میں صبر کرنے والے ثابت قدم افراد کا اجر ہے۔

فما وهنوا لما اصابهم ... والله یحب الصابرین

۱٤_ جنگ اور مبارزت میں بہادری و شجاعت اور راہ خدا کے مجاہدوں اور انبیاء (ع) کے مددگاروں کی ثابت قدمی کی یاددہانی، تعمیری کردار رکھتی ہے_و کأین من نبی قاتل ...والله یحب الصابرین

آیت شریفہ "ربیون"کی دلیری کی یاددہانی کے ساتھ مسلمانوں کی تربیت کے درپے ہے تاکہ آئندہ مسلمان جنگ احد کی طرح سستی و ذلت کو اپنے اوپر مسلط نہ کریں۔

۱۵_ حوادث کے طوفانوں میں صبر نہ کرنا، زندگی کے میدانوں میں لوگوں کی شکست کے بنیادی عوامل میں سے ہے۔

و کأین من نبی قاتل ... فما وهنوا ... والله یحب الصابرین

آنحضرت(ص): ٥

استقامت: ۱، ۲، ٤، ۷، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی توبیخ ٥;اللہ تعالی کی محبت ۱۲، ۱۳

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کاجہاد ٦ ;انبیاء (ع) کی مشکلات ۱۰ ;انبیاء (ع) کے پیروکار ۱، ۲، ۱۰، ۱٤

تاریخ: تاریخ پر حکم فرما سنتیں ۳

تربیت: تربیت کے طریقے ۷

تشویق دلانا: ٥

توحیدپرست: ۱ توحیدپرست مشکلات میں ٤;توحیدپرستوں کی صفات ۱، ٤، ۷، ۸

سستي: سستی کی مذمت، ۹; سستی کے اثرات ۱۱

جہاد:٦

توحیدپرست جہاد میں ١; جہاد کی تشویق دلانا ،٥; جہادمیں استقامت ، ٢،٨،١٢،١٣،١٤;جہاد میں پامردی ٩ ، ١١، ١٢ ; جہادمیں شکست کے عوامل ١١ ; دشمنوں سے جہاد٩ ; مسلمان جہادمیں ٧

حق و باطل: ٣

خودسازي: خودسازی کے عوامل ١٤

دشمن: ٢، ٥، ٦، ٨، ١٣

ذلت: ذلت کے عوامل ١١

شکست: ١١ شکست کے عوامل ١٥

صابرین : صابرین کا اجر ١٣;صابرین کا صبر ١٢ ، ١٥; صابرین کا مقام ١٢

علمائ: علماء کی صفات ٢

مجاہدین: ١٣ مجاہدین کی شجاعت ١٤

مسلمان: ٥، ٧

مشکلات: ٤، ١٠ راہ خدا میں مشکلات ٤;مشکلات میں صبر ١٢، ١٥

یادآوري: یادآوری کے اثرات ١٤

آیت(١۴٧)

﴿ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلاَّ أَن قَالُواْ ربَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

ان کاقول صرف یہی تھا کہ خدایا ہمارے گناہوں کو بخش دے ہمارے امور میں زیادتیوں کو معاف فرما _ ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرما اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما _

١_ پیغمبران الہی اور ان کے ہاتھوں کے پروردہ افراد خدائے یکتا کی بارگاہ میں دعا کرنے والے ہیں _

و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا مندرجہ بالا مطلب میں "قولھم" کی ضمیر

پیغمبروں (ع) اور ان کے مددگاروں (ربیون) کی طرف لوٹائي گئي ہے_

٢_ جنگ کے حالات میں انبیاء (ع) کے تربیت یافتہ افراد صرف اپنے گناہوں اور زیادتیوں کی بخشش، ان کے راستے پر ثابت قدمی اور کفار پر غلبہ کی درخواست کرتے ہیں_ و ما کان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا و اسرافنا فى امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا على القوم الكافرين مندرجہ بالا مطلب میں "قولھم" کی ضمیر صرف "ربیون" کی طرف لوٹائي گئي ہے_

٣_ راہ خدا میں جہاد اور استقامت کے ساتھ ساتھ دعا کا ہونا، پیغمبران (ع) الہی اور ان کے تربیت یافتہ افراد کی خصوصیات میں سے ہے_ و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا ... و انصرنا

٤_ مکتب انبیاء (ع) کے پرورش یافتہ افراد، گناہ اور اسراف (امور میں زیادہ روي) کو کمزوری کا محور اور فتح کی رکاوٹ سمجھتے ہیں_ *و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فى امرنا ... و انصرنا

اس لحاظ سے کہ اللہ والے دشمنوں پر فتح و نصرت کو گناہوں کی مغفرت کی درخواست کے بعد طلب کرتے ہیں_ (اغفرلنا ...وانصرنا)، معلوم ہوتا ہے کہ وہ فتح کو گناہوں سے پاک ہونے کا مرہون منت سمجھتے ہیں_

٥_ گناہ اور حد سے تجاوز کرنا، راہ خدا کے مجاہدوں کے فتح سے دور ہونے کا موجب ہے_ *و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا ... و انصرنا

٦_ میدان جنگ میں دعا کرنے کا تعمیری کردار اور خدا کا اسکی طرف شوق دلانا_ و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا ... و انصرنا على القوم الكافرين

٧_ مجاہدین کی قوت، پختگی اور شکست قبول نہ کرنے میں دعا کا بنیادی اور تعمیری کردار_

فما وهنوا ... و ما ضعفوا و استكانوا ... و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کی دعا کا تذکرہ ان کی استقامت کے بیان کے بعد، اس بات کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ دعا استقامت اور بہادری پیدا کرنے کے اسباب میں سے ہے_

٨_ دشمن کے ساتھ جنگ (جہاد اصغر) کے ہمراہ، خود سازی پر توجہ (جہاد اکبر) مکتب انبیاء (ع) کے تربیت یافتہ افراد کی خصوصیت_

و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فى امرنا و ثبت ... على القوم الكافرين

۹_ مشکل حالات، انبیاء (ع) کے تربیت یافتہ افراد کی روحانی ترقی کے اسباب ہیں _

فما وهنوا ... و ما كان قولهم الا ان قالوا ربنا اغفرلنا ذنوبنا جملہ"و ما کان قولھم ..." سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ خدا کے مجاہدین دشمن کے ساتھ جنگ کے وقت فقط خدا کی یاد میں رہتے ہیں اور کوئي دوسری چیز ان کے دماغ اور سوچ کو اپنی طرف مصروف نہیں کرتی اور خلوص کی یہ حالت اور ان کی پاکیزہ روح، جنگ کے مشکل میدانوں میں قدم رکھنے کا نتیجہ ہے_

۱۰_ خدا تعالی کی "ربوبیت" پہ توجہ، انسان کو دعا اور اس سے درخواست کرنے کی ترغیب دلاتی ہے_
ربنا اغفر لنا ذنوبنا

۱۱_ حوادث کی تحلیل و تجزیہ میں، انبیائے (ع) الہی کے تربیت یافتہ لوگوں کی فکر و سوچ کا محور خدا کی ذات ہے_

و كأين من نبى قاتل معه ربيون ... و ثبت اقدامنا و انصرنا على القوم الكافرين چونکہ "ربیون" استقامت اور ثابت قدمی کے باوجود، فتح کو خدا کی جانب سے سمجھتے ہیں_ (وانصرنا على القوم الكافرين)

۱۲_ خودسازی اور گناہوں سے پاک ہونا اوردین کے دشمنوں پر فتح، انبیاء (ع) اور ان کے قدم بہ قدم چلنے والوں کے اہداف میں سے ہے_ ربنا اغفر لنا ذنوبنا ... و انصرنا على القوم الكافرين

استغفار: ۲

استقامت: ۲، ۳ استقامت کا پیش خیمہ ۷

اسراف: اسراف سے استغفار ۲؛اسراف کے اثرات ٤

افراط: افراط کے اثرات ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالکی ربوبیت ۱۰

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی دعا ۱ ؛انبیاء (ع) کی صفات ۳؛انبیاء (ع) کے اہداف ۱۲ ؛انبیاء (ع) کے پیروکار ۱، ۲، ۳، ٤، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲

ایمان و عمل: ۱۰

تاریخ: تاریخ کے حوادث کی تحلیل و تجزیہ ۱۱

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۰

توحید: توحید افعالي ۱۱

جنگ: جنگ میں استقامت ۲

جہاد: جہادمیں پختگی ۷ ;جہادمیں خودسازي۸ ; جہاد میں دعا ۲، ۳، ۶

خودسازي: ۸ خودسازی کی اہمیت ۱۲; خودسازی کے عوامل ۶، ۷، ۹

خیر: ۱۰

دشمن: ۱۲

دعا: ۱، ۲ استقامت اوردعا۳; دعا کا پیش خیمہ ۱۰ ;دعا کا تعمیری کردار ۷ ;دعا کے اثرات ۶، ۷

شکست: شکست کے عوامل ۴، ۵

ظلم: ظلم کے اثرات ۵

عمل: ۱۰ عمل خیر کا پیش خیمہ ۱۰

فتح: دشمنوں پر فتح ۱۲; فتح کی دعا ۲

گناہ: گناہ سے استغفار ۲; گناہ کے اثرات ۴، ۵

مشکلات: مشکلات کا تعمیری کردار ۹

آیت (۱۴۸)

﴿ فَآتَاهُمُ اللهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الآخِرَةِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

تو خدا نے انھیں معاوضہ بھی دیا اور آخرت کا بہترین ثواب دیا اور اللہ نیک عمل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔

۱_ دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ میں، انبیائے (ع) ماسبق کے ہم رکاب جہاد کرنے والوں کی دعا کا قبول ہونا_

فاتاهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرة "ثواب الدنیا" مجاہدین کی اس فتح کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ جسکی اس جملہ "و انصرنا علی الکافرین" کے ساتھ درخواست کی گئي تھی اور "ثواب الآخرة" ان کی دوسری اس خواہش کے پورا ہونے کو بیان کررہا ہے کہ جس کی جملہ "واغفر لنا ذنوبنا" کے ساتھ درخواست کی گئي تھی کیونکہ ثواب آخرت گناہوں کی مغفرت کا مرہون منت ہے_

۲_ ثابت قدمی (پامردي) اور دشمنوں پر فتح، صبر کرنے والے اور دعا کرنے والے مجاہدین کو خدا کی دنیاوی جزا_

ربنا ... و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین فاتاهم الله ثواب الدنیا

۳_ انبیائے (ع) الہی خدا کے ہمراہ راہ خدا میں جہاد اور اسکی بارگاہ میں دعا، دنیا اور آخرت کے اجر سے بہرہ ور ہونے کا سبب ہے_ و کأین من نبي ... فاتاهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرة

٤_ دنیا اور آخرت، انبیاء (ع) کے تربیت یافتہ افراد کے اجر الہی سے بہرہ ور ہونے کی جگہ ہے_

و کأین من نبی قاتل معه ربیون ... فاتاهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرة

٥_ گناہوں کی بخشش، اسراف وزیادہ روی سے درگذر اور ثابت قدمي، صبر کرنے اور دعا کرنے والے مجاہدین کیلئے خدا کا اجر_ ربنا اغفر ... فاتاهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرة

٦_ دنیوی اجر کے مقابلہ میں خدا کے اخروی اجر کی اعلي

قدر و قیمت_ فاتاهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرة

ثواب آخرت کے بارے میں "حسن" کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ بیان کرسکے کہ آخرت کی جزا دنیا کے اجر کی نسبت، خصوصیت اور مخصوص برتری کی حامل ہے_

۷_ خدا تعالی کا اخروی اجر، بہترین اور ہر نقصان سے خالی ہے اور دنیاوی اجر، مشکلات کے ہمراہ ہے_

فاتاهم الله ثواب الدنیا و حسن ثواب الآخرة اس لحاظ سے کہ آخرت کا اجر بہتر شمار کیا گیا ہے (حسن ثواب الآخرة) _ معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کا اجر ہر لحاظ سے، بہتر ہے اور اسکے مقابلے میں، دنیاوی ثواب کو اچھا نہیں کہا گیا تاکہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرے کہ دنیا میں خدا کا اجر، ہمیشہ مشکلات و نقصانات کے ہمراہ ہوتا ہے_

۸_ میدان کارزار میں، خدا کی بارگاہ میں صابر مجاہدین کی دعا و درخواست مستجاب ہوتی ہے_

ربنا اغفر لنا ... فاتاهم الله ثواب الدنیا

۹_ دین کے دشمنوں پر فتح، صرف خدا کی طرف سے ہے، اگرچہ اسکے تمام طبیعی عوامل موجود ہوں_

قاتل معه ربیون کثیر فما وهنوا ... فاتاهم الله ثواب الدنیا آیت شریفہ میں فتح کے تمام عوامل اور نیز فوجوں کی استقامت اور ثابت قدمی (فما وهنوا ...) کی طرف اشارہ ہوا ہے، لیکن اسکے باوجود خداوند متعال مجاہدوں کی فتح کو اپنی طرف سے ایک عطا شمار کرتا ہے_ (فاتهم الله)_

۱۰_ نیک لوگ، خدا کے محبوب ہیں_ والله یحب المحسنین

۱۱_ صبر کرنے اور خدا کی بارگاہ میں دعا کرنے والے مجاہدین، نیک لوگ اور خدا کے محبوب ہیں_

و کأین من نبی قاتل ... ربنا ... والله یحب المحسنین

۱۲_ کامیابیوں کے خدائی ہونے پر اعتقاد رکھنے والے اور بخشش الہی کو تلاش کرنے والے، نیک اور خدا کے محبوب لوگوں میں سے ہیں_ ربنا اغفر لنا ... و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین ...والله یحب المحسنین

کلمہ "المحسنین" سابقہ آیات کے بعد اس معنی کو بیان کررہا ہے کہ مذکورہ خصوصیات والے افراد، محسنین کے مصداق ہیں اور ان جملہ خصوصیات میں سے، خدا کی ربوبیت اور فتح کے خدائی ہونے پر اعتقاد رکھنا ہے_

۱۳_ اپنے نیک بندوں کے ساتھ خدا کی محبت، ان کیلئے بہترین اجر_ واللہ یحب المحسنین

چونکہ مجاہدین کی خدا کے نزدیک محبوبیت، ثواب دنیا و آخرت سے خارج نہیں ہے، صرف اس کا ذکر کرنا، اسکی قدروقیمت کے زیادہ ہونے کی حکایت کرتا ہے_

۱٤_ جہاد، صبر، دعا، استغفار، اورفکر و سوچ کا محور خدا کی ذات کو سمجھنا محبت الہی کو پانے کے عوامل میں سے ہے_

قاتل معه ... واللہ یحب الصابرین ... ربنا اغفرلنا ... وانصرنا ... واللہ یحب المحسنین

آخرت: ٤ اخروی اجر: ۷ اخروی اجر کی قدروقیمت ٦

استغفار: استغفار کے اثرات ۱٤

استقامت: ۱، ۲

اسراف: اسراف سے معافی ٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی محبت ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤ ;اللہ تعالی کے محبوب لوگ ۱۰، ۱۱، ۱۲

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کے پیروکار ۳ ;انبیائ(ع) کے پیروکاروں کا اجر ٤

توحید: توحید افعالی ۹، ۱۲، ۱٤ ;توحید کے اثرات ۱٤

جہاد: جہاد کا اخروی اجر ۳; جہاد کادنیاوی اجر ۳;جہاد کے اثرات ۳، ۱٤ ; جہادمیں پختگی ٥ ;جہادمیں دعا کی قبولیت ۸

دشمن ۱، ۲، ۹ دعا: ۱، ۲، ۸، ۱۱

دعاکی اجابت ۱ ; دعا کے اثرات ۳، ۱٤

دنیا و آخرت: ٤

دنیاوی اجر: ۷ دنیاوی اجر کی قدروقیمت ٦

دین: دین کے دشمن ۱، ۲، ۹ ; دین میں پختگی ۲

صابرین: صابرین کا اجر ۲ ;صابرین کا مقام و مرتبہ ۱۱

صبر: صبر کے اثرات ۱٤

عفو و درگذر: ٥

فتح: فتح کے عوامل ۹، ۱۲

گناہ: گناہ کی مغفرت ٥

مجاہدین: صابر مجاہدین ٥ ; مجاہدین کا اجر٥; مجاہدین کا دنیاوی اجر ۲ ; مجاہدین کا مقام و مرتبہ ۱۱ ; مجاہدین کی استقامت ۱، ۲ ; مجاہدین کی دعا ۱، ۲، ۸، ۱۱

محسنین: محسنین کا اجر ۱۳ ; محسنین کا مقام و مرتبہ ۱۰، ۱۱، ۱۲

آیت(۱۴۹)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوَاْ إِن تُطِيعُواْ الَّذِينَ كَفَرُواْ يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُواْ خَاسِرِينَ ﴾ ایمان والو اگر تم کفر اختیار کرنے والوں کی اطاعت کر لو گے تو یہ تمھیں الٹے پاؤں پلٹا لے جائیں گے اورپھر تم ہی الٹے خسارہ والوں میں ہوجاؤ گے_

۱_ کافروں کی پیروی اور اطاعت کا انجام، ارتداد ہے_ يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم

۲_ کفر اختیار کرنے والوں کی ایمانی معاشرہ کو اپنی پیروی پر مجبور کرنے کیلئے کوشش_ ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم علي اعقابكم

۳_ خداوند متعال کا ایمانی معاشرے کو کافروں کی سازشوں اور دھوکے سے ہوشیار کرنا_

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين

٤_ الہی ادیان، انسان اور معاشرہ کی ترقی اور بلندی کا راستہ ہیں_ ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم

خداوند متعال نے کفر و شرک کی بجائے پچھلے پاؤں لوٹنے کی تعبیر لاکر اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ دین الھي، انسان کی حقیقی ترقی اور بلندی کا راستہ ہے_

٥_ کفر، ارتداد اور خدا کی نافرماني، پچھلے پاؤں لوٹنا ہے_ ان تطيعوا ... يردوكم على اعقابكم

٦_ پچھلے پاؤں لوٹنا، ایمانی معاشرے کے ، کافروں کی پیروی کرنے کا نتیجہ ہے_ ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم

٧_ ایمانی معاشرے کا ارتداد، الٹے پاؤں لوٹنا اور کفار کی پیروی کرنا ایک نقصان اور گھاٹے کا سودا ہے_
ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين

٨_ حقیقی ایمانی اقدار کو کھودینا کفار کی پیروی کا نتیجہ ہے_ ان تطيعوا ... فتنقلبوا خاسرين

ایمانی معاشرہ کے نقصان کے روشن مصادیق میں سے، اسلامی اور ایمانی اقدار سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے_

٩_ جنگ احد میں مسلمانوں کی شکست، کافروں اور منافقوں کے گمراہ کن پروپیگنڈہ کے پھیلنے کا پیش خیمہ بنا_

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم اس آیت کے شان نزول کے بارے میں آیا ہے کہ منافقین جنگ احد کی شکست کے بعد، مسلمانوں کو مشرکین کی طرف لوٹنے اور ان کے دین کو قبول کرنے کی ترغیب دلاتے تھے_
(مجمع البیان، آیت کے ذیل میں)

١٠_ پچھلے پاؤں لوٹنا، مؤمنین کے عبداللہ بن ابی جیسے ارتداد کی طرف دعوت دینے والے منافقین کی پیروی کا نتیجہ ہے _ يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم علي اعقابكم امیر المومنین علي(ع) مندرجہ بالا آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: نزلت فى المنافقين اذ قالوا للمؤمنين يوم احد عند الهزيمة ارجعوا الى اخوانكم و ارجعوا

الی دینهم_ [1] یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئي جب انہوں نے احد کی شکست کے موقع پر مؤمنین سے کہا، اپنے بھائیوں کی طرف لوٹ جاؤ اور ان کا دین اختیار کرو_

ادیان: ادیان کا کردار ٤

ارتداد: ارتداد کے آثار ٥، ٧; ارتداد کے عوامل ١، ١٠

اسلامی معاشرہ: ٣، ٦ اسلامی معاشرہ اور کفار ٢; اسلامی معاشرہ کیپستی کے عوامل ٧، ٨; اسلامی معاشرہ کی ترقی کے عوامل ٤

اعلان: ١٠

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی تنبیہات ٣

ثقافتی یلغار: ثقافتی یلغار کا پیش خیمہ ٨

دین: دین کا فلسفہ ٤

رجعت پسندي: ٥، ٦ رجعت پسندی کے اثرات ٧; رجعت پسندی کے عوامل ٦، ١٠

روایت: ١٠

غزوہ احد: ٩

کفار: ٢ کفار کی پیروی ٦، ٧; کفار کی پیروی کے اثرات ١، ٨; کفار کی سازش ٢، ٣

کفر: کفر کے اثرات ٥، ٨

گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ٩

مسلمان: مسلمانوں کی شکست ٩

منافقین: منافقین سے سلوک ٩; منافقینکی پیروی کرنا ١٠

نافرماني: ٥

نقصان اٹھانا: نقصان اٹھانے کے عوامل ٧

---

١) مجمع البیان ج ٢ ص ٨٥٦ نور الثقلین ج ١ ص ٤٠٢ ح ٣٩٣.

آیت(۱۵۰)

﴿ بَلِ اللّهُ مَوْلاَكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ﴾

بلکہ خدا تمھارا سرپرست ہے اور وہ بہترین مدد کرنے والا ہے_

۱_ صرف خدا اہل ایمان کا مولا ، سرپرست اور ان کا بہترین مددگار ہے_ بل الله موليكم و هو خير الناصرين

۲_ کفار کی اطاعت کرنا، ان کی ولایت اور سرپرستی قبول کرنے کی علامت ہے_ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم لفظ "بل" اضراب اور غیر خدا کی ولایت کی نفی کیلئے ہے اور چونکہ سابقہ آیت میں ولایت اور اسکی قبولیت کا ذکر نہیں آیا کہ لفظ "بل" سے اسکی نفی کرے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی اطاعت درحقیقت ان کی ولایت قبول کرنا ہے_

۳_ ایمانی معاشرے کی ولایت، سرپرستی اور مدد کیلئے کفار کی نا اہلي_ ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين

٤_ ایمانی معاشرے کیلئے کفر اختیار کرنے والوں کی ولایت قبول کرنے اور ان کی مدد طلب کرنے سے پرہیز کرنے کا ضروری ہونا_ ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين جملہ "بل اللہ موليكم" سے خداوند عالم کی ولایت کا انحصار ثابت ہوتا ہے اور اس کا مفہوم مسلمانوں کو غیر خدا کی ولایت کی قبولیت سے روکنا ہے اور سابقہ آیت کے قرینہ کے مطابق اس کے مورد نظر مصادیق میں سے کفار کی ولایت و سرپرستی ہے_

۵_ ایمانی معاشرے کا کفر اختیار کرنے والوں کی اطاعت و پیروی کرنا، ان کے خدا کی ولایت سے خارج ہونے اور اسکی مدد سے محروم ہونے کا موجب ہے_ ان تطيعوا الذين كفروا ... بل الله موليكم و هو خير الناصرين

٦_ خدا کی ولایت کی قبولیت، اسکی پشت پناہی سے بہرہ ور ہونے اور فتح کی راہ ہموار کرنے کا موجب ہے_

بل الله مولیکم و ھو خیر الناصرین خدا کی مددپرولایت الہی کے ذکر کا مقدم ہونا، حقیقت میں اسکے مقدم ہونے کی علامت ہے، یعنی خدا آپ کی اس وقت مدد کرے گا جب آپ فقط اسکی ولایت کو قبول کریں_

۷_ ولایت الہی کی قبولیت اور خدا کے بہترین مددگار ہونے کا عقیدہ رکھنا، کفار کی اطاعت اور ان کی ولایت کی قبولیت سے رکاوٹ بنتا ہے_ان تطیعوا الذین ... بل الله مولیکم و ھو خیر الناصرین چونکہ آدمی کا کسی کی اطاعت کرنا عموماً اسکی مدد حاصل کرنے کیلئے ہوتا ہے، قرآن اس ذکر کے ساتھ کہ خدا تعالی ہی فقط سرپرست اور بہترین مددگار ہے مومنین کو سمجھارہا ہے کہ خدا کی مدد کے ہوتے ہوئے آپ کو کفار کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں کہ آپ ان کی پیروی کیلئے مجبور ہوجاؤ_

۸_ ولایت خدا پر توجہ اور اسکی حتمی مدد پہ عقیدہ رکھنا، دشمنوں کے ساتھ جنگ کے مشکل حالات میں اہل ایمان کی حوصلہ افزائی کے عوامل میں سے ہیں_ بل الله مولیکم و ھو خیر الناصرین

۹_ خدا کی ولایت کی قبولیت اور اسکی مدد پہ عقیدہ رکھنا ایمانی معاشرے کے پچھلے پاؤں لوٹنے اور نقصان اٹھانے سے رکاوٹ، اور اسکی ترقی اور سعادت کا سبب بنتا ہے_یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین_ بل الله مولیکم و ھو خیر الناصرین کفار کی ولایت کو قبول کرنے کا نتیجہ، پچھلے پاؤں لوٹنا اور نقصان اٹھانا ہے، اس صورت میں ولایت خدا کی قبولیت (کفار کی ولایت کے مقابلے کے قرینے سے) ترقی اور سعادت کا باعث ہوگی_

۱۰_ لوگوں پر ولایت اوران کی سرپرستی، ولی و سرپرست کے ان کی ہر لحاظ سے پشت پناہی اور مدد کرنے کے مرہون منت ہے_ بل الله مولیکم و ھو خیر الناصرین جملہ "و ھو خیر الناصرین"، "بل اللہ مولیکم"کیلئے ہوسکتا ہے ایک دلیل کے طور پر ہو_یعنی خدا اس وجہ سے تمہارا ولی ہے کہ وہ بہترین طریقے سے تمہاری مدد کرنے پر قادر ہے_

اطاعت: ۲، ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالیکی امداد ۱، ۵، ۷، ۸، ۹ ;اللہ تعالیکی امداد کا پیش خیمہ ٦ ; اللہ تعالی کی ولایت ۱، ۵، ٦، ۷، ۸، ۹

ایمان: ایمان کے اثرات ۷، ۸ ;خدا پر ایمان ۷
تبرا: ۲، ۵، ۷ تبرا کے موارد ٤
تولا: ۲، ۵، ۷
جنگ: جنگ میں فتح کے عوامل ۸
حوصلہ افزائي: حوصلہ افزائیکے عوامل ۸
رجعت پسندي: رجعت پسندی کے موانع ۹
رشد و تکامل: رشد و تکامل کے عوامل ۹
سعادت: سعادت کے عوامل ۹
فتح: ۸ فتح کے عوامل ٦
قیادت: قیادت کی توان ۱۰ ;قیادت کی شرائط ۱۰
کفار: کفار کی اطاعت کرنا ۲، ۵ ;کفار کی ولایت ۲، ۳، ٤، ۷
معاشرہ: اسلامی معاشرہ ۹ ;دینی معاشرہ کی سرپرستي
مؤمنین: مؤمنین کی ولایت ۱
نقصان اٹھانا: نقصان اٹھانے کے موانع ۹

آیت (۱۵۱)

﴿ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُواْ الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُواْ بِاللّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ

﴾ ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمھارا رعب ڈال دیں گے کہ انھوں نے اس کو خدا کا شریک بنایا ہے جس کے بارے میں خدا نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے اور ان کا انجام جہنم ہوگا او روہ ظالمین کا بدترین ٹھکانا ہے_

۱_ کفار کے دلوں میں رعب اور خوف و ہراس ڈالنے کا خدا کی طرف سے وعدہ_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

۲_ کفر اختیار کرنے والوں کے دلوں میں رعب اور خوف و ہراس کا ایجاد ہونا، خدا کی ولایت قبول کرنے والوں کیلئے اسکی نصرت کا ایک نمونہ_ بل الله مولیکم و هو خیر الناصرین _ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

" والله خیر الناصرین " کے بعد جملہ " سنلقي ... " خداوند عالم کی مدد کے ایک مصداق کو بیان کرتا ہے_

۳_ مشرک کفار کی شکست میں خداوند عالم کی غیبی امداد کا کردار_ و هو خیر الناصرین_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا

٤_ خداوند عالم کفر اختیار کرنے والوں کے دلوں میں وحشت اورہراس ڈال کر ان کے مقابلے میں ایمانی معاشرے کے جذبوں کی تقویت فرماتا ہے_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

٥_ مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے، خوف و ہراس شکست کے بنیادی عوامل میں سے ہے_
و هو خیر الناصرین _ سنلقی فی قلوب الذین

كفروا الرعب بما اشركوا

٦_ قلب، آدمی کے روحانی اور نفسیاتی حالات کی تشکیل کا مرکز ہے_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

٧_ خدا کے بارے میں شرک، انسان کے خوف و ہراس میں مبتلا ہونے کے عوامل میں سے ہے_

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ

٨_ انسان کے روحی اور نفسیاتی حالات تحت ضابطہ ہیں اور ان کا سرچشمہ ارادہ الہی کی حاکمیت ہے_

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا اس لحاظ سے کہ رعب، شرک کا معلول شمار کیا گیا ہے (بما اشرکوا)، معلوم ہوتا ہے رعب جوکہ ایک نفسیاتی حالت ہے، قانون اور اپنی علت کے تابع ہے اورچونکہ خدا نے رعب کو اپنی طرف نسبت دی ہے (سنلقي) معلوم ہوتا ہے کہ یہ قانون اور علت خدا کے ارادہ کے تحت عمل میں آتے ہیں_

٩_ انسان کے انجام (فتح و شکست) میں اس کی نفسیاتی کیفیات اور قلبی حالات کا اثر_

و ھو خیر الناصرین_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب

١٠_ کفار، مشرک ہیں_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا

١١_ اہل شرک کے معبودوں میں، خدا کے شریک ہونے کی کوئی علامت نہیں ہے_ بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطاناً

١٢_ خدا کے شریک ٹھہرانے کا عقیدہ، ایک ایسا توہم ہے جس کی کوئی دلیل نہیں_ بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا

١٣_ عقیدہ توحید، برھان و استدلال کی بنیاد پر ہے_ بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا

١٤_ دل کا ہول اورنفسیاتی اضطراب، منطق و برہان سے خالی دینی افکار کا نتیجہ ہے_*

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا معلوم ہوتا ہے کہ شرک اس لحاظ سے کہ برہان کے بغیرایک خیالی عقیدہ ہے (کیونکہ کہ اس کو "مالم ینزل بہ سلطاناً" کی صفت سے یاد کیا گیا ہے) رعب اور خوف و ہراس کا سبب بنا ہے_

۱۵_ استدلال اور برہان کی بنیاد پر، دینی عقائد اور افکار کی تشکیل کا ضروری ہونا_

بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا قرآن کریم کا شرک آمیز عقائد پر ایک اعتراض، ان کا بے دلیل ہونا ہے_ اس صورت میں ہر دینی عقیدہ کہ جس پر برہان نہ ہو، بے قیمت ہوگا، لہذا ہر انسان کیلئے ضروری ہے کہ اپنے دینی عقائد کو برہان سے تشکیل دے_

۱٦_ دلیل و برہان پر مبنی نظریات کے وجود میں آنے اور تشکیل پانے کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے_

ما لم ینزل بہ سلطاناً اس بات کے پیش نظر کہ "لم ینزل" میں فاعل کی ضمیر "اللہ" کی طرف لوٹتی ہے، پتہ چلتا ہے کہ ہر قسم کی برہان خدا کی طرف سے ایک عطا ہے اور نتیجتاً جو کچھ بھی اس برہان پر استوار ہو وہ بھی خدا کی جانب سے ہے_ پس صحیح اور برہانی افکار خدا کی جانب سے انسان کو عطا ہوئے ہیں_

۱۷_ اہل شرک کے معبود، ہر طرح کی قدرت و سلطنت سے عاری ہیں_* بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطاناً

یہ اس صورت میں ہے کہ "سلطان" قدرت اور سلطنت کے معنی میں ہو_

۱۸_ اہل شرک کے معبودوں میں قدرت و سلطنت کا نہ ہونا، ان میں خدا کا شریک ہونے کی قابلیت کے نہ ہونے کی دلیل اور علامت ہے_* بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطاناً جملہ "ما لم ینزل" اہل شرک کے معبودوں میں خدا کا شریک ہونے کی صلاحیت نہ رکھنے پر دلالت کرتا ہے یعنی چونکہ غیر خدائی معبود کوئی قدرت و سلطنت نہیں رکھتے، ہرگز خدا کے شریک نہیں ہوسکتے_

۱۹_ دوزخ کی آگ، کفر اختیار کرنے والے مشرکوں کے برے انجام کی جگہ ہے_

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب ...و ماواھم النار و بئس مثوی الظالمین

۲۰_ جہنم کی آگ، ستم کرنے والوں کے برے انجام کی جگہ ہے_ و ماواھم النار و بئس مثوی الظالمین

۲۱_ کفار، ایسے ستم کرنے والے ہیں جن کا برا انجام ہے_ سنلقی فی قلوب الذین کفروا ... و بئس مثوی الظالمین

۲۲_ مشرکین، ایسے ستم کرنے والے ہیں جن کا برا انجام ہے_ بما اشرکوا باللہ ...و بئس مثوی الظالمین

انسان: انسان کا انجام ۹;انسان کی خصوصیت ٦ ;انسان کے مختلف پہلو ۸

برہان: برہان کی اہمیت ١٤، ١٥

تعقل : تعقل کا سرچشمہ ١٦ ; تعقل کا شوق دلانا ١٥

توحید: توحید کے دلائل ١٣، ١٨

جنگ: ٤

جہنم: جہنم کی آگ ١٩، ٢٠

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے عوامل ٤

خدا تعالی: ١١

خدا تعالکا ارادہ ۸ ;خدا تعالی کا وعدہ ١ ;خدا تعالکی امداد ٢، ٣، ٤ ; خدا تعالکی حاکمیت ۸ ; خدا تعالکی ولایت ٢ ; خدا تعالی کی سنت ۸

خوف: ١، ٢، ٤ خوف کے اثرات ٥ ;خوف کے عوامل ٧، ١٤ ;ناپسندیدہ خوف ٥، ٧

راہ وروش: راہ وروش کی بنیادیں ۹

سزا: ١٩، ٢٠

شخصیت: شخصیت کیتشکیل کے عوامل ٦

شرک: اہل شرک کے معبود ١١، ١٧، ١٨ ;خدا تعالی کے ساتھ شرک ١١ ;شرک کے اثرات ٧

شکست: ٣ شکست کے عوامل ٥، ۹

ظالم: ظالموں کا انجام ٢٠، ٢١; ظالموں کی سزا ٢٠

عذاب: عذاب کے اہل ١٩، ٢٠

عقیدہ: باطل عقیدہ ١٢ ;عقیدہ کے صحیح ہونے کا معیار ١٢، ١٣، ١٥

فتح: جنگ میں فتح کے عوامل ٣، ۹

قلب: قلب کی اہمیت ٦

کفار: ۱۰ کفار کا انجام ۱۹، ۲۱; کفار کا خوف ۱، ۲، ٤; کفار کی سزا ۱۹; کفار کی شکست ۳; مشرک کفار ۳

مشرکین: ۳، ۱۰ ظالم مشرکین ۲۲; مشرکینکا انجام ۲۲; مشرکین کا عقیدہ ۱۲

معاشرہ: اسلامی معاشرہ ٤

آیت (۱۵۲)

﴿ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ حَتَّى إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا تُحِبُّونَ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الآخِرَةَ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْ هُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ وَاللهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ﴾

خدا نے اپنا وعدہ اس وقت پورا کردیا جب تم اس کے حکم سے کفار کو قتل کررہے تھےیہاں تک کہ تم نے کمزوری کا مظاہرہ کیا اور آپس میں جھگڑا کرنے لگے اور اس وقت خدا کی نافرمانی کی جب اس نے تمھاری محبوب شے کو دکھلادیا تھا _ تم میں کچھ دنیا کے طلب گارتھے اور کچھ آخرت کے _ اس کے بعد تم کو ان کفار کی طرف سے پھیر دیا تاکہ تمھارا امتحان لیا جائے اور پھر اس نے تمھیں معاف بھی کردیا کہ وہ صاحبان ایمان پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے _

۱_ دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ اور مقابلہ میں، مؤمن مجاہدوں کو خدا کی طرف سے نصرت اور مدد کا وعدہ_

و لقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ

جملہ "و لقد صدقكم الله وعده" اس بات كو بيان كررہا ہے كہ خدا پہلے ہى دشمنوں كى سركوبى اور مومنين كى فتح كا وعدہ دے چكا تھا_

۲_ خداتعالى وعدہ خلافى نہيں كرتا_ و لقد صدقكم الله وعده

وعدے كى سچائي اس كے عملى ہونے كے معنى ميں ہے_

۳_ احد كے مجاہدوں كى فتح و نصرت كا الہى وعدہ اس وقت پورا ہوا جب انہوں نے جنگ كے آغاز ميں، مشركين كو نابودى كى حد تك قتل كيا_ و لقد صدقكم الله وعده اذ تحسونهم باذنه جملہ "اذ تحسونهم"،"و لقد صدقكم الله" كے متعلق ہے، يعنى يہ وعدہ الہى كے پورا ہونے كے وقت كو بيان كررہا ہے "تحسونہم" مادہ "حس" سے نابودى كى حد تك قتل كرنے كے معنى ميں ہے_

٤_ جنگ احد كے آغاز ميں مجاہد مسلمانوں كى طرف سے قريش كے مشركوں پر خداوند متعال كے اذن و ارادہ كے ساتھ شديد حملے_ و لقد صدقكم الله وعده اذ تحسونهم باذنه

۵_ مادى عوامل و اسباب كى تاثير، خدا كے اذن و ارادہ كى مرہون منت ہے_ اذ تحسونهم باذنه

٦_ حوادث كا وقوع و انجام خداوند عالم كى حكمرانى كے قلمرو ميں ہے_ اذ تحسونهم باذنه

۷_ سستي، اختلاف اور جنگى امور ميں پيغمبر(ص) اكرم كے فرمان پر عمل نہ كرنا، جنگ احد ميں مسلمانوں كى شكست كے عوامل ميں سے تھے_ حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم

۸_ سستي، جھگڑا، تفرقہ اور سرپرست كے فرامين سے روگرداني، جنگجوؤں كى شكست كے عوامل ميں سے ہيں_
حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم

۹_ ايمانى معاشرہ كى فتح كيلئے وعدہ خدا كا پورا ہونا ان كى صفوں ميں اتحاد، ثابت قدمى اور ان كے راہبر كى پيروى كا مرہون منت ہے_ و لقد صدقكم الله وعده ... حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم

۱۰_ دشمنوں پر ابتدائي فتح كے بعد احد كے بعض مجاہدوں كى سستي، تفرقہ اور پيغمبراكرم(ص) كے فرمان پر عمل نہ كرنا_
حتى اذا فشلتم ... من بعد ما اريكم ما

تحبون

اگرچہ "فشلتم و تنازعتم ...و عصيتم" ميں ظاہراً خطاب جنگ احد كے تمام مسلمانوں سے ہے، ليكن آيت كے دوسرے حصہ ميں انہيں دو گروہوں دنيا طلب اور آخرت طلب ميں تقسيم كرنے كے قرينہ سے معلوم ہوتا ہے كہ "فشلتم ..."كا خطاب بعض مسلمانوں كو تھا نہ سب كو_

١١_ ايمانى معاشرہ كو فتح و كاميابى كے بعد سستي، تفرقہ، اور اپنے صالح راہبر كى نافرمانى كا خطرہ درپيش ہے_

حتى اذا فشلتم ... من بعد ما اريكم ما تحبون

١٢_ دين كے دشمنوں پر فتح، ايمانى معاشرے كى خواہش اور آرزو_ من بعد ما اريكم ما تحبون "ما تحبون" (جو تمہارى آرزو تھي) سے مراد دشمن پہ فتح ہے_

١٣_ جنگ ميں ثابت قدمى، اتحاد اور جنگجوؤں ميں ہم آہنگى اور الہى راہبروں كى پيروي، دشمن پر فتح كيلئے خداوند تعالى كا اذن حاصل كرنے كا عامل_ اذ تحسونهم باذنه حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم

"باذنہ" كا كلمہ اس بات كو بيان كرتا ہے كہ كاميابياں اذن خداوند متعال كى مرہون منت ہيں اور اس لحاظ سے كہ مسلمانوں كو پہلے مرحلہ ميں يعنى اختلاف اور سستى و روگردانى سے پہلے، كاميابى كا اذن دے ديا گيا تھا اور جب انہوں نے سستى كي، اختلاف كيا اور روگردانى كى تو فتح كا اذن ان سے اٹھا ليا گيا، معلوم ہوتا ہے فتح كيلئے خدا كے اذن كا دار و مدار جنگجوؤں كى كاركردگى پر ہوگا_

١٤_ ايمانى معاشرے كي، دشمنوں پر فتح كا سرچشمہ ارادہ الہى ہے_ من بعد ما اريكم ما تحبون "اري" ميں فاعل خداوند متعال ہے اور "ما تحبون" ميں "ما" سے مراد فتح ہے_

١٥_ مشركين قريش كى ابتدائي شكست كے بعد احد كے جنگجو مسلمانوں كى مال غنيمت پر دسترسى_

من بعد ما اريكم ما تحبون اگرچہ "ما تحبون" سے مراد دشمن پر فتح ہے ليكن " منكم من يريد الدنيا" كے قرينہ سے آيت شريفہ ميں اس كا لازمہ، يعنى "غنيمت" بھى مراد ہوسكتا ہے_

١٦_ احد كے بعض جنگجوؤں كى دنيا طلبي: مجاہدين كى سستي، اختلاف، پيغمبر اكرم (ص) كے فرمان سے انكار اور جنگ ميں شكست كا باعث بني_ حتى اذا فشلتم و ... منكم من يريد الدنيا

ایسا لگتا ہے کہ جملہ "منکم من یرید الدنیا"،"اذا فشلتم و تنازعتم فی الأمر و عصیتم"کی دلیل ہے_

۱۷_ دنیا طلبی اور مادیات سے دل لگانا، دین کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ اور جنگ میں سستی کے عوامل میں سے ہے_ حتی اذا فشلتم و ... منکم من یرید الدنیا

۱۸_ دنیا طلبی اور مادیات سے دل لگانا، جنگجوؤں کی صفوں میں اختلاف و نزاع اور ان کی شکست کے عوامل میں سے ہے_ و تنازعتم فی الأمر ...منکم من یرید الدنیا

۱۹_ دنیا طلبی اور مادیات سے دل بستگي، الہی راہبروں کے فرمان سے انکار کے عوامل میں سے ہے_
و عصیتم ... منکم من یرید الدنیا

۲۰_ احد کا ایک گروہ، دنیا طلب اور جنگی غنائم کو اکٹھا کرنے کے درپے تھا اور دوسرا گروہ آخرت کا طلبگار تھا_
منکم من یرید الدنیا و منکم من یرید الآخرة

۲۱_ جنگ میں ثابت قدمي، اتحاد اور پیغمبر اکرم (ص) کی تعلیمات کی پیروي، مجاہد مومنین کے آخرت طلب ہونے کی علامت ہے_ حتی اذا فشلتم ... منکم من یرید الآخرة اس صورت میں کہ دنیا طلبی (منکم من یرید الدنیا) "اذا فشلتم ..."کی دلیل ہو_ تو ان کے مقابل صفات آخرت کے خواہاں افراد کی خصوصیات ہوں گی یعنی آخرت کے خواہاں نہ جنگ میں سستی کریں گے اور نہ ہي ...

۲۲_ احد کے جنگجوؤں کی شکست، ان کیلئے آزمائش الہی تھي_ ثم صرفکم عنهم لیبتلیکم "صرفکم عنهم"یعنی تم کو لڑائي میں مصروف دشمن کے تعاقب سے منصرف کردیا اور اس انصراف کا لازمہ شکست ہے_

۲۳_ آخرت کے خواہاں ثابت قدم اور دنیا کے طالب سست عقیدہ لوگوں کی صفوں کو جدا کرنے کیلئے شکست و ناکامی بہترین آزمائش ہے_ منکم من یرید الدنیا ...ثم صرفکم عنهم لیبتلیکم

۲۴_ احد کے جنگجوؤں کی سستی، نافرمانی اور نزاع سے خداوند متعال کا درگذر کرنا_ حتی اذا فشلتم ...و لقد عفا عنکم

۲۵_ جنگجوؤں کی جنگی کوتاہیوں سے درگذر کرنا اچھا عمل ہے_ ولقد عفا عنکم

۲۶_ دشمن کے ساتھ جنگ میں سستي، نزاع ،پراگندگی اور راہبر کے فراامین سے کوتاہي، گناہ ہے اور عذاب کے مستحق ہونے کا موجب ہے_ حتی اذا فشلتم ... و لقد عفا عنکم کلمہ "عفو"کا ظاہر یہ ہے کہ کوئی گناہ ہوا ہے اور گناہ اس مورد میں وہی سستی و نزاع اور رہبر کے فرامین سے انکار ہے_

۲۷_ خداوند متعال کا مومنین پر خاص فضل و کرم ہے_ والله ذو فضل علی المؤمنین

۲۸_ ایمان، خدا کے خاص فضل کو پانے کا پیش خیمہ ہے_ والله ذو فضل علی المؤمنین

۲۹_ مؤمن گنہگاروں کو معاف کرنا، خدا کے فضل کا ایک جلوہ ہے_ و لقد عفا عنکم والله ذو فضل علی المؤمنین

جملہ "والله ذو فضل ..." عفو کیلئے ایک علت کی حیثیت رکھتا ہے یعنی چونکہ خدا صاحب فضل ہے اسلئے اس نے تمہارے گناہ سے درگذر کردیا_

۳۰_ حقیقی مؤمنوں کی آزمائش اور ان کی صفوں کا ان کے غیروں سے جدا کرنا، خدا کے فضل کا ایک پرتو ہے_*

لیبتلیکم و لقد عفا عنکم والله ذو فضل علی المؤمنین یہ اس صورت میں ہے کہ جملہ "والله ذو فضل علی المؤمنین" ، "لیبتلیکم"کیلئے ایک علت ہو_ یعنی صفوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کیلئے آزمائش کے مراحل وجود میں لانا خدا کے فضل و کرم میں سے ہے_

۳۱_ مؤمن کو فقط ایک گناہ کی وجہ سے، اہل ایمان کی صفوں سے خارج نہیں سمجھا جاسکتا_

و لقد عفا عنکم والله ذو فضل علی المؤمنین کلمہ "المؤمنین" کے مورد نظر مصادیق میں سے وہ لوگ ہیں کہ جو جنگ احد میں گناہ کے مرتکب ہوئے_ ورنہ مؤمنین پر فضل ان کے معاف کرنے کی دلیل نہیں ہوسکتا_

آخرت طلبي: ۲۰، ۲۱، ۲۳

آنحضرت(ص) : ۲۱،۱۶،۱۰،۷

اتحاد: اتحادکی اہمیت ۹، ۱۳ ;جنگ میں اتحاد۱۳، ۲۱

اختلاف: ۱۰، ۱۸ اختلاف کا خطرہ; ۱۱ ; اختلاف کی سرزنش ۱۱ ;

اختلاف کے اثرات ۸،۷;اختلاف کے عوامل ۱۶، ۱۸ ; جہادمیں اختلاف ۲۶

استقامت: استقامت کی اہمیت، ۹;جہاد میں استقامت۱۳، ۲۱

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ٤، ۷، ۱۰، ۱۵، ۲۰، ۲۲، ۲٤

اطاعت: آنحضرت (ص) کی اطاعت ۷، ۲۱ ;راہبر کی اطاعت ۹، ۱۳

امتحان: امتحان شکست کے ساتھ ۲۲;امتحان کا فلسفہ ۲۳، ۳۰

ایمان: آخرت پر ایمان کے عملی اثرات ۲۱; ایمان کے اثرات، ۲۸

تاریخ: تاریخ کا آغاز ٦ ;تاریخ کا مستقبل ٦

جانچنا: جانچنے کا معیار ۲۳، ۳۰، ۳۱

جنگ: ۸ جنگ کی غنیمت ۱۵ جہاد: ۱، ۳، ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱٤، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۲۱، ۲۳، ۲٦

خدا تعالی: خدا تعالی کا انتباہ ۱۱;خدا تعالی کادرگذر ۲٤ ; خدا تعالی کا اذن ٤، ۵، ۱۳ ; خداوند تعالی کا ارادہ ٤، ۵، ۱٤ ;خدا تعالی کافضل ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰;خدا تعالی کا وعدہ ۱، ۳، ۹; خدا تعالی کی امداد ۱، ۳; خدا تعالکی حاکمیت ٦ ;خدا تعالی کی خاص رحمت ۲۷; خدا تعالکے وعدہ کا حتمی ہونا ۲

دشمن: ۱۲ دین کے دشمن ۱۷

دنیا پرستي: ۲۰، ۲۳ دنیا پرستی کے اثرات ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹

دین: ۱۷

راہبري: ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۹

سپہ سالاري: ۱٦، ۲٦ جنگ میں سپہ سالاري۸

سزا: ۲٦
سستي: جہادمیں سستی ۱۰، ۱۷، ۲٦ ; سستی کی سرزنش ۱۱; سستی کے اثرات ۷، ۸; سستی کے عوامل ۱٦، ۱۷
شکست: احدمیں شکست ۲۲; جنگ میں شکست کے عوامل ۸; جہاد میں شکست ۲۳; جہاد میں شکست کے عوامل ۷، ۱٦، ۱۸
عذاب: عذاب کے اسباب ۲٦
عفو و درگذر: احد کے مجاہدوں سے عفو و درگذر ۲۵، ۲٤; گناہگاروں سے عفو و درگذر ۲۹
علت و معلول: طبیعی عوامل ۵
غزوہ احد: ۳، ٤، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱٦، ۲۰، ۲۲، ۲٤، ۲۵
فتح: ۱، ۳، ۱۳، ۹، ۱٤ جہادمیں فتح کے عوامل ۱، ۳، ۹، ۱۳، ۱٤ ; دشمنوں پر فتح ۱۲ ; فتح کے اثرات ۱۱
گناہ: گناہ کی مغفرت ۲۹ ;گناہ کے اثرات ۳۱
گناہگار: ۲۹
مجاہدین: ۲۱، ۲٤، ۲۵ مجاہدین کی امداد، ۱ ;مجاہدینمیں اختلاف ۱۰، ۱۸
مسلمان: ٤
مشرکین: مشرکین قریش ٤، ۱۵
معاشرہ: اسلامی معاشرہ کی آرزو ۱۲
مغفرت: ۲۹
مؤمنین: مجاہد مؤمنین ۲۱; مؤمنین کے فضائل ۲۷
نافرماني: آنحضرت (ص) کی نافرمانی ۱۰، ۱٦ ;راہبر کی نافرمانی ۱۱، ۱۹ ;سپہ سالار کی نافرماني۸، ۱٦، ۲٦ ;نافرمانی کا پیش خیمہ ۱۹ ;نافرمانی کی سزا ۲٦ ;نافرمانی کے اثرات ۷، ۸

آيت(۱۵۳)

﴿ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلاَ تَلْوُونَ عَلَى أحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غُمَّاً بِغَمٍّ لِّكَيْلاَ تَحْزَنُواْ عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلاَ مَا أَصَابَكُمْ وَاللّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

﴾ اس وقت كو ياد كرو جب تم بلندى پرجارہے تھے اور مڑكر كسى كو ديكھتے بھى نہ تھے جب كہ رسول پيچھے كھڑے تمھيں آوازدے رہے تھے جس كے نتيجہ ميں خدانے تمھيں غم ديا تاكہ نہ اس پر رنجيدہ ہو جو چيزہاتھ سے نكل گئي اور نہ اس مصيبت پر جو نازل ہوگئي ہے اور الله تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے_

۱_ كسى كى پروا كيئے بغير احد كے جنگجوؤں كا مشركين قريش كے مقابلے سے بھاگنا _

اذ تصعدون و لاتلوون على احد " اصعاد" سے كلمہ "تصعدون"كا، نظروں سے مخفى ہونے كى حدتك دور ہونے كے معنى ميں ہے، اور "لاتلون""لي"كے مادہ سے متوجہ اور مائل كرنے كے معنى ميں ہے يعنى تم معركہ سے دور ہوگئے اور كسى كى طرف توجہ نہيں كى اور فقط ميدان سے فرار ہونے كى فكر ميں تھے_

۲_ مسلمانوں كا احد كے ميدان جنگ سے گريز كرنا، جنگ ميں ان كى شكست كا موجب بنا_ ثم صرفكم عنهم ... اذ تصعدون يہ اس صورت ميں ہے كہ "اذ تصعدون"، "صرفكم" كے متعلق ہو اور كلمہ "اذ" يا تو علت بيان كرنے كيلئے ہو، يعنى تم نے شكست كھائي چونكہ فرار ہوگئے يا پھر ظرف زمان ہو يعنى تم نے شكست كھائي، جب تم فرار ہوئے_

۳_ دين كے دشمنوں كے ساتھ مقابلہ سے گريز، شكست و ناكامى كا باعث ہے_ ثم صرفكم عنهم ... اذ تصعدون

٤_ احد كى شكست ميں مسلمانوں كے ميدان جنگ سے

بھاگنے کے وقت ان کی آزمائش_ ثم صرفکم عنھم لیبتلیکم ...اذ تصعدون و لا تلوون علی احد اس صورت میں کہ " اذ تصعدون"، "لیبتلیکم" کے متعلق ہو، یعنی خدا نے آپ کو دشمن کے تعاقب سے باز رکھا تاکہ آزما سکے اور یہ آزمائش فرار کے وقت مرحلہ عمل میں آئي اور وقوع پذیر ہوئي_

۵_ جنگ احد اور اس میں مسلمانوں کی شکست کے علل و اسباب کی یاددہاني، مومنین کا فریضہ ہے_

اذ تصعدون و لاتلوون علی احد یہ اس صورت میں ہے کہ " اذ تصعدون"، "اذکروا" سے متعلق ہو_

٦_ اجتماعی میدانوں میں کامیاب نہ ہونے کے علل و اسباب کی یاددہانی کرانا، مومنین کی ہدایت کیلئے قرآن کا ایک طریقہ ہے تاکہ فاتحانہ انداز میں ان میدانوں میں حاضر ہوں_ اذ تصعدون و لاتلوون علی احد

۷_ خدا تعالی کا احد کے جنگجوؤں کو ان کے میدان جنگ سے بھاگنے پر معاف کردینا_

و لقد عفا عنکم ... اذ تصعدون و لاتلوون علی احد جملہ "لقد عفا عنکم" سے پتہ چلتا ہے کہ احد کے جنگجوؤں کا فرار (اذ تصعدون ...) بھی خدا کے عفو ودرگذر میں شامل تھا_

۸_ مسلمانوں کا جنگ احد کے کارزار سے گریز، خوف اور اضطراب موجب ہوا کہ وہ اپنے جنگجو ساتھیوں کو مدد پہنچانے سے غافل ہوجائیں_* حتی اذا فشلتم ... اذ تصعدون و لاتلوون علی احد

۹_ جنگ احد میں مسلمانوں کو بھاگنے سے روکنے کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کی کوشش، جبکہ ان کی طرف سے آنحضرت(ص) کی دعوت قبول کرنے میں لاپرواہی کرنا_ و لاتلوون علی احد و الرسول یدعوکم فی اخریکم

جملہ "والرسول یدعوکم ..." حالیہ ہے، یعنی اس حال میں کہ جب پیغمبر اکرم (ص) تمہیں بلارہے تھے تم بھاگ رہے تھے اور کسی کی طرف حتی کہ آنحضرت (ص) کی طرف بھی متوجہ نہیں تھے_

۱۰_ جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست سے بچانے کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کی مسلسل کوشش_ والرسول یدعوکم فی اخریکم

۱۱_ جنگ احد میں پیغمبر اکرم(ص) کی دعوت سے لاپرواہی برتنا، اس جنگ میں مسلمانوں کی شکست کا موجب بنا_

ثمّ صرفكم ... والرسول يدعوكم فى اخريكم اس صورت ميں كہ "اذ تصعدون "، "صرفكم" كے متعلق ہو، مذكورہ بالا آيت جنگ احد كى شكست كے علل و اسباب كو بيان كررہى ہے_يوں جملہ "و لا تلوون على احد و الرسول ..." كہ جو پيغمبر(ص) كى دعوت سے بے اعتنائي كو بيان كررہا ہے، بھى شكست كى ايك علت كا بيان ہوگا_

١٢_ مسلمانوں كا جنگ احد سے گريز كرنا اور انكا رسول خدا(ص) سے دور چلے جانا_ والرسول يدعوكم فى اخريكم كلمہ "فى اخريكم" ميں دعوت كے وقت پيغمبر اكرم(ص) كى حالت كا بيان ہے، يعنى جب پيغمبر اكرم(ص) تم كو آخر ميں اپنے مقام پر كھڑے پكار رہے تھے اور يہ مسلمانوں كے پيغمبر اكرم(ص) كے اطراف سے دور ہونے كو بيان كرتا ہے_

١٣_ جنگ احد كے آخرى لحظات تك مشركين قريش كے مقابلے ميں رسول خدا (ص) كى موجودگى اور استقامت_
والرسول يدعوكم فى اخريكم

١٤_ جنگ احد ميں شكست كھانے اور مشركوں پر فتح حاصل نہ ہونے پر مسلمانوں كا غمگين ہونا_

فأثابكم غما بغم جملہ "فأثابكم"كا جملہ "و لقد عفا عنكم" پر عطف ہے "بغم" ميں "بائ"بدليت كيلئے ہے اور "أثابكم" جو مرحمت اور مہربانى پہ دلالت كرتا ہے، كے قرينے نيز اس بات كو مد نظر ركھتے ہوئے كہ " غماً" عفو كے بعد واقع ہوا ہے،اس سے مراد ايك پسنديدہ غم و اندوہ ہے اور يہ پسنديدہ غم وہى كافروں كى مسلمانوں پہ فتح كا غم ہوگا يا پھر رسول خدا(ص) كى پيروى نہ كرنے اور دشمن كے مقابلہ ميں سستى كرنے كى خاطر ہوگا_

١٥_ مسلمانوں كا جنگى غنائم ہاتھ سے جانے اور جنگ احد ميں زخم كھانے كى وجہ سے اندوہناك ہونا_

فأثابكم غما بغم لكيلاتحزنوا على ما فاتكم و لا ما اصابكم دوسرے "غم" سے مراد ناپسنديدہ غم ہونا چاہيئے، كيونكہ خداتعالى نے اس كو ايك پسنديدہ غم ميں تبديل كرديا اور اس كو مسلمانوں كيلئے ايك اجر قرار ديا اور "لكيلا ..." كے قرينہ كے مطابق وہ ناپسنديدہ غم وہى جنگى غنائم كے ہاتھ سے كھودينے اور مسلمانوں كو پہنچنے والے نقصانات كا غم تھا_

١٦_ جنگ احد ميں پيغمبر اكرم(ص) كے فرامين سے لاپروائي برتنے كى خاطر مسلمانوں كا پشيمان اور اندوہناك ہونا_
فاثابكم غما بغم

مطلب نمبر١٤ کی توضیح کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مفہوم اخذ کیا گیا ہے_

١٧_مال غنیمت کے کھودینے کے غم کو پیغمبر(ص) کے فرمان سے کوتاہی کرنے کے غم میں تبدیل کرنا، جنگ احد کے سپاہیوں کیلئے خدا کی ایک بخشش اور لطف تھا_

فاثابکم غما بغم کلمہ "اثابکم" اس معنی پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تبدیل ہونا خدا کی ایک بخشش تھي_

١٨_ جنگ احد میں مسلمانوں کا پیغمبر اکرم(ص) کے فرامین سے کوتاہی کرنے کی خاطر پشیمان ہونا، خدا کے ان کے گناہوں سے درگذر کرنے کا نتیجہ_ و لقد عفا عنکم ... فاثابکم غما بغم فاء کے ذریعے "اثابکم" کا "عفا عنکم"پر عطف ترتیب اور دونوں جملوں کے درمیان رابطہ علیت پر دلالت کرتا ہے_

١٩_ مسلمانوں کے عصیان و نافرمانی اور ان کے جنگ احد سے فرار ہونے پر پیغمبر اسلام(ص) کا اندوہناک ہونا_

فاثابکم غما بغم بعض کا خیال ہے کہ دوسرے "غم" سے مراد وہ غم و اندوہ ہے کہ جو مسلمانوں نے اس جنگ میں پیغمبر(ص) کے حکم سے نافرمانی اور لشکر اسلام کو شکست سے دوچار کرنے کی وجہ سے پیغمبر اکرم(ص) کو پہنچایا ہے_

٢٠_ جنگ احد میں شکست سے ہمکنار ہونے، غنائم کے ہاتھ سے جانے اور مصیبتوں میں مبتلا ہونے پر مسلمانوں کا اندوہناک ہونا، اس اندوہ اور صدمے کا تاوان تھا جو انہوں نے پیغمبر اکرم(ص) کو پہنچایا_

فاثا بکم غما بغم یہ اس صورت میں ہے کہ "اثاب" سزا کے معنی میں ہو نہ جزا کے اور "غما"سے مراد مسلمانوں کا مال غنیمت ہاتھ سے جانے پر اندوہناک ہونا اور "بغم" سے مراد وہ صدمہ ہو جو رسول خدا(ص) کو پہنچایا گیا_ "بغم"میں "بائ" سببیت کے معنی میں لی گئي ہے_

٢١_ جنگ احد میں مسلمانوں پر حسرتوں اور غموں کی یلغار، رسول خدا(ص) کی مخالفت کا نتیجہ تھا_

اذ تصعدون ... فاثابکم غما بغم بعض مفسرین کا خیال ہے "بغم"میں "بائ" "الصاق" کیلئے ہے اور مراد بہت سے وہ غم ہیں جو یکے بعد دیگرے مسلمانوں پر اس جنگ میں آن پڑے اور یہ سب جنگ سے بھاگنے اور پیغمبر اسلام (ص) کے فرمان کی مخالفت کا نتیجہ تھا_ مندرجہ بالا مطلب میں "اثابکم"سزا کے معنی میں لیا گیا ہے نہ جزا کے_

۲۲_ مسلمانوں پر رسول خدا (ص) کی نافرمانی اور جنگ احد میں ناکامی کی وجہ سے غم و اندوہ کی یلغار کا سرچشمہ خدا کا اذن و ارادہ تھا تاکہ مسلمان ، زخموں اور مال غنیمت کے کھودینے کے غم و اندوہ کو بھلا دیں_

فاثابکم غما بغم لکیلاتحزنوا علی ما فاتکم و لاما اصابکم یہ اس صورت میں ہے کہ "لکیلا"، "اثابکم" کے متعلق ہو_

۲۳_ مادی منفعتوں کے زائل ہونے اور راہ خدا میں قتل ہونے والوں پر حسرت و اندوہ کا ناپسندیدہ ہونا_

لکیلاتحزنوا علی ما فاتکم و لاما اصابکم چونکہ خداوند متعال نے اپنے لطف و کرم سے ان پر ایک ایسا غم طاری کیا کہ وہ غنائم کے ہاتھ سے جانے اور جنگ میں قتل ہونے والوں کے غم کو اہمیت نہ دیں_ لہذا اگر ایسا غم پسندیدہ ہوتا تو اس کا بھلا دینا، جزا اور لطف و کرم شمار نہ ہوتا_

۲۴_ غموں کی پے در پے یلغار اور ان کی افزائش سابقہ غموں کو بھلا دیتی ہے_ فاثابکم غما بغم لکیلاتحزنوا

۲۵_ انسان کی چھوٹی سے چھوٹی حرکات و افعال سے خدا کی آگاہي_ واللہ خبیر بما تعملون "خبیر" اس کو کہا جاتا ہے جو مخفی اور باطنی پہلوؤں سے عالم و آگاہ ہو_

۲۶_ انسان کے چھوٹے سے چھوٹے اعمال سے بھی خدا تعالی کی آگاہیپہ توجہ، ناپسندیدہ کردار (جنگ سے فرار اور ...) کے اپنانے سے اجتناب کا پیش خیمہ بنتی ہے_ اذ تصعدون و لاتلوون ... واللہ خبیر بما تعملون

جملہ "واللہ ..." مخاطبین کو ناپسندیدہ اعمال سے اجتناب اور اچھے اور خدا کے پسندیدہ اعمال کو اپنانے کی ترغیب دلانے کیلئے ہے کہ جو آیت کے مورد کو مدنظر رکھتے ہوئے، مراد جنگ سے فرار اور فوجی احکام کی نافرمانی ہے_

۲۷_ جنگ احد میں خالد بن ولید کا مسلمانوں پر مسلط ہونا، اس جنگ کی شکست سے ان کے غم و اندوہ میں اضافے کا موجب بنا_ امام باقر(ع) "فاثابکم غما بغم" کے بارے میں فرماتے ہیں: فاما الغم الاول فالهزیمة والقتل و اما الآخر فاشراف خالد بن الولید علیهم_ [1] یعنی پہلے غم سے مراد شکست اور قتل ہے اور دوسرے غم سے مراد خالد بن ولید کا ان پر مسلط ہونا ہے_

---

۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۲۰، تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۲۱ ح ۱.

آنحضرت(ص): ۹، ۱۱، ۱۲، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۲۱، ۲۲ آنحضرت(ص) احد میں ۹، ۱۰، ۱۳ ; آنحضرت- (ص) کا جہاد ۱۳; آنحضرت(ص) کا غم و اندوہ ۱۹، ۲۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ٤،۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۷،، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲

امتحان: ٤

انسان: انسان کا عمل ۲۵

تاریخ: تاریخ کے حوادث کا ذکر ۵، ٦

تبلیغ: تبلیغ کی روش ٦

تحریک: تحریک کے عوامل ٦

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۲٦

جنگ: ۱۰، ۱۱ جنگ کی غنیمت ۱۵، ۱۷، ۲۰، ۲۲

جہاد: ۵، ۱۱، ۱۳ جہاد سے فرار ۱، ۲، ۳، ٤، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱۹، ۲٦

حسرت: ۱۵، ۲۱ ناپسندیدہ حسرت ۲۳

خالدبن ولید: ۲۷

خداتعالی: خدا تعالی کا ارادہ ۲۲ ; خدا تعالی کادرگذر ۷، ۱۸ ; خدا تعالی کا علم ۲۵، ۲٦

خوف: خوف کے اثرات ۸ ;ناپسندیدہ خوف ۸

درگذر: مجاہدین سے درگذر ۷

ذکر: ذکر کے اثرات ۲٦

راہ خدا: ۲۳

سپہ سالاري: ۹

جنگ میں سپہ سالاری ۱۰، ۱۱

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پہ عمل ٦

شکست: ۱۰، ۱٤، ۲۷ جہاد میں شکست ٤; جہاد میں شکست کے عوامل ۲، ۳، ۵، ۱۱

شہدائ: ۲۳

علم: ۲٦

عمل: ۲۵، ۲٦ عمل کا پیش خیمہ ٦

غزوہ احد: ۱، ۲، ٤، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۷

غم و اندوہ: ۱٤، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۷ غم و اندوہ کے اثرات ۲٤; غم و اندوہ کے عوامل ۲۲ ; ناپسندیدہ غم و اندوہ ۲۳

فتح: ۱۰

مجاہدین: ۷

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲، ۱۲ ; مسلمانوں کا امتحان ٤ ; مسلمانوں کا غم ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۷; مسلمانوں کی پشیمانی ۱٦، ۱۸ ; مسلمانوں کی حسرت ۱۵، ۲۱ ; مسلمانوں کی شکست ۱٤، ۲۷

مشرکین: مشرکین قریش ۱

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۵

آیت(۱۵۴)

﴿ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَى طَآئِفَةً مِّنكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الأَمْرِ مِن شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنفُسِهِم مَّا لاَ يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هَاهُنَا قُل لَّوْ كُنتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحَّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾

اس کے بعد خدا نے ایک گروہ پرپر سکون نیند طاری کردی اور ایک کو نیند بھی نہ آئي کہ اسے صرف اپنی جان کی فکر تھی اوران کے ذہن میں خلاف حق جاہلیت جیسے خیالات تھے اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ جنگ کے معاملات میں ہمارا کیا اختیار ہے آپ کہہ دیجئے کہ اختیار صرف خدا کا ہے ـ یہ اپنے دل میں وہ باتیں چھپائے ہوئے ہیں جن کا آپ سے اظہار نہیں کرتے اورکہتے ہیں کہ اگر اختیار ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے توآپ کہہ دیجئے کہ اگر تم گھروں میں بھی رہ جاتے تو جن کے لئے شہادت لکھ دی گئي ہے وہ اپنے مقتل تک بہر حال جاتے اور خدا تمھارے دلوں کے حال کو آزمانا چاہتا ہے اور تمھارے ضمیر کی حقیقت کو واضح کرنا چاہتا ہے اور روہ خودہر دل کا حال جانتا ہے ـ

اـ احد کے جنگجوؤں پر خدا کی طرف سے پر سکون نیند کا طاری کرنا، ان غموں کے بعد جو جنگ میں ان پر آئے ـ

ثم أنزل عليكم من بعد الغم امنة نعاساً "امنة"(اطمینان خاطر) "أنزل"کا مفعول ہے اور "نعاسا"(نیند) "امنة" کیلئے عطف بیان یا بدل ہے_

٢_ غموں کی پے در پے یلغار کے بعد، پر سکون نیند بندوں پر اللہ کی عنایت ہے_ ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاساً

٣_ نیند، غمزدہ اور مشکلات کے بھنور میں گھرے ہوئے انسانوں کیلئے سکون پہنچانے والے عوامل میں سے ہے_

ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاساً یہ اس صورت میں ہے کہ " أمنة"،"نعاساً"کیلئے "مفعول لہ "ہو_

٤_ جنگ احد کے بعد مسلمانوں کی اندوہناک اور انتہائی مضطرب حالت_ ثم أنزل عليكم من بعد الغم أمنة نعاساً

٥_ پر سکون نیند، جنگ احد کے فقط خداپرست جنگجوؤں پر طاری ہوئی_

ثم أنزل ... أمنة نعاساً يغشى طائفة منكم "طائفة قد اهمتهم ..."کے قرینہ سے، آیت میں مذکور پہلے " طائفۃً" (گروہ) سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ہم و غم دین اور خدا تعالی تھا_

٦_ جو لوگ جنگ احد میں فقط اپنی فکر میں تھے اضطراب میں غرق اور آسودہ و پر سکون نیند سے محروم رہے_

ثم أنزل ... يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم

٧_ خداپرستی اور آخرت طلبي، اطمینان قلب کے عطیہ سے بہرہ ور ہونے کی قابلیت پیدا کرنے کا پیش خیمہ ہے_

يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم

٨_ انسان کا دنیا طلب اورصرف اپنی فکر میں ہونا، اسکے اطمینان قلب کی نعمت سے محروم ہونے کا موجب ہے_

ثم أنزل ... يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم

٩_ جنگ احد میں مسلمان دو لشکروں کی صورت میں تھے، خداپرست و آخرت طلب اوردنیا طلب جو صرف اپنی فکر میں تھے_ يغشى طائفة منكم و طائفة قد اهمتهم انفسهم

١٠_ جنگ احد کے خودخواہ اوردنیا طلب مسلمانوں کے

خدا تعالی کے بارے میں جاہلانہ خیالات_و طائفة قد اهمتهم ... يظنون بالله غيرالحق ظنصص الجاهلية

١١_ خدا کے بارے میں احد کے مسلمانوں کی جاہلانہ نظر، ان میں خودخواہی اور دنیا طلبی کی حس کو برانگیختہ کرتی ہے_

و طائفة قد اهمتهم ... يظنون بالله غيرالحق ظنص الجاهلية معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "يظنون بالله ..."، "وطائفة قد اهمتهم انفسهم" کیلئے علت کے طورپر ہے_

١٢_ خداوند تعالی کے بارے میں غلط اور جاہلانہ سوچ، خودخواہی اور دنیا طلبی کے عوامل میں سے_و طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون بالله غيرالحق ظن الجاهلية

١٣_ انسان کی معرفت اور نظریات، اسکی خواہشات کی تشکیل میں مؤثرہیں_و طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون بالله غيرالحق ظنص الجاهلية

١٤_ خودخواہی اور دنیا طلبی انسان کو توحیدی نظریات اور دینی عقائد سے منحرف کردیتی ہے_

و طائفة قد اهمتهم انفسهم يظنون بالله غيرالحق ظن الجاهلية یہ اس صورت میں ہے کہ "يظنون بالله ...""قد اهمتهم"کا نتیجہ ہو نہ کہ اسکی علت کا بیان_

١٥_ جنگ احد کے بعض مسلمانوں کا اسلام کی حقانیت اوردشمنوں پر مسلمانوں کی کامیابی کے بارے میں آنحضرت(ص) کے وعدے میں شک و تردید کرنا_و طائفة ... يقولون هل لنا من الأمر من شيئ

بعض مسلمان سمجھتے تھے کہ چونکہ وہ اسلام لائے ہیں اور اسلام دین حق اور الہی دین ہے لہذا سارے امور اب ان کی خواہش کے مطابق آگے چلیں گے_ لیکن جس وقت انہوں نے شکست کھائی تو شک میں پڑگئے اور کہنے لگے گویا امور کا اختیار ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے_ نتیجتاً اسلام بھی دین حق نہیں ہے اور رسول خدا(ص) کے وعدے بھی غلط ہیں_

١٦_ یہ ایک جاہلانہ اور غلط تصور ہے کہ خدا مسلمانوں کو شکست سے دوچار نہ کرے گا_

يظنون بالله غيرالحق ... يقولون هل لنا من الأمر من شيئ

١٧_ شکستیں اور ناخوشگوار حوادث، کمزور عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کے پیغمبر اکرم (ص) کی حقانیت اور

اپنی فتح کے بارے میں خدا کے وعدوں میں شک و تردید کا موجب بنے_ طائفة ...یقولون هل لنا من الأمر من شیئ

۱۸_ کائنات کے تمام امور اور جنگوں میں فتح کی تدبیر، خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_ قل ان الأمر کله لله

۱۹_ امور کائنات کی تدبیر میں غیر خدا کی حاکمیت کا تصور (شرک افعالی) ایک جاہلانہ اور غلط تصور ہے_

یظنون بالله غیرالحق ظن الجاهلیة ... قل ان الأمر کله لله "ان الامر..." سے پتہ چلتا ہے کہ جاہلانہ خیال سے مراد امور کائنات میں غیر خدا کا بطور مستقل مؤثر ہونے پر اعتقاد رکھنا ہے اور یہ خود ایک قسم کا شرک ہے_

۲۰_ خدا محوری کا تصور: حق، توحیدی اور عالمانہ ہے_ یظنون بالله غیرالحق ظن الجاهلیة ...قل ان الأمر کله لله

۲۱_ خودپرست اور دنیادار مسلمانوں کا رسول خدا(ص) کے ساتھ منافقانہ برتاؤ_ و طائفة قد اهمتهم انفسهم ... یخفون فی انفسهم ما لایبدون لك

۲۲_ رسول خدا(ص) کی حقانیت کا انکار اور فتح کے بارے میں خدا کے وعدوں کو غلط سمجھنا، ایک ایسی چیز تھی جس کو جنگ احد میں شرکت کرنے والے خودخواہ افراد نے آنحضرت(ص) سے چھپائے رکھا_ و طائفة ... یخفون فی انفسهم ما لایبدون لك

۲۳_ احد کے خودخواہ اور دنیا طلب مسلمانوں کو اپنے جاہلانہ اور مشرکانہ طرز فکر کا رسول خدا(ص) کے سامنے فاش ہونے کا خوف_ و طائفة قد اهمتهم انفسهم ... یخفون فی انفسهم ما لایبدون لك

۲٤_ جنگ احد کے اختتام پذیر ہونے کے بعد، احد کے کمزور عقیدے والے مسلمانوں کی طرف سے شرک آلود اور شک میں ڈالنے والا غلط پروپیگنڈا_ یقولون لو کان لنا من الأمر شیء ماقتلنا ههنا

۲۵_ احد کے بعض جنگجوؤں کی شہادت اور اس جنگ میں شکست، کمزور عقیدہ مسلمانوں کی تردید کا موجب بني_ یقولون لو کان لنا من الأمر شیء ما قتلنا ههنا

۲٦_ مسلمانوں کی کامیابی و فتح یا شکست و شہادت،

اسلام کے حق ہونے یا باطل ہونے کی علامت نہیں ہے_ظن الجاهلية ... يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا ههنا

٢٧_ خدا کے بارے میں جاہلانہ خیالات، اسلام کی حقانیت اور خدا و رسول(ص) کے وعدوں میں تردید کا سبب ہے_
يظنون بالله غيرالحق ... يقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا ههنا

٢٨_ انسان کی موت اور اسکی کیفیت کا سرچشمہ تقدیر الہی ہے_قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم

٢٩_ راہ خدا میں شہادت، تقدیر الهي ہے_قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم

٣٠_ میدان جنگ اور مشکلات کے مقابلہ سے فرار، تقدیر میں لکھی گئي موت سے رکاوٹ نہیں بن سکتا_
قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم

٣١_ احد کے آخرت طلب اور خدا کو چاہنے والے مسلمان، شہادت کے مشتاق اور اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہوئے_قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم اسکے باوجود کہ آیت توحید افعالی کے بارے میں ہے اور اس مطلب کا بیان ہے کہ امور خدا کے ہاتھ میں ہیں، شہادت کیلئے روانہ ہونے کو خود فوجیوں کی طرف نسبت دی تاکہ شہادت کیلئے ان کے اشتیاق کو بیان کرے_ مقتل کے بجائے "مضجع" (سونے کی جگہ) کے کلمہ کا استعمال اس معنی کی تائید کرتا ہے_

٣٢_ دنیادار خودخواہوں کے شرکت نہ کرنے کی صورت میں بھي، خداپرست جنگجوؤں کا احد کے سپاہیوں کی صفوں میں حاضر ہونا_قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم

٣٣_ موت، تقدیر الہی ہے اور اس سے بالاتر ہے کہ انسان کی فکر اسکے وقت کا پتہ چلا سکے_
يقولون ... ما قتلنا ههنا قل لو كنتم فی بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم

٣٤_ روزمرہ کے حوادث، جنگیں، مشکلات، مصیبتیں اور موت، خدا کی طرف سے آزمائش ہے_

لبرز الذین ...و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم

۳۵_ الہی آزمائشیں لوگوں کے باطنی رجحانات کو آشکار کرنے کیلئے ہیں نہ کہ خدا کے ان کی اندرونی کیفیات سے اطلاع پانے کیلئے_و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم ... واللہ علیم بذات الصدور جملہ "واللہ علیم ..." اس حقیقت کو بیان کررہا ہے کہ جنگ احد میں الہی آزمائش "صرفکم عنھم" اسلئے نہیں تھی کہ خدا حقیقی مؤمنین اوردوسروں کوپہچان سکے چونکہ خدا جو کچھ دلوں میں گذرتا ہے اس سے آگاہ ہے، لہذا الہی آزمائش لوگوں کے باطن کو آشکار کرنے کیلئے تھي_

۳۶_ جنگ احد کے تلخ حوادث، دنیادار اور خودخواہ گروہ کے آخرت طلب اور خداپرست مسلمانوں سے آشکار ہونے کا موجب بنے_و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم

۳۷_ انسان کے اعمال و کردار میں انحراف کا سرچشمہ، اسکے باطنی رجحانات و محرکات کا انحراف ہے_

و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم و لیمحص ما فی قلوبکم چونکہ ان آیات میں ظاہری اعمال (جنگ سے فرار، اسلام کی حقانیت میں تردید کا اظہار اور...) کو باطن کا آئینہ قرار دیا گیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اعمال و کردار اسکے افکار کا نتیجہ ہیں_

۳۸_ جنگ کے دنوں کے حوادث، مشکلات اور راہ خدا میں مصیبتیں، جاہلیت کے عقائد سے مؤمنین کی فکر کو خالص کرنے اور دنیاوی و مادی خواہشات سے ان کے باطن کو پاک کرنے کا پیش خیمہ ہیں_

یظنون باللہ غیرالحق ... و لیبتلی اللہ ما فی صدورکم و لیمحص ما فی قلوبکم "لیمحص" تمحیص کے مادہ سے، عیوب و نقائص سے خالص کرنے کے معنی میں ہے اور یہ جملہ جنگ احد میں شکست کے اہداف میں سے ایک اورہدف کو بیان کرتا ہے_

۳۹_ خدا تعالی کا اہل ایمان کو سختیوں اور مشکلات میں بتلا کرنے کا ہدف، ان کی باطنی پاکیزگی اور تعمیر و تربیت ہے_

و لیمحص ما فی قلوبکم

۴۰_ باطن کا خلوص اور پاکیزگي، انسان کے مشکل اوقات میں حاضر ہونے کے مرہون منت ہے_

و لیمحص ما فی قلوبکم

۴۱_ خدا تعالی کا انسانوں کے اسرار و باطنی محرکات سے آگاہ ہونا_

منکم من یرید الدنیا ... واللہ علیم بذات الصدور

٤٢_ انسان کا اپنے محرکات اور باطنی رد عمل کے بارے میں خدا کی آگاہی پر توجہ کرنا، اسے نامناسب طرز عمل اپنانے سے روکتا ہے_یظنون باللہ ... یخفون فی انفسهم ... واللہ علیم بذات الصدور

آخرت: ٣١

آخرت طلبي: ٣١، ٣٦ آخرت طلبی کے اثرات ٧

آسائش: آسائش کے عوامل ١، ٢، ٣، ٥، ٦

آنحضرت(ص) : ٢١، ٢٢، ٢٣ آنحضرت(ص) کا وعدہ ٢٧; آنحضرت (ص) کی حقانیت ١٧، ٢٢

اخلاص: اخلاص کا پیش خیمہ ٣٨، ٤٠

اسلام: ٢٧ صدر اسلام کی تاریخ ١، ٤، ٥، ٦، ٩، ١٠، ١١، ١٥، ١٧، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٣١، ٣٢، ٣٦

اضطراب: ٤

اطمينان: اطمینان کا پیش خیمہ ٧ ;اطمینان کے عوامل ٣، ٥، ٦; اطمینان کے موانع ٨

امتحان: ١٦، ٣٩ امتحان کا فلسفہ ٣٥ ، ٣٩ ; امتحان کے ذرائع ٣٤; جنگ کے ذریعہ امتحان ٣٤; شکست کے ذریعہ امتحان ١٦ ;مشکلات کے ذریعہ امتحان ٣٤; مصیبت کے ذریعہ امتحان ٣٤ ;موت کے ذریعہ امتحان ٣٤

انسان: انسان کی ضروریات ١٣ ;انسان کے اسرار ٤١;انسان کے تمایلات ٣٥

ایمان: آخرت پر ایمان کے عملی اثرات ٣١

بصیرت: بصیرت کے اثرات ١٣

تحریک: تحریک کے عوامل ١١، ٣٧، ٤٢

جنگ: ٣٤ جنگ سے فرار ٣٠ ;جنگ کے اثرات ٣٨

جہاد: ٢٥

حقانیت: ١٧، ٢٢ حقانیت کا معیار٢٦

خداتعالی:

خدا تعالی کا احاطہ ۱۸ ; خدا تعالی کا علم ۳۵، ۴۱، ۴۲; خداوند تعالی کا وعدہ ۱۷، ۲۲، ۲۷; خداوند تعالی کی حاکمیت ۱۹ ; خداوند تعالی کی عنایات ۱، ۲

خودسازي: خودسازی کا پیش خیمہ ۳۹

دنیا پرست لوگ: ۲۲ دنیاپرست لوگوں کا خوف ۲۳

دنیاپرستي: دنیاپرستی کے اثرات ۸، ۱۴ ; دنیاپرستی کے عوامل ۱۲; مسلمانوں میں دنیاپرستی ۹، ۱۰، ۲۱، ۲۶

راز فاش کرنا: ۲۳

راہ خدا: ۲۹، ۳۱ راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۳۷

رجحان: ۳۵، ۳۷

شخصیت: شخصیت تشکیل پانے کے عوامل ۳۸، ۳۹، ۴۰

شرک: شرک افعالی ۱۹ ; شرک کا پیش خیمہ ۲۴

شک: ۱۵، ۱۷، ۲۴، ۲۵

اسلام میں شک ۲۷; شک کا سبب ۲۷

شکست: ۱۶، ۲۶ جہاد میں شکست کے اثرات ۲۵ ; شکست کے اثرات ۱۷، ۳۶

شہادت: ۲۵، ۲۹، ۳۱

عالم خلقت: عالم خلقت کی تدبیر ۱۸، ۱۹

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶ ، ۱۹، ۲۷، ۳۸ ; عقیدہ کے اثرات ۳۷

علم: علم کے اثرات ۱۳، ۴۲

غزوہ احد: ۱، ۵، ۴، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۱، ۳۲، ۳۶

غم و اندوہ: ۱، ۴ قضا و قدر: ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۳

گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ۲۷ ;گمراہی کے عوامل ۱۴، ۳۷ ; مائل ہونے میں میں گمراہی ۳۷

مجاہدین: احد کے مجاہدین ۱، ۵، ۹، ۱۵، ۲۲، ۲۵، ۳۱، ۳۲

مسلمان: ۱۰، ۱۱، ۲۳، ۳۶ صدر اسلام کے مسلمان ۱۵، ۱۷، ۲۱، ۲۴ ;

مسلمانوں کا اضطراب ٤; مسلمانوں کا امتحان ١٦; مسلمانوں کا شک ١٥،١٧،٢٤،٢٥; مسلمانوں کا غم ١، ٤; مسلمانوں کی آخرت طلبی ٣١، ٣٦; مسلمانوں کی اقسام ٩; مسلمانوں کی شکست ٢٦; مسلمانوں کی فتح ٢٦;مسلمانوں میں نفاق ٢١

مشکل: ٣٤ مشکل آسان کرنے کی روش ٣;مشکل کے اثرات ٣٨، ٣٩، ٤٠

مصیبت: ٣٤ مصیبت کے اثرات ٣٨

مفادپرستي: مسلمانوں میں مفادپرستی ٩، ١١ ;مفادپرستی کے اثرات ٨

موت: ٣٤

موت کا سبب ٢٨ ;موت کی تقدیر ٣٠، ٣٣

مؤمنین: مؤمنین کا امتحان ٣٩; مؤمنین کا عقیدہ٣٨

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات١٨، ٢٠

نفاق: مسلمانوں میں نفاق ٢١

نیند: نیند کے اثرات ١، ٢، ٣

ہدایت: ہدایت کے عوامل ٤٢

آیت(١٥٥)

﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْاْ مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُواْ وَلَقَدْ عَفَا اللّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ﴾

جن لوگوں نے دونوں لشکروں کے ٹکراؤ کے دن پیٹھ پھیرلی یہ وہی ہیں جنھیں شیطان نے ان کے کئے دھرے کی بنا پر بہکادیا ہے اور خدا نے ان کو معاف کردیا کہ وہ غفور اور حلیم ہے _

١_ جنگ احد کے محاذ سے بعض مسلمانوں کا بھاگنا اور پیٹھ پھیرنا_

ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان

۲_ استوار اور ثابت قدم مجاہدوں کا پیغمبر اکرم (ص) کے ہمراہ جنگ احد میں، جنگ کے آخری لمحات تک حاضر رہنا_

ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان اس صورت میں کہ "من"" منکم"میں تبعیض کیلئے ہو، دلالت کرتا ہے کہ ایک گروہ فرار ہوگیا اور ایک گروہ جنگ کے آخر تک پیغمبر اکرم(ص) کے ہمراہ موجود رہا اور دفاع کرتا رہا_

۳_ احد کے بعض مجاہدین کی لغزش (جنگ سے فرار)، ان میں شیطان کے نفوذ کی وجہ سے تھي_

ان الذين تولوا ... انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا

٤_ انسان کے گناہ اس میں شیطان کے نفوذ کا موجب بنتے ہیں_ انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا

اس صورت میں کہ "ما کسبوا" سے مراد تمام اعمال (اچھے یا بُرے) ہوں تو "بعض" سے مراد گناہ اور برا کردار ہوگا_

۵_ احد کے بعض مجاہدین کی خودخواہی اور دنیا پرستی ان میں شیطان کے اثر انداز ہونے اور میدان جنگ سے ان کے گریز کا موجب بني_ قد اهمتهم انفسهم ... ان الذين تولوا ... انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا

خودخواہی اور دنیا طلبی، جو کہ جملہ "قد اھمتہم انفسھم" کا معنی ہے، "ببعض ما کسبوا" کا روشن اور مورد نظر مصداق ہوسکتا ہے_

٦_ بعض گناہ، انسان کی گمراہی اور اسکے اندر شیطان کے نفوذ کا پیش خیمہ بنتے ہیں_

انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا اس صورت میں کہ "ما کسبوا" سے مراد گناہ ہوں نہ کہ سب اعمال تو اس سے مراد یہ ہوگا کہ بعض گناہ شیطان کے نفوذ کی زمین ہموار کرتے ہیں_

۷_ انسان کی خودخواہی اور دنیا پرستي، ترک جہاد اور جنگ سے فرار کیلئے شیطان کے نفوذ کا پیش خیمہ ہے_

قد اهمتهم انفسهم ... ان الذين تولوا منكم ... انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا

۸_ گناہ نہ کرنے والے انسانوں میں شیطان کے وسوسوں کا مؤثر نہ ہونا_

انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا خداوند عالم، انسان کے گناہ کو اسکے شیطان کی طرف کھنچے چلے جانے کا وسیلہ قرار دیتا ہے_ پس وہ دل کہ جس میں گناہ نہیں ہے، وسوسہ شیطان

اس میں مؤثر نہیں ہوسکتا_

۹_ دشمنان دین کے مقابلہ میں میدان جنگ سے گریز، ایک شیطانی لغزش ہے_ان الذين تولوا منكم ... انما استزلهم الشيطان

۱۰_ جنگ احد کے بھگوڑوں کے گناہ سے خدا کا درگذر کرنا_ان الذين تولوا ... و لقد عفا الله عنهم

۱۱_ فوجیوں کی جنگی خطاؤں (سپہ سالار کے فرامین سے کوتاہی اور...) سے عفو و درگذر ایک اچھا اور پسندیدہ امر ہے_
و لقد عفا الله عنهم ان الله عفور حليم

۱۲_ خدا تعالی "غفور"(بہت زیادہ بخشنے والا) اور "حلیم"(بردبار) ہے_ان الله غفور حليم

۱۳_ گناہوں اور لغزشوں سے خدا تعالی کا چشم پوشی اور درگذر کرنا، اسکے غفران و حلم کا پرتو ہے_
و لقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم

۱٤_ احد کے جنگجوؤں کی نافرمانی اور لغزش (میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنے) پر خداوند متعال کا حلم_
ان الذين تولوا ... ان الله غفور حليم

۱۵_ عقبہ بن عثمان اور عثمان بن سعد کا جنگ احد میں دشمن کے مقابلے سے فرار، شیطان کے وسوسوں کی وجہ سے تھا_ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا امام باقر(ع) اور امام صادق(ع) نے "انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا..."کے بارے میں فرمایا: فھو فی عقبة بن عثمان و عثمان بن سعد_[1]

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) احد میں ۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۵، ۱٤، ۱۵

اسماء و صفات: حلیم ۱۲، ۱۳، ۱٤ ;غفور ۱۲، ۱۳

بخشش: ۱۰، ۱۳

---

۱)تفسیر عیاشي، ج ۱ ص ۲۰۱ ح ۱۵٦، تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۲۲ ح ۱.

پاکیزگي: پاکیزگی کے اثرات ۸
جنگ: ۱۱
جہاد: جہاد سے فرار ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۰، ۱٤، ۱۵
خدا تعالی: خداوند تعالی کا درگذر کرنا ۱۰، ۱۳ ; خدا تعالی کی مغفرت ۱۲
خودخواہي: خودخواہی کے اثرات ۵، ۷
درگذر کرنا: درگذر کرنے کی قدروقیمت ۱۱
دشمن: ۹
دنیا پرستي: دنیاپرستی کے اثرات ۵، ۷
دین: دین کے دشمن ۹
روایت: ۱۵
سپہ سالاري: جنگ میں سپہ سالاری ۱۱
شیطان: شیطان کا دھوکہ دینا ۳، ۸، ۱۵ ;شیطان کے نفوذ کے عوامل ٤، ۵، ٦، ۷
عثمان بن سعد: ۱۵
عقبہ بن عثمان: ۱۵
غزوہ احد: ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۰، ۱٤، ۱۵
گمراہي: گمراہی کے عوامل٦
گناہ: گناہ کی بخشش ۱۰، ۱۳ ;گناہ کے اثرات ٤، ٦
مجاہدین: احد کے مجاہدین ۲، ۳، ۵، ۱۰ ;احد کے مجاہدین کی نافرماني ۱٤ ; مجاہدین سے درگذر ۱۱
مسلمان: صدراسلام کے مسلمان ۱
نافرماني: ۱٤ سپہ سالار کے حکم کی نافرمانی ۱۱

آیت(۱۵۶)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ كَفَرُواْ وَقَالُواْ لإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُواْ فِي الأَرْضِ أَوْ كَانُواْ غُزًّى لَّوْ كَانُواْ عِندَنَا مَا مَاتُواْ وَمَا قُتِلُواْ لِيَجْعَلَ اللّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴾ اے ایمان والو خبردار کافروں جیسے نہ ہوجاؤ جنھوں نے اپنے ساتھیوں کے سفریا جنگ میں مرنے پر یہ کہنا شروع کردیا کہ وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اورنہ قتل کئے جاتے_ خدا تمھاری علیحدگی ہی کو ان کے لئے باعث مسرت قرار دینا چاہتا ہے کہ موت و حیات اسی کے اختیار میں ہے اور وہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے_

۱_ مومنین کیلئے نظر و سوچ اور گفتار و کردار میں کافروں کی مشابہت سے پرہیز کرنا ضروری ہے_ یا ایها الذین آمنوا لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا

۲_ کفر اختیار کرنے والوں کا یہ خیال کہ گھر بیٹھنے یا میدان جنگ میں حاضر ہونے سے پرہیز، موت یا قتل ہونے سے رکاوٹ ہے_ یا ایها الذین آمنوا لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا ...ما ماتوا و ما قتلوا

۳_ جنگ احد میں شکست: اسلام، پیغمبر(ص) اور مسلمانوں کے خلاف کافروں اور منافقوں کے پروپیگنڈے کی یلغار کا پیش خیمہ بنی_ یا ایها الذین آمنوا لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانهم ...و ماتوا و ما قتلوا

جنگ احد میں بعض مسلمانوں کا قتل باعث بنا تھا کہ کافر یا منافق جو کہ میدان احد میں حاضر ہونے کے مخالف تھے انہوں نے جنگ کے نتائج اور اس میں مقتولین کی کثرت کو پیغمبر اسلام (ص) کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا ذریعہ بنایا، وہ کہتے تھے اگر ہماری بات مان لیتے اور پیغمبر (ص) کے ساتھ نہ جاتے تو یہ ناخوشگوار حوادث پیش نہ آتے_

٤_ تقدیر الہی پر مادی عوامل کی حاکمیت کا گمان، ایک کفر آمیز خیال ہے_ لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانهم ... ما ماتوا و ما قتلوا خداوند متعال اس فکر کو کفر آمیز کہتے ہوئے کہ جنگ یا سفر (مادی عوامل) انسان کی موت کو معین کرتے ہیں، مؤمنوں کو تعلیم دے رہا ہے کہ یہ اس موت کے عوامل میں سے نہیں ہیں جو تقدیر الہی ہے_

٥_ زندہ رہنا، کفر پیشہ ظاہری مسلمانوں کی خواہش ہے اگرچہ یہ دین سے دفاع کے سلسلہ میں اپنی کوتاہیوں اور تقصیروں کی تاویلیں کرنے کے ساتھ ہی ہو_ لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانهم ... ماتوا و ما قتلوا

١_ چونکہ کفر پیشہ ظاہری مسلمانوں کا اعتراض اس بات پر تھا کہ اگر مجاہدین جنگ میں شرکت نہ کرتے تو قتل نہ ہوتے، معلوم ہوتا ہے کہ اعتراض کرنے والے چاہتے تھے زندہ رہیں اگرچہ پیغمبر اکرم (ص) کا دین اور شریعت دفاع کے بغیر رہے_

٢_ مندرجہ بالا مطلب میں "لاخوانہم" کے قرینے سے " الذین کفروا" سے مراد، وہ ضعیف الاعتقاد مسلمان ہیں جو کفر آمیز فکر رکھتے تھے_

٦_ ایمانی معاشرے کیلئے دشمن کے پروپیگنڈے کی یلغار سے دینی عقائد اور معارف کا دفاع کرنا ضروری ہے_

لاتکونوا کالذین کفروا و قالوا لاخوانهم اذا ضربوا فی الارض دینی عقائد و معارف کے بارے میں خداوند متعال کا دفاع کرنا "لاتکونوا ..."ایک درس ہے مسلمانوں کیلئے کہ ان معارف و عقائد کا دفاع کریں_

٧_ میدان جنگ کے بھگوڑوں کا افسوس اور حسرت، یہ جاننے کے بعد کہ موت و حیات خدا کی تقدیر ہے_

لاتکونوا ... ما ماتوا و ما قتلوا لیجعل الله ذلک حسرة فی قلوبهم اگر "لیجعل" محذوف کے متعلق ہو یعنی اس حقیقت کا بیان ہو کہ موت و حیات خدا کی تقدیر ہے تو یہ اسلئے ہوگا کہ جنگ میں کوتاہی کرنے والے اپنے کئے پر نادم ہوں کیونکہ انہیں معلوم

ہوگیا کہ اگر جنگ میں شرکت کرتے تو چونکہ تقدیر نہیں تھي، قتل نہ ہوتے_

۸_ موت و حیات کے بارے میں جاہلانہ افکار (خدا کے ارادے پر مادی عوامل کا حاکم ہونا) کفر اختیار کرنے والوں کیلئے قیامت کے وقت حسرت کا موجب ہیں_ لو كانوا عندنا ما ماتوا و ما قتلوا ليجعل الله ذلك حسرة فى قلوبهم

بعض مفسرین کا خیال ہے کہ آیہ شریفہ میں زمان حسرت سے مراد روز قیامت ہے_

۹_ کفر اختیار کرنے والوں کے سازشی پروپیگنڈے سے اہل ایمان کی لاپروائي، ان کے دلوں میں حسرت پیدا کرتی ہے_ لاتكونوا كالذين كفروا ... ليجعل الله ذلك حسرة فى قلوبهم یہ اس صورت میں ہے کہ "لیجعل"، "لاتکونوا" سے متعلق ہو_

۱۰_ حسرت آمرین رجحانات سے پرہیز کرنے کیلئے انسان کا ہوشیار رہنا ضروری ہے_ لاتكونوا كالذين كفروا ... ليجعل الله ذلك حسرة فى قلوبهم

۱۱_ موت و حیات ہر حال میں خدا کے قبضہ قدرت میں ہے اور سفر یا میدان جنگ میں حاضر ہونا اسکی تقدیر کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے_ قالوا ... ما ماتوا و ما قتلوا ... والله يحيي و يميت خداوند متعال ان لوگوں کے جواب میں کہ جو جہاد اور سفر کو موت کے معین کرنے کا عامل سمجھتے تھے، فرماتا ہے "والله یحیي و یمیت" یعنی مادی عوامل تعین کرنے والے نہیں ہیں، جو کچھ ہے خدا تعالی کے ہاتھ میں ہے اور اسکی تقدیر ہے_

۱۲_ موت و حیات کے عوامل کے بارے میں اہل ایمان اور کفار کی متضاد سوچ_ و قالوا ... ما ماتوا و ما قتلوا ... والله يحيي و يميت

۱۳_ موت کے تقدیر الہی ہونے کا اعتقاد، انسان کے سفر جہاد اور میدان جنگ (زندگی کے مشکل میدانوں) میں حاضر ہونے کے خوف وہراس کو ختم کردیتا ہے_ قالوا ... ما ماتوا و ما قتلوا ... والله يحيي و يميت

جملہ "والله یحیي و یمیت" ہوسکتا ہے کہ جنگ میں شرکت کے خوف کو دور کرنے کیلئے ذکر کیا گیا ہو_

۱۴_ بندوں کی رفتار و کردار سے خداوند متعال کا آگاہ ہونا_

والله بما تعملون بصير

۱۵_بندوں کے کردار پر خداوند متعال کی نظر و نظارت جہاد ترک کرنے والوں کیلئے ایک انتباہ_

ان الذین تولوا منکم ... والله بما تعملون بصیر

۱٦_ انسانوں کے کردار پر خداوند متعال کی نظر و نظارت کی جانب توجہ، ان کو راہ خدا میں جنگ و پیکار (پسندیدہ اعمال) پر آمادہ کرتی ہے_ان الذین تولوا منکم ...والله بما تعملون بصیر

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳

انسان: انسان کا عمل ١٤

بصیرت: بصیرت کی اہمیت ١٠

بین الاقوامی روابط: ١

تحریک: تحریک کے عوامل ١٦

تمایل: ناپسندیدہ تمایل ١٠

جنگ: ١٣ جنگسے فرار ٢

جہاد: ۳ جہاد سے فرار ۷، ۱۵ ; جہاد کا پیش خیمہ ١٦ ; دفاعیجہاد ٦

حسرت: ٧ حسرت کے عوامل٩، ١٠ ;قیامت میں حسرت٨

حیات: ٨ حیات کا سرچشمہ، ١١، ١٢ ;حیات کی تقدیر ٧ ; حیات کے ساتھ محبت ٥

خدا تعالی: خدا تعالی کا احاطہ ١١ ;خدا تعالی کا انتباہ ١٥ ; خداوند تعالی کی نظارت ١٤، ١٥، ١٦

خوف: جنگ میں خوف١٣;خوف کے موانع ١٣

دشمن:

دشمن کی سازش ٦

دین: دین کی حفاظت ٥، ٦

راہ خدا: ١٦

شکست: ٣ جہاد میں شکست کے اثرات ٣

عقیدہ: ٥، ١٢

باطل عقیدہ ٢، ٤، ٨

علت و معلول: طبیعی عوامل ٤

علم: علم کے اثرات ٧، ١٦

عمل: ١٤ ناپسندیدہ عمل ١٥ ;نیک عمل کا پیش خیمہ ١٦

غزوہ احد: غزوہ احد کی شکست ٣

غوروفکر: غوروفکر نہ کرنے کے اثرات ٨

قضا و قدر ٢، ٤، ٧، ١١، ١٣

قیامت: ٨

کفار: کفار سے منہ پھیرنا ١ ;کفار کا برتاؤ ٣ ;کفار کا عقیدہ ٢، ٤، ٥، ١٢ ; کفار کا ماحول بنانا٣ ;کفار کانظریہ کائنات ١٢ ;کفار کی حسرت ٨;کفارکی سازش ٩ ; کفار کے رجحانات ٥

مجاہدین: مجاہدین کی حسرت ٧

معاشرہ: معاشرہ کی ذمہ داری ٦

منافقین: منافقین کا برتاؤ ٣;منافقین کا ماحول بنانا٣

موت: ٨ موت کا سرچشمہ ١١، ١٢ ;موت کی تقدیر ٧، ١٣

مؤمنین: مؤمنین کا عقیدہ ١٢ ;مؤمنین کی حسرت ٩;مؤمنین کی ذمہ داری ١

نظریہ کائنات: ١٢ توحیدی نظریہ کائنات ١١ ; نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ١٣، ١٦

آیت(۱۵۷)

﴿ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾

اگر تم راہ خدا میں مرگئے یا قتل ہوگئے تو خدا کی طرف سے مغفرت اور رحمت ان چیزوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے جنھیں یہ جمع کررہے ہیں_

۱_ قتل ہونا (شہادت) اور راہ خدا میں مرنا گناہوں کی مغفرت اور خداوند متعال کی رحمت سے بہرہ ور ہونے کا موجب ہے_و لئن قتلتم فی سبیل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة حکم و موضوع کی مناسبت (موت اور مغفرت) تقاضا کرتی ہے کہ "فی سبیل اللہ" "متم" کے بعد مقدر ہو_

۲_ہدف اور راستے کا الہی ہونا، انسان کے اعمال کی قدروقیمت کا معیار ہے_

و لئن قتلتم فی سبیل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة مسلماً تمام انسان مرجاتے ہیں یا قتل ہوتے ہیں، لہذا وہ چیز جو قدروقیمت رکھتی ہے اور انسان کی سعادت کو لئے ہوئے ہے وہ وہی معنی ہے کہ جو "فی سبیل اللہ" سے حاصل ہوتا ہے کہ جسے ہدف اور راستے کے الہی ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے_

۳_ انسانوں کے اعمال و کردار کی تعیین میں ہدف کی تاثیر_و لئن قتلتم فی سبیل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة

٤_ راہ خدا میں شہادت، اسکے راستے میں موت سے زیادہ مقام و منزلت رکھتی ہے_و لئن قتلتم فی سبیل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة شہادت کا ذکر میں مقدم ہونا، اسکے مرتبہ میں مقدم ہونے پر دلالت کرتا ہے_

٥_ خداوند متعال جنگ احد کے جنگجو شہدا کی مغفرت کرنے والا اور انہیں اپنی رحمتیں بخشنے والا ہے_

و لئن قتلتم فى سبيل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة

چونکہ مورد بحث آیت ان آیات کے ضمن میں آئي ہے کہ جن میں جنگ احد کے مسائل ذکر ہوئے ہیں لہذا ہوسکتا ہے کہ براہ راست جنگ احد کے شہیدوں کی طرف اشارہ ہو_

٦_ خداوند متعال کی طرف سے انسان کے گناہوں کی مغفرت، خدا کی خاص رحمت سے اسکے بہرہ مند ہونے کاپیش خیمہ ہے_لمغفرة من الله و رحمة چونکہ آیت شریفہ میں کلمہ " مغفرة" ، "رحمة"پر مقدم ہوا ہے، اس سے نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ گناہوں کی مغفرت خدا کی خاص رحمت کو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ہے_

٧_ خدا کی مغفرت اور رحمت، تمام مال و ثروت اور دنیاوی وسائل سے زیادہ قدروقیمت رکھتی ہے_لمغفرة من الله و رحمة خير مما يجمعون

٨_ راہ خدا میں موت یا شہادت، دنیا میں رہنے اور دولت جمع کرنے سے زیادہ قدروقیمت رکھتی ہے_و لئن قتلتم فى سبيل الله او متم ...خير مما يجمعون

٩_ کفر اختیار کرنے والوں کے غلط خیال میں، دنیا میں زندہ رہنا اور دولت جمع کرنا شہادت اور رحمت و مغفرت الہی سے زیادہ قدروقیمت رکھتا ہے_لو كان عندنا ما ماتوا و ما قتلوا ... لمغفرة من الله و رحمة خير مما يجمعون

جملہ " لو کانوا ..." دنیاوی زندگی کے ساتھ کفار کے والہانہ لگاؤ کو بیان کررہا ہے اور جملہ "خیر مما یجمعون" زندہ رہنے کے ہدف کی وضاحت کررہا ہے، یعنی کفر اختیار کرنے والوں کا دنیا میں رہنے کا ہدف، دنیاوی منافع کو حاصل کرنا اور دولت اکٹھی کرنا ہے اور وہ ان ختم ہوجانے والے منافع کو رحمت اور مغفرت الہی سے بالاتر سمجھتے ہیں لہذا راہ خدا میں قتل ہونے والوں پہ افسوس کرتے ہیں_

١٠_ جو راہ خدا میں مرتے ہیں یا شہید ہوتے ہیں ان کے بلند مقام کا بیان، موت و حیات کے بارے میں کفار کے نظریئے کے بطلان پر دلالت کرتا ہے_لو كانوا عندنا ما ماتوا و ما قتلوا ... و لئن قتلتم اومتم لمغفرة من الله و رحمة خير مما يجمعون

١١_ موت و حیات کے تقدیر الہی ہونے پر ایمان، اور شہادت کی اعلي قدروقیمت کی پہچان دین کے دشمنوں کے ساتھ جنگ کی طرف جانے کو آسان بنادیتی ہے_والله يحيي و يميت ...و لئن قتلتم فى سبيل الله اومتم لمغفرة من الله و رحمة خير مما يجمعون

خداوند متعال دو نکتوں کو بیان کرکے مؤمنین کو جہاد کی ترغیب دلاتا ہے:

۱_ موت و حیات خدا کے ہاتھ میں ہے اور طبیعی عوامل اس کو معین نہیں کرتے_

۲_ راہ خدا میں جان دینے والوں کو بخش دیا جاتا ہے اور خدا کی خاص رحمت ان کے شامل حال ہوتی ہے_ لہذا با ایمان مومنین ان دوچیزوں کی وجہ سے، ہرگز جہاد میں شرکت کرنے میں تردد کا شکار نہیں ہوتے_

۱۲_ راہ خدا میں شہادت کی بلند قدر و قیمت پر ایمان، انسان کو دنیاوی وابستگیوں سے نجات دلاتا ہے_

و لئن قتلتم ... لمغفرة من الله و رحمة خير مما يجمعون

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۱، ۱۲

جانچنا: ۱۰

خداوند تعالی: خداوند تعالی کی رحمت ۵، ۶، ۷، ۹ ; خدا تعالی کی مغفرت ۵، ۶، ۷، ۹

دنیا: دنیاوی وسائل کی قدر و قیمت ۷، ۸، ۹

دنیا پرستي: دنیا پرستی کے موانع ۱۲

راہ خدا: ۱، ٤، ۸، ۱۰، ۱۲

راہ خدا پہ چلنا۲

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ۳

رحمت: رحمت کے اسباب ۱، ٦

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل ۱۱

شہادت: ۱، ۱۲ شہادت کی فضیلت ٤، ۸، ۱۱، ۱۲

شہدائ: شہداء کی مغفرت ۵; شہداء کے فضائل ۱۰

عقیدہ: ۱۰ باطل عقیدہ ۹

عمل: ۱۱ عمل کا پیش خیمہ ۱۱ ; عمل کی قدر و قیمت ۲، ۳

غزوہ احد: ۵

قدر و قیمت: ۷، ۸ قدر و قیمت کا معیار ۲، ۳، ۹

قضا و قدر: ۱۱

کفار: کفار کا جانچنا ۱۰; کفار کا عقیدہ ۹، ۱۰

گناہ: گناہ کی مغفرت ٦

مجاہدین: مجاہدین کی مغفرت ٥

مشکل: مشکل آسان کرنے کا طریقہ ۱۱

مغفرت: ٥، ٦ مغفرت کے اسباب ۱

موت: ۱، ٤، ۸، ۱۰، ۱۲ موت کی تقدیر ۱۱

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۱۱

ہدف: ہدف کا کردار ۳

آیت (۱٥۸)

﴿وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لإِلَى الله تُحْشَرُونَ﴾

اور تم اپنی موت سے مرو یا قتل ہوجاؤ سب اللہ ہی کی بارگاہ میں حاضر کئے جاؤ گے ـ

۱ـ مرنا یا قتل ہونا، چاہے خدا کے راستے میں ہو یا غیر کے راستے میں، خدا کی طرف جانا ہے نہ کہ نابودی اور فنا کی طرف ـ و لئن متم او قتلتم لالی اللہ تحشرون اس لحاظ سے کہ "فی سبیل اللہ "کی قید ذکر نہیں کی گئي نتیجہ نکلتا ہے کہ مراد، ہر طرح کا مرنا اور قتل ہونا ہے اور اس معنی کی تائید مرنے کے قتل ہونے پر مقدم ہونے سے بھی ہوتی ہے، سابقہ آیت کے برعکس ـ

۲ـ اجر و جزا کیلئے، انسانوں کی بازگشت خداوند عالم کی جانب ہے ـ ولئن متم اوقتلتم لالی اللہ تحشرون جملہ "لالی اللہ تحشرون" جزا و اجر الہی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے ـ

۳ـ روز حشر اور انسان کا موت کے بعد بقا پہ ایمان، دشمنان دین کے خلاف میدان جنگ میں حاضر

ہونے کیلئے اسے آمادہ کرتی ہے۔ و لئن متم او قتلتم لالی اللہ تحشرون

خداوند اس مطلب کے بیان کے ساتھ کہ انسان مرنے یا قتل ہونے سے، خواہ وہ دنیاوی منافع کی راہ میں ہو خواہ خدا کی راہ میں، اسکی طرف محشور ہوتا ہے، جہاد کی ترغیب دلا رہا ہے اور راہ خدا میں اسکے جذبہ جہاد کی تقویت کر رہا ہے۔

انسان: انسان کا انجام ۱، ۲، ۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۳؛ قیامت پہ ایمان ۳

تحریک: تحریک کے عوامل ۳

جہاد: جہاد کا پیش خیمہ ۳

خدا تعالی: خداوند تعالی کا اجر ۲؛ خدا تعالی کی طرف سے سزائیں ۲

راہ خدا: ۱

شہادت: ۱

عمل: عمل کا پیش خیمہ ۳

قیامت: ۳

موت: ۱

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۳

آیت(۱۵۹)

﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾

پیغمبریہ اللہ کی مہربانی ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم ہو ورنہ اگر تم بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ تمھارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے لہذا اب انھیں معاف کردو_ انکے لئے استغفار کرو اور ان سے امر جنگ میں مشورہ کرو اور جب ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کروکہ وہ بھروسہ کرنے والوں کودوست رکھتا ہے_

۱_ پیغمبر اکرم (ص) خوش اخلاق اور لوگوں سے نرم رویہ رکھتے تھے اور ہر طرح کی سنگدلی اور خشونت سے دور تھے_

فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب "لنت"، مصدر "لين" سے مہربانی اور خوش اخلاقی کے معنی میں ہے اور "فظا" ستمگر اور بدخلق کے معنی میں ہے اور "غليظ القلب" سنگدل اور بے رحم کے معنی میں ہے_

۲_ پیغمبر اکرم (ص) کی نرمی اور لوگوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کا تنہا سرچشمہ خدا کی رحمت ہے_

فبما رحمة من الله لنت لهم "بما رحمة" کا اپنے متعلق "لنت" پہ مقدم ہونا، حصر پہ دلالت کرتا ہے_

۳_ پیغمبر اکرم (ص) کی ان مسلمانوں کے ساتھ نرمی اور اچھا برتاؤ جنہوں نے آپ (ص) کے فرامین سے نافرمانی کی اور احد کے محاذ سے فرار ہوئے_ فبما رحمة من الله لنت لهم نرمی اور اچھا برتاؤ غالباً نافرمانی اور مخالفت کے مورد میں ہے اور موردنظر مصادیق میں سے ، سابقہ آیات کے قرینہ کے مطابق ،جنگ احد کے

نافرمان ہیں_

٤_ الہی راہبروں کیلئے لوگوں کے ساتھ، خوش اخلاقی نرمی اور مہربانی کے ساتھ پیش آنا ضروری ہے_
فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

٥_ لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور نرمی کا سرچشمہ، خدا کی رحمت ہے_ فبما رحمة من الله لنت لهم

٦_ پیغمبر اکرم (ص) کی لوگوں کے ساتھ نرمي، خوش اخلاقی اور مہربانی آنحضرت(ص) کی طرف ان کے مائل ہونے کے عوامل میں سے ہے_ و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

٧_ راہبروں کی خشونت اور سنگدلي، ان کے اطراف سے لوگوں کے پراگندہ ہونے کا موجب ہے_ و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

"انفضوا"، "فض" سے تفرقے اورپراگندگی کے معنی میں ہے_

٨_ لوگوں سے برتاؤ میں، خوش خلقی اور نرمی کی ترغیب اور سنگدلی و خشونت کی مذمت_
و لوكنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

٩_ دینی رہبروں کی طرف لوگوں کا مائل ہونا، ان کی مہربانی اور خشونت و سنگدلی سے پرہیز کا مرہون منت ہے_
فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك

١٠_ الہی راہبروں کے مشکل حالات میں اپنی امت کے ساتھ خوش اخلاقی و مہربانی کے ساتھ پیش آنے کا خاص کردار_ فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك

اس آیت کا جنگ احد اور اس سے پیدا شدہ مشکلات کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کے ضمن میں آنا، اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ سختیوں اور مشکلات کے وقت راہبروں کی لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور مہرباني، خاص اہمیت کی حامل ہے_

١١_ شکستیں اور مشکلات، معاشرے کے اپنے راہبروں سے پراگندہ ہونے کا پیش خیمہ، اور لوگوں کے ساتھ ان کی نرمی اسکے خاتمہ کا سبب ہے_* فبما رحمة من الله لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

اس آیت کے سابقہ آیات کے ساتھ تعلق کے پیش نظر کہ جن میں جنگ احد کی شکست اوراس سے پیدا شدہ مشکلات کو بیان کیا گیا ہے، سے

نتیجہ حاصل کیا جاسکتا ہے کہ اس جنگ کی شکست و مشکلات مسلمانوں کے رسول خدا(ص) سے پراگندہ ہونے کاپیش خیمہ بنی اور جو چیز آپ(ص) سے لوگوں کے متفرق ہونے سے مانع ہوئي وہ لوگوں کے ساتھ آپ (ص) کی خوش اخلاقی اور نرمی تھي_

١٢_ خطاکاروں سے درگذر کرنا ، ان کیلئے طلب مغفرت کرنا اور اجتماعی امور میں مشورہ کرنا، پیغمبر اکرم(ص) کا مسلمانوں کے بارے میں فریضہ ہے_ فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر

١٣_ لوگوں کی خطاؤں سے درگذر کرنا اور ان کیلئے طلب مغفرت کرنا نیز اجتماعی مسائل میں مسلمانوں سے مشورہ کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کی مہربانی اور خوش اخلاقی کا ایک پرتو ہے_ و لو كنت فظا غليظ القلب ... فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر

"فاعف عنهم و ..." کی ان سابقہ جملوں پر تفریع جن میں پیغمبر (ص) کی خوش خلقی کو بیانکیا گیا ہے، درحقیقت آپ (ص) کی نیک سیرت کے بعض اور مصادیق کی طرف اشارہ ہے_ قابل ذکر ہے کہ درگذر کا حکم اور .... اسکے جاری رکھنے کے معنی میں ہے_

١٤_ اپنے حقوق کی نسبت لوگوں سے درگذر کرنا اور خدا کے حقوق کی نسبت ان کیلئے طلب مغفرت کرنا"پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ تھا_ فاعف عنهم و استغفر لهم اس لحاظ سے کہ پیغمبر اکرم (ص) ایک طرف لوگوں سے درگذر کرنے اور دوسری طرف ان کیلئے خدا سے طلب مغفرت کرنے پر مامورہیں ، نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے کہ "فاعف" سے مراد پیغمبر اکرم(ص) کا اپنے حقوق سے درگذر اور "فاستغفر" سے مراد حقوق اللہ کے بارے میں طلب مغفرت ہے_

١٥_ پیغمبر اکرم(ص) لوگوں پر حقوق رکھتے ہیں اور لوگوں کا فریضہ ہے کہ آپ(ص) کے حقوق کی رعایت کریں_ فاعف عنهم و استغفر لهم

١٦_ جنگ احد کے خطاکاروں سے درگذر کرنا، پیغمبر اکرم (ص) کا الہی فریضہ تھا_ فاعف عنهم و استغفر لهم

اس آیت کے جنگ احد کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر، جنگ احد کے خطاکار بھی ان افراد میں شامل ہیں جن کی خطاؤں سے صرف نظر کرنے کا آنحضرت(ص) کو حکم دیا گیا تھا_

١٧_ خطاکاروں کی مغفرت کیلئے خدا کی بارگاہ میں پیغمبر اکرم(ص) کی شفاعت اور آپ (ص) کے وسیلہ بننے کی اہمیت و کردار_ واستغفر لهم

۱۸_ جنگ احد کے جنگجوؤں پر خداوند تعالی کی خاص مہربانی اور عنایت_ فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر

۱۹_ اجتماعی فیصلوں میں پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کی آراء کو مدنظر رکھتے تھے_ و شاورهم فى الأمر

۲۰_ لوگوں کے ساتھ مشورہ اور انہیں اجتماعی فیصلوں میں شریک کرنا، اسلام کے راہبروں کے فرائض میں سے ہے_ و شاورهم فى الأمر

۲۱_ لوگوں کی گذشتہ خطائیں ، راہبران اسلام کے ان کے ساتھ مشورہ سے رکاوٹ نہیں بننی چاہییں_

فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر مؤمنین کے ساتھ مشورہ کرنے کا حکم ان کی خطاکاری کی تصریح کے بعد، اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ مومنین کے سابقہ گناہ اور خطائیں ان کے ساتھ مشورہ میں رکاوٹ نہیں بننی چاہییں_

۲۲_ اسلامی نظام، عوامی نظام ہے اور راہبروں کے ظلم و استبداد سے دور ہے_ و شاورهم فى الأمر

۲۳_ گناہوں سے پاک ہونا ان لوگوں کی شرائط میں سے ہے جن سے راہبر کو مشورہ کرنا چاہیئے_*

فاعف عنهم و استغفر لهم و شاورهم فى الأمر "عفوواستغفار"(گناہوں سے پاک ہونا) کا مشورہ پر مقدم ہونا، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ فرد یا افراد جن سے مشورہ کیا جاتا ہے، گناہ آلود نہ ہوں یا آلودگی سے پاک ہو چکے ہوں_

۲٤_ اسلام میں مشورہ کرنے کی بلند قدروقیمت اور اہمیت_ و شاورهم فى الأمر

پیغمبر اکرم (ص) یعنی افراد بشر میں سے بلندترین ہستی کو لوگوں کے ساتھ مشورے کا حکم دیا جانا، مشورے کی بلند قدروقیمت اور اہمیت کی دلیل ہے_

۲۵_ مشورے کے بعد حتمی فیصلہ راہبر کی ذمہ داری ہے_ و شاورهم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله

کیونکہ مشورے کے بعد "عزم" اور فیصلہ کی ذمہ داری پیغمبر اکرم (ص) کی ذات پر رکھی گئي ہے (عزمت) نہ ان سب پر جن سے مشورہ کیا گیا اور نہ ان کی اکثریت پر_

۲٦_ قانون مشاورت کی قبولیت کے ساتھ، ایک راہبر

کی حاکمیت، اسلامی نظام کی خصوصیات میں سے ہے_ وشاورهم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله

۲۷_ فیصلہ کرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے عزم کے بعد راہبر کیلئے خدا پر توکل اور بھروسہ کرنا ضروری ہے_ فاذا عزمت فتوكل على الله

۲۸_ مشورہ کرنے اور اپنے قطعی فیصلہ کرنے کے بعد مقام عمل میں راہبر کی قاطعیت اور مضبوط ہونا ضروری ہے_ و شاورهم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله جملہ "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" کا یہ معنی ہے کہ جب تم نے کسی کام کا فیصلہ کرلیا، تو پھر تردید اور دودلی سے اپنے آپ کو بچاؤ اور کامیاب نہ ہونے کے احتمال کو خدا پر توکل کے ذریعے دور کرو کہ خداوند تعالی اپنے محبوب کو تنہا نہیں چھوڑے گا_ "ان اللہ یحب المتوکلین"_

۲۹_ معاملات میں کامیابی کیلئے خداوند متعال کے ہی محور اور مرکز ہونے پر توجہ ضروری ہے حتی کہ کسی کام کے انجام دینے کے بارے میں مشورہ اور آخری فیصلہ کرنے کے بعد بھي_ و شاورهم فى الأمر فاذا عزمت فتوكل على الله

۳۰_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر توکل کرتے ہیں_ ان الله يحب المتوكلين

۳۱_ خداوند تعالی پہ توکل محبت الہی کو پانے کے عوامل میں سے ہے_ ان الله يحب المتوكلين

آزادي: معاشرتی آزادی ۲۲

آنحضرت(ص) : ١٤ آنحضرت (ص) کا لوگوں کے لیے استغفار ١٢، ١٣، ١٤ ; آنحضرت (ص) کی خوش اخلاقی ٦، ١٣ ;آنحضرت (ص) کی دعا ١٤ ; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ١٢، ١٤، ١٦ ; آنحضرت(ص) کی سیرت ١، ٢، ٣، ٦، ١٢ ; آنحضرت (ص) کی شفاعت ١٧ ; آنحضرت (ص) کی صفات ١ ; آنحضرت (ص) کی مشاورت ١٢، ١٣، ١٩ ; آنحضرت (ص) کی مہربانی ٦، ١٣ ;آنحضرت (ص) کے حقوق ١٤، ١٥

اجتماعی روابط: ٨

اخلاق: ١٠

خوش اخلاقی ۵، ٦، ١٣ ; خوش اخلاقی کی اہمیت ٤، ٨; خوش اخلاقی کے اثرات ١٠

استغفار: ١٢، ١٣، ١٤

اسلام: ٢٦ اسلام کے پھیلنے کے عوامل ٦ ; صدر اسلام کی تاریخ ٣، ١٦، ١٨، ١٩

تمایل: تمایل کے عوامل ٩

تندمزاجي: تندمزاجی کی سرزنش ٨ ;تندمزاجی کے اثرات ٧

توسل: آنحضرت (ص) سے توسل ١٧

توکل: توکل کے اثرات ٣٠، ٣١ ;خداپہتوکل ٢٧

جمہوریت: ١٩

جہاد: جہادسے فرار ٣

حقوق: ١٤، ١٥ حق اللہ ١٤

حکومت: ٢٢

خداوند تعالی: ٢٧، ٢٩ خداوند تعالی کی رحمت ٢، ٥ ;خداوند تعالی کی محبت ٣١; خداوند تعالی کی مہربانی ١٨; خداوند تعالی کے محبوب ٣٠، ٣١

درگذر: خطا سے درگذر ١٢، ١٣، ١٦

دعا: ١٤

دل: دل کی قساوت ٩;دل کی قساوت کی سرزنش ٨ ; دل کی قساوت کے اثرات ٧

ذکر: ذکر خدا کی اہمیت ٢٩

راہبر: راہبر کا اخلاق ١٠ ;راہبر کا فیصلہ کرنا ٢٧، ٢٨ ; راہبر کا مشورہ ٢١، ٢٥، ٢٨; راہبر کی حاکمیت ٢٦ ;راہبر کی خشونت ٧، ٩ ; راہبر کی ذمہ داری ٤، ٩،

۱۰، ۱۱، ۱۲، ۲۰، ۲۱، ۲۵، ۲۷، ۲۸ ;راہبر کی قاطعیت ۲۸; راہبر کی مہربانی ۹، ۱۰ ;راہبر کے مشیر ۲۳

سیاسی نظام: ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۲۶

شفاعت: ۱۷

شکست: شکست کے اثرات ۱۱

شوري: ۲۶ شوري کے آداب ۲۹ ;شوري کی شرائط ۲۳

عوام: ۱، ۲، ٤، ۵، ٦، ۸، ۹، ۱۱، ۱٤، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲

غزوہ احد: ۳، ۱٦، ۱۸

کام: کام کے آداب ۲۹

مجاہدین: مجاہدینکے فضائل ۱۸; احد کے مجاہدین ۱٦

مسلمان: ۳

مشاورت:۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۱، ۲۵، ۲۸

لوگوں کے ساتھ مشاورت ۲۰ ;مشاورت کی قدروقیمت ۲٤

مشکل: مشکل آسان کرنے کی روش ۱۱ ; مشکل کے اثرات ۱۱

معاشرت: معاشرت کے آداب ۵، ۸

معاشرہ: اسلامی معاشرے کی خصوصیات ۲٦;معاشرتی روابط ۸; معاشرہ میں تحول و تغیر ۱۱

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱۵

مہربانی ٦، ۹، ۱۳ مہربانی کے اثرات ۱۰

نرمي: لوگوں کے ساتھ نرمی ۱، ۲، ٤، ۵، ٦، ۸، ۱۱ ; مسلمانوں کے ساتھ نرمي ۳

آیت(۱۶۰)

﴿ إِن يَنصُرْكُمُ اللّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكِّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

اللہ تمھاری مدد کرے گا تو کوئي تم پر غالب نہیں آسکتا اور وہ تمھیں چھوڑدے گاتو اس کے بعد کون مدد کرے گا اور صاحبان ایمان تو اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۔ خداوند متعال کی نصرت و مدد سے فتح کا حتمی ہونا۔ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم

۲۔ اگر خداوند کسی گروہ کو ذلت و خواری سے ہمکنار کرے تو کسی میں ان کی نصرت و مدد کرنے کی ہمت نہیں ہے۔

و ان یخذلکم فمن ذاالذی ینصرکم من بعدہ "خزلان" سے "یخذلکم"، "مدنہ کرنے" کے معنی میں ہے کہ خدا تعالی کا مدد نہ کرنا، ذلت و خواری کا موجب بنتا ہے۔

۳۔ تنہا خداوند متعال ہی کائنات پر قادر ہے اور تمام عوامل اور طاقتیں اسکی قدرت کے احاطے میں ہیں۔

ان ینصرکم اللہ ... و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ آیت شریفہ میں نصرت و مدد کو فقط خدا کی طرف سے قرار دیا گیا ہے اورچونکہ قطعی طورپر دوسرے طبیعی اور غیر طبیعی عوامل بھی کامیابیوں میں دخیل ہیں، اس نتیجہ پہ پہنچتے ہیں کہ دوسرے عوامل کی مدد قدرت خدا کے احاطہ اور اسکی مرضی کے تحت ہے۔

٤۔ فتح و شکست، تنہا خدا کی مرضی اور قدرت سے وابستہ ہے۔ان ینصرکم اللہ ... و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ

۵_ مشیت اور قدرت الہی کے مقابل تمام خواہشات اور قدرتیں کمزور و ناتواں ہیں_ ان ینصرکم الله ... و ان یخذلکم فمن ذا الذی من بعده

٦_ مومنین کو فقط خدا پر توکل کرنا چاہیئے_ و علی الله فلیتوکل المؤمنون کلمہ "علی اللہ" کا اپنے متعلق "فلیتوکل" پر مقدم ہونا حصر پہ دلالت کرتا ہے_

۷_ جنگ بدر کے جنگجوؤں کا خدا پر توکل، خدا کی مدد اور اس جنگ میں ان کی فتح کا موجب بنا_ *

ان ینصرکم الله فلا غالب لکم ... و علی الله فلیتوکل المؤمنون خداوند متعال نے جنگ احد کے بیان کو شروع کرنے کے بعد، جنگ بدر کے مسائل کی طرف بھی اشارہ کیا ہے_ (و لقد نصرکم اللہ ببدر، آیت ۱۲۳) لہذا جملہ "ان ینصرکم اللہ "اس فتح کی علت کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

۸_ خدا پر توکل، دشمنوں پر غلبہ پانے اور خدا کی مدد و نصرت کا پیش خیمہ ہے_ ان ینصرکم الله ... و علی الله فلیتوکل المؤمنون

۹_ خداوند متعال پر توکل میں احد کے جنگجوؤں کی سستي، ان کے خدا کی نصرت سے محروم ہونے اور اس جنگ میں ان کی شکست کا موجب بني_ و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعد و علی الله فلیتوکل المؤمنون

جنگ احد اور مؤمنین کی شکست کے بیان کے بعد اس آیت کا ذکر، شکست کی علت کی طرف اشارہ ہے_ یعنی چونکہ تم نے اس جنگ میں خدا پہ توکل نہیں کیا لہذا خدا کی مدد سے محروم ہوگئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ شکست کھاگئے_

۱۰_ خدا پر توکل، مومنین کی خصوصیات میں سے ہے_ و علی الله فلیتوکل المؤمنون

۱۱_ خداوند متعال پہ ایمان، توکل کے رتبے کو پانے کا پیش خیمہ ہے_ و علی الله فلیتوکل المؤمنون

ضمیر کی جگہ پہ "المؤمنون "کے کلمہ کا لانا، اس معنی کی طرف اشارہ ہے کہ ایمان، انسان کو خدا پر توکل کی طرف راہنمائي کرتا ہے_

۱۲_ غیر خدا پر بھروسہ کرنا، انسانی معاشروں کی رسوائي و خواری کا موجب ہے_

و ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم ... و علی الله فلیتوکل المؤمنون

۱۳_ خدا پر توکل، خداوند متعال کی قدرت مطلقہ پر ایمان کا لازمہ ہے_

ان ينصركم الله ...و على الله فليتوكل المؤمنون صدر آیت کو دیکھتے ہوئے کہ جس میں خدا کی قدرت غالبہ اور اسی کے محور ہونے کو بیان کیا گیا ہے ، ایمان سے مراد اسی قدرت پر ایمان ہے اور جملہ " و علی اللہ فلیتوکل ..." کی فاء کے ذریعہ ما قبل پر تفریع اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس ایمان و ایقان کے بعد خداوند متعال پر توکل کرنا ضروری ہے_

۱٤_ خدا کا اپنے بندہ اور معصیت کے درمیان حائل نہ ہونا اور اسے تنہا چھوڑنا خذلان الہی (خدا کی طرف سے رسوائي) ہے_ان ينصركم الله فلا غالب لكم و ان يخذلكم

امام صادق(ع) مندرجہ بالا آیت میں "خذلان" کے بارے میں فرماتے ہیں : ... و متی خلی بینہ و بین تلک المعصیۃ فلم یحل بینہ و بینھا حتی یرتکبھا فقد خذلہ و لم ینصرہ و لم یوفقہ_[1] یعنی جب خدا بندے کو معصیت کے مقابل تنہا چھوڑدے اور درمیان میں حائل نہ ہو یہاں تک کہ بندہ اس کا ارتکاب کرے تو گویا خدا نے اسے رسوا کردیا ، نہ اسکی مدد کی اور نہ اسے توفیق دی_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۷، ۹

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۱، ۱۳ ;خدا پر ایمان ۱

توکل: ۹، ۱۰ توکل کا پیش خیمہ ۱۱ ;توکل کی اہمیت ٦، ۱۳ ;توکل کے اثرات ۷، ۸ ; خدا پر توکل۱۳; غیر خدا پر توکل ۱۲

جہاد: ۷، ۸، ۹

خدا تعالی: ۱۱ خداوند تعالی کا احاطہ ۳ ;خداوند تعالی کی امداد ۱، ۹ ;خدا تعالی کی امداد کا پیش خیمہ ۷، ۸;خدا تعالی کی سنت ۲ ; خدا تعالی کی قدرت ۳، ٤، ۵، ۱۳ ;خدا کی مشیت ٤، ۵

ذلت: ذلت سے رہائي کے عوامل ۲; ذلت کے عوامل ۲، ۱۲، ۱٤

سستي: سستی کے اثرات ۹

شکست: جہاد میں شکست کے عوامل ۹ ; شکست کے عوامل ٤

علت و معلول: طبیعی عوامل ۳

---

۱) توحید صدوق، ص۲٤۲ ح ۱ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۲۳ ح ۱.

غزوہ بدر: ۷ غزوہ احد: ۹

فتح: فتح کے عوامل ۱، ٤ ; جہاد میں فتح کے عوامل ۷، ۸

گناہ: گناہ کے اثرات ١٤

مجاہدین: مجاہدین کا توکل ۷، ۹

معاشرہ: معاشرہ کے انحطاط کے عوامل ١٢

مؤمنین: مؤمنین کا توکل ٦، ١٠ ; مؤمنین کی ذمہ داری ٦ ; مؤمنین کی صفات ١٠

آیت(١٦١)

﴿ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ﴾

کسی نبی کیلئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا وہ روز قیامت خیانت کے مال سمیت حاضر ہوگا_ اس کے بعد ہر نفس کو اس کے کیئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی پر کوئي ظلم نہیں کیا جائے گا_

١_ انبیاء (ع) کی ہستی ہر طرح کی خیانت سے پاک و منزہ ہے_ و ما کان لنبی ان یغل کلمہ "یغل" غلول و غلل کے مادہ سے، خیانت کے معنی میں ہے_

٢_ خیانت کا، مقام نبوت و رسالت الہی کے مناسب نہ ہونا_ و ما کان لنبی ان یغل

٣_ مال غنیمت کو اکٹھا کرنے اور تقسیم کرنے میں پیغمبر اکرم (ص) کی امانتداري_ و ما کان لنبی ان یغل

آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ احد کی چوٹی پر معین کئے گئے تیر اندازوں نے اپنے مورچے کو اس گمان کے ساتھ ترک کردیا کہ پیغمبر اکرم (ص) غنائم کو سب سپاہیوں میں تقسیم نہیں کریں گے اور جو کوئي جو کچھ حاصل کرے گا اسی کا ہوگا (مجمع البیان، مذکورہ آیت کے ذیل میں)_

٤_ معاشرے کے عمومی وسائل کو اکٹھا کرنا، ان کی حفاظت اور تقسیم میں امانتداری الہی رہبروں کے فرائض میں سے ہے_* و ما كان لنبي ان يغل آیت کے مذکورہ شان نزول کے پیش نظر_

٥_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا مال غنیمت کے سلسلہ میں آنحضرت(ص) کے بارے میں خیانت کرنے کا باطل گمان_ و ما كان لنبي ان يغل آیت کے بعض شان نزول میں آیا ہے کہ جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے کچھ گم ہوگیا تو بعض نے یہ گمان کیا کہ پیغمبر اکرم (ص) نے خود اسے رکھ لیا ہے_(مجمع البیان، اسی آیت کا ذیل)

امام صادق(ع) سے منقول ہے کہ آپ(ع) نے فرمایا: ... الم ينسبوا نبينا محمداً (ص) ... الم ينسبوه يوم بدر الى انه اخذ لنفسه من المغنم قطيفة حمراء حتى اظهره الله عزوجل على القطيفة و برء نبيه من الخيانة و أنزل بذلك فى كتابه "و ما كان لنبي ان يغل ..."[1] کیا انہوں نے بدر کے دن ہمارے نبی (ص) کی طرف یہ نسبت نہیں دی کہ آپ(ص) نے مال غنیمت کی سرخ مخملی چادر اپنے پاس رکھ لی ہے، یہاں تک کہ اس چادر کے بارے میں خداوند عالم نے آپ (ص) کو خبردی اور اپنے نبی کو خیانت کے الزام سے بری الذمہ کردیا اور قرآن میں فرمایا: و ما کان لنبی ان یغل ...

٦_ میدان محشر خیانت کاروں کو ان سب اموال اور... سمیت جن میں انہوں نے خیانت کی ہے، حاضر کرنے کا مقام ہے_ و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة مذکورہ بالا مطلب میں "بما غل" کی "بائ" مصاحبت کی ہے_

٧_ قیامت کے دن خیانت کاروں کے برے طرز عمل کا مجسم ہونا_

و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة بعض کا یہ نظریہ ہے کہ "ماغل" سے مراد وہ مال نہیں ہے جس میں دنیا میں خیانت کی گئی ہے بلکہ خیانت کار کا گناہ قیامت میں مجسم ہو کر آئے گا اور خائن شخص اس مجسم شدہ گناہ کے ساتھ میدان قیامت میں حاضر ہوگا_

٨_ قیامت کے دن خائن لوگوں کی رسوائي اور سزا_ و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفي كل نفس ما كسبت

٩_ خیانت کرنے کی حرمت_ و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفي كل نفس بما كسبت

---

١) امالی شیخ صدوق ص ٩٢ مجلس ٢٢ ح ٣ تفسیر برہان ج ١ ص ٣٢٤ ح ١.

۱۰_ انسان کیلئے قیامت اپنے کردار کی پوری سزا پانے کا دن ہے_ ثم توفي كل نفس ما كسبت

۱_ "توفي" کا مصدر "توفية" ہے جس کا معنی پوری ادائیگی اور وصولی ہے_

۲_ مندرجہ بالا مطلب میں بعض مفسرین کے بقول "ما کسبت" سے پہلے لفظ "جزائ" محذوف ہے یعنی "توفي جزاء ما کسبت"_

۱۱_ قیامت کے دن خیانت کار اپنے ناپسندیدہ طرز عمل کی پوری جزا (کمی بیشی کے بغیر) پائیں گے_

و من يغل ... ثم توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون

۱۲_ قیامت کے دن کسی کے حق میں ظلم نہیں ہوگا_ و هم لايظلمون

۱۳_ قیامت کے دن انسان کے کردار کی جزا اور سزا عدل کی بنیاد پر ہوگي_ ثم توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون

۱٤_ ہر قسم کی جزا اور اعمال کی پاداش پانے کے سلسلے میں قیامت اور معاد کے برپا ہونے کا ضروری ہونا_ *

و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون "توفي كل نفس" کے بعد "وهم لايظلمون" (عدالت الهي) کا جملہ یہ بیان کر رہا ہے کہ انسانوں پر ظلم نہ ہونا ان کے اپنے اعمال کی پوری جزا و سزا پانے کا مرہون منت ہے، یہ بات صرف قیامت کے دن ہی حقیقت کا لباس پہنے گي_

۱۵_ جو شخص بھی کسی چیز میں خیانت کرے گا وہ اس چیز کو قیامت کے دن آتش جہنم میں دیکھے گا اسے آتش جہنم میں جاکر وہ چیز باہر لانا پڑے گي_ و من يغلل يأت بما غل يوم القيامة امام محمد باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں ارشاد فرمایا: "...و من غل شيئا رآه يوم القيامة في النار ثم يكلف ان يدخل اليه فيخرجه من النار[1] جو شخص بھی کسی چیز میں خیانت کرے گا روز قیامت اسے آتش جہنم میں پائے گا پھر اسے حکم دیا جائے گا کہ اس میں داخل ہوکر اسے نکالے_

۱٦_ امام کے اموال میں خیانت کرنے والوں کی قیامت میں سزا_ و من يغلل يأت بما غل

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: الغلول كل شيء غل عن الامام[2] خیانت سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعہ امام سے خیانت کی جائے_

---

۱) تفسیر قمي، ج ۱ ص ۱۲۲، نور الثقلين ج ۱ ص ٤۰٦ ح ٤۱۷.

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۰۵ ح ۱٤۸، تفسیر برهان ج ۱ ص ۳۲٤ ح ۲.

آخرت: ۱۰ آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) پر بہتان ۵;آنحضرت(ص) کی امانت داری ۳

آیات احکام: ۹

اجر: ۱۳، ۱۴، ۱۶ اخروی اجر ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۵

امانت داري: ۳، ٤

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کی صفات ۱;انبیاء کی عصمت ۱

بیت المال: بیت المال میں خیانت ۱۶

جنگ: مال غنیمت ۳، ۵

جہنم: جہنم کی آگ ۱۵

حقوق: قیامت میں حقوق ۱۲

خائنین: خائنین قیامت میں ٦، ۷، ۸، ۱۱، ۱۶;خائنین کی سزا ۸

خیانت: ۱، ۲، ۵، ۱۶ خیانت کا حرام ہونا ۹;خیانت کی سزا ۱۱، ۱۵، ۱۶

روایت: ۱٦

راہبر: راہبر کی امانت داري، ٤;راہبر کی ذمہ داري، ٤

سزا: ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶ اخروی سزا، ۱

ظلم: قیامت میں ظلم ۱۲

عدل و انصاف: قیامت میں عدل و انصاف ۱۲، ۱۳، ۱۴

عقیدہ: باطل عقیدہ ۵

عمل: عمل کا مجسم ہونا ۷، ۱۵; عمل کی پاداش ۱۳، ۱۴، ۱٦; عمل کی سزا ۱۳، ۱۴

عمومی اموال: عمومی اموال کی حفاظت ٤

عمومی وسائل: ٤

قیامت: ٦، ٨، ١١، ١٢، ١٤، ١٦ قیامت میں حقیقتوں کا ظاہر ہونا ٧;قیامت میں میزان ١٣

محرمات: ٩

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ٥

معاد: معاد کا ضروری ہونا ١٤

نبوت: ٢

آیت (١٦٢)

﴿ أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّهِ كَمَن بَاء بِسَخْطٍ مِّنَ اللّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾

کیا رضائے الٰہی کا اتباع کرنے والا اس کے جیسا ہو گا جو غضب الٰہی میں گرفتار ہو کہ اس کا انجام جہنم ہے اور وہ بدترین منزل ہے_

١_ کچھ لوگ خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصول میں کوشاں ہوتے ہیں اور بعض اپنے آپ پر خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرتے ہیں_ افمن اتبع رضوان الله کمن بآء بسخط من الله

٢_ خدا کی رضا کے متلاشی مومنین کے انجام کا خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرنے والوں کے انجام سے یکساں نہ ہونا_ افمن اتبع رضوان الله کمن بآء بسحط من الله

٣_ امانتداری اور خیانت سے پرہیز خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے_
و ما کان لنبی ان یغل ... افمن اتبع رضوان الله کمن بآء بسخط من الله

٤_ جہاد میں شریک ہونا اور راہ خدا میں شہادت خدا کی رضایت کے حصول کا وسیلہ ہے_
و لئن قتلتم فی سبیل الله ... افمن اتبع رضوان الله

گذشتہ آیات کے مضامین سے اس آیت کے ارتباط کے ذریعے مورد نظر مثالیں اور مصادیق حاصل کئے جاسکتے ہیں، انہیں میں سے جہاد اور شہادت ہے_

٥_ پیغمبر اکرم (ص) خدا کی خوشنودی اور رضا کے خواہاں_ و ما کان لنبی ان یغل ...افمن اتبع رضوان الله

اس سے پہلی آیت (وما کان لنبی ان یغل) کی گواہی کے مطابق "افمن اتبع ..."کا واضح اور اکمل مصداق پیغمبر اکرم (ص) ہیں_

٦_ پیغمبر اکرم (ص) کا رضائے الہی کا خواہاں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ (ص) کی ذات ہر طرح کی خیانت سے منزہ اور مبرا ہے_ و ما کان لنبی ان یغل ... افمن اتبع رضوان الله جملہ "افمن اتبع رضوان الله"، "و ما کان لنبی ان یغل" کیلئے دلیل اور تعلیل کی مانند ہے یعنی کیا یہ ممکن ہے کہ، جونبی ہمیشہ خدا کی رضا کا خواہاں اور متلاشی ہو وہ خیانت کرے اور ان لوگوں میں سے ہوجائے جن پر خدا غضبناک ہے_

٧_ خیانت کاری اور چوری و غبن خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرتے ہیں_ و من یغلل یأت بما غل ... افمن اتبع رضوان الله کمن بآء بسخط من الله "من بآء بسخط" کے مصادیق میں سے وہ خیانتکار بھی ہیں جن کی رسوائی کی طرف پہلی آیت میں اشارہ ہوا ہے_

٨_ میدان جنگ سے فرار اور جنگ میں شریک نہ ہونا خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرتے ہیں_

ان الذین تولوا منکم ... کمن بآء بسخط من الله

٩_ پیغمبر اکرم (ص) کی طرف خیانت کی نسبت دینا خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرتی ہے_

ما کان لنبی ان یغل ... کمن بآء بسخط من الله جملہ "کمن بآء بسخط" ان لوگوں کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے جو پیغمبر اکرم (ص) کی ذات اقدس پر اس طرح کے الزامات لگاتے تھے جیساکہ اس سے پہلی آیت میں اسکی طرف اشارہ کیا جاچکا ہے_

١٠_ ضمیر کو جھنجوڑنا، قرآن کی ایک تربیتی روش_ افمن اتبع رضوان الله کمن بآء بسخط من الله

١١_ جو لوگ اپنے اوپر خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرچکے ہیں ان کا برا انجام اور ٹھکانہ جہنم ہے_

کمن بآء بسخط من الله و ماويه جهنم و بئس المصير

١٢_ جہاد سے جان چھڑانے والوں، خیانت کرنے والوں اور پیغمبر اکرم(ص) پر خیانت کا الزام لگانے والوں کا برا ٹھکانہ جہنم ہے_ ان الذين تولوا منكم ... و ماكان لنبي ان يغل ...كمن بآء بسخط من الله و ماويه جهنم

١٣_ انسانوں کے اچھے اور برے انجام کی شناخت کا معیار خدا کی خوشنودی اور غیض و غضب ہے_

افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله و ماويه جهنم

١٤_ انسانوں کے عمل کی بنیاد پر ان کے انجام کا مختلف ہونا خدا کے عدل کی ایک جھلک ہے_

توفي كل نفس ما كسبت و هم لايظلمون، افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط من الله و ماويه جهنم و بئس المصير

"افمن اتبع ..."کو مندرجہ بالا مطلب میں جزا اور پاداش کے سلسلے میں خدا کے عدل کی دلیل اور تعلیل قرار دیا گیا ہے یعنی ہر شخص اپنے عمل کی مکمل جزا اور سزا پائے گا کیونکہ کوئی عقل مند شخص یہ بات قبول نہیں کرسکتا کہ نیک اور برے افراد سے ایک جیسا سلوک کیا جائے_

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) پر الزام تراشی ٩، ١٢ ;آنحضرت(ص) کی صفات ٥، ٦ ;آنحضرت (ص) کی عصمت ٦

افترا: افترا کی سزا ١٢

امانتداري: امانتداری کے اثرات ٣

انسان: انسان کا انجام ١٣، ١٤ ;انسان کا ضمیر ١٠

تحریک: ١٠

تربیت: تربیت کا طریقه ١٠

جانچنا: جانچنے کا معیار ١٣، ١٤

جنگ: جنگ سے فرار ٨

جہاد: ٤ جہاد سے فرار ١٢

جہنم: ١٢

چوری و غبن:

چوری وغبن کے اثرات ۷

خائنین: خائنین جہنم میں ۱۲

خدا تعالی: خدا تعالی کا عدل و انصاف ۱٤; خداوند تعالی کا غضب ۱، ۲، ۱۱ ; خدا تعالی کی خوشنودی ۱ ، ۲، ۵، ٦، ۱۳; خدا تعالی کی خوشنودی کے اسباب ۳، ٤; خدا تعالی کے غیض و غضب کے اسباب ۷، ۸، ۹

خدا کے مغضوبین: ۲

خدا کے مغضوبین کا انجام ۱۱

خیانت: ٦، ۹ خیانت ترک کرنے کے اثرات ۳; خیانت کے اثرات ۷

راہ خدا: ٤

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے عوامل ۳

سزا: ۱۲

شہادت: ٤

عذاب: اہل عذاب ۱; عذاب کے اسباب ۱۱

عمل: عمل کی پاداش ۱٤

مؤمنین: مؤمنین کا انجام ۲

معاشرہ: معاشرتی گروہ ۱

آیت(۱٦۳)

﴿ هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللهِ واللهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴾ سب کے پیش پروردگار درجات ہیں اور خدا سب کے اعمال سے باخبر ہے_

۱_ خدا کی خوشنودی کے متلاشی اور خواہاں افراد خدا کے حضور متفاوت مقام و مرتبہ رکھتے ہیں_

افمن اتبع رضوان الله ...ھم درجات عندالله مذکورہ بالا مطلب میں "ھم" کی ضمیر صرف خدا کی

رضا کے متلاشی افراد کی طرف پلٹائی گئي ہے_ اس پر قرینہ لفظ "درجات" ہے کہ جو معمولاً اور حقیقتاً بلند مقامات کیلئے استعمال ہوتا ہے_

۲_ خدا کی خوشنودی اور اسکے غیض و غضب کے خواہاں افراد خدا کے حضور مختلف مقام و مرتبہ رکھتے ہیں_

افمن اتبع رضوان الله كمن بآء بسخط ...هم درجات عندالله مندرجہ بالا مطلب میں "هم" کی ضمیر پہلے والی آیت میں مذکور دو گروہوں کی طرف پلٹائي گئي ہے اور اس میں خدا کے مغضوبین کیلئے بھی لفظ "درجہ" کا استعمال تغلیب کی بنیاد پر ہے_

۳_ اپنے لئے خدا کے غیض و غضب کی راہ ہموار کرنے والے افراد خدا کے حضور مختلف برے درجات رکھتے ہیں_ *

كمن بآء بسخط من الله ...هم درجات عندالله مذکورہ بالا مطلب میں "هم" کی ضمیر صرف "كمن باء" کی طرف پلٹائي گئي ہے_ اس احتمال کا مؤید "هم" کی ضمیر کا اپنے مرجع (كمن بآء بسخط) کے نزدیک ہونا ہے_

٤_ خدا کی خوشنودی کے خواہاں افراد، خدا کے حضور گویا خود بلند درجات اور مقامات ہیں_

افمن اتبع رضوان الله ... هم درجات عندالله مذکورہ بالا مطلب "هم درجات" کے ظاہر پر مبنی ہے، بغیر اس کے کہ مضاف (ذو) یا کسی کلمہ تشبیہ کو مقدر کیا جائے_

٥_ انسانوں کے رفتار اور کردار پر خدا کی مکمل نظر ہے_ والله بصير بما يعملون

٦_ آخرت میں انسانوں کے درجات اور مقامات کا مختلف ہونا دنیا میں ان کے کردار کا نتیجہ ہے_

هم درجات عندالله والله بصير بما يعملون

۷_ خدا کا لوگوں کو ان کے اعمال اور کردار کے بارے میں متنبہ کرنا_ والله بصير بما يعملون

۸_ اعمال اور کردار پر خدا کی مکمل نظر ہونے کی طرف توجہ، انسانوں کو خدا کی رضایت حاصل کرنے اور اسکے غیض و غضب سے بچنے پر آمادہ کرتی ہے_ افمن اتبع رضوان الله كمن باء بسخط من الله والله بصير بما يعملون

۹_ خدا کا مختلف درجات اور مقامات عطا کرنا، اسکے انسانوں کے عمل سے پوری طرح آگاہی و بصیرت کی بنا پر ہے_

هم درجات عندالله والله بصير بما يعملون جملہ "والله بصير بما يعملون" اس معنی کی

طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اعمال کا احتساب کرتے وقت اور ان کی بنیاد پر مقام اور درجہ عطا کرتے وقت کسی قسم کی غلطی نہیں ہوگی۔

انسان: انسانوں کا اخروی تفاوت ٦; انسان کا عمل ٥، ٧، ٨

تحریک: تحریک کے اسباب ٨

جانچنا: جانچنے کا معیار ١، ٢

خدتعالی: خداتعالی کا علم ٩; خداتعالی کا غضب ٢، ٣، ٨; خدا تعالی کا متنبہ کرنا٧; خداتعالی کی رضا ١، ٢، ٤، ٨; خداتعالی کی نظارت ٥، ٨; خداتعالی کی نعمات ٩; خداتعالی کے حضور میں ١، ٢، ٣، ٤

خدا کے محبوب: خدا کے محبوب لوگوں کا انجام ١; خدا کے محبوب لوگوں کے فضائل ٤

خدا کے مغضوبین: خدا کے مغضوبین کا انجام ١، ٣

عمل: ٥، ٧، ٨

عمل کے اثرات ٦، ٩

معاشرہ: معاشرتی گروہ ٢

آیت(١٦٤)

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ ﴾ یقیناخدا نے صاحبان ایمان پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان انھیں میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو ان پر آیات الہیہ کی تلاوت کرتا ہے انھیں پاکیزہ بناتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ پہلے سے بڑی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

١۔ نبی اکرم(ص) کی بعثت مومنین کیلئے عظیم نعمت ہے۔لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولاً

فعل "من" مصدر "منة" سے ماخوذ ہے جس کے معنی بہت عظیم نعمت کے ہیں _

۲_ انبیا (ع) کی بعثت جیسی عظیم نعمت سے بہرہ مند ہونا ان پر ایمان لانے کا مرہون منت ہے_

لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولا رسول اکرم (ص) کی بعثت تمام انسانوں کیلئے بہت بڑی نعمت ہے، اس بنیاد پر خصوصی طورپر مومنین کا ذکر اسلئے ہے کہ اس عظیم نعمت سے بہرہ ور ہونا آنحضرت (ص) پر ایمان لانے سے مشروط ہے_

۳_ رضائے الہی کا حصول، دوزخ سے نجات اور بلند درجات پر فائز ہونا آنحضرت (ص) کی بعثت اور آپ (ص) پر ایمان لانے کے زیر سایہ ہے_ افمن اتبع رضوان الله ... هم درجات عندالله ... لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولاً گذشتہ آیت کے پیش نظر کہ جس میں بلند درجات اور رضائے الہی کے حصول کی بات تھی گویا اس آیت میں ان تک پہنچنے کا راستہ بیان کیا گیا ہے_

٤_ انبیاء (ع)، انسانوں میں خدا کی طرف سے مبعوث کئے گئے ہیں اور ان میں سے ہی ہیں _

اذ بعث فیهم رسولاً من انفسهم لفظ "من" تبعیض کیلئے بھی ہوسکتا ہے اس صورت میں "رسولا من انفسهم" کا یہ معنی ہوگا کہ پیغمبر اکرم (ص) افراد بشریت میں سے ایک فرد ہیں اور انہیں میں سے ہیں نہ کہ ملائکہ یا کسی اور جنس و نوع سے _

٥_ انبیاء (ع) کا لوگوں میں سے مبعوث ہونا اور انہیں کی نوع سے ہونا انسانوں کیلئے ایک نعمت ہے_

لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم جملہ "من الله" خود بعثت کو نعمت قرار دینے کے ساتھ ساتھ آیت میں مذکورہ قیود کے نعمت ہونے پر بھی دلالت کر رہا ہے جن میں سے ایک لوگوں میں سے اور ان کی نوع سے ہونا ہے_

٦_ معاشرے کے قائدین اور ذمہ دار افراد کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ عوامی ہوں_ لقد من الله علی المؤمنین اذ بعث فیهم رسولاً من انفسهم

٧_ آیات الہی کی تلاوت، تزکیہ نفوس اور کتاب و حکمت کی تعلیم آنحضرت (ص) کی ذمہ داریوں اور پروگراموں میں سرفہرست ہیں_ اذ بعث فیهم رسولا ... یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة

٨_ آیات قرآن کی تلاوت (خداوند متعال کی نشانیوں

اور اسلام کی حقانیت کو پیش کرنا) انسانوں کی تربیت اور تزکیہ کی راہ ہموار کرتی ہے_

يتلوا عليهم آياته و يزكيهم تزکیہ پر تلاوت قرآن کا تقدم ذکری اس کے مرتبے کے لحاظ سے تقدم پر دلالت کررہا ہے_

۹_ کتاب الہی اور حکمت کی تعلیم کی راہ طہارت اور پاکیزگی نفس کے ذریعے ہموار ہوتی ہے_

يتلوا عليهم آياته و يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة "تعلیم کتاب" سے پہلے "تزکیہ" کا ذکر یہ نکتہ بیان کرنے کیلئے ہے کہ کتاب الہی کو اس انداز سے سیکھنا جو انبیاء (ع) کا مقصد تھا وہ تزکیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے_

۱۰_ دینی تعلیمات کے بغیر انسان کی ہدایت ممکن نہیں ہے_ و يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين خدا انسانی معاشرے کو دینی تعلیمات اور معارف کے حصول سے پہلے گمراہی میں ڈوبا ہوا قرار دیتا ہے، انہیں گمراہی سے نکالنے کیلئے جو واحد طریقہ استعمال کیا گیا ہے وہ انبیاء (ع) کی بعثت ہے جو تزکیہ نفس اور معارف دین کی تعلیم کے ساتھ ہے_ لہذا انسان کی ہدایت دین کی تعلیمات سے وابستہ ہے_

۱۱_ تزکیہ نفوس اور دینی تعلیمات انسانوں کی ہدایت کے دو مرحلے ہیں_ يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين جملہ "و ان کانوا..." کا مفہوم انسانوں کی جس ہدایت پر دلالت کررہا ہے وہ انبیاء (ع) کی بعثت کا کلی مقصد بیان کرنے کیلئے ہے لہذا تلاوت، تزکیہ اور تعلیم اس مقصد یعنی انسانوں کی ہدایت تک پہنچنے کے مختلف مراحل ہوسکتے ہیں_

۱۲_ پیغمبر اکرم (ص) کی بعثت سے پہلے لوگوں کا کھلم کھلا گمراہی کا شکار ہونا_ و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين

۱۳_ خواہشات نفس کی پیروي، منفی اقدار کا رواج پانا، جہالت اور دینی تعلیمات سے محرومی پیغمبر اکرم (ص) کے ظہور سے پہلے لوگوں کی گمراہی کے نمونے ہیں_ يزكيهم و يعلمهم الكتاب والحكمة و ان كانوا من قبل لفى ضلال مبين

۱۴_ بعثت سے پہلے مومنین کی گمراہی اور پیغمبر (ص) اکرم کی تعلیمات کے سائے میں ان کے ہدایت پانے کی یاددہانی جنگ سے پیدا ہونے والی مشکلات برداشت کرنے کے سلسلے میں ان کے ارادوں کو مضبوط کرتی ہے_

اذ تصعدون و لاتلون ...و لئن قتلتم فى

سبیل اللہ ... لقد من اللہ علی المؤمنین ...و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین جنگ احد کی آیات اور اس آیت کے ارتباط کے پیش نظر۔

۱۵۔ بعثت سے پہلے لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت (واضح گمراہي) کی یادآوری پیغمبراکرم(ص) کی رسالت جیسی عظیم نعمت پر توجہ کرنے اور اسکی قدردانی کرنے کا محرک بنتی ہے۔ لقد من اللہ ... و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین

جملہ "ان کانوا ..." رسالت جیسی نعمت کے عظیم ہونے پر دلیل کی مانند ہے یعنی یہ بات واضح ہے کہ پیغمبراکرم(ص) کی بعثت سے پہلے تم ضلالت و گمراہی کی کس کھائي میں گرے ہوئے تھے، یہ پیغمبراکرم(ص) اور قرآن کی تعلیمات تھیں کہ جنہوں نے تمہیں نجات دلائي اور تمہاری ہدایت کي۔

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کی بعثت ۱، ۳، ۱۲، ۱۵؛ آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ۷

آیات خدا: ۸ آیات خدا کی تلاوت ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۴

اقدار: منفی اقدار ۱۳

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۵

انبیاء (ع) : ۳ انبیاء (ع) کا مقام ۴، ۵؛ انبیاء (ع) کی بعثت ۲،۴

ایمان: انبیاء (ع) پر ایمان ۲، ۳؛ ایمان کے اثرات ۲، ۳

پاکیزگي: ۹

تاریخ: تاریخی واقعات کا ذکر ۱۴، ۱۵ ؛زمانہ بعثت کی تاریخ ۱۲، ۱۳

تربیت: تربیت میں مؤثر عوامل ۸

تعلیم: ۷، ۱۱ تعلیم کا پیش خیمہ ۹

جانچنا: جانچنے کا معیار ۶

جاہلیت: ۱۳

جنگ: جنگ کی مشکلات ۱۴

جہالت: زمانہ جاہلیت میں جہالت ۱۲، ۱۳، ۱۵

حکمت: حکمت کی تعلیم ۷، ۹

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے عوامل ۱٤

خدا تعالی: خدا تعالی کی رضا ۳;خداوند تعالی کی نعمتیں ۱،۲،۵

خودسازی: ۱۱،۷ خودسازی کا پیش خیمہ ۸

دین: ۱۰ دین کی تعلیم ۱۱ رشد وتکامل: رشد وتکامل کاپیش خیمہ ۳

سختی و دشواري: سختی کو آسان کرنے کا طریقہ ۱٤

شکر: ۱۵

عذاب: عذاب سے نجات کے عوامل ۳

قرآن کریم: قرآن کریم کی تعلیم ۹;قرآن کریم کی تلاوت ۸

قلب: قلب کی طہارت ۹

قیادت: قیادت کی شرائط ٦

کتاب: کتاب کی تعلیم ۷

گمراهي: زمانہ جاہلیت میں گمراہی ۱۲ ، ۱۳،۱۵

مؤمنین: مؤمنین کے فضائل ۱

نبوت: نبوت کی نعمت ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۱۵

نظم و انصرام: نظم و انصرام کا معیار ٦

نعمت: ۱ ، ۲ ، ۵ نعمت کا شکر ۱۵

نفس پرستي: زمانہ جاہلیت میں نفس پرستی ۱۳

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۱۰ ، ۱٤;ہدایت کے مراحل ۱۱

یادآوري: یادآوری کے اثرات ۱۵

آیت(۱٦٥)

﴿ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُم مِّثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِندِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

کیا جب تم پر وہ مصیبت پڑی جس کی دوگنی تم کفار پر ڈال چکے تھے تو تم نے کہنا شروع کردیا کہ یہ کیسے ہوگیا تو پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ یہ سب خود تمھاری طرف سے ہے اور اللہ ہرشے پر قادر ہے _

١ _ جنگ احد میں شکست اور اس کے دردناک نتائج پر بعض مسلمانوں کا گلہ و شکوہ _ اولما اصا بتکم مصیبة... قلتم انی ہذا مفسرین کا بیان ہے کہ مذکورہ آیت میں مصیبت سے مراد جنگ احد میں قتل ہونے والے اور اس جنگ کے سبب ظاہر ہونے والی مشکلات ہیں _ بارھویں نکتہ میں مذکورہ روایت اس بات کی تائید کرتی ہے _

٢ _ جنگ احد میں مؤمن مجاہدوں پر آنے والی مصیبت کے مقابل جنگ بدر میں کافروں پردوگنی مشکلات و مصائب کا آنا_اولما اصابتکم مصيبة قد اصبتم مثليها بہت سے مفسرین کا بیان ہے کہ " اصبتم مثلیہا" (جن مصیبتوں سے تم دوچار ہوئے ان

سے دوگنی میں تم نے کافروں کو بتلا کیا) سے مراد وہ مصیبتیں ہیں جن سے جنگ بدر میں مومنین نے مشرکین کو دوچار کیا چنانچہ اس مطلب کی تائید بارھویں نکتہ میں مذکور روایت سے ہوتی ہے _

٣_ جنگ احد میں شکست اور اس میں آنے والے سنگین مصائب کی مؤمنین کو توقع نہیں تھی_

او لما اصابتكم مصيبة ... قلتم اني هذا کلمہ "اني"، "من این" (کہاں سے اور کیسے) کے معنی میں ہے اور" ہذا" مصیبت کی جانب اشارہ ہے_

٤ _ جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کا تذکرہ جنگ احد میں انکی دردناک شکست کے نفسیاتی رنج و آلام پر مرہم کا کام کررہا ہے_ او لما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليها

جملہ"قد اصبتم مثلیھا" جنگ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی کی جانب اشارہ ہے اور یہ اس وجہ سے ذکر کیا گیا تاکہ اس عظیم واقعہ کی یاد مسلمانوں کو جنگ احد کی مصیبت بھلا دے اور جنگ بدر کی کامیابی کے مقابلہ میں جنگ احد کی شکست کو معمولی محسوس کریں_

۵_ جنگ احد کے بعض جنگجوؤں کا اس جنگ میں شکست کے اسباب کے بارے میں غلط تجزیہ_

اني هذا قل هو من عند انفسكم جملہ " اني ہذا " اس مطلب کی جانب اشارہ کررہا ہے کہ گویا جنگ احد کے مجاہدین اس جنگ میں شکست کے علل و اسباب کو اپنی کارکردگی سے ہٹ کر جان رہے تھے چنانچہ" من عند انفسکم"کا جملہ اسکے حقیقی سبب کو بیان کررہا ہے_

٦_ صحیح و غلط کاموں اور شکست و کامیابی کے درمیان موازنہ، ان کے علل و اسباب کی شناخت کے لیے ایک قرآنی طریقہ ہے_او لما اصابتكم مصيبة قد اصبتم مثليها قلتم اني هذا قل هو من عند انفسكم

٧_ میدان جنگ سے فرار اور پیغمبر خدا (ص) کی نافرمانی کی وجہ سے مسلمان جنگ احد کی مصیبتوں اور شکست میں مبتلا ہوئے_او لما اصابتكم مصيبة ... قل هو من عند انفسكم گذشتہ آیات مثلاً ١٥٢ (اذ تحسونهم باذنه حتى اذا فشلتم و تنازعتم فى الأمر و عصيتم) کو مدنظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ نافرمانی اور... انکی شکست کے عوامل میں سے تھے_

٨_ خود انسانی معاشرے اپنی مصیبتوں اور رنج و آلام کا ایک عامل ہیں_قل هو من عند انفسكم

٩_ آدمی خود اپنی عاقبت میں اثر رکھتا ہے_قل هو من عند انفسكم

١٠_ہر کام کے انجام پر خداوند عالم کی مطلق توانائي_ان الله على كل شى قدير

١١_ خداوند عالم کی قدرت اور توانائی پر توجہ مستقبل کی نسبت مسلمانوں کی ہر پریشانی اور نا امیدی کو برطرف کرتی ہے _او لما اصابتكم مصيبة ... ان الله على كل شيء قدير " اني ہذا"کے ذریعے مسلمانوں کا سوال کرنا اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ وہ ایسے حادثے کی توقع نہیں رکھتے تھے اور کسی چیز کا متوقع نہ ہونا آدمی کو مایوس بنادیتا ہے چنانچہ خداوند متعال اپنی قدرت مطلقہ کہ جس میں نصرت بھی شامل ہے کو بیان کرکے مؤمنین کی نا امیدی کو ختم کررہا ہے_

۱۲_ جنگ احد میں ستر (۷۰) افراد کی شہادت پر مسلمانوں کے دکھ و غم کو جنگ بدر میں دشمن کے ستر (۷۰) افراد کے قتل ہونے اور ستر (۷۰) افراد کے اسیر ہونے کے ذکر سے برطرف کرنا_

او لما اصابتکم مصیبة قد اصبتم مثلیها امام جعفر صادق (ع) نے مندرجہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: کان المسلمون قد اصابوا ببدر مائة و اربعین رجلاً قتلوا سبعین رجلاً و اسروا سبعین فلما کان یوم احدا صیب من المسلمین سبعون رجلاً قال: فاغتموا بذلك فأنزل الله تبارك و تعالی:او لما اصابتکم ... مثلیها[1] جنگ بدر میں ایک سو چالیس (۱٤۰) افراد مسلمانوں کے گھیرے میں آئے جن میں سے ستر (۷۰) کو انہوں نے قتل کیا اور ستر (۷۰) کو قیدی بنایا، اور جنگ احد میں مسلمانوں کے ستر (۷۰) افراد کام آئے: فرمایا، مسلمانوں کو اس کا دکھ ہوا تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائي_ او لما اصابتکم ... مثلیها

آنحضرت (ص): ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ۷، ۱۲

اضطراب:

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۲۰۵، ح ۱۵۱ نور الثقلین ج ۱، ص ٤۰۸، ح ٤۲٦_

اضطراب کے موانع ، ۱۱

اطمینان: اطمینان کے عوامل ٤

انسان: انسان کانقش ،۹;انسان کی عاقبت ،۹

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۱

تاریخ: تاریخی واقعات کا ذکر ،٤

تحقیق: تحقیق کے طریقے ٦

جنگ احد:٤ ، ۷ ، ۱۲ جنگ احد کی شکست ۱ ، ۳ ،۵;جنگ احد میں مسلمان ۲ ، ۳

جہاد: جہاد سے گریز ،۷

خداوند تعالی: خدا تعالی کی قدرت ۱۰

دشمن:۱۲

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ۱۱

سختی : سختی کا سرچشمہ،۸; سختی کو آسان بنانے کا طریقہ ،٤

شکست : ١ ، ٢ ، ٣ ، ٤ ، ٥

جہاد میں شکست کے عوامل ، ٧

شہادت : ١٢

عقیدہ: باطل عقیدہ ٥

غزوہ بدر : ١٢ غزوہ بدر میں کامیابی ٤ ;غزوہ بدر میں کفار ، ٢ ;

قضا و قدر : ٩

کامیابی : ٢ ، ٤ کامیابی کے اثرات ١٢

کفار : ٢ کفار کی شکست ٢

مجاہدین : جنگ احد کے مجاہدین ٥

مسلمان:٢ مسلمانوں کا غم و اندوہ، ١٢; مسلمانوں کی شکست ٣ ، ٤

ناامیدي: ناامیدی کے موانع ، ١١

نافرماني: آنحضرت(ص) کے حکم کی نافرمانی ،٧

يادآوري: یادآوری کے اثرات ٤

آیت(١٦٦)

﴿ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ اور جو کچھ بھی اسلام و کفر کے لشکر کے مقابلہ کے دن تم لوگوں کو تکلیف پہنچی ہے وہ خدا کے علم میں ہے اور اسی لئے کہ وہ مؤمنین کو جاننا چاہتا تھا _

١_ جنگ احد میں کافروں سے مقابلہ کے وقت ،خدا کے اذن سے اہل ایمان کی مصیبت_ و ما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن الله

٢ _احد کا کارزار کفر و ایمان کے دو گروہوں کی جنگ اور مڈبھیڑ کا میدان_ و ما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن الله

٣_عالم ہستی کے امور و حوادث (لوگوں کی ناکامیاں ، مشکلات اور دشواریاں) اذن پروردگار سے جاری و ساری ہیں _
و ما اصابکم ... فباذن اللہ

٤_بندوں کے وہ افعال جو ان کے ارادے سے انجام پذیر ہوتے ہیں خدا کے اذن سے ہیں _
قل ھو من عند انفسکم ... و ما اصابکم ... فباذن اللہ

٥_جبر و تفویض کی نفي_ اصابتکم مصیبة ... ھو من عند انفسکم ... و ما اصابکم ... فباذن اللہ

یہ آیت اور گذشتہ آیت جنگ احد کی شکست کو خود مسلمانوں سے مربوط قرار دے رہی ہے اور اذن پروردگار کو بھی اس شکست میں دخیل شمار کررہی ہے یعنی بندوں کے افعال جہاں خود ان سے منسوب ہیں وہاں اذن پروردگار سے بھی خالی نہیں ہیں _

٦_ حقیقی مؤمنوں کا مشخص ہونا ، جنگ احد کی مصیبتوں اور شکست میں اذن پروردگار کے اہداف میں سے ایک ہدف ہے_و ما اصابکم ... و لیعلم المؤمنین جملہ" و لیعلم ..." ایک مقدر جملہ پر عطف ہے یعني" و ما اصابکم ... لیکون کذا و کذا و لیعلم المؤمنین"لہذا مذکورہ مطلب "حقیقی مومنوں کا مشخص ہونا"جنگ احد میں انکی شکست کے اہداف میں سے ہے _

٧_ ایمانی معاشرہ کی ناکامیوں اور رنج و آلام ایک امتحانی و سیلہ ہیں تا کہ حقیقی مؤمنوں کی صف غیر حقیقی مؤمنوں سے جدا ہوجائے_و ما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن اللہ و لیعلم المؤمنین

٨_ناکامیاں اور مصائب ایسی مصلحتوں کی حامل ہوتی ہیں جو ظاہربین آنکھوں سے پوشیدہ رہتی ہیں _
و ما اصابکم یوم التقی الجمعان ... و لیعلم المؤمنین

اسلام:

صدر اسلام کی تاریخ ٢ ، ٦

امتحان: امتحان کا فلسفہ ٦،٧ ;امتحان کا وسیلہ٧; شکست کے ذریعے امتحان ٧; مشکلات کے ذریعے امتحان٧

انسان: انسان کا عمل ٤

تاریخ: تاریخ کا فلسفہ ،٣

تفویض: تفویض کی نفي٥

جبر و اختیار : ٤

جبر کی نفی ۵،

جنگ احد : ۱ ، ۲ ،۶

جہاد: جہاد کا فلسفہ ،۶

خدا تعالی: خدا تعالی کا اذن ۱ ، ۳ ، ۴;خدا تعالی کا مہلت دینا ۶

شکست :۷ جنگ احد میں شکست ۶;شکست کے عوامل ،۳; شکست میں مصلحت ،۸

عقیدہ: باطل عقیدہ ،۵

عمل: ۴

کافر: ۲

کامیابی : کامیابی کے عوامل ،۳

مشکل :۷ مشکل میں مصلحت ۸

معاشرہ: معاشرے میں تبدیلیاں ،۳

مؤمنین : ۲ مؤمنین کی تشخیص کا معیار ۶،۷;مؤمنین کی مصیبت ، ۱

آیت(۱۶۷)

﴿ وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُواْ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ قَاتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ أَوِ ادْفَعُواْ قَالُواْ لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لاَّتَّبَعْنَاكُمْ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلإِيمَانِ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ ﴾ اور منافقین کو بھی دیکھنا چاہتا تھا ـ ان منافقین سے کہا گیا کہ آؤ راہ خدا میں جہاد کرو یا اپنے نفس سے دفاع کرو تو انھوں نے کہا کہ ہم کو معلوم ہوتا کہ واقعی جنگ ہوگی تو تمھارے ساتھ ضرور آتے یہ ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تر ہیں اور زبان سے وہ کہتے ہیں جو دل میں نہیں ہوتا اور اللہ ان کے پوشیدہ امور سے باخبر ہے ـ

۱ ـ منافقوں کا مشخص ہوجانا، جنگ احد کی مصیبتوں اور شکست میں اذن پروردگار کے اہداف میں سے

ایک ہدف تھا_و ما اصابکم ... و لیعلم الذین نافقوا

۲_ مشکل حالات (ناکامیاں، دکھ و رنج اور مصائب) منافقوں اور کم ایمان لوگوں کے گروہ کو حقیقی و مستحکم مؤمنوں سے جدا کرنے کا وسیلہ ہیں_و ما اصابکم ... و لیعلم الذی نافقوا

۳_ عصر پیغمبر(ص) کے مسلمانوں کے درمیان ناشناختہ منافقوں کا جنگ احد کی شکست تک موجود ہونا_
و ما اصابکم یوم التقی الجمعان ... و لیعلم الذین نافقوا

٤_ کافروں کے خلاف جنگ میں حاضر ہونے کے سلسلہ میں دعوت پیغمبر(ص) سے، منافقوں یا بعض مسلمانوں کی بے اعتنائي و قیل لهم تعالوا قاتلوا فی سبیل الله او ادفعوا مذکورہ مطلب میں منافقوں سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جن کا نفاق جنگ کی دعوت اور اسے قبول نہ کرنے کے بعد ظاہر ہوگیا_

٥_ ایمانی معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ راہ خدا میں جہاد کرے یا کم از کم اپنے وطن اور حیثیت کا دفاع کرے_
تعالوا قاتلوا فی سبیل الله او ادفعوا

٦_ جنگوں اور مقابلوں کی قدر و قیمت کا معیار الہی محرکات ہیں_قاتلوا فی سبیل الله

٧_ دینی راہبر کا کافروں کے مقابلہ کے لیے مؤمن و غیر مؤمن تمام گروہوں کو منظم و منسجم کرنا ضروری ہے_

و قیل لهم تعالوا قاتلوا فی سبیل الله او ادفعوا یہ اس صورت میں ہے کہ جب آیت میں بیان کی گئي دعوت جہاد اور دفاع کے اصل وجوب کو بیان کرنے کیلئے نہ ہو بلکہ اس سے مراد خاص دعوت ہو_چنانچہ آیت کے مخاطب دو گروہ ہوں گے ایک وہ جو "للہ "اور"فی سبیل اللہ "میدان جنگ میں حاضر ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنی قوم، حیثیت اور... کے لیے لڑتا ہے_

٨_ دین کے دشمنوں سے جنگ (جہاد ابتدائي) اور ان کے حملہ کی صورت میں دفاع (جہاد دفاعی) ایمانی معاشرہ کی دو شرعی ذمہ داریاں ہیں_*قاتلوا فی سبیل الله او ادفعوا اس صورت میں کہ جب آیت میں ذکر کی گئي دعوت کسی خاص موقع و محل کی جنگ میں حاضر ہونے کے بجائے حکم جہاد کو بیان کررہی ہو تو جملہ "قاتلوا..." جہاد ابتدائي اور

جملہ "ادفعوا" جہاد دفاعی کی جانب اشارہ ہے_

۹_ منافقوں کا میدان احد میں حاضر نہ ہونے کے لیے یہ کہہ کر بہانے بنانا کہ وہاں جنگ ہی نہیں ہوگی_

قالوا لو نعلم قتالاً لاتبعناکم بعض مفسروں کے مطابق جملہ" لو نعلم " ایک فوجی تصادم کی نفی ہے یعنی ہمیں معلوم ہے کہ جنگ نہیں ہوگی لہذا ہم تمہارے ساتھ نہیں آئیں گے_

۱۰_ منافقین جنگ سے بچنے کیلئے مدعیتھے کہ میدان احد میں جانا جنگ و نبرد نہیں بلکہ خودکشی و ہلاکت ہے _

قالوا لو نعلم قتالاً لاتبعناکم بعض کے نزدیک جملہ" لو نعلم ..." سے منافقوں کی مراد یہ تھی کہ تم مسلمانوں کا میدان احد کی جانب جانا جنگ و قتال نہیں بلکہ خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے کیوں کہ تم لوگوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں بہت کم ہے_

۱۱_ جنگی علوم و فنون سے آشنا نہ ہونے کا اظہار جنگ احد میں منافقوں کے حاضر نہ ہونے کا بہانہ_*

لو نعلم قتالاً لاتبعناکم مذکورہ مطلب جملہ " لو نعلم ..." کے بارے میں تیسرا احتمال ہے کہ اگر جنگ کرنا جانتے ہوتے تو ضرور شرکت کرتے لیکن ہم جنگ و مبارزت کے فنون سے آشنائی نہیں رکھتے_

۱۲_ جنگ احد میں منافقوں کا شرکت نہ کرنا ان کے نفاق آلود مقام اورچہرہ کو افشا کرتا ہے_

و لیعلم الذین نافقوا و قیل لھم تعالوا ... لو نعلم قتالاً لاتبعناکم جملہ"و قیل لھم تعالوا ..."،"و لیعلم الذین نافقوا "کی وضاحت ہے یعنی منافقوں کو مشخص و معین کرنے کا طریقہ وہی انکا جنگ میں شرکت نہ کرنا ہے_

۱۳_ دین کے دشمنوں سے جنگ اور اسلامی حیثیت کے دفاع کے لیے حاضر نہ ہونا نفاق کی علامتوں میں سے ہے_

و لیعلم الذین نافقوا ... لو نعلم قتالاً لاتبعناکم

۱٤_ منافق جنگ احد میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے ایمان کی حدوں سے دور اور کفر کے نزدیک تھے_

هم للکفر یومئذ: اقرب منهم للایمان

۱٥_ خدا کی راہ میں جنگ سے گریز، ایمان کی حدود سے دور اور کفر کے نزدیک ہونے کا سبب ہے_

هم للکفر یومئذ: اقرب منهم للایمان

۱٦_ نفاق، ایمان و کفر کی درمیانی حالت ہے_

هم للكفر يومئذ اقرب منهم للايمان

مذکورہ آیت میں نفاق سے مراد "یومئذ اقرب" کے قرینہ کے مطابق ایمان کا اظہار اور کفر مخفی رکھنا نہیں بلکہ ایمان و کفر کے درمیان ایک مرحلہ کا نام ہے وہ اسطرح کے مختلف افعال و کردار کی وجہ سے کبھی ایمان کے نزدیک ہوتے ہیں اور کبھی کفر کے نزدیک_

۱۷_ منافقوں کے دل میں کچھ اور زبان پر کچھ اور ہوتا ہے_ يقولون بافواههم ما ليس فى قلوبهم

۱۸_ آدمی کے افعال اسکے اندونی رجحانات (ایمان و کفر) میں مؤثر ہیں_

لو نعلم قتالاً لاتبعناكم هم للكفر يومئذ: اقرب منهم للايمان اس توجہ کے ساتھ کہ" نفاق " ایک قسم کا میلان ہے اور منافقوں کے افعال و کردار (جنگ و جہاد کا ترک کرنا) انھیں کفر سے نزدیک اور ایمان سے دور کردیتے ہیں (ہم للکفر یومئذ...) ، معلوم ہوتا ہے کہ کردار رجحانات میں مؤثر ہے_

۱۹ _ خداوند متعال اس چیز سے آگاہ ہے جسے منافقین اپنے اندر چھپاتے ہیں_ والله اعلم بما يكتمون

۲۰_ خداوند متعال کی جانب سے منافقوں کے کفر آمیز کردار کا افشاء اور اس پر دھمکي_ يقولون بافواههم ما ليس فى قلوبهم والله اعلم بما يكتمون

۲۱_ اس مطلب پر توجہ کہ خداوند متعال دلوں کے راز اور انسان کے کردار سے آگاہ ہے نفاق اور ناپسندیدہ اعمال سے پرہیز کا سبب ہے_ والله اعلم بما يكتمون

۲۲_ خداوند متعال اسرار ، بھیدوں اور اس چیز سے، جسے انسان اپنے دل و دماغ میں رکھتے ہیں آگاہ ہے_
والله اعلم بما يكتمون

۲۳_ احد کے منافقین، نفاق کے مختلف پہلو رکھتے تھے جبکہ مسلمانوں کی آگاہی انکی نسبت کم تھي_

والله اعلم بما يكتمون یہ مطلب کہ منافقوں کے دل کے راز کو خداوند متعال زیادہ جانتا ہے (واللہ اعلم ...) اس معنی پر دلالت کرتا ہے کہ وہ چیز جو منافقوں کے نفاق کے بارے میں مسلمانوں کے لیے بیان ہوئي وہ انکے نفاق کا کچھ حصہ تھا_

۲۴_ عبداللہ بن ابی اور اسکے ساتھیوں کا منافقانہ کردار اور جنگ احد میں حاضر ہونے سے گریز کرنا_

و ليعلم الذين نافقوا و قيل لهم تعالوا قاتلوا ... لو نعلم قتالاً

آیت مبارکہ کے شان نزول میں آیا ہے کہ عبداللہ بن ابی اور اسکے تقریباً تین سو (۳۰۰) ساتھیوں نے جنگ احد میں شرکت نہیں کی (مجمع البیان مذکورہ آیت کے ذیل میں)۔

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کی دعوت ٤

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١ ، ٣ ، ٤ ، ٢٣،١٤،١٢،١١،١٠،٩

امتحان: امتحان کا فلسفہ ،١

انسان: انسان کے راز ٢٢;انسان کا عمل ، ٢١

ایمان: ایمان کاپیش خیمہ ،١٨;ایمان کے موانع ١٥

جنگ : قابل قدرجنگ ،٦;جنگ سے فرار ،١٠

جہاد: ابتدائي جہاد ، ٥ ، ٨;جہاد سے فرار ٩ ، ١٢ ، ١٣ ، ١٥ ، ٢٤;جہاد کا فلسفہ ، ١;دشمنوں سے جہاد ١٣،٨;دفاعی جہاد ٥ ، ١٣،٨،٧ ;کافروں سے جہاد ٧

خدا تعالی: خدا تعالی کا علم ، ١٩ ، ٢١ ، ٢٢; خدا تعالی کا مہلت دینا ، ١;خدا تعالی کی تنبیہات ، ٢٠

دشمن : ١٣،٨

دین: دین کے دشمن ١٣،٨

راہبر: رہبرکی ذمہ داری ، ٧

راہ خدا : ٥ ، ١٥

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ١٨

رضاکار: جہاد میں رضاکار ٧

سختي:

سختی کے اثرات ۲
شکست: شکست کے اثرات ۲; غزوہ احد میں شکست ۱

عبداللہ ابن ابی :۲٤

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۰

علم: علم کے اثرات ۲۱

عمل: ۲۰ ناپسندیدہ عمل کے موانع ، ۲۱; عمل کے اثرات ۱۸

غزوہ احد: ۱ ، ۳، ۹، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱٤ ، ۲۳ ، ۲٤

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار، ٦

کافر:۷

کفر: کفر کا پیش خیمہ ۱٤ ، ۱۵ ، ۱۸

محرک: پسندیدہ محرک ،٦

مصیبت : مصیبت کے اثرات ۲

معاشرہ: دینی معاشرہ کی ذمہ داری ۵ ،۸

منافقین : ۱۹

صدر اسلام کے منافقین ۳ ، ۲۳ ، ۲٤;منافقین کا افشا ، ۱۲ ; منافقین کا سلوک ۱۷ ، ۲٤; منافقین کا عمل ۲۰;منافقین کا کفر ۱٤ ;منافقین کا نفاق ۱۲ ، ۱۷ ، ۲۳; منافقین کو دھمکی ۲۰;منافقین کی بہانہ تراشی ۱۱ ،۹; منافقین کی شناخت کا معیار ۱ ، ۲ ;منافقین کی نظر ۱۰ ،۹;منافقین کی نافرمانی ٤

مؤمنین : مؤمنین کی تشخیص کا معیار ، ۲

نافرماني: آنحضرت (ص) کے حکم کی نافرمانی ٤

نفاق: ۱۲ ، ۱۷ ، ۲۳ نفاق کی حقیقت ۱٦ ;نفاق کے موانع ۲۱

آیت(۱۶۸)

﴿ الَّذِينَ قَالُواْ لإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُواْ لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا قُلْ فَادْرَؤُوا عَنْ أَنفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے مقتول بھائیوں کے بارے میں یہ کہنا شروع کردیا کہ وہ ہماری اطاعت کرتے تو ہرگز قتل نہ ہوتے تو پیغمبران سے کہہ دیجئے کہ اگر اپنے دعوي میں سچّے ہو تو اب اپنی ہی موت کو ٹال دو_

۱_ جنگ احد سے کنارہ کشی کرنے والے منافقوں کی کوشش کہ دوسرے مسلمان بھی اس جنگ میں شرکت نہ کریں_

الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما قتلوا جملہ" لو اطاعونا " اس مطلب پر دلالت کرتا ہے کہ منافقین مسلمانوں کو جنگ سے روکنے کی کوشش کررہے تھے_

۲_ منافقوں کا باطل دعوي کہ اگر جنگ احد کے جنگجو اس کارزار میں شرکت نہیں کرتے تو شہید نہیں ہوتے_

لو اطاعونا ما قتلوا ... ان كنتم صادقين

۳_ جنگ احد میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے صحیح و سالم رہنے پر منافقین کی خوشی اور مسرت_

الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما قتلوا احد میں قتل ہونے والوں کے لیے منافقوں کا افسوس کرنا دلالت کرتا ہے کہ وہ زندہ رہ جانے پر خوش تھے_

٤_ جنگ احد میں مسلمانوں کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا_ و ما اصابكم ... لو اطاعونا ما قتلوا

۵_ جنگ احد میں منافقوں کا اپنے رشتہ داروں کے قتل پر اظہار غم و اندوہ_ الذين قالوا لاخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما

قتلوا کہا گیا ہے کہ "لاخوانھم" سے مراد نسبی رشتہ دار، ہیں اور "قالوا لاخوانھم" سے مراد یہ نہیں ہے کہ انھوں نے ان سے کہا" بلکہ انہوں نے ان کے بارے میں کہا_

٦_ برادری کے دعوی کے باوجود احد کے جنگجوؤں کی حمایت نہ کرنے پر منافقین کی مذمت و سرزنش_

الذین قالوا لاخوانھم و قعدوا جملہ "و قعدوا" حالیہ ہے اور اشارہ ہے کہ منافقوں نے مسلمانوں کے ساتھ برادری کا دعوی کیامگر جنگ میں شرکت اور ان کی حمایت نہیں کي_ یادر ہے مذکورہ مطلب میں "لاخوانھم" سے مراد دینی بھائی ہیں_

٧_ جنگ احد میں مسلمانوں کی شرکت پر منافقوں کی تنقید اور نکتہ چیني_ لو اطاعونا ما قتلوا

٨_ جنگ احد کے بعد منافقوں کے رخنہ انداز پروپیگنڈے_ لو اطاعونا ما قتلوا

٩_ ایمانی معاشرہ پر مشکلات و پریشانیاں آنے کے بعد، اپنی حیثیت کو مستحکم کرنے کے لیے نکتہ چینی اور ذھنی الجھاؤ پیدا کرنا، منافقوں کے حیلوں میں سے ہے_ لو اطاعونا ما قتلوا

١٠_ عصر پیغمبر (ص) کے مسلمانوں کو اپنے عقائد اور موقف کے بیان کی آزادي_ لو اطاعونا ما قتلوا

١١_ منافقوں کا یہ دعوي کہ انکی سیاست وتدبیر نے انھیں موت سے بچالیا_ لو اطاعونا ما قتلوا

١٢_ خودپسندی اور خودخواہی منافقوں کی خصوصیات میں سے ہیں_ لو اطاعونا ما قتلوا

١٣_ منافقوں کے نزدیک خدا کی راہ میں جہاد و شہادت بے قیمت جنبش کا نام ہے_ لو اطاعونا ما قتلوا

١٤_ جنگ میں شرکت یا خانہ نشینی، کوئ بھی انسان کی موت یا زندگی کو معین کرنے میں مؤثر نہیں ہے_
قل فادرء وا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین

١٥_ انسان اپنی حتمی موت کے ٹالنے پر قدرت نہیں رکھتا فادرء وا عن انفسکم الموت

۱٦ _ منافقوں کے نزدیک زندہ رہ جانا اہمیت رکھتا ہے چا ہے وہ دشمنوں اور مخالفوں کے قہر و غلبہ کو قبول کرنے کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو_و قیل لهم تعالوا قاتلوا فی سبیل الله او ادفعوا ... قالوا ... لو اطاعونا ما قتلوا

۱۷_ موت کے تقدیر الٰہی ہونے کا اعتقاد میدان جنگ میں جانے کے خوف و ہراس کو برطرف کرتا ہے_

قالوا ... لو اطاعونا ما قتلوا قل فادرء وا عن انفسکم الموت

۱۸ _ مقررہ موت کے روکنے پر منافقوں کی ناتوانی ظاہر کرتی ہے کہ جنگ احد کے مجاہدوں کی شہادت کے اسباب پر ان کا تجزیہ غلط تھا_لو اطاعونا ما قتلوا قل فادرء وا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین

آزادي: آزادی بیان ، ۱۰

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱ ، ۲ ، ۳ ، ٤ ،۵ ، ٦ ، ۱۰ ، ۱۸

اغیار: اغیار کا غلبہ ۱٦

انسان: انسان کی ناتوانی ۱۵

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۷

جہاد: ۱۳ جہاد کی فضیلت ۱۳

خوف : ۱۷

راہ خدا : ۱۳

راہ و روش : راہ و روش کی بنیادیں ۱۷

زندگی : زندگی کا سرچشمہ ۱٤

شکست : ٤ شہادت: ۱۳ شہادت کی فضیلت ۱۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲ ، ۱۸

غزوہ احد: ۱ ، ۳ ، ٤ ، ۵ ، ٦ ، ۷ ، ۸ ،۱۸

قضا و قدر ، ۱٤ ، ۱۵ ، ۱۷ ،۱۷

مبارزت: مبارزت کا خوف ۱۷

مجاہدین : احد کے مجاہدین ۲

مسلمان : ۱ ، ٦ ، ۷ صدر اسلام کے مسلمان ۱۰; مسلمانوں کی شکست ٤

منافقین : منافقین کا اعتراض ۷ ; منافقین کا سلوک ۸، ۹; منافقین کا غم و اندوہ ۵;منافقین کی بہانہ تراشی ۹; منافقین کی جانب سے قدر و قیمت کا اندازہ ٦;منافقین کی حسرت ۵ ;منافقین کی خصوصیات ۱۲ ; منافقین کی خودپسندی ۱۲ ;منافقین کی خوشنودی ۳; منافقین کی رخنہ اندازی ۸، ۹;منافقین کی سازش، ۱ ; منافقین کی سرزنش ٦;منافقین کی سوچ و فکر ۲ ، ۳ ، ۱۱ ، ۱۳ ، ۱٦ ، ۱۸ ; منافقین کی کمزوری ۱۸

موت: موت کا سرچشمہ ۱٤;موت کا مقرر ہونا ۱۵ ، ۱۷

آیت (۱٦۹)

﴿ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُواْ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴾ اور خبردار راہ خدا میں قتل ہونے والوں کو مردہ خیال نہ کرنا وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے یہاں رزق پارہے ہیں ـ

۱ـ بعض لوگوں کی طرف سے راہ خدا میں قتل ہونے والے (شہدائ) کو مردہ خیال کیا جانا اور خداوند متعال کا اس قسم کے خیال سے نہی فرمانا ـ و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله أمواتا

۲ـ شہداء کے پسماندگان اور مؤمنین کی خداوند متعال کی جانب سے تسلی و تشفي ـ و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا

۳ـ راہ خدا میں شہید ہونے والے افراد زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کی بارگاہ سے روزی پارہے ہیں ـ

بل أحياء عند ربهم يرزقون اس مفہوم میں "عندربھم" کو "یرزقون" سے متعلق قرار دیا گیا ہے ـ

٤_ کردار و رفتار کی اصلاح، فکر و سوچ کی اصلاح سے مربوط ہے_

و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم چونکہ یہ آیت جہاد کی ترغیب دلانے (کردار و اعمال کی اصلاح) کیلئے ان کی اس سوچ اور فکر کی تصحیح کررہی ہے جو وہ شہداء کے بارے میں رکھتے تھے_

٥_ درست اور صحیح اعمال اختیار کرنے کیلئے افکار کی اصلاح کرنا قرآنی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_

و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم

٦_ موت کے بعد کے عالم (برزخ) میں شہداء کا ایک خاص زندگی سے بہرہ مند ہونا_

بل احيآء عند ربهم يرزقون کلمہ "احیآئ" کا نکرہ ہونا اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ شہداء کی زندگی ایک ایسی زندگی ہے جس سے انسان دنیا میں لا علم ہوتا ہے لہذا یہ ایک خاص زندگی ہوگي_

٧_ راہ خدا میں قتل ہونے والے شہداء کا بلند مقام و مرتبہ_

بل احياء عند ربهم يرزقون شہداء کا بارگاہ خداوند متعال میں روزی سے بہرہ مند ہونا اور اس مقام پر فائز ہونا ان کی عظمت اور بلند مقام کی علامت ہے_

٨_ موت کے بعد عالم برزخ میں شہداء کی حیات و زندگی کا دوسرے انسانوں سے مختلف ہونا_

بل احياء عند ربهم يرزقون چونکہ قرآن کی نظر میں مرنے والے دوسرے لوگ بھی برزخی زندگی سے بہرہ مند ہیں لہذا شہداء کی خصوصی زندگی کو بیان کرنا، ان دونوں زندگیوں میں فرق کو ظاہر کرتا ہے_

٩_ موت کے بعد، انسان کا باقی رہنا_ بل احيآء عند ربهم يرزقون

١٠_ حقیقت انسان، اسکے جسم سے بالاتر حیثیت رکھتی ہے_ و لاتحسبن الذين قتلوا فى سبيل الله امواتاً بل احياء عند ربهم يرزقون اس لحاظ سے کہ شہیدوں کا جسم دنیا میں ہوتا ہے اور زندگی و روزی سے بہرہ مند نہیں ہوتا، معلوم ہوا کہ حقیقت انسان، اسکے جسم سے بالاتر حیثیت کی حامل ہے_

١١_ عالم برزخ میں بھی حیات اور رزق کے درمیان تعلق کا باقی رہنا_ بل احيآء عند ربهم يرزقون

۱۲_ فقط پیغمبر اکرم (ص) جیسی ہستیاں ہی شہداء کی زندگی اور اسکی کیفیت کو درک کرسکتی ہیں نہ کہ عام افراد_ *

و لاتحسبن الذین ... عند ربھم یرزقون یہ کہ خداوند نے گذشتہ آیات میں تمام مؤمنین کو مخاطب کیا ہے جبکہ اس آیت میں فقط پیغمبر اکرم (ص) کو مخاطب کیا گیا ہے (و لا تحسبن صیغہ مفرد ہے) ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اس آیت کے مضمون یعنی شہادت کے بعد شہداء کی زندگی کو فقط پیغمبر (ص) ہی درک کرسکتے ہیں_

۱۳_ شہدائ، خداوند متعال کے مقام ربوبیت کے تربیت یافتہ ہیں_ بل احیآء عند ربھم یرزقون

۱٤_ شہادت، شہید کے رشد و تکامل کا ذریعہ ہے_ بل احیآء عند ربھم یرزقون

"ربھم" کے مفہوم کو دیکھتے ہوئے کہ خداوند متعال شہیدوں کا مربی اور تربیت کرنے والا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ شہادت، خداوند متعال کی خاص ربوبیت سے بہرہ مند ہونے کا مقدمہ ہے_

۱۵_ راہ خدا میں جہاد کرنے اور شہید ہونے کی طرف تشویق و ترغیب_ و لاتحسبن الذین ... بل احیآء عند ربھم یرزقون

۱٦_ بارگاہ الہی سے شہداء کا رزق حاصل کرنا، اسکی ربوبیت کا ایک پرتو ہے_ عند ربھم یرزقون

آنحضرت (ص): آنحضرت کا علم ۱۲

انسان: انسان کا انجام ۹; انسان کی موت ۹; انسان کے مختلف پہلو ۱۰

تربیت: تربیت کا طریقہ ۵

تعقل: تعقل کی اصلاح ٤، ۵

جھاد: جھاد کی جانب تشویق ،۱۵

حیات: ۱، ۳، ٦، ۸، ۱۱، ۱۲

خدا تعالی: خدا تعالی کی امداد، ۲; خدا تعالی کی ربوبیت ۱۳، ۱٦; خدا تعالی کے نواہی ۱

راہ خدا: ۱، ۳، ۷، ۱۵

راہ و روش: راہ و روش کی بنیاد ٤

رُشد و تکامل: رشد و تکامل کا پیش خیمہ ١٤

روزي: ١١، ١٦

شہادت: ١، ٣، ٧ شہادت کی طرف تشویق ١٥ ;شہادت کے اثرات ١٤

شہدائ: شہداء کا کمال ١٤; شہداء کی حیات ١، ٣، ٦، ٨، ١٢ ; شہداء کی روزی ٣، ١٦ ;شہداء کے پسماندگان ٢ ;شہداء کے فضائل ٣، ٧، ١٣

عالم برزخ: عالم برزخ کی زندگی ٦، ٨، ١١ ;عالم برزخ میں تفاوت ٨ ;عالم برزخ میں روزی ١١

عقیدہ: باطل عقیدہ ١

علم: ١٢

عمل: عمل کے صحیح ہونے کی شرائط ٥

موت: ٩

مؤمنین: مؤمنین کو تسلی و تشفی ٢

آیت(١٧٠)

﴿ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

خدا کی طرف سے ملنے والے فضل و کرم سے خوش ہیں اور جو ابھی تک ان سے ملحق نہیں ہو سکے ہیں ان کے بارے میں یہ خوش خبری رکھتے ہیں کہ ان کے واسطے بھی نہ کوئی خوف ہے اور نہ حزن ۔

١_ راہ خدا میں قتل ہونے والوں کا خدا کے اس فضل و کرم پر خوش و شادمان ہونا کہ جو خداوند متعال نے انہیں

عطا فرمایا ہے_ فرحین بماآتاهم الله من فضله

۲_ خداوند عالم کی راہ میں قتل ہونے والے (شہدائ) پر اس کا لُطف و عنایت کرنا_ فرحین بما آتاهم الله من فضله

۳_ شہیدوں کا بلند مقام، انکی خاص زندگی اور خدا کی جانب سے رزق پانا ان پر خدا کے فضل و کرم میں سے ہیں_

فرحین بما آتاہم اللہ من فضلہ

اس صورت میں کہ جب "ما اتاھم اللہ "سے مراد وہی ہو جو گذشتہ آیت میں بیان ہوا ہے یعنی خاص زندگی اور...

٤_ شہیدوں کو استحقاق سے زیادہ عطا کرنا اور ان پر فضل الہی ان کی خوشی کا باعث ہے_

فرحین بما آتاهم الله من فضله مندرجہ بالا مطلب "فضل" کے معنی (استحقاق سے زیادہ اور لطف و عنایت کی بنا پر عطا) کو مدنظر رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

٥_ دنیوی زندگی کی نسبت عالم برزخ میں شہداء کی بہتر اور برتر زندگی_ فرحین بما آتاهم الله من فضله و یستبشرون

شہداء کی خوشی اور ان کے دوسرے ساتھیوں کا اس فضل الہی کے حصول کی آرزو کرنا حکایت کر رہا ہے کہ ان کی دنیوی زندگی کی نسبت ان کی اخروی و برزخی زندگی بہتر و برتر ہے_

٦_ شہیدوں کا دوسرے مجاہدین کی سعادت مندی اور ان کیلئے راہ خدا میں قتل ہونے والوں کے مقام پر فائز ہونے کی آرزو کرنا اور اس کو چاہنا_ و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم

٧_ موت کے بعد، قیامت تک برزخ کی زندگی کا ہونا_* بل احیآء عند ربهم یرزقون__ فرحین بما اتاهم الله من فضله و یستبشرون

٨_ تمام شہداء کا عالم برزخ میں ایک ساتھ زندگی گذارنا_* و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم

جملہ "لم یلحقوا بهم "اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ شہداء کے ساتھی اپنی شہادت کے بعد اپنے سے پہلے شہید ہونے والے ساتھیوں سے ملحق ہوجاتے ہیں بنابرایں ، شہداء جدا جدا نہیں رہتے بلکہ پوری تاریخ عالم کے شہداء ایک ساتھ رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملحق ہوتے رہتے ہیں_

٩_ مؤمنین کی سعادت کے بارے میں دلچسپی لینا اور

اس پر توجہ دینا ضروری ہے_و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوف عليهم

خداوند متعال نے شہداء كى ستائش كرتے ہوئے دوسرے مؤمنين اور اپنے ہم رزم ساتھيوں كى سعادت كے بارے ميں ان كى خوشحالى و سرور كى كيفيت كا تذكرہ كيا ہے_ بنابراين ايسى صفت اور حالت خداوند عالم كو پسند اور محبوب ہے_

١٠_ شہداء كا دنيا ميں موجود مجاہدين كى حالت و كيفيت سے آگاہ ہونا_*و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم

١١_ شہداء عالم برزخ ميں ، اپنے اور راہ خدا كے دوسرے مجاہدين كے مقامات كے شاہد ہوتے ہيں _

فرحين ... و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوف عليهم و لا هم يحزنون چونكہ يہ آيت اس خيال كو رد كررہى ہے كہ جس كے مطابق شہيدوں كو مردہ سمجھا جاتا ہے_ لہذا خداوند متعال مذكورہ آيات كو ذكر كركے، شہادت كے بعد شہيدوں كے اجر و ثواب اور ان كے حالات بيان كرنا چاہتا ہے نہ كہ قيامت كے دن ان كے مقام و مراتب يا اجر كو بيان كيا جارہا ہے_

١٢_ شہادت كے بعد راہ خدا كے مجاہدين كيلئے كسى قسم كے خوف و ڈر اور غم كے نہ ہونے كى وجہ سے شہداء كا مسرور ہونا_و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوف عليهم و لا هم يحزنون

"استبشار" كا معني، بشارت ملنے كے نتيجے ميں حاصل ہونے والى خوشى اور سرور ہے_ (لسان العرب)

١٣_ راہ خدا ميں قتل ہونے والے شہداء كا مكمل امن اور سعادت سے بہرہ مند ہونا_الا خوف عليهم و لا هم يحزنون كلمہ "خوف" نكرہ ہے اور حرف نفى "لا" كے بعد ہونے كى وجہ سے ہر قسم كے خوف اور اضطراب كے نہ ہونے پر دلالت كرتا ہے_ يعنى ہر طرح كا امن_

١٤_ شہداء كيلئے ہونے كى وجہ سے حيات جاويد، نعمتيں اور سكون قلب_*الا خوف عليهم و لا هم يحزنون

خوف و ہراس كى نفى كا لازمہ فنا كى نفى ہے چونكہ خوف اور غم و اندوہ كے اسباب ميں سے ايك فنا اور نابودى كو قبول كرنا ہے_

١٥_ راہ خدا ميں جہاد اور شہادت كى ترغيب_ فرحين بما اتاهم الله من فضله ... و لا هم

يحزنون

١٦_ بعض انسانوں کیلئے موت کے بعد کے عالم (برزخ) کا مقام غم و اندوہ ہونا_ و يستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم الا خوف عليهم و لا هم يحزنون اگر عالم برزخ ميں کسی کيلئے کسی قسم کا خوف و غم نہ ہوتا تو شہداء کا اس بات پر خوش و مسرور ہونا بے مقصد ہوتا کہ وہ اور ان سے ملحق ہونے والے دوسرے شہيد مجاہدين کسی قسم کا خوف و غم نہيں رکھتے_

١٧_ شہداء کے تمام گناہوں کا بخشا جانا_ فرحين بما اتاهم الله ... الا خوف عليهم و لا هم يحزنون

چونکہ گناہ، عالم برزخ اور قيامت ميں غم و اندوہ کا باعث ہوگا جبکہ آيت "الا خوف ..." کے مطابق شہداء کسی قسم کا غم و خوف نہيں رکھتے_ پس معلوم ہوا کہ ان کے تمام گناہ خداوند نے معاف کرديئے ہيں_

١٨_ عالم برزخ ميں انسان کيلئے غم و خوف اور خوشی و سرور (جيسے نفسياتی حالات) کا ہونا_ فرحين بما اتاهم الله من فضله ... الا خوف عليهم و لا هم يحزنون

امنيت: ١٣، ١٤

بخشش: ، ١٧

جہاد: جہاد کی تشويق ١٥

خداوند تعالی: خدا تعالی کا فضل ١، ٣، ٤; خدا تعالی کا لطف ٢ ; خدا تعالی کی عنايات ٤ ; خدا تعالی کی نعمات ١٤

خشنودي: ١، ٦، ١٢ برزخ ميں خوشنودی ١٨ ; خوشنودی کے عوامل ٤

خوف ١٢: برزخ ميں خوف ١٦،١٨

دعا: ٦

راہ خدا: ١، ٢، ١٥

روزي: ١، ٣، ١٤

سعادت: ٦، ١٣،٩

شہادت: ١، ٢، ١٢ شہادت کی تشويق ١٥

شہداء:

شہداء برزخ میں، ۵، ۸، ۱۱ ; شہداء کا علم ۱۰ ;شہداء کی امنیت ۱۳، ۱٤ ; شہداء کی حیات ۳، ۵، ۸، ۱٤ ; شہداء کی خوشنودی ۱، ٤، ٦، ۱۲ ;شہداء کی دعا ٦ ; شہداء کی روزی ۱، ۳، ۱٤ ;شہداء کی سعادت ۱۳ ; شہداء کی مغفرت ۱۷ ; شہداء کے فضائل ۲، ۳، ٦، ۱۱

عالم برزخ: ۱، ۱٦، ۱۸ عالم برزخ کی زندگی ۵، ۷، ۸

غم و اندوہ: ۱۲ برزخ میں غم و اندوہ ۱٦، ۱۸

گناہ: گناہ کی مغفرت ۱۷

مجاہدین: ۱۰، ۱۱، ۱۲ مجاہدین کی سعادت ٦

مؤمنین: مؤمنین کی سعادت ۹

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۷

آیت (۱۷۱)

﴿ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ وہ اپنے پروردگار کی نعمت، اس کے فضل اور اس کے وعدہ سے خوش ہیں کہ وہ صاحبان ایمان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا_

۱_ شہداء کا، خداوند عالم کی طرف سے خصوصی نعمت اور خاص فضل الہی سے خوش ہونا_

يستبشرون بنعمة من الله و فضل کلمہ "بنعمۃ" اور "فضل" کا نکرہ ہونا، انسانوں کیلئے نامعلوم نعمت و فضل پر دلالت کر رہا ہے بنابرایں یہ ایک خاص نعمت اور فضل ہے_

۲_ عالم برزخ میں انسان کیلئے خوشی و سرور (نفسیاتی يستبشرون بنعمة من الله و فضل

۳_ الہی فضل و نعمات، درجات و مراتب کے حامل ہیں_ يستبشرون بنعمة من الله و فضل

کلمہ "نعمۃ" اور "فضل" کو نکرہ لانا کہ جو ان کے نامعلوم ہونے کو ظاہر کرتا ہے، ہوسکتا ہے فضل

و نعمت کے عظیم اور زیادہ ہونے کی وجہ سے ہو نتیجتاً یہ فضل و نعمت کے مراتب و درجات کی حکایت کرتا ہے_

٤_ خداوند متعال کی جانب سے مؤمنین کے اعمال کے اجر و ثواب کی ضمانت_ ان الله لایضیع اجر المؤمنین

٥_ عمل کے اجر و ثواب کے ضائع نہ ہونے کی شرط، ایمان ہے_ ان الله لایضیع اجر المؤمنین ضمیر کے بجائے اسم ظاہر "المؤمنین" لانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجاہدین کے اعمال کا اجر و ثواب، ان کے ایمان سے مشروط ہے_

٦_ ایمان و عمل کی طرف لوگوں کو ترغیب دلانے کیلئے اجر و ثواب کا وعدہ دینا اور اسکی ضمانت دینا، ایک قرآنی روش ہے_ ان الله لایضیع اجر المؤمنین

٧_ شہداء کا اس بات پر خوش ہونا کہ خداوند متعال مؤمنین کا اجر ضائع نہیں کرتا_ یستبشرون بنعمة ... و ان الله لایضیع اجر المؤمنین جملہ "ان الله " کلمہ "نعمة" پر عطف ہے یعنی "یستبشرون بان الله لایضیع"_

٨_ بارگاہ خدا میں شہداء کا بلند مقام و مرتبہ_ یستبشرون بنعمة من الله و فضل و ان الله لایضیع اجر المؤمنین

اجر: ٤، ٥، ٧ اجر کا وعدہ ٦

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ٦; ایمان کی طرف تشویق ٦; ایمان کے اثرات ٥

تربیت: تربیت کا طریقہ ٦

تحریک: تحریک کے اسباب ٦

خداوند تعالی: خدا تعالی کا فضل ١; خدا تعالی کی نعمتوں کے مراتب ٣; خدا تعالی کی نعمتیں ١; خدا تعالی کے فضل کے مراتب ٣; خدا تعالی کے حضور ٨

خوشنودي: ١، ٧ برزخ میں خوشنودی ٢

شہدائ: شہداء کی خوشنودی ١، ٧ ;شہداء کے فضائل ٨

عالم برزخ: ٢

عمل: عمل کا اجر٤، ٥; عمل کا قبول ہونا٥; عمل کی تشویق ٦

مؤمنین: مؤمنین کا اجر٤، ٧

آیت(۱۷۲)

﴿ الَّذِينَ اسْتَجَابُواْ لِلّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَآ أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُواْ مِنْهُمْ وَاتَّقَواْ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

یہ صاحبان ایمان ہیں جنھوں نے زخمی ہونے کے بعد بھی خدا اور رسول کی دعوت پر لبیک کہی _ ان کے نیک کردار اور متقی افراد کے لئے نہایت درجہ اجر عظیم ہے _

۱_ جن لوگوں نے گذشتہ جنگ میں زخم برداشت کرنے کے باوجود، ایک دوسری جنگ کیلئے خدا اور اسکے رسول(ص) کی دعوت پر لبیک کہا، ان کیلئے خداوند متعال کا بہت بڑا اجر ہے_الذين استجا بوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح ... اجر عظيم چونکہ گذشتہ آیات اور بعد والی آیات جنگ و جہاد کے بارے میں ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ جس فرمان پر لبیک کہا گیا ہے (استجابوا) وہ جنگ و جہاد کا فرمان تھا_

۲_ زمانہ پیغمبر اکرم(ص) کے مجاہدین میں سے بعض کا گذشتہ جنگ (احد) میں زخم و تکالیف اٹھانے کے باوجود، جہاد میں شرکت کیلئے آمادہ ہونا_الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح ... اجر عظيم

۳_ جنگ احد میں شکست اور پراگندگی کے بعد پیغمبر اکرم(ص) کا سپاہ اسلام کو دوبارہ اکٹھا کر کے جنگ کیلئے آمادہ کرنا_ الذين استجابوالله والرسول من بعد ما اصابهم القرح

٤_ جنگ احد میں زخم و تکالیف اٹھانے کے باوجود ایک دوسری جنگ کیلئے خدا اور رسول(ص) کی دعوت کو قبول کرنے والوں کیلئے عظیم اجر الہی کا ان کے احسان و تقوي سے مشروط ہونا_الذين استجابوا ... للذين احسنوا منهم

واتقوا اجر عظيم اس آيت كا جنگ احد كے بيان كے بعد واقع ہونا اور يہ كہ اس ميں "قرح"(زخم) كى بات كى گئي ہے جيساكہ جنگ احد كے بارے ميں بھى فرمايا تھا "ان يمسسكم قرح"اسكى وجہ سے مفسرين كا كہنا ہے كہ وہ گذشتہ جنگ كہ جس ميں مسلمانوں نے زخم ديكھے ہيں وہى جنگ احد ہے_

۵_ جنگ احد كے بعض مجروحين، ايك دوسرى جنگ كيلئے خدا اور پيغمبر اكرم (ص) كى دعوت كو قبول كرنے كے باوجود لازمى تقوي و نيكوكارى سے بہرہ مند نہيں تھے_ الذين استجابوللہ ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم

" منهم"، "احسنوا"كى ضمير كيلئے حال ہے اور كلمہ "من" تبعيض ميں ظاہر ہے_ يعنى دعوت قبول كرنے والوں كو صاحبان تقوي و نيكوكاروں اور دوسروں ميں تقسيم كر رہا ہے_

٦_ جنگى زخميوں كى جہاد ميں دوبارہ شركت كا اہم اور بلند مقام و مرتبے كا حامل ہونا_

الذين استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابهم القرح ... اجر عظيم گذشتہ جہاد ميں زخمى ہونے كى وجہ سے مجاہدين كيلئے اجر عظيم نہيں ہے بلكہ زخم كھانے كے بعد دوبارہ جہاد ميں شركت كى وجہ سے ہے_

٧_ جنگ احد ختم ہوجانے كے بعد، مسلمانوں پر مشركين كے حملے كا خطرہ_ *

الذين استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابهم القرح چونكہ فوجى قوت كو دوبارہ آراستہ كرنے كيلئے پيغمبر(ص) كا دعوت دينا ظاہر كرتا ہے كہ مشركين كى طرف سے دوبارہ حملے كا خطرہ موجود تھا_

٨_ جنگ احد كے بعد مسلمانوں كى تقدير ساز جنگى آمادگى اور فوجى مشق_

الذين استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابهم القرح جنگ احد ميں مصائب و مشكلات برداشت كرنے كے بعد لشكر اسلام كا دوبارہ منظم ہونا اور جنگ كيلئے دوبارہ دعوت كا ديا جانا حتي كہ جنگى زخميوں كو بھى شركت كيلئے بلانا، ظاہر كرتا ہے كہ يہ آمادگى اور فوجى تيارى تقدير ساز تھي_

٩_ مجاہد مؤمنين كا عمل و اجر كے اعتبار سے متفاوت ہونا_ لا يضيع اجر المؤمنين _ الذين استجابوا اللہ ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم اگر "الذين"، "المومنين" كے ليے صفت ہو تو مؤمنين دو گروہوں ميں تقسيم ہوتے ہيں، وہ لوگ جنہوں نے پيغمبر اسلام (ص) كى دعوت جہاد كو قبول كيا ليكن لازمى تقوي اورنيكوكارى كے حامل نہيں تھے

اور وہ لوگ جنہوں نے جہاد کی دعوت قبول کی اور تقوي و نیکوکاری کے بھی حامل تھے_ اجر عظیم دوسرے گروہ سے مخصوص ہے اور" ان الله لا يضيع اجر المؤمنين" کے قرینے سے پہلے گروہ کیلئے بھی اجر ہے لیکن نہ اجر عظیم_

١٠_تقوي اور نیکوکاري، مؤمن مجاہدین کے اجر و ثواب میں زیادتی کا باعث بنتے ہیں_للذين احسنوا منهم وا تقوا اجر عظيم

١١_ ایمان پرثابت قدم رہنے اور مشکلات اور سختیاں برداشت کرنے کے بعد خدا و رسول(ص) کی دعوت کے قبول کرنے کی بہت زیادہ قدر و قیمت ہے_ان الله لايضيع اجر المؤمنين_الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح

١٢_ جنگ احد کے بعد، دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے پیغمبر اسلام(ص) کو مجاہد جنگجوؤں کی اشد ضرورت_

الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح جیساکہ شان نزول میں آیا ہے کہ ایک دوسری جنگ کیلئے، جنگ احد کے زخمیوں تک کو بلایا جانا، ظاہر کرتا ہے کہ مجاہد جنگجوؤں کی اشد ضرورت تھي_

١٣_ خداوندعالم کا نیکوکاری اور تقوي کے ساتھ ساتھ، جہاد کی طرف تشویق کرنا_الذين استجابوا لله ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم

١٤_ مجاہدین کیلئے خداوند متعال کی طرف سے اجر عظیم کی شرائط میں سے ایک ،جنگ میں بہتر کارکردگی دکھانا (نیکوکاري) اور جنگی قواعد وضوابط کی خلاف ورزی نہ کرنا (تقوي) ہے_الذين استجابوا لله ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم

مندرجہ بالا مطلب میں "احسنوا"کا متعلق جنگ کو بنایا گیا ہے_یعنی وہ جنگ میں بہتر کارکردگی دکھائیں_ اسی طرح "اتقوا"کا متعلق جنگی قواعد و ضوابط (مثلاً سپہ سالار کی پیروی وغیرہ) کو قرار دیا گیا ہے_

١٥_ اعمال کا ثمر آور ہونا، نیکی و تقوي سے مربوط ہے_الذين استجابوا ... للذين احسنوا منهم و اتقوا اجر عظيم

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "الذین" مبتدا ہو نہ کہ المؤمنین کی صفت_

١٦_ مشکلات اور سختیاں برداشت کرنے کے باوجود خداوندعالم اور رسول اکرم(ص) کے فرامین کی اطاعت کرنا نیکی و تقوي کے مصادیق میں سے ہے_الذين استجابوا لله ... للذين احسنوا منهم و

اتقوا اجر عظیم مندرجہ بالا مطلب میں " منھم "کے "من"کو بیانیہ لیا گیا ہے_یعنی محسنین اور تقوي اختیار کرنے والے ،وہی دعوت پیغمبر(ص) کو قبول کرنے والے ہیں اور ان کیلئے اجر عظیم ہے_

۱۷_ مشکلات اور سختیوں کے وقت فرامین الہی کی اطاعت کی اہمیت اور قدر و قیمت_

الذین استجابوا للہ والرسول من بعد مااصابھم القرح

۱۸_ راہ خدا میں صبر و استقامت کی کامل قدر وقیمت ، نیکی و تقوي کی مرہون منت ہے_

الذین استجابوا للہ و الرسول من بعد ما اصابھم القرح للذین احسنوا منھم و اتقوا اجر عظیم

۱۹_ جہاد میں شرکت، خواہ پیغمبر اسلام(ص) کے ہم رکاب ہی کیوں نہ ہو، انسان کی نیکی و تقوي کی دلیل نہیں بن سکتي_الذین استجابوا للہ ... للذین احسنوا منھم و اتقوا اجر عظیم چونکہ خداوند متعال نے جہاد کیلئے دعوت پیغمبر(ص) کو قبول کرنے والوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا ہے اول نیکی و تقوي کے حامل افراد اور دوم ان صفات سے عاری افراد_ البتہ یہ اس بنا پر ہے کہ جب "من"تبعیض کیلئے ہو_

۲۰_ عمل کا دشوار ہونا، بارگاہ خدا میں اجر و ثواب کے زیادہ ہونے کا باعث بنتا ہے_

الذین استجابوا للہ و الرسول من بعد ما اصابھم القرح چنانچہ "الذین استجابوا" بتدا ہو تو جملہ "من بعد ما اصابھم القرح"اجر عظیم کے وعدہ کی شرائط میں سے ہوگا کہ جو جہاد کیلئے حرکت کرنے کی دشواری کو ظاہر کر رہا ہے_

۲۱_ جنگ احد میں زخمی ہونے کے بعد خدا تعالی اور پیغمبر اسلام(ص) کی دعوت قبول کرنے اور نیکی و تقوي اختیار کرنے کی وجہ سے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کو اجر عظیم عطا ہونا_الذین استجابوا للہ و الرسول ... اجر عظیم

امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ان رسول اللہ بعث علیاً فی عشرة" استجابوا اللہ و الرسول من بعد ما اصابھم القرح"الی "اجر عظیم"انما نزلت فی امیر المؤمنینیعنی یہ آیت امیر المؤمنین (ع) کے بارے میں نازل ہوئي_ (۱)

آنحضرت (ص): ۱، ٤، ۱۱، ۱٦، ۲۱

آنحضرت(ص) کی سپہ سالاری ۳

---

۱)تفسیر عیاشي، ج ۱ ص ۲۰٦ ح ۱۵۳؛ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۲٦ ح ٤.

اجر: ۹، ۱۰، ۲۱ اجر کے مراتب ٤; اجر کے موجبات ۱، ٤، ١٤، ٢٠

استقامت: استقامت کی قدروقیمت ۱۸

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ۵، ۷، ۲۱، ۱۲، ۸

اطاعت: آنحضرت (ص) کی اطاعت ۱، ٤، ۱۱، ١٦، ۲۱; اطاعت کی قدروقیمت ۱۷; خدا کی اطاعت ۱، ۱۷، ١٦، ۲۱; سختی کے وقت اطاعت، ۱۷

امیر المؤمنین (ع): امیر المؤمنین (ع) کا تقوي ۲۱; امیر المؤمنین (ع) کی نیکوکاري ۲۱

ایمان: ایمان کی قدروقیمت ۱۱; سختی میں ایمان ۱۱

تقوي: ١٦، ۱۹ تقوي کا اجر ۲۱; تقوي کے اثرات ٤، ۱۰، ۱۵، ۱۸; جہاد میں تقوي ۱۳، ١٤

جنگ: جنگی مجروحین ۱، ۵، ۲۱، ٦; عسکری آمادگی ۲، ۳، ۸

جہاد: ١٤، ۱۹ جہاد کی تشویق ۱۳; جہاد کی سختي ۱، ۲; جہاد کی قدر و منزلت ٦; دشمنوں سے جہاد ۱۲

خدا تعالی: ١٦، ۱۷، ۲۱ خدا تعالی کی جانب سے اجر ۱، ١٤; خدا تعالی کی دعوت ۱، ٤، ۱۱، ۵

دشمن: ۱۲

دین: دشمنان دین ۱۲

روایت: ۲۱

راہ خدا: ۱۹

سختي: ۱، ۲، ۱۱، ۱۷ سختی کے اثرات ۲۰

شکست: جنگ میں شکست ۳

صبر: صبر کی قدر و منزلت، ۱۸

عمل: ۹ عمل کا اجر ۲۰; عمل کا قبول ہونا ۱۵; عمل کی اہمیت ۲۰

غزوہ احد: ۲، ۳، ٤، ۷، ۲۱

كاميابي: جنگ ميں كاميابى كے عوامل ٨،

مجاہدين: مجاہدين كا اجر ٤، ٩، ١٠، ١٤;صدر اسلام كے مجاہدين ٢;غزوہ احد كے مجاہدين، ٥

مشركين: مشركين كا خطرہ ٧

مؤمنين: مؤمنين كا تفاوت ٩;مؤمنين كا عمل ٩

نيكوكاري: ١٩، ٢١ جہاد ميں نيكوكاري١٣، ١٤;نيكوكارى كے اثرات ٤، ١٠، ١٥، ١٦، ١٨

نظم و ضبط: جنگ ميں نظم و ضبط ٣

آيت(١٧٣)

﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُواْ لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَاناً وَقَالُواْ حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾

يہ وہ ايمان والے ہيں كہ جب ان سے بعض لوگوں نے كہا كہ لوگوں نے تمہارے لئے عظيم لشكر جمع كرليا ہے لہذا ان سے ڈرو تو ان كے ايمان ميں اور اضافہ ہوگيا اور انہوں نے كہا كہ ہمارے لئے خدا كافى ہے اور وہى ہمارا ذمہ دار ہے _

١_ جنگ احد كے بعد جہاد كيلئے خدا اور پيغمبراكرم(ص) كى دعوت قبول كرنے والے وہ لوگ تھے جو دشمن كے حملے كے بارے ميں افواہوں سے نہيں گھبرائے اوران كے ايمان ميں مزيد اضافہ ہوگيا_ الذين استجابوا لله ... الذين قال لهم الناس ... فزادهم ايماناً

٢_ جنگ احد كے بعد، مسلمانوں كے درميان دشمن كے كارندوں كا نفوذ كرنا اور ان كے حوصلے پست كرنے كيلئے سرد جنگ كا آغاز كيا جانا_ الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم

بعض كا خيال ہے كہ "قال لھم الناس"ميں "الناس" سے مراد وہ منافقين ہيں جو دشمنان دين كيلئے جاسوسى كرتے تھے_ بعض دوسروں كا

کہنا ہے کہ اس سے مراد دشمن کے وہ افراد ہیں جو مسلمانوں کے درمیان خوف وہراس پھیلاتے تھے_

۳_ جنگ احد کے بعد مشرکین کا مسلمانوں کے خلاف دوبارہ اکٹھا ہوجانا_ ان الناس قد جمعوا لکم جنگ احد کے بیان کے بعد اس آیت کا آنا نیز اسکے بعضشان نزول سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ مذکورہ آیت احد کے بعد کے واقعات کے بارے میں ہے_

٤_ مسلمانوں کے درمیان ایسے افراد کا وجود جو انہیں مشرکین سے ڈرانے کیلئے افواہیں پھیلانے کی سعی کررہے تھے_ الذین قال لھم الناس انص الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم

٥_ ایمان کا درجات و مراتب پر مشتمل ہونا اور اس میں اضافہ کا امکان_ فزادھم ایماناً

٦_ حقیقی مؤمنین دشمن کی کثرت اور اسکی جنگی آمادگی سے خوف زدہ نہیں ہوتے_ الذین قال لھم الناس ان الناس ... فزادھم ایماناً

۷_ خدا اور رسول اکرم (ص) کے پیروکار مؤمنین کے ساتھ جنگ کیلئے دشمنوں کا اکٹھا ہونا، مؤمنین کے ایمان اور اپنے راستے کی حقانیت پر اعتقاد میں اضافے کا موجب بنتا ہے_ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم ... فزادھم ایماناً "زادھم" میں فاعلی ضمیر سے مراد دشمنوں کا وہ اجتماع ہے جو "انص الناس قد جمعوا لکم" سے اخذ ہوتا ہے_ یعنی مشرکین کا جنگ کیلئے اکٹھا ہونا، خدا و رسول (ص) کے پیروکاروں کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتا ہے_

۸_ جنگ احد کے بعد دشمن کے حملے سے متعلق افواہوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا رد عمل کے طور پر خداوند عالم پر اعتماد اور توکل کا اظہار کرنا_ الذین قال لھم الناس ... و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل

۹_ خداوند متعال پر توکل اور اعتماد، دشمن کے حملوں سے نہ ڈرنے کا موجب بنتا ہے_ فزادھم ایماناً و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل

۱۰_ حملہ آور دشمنوں کے مقابلے میں خداوند متعال پر توکل کرنا ضروری ہے_ و قالوا حسبنا اللہ و نعم الوکیل حقیقی مجاہدین کی پسندیدہ صفات کو شمار کرنے اور

خداوند متعال کی جانب سے ان کی تعریف و تمجید کا مقصد دوسرے مؤمنین کو بھی ایسی صفات و حالات کے حصول کی ترغیب دلانا ہے_

١١_ خداوندعالم پر توکل کا لازمہ، اس پر ایمان و اعتقاد میں اضافہ ہے_ فزادھم ایماناً و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل

١٢_ خداوند متعال ، باتقوي، نیکوکار، صابر اور اطاعت گذار مؤمنین کا وکیل ہے اور ان کے کیلئے کافی ہے_

الذین استجابوا لله ... للذین احسنوا منھم و اتقوا ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل

١٣_ خداوند عالم کے کافی ہونے پر مکمل اعتماد اور صفت توکل کا حصول، خدا و رسول(ص) کی اطاعت ، صبر و تقوي اور نیک عمل اپنانے سے مربوط ہے_ الذین استجابوا لله ... للذین احسنوا منھم و اتقوا ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل

گذشتہ آیت میں مذکورہ صفات بظاہر انسان کے اس مقام تک پہنچنے کی طرف راہنمائی ہے کہ جہاں وہ خداوند متعال کو اپنا وکیل جان کر اسکے کافی ہونے سے مطمئن ہوجاتا ہے_

١٤_ خداوند عالم، مؤمنین کیلئے کافی اور بہترین وکیل ہے_ حسبنا الله و نعم الوکیل

١٥_ غزوہ حمراء الاسد میں مؤمنین کا نصرت الہی اور فتح کی امید رکھنا_ و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل

اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت اور گذشتہ آیات، غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں ہیں_ جنگ احد کے فاتح مشرکین مکہ کی طرف پلٹتے وقت راستے میں اس بات پر پشیمان ہوگئے تھے کہ انہوں نے آخر مسلمانوں کو کیوں ختم نہیں کردیا_ لہذا انہوں نے مدینہ پر حملے کا ارادہ کرلیا یہ خبر جب پیغمبر اکرم (ص) تک پہنچی تو آپ(ص) نے مسلمانوں کو دفاع کی خاطر حمراء الاسد تک جانے کا حکم دیا اور مسلما ن وہاں تک گئے_ لہذا یہ غزوہ، غزوہ حمراء الاسد معروف ہوا_

١٦_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں مسلمانوں کی طاقت سے دشمن کی طاقت کا زیادہ ہونا_*

و قالوا حسبنا الله و نعم الوکیل یہ کہ منافقین نے مؤمنین کو خوف زدہ و ہراساں کرنے کیلئے انہیں دشمن کی کثرت سے ڈرانا چاہا (ان الناس قد جمعوا لکم) لیکن مسلمانوں نے ان کے جواب میں طاقت و قوت کی زیادتی کی طرف اشارہ نہیں کیا بلکہ فقط خداوند متعال پر توکل کی بات کی ، اس سے مؤمنین کی قوت کے مقابل دشمن کی قوت کی کثرت کا اندازہ ہوتا ہے_

قابل ذکر ہے کہ مذکورہ آیات بعض مفسرین کے نزدیک غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں ہیں اور بعض کے نزدیک بدر صغري کے بارے میں ہیں_

۱۷_ خدا و رسول(ص) کے اطاعت گذار مؤمنین کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دشمن کی کثرت سے نہیں گھبراتے اور اس کا مقابلہ کرنے میں خداوند عالم پر توکل کرتے ہیں_الذين استجابوا لله و الرسول ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل

۱۸_ خداوند متعال پر توکل کے ساتھ ساتھ کوشش اور جدوجہد ضروری ہے_الذين استجابوا لله ... و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل

۱۹_ جنگ احد کے بعد، نعیم بن مسعود کا مؤمنین کو دشمن کے اجتماع سے ہراساں کرنا_

الذين قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم حضرت امام باقر(ع) اور حضرت امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں پہلے "الناس"کے بارے میں فرمایا ہے کہ اس سے مراد نعیم بن مسعود الاشجعی ہے_

آنحضرت(ص) : ۱، ۱۳ آنحضرت-(ص) کے پیروکار ۱۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ٤، ۸، ۱۵، ۱٦، ۱۹

اسماء و صفات: وکیل ۱۲، ١٤

اطاعت: آنحضرت (ص) کی اطاعت ۱، ۱۳ ;اطاعت کے اثرات ۱۳; اللہ تعالی کی اطاعت ۱، ۱۳

اللہ تعالی: ۱، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۸ اللہ تعالی کی امداد ۱۵

ایمان: اللہ تعالی پر ایمان ۱۱; ایمان کا پیش خیمہ ۷; ایمان کا زیادہ ہونا ۱، ۵، ۱۱; ایمان کے مراتب، ۵

تقوي: تقوي کے اثرات ۱۳

توکل: اللہ تعالی پر توکل ۸، ۱۸; توکل کا پیش خیمہ ۱۳; توکل کی اہمیت ۱۰ ;توکل کے اثرات ۹، ۱۱، ۱۷; جہاد میں توکل ۱۷

۱) مجمع البیان ج ۲ ص ۸۸۹، تفسیر تبیان ج ۳ ص ۵۲.

جنگ: عسکری آمادگی ۱، ٦

جہاد: ۱۷

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے اسباب ۹

حوصلہ پست کرنا: حوصلہ پست کرنے کے اسباب ۲

خوف : دشمنوں کا خوف ۱۹؛ناپسندیدہ خوف ۱۷

دشمن: ۷، ۱۹ دشمنوں سے برتاؤ کا طریقہ ۱۰؛دشمنوں کی افواہیں ۲، ٤، ۸

دین: دین کے دشمن ۷، ۱۰

روایت: ۱۹

سختي: سختی کو سہل بنانے کا طریقہ ۹، ۱۰

صبر: صبر کے اثرات ۱۳

غزوہ احد: ۱، ۲، ۳، ۸، ۱۹ غزوہ حمراء الاسد: ۱۵، ۱٦

کوشش: کوشش کی اہمیت ۱۸؛کوشش کے آداب ۱۸

مجاہدین: مجاہدین صدر اسلام، ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲

مشرکین: مشرکین کا منظم ہونا۳

مؤمنین: ۱٤ صابر مؤمنین ۱۲؛ متقی مؤمنین ۱۲؛مومنین کا توکل ۸؛مؤمنین کا خوف ۱۹؛مومنین کی امیدواری ۱۵؛

مومنین کی صفات ٦، ۷، ۱۵، ۱۷؛ نیکوکار مؤمنین ۱۲

نعیم بن مسعود: ۱۹

نیکوکاري: نیکوکاری کے اثرات ۱۳

آیت(۱۷۴)

﴿ فَانقَلَبُواْ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُواْ رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ﴾ پس یہ مجاہدین خدا کے فضل و کرم سے یوں پلٹ آئے کہ انہیں کوئي تکلیف نہیں پہنچی اور انھوں نے رضائے الٰہی کا اتباع کیا اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے_

۱_ مؤمنین کا غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري سے نعمت اور فضل الٰہی کی وجہ سے بغیر کسی ضرر و نقصان کے واپس پلٹ آنا_ فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوئ یہ اس بنا پر کہ جب "بنعمة"کی "بائ"مصاحبت کے معنی میں ہو اور ایک محذوف سے متعلق ہو اور "انقلبوا" کے فاعل کیلئے حال ہو_ یاد رہے کہ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ مذکورہ آیات غزوہ حمراء الاسد کے بارے میں ہیں اور بعض کے نزدیک یہ آیات بدر صغري کے بارے میں ہیں _

۲_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شرکت کرنے والے مؤمنین کے ضرر و نقصان سے محفوظ رہنے کا سبب، ان پر خداوند متعال کا عظیم فضل اور نعمت تھے_ فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوئ

اس مطلبمیں "بنعمة"کی "بائ"کو سببیت اور "انقلبوا" کے متعلق لیا گیا ہے_

۳_ مؤمنین کا غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شرکت کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کی دعوت کو قبول کرنا_

الذين استجابوا لله والرسول ... فانقلبوا بنعمة من الله و فضل

٤_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں ، مشرکین اور مؤمنین کے درمیان جنگ کا واقع نہ ہونا_*

فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوئ بظاہر "لم يمسسهم سوئ"جنگ کے واقع نہ ہونے سے کنایہ ہے_

۵_ نعمت خدا اور فضل الہی کے حصول کاپیش خیمہ اس پر توکل و اعتماد ہے_
و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل، فانقلبوا بنعمة من الله و فضل

٦_ عمل کے ساتھ ساتھ توکل، شدید مشکلات کے ، نعمت اور فضل الہی میں تبدیل ہوجانے کا باعث بنتا ہے_
و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل_ فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوئ

٧_ فتح اور شکست، خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے_فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوئ

٨_ مؤمنین کو غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شریک ہونے سے روکنے کیلئے، سرد جنگ اور غلط پروپیگنڈے کا کارگر نہ ہونا_الذين قال لهم الناس ... فانقلبوا بنعمة من الله و فضل چونکہ دشمن کے غلط پروپیگنڈے کے باوجود، مؤمنین جنگ میں شرکت کیلئے چل پڑے تھے_

٩_ حقیقی مؤمنین، خداوند متعال کی مکمل خوشنودي و رضا حاصل کرنے کیلئے کوشاں رہتےہیں_واتبعوا رضوان الله
"رضوان" یعني بہت زیادہ رضایت و خوشنودي_ (مفردات راغب)

١٠_جنگ میں شرکت کیلئے خدا اور رسول اکرم (ص) کی دعوت قبول کرنا، رضائے الہی کے حصول کا موجب بنتا ہے_الذين استجابوا لله والرسول ... واتبعوا رضوان الله

١١_ (غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں) پیغمبر اسلام(ص) کے ہمراہ مجاہد مؤمنین، دشمن کی دھمکیوں سے بے اعتنا اور رضائے الہی کیلئے کوشاں تھے_ان الناس قد جمعوا لكم ... فانقلبوا ... واتبعوا رضوان الله

١٢_ غزوہ حمراء الاسد یا بدر صغري میں شرکت کرنے والے مجاہدین کی خداوند عالم کی طرف سے مدح و ستائش_
فانقلبوا بنعمة من الله ... واتبعوا رضوان الله

١٣_ خداوند عالم عظیم فضل کا مالک ہے_والله ذو فضل عظيم

١٤_ خدا و پیغمبر(ص) پر ایمان اور ان کی اطاعت، صبر و جہاد،

تقوي و نیکی اور توکل، مکمل رضائے الہی کے حصول اور اسکے عظیم فضل سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتے ہیں_

المؤمنين_ الذين استجابوا ... واتبعوا رضوان الله والله ذو فضل عظيم

۱۵_ حقیقی مؤمنین کی تعریف و مدح کرنے اور سخت حالات میں ان کی جدوجہد کی یاددہانی کا ضروری ہونا_

المؤمنين_ الذين استجابوا ... و اتبعوا رضوان الله

۱۶_ غزوہ بدر صغري میں مجاہد مؤمنین کا مالی منافع حاصل کرنا_

فانقلبوا بنعمة من الله و فضل تفسیر روح المعانی میں منقول شان نزول کی بنا پر "فضل" سے وہ منافع مراد ہیں کہ جو مسلمانوں نے غزوہ بدر صغري میں کاروبار و تجارت سے حاصل کئے تھے_

آنحضرت(ص): ۱۰، ۱۴ آنحضرت (ص) کی دعوت ۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ۴، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۶

اطاعت: آنحضرت (ص) کی اطاعت ۳، ۱۰، ۱۴; اطاعت کے اثرات ۱۰، ۱۴ ;اللہ تعالی کی اطاعت ۱۰، ۱۴

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا فضل ۱ ; اللہ تعالی کی رضا۹، ۱۰، ۱۱، ۱۴; ۲، ۵، ۶، ۱۳، ۱۴; اللہ تعالی کی نعمتیں ۱، ۲، ۵، ۶

ایمان: آنحضرت(ص) پر ایمان ۱۴ ;اللہ تعالی پر ایمان ۱۴; ایمان کے اثرات ۵، ۱۴

تاریخ: تاریخی حوادث کا ذکر، ۱۵

تقوي: تقوي کے اثرات ۱۴

توکل: اللہ تعالی پر توکل ۵; توکل کے اثرات ۵، ۶، ۱۴

جنگ: جنگ میں افواہیں ۸; جنگی غنیمت ۱۶

جہاد: ۱۰ جہاد کے اثرات ۱۴

دشمن:

دشمنوں کی دھمکی ۱۱

راہ خدا: ۱۰

سختي: ۱۵ سختی کو سہل بنانے کا طریقہ ٦

شکست: شکست کے اسباب ۷

صبر: صبر کے اثرات ١٤

غزوہ حمراء الاسد: ۱، ۲، ۳، ٤، ۸، ۱۱، ۱۲، ١٦

فتح: فتح کے اسباب ۲، ۷

کوشش: کوشش و سعی کے آداب ٦

مجاہدین: مجاہدین کی تشویق ۱۲

مؤمنین: مجاہد مؤمنین ۱۱، ١٦ ; مؤمنین سختی کے وقت ۱۵ ; مؤمنین کی تشویق ۱۵ ; مؤمنین کی صفات ۸، ۹

نعمت: نعمت سے بہرہ مند افراد۲

نیکی کرنا: نیکی کرنے کے اثرات، ١٤

آیت(۱۷۵)

﴿ إِنَّمَا ذَلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءهُ فَلاَ تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾ یہ شیطان صرف اپنے چاہنے والوں کو ڈراتا ہے لہذا تم ان سے نہ ڈرو اور اگر مومن ہو تو مجھ سے ڈرو_

۱_ شیطان، خوف اور وحشت پیدا کرکے، اپنے دوستوں کو جہاد میں شریک ہونے سے روکتا ہے_

انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ھ

۲_ وہ لوگ شیطان ہیں جو افواہیں پھیلا کر لوگوں کو جہاد

سے ڈراتے ہیں_قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لكم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه یہ اس بنا پر ہے کہ "ذلکم"ان لوگوں کی طرف اشارہ ہو جو مؤمنین کو جنگ سے ڈراتے ہیں_

٣_ مؤمنین کو دشمن سے ڈرانا اور انہیں جہاد سے روکنا، ایک شیطانی عمل ہے_ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه

٤_ جو لوگ خوف کی وجہ سے جہاد میں شریک نہ ہوں وہ شیطان کے دوست ہیں_

انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه "انص الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم " سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان (ابلیس یا دشمن کا کوئي بھی جاسوس) تمام مؤمنین کو ڈراتا ہے_ لیکن "یخوف اولیاء ہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقط اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے_بنابرایں "یخوف اولیاء ہ" سے مراد خوف کا بالفعل موجود ہونا ہے کہ جو شیطان کے ساتھیوں سے مخصوص ہے_ پس جو لوگ خوف کی وجہ سے جہاد نہیں کرتے وہ اولیائے شیطان ہیں_

٥_ شیطان کی دوستي، غیرخدا سے ڈرنے کا پیش خیمہ ہے_انما ذلكم الشيطان يخوف اوليائه

٦_ شیطان اپنے ساتھیوں کے روبرو ہونے سے مؤمنین کو ڈراتا ہے_

انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه یہ اس بنا پر ہے کہ جب فعل "یخوف"کا مفعول اول یعنی "کُم"تقدیر میں ہو_یعنی شیطان اپنے دوستوں سے تمہیں ڈراتا ہے_ جملہ "فلا تخافوھم" اس احتمال کی تائید کرتا ہے_

٧_کفر و شرک کے لشکر اور دشمنان اسلام شیطان کے دوست ہیں_ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ... انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه یہ مطلب اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "یخوف اولیائہ" سے "کُم"حذف ہوگیا ہو یعنی "يخوفكم اولياء ه"_

٨_ مجاہد مؤمنین کے دلوں میں دشمن کا خوف پیدا کرنا، شیطان کا کام ہے_انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه

٩_ حق کی جانب لوگوں کے تمایلکو روکنے کیلئے خوف پیدا کرنا، شیطانی حربوں میں سے ایک حربہ ہے_
انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه

۱۰_ غزوہ حمراء الاسدیا بدر صغري میں شرکت کیلئے دعوت رسول اکرم(ص) کے وقت، بعض مسلمانوں پر مشرکین اور منافقین کی افواہوں کا اثر انداز ہونا_ الذین قال لهم الناس ان الناس قد جمعوا لکم ... ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ه

شیطان، مشرکین اور منافقین چونکہ تمام مؤمنین کو ڈرانے اور انہیں جہاد سے روکنے کی سعی کررہے تھے (ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم) لیکن "یخوف اولیاء ه" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فقط اپنے دوستوں کو ڈراتے ہیں_ بنابراین جملہ "یخوف اولیائہ" بعض مؤمنین میں خوف اور ڈر کے پیدا ہوجانے کی حکایت کر رہا ہے_

۱۱_ خداوند عالم کا مؤمنین کو، دین کے دشمنوں، ان کے جاسوسوں اور منافقوں کی افواہوں کے خطرے سے خبردار کرنا_ ان الناس قد جمعوا لکم ... انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ه

۱۲_ مؤمنین کو دشمنان دین سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہیئے، خواہ ان کا لشکر کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو_ ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوهم ... فلاتخافوهم

۱۳_ خوف خدا، احساس ذمہ داری کا پیش خیمہ ہے اور غیر خدا کا ڈر ذمہ داری سے فرار کی راہیں ہموار کرتا ہے_
الذین استجابوا ... فلاتخافوهم و خافون

۱٤_ جنگ احد کے بعد، دشمنان دین کے غلط پروپیگنڈے اور سازشوں کا خداوند متعال کی جانب سے افشا_
انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ه فلاتخافوهم

۱۵_ دشمن کے پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنا اور اسکے اثرات کو روکنا ضروری ہے_ الذین قال لهم الناس ... انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاء ه فلاتخافوهم و خافون قرآن کریم، دشمنان دین کے غلط پروپیگنڈے کو بیان کر کے، جملہ "فلاتخافوهم وخافون" کے ذریعے، دشمن کی سازشوں کو ناکام بنا رہا ہے تاکہ مؤمنین کو بھی یہ درس دے کہ وہ ہمیشہ دشمن کے پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنے کیلئے آمادہ رہیں_

۱٦_ خدا سے ڈرنا اور دوسروں سے نہ ڈرنا، ایمان کا لازمہ ہے_ فلاتخافوهم و خافون ان کنتم مؤمنین

۱۷_ دشمنان دین کے مقابلے میں شجاعت و شہامت

ایمان کی نشانیوں میں سے ہے اور مؤمنین کی خصوصیت ہے_ فلاتخافوهم و خافون ان كنتم مؤمنين

۱۸_ خدا کا مؤمنین کو دشمنان دین کا مقابلہ کرنے اور ان سے جہاد کرنے کی ترغیب دلانا_

انما ذلكم الشيطان ... فلاتخافوهم و خافون ان كنتم مؤمنين یہ جملہ "اگر صاحبان ایمان ہو تو دشمنان دین سے نہ ڈرو" ان لوگوں سے خطاب ہے کہ جو ایمان کا دعوی کرتے ہیں اور اس جملے کا مقصد ان کو دشمن کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دلانا ہے_

۱۹_ مجاہد مؤمنین، اولیائے خدا میں سے ہیں اور شیطان کے تسلط سے دور ہیں_*

انما ذلكم الشيطان يخوف اولياء ه ... ان كنتم مؤمنين چونکہ دشمنان دین (کفار و منافقین) شیطان کے اولیاء میں سے ہیں بنابرایں ، شیطان کی ولایت و سرپرستی سے دور مجاہدین، اولیائے خدا میں سے ہوں گے_ قابل ذکر ہے کہ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب "يخوف اولياء ه" "يخوفكم اولياء ه" کے معنی میں ہو_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۰، ۱٤

اطاعت: شیطان کی اطاعت ۵

افواہ:۱۰،۱۱،۱۵ جنگ میں افواہیں ۲

اللہ تعالی: ۱۳، ۱٦ اللہ تعالی کی جانب سے افشا ۱٤; اللہ تعالی کی تنبیہ ۱۱

انسان: انسان کی ذمہ داری ۱۳

اولیاء اللہ : ۱۹

ایمان: ایمان کے اثرات ۱٦، ۱۷

تحریک: تحریک کے اسباب ۱۳

جنگ: ۲

جہاد: ۲ جہاد سے روکنا ۳;جہاد سے فرار ٤;جہاد کی تشویق دلانا ۱۸; جہاد کے موانع ۱; دشمنوں کے خلاف جہاد ٦، ۱۸

حق پذیري: حق پذیری کے موانع ۹

حوصلہ پست کرنا: حوصلے پست کرنے کے اسباب ۱۰

خوف : اللہ تعالی کا خوف ۱۳، ۱٦ ;پسندیدہ خوف۱۳، ۱٦ ;جہاد میں خوف ۲; خوف کا سرچشمہ ۵، ۸، ۹; خوف کے اثرات
۱، ٤; دشمنوں کا خوف ۱۲; ناپسندیدہ خوف ۳، ٤، ۵، ٦، ۸، ۹، ۱۳، ۱٦

دشمن: ٦، ۷، ۱۲، ۱۷، ۱۸ دشمنوں کا مقابلہ کرنا ۱٤; دشمنوں کی افواہیں ۱۱، ۱۵ ; دشمنوں کی سازش ۱٤

دین: دین کے دشمن۷، ۱۲، ۱۷، ۱۸

سازش : سازش کا بے نقاب کرنا ۱٤

شجاعت: شجاعت کے اسباب ۱۷

شیطان: ۵ انسانی شیطان ۲;شیطان کا بہکانا ۹; شیطان کا
کردار ۱، ٦، ۸; شیطان کی ولایت و سرپرستی ۱۹; شیطان کے دوست ۱، ٤، ۷

عمل: عمل کا پیش خیمہ۱۳;ناپسندیدہ عمل ۳

غزوہ احد: ۱٤ غزوہ حمراء الاسد: ۱۰

کفار: ۷

مشرکین: ۷ مشرکین کی افواہیں ۱۰

مقابلہ: افواہوں کا مقابلہ ۱۵

منافقین: منافقین کی افواہیں ۱۰، ۱۱

مؤمنین: ٦ مجاہد مؤمنین ۸، ۱۹; مؤمنین کو خبردار کرنا ۱۱; مؤمنین کا خوف ۳;مؤمنین کی تشویق ۱۸; مؤمنین کی صفات
۱۷; مؤمنین کی ذمہ داری ۱۲

ولایت و سرپرستي: ۱۹

آیت(۱۷۶)

﴿ وَلاَ يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّواْ اللّهَ شَيْئاً يُرِيدُ اللّهُ أَلاَّ يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

اور آپ کفر میں تیزی کرنے والوں کی طرف سے رنجیدہ نہ ہوں یہ خدا کا کوئي نقصان نہیں کرسکتے خدا چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئي حصّہ نہ رہ جائے اور صرف عذاب عظیم رہ جائے_

۱_ لوگوں کے ہدایت پانے کے بارے میں پیغمبراکرم (ص) کی شدید خواہش اور آپ (ص) کا بعض لوگوں کے کفر میں عجلت کرنے پر بہت زیادہ غمگین اور متأسف ہونا_ و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر

۲_ خداوند عالم کا پیغمبر اکرم (ص) کو نصیحت کرنا کہ آپ (ص) بعض لوگوں کے کفر میں جلدی کرنے پر غمگین و رنجیدہ نہ ہوں_ و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر

۳_ لوگوں کے ہدایت قبول نہ کرنے کے مقابل پیغمبراکرم (ص) کی کوئي ذمہ داری نہیں ہے_

و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر

٤_ کفرآمیز کوششوں کے ذریعے دین خدا کو ضرر پہنچنے سے پیغمبر اکرم (ص) کا پریشان ہونا_

و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر یہ کہ خداوند متعال تسلی دیتے ہوئے فرماتا ہے "انھم لن یضروا الله شیئا" (یقیناً وہ اللہ تعالی کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچائیں گے) اس سے پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر اسلام (ص) کی پریشانی کا سبب کفار کی طرف سے دین خدا کو ضرر پہنچانے کا احتمال تھا_

۵_ وہ لوگ کفر میں جلدی کرنے والے ہیں جو اپنی افواہوں کے ذریعے مجاہدین اسلام کا حوصلہ پست کرنا چاہتے ہیں_ *

و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر مذکورہ آیت اور گذشتہ آیات کے درمیان ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ جملہ "الذین یسارعون فی الکفر" ان لوگوں کی طرف اشارہ ہو جو غلط

پروپیگنڈے اور خوف پھیلانے والی افواہوں کے ذریعے، مؤمنین کو جہاد سے روکنے کی سعی کررہے تھے_

٦_ کفر میں جلدی کرنے والے کبھی بھی خداوند متعال کو ضرر نہیں پہنچا سکتے_ انهم لن یضروا الله شیئا

٧_ کفر میں جلد بازی کرنے والوں کے مقابلے میں، حق کا ضرر و نقصان سے محفوظ ہونا_

انهم لن یضروا الله شیئاً اس مطلب میں خدا تعالی کو ضرر پہنچانا، دین کو ضرر پہنچانے سے کنایہ ہے_

٨_ پیغمبراکرم (ص) اور حق سے محاذ آرائي، خداوند عالم کے ساتھ جنگ کے مترادف ہے_

انهم لن یضروا الله شیئاً باوجود اس کے کہ مراد دین، پیغمبر اکرم(ص) اور مسلمین سے ضرر کی نفی کرنا ہے، اسے خداوند متعال کی طرف منسوب کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دین اور پیغمبر اکرم(ص) سے مقابلہ، خداوند متعال سے مقابلہ کے مترادف ہے_

٩_ خداوند متعال کا ارادہ یہ ہے کہ وہ کفر میں جلدی کرنے والوں کو حتمی طور پر اخروی نعمتوں سے محروم کردے_

یرید الله الا یجعل لهم حظاً فی الآخرة

١٠_ اخروی نعمتوں سے بہرہ مندی یا محرومیت، انسانی اعمال و کردار کا نتیجہ ہے_

و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر ... یرید الله الایجعل لهم حظاً فی الآخرة اگرچہ خداوند متعال نے اہل کفر کو اخروی نعمتوں سے محروم کرنے کی نسبت اپنی جانب دی ہے_ "یرید الله ..." لیکن یہ محرومیت "یسارعون ..." کی دلیل سے خود ان کفار کے اعمال و کردار کا نتیجہ ہے_

١١_ کفار کے کفر اختیار کرنے کا ضرر، خود انہی کی جانب پلٹتا ہے_

انهم لن یضروا الله شیئاً یرید الله الا یجعل لهم حظاً فی الآخرة جملہ "یرید الله ..." ایک محذوف جملے پر دلالت کررہا ہے_ یعنی وہ خدا کو ضرر نہیں پہنچاتے بلکہ خود اپنے آپ کو ضرر پہنچاتے ہیں اور وہ ضرر اخروی نعمتوں سے محرومیت ہے_

١٢_ سنن الہی کی معرفت اور مخالفین اسلام کے بارے

میں اللہ تعالی کی تدبیر کی جانب توجہ، مخالفین کے اعمال سے پیدا شدہ غم و اندوہ کے بر طرف ہونے کا باعث بنتی ہے_

و لایحزنك ... یرید الله الا یجعل لهم حظاً فی الاخرة جملہ "یرید اللہ ..." اس سنت الہی پر دلالت کر رہا ہے کہ خداوند متعال کفار کو اخروی نعمتوں سے محروم کردیتا ہے اور خداوند متعال اپنی اس سنت کی پہچان کروا کے، پیغمبر اکرم(ص) کو غم و اندوہ میں مبتلا ہونے سے منع کر رہا ہے_

١٣_ خداوند متعال نے اہل کفر کو دنیوی نعمتوں سے محروم کرنے کا ارادہ نہیں کیا_*

یرید الله الا یجعل لهم حظاً فی الآخرة کلمہ "في الآخرة"کا مفہوم یہ ظاہر کر رہا ہے کہ خداوند متعال نے کفار کو مواہب آخرت سے محروم کرنے کا ارادہ کیا ہے نہ کہ دنیوی فوائد و منافع سے_

١٤_ خداوند عالم کا کفر میں جلدبازی کرنے والوں کو مہلت دینا اخروی نعمتوں سے محروم کرنے کیلئے ہے_ (سنت استدراج) یرید الله الایجعل لهم حظاً فی الآخرة و لهم عذاب عظیم ہوسکتا ہے جملہ "یرید اللہ ..."اس سوال کا جواب ہو کہ خداوند، کفر کی نشر و اشاعت کیلئے بعض لوگوں کی کوشش و سعی کے باوجود انہیں کیوں مہلت دیتا ہے_

١٥_ کفر میں جلدی کرنے والوں کے انتظار میں بہت بڑا عذاب اخروی ہے_ الذین یسارعون الکفر ... و لهم عذاب عظیم

١٦_ بعض لوگوں کی کفر میں جلدبازی کرنے پر خداوند متعال کا پیغمبر اکرم(ص) کو تسلی و تشفی دینا_

و لایحزنك الذین یسارعون فی الکفر ... و لهم عذاب عظیم

١٧_ جزا و سزا کے سلسلے میں نظام الہی کا قانون و قاعدے کے مطابق ہونا_

یرید الله الایجعل لهم حظاً فی الآخرة و لهم عذاب عظیم آیت کا منطوق یہ ہے کہ عذاب اور آخرت کے مواہب سے محرومیت ،کفر کا نتیجہ ہے_ پس اسکے مفہوم کے مطابق اخروی مواہب سے بہرہ مندی اور عذاب سے دوری ایمان سے مربوط ہے_ پس الہی جزا و سزا، قانون و نظام کے تحت ہے_

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کا غم و اندوہ ١، ٢، ٤ آنحضرت (ص) کو تسلی

و تشفی دینا۱۷; آنحضرت (ص) کی دلچسپی ۱;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ۳

اجر: اخروی اجر ۹، ۱۰، ۱۵ ;دنیوی اجر ۱٤

استدراج: سنت استدراج ۱۵

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱

افواہ: افواہ کے اثرات ۵

اللہ تعالی: ٦ اللہ تعالی کا ارادہ ۹، ۱۳; اللہ تعالی کا مہلت دینا ۱۵ ;اللہ تعالی کی تدبیر ۱۲ ;اللہ تعالی کی سنت ۱۵، ۱۲; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۵;اللہ تعالی کے دشمن ۸

حق: ۸ حق کا استحکام ۷

حوصلہ پست کرنا: ۵

خسارہ: خسارے کے اسباب ۱۱

دشمن: ۸، ۱۲

دین: دین کی حفاظت ٤;دین کے دشمن ۱۲

ضرر پہنچانا: اللہ تعالی کو ضرر پہنچانا ٦

عذاب: عذاب کے مراتب ۱٦

علم: علم کے اثرات ۱۲

عمل: عمل کا اجر ۱۰; عمل کے اثرات ۱۰

غم و اندوہ: ۱، ۲، ٤ غم و اندوہ بر طرف کرنا ۱۲

کفار: ۵، ٦، ۷ کفار کا خسارہ ۱۱; کفار کی سازش ٤; کفار کی سزا ۱٦ ;کفار کی محرومیت ۹، ۱٤، ۱۵

کفر: ۱، ۲ کفر کا پیش خیمہ ۵;کفر کی سزا ۹، ۱٦ ;کفر کے اثرات ۱۱

لوگ : لوگوں کا کفر ۱، ۲، ۱۷; لوگوں کی ہدایت ۳

مبارزت: آنحضرت(ص) کے خلاف مبارزت ۸; حق کے خلاف مبارزت ۸

محاربین: ۸

محرومیت: ۹، ۱٤، ۱۵ محرومیت کے اسباب ۱۰

جزا و سزا کا نظام: ۱۸

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۱۲

ہدایت: ۳

آیت(۱۷۷)

﴿ إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُاْ الْكُفْرَ بِالإِيمَانِ لَن يَضُرُّواْ اللّهَ شَيْئًا وَلهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا ہے وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے_

۱_ کفار، خداوند متعال کو کسی قسم کا بھی ضرر و نقصان نہیں پہنچا سکتے_ ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا اللہ شیئا

۲_ خدا پر ایمان لانا، بشر کی فطرت ہے_ ان الذین اشتروا الکفر بالایمان آیت شریفہ میں ایمان کو اصل و فطری اور کفر کو عارض ہونے والی شے قرار دیا گیا ہے_ بنابراین انسان اپنی اصل یعنی فطرت میں ایمان کی جانب رجحان رکھتا ہے نہ کہ کفر کی جانب مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الذین ..."سے مراد تمام کفار ہوں نہ فقط مرتدین_

۳_ خداوند عالم پر ایمان، انسان کا سعادت بخش سرمایہ ہے_ انص الذین اشتروا الکفر بالایمان ... لھم عذاب الیم

چونکہ فرما رہا ہے کہ "بعض لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا ہے اور ایمان جیسی قدر و منزلت والی چیز کو کھودینا، عذاب میں بتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_" لہذا ایمان ایک ایسا سرمایہ ہے کہ جس کو کھودینے سے انسان دردناک عذاب میں بتلا ہوجاتا ہے_

٤_ جنگ احد کے بعد مؤمنین میں سے بعض لوگوں کا مرتد ہوجانا_*ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضرُوا الله شیئا

اس آیت اورگذشتہ آیات میں ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے "الذین اشتروا ..." سے مراد وہ مسلمان ہوسکتے ہیں جو جنگ احد کے بعد اپنے غلط پروپیگنڈے اور افواہوں کے ذریعے مؤمنین کے حوصلے پست کرنے کی سعی کررہے تھے اور انہیں غزوہ حمراء الاسد سے روک رہے تھے_

٥_ خداوند عالم کی مطلق قدرت اور کفار کے اقدامات سے اسے نقصان نہ پہنچنا_ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً

٦_ کفر اختیار کرنے کا ضرر و نقصان، خود کفار کی طرف پلٹتا ہے_

ان الذین اشتروا الکفر ... لن یضروا الله شیئاً و لهم عذاب الیم جملہ "و لهم عذاب الیم" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کفار اپنے کفر کے ذریعے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں_ کیونکہ "عذاب الیم" میں بتلا ہوجاتے ہیں_

٧_ ارتداد کے نقصان کا خود مرتدین کی طرف پلٹنا_ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً

یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الذین ..." سے مراد وہ لوگ ہوں جو اسلام اختیار کرنے کے بعد کفر کی طرف پلٹ جاتے ہیں_

٨_ خداوند عالم کا اس بات کی ضمانت دینا کہ بعض لوگوں کے کفر اختیار کرلینے سے دین اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا_ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا الله شیئاً

بعض کا خیال ہے کہ خدا کو ضرر پہنچانے سے مراد، دین خدا کو ضرر پہنچانا ہے چونکہ کوئی بھی خداوند عالم کو ضرر پہنچانے کا تصور ہی نہیں کرسکتا تاکہ خداوند عالم اس خیال باطل کی نفی کرے_

٩_ ایمان جیسی قیمتی شیئ کے بدلے کفر اختیار کرنے

والے (مرتدین) کی سزا، خداوند متعال کا دردناک عذاب ہے_ان الذین اشتروا الکفر بالایمان ... لھم عذاب الیم

۱۰_ کفر، خداوند متعال کے دردناک عذاب میں گرفتار ہونے کا موجب بنتا ہے_ان الذین اشتروا الکفر بالایمان ... لھم عذاب الیم

۱۱_ کفار اور مرتدین کا ایمان و کفر کی قدر و قیمت کے بارے میں غلط اندازہ_

ان الذین ا شتروا الکفر بالایمان ... لھم عذاب الیم چونکہ خریدار کا خیال ہے کہ جو کچھ وہ لے رہا ہے، اس چیز سے زیادہ قیمتی ہے جو وہ دے رہا ہے، بنابرایں کافر، ایمان کے بدلے کفر اختیار کر کے کفر کو ایمان سے زیادہ قیمتی خیال کرتا ہے_ (یہ بھی ایک قسم کا لین دین ہے) البتہ وہ اس بات سے غافل ہے کہ اس قسم کا معاملہ اسے دردناک عذاب میں بتلا کردے گا_

ارتداد: ٤ ارتداد کے اثرات ۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٤

اللہ تعالی: ۱، ۲، ۳ اللہ تعالی کا عذاب ۹ ،۱۰ ، اللہ تعالی کی قدرت ۵

انسان: انسان کا سرمایہ ۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۳;خدا پر ایمان ۲، ۳; فطری ایمان ۲

خسارہ: خسارے کے اسباب ٦، ۷

دین: دین کا استحکام ۸;دین کی حفاظت ۸

سزا : ۹

سعادت: سعادت کے اسباب ۳

ضرر پہنچانا: اللہ تعالی کو ضرر پہنچانا ۱، ۵

عذاب: عذاب کے مراتب ۸; عذاب کے موجبات ۱۰

عمل: ۵

غزوہ احد: ٤

کفار: ۱ کفار کا خسارہ ٦;کفار کا عمل ٥;کفار کا قدر و منزلت کے بارے میں اندازہ لگانا ۱۱

کفر: کفر کی سزا ۹;کفر کے اثرات ٦، ۱۰

لوگ: ۸

مرتد: مرتد کا قدر و قیمت کے بارے میں اندازہ لگانا ۱۱;مرتد کی سزا ۹

مؤمنین: مؤمنین کا ارتداد ٤

آیت(۱۷۸)

﴿ وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُواْ إِثْمًا وَلَهْمُ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾

اور خبردار یہ کفار یہ نہ سمجھیں کہ ہم جس قدر راحت و آرام دے رہے ہیں وہ ان کے حق میں کوئی بھلائی ہے_ ہم تو صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ جتنا گناہ کرسکیں کرلیں ورنہ ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے_

۱_ خداوند متعال کا کفار کو خبردار کرنا کہ ان کو جو مہلت دی گئی ہے وہ ان کے مفاد میں نہیں_

و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم "املائ" "ملو" کے مادہسے ہے جس کا معنی "مہلت دینا" ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ کفار کو لمبی عمردیکر اور دنیوی نعمتوں سے بہرہ مند کرکے ان کے عذاب میں تاخیر کی جائے_

۲_ کفار دنیا میں مہلت پانے کو، اپنے مفاد میں نیکی و بھلائی تصور کرتے ہیں_ و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم

۳_ کفار کا اپنے نفع و نقصان اور برے انجام کے ادراک سے ناتوان ہونا_

و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم انما نملی لهم لیزدادوا اثماً

٤_ کفر، انسان کو اپنے حقیقی نفع و نقصان کی پہچان کرنے سے روک دیتا ہے_ و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم "الذین کفروا" اس قسم کے خیال باطل کی علت کی طرف اشارہ ہے_ یعنی چونکہ وہ کافرہیں لہذا اس قسم کے خیالات رکھتے ہیں_

٥_ فقط کفار کے گناہوں میں اضافہ ہونے کی خاطر، خداوند متعال انہیں مہلت دیتا ہے_ انما نملی لهم لیزدادوا اثماً

٦_ دنیا میں انسان کی زندگی کا کم یا زیادہ ہونا، خداوند عالم کے اختیار میں ہے_ انما نملی لهم خیر ... انما نملی لهم یہ مفہوم اسلئے اخذ کیا گیا ہے کیونکہ آیت شریفہ میں "املائ" کو خداوند متعال کی طرف منسوب کیا گیا ہے_

٧_ انسان، ہمیشہ اپنی خیر و سعادت چاہتا ہے_ و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم

کفار دنیا میں لمبی عمر اسلئے چاہتے ہیں کیونکہ وہ اسے اپنے لئے بھلائي و نیکی سمجھتے ہیں لہذا وہ اپنے لئے سعادت کی تلاش میں ہیں_ اگرچہ انہوں نے سعادت کا حقیقی مصداق مشخص کرنے میں غلطی کی ہے_

٨_ کفر پر باقی رہنا، گناہ کے زیادہ ہونے اور اسکی سزا میں اضافے کا باعث ہے_ و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم انما نملی لهم لیزدادوا اثماً بظاہر آیت میں گناہ سے مراد، کفر ہے، بنابراین کافر کی عمر جتنی بھی زیادہ ہوگي، اسکے گناہ میں اضافہ ہوگا_ خواہ وہ کفر کے علاوہ کسی دوسرے گناہ کا مرتکب نہ بھی ہو_

٩_ صحیح طور پر قدر و قیمت کا تعین کرنا اور انجام کار کی فکر میں رہنا انسان کو گمراہی و انحراف سے بچاتا ہے_
و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لهم خیر لانفسهم

١٠_ کفار اپنے کفر کے ذریعے، اپنی عمر اور زندگی کو تباہ کرڈالتے ہیں_ انما نملی لهم لیزدادوا اثما و لهم عذاب مهین طولانی عمر اگر گناہ اور عذاب الہی میں گرفتار ہونے کے علاوہ اور کوئي نتیجہ نہ دے تو یہ عمر ایک تباہ شدہ اور برباد شدہ سرمایہ ہے_

۱۱_ خداوند عالم کا کفار کو مہلت دینا، ناپسندیدہ اعمال کے ارتکاب کے ذریعے ان کے خیر و سعادت سے دور ہونے کا راستہ ہموار کرتا ہے_و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انما نملی لھم لیزدادوا اثما

لغت میں "اثم"ان اعمال کو کہا جاتا ہے جو انسان کو خیر و سعادت سے روکتے ہیں_ (مفردات راغب)

۱۲_ خداوند عالم کی جانب سے کفار کو ذلیل و خوار کرنے والے عذاب کی دھمکی_و لھم عذاب مھین

۱۳_ دنیا میں کفار کا مہلت پانا، آخرت میں ان کی ذلت و خواری کا راستہ ہموار کرتا ہے_

انما نملی لھم لیزدادوا اثماً و لھم عذاب مھین

۱٤_ آخرت میں مختلف قسم کے عذاب_و لھم عذاب عظیم ... و لھم عذاب الیم ... و لھم عذا ب مھین

مندرجہ بالا مطلب میں، ان صفات "عظیم"، "الیم" اور "مھین"میں سے ہر ایک کو عذاب کی قسم کے بیان کے طور پر اخذ کیا گیا ہے_

۱۵_ عذاب آخرت مختلف شکلوں اور حیثیتوں کا حامل ہے_و لھم عذاب عظیم ... و لھم عذاب الیم ... و لھم عذاب مھین اس مطلبمیں "عظیم"، "الیم"اور "مھین"کو عذاب کی مختلف شکلوں اور حیثیتوں کی علامت قرار دیا گیا ہے_

۱٦_ کفار کا لمبی عمر پانا اور زیادہ مہلت حاصل کرنا، خداوند متعال کے نزدیک، ان کے قرب و عزت کی دلیل نہیں ہے_انما نملی لھم لیزدادوا اثماً و لھم عذاب مھین

۱۷_ کفار کیلئے موت، زندگی سے بہتر ہے_و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم

امام باقر(ع) فرماتے ہیں: الموت خیر (ل-)... الکافر ... لان الله یقول ... "و لایحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم انمانملی لھم لیزدادوا اثماً"[1] کافر کیلئے موت بہتر ہے کیونکہ اللہ تعالی فرمارہا ہے" و لایحسبن الذین کفروا ..."

انحطاط: انحطاط کے اسباب ۱۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۰٦ ح ۱۵۵ نور الثقلین ج ۱ ص ٤۱۳ ح ٤٤۵.

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی قدرت ٦

انسان: انسان کا رجحان ٧; انسان کی خصوصیت ٧; انسان کی عمر ٦

دور اندیشي: دوراندیشی کے اثرات ٩

ذلت: ١٢ ذلت کے اسباب ١٣

سعادت: سعادت کی طرف میلان ٧; سعادت کے موانع ١١

شقاوت: شقاوت کے اسباب ١١

شناخت: شناخت کے اسباب ٤

عذاب: اخروی عذاب ١٤، ١٥; عذاب کے مراتب ١٤، ١٥

عقیدہ: ٢

علم: مصالح کا علم ٤; منابع کا علم ٤

عمر: ١٦ طول عمر ٦

قدر وقیمت کا اندازہ لگانا: ٩

کفار: کفار کا انجام ٣; کفار کا انحطاط ١٠; کفار کا خسارہ ٣; کفار کا عقیدہ ٢; کفار کا گناہ ٥; کفار کا مقام ١٦; کفار کو تنبیہ ١; کفار کو تہدید ١٢; کفار کو مہلت ١، ٢، ١١، ١٣، ١٦; کفار کی اخروی ذلت ١٣; کفار کی جہالت ٣; کفار کی حیات ١٧; کفار کی ذلت ١٢; کفار کی شقاوت ١١; کفار کی عمر ١٦; کفار کی موت ١٧;

کفر: کفر کی سزا ٨; کفر کے اثرات ٤، ٨، ١٠

گمراهي: گمراہی کے موانع ٩

گناہ: ٥ گناہ کے اثرات ١١; گناہ کے اسباب ٨

مہلت: مہلت کا فلسفہ ٥

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ٩

آیت(۱۷۹)

﴿ مَّا كَانَ اللّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىَ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاء فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَإِن تُؤْ مِنُواْ وَتَتَّقُواْ فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

خدا صاحبان ایمان کو انھیں حالات میں نہیں چھوڑ سکتا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کردے اور وہ تم کو غیب پر مطلع بھی نہیں کرنا چاہتا ہاں اپنے نمائندوں میں سے کچھ لوگوں کو اس کام کے لئے منتخب کرلیتا ہے لہذا تم خدا اوررسول پر ایمان رکھو اور اگر ایمان و تقوي اختیار کروگے تو تمھارے لئے اجر عظیم ہے_

۱_ خداوند عالم دینی معاشرے کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑتا کہ جس میں اچھے اور بُرے لوگوں کی تشخیص نہ دی جاسکے_ ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليه "حتى يميز..." کے قرینے سے جملہ "علی ما انتم علیہ" سے مراد اچھے اور بُرے لوگوں کا مشخص نہ ہونا ہے_

۲_ دینی معاشرے میں، ناپاک اور پاک لوگوں کی صفوں کو جدا کر کے ایک دوسرے سے مشخص کرنا، خداوند متعال کی ناقابل تغییر سنت ہے_ ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب

۳_ مؤمنین پاک ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگ (منافقین) پلید اور خبیث ہیں_
ما كان الله ليذر المؤمنين على ما انتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب

٤_ ایمان، طہارت و پاکیزگی کا باعث بنتا ہے اور نفاق، پلیدی و خباثت کا_ ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليه

حتى يميز الخبيث من الطيب

۵_ امتحان الهي، دینی معاشرے کے پاک اور ناپاک افراد کی صفوں کو مشخص کردیتا ہے_

ما کا ن الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليه حتي يميز الخبيث من الطيب پاک و ناپاک اور خالص و ناخالص افراد کی پہچان کے دو عام طریقے ہیں:

۱_ آزمائش و ابتلائ_ ۲_ خداوند متعال کا افراد کی حقیقت و واقعیت کی خبر دینا_ چونکہ دوسرا طریقہ سنت الہی نہیں پس فقط آزمائش و امتحان ہی واحد راستہ ہے کہ جس سے خالص و ناخالص ایک دوسرے سے جدا ہوسکتے ہیں_ پس جملہ "حتی یمیز..." میں کلمہ "بابتلائھم و امتحانھم" مقدر ہے_

٦_ سختیاں، مصیبتیں اور جنگیں بندوں کیلئے آزمائش الہی کے ذرائع ہیں_

حتي يميز الخبيث من الطيب اس آیت اور گذشتہ آیات میں ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ آزمائش الہی کے ذرائع میں سے ایک جنگ و نبرد اور اسکی مشکلات ہیں جیسا کہ جنگ احد میں مشکلات پیش آئیں تھیں_

۷_ خداوند متعال کا حقیقی مؤمنوں کی جانب خاص توجہ کرنا اور ہمیشہ ان کی حمایت و پشت پناہی کرتے رہنا_

ماكان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليه حتي يميز الخبيث من الطيب بظاہر "المؤمنین" سے مراد خالص اور حقیقی مؤمنین ہیں_ اور "انتم" کا مخاطب پورا اسلامی معاشرہ ہے، خالص و ناخالص سمیت_ بنابراین آیت کا معنی یہ ہوگا "خداوند عالم حقیقی مؤمنین کو اپنی حالت پر نہیں چھوڑتا تاکہ وہ بھی ناپاکوں کے ساتھ مخلوط ہوجائیں اور ناپاک افراد کو مشخص نہ کیا جاسکے اور یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ خداوند متعال، حقیقی مؤمنین پر خصوصی توجہ رکھتا ہے_

۸_ جنگ احد کے واقعہ میں، مسلمانوں کے درمیان ناپاک اور منافق افراد کا پایا جانا_

ما كان الله ليذر المؤمنين علي ما انتم عليه حتى يميز الخبيث من الطيب مندرجہ بالا مطلب، اس آیت اور گذشتہ ان آیات کے درمیان ارتباط کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جو جنگ احد کے بارے میں نازل ہوئی ہیں_

۹_ بعض مؤمنوں کے کفار کے ہم قدم ہوجانے اور جہاد سے تخلف کرنے کے سلسلے میں خداوند متعال کا پیغمبر(ص) اور مؤمنین کو تسلی و تشفی دینا_ ما كان الله ليذر المؤمنين على ما انتم عليه

حتی یمیز الخبیث من الطیب گذشتہ آیات مثلاً "ھم الکفر یومئذ اقرب منھم للایمان" کے مطابق خبیثوں سے مراد وہ منافقین ہیں جنہوں نے کفار سے جنگ کرنے میں پہلوتہی کی ہے_

۱۰_ پاک و ناپاک افراد کے باہم ملنے اور پھر ان کے ایک دوسرے سے جدا ہوجانے کا تسلسل_

ما کان اللہ لیذر المؤمنین علي ما انتم علیه حتي یمیز الخبیث من الطیب

۱۱_ انسانوں کو پوشیدہ اسرار (غیب) سے آگاہ نہ کرنا سنت الہی ہے_ و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب

یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "الغیب" کا الف و لام جنس کیلئے ہو_

۱۲_ فقط خداوند متعال، غیب اورپنہاں اسرار سے آگاہ ہے_ و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب

۱۳_ انسانوں کا ایمان و کفر (پاکی و ناپاکي)، غیبی امور میں سے ہے_

و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب اگر "الغیب" سے مراد جنس ہو تو کفر و ایمان مورد نظر مصادیق میں سے ہیں البتہ یہ احتمال بھی دیا جاسکتا ہے کہ "الغیب" کا الف و لام، عہد کیلئے ہو یعنی مخصوص کفر و ایمان_

۱٤_ دلوں کے اسرار اور غیب سے لوگوں کو آگاہ کرکے پاک و ناپاک افراد کی صفوں کو مشخص کرنا، سنت الہی نہیں ہے_ و ما کان اللہ لیذر المؤمنین علي ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب

"و ما کان اللہ لیطلعکم ..." کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ خداوند متعال ناپاک و پاک افراد کو مشخص کرے گا_ لیکن یہ تشخیص و تمیز، مشکلات اور جنگوں وغیرہ کے ذریعے ہے نہ کہ لوگوں کو غیب سے مطلع کرکے_

۱۵_ بعض انبیائے (ع) الہی کا اپنی امت کے غیبی و خفیہ امور (ایمان و کفر) سے آگاہ ہونا_

و لکن اللہ یجتبی من رسله من یشائ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب "من" تبعیض کیلئے اور "یجتبي" کے متعلق ہو چونکہ جملہ "ولکن اللہ ..."، "ماکان اللہ ..." سے استدراک کیلئے ہے لہذا آیت کا معنی یوں ہوگا_ خداوند متعال امتوں اور قوموں کو غیب سے آگاہ نہیں کرتا، لیکن بعض انبیاء (ع) کو غیب سے آگاہ کرنے کیلئے منتخب کرلیتا ہے_

۱٦_ خداوند بعض انبیاء (ع) کو، غیب سے آگاہ کرنے کیلئے منتخب کرلیتا ہے_و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکنص اللہ یجتبی من رسلہ من یشائ

۱۷_ انبیائے (ع) الہی کے درجات و مراتب میں فرق ہونا_و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشائ اگر خداوند متعال فقط اپنے بعض انبیاء (ع) کو علم غیب عطا فرماتا ہے (جیساکہ آیت میں احتمال دیا گیا ہے) تو اس سے پتہ چلتا ہے انبیاء (ع) مختلفمراتب اور درجات کے حامل ہیں_

۱۸_ تمام انبیائے الہی (ع) کا غیب سے آگاہ ہونا_*و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشائ

یہ اس بنا پر کہ جب "من"، "مصن یشائ"کیلئے بیان ہو_یعنی خداوند عالم غیب سے آگاہ کرنے کیلئے جس کو چاہتا ہے منتخب کرلیتا ہے لہذا اس نے اس مقصد کیلئے اپنے انبیاء (ع) کو منتخب کرلیا ہے_

۱۹_ پیغمبر اکرم (ص) کا علم غیب کے ذریعے، اپنی امت کے پاک و ناپاک (مؤمن و منافق) افراد سے آگاہ ہونا_

و ما کان اللہ ... و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشائ"من رسلہ"سے مراد خواہ بعض انبیاء (ع) ہوں یا سب کے سب، یقیناً پیغمبر اسلام (ص) ان میں سے ایک ہیں_

۲۰_ خداوند متعال اپنے انبیاء (ع) کو علم غیب عطا کرنے والا ہے_و ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشائ

۲۱_ خداوند متعال اور اسکے تمام انبیاء (ع) پر ایمان لانا ضروری ہے_فامنوا باللہ و رُسلہ

۲۲_ خداوند متعال اور انبیاء (ع) پر ایمان، انسان کو پاک افراد کے زمرے میں شامل کردیتا ہے_

حتی یمیز الخبیث من الطیب ... فامنوا باللہ و رسلہ یہ اس بنا پر کہ جب جملہ "فامنوا ..."جملہ "و حتی یمیز..."پر متفرع ہو یعنی جب سنت الہی یہ ہے کہ پاک و ناپاک افراد کو مشخص کردیا جائے تو پاک افراد کے زمرے میں شامل ہونے کیلئے خدا و رسول (ص) پر حقیقی ایمان رکھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں_

۲۳_ انبیاء (ع) کا غیب و پنہاں (پاکی و ناپاکی اور انسانوں کے حقیقی منافع و نقصان) سے آگاہ ہونا ان پر ایمان لانے کے ضروری ہونے کی دلیل ہے_

و ما كان الله ليطلعكم على الغيب و لكن الله يجتبى من رسله من يشاء فأمنوا بالله و رسله

مندرجہ بالا مفہوم اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "فامنوا ..."جملہ "و لكن الله يجتبى من رسله"پر متفرع ہو_ یعنی چونکہ انبیاء (ع) غیب سے آگاہ ہیں لہذا ان پر ایمان لانا ضروری ہے_ کیونکہ فقط وہی ہستیاں، امور کے حقائق سے آگاہ ہیں اور سعادت و شقاوت کے راستوں کو پہچانتے ہیں_

۲۴_ تقوي اختیار کرنے والے مؤمنین کیلئے اجر عظیم_و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم

۲۵_ ایمان کے ساتھ ساتھ تقوي کا ضروری ہونا_و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم

۲۶_ اجر عظیم کا استحقاق، خدا و رسول(ص) پر ایمان لانے اور ان کی مخالفت نہ کرنے سے مربوط ہے_

و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم چونکہ کلمہ "اجر" اس اجر میں ظہور رکھتا ہے جو استحقاق کی بنیاد پر دیا جاتا ہے_ لہذا اس مطلب میں کلمہ "استحقاق"استعمال کیا گیا ہے_

۲۷_ ایمان اورتقوي کی طرف تشویق کرنے کیلئے اجر و ثواب کا وعدہ و ضمانت دینا، ایک قرآنی روش ہے_

و ان تؤمنوا و تتقوا فلكم اجر عظيم

۲۸_ بعض مؤمنین کی طرف سے انسانوں کے خفیہ امور اور غیب سے آگاہی حاصل کرنے کا تقاضا کیا جانا تاکہ وہ مؤمن اور غیر مؤمن (طیب و خبیث) افراد میں تمیز کرسکیں_

و ما كان الله ليطلعكم على الغيب اس آیت کے شان نزول میں منقول ہے کہ بعض مؤمنین، ایسی علامتوں کا تقاضا کررہے تھے کہ جن کے ذریعے وہ مؤمنین اور منافقین میں تمیز کرسکیں، تب خداوند متعال نے مندرجہ بالا آیت نازل فرمائی_

آنحضرت(ص) : ۲۶ آنحضرت(ص) کا علم غیب ۱۹ ; آنحضرت(ص) کو تسلی و تشفی ۹

اجر: ۲۶ اجر کے مراتب ۲۴;اجر کا وعدہ ۲۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ۸

اطاعت: آنحضرت(ص) کی اطاعت ۲۶;اطاعت کا اجر۲۶ ; اللہ تعالی کی اطاعت ۲۶

اللہ تعالی: ۱۲، ۲۲، ۲۶

الله تعالی کا علم غیب ۱۲ ; الله تعالی کا لطف ۷ ; الله تعالی کی امداد ۷; الله تعالی کی سنت ۲، ۱۱، ۱٤ ; الله تعالی کی عطا و بخشش ۲۰

امتحان: امتحان کا ذریعہ ٦ ;انواع و اقسام کے امتحان ٦ ; جنگ کے ذریعے امتحان ٦ ; سختی و مصائب کے ذریعے امتحان ٦ ; شکست کے ذریعے امتحان ٦ ;فتح کے ذریعے امتحان ٦ ;فلسفہ امتحان ٥

انبیاء (ع) : ۲۱، ۲۲ انبیاء (ع) کا برگزیدہ ہونا ۱٦ ;انبیاء (ع) کا علم غیب ۱۵، ۱٦، ۱۸، ۲۰، ۲۳ ;انبیاء (ع) کے فضائل ۱۷ ;انبیاء (ع) میں تفاوت ۱۷

انسان: انسان کے اسرار ۱۲

ایمان: ۱۳، ۲۵ آنحضرت (ص) پر ایمان ۲٦ ; الله تعالی پر ایمان ۲۱، ۲۲، ۲٦ ;انبیاء (ع) پر ایمان ۲۱، ۲۲، ۲۳ ;ایمان کا اجر ۲٦ ; ایمان کا پیش خیمہ ۲۷ ;ایمان کی تشویق ۲۷ ایمان کے اثرات ٤، ۲۲

پاک افراد: ۱۰، ۱٤ پاک افراد کا امتحان ٥ ;پاکی ۱۳، ۳، ۱۹ ;پاکی کے اسباب ٤، ۲۲

تحریک: تحریک کے اسباب ۲۷

تبلیغ : تبلیغ کا طریقہ ۲۷

تقوي: ۲۵ تقوي کا اجر ۲٦ ;تقوي کا پیش خیمہ ۲۷ ;تقوي کی تشویق ۲۷

جنگ: ٦ جنگ سے فرار ۹

خباثت: ۳، ۱۰، ۱۳، ۱٤، ۱۹ خباثت کے اسباب ٤

سختي: ٦ شکست: ٦

علم غیب: ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۸، ۲۲۳

غزوہ احد: ۸ قدر و قیمت کا اندازہ لگانا:

قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا طریقہ ۲۸، ٥

کامیابي: ٦ کفر: ۱۳

متقین: متقین کا اجر ۲٤

مصیبت: ٦

معاشرہ: اسلامی معاشرہ ١، ٢، ٥; معاشرتی گروہ ٢

منافقین: صدر اسلام کے منافقین ٨ ; منافقین کی خباثت ٣، ١٩

مؤمنین: مؤمنین کا اجر ٢٤; مؤمنین کو تسلی ٩; مؤمنین کی امداد ٧; مؤمنین کی پاکیزگي ٣، ١٩ ; مؤمنین کے تقاضے ٢٨

نفاق: نفاق کے اثرات ٤

آیت(١٨٠)

﴿ وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴾

اور خبردار جو لوگ خدا کے دیئے ہوئے میں بخل کرتے ہیں ان کے بارے میں یہ نہ سوچنا کہ اس بخل میں کچھ بھلائئ ہے _ یہ بہت برا ہے اور عنقریب جس مال میں بخل کیا ہے وہ روز قیامت ان کی گردن میں طوق بنادیا جائے گا اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی ملکیت ہے اور وہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ہے _

١_ بخل اختیار کرنے والوں کا انفاق نہ کرنے کو منافع اور ثمر بخش سمجھنا، ایک غلط تصور ہے_ و لایحسبن الذین یبخلون ... ھو خیراً لھم

٢_ اضافی اموالمیں سے انفاق کرنا ضروری ہے_

و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله

مندرجہ بالا مطلب ميں "من فضلہ"كى ضمير "ما اتيھم اللہ " كے "ما"كى طرف پلٹائي گئي ہے_ اس بنا پر "فضل" ضرورت سے زائد كے معنى ميں ہوگا_ اسمطلب كى تائيد رسول خدا(ص) كے اس فرمان سے ہوتى ہے : "ما من ذى رحم ياتى ذارحمہ فيسألہ من فضل ما اعطاہ اللہ اياہ فيبخل عليہ الا اخرج لہ يوم القيامة من جہنم شجاع يتلمظ حتي يطوقہ" جب كوئي شخص اپنے رشتہ دار سے سوال كرے كہ اللہ تعالى كے عطا كردہ مال ميں سے كچھ عنايت كرے اور وہ عطا كرنے ميں بخل كرے تو روز قيامت جہنم سے ايک سانپ نكلے گا جو اس كے گلے كا طوق بن جائے گا_ اسكے بعد آپ(ص) نے مندرجہ بالا آيت كى تلاوت فرمائي "و لايحسبن ..." (۱)

۳_ ضرر و نقصان، اضافى اموال ميں سے انفاق نہ كرنے كا برا انجام_ و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله ... بل هو شر لهم

٤_ انسانوں كيلئے عنايات الہى (مادى و معنوى وسائل) ان پر خداوند عالم كا فضل ہے كہ اور يہ اس كى ملكيت ہيں_
و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله

٥_ مال و دولت كے خداوند عالم كى جانب سے ہونے پر توجہ كرنا، انفاق و بخشش كو آسان بناديتا ہے اور بخل و كنجوسى كى برائي كو واضح كرتا ہے_و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله خداوند متعال كا يہ يادہانى كرانا كہ تم لوگوں كے اموال خداوندمتعال كى طرف سے فضل ہے (بما اتيھم اللہ من فضلہ) اس كا مقصد، انسان كيلئے انفاق و بخشش كو آسان بنانا اور بخل كى برائي كو ظاہر كرنا ہے_

٦_ انسان كيلئے خداوند متعال كى عنايات(مادى و معنوى وسائل) كا قابل قدر ہونا_

و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله يہ كہ خداوند عالم نے جو وسائل انسانوں كو عطا كئے ہيں ، انہيں اپنا فضل كہا ہے اور ان كى نسبت اپنى جانب دى ہے، اس سے ان كى قدر و منزلت ظاہر ہوتى ہے_ البتہ يہ اس بنا پر ہے كہ جب "فضلہ"كى ضمير "اللہ "كى طرف پلٹائي جائے نہ كہ "ما اتيهم الله "كى طرف _

---

۱)الدر المنثور ج۲ ص۳۹۵.

۷_ جہاد کے اخراجات ادا نہ کرنا، بخل کے مصادیق میں سے ہے_ و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله چونکہ مذکورہ آیت، آیات جہاد کے بعد آئي ہے، اس سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ "الذین یبخلون ..." کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک وہ لوگ ہیں جو جہاد کے اخراجات ادا کرنے سے پرہیز اور بخل کرتے ہیں_

۸_ جہاد کے اخراجات پورے کرنے اور ضرورت مندوں کی دستگیری کرنے کے سلسلے میں ثروت مند افراد کی بھاری ذمہ داري_ و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله اگر "فضل" کا معني، ضروریات سے زائد ہو تو یہ ثروت مند افراد ہیں کہ جن کی ثروت ان کی ضروریات سے زیادہ ہے_

۹_ انسان اپنے نفع و نقصان کی صحیح پہچان نہ رکھنے کی وجہ سے بخل کرتا ہے_ و لايحسبن الذين يبخلون ... هو خيراً لهم بل هو شر لهم

۱۰_ انسان کا اپنے نفع و نقصان کو صحیح طور پر درک کرنا، خداوند متعال کی طرف سے دیئے گئے مال و دولت سے بخشش و انفاق کرنے اور بخل سے بچنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_ و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله هو خيراً لهم بل هو شر لهم

۱۱_ آسمانی تعلیمات، خیر و شر کی پہچان کا منبع ہیں_ و لايحسبن ... هو خيراً لهم بل هو شر لهم

۱۲_ قیامت کے دن بخیلوں کا مال و منال، طوق کی صورت میں ان کی گردن میں لٹکا ہوگا_ سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة

۱۳_ قیامت کے دن بخیل افراد کے گلے میں ان کے مال و دولت کا لٹکایا جانا ، بخل و کنجوسی کی برائي اور ضرر کی علامت ہے_ بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة جملہ "سیطوقون ما بخلوا ..." کلمہ "شر" کی تفسیر ہے_ یعنی قیامت کے دن اپنے مال و دولت کو دوش پر لادے ہوئے (گلے میں لٹکائے ہوئے) آنا، ایک ایسا شر ہے جو بخیل افراد کے دامن گیر ہوگا_ مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "سیطوقون ..." کا ظاہری معنی مراد ہو_

۱٤_ قیامت کے دن جمادات اور اشیاء کا محشور ہونا_

سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة

۱۵_ اخروی عذاب و عقوبت کا گناہ و عصیان کے مطابق ہونا_ سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة

بخیلوں کے گلے میں ان کا مال طوق بنا کر لٹکا یا جانا، اس مال سے ان کے شدید لگاؤ اور وابستگی کی وجہ سے ہے_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عذاب آخرت اور گناہ میں مناسبت ہوگي_

۱٦_ معاد کا جسمانی ہونا_ سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "سيطوقون ..."کا ظاہری معنی لیا جائے_

۱۷_ بخل اختیار کرنے کی حرمت اور خداوند متعال کا بخیلوں کی سخت مذمت کرنا_ و لايحسبن ... سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة

۱۸_ قیامت کے دن بخیل افراد، اپنے کاندھے پر بخل کے گناہ کا سنگین بوجھ اٹھائے ہوں گے_

سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة بعض کے نزدیک یہاں "سيطوقون..."کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ وبال اور گناہ جیسا کوئی کلمہ، "ما بخلوا..." سے پہلے مقدر ہے_ یعنی وہ لوگ اپنے بخل کے گناہ کے وبال کو اپنے دوش پر اٹھائے ہوئے ہوں گے_

۱۹_ قیامت کا دن حقیقی خیر و شر کے ظہور کا میدان ہے_ و لايحسبن الذين ... هو خيراً لهم بل هو شر لهم سيطوقون ... يوم القيمة

۲۰_ انسان کیلئے، اپنے ذاتی مال میں حق تصرف کی محدودیت_ و لايحسبن الذين ... سيطوقون ما بخلوا به

۲۱_ یہ خداوند متعال ہے کہ جو آسمان و زمین (پوری کائنات) کا حقیقی و اصلی مالک ہے_ ولله ميراث السموات والارض

۲۲_ خداوند عالم کی مطلق مالکیت_ ولله ميراث السصموات والارض

۲۳_ انسان کی ثروت اور دولت، خداوند متعال کی ملکیت ہے اور اسی کی جانب پلٹ جائے گي_

بما اتهم الله من فضله ...ولله ميراث السموات والارض

۲٤_ آسمانوں کا متعدد ہونا_

ولله ميراث السموات

۲۵_ انسان کے ہاتھ سے اسکے تمام مال و دولت کے نکل جانے کی جانب توجہ، بخل اور انفاق نہ کرنے کی برائی کو پہچاننے کا باعث بنتی ہے_و لايحسبن الذين يبخلون ... ولله ميراث السموات والارض جملہ "ولله ميراث السموات ..."سے یہ نکتہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مال و دولت تمہارے ہاتھوں سے نکل کر خداوند متعال کی جانب پلٹ جائے گي، پس کیوں نہیں انفاق کرتے؟ اور اپنے آپ کو انفاق کے اجر و ثواب سے محروم کرتے ہو؟

۲۶_ خداوند متعال کا انسان کے تمام اعمال اور کردار سے مکمل اور دقیق طور پر آگاہ ہونا_والله بما تعملون خبير

۲۷_ خداوند عالم کی علی الاطلاق مالکیت اور انسانی اعمال و کردار سے اسکی آگاہی کی جانب توجہ، انفاق اور بخل سے بچنے کو آسان بنادیتی ہے_و لايحسبن الذين يبخلون ... ولله ميراث السموات والارض والله بما تعملون خبير

۲۸_ بخیل افراد کے بارے میں خداوند متعال کی جانب سے تہدید اور تنبیہ_والله بما تعملون خبير

۲۹_ زکات نہ دینے والوں کے اموال کا قیامت کے دن ان کے گلے میں اژدہا کی شکل میں لٹکایا جانا_

سيطوقون ما بخلوا به يوم القيمة امام صادق (ع) سے "سيطوقون ما بخلوا به ..."کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (ع) نے فرمایا: ما من احد يمنع من زكاة ماله شيئاً الا جعل الله عزوجل ذلك يوم القيمة ثعباناً من نار مطوقاً فی عنقه جو شخص بھی زکاۃ کے مال سے ذرہ برابر بھی رکھ لے یقینا خداوند متعال روز قیامت اسے آگ کا اژدہا بنا کر اس کے گلے میں لٹکادے گا[1]_

۳۰_ ضرورت سے زیادہ مال و دولت میں سے انفاق اور خرچ نہ کرنے اور بخل اختیار کرنے کا نتیجہ، قیامت کے دن سخت عذاب الہی کی صورت میں ظاہر ہوگا_و لايحسبن الذين يبخلون بما اتيهم الله من فضله

رسول خدا (ص) فرماتے ہیں: ما من ذی رحم يأتى ذا رحمه فيسأله من فضل ما اعطاه الله اياه فيبخل عليه الا خرج له يوم القيامة من جهنم شجاع يتلمظ حتي يطوقه_ ثم قرأ "ولايحسبن ..."_[2]اس حدیث کا ترجمہ اسی آیت کے مطلب ۲ میں گزرچکا ہے_

---

۱)کافی ج۳ ص۵۰۲ ح۱، نورالثقلین ج۱ ص۴۱۴ ح۴۴۹، ۴۵۲.

۲)الدر المنثور ج۲ ص۳۹۵.

آسمان: آسمان کا مالک ۲۱; آسمان کا متعدد ہونا ۲٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ۲۸; اللہ تعالی کا علم ۲٦، ۲۷; اللہ تعالی کا فضل ٤; اللہ تعالی کی عطاء ٤، ٦; اللہ تعالی کی مالکیت ٤، ۲۱، ۲۳، ۲۷

انسان: انسان کا سرمایہ ٤، ۵، ۲۳، ۲۵ ; انسان کا علم ۱۰ ; انسان کا عمل ۲٦

انفاق: انفاق کا پیش خیمہ ۵، ۱۰، ۲۷; انفاق کی اہمیت ۲; انفاق کی حدود ۲; انفاق کے آداب ۲۷; انفاق کے موانع ۱; ترک انفاق پر مذمت ۲۵; ترک انفاق کی سزا ۳۰; ترک انفاق کے اثرات ۳، ۲۹

بُخل: بخل کا گناہ ۱۸; بخل کا نقصان ۱۳; بخل کی حرمت ۱۷; بخل کی سزا ۳۰; بخل کی مذمت ۵، ۱۷، ۲۵; بخل کے اثرات ۱۲، ۱۳، ۱۸; بخل کے اسباب ۹; بخل کے علاج کا طریقہ ۱۰، ۲۷; بخل کے موارد ۷

بخیل: بخیل قیامت میں ۱۲، ۱۳; بخیل کا انجام ۳۰; بخیل کا سرمایہ ۱۲، ۱۳; بخیل کا عقیدہ ۱; بخیل کو تہدید ۲۸; بخیل کی مذمت ۱۷

ثروت مند افراد: ثروت مند افراد کی ذمہ داری ۸

جزا و سزا کا نظام: ۱۵

جہاد: مالی جہاد ۷، ۸

جہالت: جہالت کے اثرات ۹

دنیا: دنیوی وسائل کی قدر و منزلت ۵ دین: تعلیمات دین کے فوائد ۱۱

روایت: ۲۹، ۳۰

زمین: زمین کا مالک ۲۱

سزا: ۳۰ اخروی سزا، ۱۵

شناخت: شناخت کے منابع ۱۱

عذاب: عذاب کے درجے ۳۰; عذاب کے موجبات ۱۵

عصیان: عصیان کی سزا ۱۵

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱

علم: ۱۰ علم کے اثرات ۵، ۲۷

عمل: ۲۶ عمل کا مجسم ہونا ۱۲، ۱۳، ۲۹; نیک عمل کا پیش خیمہ ۵

فقیر: فقیر کی ضرورت پوری کرنا ۸

قدر و قیمت: معنوی قدر و قیمت ٦

قیامت: ۱۲، ۱۳، ۱۸

قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا ۱۹، ۲۹

گناہ: ۱۸

مالکیت: ذاتی مالکیت ۲۰

محرمات: ۱۷

محشور ہونا: جمادات کا محشور ہونا ١٤; موجودات کا محشور ہونا ١٤

معاد: جسمانی معاد ۱٦

ہبہ: ۵، ۱۰

آیت (۱۸۱)

﴿ لَقَدْ سَمِعَ اللّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاء سَنَكْتُبُ مَا قَالُواْ وَقَتْلَهُمُ الأَنبِيَاء بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُواْ عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾

اللہ نے ان کی بات کو بھی سن لیا ہے جن کا کہنا ہے کہ خدا فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں_ ہم ان کی اس مہمل بات کو اور ان کے انبیاء کے ناحق قتل کرنے کو لکھ رہے ہیں اور انجام کار ان سے کہیں گے کہ اب جہنّم کا مزہ چکھو_

۱_ خداوند متعال کے فقیر و محتاج ہونے اور اپنے غنی و بے نیاز ہونے کے بارے میں یہود کے بے بنیاد خیالات_

لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنياىٔ

بہت سے مفسرین کا کہنا ہے کہ "الذين قالوا" سے مراد یہود ہیں_

۲_ انفاق اور بخشش کے بارے میں فرامین الہی کا یہود کی جانب سے مذاق و تمسخر اڑایا جانا_

الذين يبخلون ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير انفاق کی ترغیب دلانے اور اہل بخل کو تہدید کرنے کے بعد یہودیوں کے کلام "ان الله فقير ..."کو نقل کرنا اس نکتہ کی جانب اشارہ ہے کہ یہودیوں نے انفاق کے بارے میں فرمان خداوندی کا مذاق اڑاتے ہوئے یہ افواہ پھیلا رکھی تھی کہ آنحضرت (ص) کا خدا، فقیر ہے_

۳_ خداوند متعال کے مقابلے میں غنا اور بے نیازی کا احساس اور اظہار کرنا ایک ناروا و ناپسندیدہ عمل ہے_

لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنياىٔ

٤_ غنا اور بے نیازی کا احساس، فرامین الہی کی حکم عدولی اور ان کا مذاق اڑانے کی راہ ہموار کرتا ہے_*

الذين يبخلون بما اتيهم الله ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن أغنياىٔ

۵_ الہی معارف اور صفات خداوندی کے بارے میں یہود کی کوتاہ انديشي_ لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنياىٔ

٦_ یہود کا مغرور اور خود پسند ہونا_ قالوا ان الله فقير و نحن أغنياىٔ

۷_ خداوند متعال باتوں کا سننے والا ہے_ لقد سمع الله قول

۸_ یہود کا ، اسلامی احکام و قوانین (انفاق) کے خلاف ناروا پروپیگنڈا کرنا_ و لايحسبن الذين ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ان الله فقير و نحن اغنياىٔ

۹_ خداوند متعال بندوں کے انفاق سے غنی اور بے نیاز ہے_ ان الذين ... ان الله فقير و نحن اغنيآء سنكتب ما قالوا

۱۰_ بخیل اور کنجوس زر اندوز لوگ (ہمیشہ) انبیائے الہی (ع) اور احکام خداوندی کے ساتھ ٹکرانے اور ان کے

مقابلہ میں آنے کے خطرے سے دوچار ہوتے ہيں_ و لايحسبن الذين يبخلون ... لقد سمع الله قول الذين قالوا ... و نحن اغنياءترک انفاق اور بخل کی برائي بيان کرنے کے بعديہوديوں کے کلام و باطل خيالات کو نقل کرنا، گويا بخيل افراد کيلئے ايک قسم کی تنبيہ ہے کہ بخل اور ترک انفاق انسان کو ايسے خطرناک مقام تک لے جاسکتا ہے کہ جہاں تک اس نے يہوديوں کو پہنچاديا (قالوا ان الله فقير)_

١١_ انسان کے کردار و گفتار کاثبت ہونا اور ان کے مقابلے ميں انسان کی ذمہ داري_ سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق

١٢_يہود کا (جان بوجھ کر) انبيائے الہی (ع) کو ناحق قتل کرنا_ سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق

انبياء (ع) کے قتل کا بالکل ناحقہونا دلالت کرتا ہے کہ يہود انبياء (ع) کی نبوت کا علم رکھنے کے باوجود، بغير خطا اور فراموشی کے، انبيائے کرام (ع) کو قتل کرڈالتے تھے_ چونکہ اگر وہ انہيں پيغمبر نہ سمجھتے يا خطا و نسيان کے طورپر انہيں قتل کرتے تو "بغير حق" کی تعبيران پر صادق نہ آتي_

١٣_ انبيائے الہی (ع) ميں، شہيد ہونے والے انبياء (ع) کی کثرت_ و قتلهم الانبياء بغيرحق

١٤_يہود، پيغمبراسلام(ص) کو قتل کرنے کے در پے تھے_* و قتلهم الانبياء بغيرحق مندرجہ بالا مطلب، زمانہ پيغمبر(ص) کے يہوديوں کی طرف قتل انبياء (ع) کی نسبت دينے کی ايک توجيہ ہے، يعني يہوديوں کی طرف قتل انبياء (ع) کی نسبت دی گئي ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پيغمبر اکرم(ص) کو قتل کرنے کی سعی کررہے تھے اور آنحضرت(ص) تمام انبياء (ع) کے مقام پرہيں_

١٥_ خداوند متعال کو فقير و محتاج سمجھنے اور اسکی جانب ناروا نسبت دينے کی برائي کا انبياء (ع) کو قتل کرنے جيسے گناہ کے مساوی ہونا_ سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق

١٦_ خداوند متعال کی جانب ناروا نسبت دينا اور انبيائے (ع) الہی کو قتل کرنا، ايسے عظيم گناہ ہيں جو دوزخ کے جلانے والے عذاب کا باعث بنتے_ سنكتب ما قالوا و قتلهم الانبياء بغيرحق و نقول ذوقوا عذاب الحريق

"حريق" محرق (جلانے والا) کے معنی ميں ہے يہ قابل غور ہے کہ انبياء (ع) کو قتل کرنے اور خداوند متعال کی طرف ناروا نسبت دينے کی سزا جلانے

والا عذاب ہے_ جو اس قسم کے گناہ کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے_

۱۷_ خداوند متعال کی طرف فقر کی نسبت دینے والوں اور انبیاء (ع) کو قتل کرنے والوں کیلئے خود خداوند متعال کی جانب سے جلانے والے عذاب کا بلاواسطہ فرمان_ نقول ذوقوا عذاب الحریق

۱۸_ امام(ع) کو جو مال دیا جاتا ہے، اس مال کا امام(ع) کو محتاج سمجھنا گویا خداوند متعال کو فقیر جاننا ہے_

لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ فقیر امام باقر(ع) نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ھم الذین یزعمون ان الامام یحتاج منھم الی ما یحملون الیہ_ [1] یہ وہ لوگ ہیں جو گمان کرتے ہیں کہ امام ان کے اس مال کا نیازمند ہے جو وہ امام کو دیتے ہیں_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کو قتل کرنے کی سازش ۱٤

احکام: احکام کا استہزا ۲، ٤

استغنا: استغنا کے اثرات ٤;استغنا کی مذمت ۳

اسلام: تاریخ صدر اسلام ۸، ۱٤

اسماء و صفات: سمیع ۷;صفات جلال ۱، ۹، ۱۵

افترا: افترا کا گناہ ۱۵، ۱٦; خداوند متعال پر افترا ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸

اللہ تعالی: ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸ اللہ تعالی کے اوامر ۲، ٤;اللہ تعالی کی بے نیازی ۹

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا قتل ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱٦، ۱۷

انسان: انسان کی ذمہ داری ۱۱

انفاق: ۸، ۹ انفاق کا حکم ۲; انفاق کی قدروقیمت ۸

بخیل: ۱۰ ثروت مند: بخیل ثروت مند ۱۰

روایت: ۱۸

---

۱) نورالثقلین ج ۱ ص ٤۱٦ ح ٤۵٦_ بحارالانوار ج ۲٤، ص ۲۷۸ ح ٤.

زر اندوز: بخیل زر اندوز ١٠

سزا: ١٦

شہدائ: ١٣

عذاب: عذاب کے اسباب ١٦، ١٧; عذاب کے مراتب ١٦، ١٧

عصیان: عصیان کا پیش خیمہ ٤

عقیدہ: ٥ باطل عقیدہ ١، ٣، ١٨

عمل: عمل کا باقی رہنا ١١; عمل کا ثبت ہونا ١١

قتل: ١٢، ١٣، ١٦، ١٧ قتل کا گناہ ١٥

گناہ: ١٥ گناہ کبیرہ ١٦، ١٧; گناہ کی سزا ١٦

ہبہ: ہبہ کرنے کا حکم ٢

یہود: ١٢ یہود کا استہزا ٢; یہود کا عقیدہ ١، ٥; یہود کا غرور ٦; یہود کا ماحول بنانا ٨; یہود کی جہالت ٥; یہود کی سازش ١٤

آیت(١٨٢)

﴿ ذَلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلاَّمٍ لِّلْعَبِيدِ﴾

اس لئے کہ تم نے پہلے ہی اس کے اسباب فراہم کر لئے ہیں اور خدا اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے_

١_ آخرت میں یہود پر سخت عذاب، ان کے ناروا اعمال (خداوند متعال کی جانب فقر کی نسبت دینے اور انبیاء (ع) کو قتل کرنے) کا نتیجہ ہے_ ذوقوا عذاب الحريق_ ذلك بما قدمت ايديكم

٢_ انسانوں کیلئے اخروی عذاب اور سزا، خود ان کے اعمال کا نتیجہ ہے_ ذلك بما قدمت ايديكم

٣_ زمانہ پیغمبر اکرم (ص) کے یہود کا اپنے آباء و اجداد کے

گناہ (قتل انبیاء (ع)) میں شریک ہونا_و قتلهم الانبياء بغيرحق ... ذلك بما قدمت ايديكم

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "ایدیکم "کے مخاطب عصر پیغمبر اکرم (ص) کے یہود ہوں ، جملہ "ذلک بما قدمت ..." سے پتہ چلتا ہے کہ وہ انبیاء (ع) کو قتل کرنے کے گناہ میں شریک تھے کہ جو ان کے آباء و اجداد کے ہاتھوں انجام پایا تھا_

٤_ زمانہ پیغمبر اکرم (ص) کے یہود کا اپنے آبا و اجداد اور ہم مذہب لوگوں کے ہاتھوں گذشتہ انبیاء (ع) کے قتل پر راضی ہونا_و قتلهم الانبياء ... ذلك بما قدمت ايديكم بظاہر عصر پیغمبر اکرم (ص) کے یہودیوں کی طرف انبیاء (ع) کے قتل کی نسبت جو "ایدیکم "کی ضمیر خطاب سے اخذ ہوتی ہے_ ان کے اپنے آبا و اجداد کے اعمال پر راضی ہونے کی بنا پر ہے_ چونکہ خود وہ لوگ انبیاء (ع) کے قتل کے مرتکب نہیں ہوئے تھے_

٥_ دوسروں کے اعمال و کردار پر راضی ہونا، انہی کے اعمال و کردار کو انجام دینے کے مترادف ہے_و قتلهم الانبياء ... ذلك بما قدمت ايديكم

٦_ بندوں کی نسبت، خداوند متعال کی جانب سے ہر قسم کے ظلم کی نفي_ و ان الله ليس بظلام للعبيد

٧_ عدل خداوند متعال اور اس کی ذات اقدس کا ظلم و ستم سے دور ہونے کا تقاضا ہے کہ بخیلوں اور انبیاء (ع) کے قاتلوں کو سزا دی جائے_و لايحسبن الذين يبخلون ... ذوقوا عذاب الحريق ... و ان الله ليس بظلام للعبيد

جملہ "و اص نص الله ..." کا "ما قدمت "پر عطف ہے_ بنابرایں یہ بخیلوں اور انبیاء (ع) کے قاتلوں کے دوزخ میں گرفتار ہونے کی ایک دوسری وجہ ہے_ یعنی عدل الہی کا تقاضا ہے کہ وہ ظالموں کو سزا دے، اگر انہیں سزا نہیں ملتی تو یہ مظلوموں پر ظلم ہوگا_

٨_ اہل دوزخ کا عذاب، خداوند متعال کی طرف سے ان پر ہرگز ظلم نہیں_ذوقوا عذاب الحريق ... و ان الله ليس بظلام للعبيد یہ اس بنا پر ہے کہ جب "ان الله ..." ایک محذوف بتدا کی خبر ہو (الامر و الشأن ان الله لیس ...) یوں "قدمت ایدیکم "کے قرینہ سے خداوند متعال کے ظلم نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال سزا دینے میں ظلم نہیں کرتا_

٩_ اہل دوزخ کا عذاب، ہرگز ان کے اعمال سے زیادہ نہیں ہوگا_ذوقوا عذاب الحريق_ ذلك بما قدمت ايديكم و ان الله ليس بظلام للعبيد

۱۰_ خداوند متعال، ہرگز اپنے بندوں کو ارتکاب گناہ کے بغیر سزا نہیں دیتا_ ذلك بما قدمت ایدیکم و ان الله لیس بظلام للعبید

۱۱_ اپنے اعمال و کردار کے سلسلے میں انسان خودمختار ہے_ ذلك بما قدمت ایدیکم و ان ا لله لیس بظلام للعبید

۱۲_ ظالموں کو سزا نہ دینا، مظلوموں پر ظلم ہے_ ذوقوا عذاب الحریق ... ذلك بما قدمت ایدیکم و ان الله لیس بظلام للعبید مندرجہ بالا مطلب پہلے احتمال ("ان اللہ ..."کا "ما قدمت"پر عطف ہونا) پر مبنی ہے_

۱۳_ بے گناہوں کو سزا دینا، ایک عظیم ظلم ہے_ و ان الله لیس بظلام للعبید

مندرجہ بالا مطلب دوسرے احتمال ("ان اللہ ..."کیلئے مبتدا کا مقدر ہونا) پر مبنی ہے_

۱٤_ گناہ سے زیادہ سزا دینا، ایک عظیم ظلم ہے_ و ان الله لیس بظلام للعبید

اسماء و صفات: صفات جلال ٦

افترا: خدا پر افترا ۱; افترا کی سزا ۱

اللہ تعالی: ۱، ٦، ۸، ۱۰ اللہ تعالی کا عدل ۷

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا قتل ٤; انبیاء (ع) کے قتل کی سزا ۱، ۳، ۷

انسان: انسان کا اختیار ۱۱; انسان کا عمل ۱۱

اہل جہنم: اہل جہنم کی سزا ۸، ۹

بخیل: بخیل کی سزا ۷

جزا و سزا کا نظام : ۹، ۵

جہنم: جہنم کا عذاب ۸، ۹

سزا: ۲، ۳، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۱٤ اخروی سزا ۱; سزا کا فلسفہ ۱۲

ظالمین: ظالموں کی سزا ۱۲

ظلم: ٦، ٧، ٨، ١٠ ظلم کے اسباب ١٢، ١٣، ١٤؛ ظلم کے مراتب ١٣، ١٤ ; مظلوم پر ظلم ١٢

عذاب: ٨، ٩ عذاب کے اسباب ١ ; عذاب کے درجات ١ ; عذاب کے موجبات ٢، ٧

عمل ١١: عمل کی اخروی سزا ٢; عمل کی سزا ٩;ناپسندیدہ عمل ١، ٢

گناہ: گناہ پر راضی ہونا ٤، ٥ ;گناہ کی سزا ١٤

یہود: صدر اسلام کے یہود ٣، ٤;یہود کی سزا ١، ٣ ;یہود کے آبا و اجداد کی سزا ٣;یہود کے آبا و اجداد ٤

آیت(١٨٣)

﴿ الَّذِينَ قَالُواْ إِنَّ اللّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلاَّ نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىَ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ قُلْ قَدْ جَاءكُمْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴾ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آسمانی آگ کھا جائے تو ان سے کہہ دیجئے کہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول معجزات اور تمھاری فرمائش کے مطابق صداقت کی نشانی لے آئے پھر تم نے انھیں کیوں قتل کردیا اگر تم اپنی بات میں سچّے ہو_

١_یہودیوں کے خیال میں انبیاء (ع) پر ایمان لانے کیلئے خداوند متعال نے یہ عہد لیا ہے کہ انبیاء (ع) ایسی قربانی پیش کریں جسے غیبی آتش آکر جلادے_ الذين قالوا ان الله عهد الينا الانؤمن لرسول حتى يأتينا بقربان تأكله النار

٢_ آنحضرت(ص) پر ایمان لانے کیلئے یہود نے یہ شرط رکھی

ہوئي تھی کہ پیغمبر اکرم (ص) کی قربانی آگ میں جل جائے_

الذين قالوا ان الله ... حتی يأتينا بقربان تاكله النار "قربان" کا معنی ہر وہ چیز ہے جس کے وسیلے سے انسان خداوند متعال کا قرب حاصل کرتا ہے اور گذشتہ امتوں کی قربانی گائے، بھیڑ اور اونٹ وغیرہ تھے جو خداوند متعال سے تقرب حاصل کرنے کیلئے ذبح کئے جاتے تھے_ (تاج العروس)

٣_ حضرت موسي (ع) کی بعثت کے بعد، رسالت و نبوت کے ختم نہ ہونے کے بارے میں یہود کا اعتقاد و اعتراف_

الانؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان اگر یہود حضرت موسي (ع) کی نبوت کی خاتمیت کے مدعی ہوتے تو انہیں پیغمبر اسلام (ص) سے یہ کہنا چاہیے تھا کہ ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ ہم کسی بھی مدعي رسالت پر ایمان نہ لائیں نہ یہ کہ وہ سچے نبی و رسول کی نشانی بیان کرنے لگتے_

٤_ یہودي، الہی عہد و پیمان کے ساتھ اپنی وفاداری کے مدعی تھے_ ان الله عهد الينا الا نؤمن لرسول

٥_ یہودیوں کا دین اور دینداری کے نام پر اسلام اور پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف معرکہ آرائي_

ان الله عهد الينا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان چونکہ یہود کا دعوي تھا کہ وہ فرامین خداوندی کی پیروی کرتے ہوئے اور عہد الہی سے وفا کرتے ہوئے، پیغمبر اکرم (ص) پر ایمان نہیں لارہے_

٦_ یہود کی نظر میں مدعی رسالت کی سچائي کی علامت، قربانی کا غیبی آتش سے جلنا ہے_ الانؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان تاكله النار

٧_ ادیان الہی میں، قربانی کے حکم کا موجود ہونا_ حتي یاتینا بقربان تاكله النار

٨_ بنی اسرائیل کیلئے روشن دلائل (معجزات و براہین) کے ساتھ متعدد انبیاء (ع) کا مبعوث ہونا_ قد جائکم رسل من قبلی بالبینات

٩_ بنی اسرائیل کے بعض انبیاء (ع) اور رسولوں (ع) کے معجزہ کے طور پر قربانی کا غیبی آگ سے جلنا_

قال ان الله عهد الينا ... قد جائکم رسل ... و بالذی قلتم

١٠_ خداوند متعال کی تعلیم کے مطابق، پیغمبر اکرم (ص) کا یہود کے خلاف استدلال کرنا_

قل قد جائکم رسل من قبلی بالبینات وبالذی قلتم فلم قتلتموهم

١١_ اثبات نبوت کے طریقوں میں سے ایک معجزہ ہے_ قد جائکم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم

١٢_ انبیاء (ع) کی حقانیت کا علم رکھنے اور ان کے معجزات دیکھنے کے با وجود، یہود کے ہاتھوں بہت سے انبیائے الہی (ع) کا شہید ہونا_ قل قد جائکم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین

دلیل کو اس وقت "بینۃ" کہا جاتا ہے کہ جب وہ مدمقابل کیلئے حق کو روشن کرے اور اسے اسکی حقانیت سے آگاہ کرے_ لہذا یہود جانتے تھے اور ان کیلئے روشن تھا کہ وہ حقیقی انبیاء (ع) کو قتل کررہے ہیں_

١٣_ یہودي، انبیاء (ع) سے اپنا طلب کردہ معجزہ (قربانی کا غیبی آگ سے جلنا) دیکھنے کے باوجود بھي، نہ فقط ان پر ایمان نہیں لائے بلکہ انہیں قتل کرڈالا_ قل قد جائکم رسل من قبلی ... و بالذی قلتم فلم قتلتموهم

١٤_ پیغمبر اکرم (ص) کا یہودیوں کی گذشتہ تاریخ کی بنیاد پر ان کے خلاف استدلال کرنا_ قل قد جائکم رسل من قبلی ... فلم قتلتموهم

١٥_ ہر امت کی تاریخ: اسکی نفسیات، خصائل اور اسکے آئندہ کے لائحہ عمل کی تشخیص و پہچان کا منبع ہے_

قد جائکم ... فلم قتلتموهم خداوند متعال یہود کی عادات و خصائل اور تاریخی اثرات کے ذریعے، زمانہ پیغمبر (ص) کے یہودیوں کے خلاف استدلال کرتے ہوئے ان کے آئندہ کے لائحہ عمل کو آشکار کر رہا ہے_ یہ استدلال اس بنیاد پر قائم ہے کہ ہر امت و قوم کی تاریخ اورگذشتہ اعمال اسکے مستقبل کی نشاندہی کرتے ہیں اور اس پر حاکم عادات و نفسیات کی معرفت کا بہترین وسیلہ و منبع ہیں_

١٦_ یہود کا پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ منافقانہ رویہ_ الذین قالوا ان الله عهد الینا الا نؤمن لرسول ... فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین جملہ "فلما قتلتموهم ان کنتم صادقین" یہ بیان کر رہا ہے کہ یہود، معجزہ دیکھنے کی صورت میں ایمان لانے کا دعوي کرنے کے باوجود، ایمان لانے کا قصد نہیں رکھتے تھے_

١٧_ یہودیوں کی خرافات پسندي، جمود اور ہٹ دھرمي_ *الذین قالوا ان الله عهد الینا الا نؤمن لرسول حتی یاتینا بقربان: تأکله النار

١_ جملہ "الا نؤمن لرسول" کا ظاہری معنی یہ ہے کہ خداوند متعال نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جو شخص

فلاں خاص معجزہ نہیں رکھتا اس پر ایمان نہ لائیں خواہ وہ پیغمبر ہی کیوں نہ ہو، چونکہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ "الا نؤمن لمدعی الرسالۃ" اور یہ کہ اگر نبی ہو تب بھی ایمان نہ لانا جب تک فلاں خاص معجزہ نہ دکھائے_ سوائے خرافات کے اور کچھ نہیں_

۲_ بالفرض اس قسم کا عہد لیا بھی گیا ہو تو انہیں سوچنا چاہیئے کہ اس قسم کی قربانی سچے اور جھوٹے کی پہچان کیلئے ایک معجزہ ہے نہ کہ یہ خود مقصود ہے اور اس پر اصرار کرنا جمود ہٹ دھرمی و کی علامت ہے_

۱۸_ دوسروں کے اعمال پر راضی ہونا، ان کی انجام دہی میں شریک ہونے کے برابر ہے_ * فلم قتلتموهم

عصر پیغمبر اکرم(ص) کے یہودیوں کی طرف انبیاء (ع) کے قتل کی نسبت یقیناً حقیقی نہیں ہے_ چونکہ انہوں نے گذشتہ انبیاء (ع) کو قتل نہیں کیا تھا_ لہذا بعض کا خیال ہے کہ یہ نسبت اس لحاظ سے ہے کہ وہ اپنے آبا و اجداد کے اعمال پر راضی تھے_

۱۹_ زمانہ پیغمبر(ص) کے یہود، اپنے آبا و اجداد کے ذریعے انبیاء (ع) کے قتل پر راضی ہونے کے سبب، انبیاء (ع) کے قاتلوں کے حکم میں تھے_ فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین

۲۰_ یہود کا ہٹ دھرم اور معاند ہونا_ قل قد جائکم رسل من قبلی بالبینات و بالذی قلتم فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین

۲۱_ پیغمبر اسلام(ص) پر ایمان لانے سے فرار کرنے کی خاطر یہودیوں کی بہانہ تراشي_ الذین قالوا ... فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین جملہ "فلم قتلتموهم ..." سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان لانے کیلئے ان کا مطالبہ و شرط فقط ایک بہانہ تھا_

۲۲_ اپنا مطلوبہ معجزہ (قربانی کا غیبی آگ سے جلنا) دیکھنے کی صورت میں پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان لانے کے بارے میں یہود کے ادعا کا جھوٹ پر مبنی ہونا_ قل قد جائکم ... فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین

۲۳_ یہود کے ساتھ خداوند متعال کے اس عہد کی تکذیب کہ جس کے مطابق وہ پیغمبر اکرم(ص) پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک آپ(ص) ایسی قربانی پیش نہ کریں جسے غیبی آگ جلا دے_

ان الله عهد الینا الانؤمن ... فلم قتلتموهم ان کنتم صادقین اگر یہود کا ادعا صحیح ہوتا تو پیغمبر اکرم(ص) کو چاہیئے تھا کہ ان کا مطالبہ پورا کرتے، نیز عہد کو "الذی قلتم" (جو تم نے کہا) سے تعبیر نہ فرماتے بلکہ یہ

فرماتے "بالعهد الذی عهد الله عليكم" کیونکہ اگر ان کا ادعا حقیقی ہوتا تو یہ ایک الہی عہد ہوتا نہ کہ یہود کا قول۔

٢٤_ فضول ادعا کرنے اور بہانے بنانے کی وجہ سے خداوند متعال کی جانب سے یہودیوں کی سرزنش۔

الذین قالوا ان الله ... فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين

٢٥_ اہل کتاب (یہود) کے مقابلے میں قرآن کا استدلالی و منطقی رویہ۔قل قدجائكم رسل من قبلى ... فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين

٢٦_یہود کا اپنے قومی، ثقافتی اورتاریخی آثار و رسوم سے محکم ارتباط و لگاؤ رکھنا_الذين قالوا ان الله عهد الينا الا نؤمن ... فلم قتلتموهم ان كنتم صادقين

٢٧_ پیغمبر اکرم (ص) کے ہم عصر یہودیوں کا بعثت سے پانچ سو سال پہلے اپنے آبا و اجداد کے ہاتھوں انبیاء (ع) کے قتل ہونے پر راضی ہونا ان کی طرف خداوند متعال کی جانب سے قتل انبیاء (ع) کی نسبت دینے کا باعث بنا ہے۔

قل قدجائكم رسل من قبلى بالبينات وبالذى قلتم فلم قتلتموهم امام صادق نے مذکورہ آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: "كان بين القاتلين و القائلين خمس ما ة عام ، فالزمهم الله القتل برضاهم ما فعلوا"[١] یعنی اس بات کے کہنے والوں اور قاتلین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا مگر اللہ تعالی نے ان کی طرف قتل کی نسبت اسلئے دی کہ وہ قاتلوں کے اس فعل پر راضی تھے۔

٢٨_بنی اسرائیل کی قربانی کا جل جانا، اسکے بارگاہ خداوند متعال میں قبول ہونے کی علامت تھی۔

حتى ياتينا بقربان تأكله النار امام صادق (ع) فرماتے ہیں: كانت بنو اسرائيل اذا قربت القربان تخرج نار تاكل قربان من قبل منه ...[٢] جب بنی اسرائیل قربانی کرتے تو قبول ہونے والی قربانی کو آگ جلا دیتی۔

٢٩_ کسی کے ناحق قتل پر راضی ہونا، خود اسے قتل کرنے کے مترادف ہے_فلم قتلتموهم

امام صادق (ع) مذکورہ آیت سے تنقیح مناط کی بنا پر فرماتے ہیں: ...لعن الله المرجئة ... ان هؤلاء يقولون : ان قتلتنا مؤمنون

---

١)کافی ج٢ ص٤٠٩ ح١، تفسیر برہان ج١ ص٣٢٨ ح٢/ ،٤ ،٦.

٢)کافی ج٤ ص٣٣٥ ح١٦، نورالثقلین ج١ ص٤١٧ ح٤٦٢.

فدمائنا متلطخه بثيابهم الي يوم القيمة ان الله حكى عن قوم فى كتابه : الا نؤمن لرسول ... فلم قتلتموهم ..." قال : كان بين القاتلين و القائلين خمسمأة عام فالزمهم الله القتل برضاهم ما فعلوا_[1] **خدا کی لعنت ہو مرجئہ پر، یہ کہتے ہیں ہمارے (اہل بیت (ع)) قاتل بھی مؤمن ہیں_ پس ان (مرجئہ) کے دامن قیامت تک ہمارے خون سے آلودہ ہیں کیونکہ خداوند متعال اپنی کتاب میں اس قوم کے بارے میں فرمارہا ہے"** الا نؤمن لرسول ... فلم قتلتموهم ..." **امام (ع) نے فرمایا قاتلین اور قائلین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالی نے کہنے والوں کی طرف قتل کی نسبت دی کیونکہ وہ اس فعل قتل پر راضی تھے_**

آتش: آتش غیبی ۱، ۶، ۹، ۱۳، ۲۲، ۲۳

آنحضرت (ص): ۲، ۵، ۱۶، ۲۱، ۲۲، ۲۳ آنحضرت (ص) کا معجزہ ۲۲; آنحضرت (ص) کا استدلال ۱۰، ۱٤

اسلام: ۵ اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عہد ٤، ۲۳

انبیاء (ع): ۱، ۳ انبیاء (ع) کا قتل ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۷; انبیاء (ع) کا معجزہ ۸، ۹، ۱۲، ۱۳; انبیاء (ع) کی بعثت ۸; انبیاء (ع) کی حقانیت ۱۲ اہل کتاب: ۲۵

ایمان: آنحضرت (ص) پر ایمان ۲، ۲۱، ۲۲، ۲۳; انبیاء (ع) پر ایمان ۱، ۳

بنی اسرائیل: انبیائے بنی اسرائیل ۸، ۹; بنی اسرائیل کی قربانی ۲۸

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱۵

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ۲۵

حضرت موسی (ع): حضرت موسي (ع) کی بعثت ۳

حق کا چھپانا: ۱۳، ۱۲

دین: دین سے سوء استفادہ ۵

روایت: ۲۷، ۲۸، ۲۹

سزا: ۱۹

---

۱) کافی ج ۲ ص ٤۰۹ ح ۱، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۰۸ ح ۱٦۳.

شناخت: شناخت کے منابع ۱۵

عقیدہ: ۱، ۳، ٤، ٦، ۱۷ عمل : عمل کی قبولیت ۲۸ عہد: عہد کی وفا ٤

قتل: ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۷، ۲۹

قرباني: ۱، ۲، ٦، ۹، ۱۳، ۲۲، ۲۳، ۲۸ ادیان الٰہی میں قربانی ۷

کفر: ۱۳، ۲۱

گناہ: گناہ پر راضی ہونا ۱۸، ۱۹، ۲۷، ۲۹

مبارزت: اسلام کے خلاف مبارزت ٥

معجزہ: ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۲۲ معجزہ کی اہمیت ۱۱

نبوت: نبوت کے دلائل ۱۱

نفاق: ۱٦

یہود: ٥، ۱۲، ۱۰، ۲۳، ۲٥ صدر اسلام کے یہود ۱۹، ۲۷ ;یہود کا انبیاء (ع) کو قتل کرنا ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۷ ;یہود کا جمود ۱۷ ;یہود کا جھوٹ بولنا ۲۲ ;یہود کا عقیدہ ۱، ۳، ٤، ٦، ۷ ;یہود کا کفر ۱۳، ۲۱ ;یہود کا نفاق ۱٦ ;یہود کی بہانہ تراشی ۲۱، ۲٤ ; یہود کی تاریخ ۱٤ ; یہود کی خواہشات ۲ ;یہود کی دشمنی ، ۲۰ ;یہود کی سرزنش ۲٤ ;یہود کی سزا ۱۹ ;یہود کی صفات ۲۰ ;یہود کی ضد و ہٹ دھرمی ۲۰ ;یہود کی نسل پرستی ۲٦ ;یہود کے آبا و اجداد ۱۹، ۲۷ ;یہود میں خرافات ۱۷

آیت(۱۸۴)

﴿فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ جَآؤُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ﴾

اس کے بعد بھی آپ کی تکذیب کریں تو آپ سے پہلے بھی رسولوں کی تکذیب ہوچکی ہے جو معجزات ، مواعظ اور روشن کتاب سب کچھ لے کر آئے تھے _

۱_ یہود کا پیغمبر اسلام (ص) کو جھٹلانا_ فان کذبوک

۲_ یہود کی طرف سے آنحضرت (ص) کو جھٹلائے جانے پر آپ (ص) کا غمگین ہونا_ *

فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك

آیت کا لب و لہجہ بتا رہا ہے کہ پیغمبر اکرم(ص) اپنی تکذیب پر غمگین تھے بعض نے جواب شرط کو محذوف قرار دیتے ہوئے یوں کہا ہے:"ان کذبوک فلا تحزن" اس لحاظ سے جملہ "فقد کذب" کو " لا تحزن"کی علت قرار دیا گیا ہے_

۳_ یہود کی طرف سے پیغمبر اکرم(ص) کو جھٹلائے جانے پر خداوند متعال کا آنحضرت(ص) کو تسلی و تشفی دینا_
فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك

٤_ لوگوں کی مخالفت اور تکذیب کے باوجود خداوند متعال کی طرف سے پیغمبر اکرم(ص) کو انجام رسالت میں استقامت و پائیداری دکھانے کی ترغیب_ فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك

٥_ یہودیوں کا رسالت پیغمبر اکرم(ص) کے دائرے میں ہونا_ فان كذبوك یہودیوں کے پیغمبر اکرم(ص) کو جھٹلانے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ(ص) نے انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھي_

٦_ رسالت انبیاء (ع) کو جھٹلانا، ان کی مخالفت کرنے کے رائج طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_ فان كذبوك فقد كذب رسل من قبلك

٧_ بہت سے انبیاء (ع) کا روشن دلائل (برہان و معجزہ) کا حامل ہونے کے باوجود، جھٹلایا جانا_ فقد كذب رسل من قبلك جاؤ بالبينات والزبر والكتاب المنير

٨_ انبیاء (ع) کو جھٹلانے والے، خداوند متعال کی طرف سے سرزنش و ملامت کا نشانہ بنتے ہیں_
فان كذبوك ... جاؤ بالبينات والزبرو الكتاب المنير جملہ "جاؤ بالبینات"، "رسل"کیلئے حال یا صفت ہے_ یعنی انبیاء (ع) کو اپنی رسالت کیلئے روشن دلائل رکھنے کے باوجود، بعض لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا_ یہ تعبیر ان کی شدید مذمت کو ظاہری کررہی ہے_

٩_ انبیائے الہی (ع) روشن دلائل (برہان و معجزہ) سے بہرہ مند ہونے اور "زُبُر"(حکمت و موعظہ پر مشتمل کتب) کے حامل ہونے کے علاوہ روشن اور واضح کتاب لانے والے تھے_ رسل من قبلك جاؤ بالبينات والزُبر والكتاب المنير

"منیر"کا معنی روشنی پھیلانے والا اور روشن دونوں ہیں_

١٠_ آسمانی کتب کا ضرورت کے ہر پہلو کو روشن کرنا_ جاؤ ... والكتاب المنير

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "منیر" کا معنی روشنی

پھیلانے والا ہو_یہاں اس کا متعلق حذف ہوگیا ہے تاکہ عموم و شمول پر دلالت کرے_ یعنی ہر وہ چیز جس کی لوگوں کو ضرورت ہے اور جس کی توقع وہ اس کتاب سے رکھتے ہیں وہ اس میں بیان ہوئي ہے_

۱۱_ آسمانی کتابوں کا قابل فہم اور ان کے ظواہر کا حجت ہونا_ جاؤ بالبینات والزبر و الکتاب المنیر

اگر آسمانی کتب قابل فہم نہ ہوں تو نہ تو روشن ہوں گی اور نہ ہی روشنی پھیلانے والي_ اور جب قابل فہم ہیں تو ان کے ظواہر، مکلفین کیلئے حجت ہیں_

۱۲_ بہت سے انبیاء (ع) کا روشن دلائل، آسمانی کتب اور حرام وحلال کے احکام کے حامل ہونے کے باوجود جھٹلایا جانا_ فان کذ بوك ... جاؤ بالبینات والزبر والکتاب المنیر امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: "فان کذبوك فقد ... جاؤ بالبینات ھی الایات "والزبر"و ھی کتب الانبیاء بالنبوۃ " والکتاب المنیر " الحلال والحرام_[1]" البینات" سے مراد نشانیاں " الزبر" سے مراد انبیاء (ع) کی کتب نبوت اور "الکتاب المنیر" سے مراد حلال و حرام ہیں_

آسمانی کتب: ۱۲ آسمانی کتب کا فہم ۱۱; آسمانی کتب کی تعلیمات ۹، ۱۰;آسمانی کتب کی حجیت ۱۱

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) کا غمگین ہونا ۲; آنحضرت(ص) کو تسلی و تشفی ۳; آنحضرت(ص) کی تشویق ٤; آنحضرت (ص) کی تکذیب ۱، ۲، ۳، ٤ ; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری کی حدود ۵

احکام: احکام کے منابع ۱۲

استقامت: استقامت کی تشویق ٤

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۲، ۳، ٤

انبیاء (ع) : انبیاء (ع) کا استدلال ۷، ۹، ۱۲; انبیاء (ع) کا معجزہ۷، ۹; انبیاء (ع) کی تکذیب ٦ ، ۷ ، ۸، ۱۲ ;انبیاء (ع) کی مخالفت ٦

روایت: ۱۲

مکذبین: مکذبین کی مذمت ۸ یہود: ۱، ۲، ۳، ۵

---

۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۲۷، تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۲۸ ح ۱.

آیت(۱۸۵)

﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَما الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴾ ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور تمھارا مکمل بدلہ تو صرف قیامت کے دن ملے گا_ اس وقت جسے جہنم سے بچا لیا گیا اورجنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہے اور زندگانی دنیاتو صرف دھوکہ کاسرمایہ ہے_

۱_ موت، سب لوگوں کا حتمی انجام ہے_ كل نفس ذائقة الموت

۲_ قیامت کے دن اعمال کی پوری پوری سزا پانے کے بارے میں خداوند متعال کا وعدہ_ و انما توفون اجوركم يوم القيمة "توفون"کا مصدر "توفية" ہے جس کا معنی پورا اور مکمل دریافت کرنا ہے_

۳_ فقط قیامت کے دن ہی اعمال کی پوری پوری سزادی جائے گي_ و انما توفون اجوركم يوم القيمة

٤_ قیامت کے دن انسان کے اعمال کی عادلانہ جزا اور ان کا دقیق محاسبہ_ و انما توفون اجوركم يوم القيمة "توفون"(عمل کے مقابلے میں پوری پوری جزا عطا ہونا) اعمال کے دقیق محاسبے کی حکایت کر رہا ہے، نیز جزا دینے میں عدل و انصاف کے لحاظ رکھنے کی بھی علامت ہے_

٥_ قیامت کے علاوہ (دنیا و عالم برزخ میں) بعض اعمال کی جزا و سزا حاصل ہونا_* و انما توفون اجوركم يوم القيمة

کلمہ "انما" ، "پوری پوری جزا یا سزا کے

دریافت کرنے کو، روزقیامت میں منحصر کررہا ہے_ لہذا اس کا مفہوم یہ ہے کہ بعض سزا و جزا قیامت کے علاوہ کسی اور وقت بھی دی جاتی ہیں اور اس غیر قیامت سے مراد ہوسکتا ہے دنیا ہو یا عالم برزخ یا دونوں_

٦_ پیغمبر اکرم(ص) کے ساتھ ابلاغ رسالت اور اسکی مشکلات اور مصائب برداشت کرنے کے عوض، آخرت میں پوری جزا کا وعدہ_فان كذبوك ... و انما توفون اجوركم يوم القيامة گذشتہ آیت کے قرینے سے جو پیغمبر اکرم(ص) کی تسلی و تشفی کیلئے نازل ہوئي تھی، "انما توفون اجورکم" کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، ابلاغ رسالت کے عوض پیغمبر اکرم(ص) کا مکمل اورپورا پورا اجر ہے جو آپ(ص) کو قیامت کے دن عطا ہوگا_

٧_ اُخروی منافع سے بہرہ مندي، انسان کے دنیوی اعمال کا نتیجہ ہے_و انما توفون اجوركم يوم القيمة

٨_ موت، انسان کی نابودی نہیں بلکہ قیامت میں وارد ہونے کا ایک مرحلہ ہے_كل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجوركم يوم القيمة

٩_ "یوم القیمة"، روز جزا کے ناموں میں سے ایک نام ہے_و انما توفون اجوركم يوم القيمة

١٠_ دوزخ، انسانوں کے ناپسندیدہ اعمال کی پوری پوری جزا ہوگي_و انما توفون ... فمن زحزح عن النار

١١_ بہشت، انسانوں کے نیک اعمال کی پوری پوری جزا ہوگي_و انما توفون اجوركم يوم القيمة فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز

١٢_ آگ سے نجات پانے والوں اور بہشت میں داخل کئے جانے والوں کی سعادت مندی و کامیابي_

فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز "زحزح" مصدر "زحزحة" سےیعنی دور ہونا اوریہاں نجات و رہائي پانے سے کنایہ ہے_

١٣_ بہشت، سعادت مندوں کا مقام ہے_فمن زحزح ... و ادخل الجنة فقد فاز

١٤_ دوزخ کے باسیوں کی بدبختی اور شقاوت_فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز

١٥_ خدا کا خبردار کرنا کہ دنیوی زندگی سوائے فریب کے

اور کچھ نہیں_و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور "الغرور"یا تو مصدر ہے یعنی فریب اور دھوکہ دینا یا اسم فاعل ہے اور "غار" کی جمع ہے جس کا معنی فریب دینے والا ہے_

١٦_ انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن کا طریقہ ہے کہ وہ انہیں موت و قیامت کے دن، اعمال کی جزا و سزا اور دنیا کے فریب دہندہ ہونے کی طرف متوجہ کراتا ہے_ كل نفس ذائقة الموت ... و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور

١٧_ دنیوی منافع سے فریب کھانا، اخروی سعادت و نجات سے محرومیت کا باعث بنتا ہے_
فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور

١٨_ دنیوی زندگی کے سلسلے میں ہوشیار رہنا ضروری ہے_و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور

خداوند متعال نے دنیوی زندگی کو فریب دہندہکہا ہے تاکہ انسانوں کو سمجھائے کہ مبادا تم لوگ دنیوی زندگی کے ظاہری فریب و دھوکے میں آجاؤ اور وہ تمہیں بہشت سے غافل کردے جو کہ کامیابی و سعادت ہے_

١٩_ دنیوی زندگی اور اسکی لذتیں، انسان کو موت اور ان لذتوں و خوشیوں کے فانی ہونے سے غافل کردیتی ہیں_

كل نفس ذائقة الموت ... و ماالحيوة الدنيا الا متاع الغرور موت کے آنے سے سب لوگوں کی آگاہی کے باوجود، موت کی یاددہانی اور پھر دنیوی زندگی کو فریب دہندہ کہنے سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا کے فریب کا واضح ترین مصداق، اس کا انسانوں کو موت اوراپنی لذتوں کے فانی ہونے سے غافل کرنا ہے_

٢٠_ حقیقی سعادت پر فائز ہونا دنیا میں میسر نہیں ہوسکتا_فمن زحزح ... و ادخل الجنة فقد فاز و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور جملہ "فمن ... ادخل الجنۃ فقد فاز"(پس جسے جنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہوگیا) سے اور دنیوی زندگی کو فریب و فریب دینے سے توصیف کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ انسان کی حقیقی سعادت، دنیا میں میسر نہیں ہوسکتی_

٢١_ اعمال کی مکمل اخروی جزا کے مقابلے میں دنیوی منافع، ایک فریب سے زیادہ اور کچھ نہیں_
و انما توفون اجوركم يوم القيمة ... و ما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور

۲۲_ ہر صاحب روح حتي ملائکہ مقربین اور حاملین عرش تک کا موت سے ہمکنار ہونا_ کل نفس ذائقة الموت امام صادق(ع) مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: انه یموت اهل الارض حتی لایبقي احد ثم یموت اهل السماء حتي لایبقي احد الا ملك الموت و حملة العرش و جبرئیل و میکائیل ... فیجي ملك الموت حتي یقوم بین یدی الله عزوجل ... فیقول (الله): انی قد قضیت علی کل نفس فیها الروح الموت ...(۱) اس زمین کے سب باشندے موت کا شکار ہوجائیں گے یہاں تک کہ کوئي نہ رہے گا پھر آسمان والے موت کا مزہ چکھیں گے یہاں تک کہ کوئي نہ رہے گا سوائے ملک الموت، حاملان عرش اور جبرئیل و میکائیل ...کے، پھر ملک الموت خداوند متعال کے حضور آئے گا... خداوند متعال اس سے فرمائے گا: یہ امر میں طے کرچکا ہوں کہ جس نفس میں روح ہے وہ موت کو ضرور چکھے گا_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی اخروی جزا ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ١٥; اللہ تعالی کا وعدہ ٢، ٦

انسان: انسان کا انجام ١

اہل جہنم: اہل جہنم کی شقاوت ١٤

بہشت: ١١، ١٢، ١٣

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ١٦

جزاوسزا: ٣، ٤، ٥، ٧، ٢١ اخروی جزا و سزا ٢، ٩، ١٦ ;جزا و سزا کے اسباب ٦، ١١

جہنم: ١٠

دنیا: ٥ دنیا کا فریب دینا ١٦، ١٧، ٢١ ;دنیوی زندگی ١٥، ١٨ ;دنیوی وسائل ١٢

دنیا پرستي: دنیا پرستی کے اثرات ١٧، ١٩

ذکر: ١٦

رسالت: رسالت کی سختی و مشکل ٦

---

۱) کافی ج۳ ص۲۵٦ ح۲۵ نورالثقلین ج۱ ص٤١٩ ح٤٧٠.

روایت: ۲۲

روز قیامت:۹

سزا: ۵، ۱۰ اخروی سزا ۹

سعادت : دنیوی سعادت ۲۰; سعادت سے محرومی ۱۷; سعادت کے اثرات ۱۲

سعادت مند: سعادت مندوں کا بہشت میں جانا ۱۲، ۱۳; سعادت مندوں کے فضائل ۱۲، ۱۳

شقاوت: ۱٤

عالم برزخ: ۵

عدل: قیامت کے دن عدل ٤

عذاب: عذاب سے نجات کے عوامل ۱۲; عذاب کے اسباب ۱۰

عرش: حاملان عرش ۲۲

عمل: عمل صالح کی جزا ۱۱; عمل کا اخروی اجر ۳، ۷، ۲۱; عمل کا دنیوی اجر ۵; عمل کی جزا و سزا ۲، ٤; عمل کی دنیوی سزا ۵; عمل کی سزا ۱۰; عمل کے اثرات ۷; ناپسندیدہ عمل کی سزا ۱۰

غفلت: غفلت کا پیش خیمہ ۱۹; موت سے غفلت ۱۹

قیامت: قیامت کے دن کا حساب کتاب ٤ ;قیامت کے نام ۹

ملائکہ: ملائکہ کی موت ۲۲

موت: ۱۹ موت کو یاد کرنے کے اثرات ۱٦; موت کا حتمی ہونا ۱، ۲۲; موت کی حقیقت ۸

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۱٦; ہدایت کے موانع ۱۷

ہوشیاري: ہوشیاری کی اہمیت ۱۸

آیت(۱۸٦)

﴿ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُواْ أَذًى كَثِيرًا وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُورِ ﴾ یقینا تم اپنے اموال اور نفوس کے ذریعہ آزمائے جاؤ گے اور جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئي ہے اور جو مشرک ہوگئے ہیں سب کی طرف سے بہت اذیت ناک باتیں سنوگے _ اب اگر تم صبر کروگے اور تقوي اختیار کروگے تویہی امور میں استحکام کا سبب ہے _

۱_ مؤمنین کی دائمی و مسلسل آزمائش، خداوند متعال کی ایک سنت ہے_

لتبلون فی اموالکم و انفسکم "لتبلون"میں "لام"تاکید کیلئے اور آزمائش کے وقوع پر خداوند متعال کی قسم کی حکایت کر رہا ہے اور نون تاکید بھی اسکے حتمی ہونے کی تاکید کر رہا ہے_ اسی طرح فعل مضارع " لتبلون"آزمائش کے استرار پر دلالت کرتا ہے_

۲_ مؤمنین کے جان و مال اور جسم، ان کی آزمائش کا وسیلہ ہیں_لتبلون فی اموالکم و انفسکم

۳_ جسم و جان کے ذریعے آزمائش کا مرحلہ، مال کے ذریعے آزمائش کے بعد ہے_ *

لتبلون فی اموالکم و انفسکم اموال کے ذکر کا انفس پر مقدم ہونا آزمائش کے مرحلوں کی ترتیب کی جانب اشارہ ہوسکتا ہے_

٤_ مؤمنین کی مالی آزمائش کا میدان، انفاق اور جانی آزمائش کا میدان ،جہاد ہے_لتبلون فی اموالکم و انفسکم گذشتہ آیات کہ جو جہاد و انفاق کے بارے میں تھیں کے پیش نظر ہوسکتا ہے کہ مالی امتحان انفاق کی طرف اور جانی امتحان جہاد کی طرف اشارہ ہو

چونکہ یہ دونوں بالترتیب انفاق و جہاد کی طرف ناظر ہیں_

۵_ مؤمنین کی آزمائش و ابتلاء پاک و ناپاک افراد کی صفوں میں تشخیص کا وسیلہ ہے_*

حتي يميز الخبيث من الطيب ... لتبلون فى اموالكم و انفسكم خداوند متعال نے آیت ۱۷۹ (حتي يميز الخبيث ...) میں پاک و ناپاک افراد کے مشخص کرنے کا وعدہ دیا ہے_ اس آیت میں اس تشخیص کا طریقہ (کہ جو مالی و جانی امتحان ہے) بیان کیا جا رہا ہے_

٦_ مؤمنین کیلئے ضروری ہے کہ وہ الہی آزمائش و امتحان کیلئے تیار رہیں_ لتبلون فى اموالكم و انفسكم

خداوند متعال اس بات کی یاددہانی کراتے ہوئے کہ مؤمنین اپنی جان و مال کے سلسلے میں آزمائے جائیں گے_ درحقیقت انہیں سمجھا رہا ہے کہ انہیں اس امر کیلئے تیار رہنا چاہیئے_

۷_ موت، اخروی اجر و ثواب اور دنیا کے پرفریب ہونے کی طرف توجہ سے انسان کی آزمائش الہی میں کامیابی کا راستہ ہموار ہوتا ہے_ كل نفس ذائقة الموت ... لتبلون فى اموالكم و انفسكم

بظاہر گذشتہ آیت (کل نفس ...) مؤمنین کے جانی و مالی امتحان میں کامیاب ہونے کی طرف ایک راہنمائي ہے_ چونکہ جہاد و فداکاری کا بہترین راستہ یہ ہے کہ انسان جانتا ہو کہ خواہ وہ جہاد کرے یا نہ کرے موت کا مزہ ضرور چکھے گا_ اور مال و دولت سے چشم پوشی کا عاقلانہ راستہ یہ ہے کہ انسان جان لے کہ دنیا اور اسکی زینتیں، پرفریب و فضول ہیں_

۸_ مسلمانوں کو اہل کتاب و مشرکین کی طرف سے بہت زیادہ ایذا و رنج پہنچنے کی پیشگوئي_

و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذيً كثيراً

۹_ آئندہ کی مشکلات سے آگاہي، ان مشکلات کے تحمل کرنے کو آسان بنا دیتی ہے_

ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من ا لذين اشركوا اذى كثيراً

مخالفین کی طرف سے آزار و اذیت دیئے جانے سے پہلے مسلمانوں کو اس سے آگاہ کرنے کا مقصد، انہیں تیار کرنا ہے تاکہ وہ ناگہانی مشکلات کا سامنا کرتے وقت صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے چھوڑ نہ دیں_

۱۰_ صدر اسلام کے مسلمانوں کو، اہل کتاب و مشرکین کی طرف سے بہت زیادہ اذیت و آزار کا سامنا تھا_

و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و

من الذين اشركوا اذى كثيراً

١١_ مسلمانوں کے خلاف مشرکین اور اہل کتاب کا ایک طریقہ زبانی آزار و اذیت (غلط پروپیگنڈا) کرنا تھا_
و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذيً كثيراً

١٢_ اہل کتاب اور مشرکین کا مسلمانوں سے مسلسل دشمنی کرنا_و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذيً كثيراً

١٣_ حق و باطل کے درمیان دائمی مقابلہ اور تصادم_و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذيً كثيراً

١٤_ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کرنے میں اہل کتاب کی مشرکین کے ساتھ ہمراہی کا زشت و برا ہونا_

لتسمعن من الذين اوتو ا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذيً كثيراًیہود و نصاري کو اہل کتاب کے عنوان سے یاد کرنا، مشرکین کے ساتھ ان کے تعاون کی برائي کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ اہل کتاب کے آسمانی ہونے کا تقاضا ہے کہ وہ توحید کے مخالف اور الہی منصوبوں کے دشمن مشرکین کے خلاف جنگ کریں نہ کہ وہ ان مسلمانوں کے خلاف لڑیں جو توحید اور الہی کاموں کے مروج ہیں_

١٥_ مؤمنین کے اہم ترین امتحانات و آزمائشات میں سے ایک، مسلمانوں کو مشرکین و اہل کتاب کی طرف سے آزار و اذیت کا پہنچنا ہے_لتبلون فى اموالكم و أنفسكم و لتسمعن الذين اوتوا الكتاب من قبلكم و من الذين اشركوا اذى كثيراً ہوسکتا ہے جملہ "و لتسمعن ..." مالی و جانی امتحان میں سے کسی ایک کی وضاحت ہو چونکہ تہمتیں اور ناروا باتیں دلوں کو زخمی کرتی ہیں جبکہ انفاق کے خلاف غلط پروپیگنڈا، ہوسکتا ہے بخل و کنجوسی کے رائج ہونے کا باعث بنے_

١٦_ انسان کے دل و روح کو اذیت و آزار پہنچانے میں زخم زبان کا گہرا اثر_لتبلون ... و لتسمعن من الذين ... اذيً كثيراً یہ اس بنا پر ہے جب "لتسمعن" ، "لتبلون فى ... أنفسكم" کا مصداق بیان کر رہا ہو_

١٧_ دشمنوں کی اذیت و آزار اور آزمائش الہی کے مقابلے میں صبر و تقوي اختیار کرنا ضروری ہے_
لتبلون ... و لتسمعن ... و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور

۱۸_ صبر و استقامت خواہ دشمن کے مقابلے میں ہی کیوں نہ ہو، اس میں حدود الہی اور تقوي کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_

و لتسمعن ... اذيً كثيراً و ان تصبروا و تتقوا صبر کے بعد تقوي کے ذکر سے ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن کے اذیت و آزار کے مقابلے میں فرامین الہی کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے_

۱۹_ لوگوں کو ایمان کے راستے سے روکنے میں غلط پروپیگنڈے کا مؤثر کردار_

و لتسمعن من الذين اوتوا الكتاب ... و ان تصبروا و تتقوا دشمن کے پروپیگنڈے کے مقابلے میں استقامت و پائیداری کا حکم، مسلمانوں کے حوصلوں پر اس (غلط پروپیگنڈے) کے گہرے اثرات کے خطرے کو ظاہر کرتا ہے_

۲۰_ الہی آزمائش میں کامیابی ، اس صبر سے مشروط ہے جو تقوي کے ہمراہ ہو_لتبلون ... و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور

۲۱_ تقوي کے ہمراہ صبر کرنے کی قدر و منزلت_و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور

کلمہ "عزم" مصدر اور مفعول کے معنی میں ہے_ اور "عزم الامور" میں صفت موصوف کی طرف مضاف ہے یعنی "الامور المعزومة"اور معزوم، بلند و نیک ہدف و مقصد کو کہتے ہیں کہ جس کی طرف حرکت کرنا لازم ہے_ لہذا آیت کا معنی یہ ہوگا، صبر و تقوي ایک ایسا امر ہے جس کے کمال وشرف کی خاطر اسکی طرف حرکت کرنا ضروری ہے_ اور یہ کہ مفرد اسم اشارہ "ذلک"صبر و تقوي کی طرف اشارے کیلئے استعمال ہوا ہے، اس سے ان (صبر و تقوي) کے ایک ساتھ ہونے کا پتہ چلتا ہے_

۲۲_ صبر و تقوي کی ہمراہي، دشمنوں کی اذیت و آزار کے مقابلہ میں مؤمنین کا مضبوط قلعہ ہے_

و لتسمعن ... و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور مذکورہمطلب میں "عزم" کا معنی محکم لیا گیا ہے جیساکہ مجمع البیان میں نقل ہوا ہے کہ "قیل من محکم الامور'_

۲۳_ زکات ادا کرنا، "اموال" میں آزمائش کا مصداق اور اپنے آپ کو صبر پر آمادہ کرنا، "انفس" میں امتحان کا مصداق ہے_لتبلون فى اموالكم و أنفسكم امام رضا (ص) نے مذکورہ آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: "لتبلون فى اموالكم" باخراج الزكاة و "فى أنفسكم" بتوطين الانفس

علی الصبر_ [1] یقیناً تمہاری آزمائش کی جائے گی اموال کے سلسلہ میں زکاۃ نکالنے کے ساتھ اور انفس کے سلسلہ میں انہیں صبر پر آمادہ کرنے کے ساتھ_

اجر: اخروی اجر ۷

اذیت: ۸، ۱۰، ۱۵، ۲۲،۱۷ اذیت کی اقسام ۱٦ ; زبان سے اذیت ۱ ۱، ۱٦

استقامت: جہاد میں استقامت ۱۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی حدود ۱۸; اللہ تعالی کی سنت ۱ ۱

امتحان: ۱، ٦، ۷، ۱۷، ۲۰ امتحان کا فلسفہ ۵ ;امتحان کی اقسام ۲، ۳، ٤، ۱۵، ۲۳ ;انفاق کے ذریعے امتحان ٤;جان کے ذریعے امتحان ۲، ۳، ۲۳ ;جہاد کے ذریعے امتحان ٤; سختی کے ذریعے امتحان ۱۵ ;مال کے ذریعے امتحان ۲، ۳، ٤، ۲۳

انفاق: ٤

اہل کتاب: اہل کتاب کی دشمنی ۱۲، ۱٤

ایمان: ایمان کے موانع ۱۹

پاک افراد:۵

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱۹

تبلیغ: تبلیغ کے اثرات ۱۹

تقوي: امتحان میں تقوي ۱۷، ۲۰; تقوي کی اہمیت ۱۷، ۱۸ ;تقوي کی قدر ومنزلت ۲۱; تقوي کے اثرات ۲۰، ۲۲

جہاد: ٤، ۱۸

حق و باطل: حق و باطل کی جنگ ۱۳

دشمن: ۱۲، ۱٤ دشمن کا سلوک ۲۲

دشمني: ۱۲، ۱٤

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۸۹ ح ۱، نور الثقلین ج ۱ ص ٤۲۱ ح ٤۷٤.

دنیا: دنیا کی فریبکاری ۷

دوراندیشي: دور اندیشی کے اثرات ۹

ذکر: ۷

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے موانع ۱۹

روایت: ۲۳

زکات: زکات کی ادائیگی ۲۳

سختي: ۱۵ سختی کے سہل کرنے کا طریقہ ۹

صبر: امتحان میں صبر ۱۷، ۲۰; ۲۳صبر کی اہمیت ۱۷، ۱۸; صبر کی قدر و منزلت ۲۱; صبر کے اثرات ۲۰، ۲۲

کامیابی: امتحان میں کامیابي۷، ۲۰; کامیابی کے اسباب ۷

مال: ۲، ۳، ٤، ۲۳

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۱۰; مسلمانوں کو اذیت پہنچانا ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵; مسلمانوں کے دشمن ۱۲، ۱٤

مشرکین: ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۵ مشرکین کی دشمنی ۱۲، ۱٤

مقابلہ: اذیت کا مقابلہ ۱۷، ۲۲

موت: موت کو یاد رکھنے کے اثرات ۷

مؤمنین: مؤمنین کا امتحان ۱، ٤، ۵، ٦، ۱۵

آیت(١٨٧)

﴿ وَإِذَ أَخَذَ اللّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلاَ تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاء ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ ﴾ اس موقع کو یاد کرو جب خدا نے جن کو کتاب دی ان سے عہد لیا کہ اسے لوگوں کے لئے بیان کریں گے او راسے چھپائیں گے نہیں_ لیکن انھوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر بیچ دیا تو یہ بہت برا سودا کیا ہے_

١_ پیغمبر اکرم(ص) اہل کتاب کے علماء کو خداوند متعال کے ساتھ ان کے عہد و میثاق کی طرف متوجہ کرانے پر مامور تھے_ و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب

٢_ خداوند متعال کا اہل کتاب کے علماء سے، آسمانی کتب کے مطالب کھول کر بیان کرنے اور انہیں کتمان نہ کرنے کے بارے میں ایک سنگین عہد و میثاق لینا_ و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس و لاتكتمونه

"لتبيننہ"کی ضمیر مفعول، کتاب کی طرف پلٹتی ہے_

٣_ آسمانی کتابوں کے علماء کی بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کیلئے ان کے حقائق بیان کریں_ و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس

٤_ اہل کتاب کے علماء کی جانب سے گذشتہ آسمانی کتب (تورات و انجیل) کے حقائق کا چھپایا جانا_

و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس و لاتكتمونه

٥_ عصر پیغمبر اکرم (ص) کے بعض لوگوں کے ایمان نہ لانے اور گمراہی اختیار کرنے کا باعث، اہل کتاب کے علماء کا حقائق کو چھپانا تھا_

و اذ اخذ الله ... و لاتكتمونه

۶_ سابقہ آسمانی کتب میں اسلام اور پیغمبر اکرم(ص) کے بارے میں حقائق کا پایا جانا_ *

و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس و لاتکتمونه ایک اہم ترین مورد جو اہل کتاب کے علماء کے منافع کی ضمانت دیتا ہے_ (واشتروا بہ ثمناً ...) پیغمبر اسلام(ص) اور اسلام کی حقانیت کا کتمان ہے چونکہ وہ اپنی بقاء اسکے کتمان میں دیکھ رہے تھے_

۷_ معاشرے میں آسمانی کتابوں کی وضاحت کرنے والے مبلغین کی ضرورت_

و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس علماء سے عہد و میثاق لینا اور لوگوں کیلئے اسکی تبیین کی ضرورت پر خداوند متعال کی تاکید سے، مندرجہ بالا مفہوم اخذ ہوتا ہے_

۸_ آسمانی کتب کے حقائق کو چھپانے کی حرمت اور دینی معارف کو بیان کرنے کا وجوب_ و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننه للناس و لاتکتمونه

۹_ علمائے اہل کتاب کی جانب سے میثاق الہی (کتب آسمانی کا بیان اور انکا نہ چھپانا) کو توڑنا_ فنبذوہ ورآء ظهورهم

۱۰_ اہل کتاب کے علماء کا آسمانی کتابوں کو چھوڑ دینا اور میثاق الہی کو پس پشت ڈال دینا_

و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب ... فنبذوہ ورآء ظهورهم "فنبذوہ" کی ضمیر مفعول کتاب کی طرف پلٹتی ہے، اور چونکہ کتاب کا بیان میثاق و عہد الهي، ہے لہذا اس ضمیر سے مراد عہد الہی بھی ہے_ یعنی کتاب اور اسکے بیان کو ترک کردیا گیا_

۱۱_ دین فروشی کرنے اور عہد الہی کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے خداوند متعال کا اہل کتاب کے علماء کی سرزنش کرنا_ فنبذوہ ورآء ظهورهم و اشتروا بہ ثمناً قلیلاً

۱۲_ آسمانی کتب کے حقائق کا کتمان کرکے، علمائے اہل کتاب کا اسلام کے خلاف مبارزت کرنا اور اپنا عہد و پیمان توڑ ڈالنا_ و اذ اخذ الله ... و لاتکتمونه فنبذوہ و رآء ظهورهم مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب کتمان شدہ حقیقت، تورات و انجیل کی وہ بشارت ہو جو بعثت پیغمبر اکرم (ص) اور اسلام و قرآن

کے بارے میں تھي_

۱۳_ علمائے اہل کتاب کی دین فروشی اوردنیا پرستي_و اشتروا به ثمناً قليلاً

١٤_ علمائے اہل کتاب کا معمولی سے منافع کیلئے، آسمانی کتب اور عہد الہی کے ساتھ تجارت و سوداگری کرنا_
و اشتروا به ثمناً قليلاً

١٥_ فرائض کی انجام دہی اورمیثاق الہی پر عمل کرنے میں ایک رکاوٹ دنیا پرستی ہے_

لتبيننه للناس ... فنبذوه ... و اشتروا به ثمناً قليلاً بظاہر جملہ (واشتروا بہ...) آسمانی کتب کے چھوڑ دینے اور عہد الہی کی وفا نہ کرنے کی علت بیان کر رہا ہے_

١٦_ علمائے اہل کتاب، آسمانی کتب کے مطالب کے بیان کو اپنے دنیوی خسارے کا سبب سمجھتے تھے_
و اذ اخذ الله ميثاق ... لتبيننه للناس ... و اشتروا به ثمناً قليلاً

١٧_ (دین فروش) علمائے اہل کتاب کا ،دین اور الہی عہد وپیمان کی بلند قدر و منزلت سے آگاہ نہ ہونا_
فنبذوه ... و اشتروا به ثمناً قليلاً

١٨_ دین کو ہاتھ سے کھودینے، آسمانی کتاب کوچھوڑ دینے اور الہی عہد وپیمان سے وفا نہ کرنے کے عوض ہر شے (دنیوی لذتوں ، زینتوں اور...)کا ناچیز اور بے قیمت ہونا_واشتروا به ثمناً قليلاً علمائے اہل کتاب، دین فروشی کے مقابلے میں جو کچھ حاصل کرتے تھے، خود ان کے خیال میں، کم نہیں تھا_چونکہ وہ حقانیت پیغمبر اکرم(ص) کے کتمان کے ذریعے اپنی دنیوی آرزوؤں اور لوگوں پر حکمرانی وغیرہ تک پہنچ جاتے تھے_ لیکن اسکے باوجود خداوند متعال ان سب چیزوں کو بے اہمیت اور ناچیز قرار دیتا ہے_

١٩_ دین فروشی کے ذریعے کمائے ہوئے مال و دولت کا بُرا اور قبیح ہونا_و اشتروا به ثمناً قليلاً فبئس ما يشترون

٢٠_ خداوند متعال نے اہل کتاب سے عہد وپیمان لیا تھا کہ وہ بعثت پیغمبر(ص) کے بعد آنحضرت(ص) کی نبوت کا اظہار کریں گے اور اسے دوسروں کے سامنے بیان کریں گے_و اذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس و لاتكتمونه امام باقر(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: و ذلك ان الله اخذ ميثاق الذين اوتو الكتاب فى محمد(ص) "لتبيننه للناس"اذا

خرج و لايكتمونه ... [1] اس سے مراد يہ ہے كہ بے شك الله تعالى نے اہل كتاب سے آنحضرت (ص) كے بارے ميں عہدو پيمان ليا تھا كہ جب آپ (ص) تشريف لائيں تو "آپ كے سلسلہ ميں لوگوں كو بتائيں اور اس امر كو نہ چھپائيں ..."

آسمانى كتب: ٣، ٤، ٦، ١٠، ١٢، ١٤، ١٦ آسمانى كتب كى تبيين ٩،٧،٢;آسمانى كتب كى تعليمات ٨

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) كى ذمہ دارى ١; آنحضرت كى نبوت ٢٠

آيات احكام : ٨

اسلام: ١٢ آسمانى كتب ميں اسلام، ٦ ; صدر اسلام كى تاريخ ٥

اقدار: منفى اقدار ١٨

الله تعالى: ١، ٩، ١٠، ١١، ١٤، ١٥، ١٧، ١٨ الله تعالى كا عہد ٢١، ٢٠

انجيل: انجيل كى تعليمات ٤

اہل كتاب: اہل كتاب كا عقيدہ ١٦ ;اہل كتاب كى جہالت ١٧ ;اہل كتاب كى دنيا پرستى ١٣ ;اہل كتاب كى دين فروشى ١٣، ١٤، ١٧ ;اہل كتاب كى ذمہ دارى ٢٠;اہل كتاب كے علماء كى سرزنش ١١ ;علمائے اہل كتاب ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٩، ١٠، ١٣، ١٤، ١٧، ١٦

تبليغ: تبليغ دين كا واجب ہونا ٨

تورات: تورات كى تعليمات ٤

جہالت: ١٧

حق: حق كو بيان كرنا ٣

دنيا: دنيوى وسائل كى قدر و منزلت ١٨

دنياپرستي: ١٣ دنياپرستى كے اثرات ١٥

دين: ٧، ٨ دين سے منہ پھيرنا ١٨ ; دين كى قدر و قيمت ١٧

دين فروشي: ١٣، ١٤، ١٧ دين فروشى كى مذمت ١١، ١٩

ذمہ داري: ذمہ دارى كى قدر و قيمت ١٧

---

١) تفسير قمى ج ١ ص ١٢٨، بحار الانوار ج ٩ ص ١٩٢ ح ٣٥.

روایت: ۲۰

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کے موانع ۱۵

علمائ: ۱، ۲، ٤، ۵، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ١٤، ١٦، ۱۷ علماء کی ذمہ داری ۳

عقیدہ: ١٦

عمل: ۱۵

عہد: اللہ تعالی سے عہد ۱، ۱۷; اللہ تعالی سے عہد شکنی کرنا ۹، ۱۰، ۱۱، ١٤، ۱۵، ۱۸

کتمان حق: ۲، ٤، ۵، ۱۰، ۱۲ کتمان حق کی حرمت ۸

گمراهي: گمراہی کے اسباب ۵

مبارزت: اسلام کے خلاف مبارزت ۱۲

مبلغین: دینی مبلغین ۷

معاشرہ: معاشرے کی اصلاح کے اسباب ۷

نبوت: ۲۰

آیت(۱۸۸)

﴿ لاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَواْ وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُواْ بِمَا لَمْ يَفْعَلُواْ فَلاَ تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

خبردار جو لوگ اپنے کئے پر مغرور ہیں اور چاہتے ہیں کہ جو اچھے کام نہیں کئے ہیں ان پر بھی ان کی تعریف کی جائے تو خبردار انھیں عذاب سے محفوظ خیال بھی نہ کرنا_ ان کے لئے دردناک عذاب ہے_

۱_ عجب اورانسان کے اپنے اعمال پر خوش ہونے کا ناپسندیدہ ہونا_ لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا ... فلاتحسبنھم بمفازة من العذاب

۲_ لوگوں سے آسمانی کتب کے حقائق کو کتمان کر کے علمائے اہل کتاب کا خوش ہونا_

و اذ اخذ الله میثاق ... و لاتکتمونه ... لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا بعض کا خیال ہے کہ "الذین" سے اہل کتاب مراد ہیں_ جیساکہ گذشتہ آیت میں بھی ان کا ذکر کیا گیا ہے اور "ما اتوا" (وہ جسے انہوں نے انجام دیا) سے مراد کتمان حقائق اور آسمانی کتب و عہد الہی کو پس پشت ڈالنا ہے_

۳_ اہل کتاب کے علماء کی خودپسندی اور شہرت طلبی_ لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا

٤_ علمائے اہل کتاب کا (اپنی دنیا پسندی سے نہ ٹکرانے والے) بعض حقائق کو بیان کر کے خوش ہونا_

لاتحسبن الذین یفرحون بما اتوا "ما اتوا" سے مراد ہوسکتا ہے کتاب کے بعض ان حقائق کا بیان ہو کہ جو "و اشتروا به ثمناً" کے قرینے سے ان کی دنیا طلبی کے سد راہ نہ بنتے ہوں_

۵_ تورات و انجیل کے بعض حقائق بیان نہ کرنے کی وجہ سے یہود و نصاري کے علماء کا اپنے پیروکاروں سے مدح و تعریف کی توقع رکھنا_ لاتحسبن الذین ... یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا یہ اس بنا پر کہ جب "ما لم یفعلوا" (جو انہوں نے نہیں کیا) سے مراد پیمان الہی سے ان کی عدم وفاداری اور کتمان حقائق ہو کہ جس کے بارے میں گذشتہ آیت میں تصریح ہوچکی ہے اور مدح و ستائش کی توقع، شاید اسلئے ہو کہ انہوں نے دینی حقائق کے کتمان سے اپنے لوگوں کے آبائي دین کی حفاظت کی ہے لہذا "یحمدوا" میں محذوف فاعل کی تفسیر میں ان کے پیروکاروں کو مراد لیا گیا ہے_

٦_ کسی نیک عمل کے بغیر، مدح و تعریف کی توقع رکھنا ایک ناپسندیدہ اور مذموم امر ہے_ لاتحسبن الذین ... و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا

۷_ بعض علمائے اہل کتاب، اپنے فرائض پر عمل کئے بغیر، اسکے انجام دینے کا اظہار کرتے تھے اور اس انجام نہ پانے والے عمل کے عوض، مدح و تعریف کے خواہش مند تھے_ و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا

۸_ اپنے فرائض پر عمل نہ کرنا اور اسے انجام دینے کا ادعا کرنا اور انجام نہ پانے والے عمل کے عوض مدح و ستائش کی توقع رکھنا ایک ناپسندیدہ امر ہے اور دنیا و آخرت کے عذاب کا باعث بنتا ہے_

و يحبون ان يحمدوا ... فلاتحسبنهم بمفازة من العذاب و لهم عذاب اليم کلمہ عذاب کا تکرار دلالت کر رہا ہے کہ وہ لوگ دو قسم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے_ اور بظاہر ان دو عذابوں میں سے ایک دنیوی عذاب ہے اور دوسرا اخروی عذاب_

۹_ نیک اعمال انجام دینے کے عوض، مدح و تعریف اور تشویق کی توقع رکھنا قابل مذمت نہیں_ *

لاتحسبن الذين ... يحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا جملہ "يحبون ..." (اور چاہتے ہیں کہ اس کام پر ان کی تعریف کی جائے جو انہوں نے انجام نہیں دیا) کے مطابق یہ نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ نیک کام کرنے کی صورت میں، مدح و ستائش کی توقع، ناپسندیدہ نہیں_

۱۰_ علمائے اہل کتاب کے ناشائستہ عمل (کتمان حقائق وغیرہ) کے باوجود عذاب الہی سے اپنی نجات کا باطل خیال_

و لاتحسبن الذين ... بمفازة من العذاب کلمہ "مفازة" مصدر میمی ہے جس کا معنی نجات پانا ہے_

۱۱_ دردناک عذاب الہی، چاپلوسی اور بے جا مدح و ستائش کو پسند کرنے والے خودپسند افراد کے انتظار میں ہے_

لاتحسبن الذين يفرحون ... و يحبون ... بمفازة ... و لهم عذاب أليم

۱۲_ علمائے اہل کتاب کا کتمان حقائق کرنا اور ان کے دوسرے حیلے و بہانے انہیں عذاب دنیا (ذلت و شکست وغیرہ) سے نجات نہیں دلوا سکیں گے_ لاتحسبن الذين ... بمفازة من العذاب مندرجہ بالا مطلب میں پہلا عذاب، اسکے تکرار کے قرینے سے، دنیوی عذاب ہے_

۱۳_ دردناک عذاب کا، بے جا مدح و تعریف اور چاپلوسی کی توقع رکھنے اور حقائق کو چھپانے کی وجہ سے علمائے اہل کتاب کے انتظار میں ہونا_ لاتحسبن الذين ... و لهم عذاب أليم

آسمانی کتب: ۲، ٤، ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۱۰، ۱۱

انجیل: انجیل کی تعلیمات ۵

اہل کتاب: اہل کتاب کا دنیوی عذاب ۱۲; اہل کتاب کا عقیدہ

۱۰؛اہل کتاب کی چاپلوسی ۱۳؛اہل کتاب کی خودپسندی ۳؛اہل کتاب کی خوشنودی ۲، ۴؛ اہل کتاب کی دنیا پرستی ۴؛اہل کتاب کی ذلت ۱۲؛اہل کتاب کی شکست ۱۲؛اہل کتاب کی شہرت طلبی ۳؛اہل کتاب کی صفات ۲، ۳، ۴؛علمائے اہل کتاب ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۰، ۱۲؛ علمائے اہل کتاب کی سزا ۱۳

تورات: تورات کی تعلیمات ۵

توقع: پسندیدہ توقع ۹؛ناپسندیدہ توقع ۶

چاپلوسي: ۱۳

خوش ہونا: ۲، ۴ اپنے عمل سے خوش ہونا ۱

دنيا پرستي: ۴

ذلت: ۱۲

ستائش: ۹ ناپسندیدہ ستائش ۱۱، ۱۳

سزا: ۱۰، ۱۱، ۱۳ عمل کی اخروی سزا ۸؛ عمل کی دنیوی سزا ۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ ترک کرنا ۸؛شرعی فریضہ ترک کرنے پر سرزنش ۷

شکست: ۱۲

عجب: ۳ عجب پر سرزنش ۱؛ عجب کی سزا ۱۱

عذاب: عذاب سے نجات ۱۲ ؛ عذاب کے مراتب ۱۱، ۱۳ ؛عذاب کے موجبات ۸

عقيده: ۱

عمل: ۱، ۲ ناپسندیدہ عمل ۶، ۸، ۱۰؛ نیک عمل کی تشویق ۹

کتمان حق: ۲، ۵، ۱۲ کتمان حق کی سزا ۱۰، ۱۳

مسيحي: مسیحی علمائ ۵

نيکي: نیکی کی مدح ۹

يهود: علمائے یہود ۵

آیت(۱۸۹)

﴿ وَلِلّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاللّهُ عَلَىَ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

اور اللہ کے لئے زمین و آسمان کی کل حکومت ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے_

۱_ فقط خداوند متعال، آسمانوں اور زمین کا مالک و فرمانروا ہے_ولله مُلك السّصموات والارض

"مُلک"کا معنی بادشاہی اور فرمانروائي ہے اور اس کا لازمہ مالکیت ہے_

۲_ آسمانوں کا متعدد ہونا_ ولله مُلك السّموات والارض

۳_ خداوند متعال کی علی الاطلاق مالکیت کی طرف توجّہ، یثاق و عہد الہی کو نہ توڑنے، کتمان حق نہ کرنے اور دین فروشی اور خودپسندی سے بچنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_و اذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیّننّه ... و لاتکتمونه ... و اشتروا به ثمناً قلیلاً ... و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا ... ولله ملك السموات والارض

٤_ خداوند متعال ہرچیز پر قدرت و طاقت رکھتا ہے_ والله علی کل شيء قدیر

٥_ خداوند متعال کی علی الاطلاق قدرت اور منحصر مالکیت ، مستحقین عذاب کیلئے فرار کا کوئي راستہ باقی نہ رہنے کی دلیل ہے_فلاتحسبنّهم بمفازة من العذاب ... ولله ملك السموات والارض والله علی کل شيء قدیر

آسمان: آسمان کا متعدد ہونا ۲;آسمانوں کا مالک ۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی قدرت ٤، ٥; اللہ تعالی کی مالکیت، ۳، ٥

تقوي:

تقوي کا پيش خيمہ ۳

دين فروشي: دين فروشی کے موانع ۳

راہ و روش: راہ و روش کی بنيادیں ، ۳

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے اسباب ۳

زمين: زمين کا مالک ۱

عجب: عجب کے موانع ۳

عذاب: اہل عذاب ۵

علم: علم کے اثرات ۳

عہد شکني: عہد شکنی کے موانع ۳

کتمان حق: کتمان حق کے موانع ۳

آيت(۱۹۰)

﴿ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لِّأُوْلِي الألْبَابِ﴾

بيشک زمين و آسمان کی خلقت اور ليل و نہار کی آمد و رفت ميں صاحبان عقل کے لئے قدرت خدا کی نشانياں ہيں۔

۱۔ آسمانوں اور زمين کی خلقت اوردن رات کی گردش ميں خداوند متعال کی علی الاطلاق قدرت کی بہت سی نشانياں موجودہيں۔واللہ علی كل شيئ: قدير۔ انّ فی خلق السموات والارض و اختلاف الليل والنهار لآيات ہوسکتا ہے جملہ "انّ فی..." خداوند متعال کی اس علی الاطلاق قدرت (واللہ علی کل شيء قدير) کيلئے ايک دليل کا بيان ہو جس کا گذشتہ آيت ميں ذکر ہوا ہے۔ لہذا "لآيات" سے خداوند متعال کی قدرت مطلقہ کی

نشانیاں مراد ہوں گے_

٢_ آسمان اور زمین حادث اور نظم پر مشتمل ہیں_ انّ فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار

٣_ دن رات کا نظم، آیات الہی میں سے ہے_ انّ فی ... و اختلاف اللّیل والنّهار لآیات

٤_ آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کی گردش میں، کائنات پر فرمانروائي و مالکیت میں خداوند متعال کی یکتائی کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں_ولله ملك السموات ... انّ فی خلق السّموات ... لآیات ہوسکتا ہے جملہ "ان فی خلق ..."مالکیت و فرمانروائي میں خداوند متعال کی یکتائي کی دلیل ہو جو گذشتہ آیت (ولله ملک السموات ...) میں گزرچکي ہے_

٥_ خلقت اور اسکے مظاہر، خداوند متعال اور اسکی صفات کی معرفت کے سرچشمے ہیں_ انّ فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنّهار لآیات

٦_ برہان "انّي" کے ذریعے صفات خداوند متعال کی معرفت پر استدلال_ ان فی خلق السموات والارض و اختلاف اللیل والنّهار لآیات برهان "انّ" یا "انّي" یعني معلول سے علت کا سراغ لگانا_ اور آیت شریفہ میں مظاہر قدرت اور ان کی کیفیت کہ جو خدا اور اسکی صفات کے معلول ہیں، کو خداوند متعال اور اسکی صفات کی دلیلیں اور نشانیاں قرار دیا گیا ہے_

٧_ خداوند متعال کا آفرینش و خلقت اور اسکے مظاہر میں غور و فکر کرنے کی رغبت دلانا_ انّ فی خلق السموات والارض و اختلاف اللّیل والنّهار لآیات لاولی الالباب

٨_ عقل کی قدر و قیمت اور خداوند متعال کی معرفت میں اس کا کردار_ لآیات لاولی الالباب "لب" سے مراد وہ عقل ہے جو خالص ہو اور وہم و خیال سے بھی دور ہو کہ جسے "خرد ناب" بھی کہہ سکتے ہیں_

٩_ کائنات میں خداوند متعال کی نشانیوں کی کثرت و ظرافت_ انّ فی خلق ... لآیات لاولی الالباب

چونکہ فقط صاحبان عقل ناب ہی عالم خلقت میں موجود نشانیوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں نہ کہ دوسرے، لہذا ان آیات کو خاص قسم کی ظرافتکا حامل ہونا چاہیئے_ کلمہ آیات کا جمع ہونا

اور اس کا نکرہ لایا جانا ان نشانیوں کی کثرت و فراوانی پر دلالت کر رہا ہے_

۱۰_ فقط عقل خالص کے حامل افراد ہی آفرینش میں موجود نشانیوں کو پا سکتے ہیں_ انّ فی خلق السماوات ... لایات لاولی الالباب آیات الہي، عالم آفرینش میں موجود ہیں_ خواہ کوئي صاحب عقل ہو یا نہ ہو_ بنابرایں "لاولی الالباب" ان آیات سے بہرہ مند ہونے کی طرف اشارہ ہے_ یعنی فقط صاحبان عقل ہی ان کے آیت و نشانی ہونے کو سمجھ سکتے ہیں اور دوسرے اس سے محروم ہیں_

۱۱_ خلقت سے خداوند متعال کی قدرت مطلقہ اور کائنات پر فرمانروائي میں اسکی یکتائي کا سراغ لگانا، انسان کے عقل خالص سے بہرہ مند ہونے کی دلیل ہے_ ان فی خلق السموات ... لایات لاولی الالباب

۱۲_ آلودگیوں و ملاوٹ سے پاک فکر و اندیشہ، خلقت میں موجود آیات الہی کو درک کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
ان فی خلق السموات ... لآیات لاولی الالباب

آسمان: آسمان کی خلقت ۱، ۲، ٤

آیات الہي: ۱، ۳، ۹، ۱۰، ۱۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی حاکمیت ٤; اللہ تعالی کی قدرت ۱، ۱۱; اللہ تعالی کی مالکیت ٤

بُرہان: برہان انیّ ٦; برہان کی اقسام ٦;

تعقل: تعقل کی اہمیت ۱۱; تعقّل کی تشویق ۷; تعقل کی قدر و قیمت ۸;عالم طبیعت میں تعقل ۷

توحید: ۱۱ توحید کے دلائل ٤

خداشناسي: عالم طبیعت میں خداشناسی ۵، ۱۰، ۱۲; عقلی خداشناسی ٦،۸

دن: ٤،۳ دن کی گردش ۱

زمین: زمین کی خلقت ۲، ۱، ٤

شب: ۳، ٤ شب کی گردش ۱

عاقل افراد: ۱۰، ۱۱ عالم خلقت: ۱، ٤

عالم خلقت کا نظم ۲، ۳، ۱۱

عالم طبیعت: ۵، ۷، ۱۰، ۱۲

عقل: ۶، ۸ عقل سلیم، ۱۲

معرفت: معرفت کے وسائل ۸; معرفت کے منابع ۵

آیت(۱۹۱)

﴿ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ جو لوگ اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے خدا کو یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی تخلیق میں غور و فکر کرتے ہیں_کہ خدا یا تونے یہ سب بیکار نہیں پیدا کیا ہے_ تو پاک و بے نیاز ہے ہمیں عذاب جہنم سے محفوظ فرما_

۱_ جو لوگ ہر حال میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی خلقت کے بارے میں غور و فکر کرتے ہیں وہ عقل خالص کے حامل ہیں_ لایات لاولی الالباب_ الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علي جنوبهم و یتفکرون فی خلق السّموات والارض فعل مضارع "یذکرون" ذکر کے دائمی و مستمر ہونے پر دلالت کرتا ہے_ اور "قیام" قائم (کھڑا ہونے والا) کی "قعود" قاعد (بیٹھنے والا) کی اور "جنوب" جنب (پہلو) کی جمع ہے، جو کہ انسان کے تمام حالات سے کنایہ ہے چونکہ انسان اکثر انہی تین حالتوں میں ہوتا ہے_

۲_ ہر حالت میں خدا کو یاد رکھنے کی قدر و قیمت_ الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علی جنوبهم

۳_ کروٹ کے بل لیٹنے سے زیادہ بیٹھے ہوئے اور بیٹھنے سے زیادہ کھڑے ہوکر (حالت قیام میں) خداوند متعال کو یاد کرنے کی اہمیت_* الذین یذکرون الله قیاماً و قعوداً و علي جنوبهم مندرجہ بالا مطلبمیں کلمات "قیام"، "قعود" اور "علی جنوبھم" کا حقیقی معنی لیا گیا ہے نہ کہ

كنائي معنى (تمام حالات)_ اور ترتيب كے ساتھ ان حالات كا تذكرہ، ہوسكتا ہے اہميت اور قدر و قيمتيں ان كى ترتيب كى طرف اشارہ ہو_

٤_ آسمانوں اور زمين كى خلقت و آفرينش ميں غوروفكر كرنے كى قدر و منزلت_ الّذين ...يتفكرون فى خلق السّماوات والارض

٥_ آسمانوں اور زمين كى خلقت ميں غوروفكر كى قدر و قيمت ياد خدا كے ساتھ مشروط ہے_*

الّذين يذكرون الله ... و يتفكرون فى خلق السّماوات والارض جملہ "يتفكّرون"، "الّذين" كے تكرار كے بغير "يذكرون"پر عطف ہوا ہے تاكہ اس بات پر دلالت كرے كہ دونوں صفتيں (ذكر و تفكر) ايك ساتھ "اولى الالباب"كا وصف ہيں نہ كہ اولو الالباب (صاحبان عقل) دو گروہ ہيں يعنى ايك گروہ ذاكر اور دوسرا متفكر_

٦_ ہميشہ خداوند متعال كى ياد ميں رہنا اور آسمانوں اور زمين كى خلقت ميں غوروفكر كرتے رہنا، صاحبان عقل كى دو نماياں صفات ہيں_ لاولى الالباب_ الّذين يذكرون الله قياماً و قعوداً و علي جنوبهم و يتفكّرون فى خلق السماوات والارض

٧_ انسانوں كو ہميشہ ياد خدا ميں رہنے اور آسمانوں اور زمين كى خلقت ميں غوروفكر كى ترغيب _

الّذين يذكرون الله قياماً ... و يتفكرون فى خلق السموات والارض خداوند متعال كى طرف سے مذكورہ صفات كے حامل افراد كى مدح و ستائش اور انہيں خردمندى جيسى صفت سے ياد كئے جانے كا مقصد، ايسى خصوصيات كى تشويق ہے_

٨_ آسمانوں كا متعدد ہونا_ فى خلق السماوات والارض

٩_ آسمانوں اور زمين كى خلقت ايك باعظمت امر اور دائمى غوروفكر كا وسيع ميدان ہے_و يتفكرون فى خلق السموات والارض

١٠_ آسمانوں اور زمين كى خلقت كى كيفيت كا معرفت كے منابع ميں سے ہونا_و يتفكرون فى خلق السّماوات والارض "خلق"كا معنى ايجاد اور پيدا كرنا ہے_ ليكن بظاہر آيت شريفہ ميں اس سے مراد آسمانوں اور زمين كے وجود كى كيفيت ہے_

١١_ عقل اور حس كا حقائق كى معرفتكے وسائل ميں

سے ہونا_ و یتفکرون فی خلق السماوات والارض چونکہ آسمانوں اور زمین کی خلقت کو دیکھتے ہیں (حس کرتے ہیں) اور ان کے بارے میں غوروفکر کرتے ہیں (تعقل کرتے ہیں) تب اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ (ما خلقت ھذا باطلاً) بنابراین آیت شریفہ نے حس ّاور عقل کو معرفت و شناخت کے وسائل میں سے قرار دیا ہے_

۱۲_ آسمانوں اور زمین کا حادث ہونا_ فی خلق السّماوات والارض

۱۳_ برہان "انّي" (معلول سے علت کا سراغ لگانا) جہان خلقت کے بامقصد ہونے پر استدلال کا ایک قرآنی طریقہ ہے_ الذین ... و یتفکرون فی خلق السّماوات والارض ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً

۱٤_ جو لوگ آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غوروفکر کرکے، کائنات کے بامقصد ہونے کا سراغ نہیں لگاتے وہ نہ تو عقل مند ہیں اور نہ ہی خلقت و آفرینش کی صحیح معرفت رکھتے ہیں_ لآیات لاولی الالباب_ الذین ... و یتفکرون فی خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً

۱٥_ خلقت و آفرینش میں غوروفکر کرنے کے بعد اہل عقل کا اسکے بامقصد ہونے کا سراغ لگانا اور اس کا اقرار کرنا_ لاولی الالباب ... یتفکرون فی خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً

بظاہر "ربّنا ما خلقت ..." ان کے تفکر کے نتیجے کا بیان ہے_

۱٦_ خلقت و آفرینش کو بے مقصد خیال نہ کرنا عقل مندی کی علامت ہے_ لآیات لاولی الالباب_ الّذین ... ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحانك

۱۷_ خداوند متعال کو ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک و منزہ سمجھنا، عقل مندی کی علامت ہے_ لآیات لاولی الالباب_ الّذین ... ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحانك

۱۸_ آسمان و زمین کی خلقت میں غوروفکر، توحید ربوبی (توحیدی نظریہ کائنات) کے ادراک و اعتراف کا باعث بنتا ہے_ یتفکّرون فی خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً چونکہ غوروفکر کے بعد خداوند متعال کو "ربّنا" (اے ہمارے پروردگار) کے عنوان سے یاد کرتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان

خلقت و آفرینش میں غور وفکر کر کے، سب مخلوقات کی نسبت ربوبیت خداوند متعال (توحید ربوبی) کا سراغ لگا سکتا ہے_

١٩_ توحیدی نظریہ کائنات اور کائنات کے بامقصد ہونے کو وحی کے بغیر عقل و منطق کے ذریعے بھی درک کیا جاسکتا ہے_و یتفکرون فی خلق السّماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً چونکہ عقل خالص کے حامل افراد نے وحی کے بغیر، کائنات میں غور وفکر کر کے، توحید ربوبی اور کائنات کے بامقصد ہونے تک رسائی حاصل کی ہے_

٢٠_ خلقت کائنات، ایک بامقصد اور بانظم مجموعہ ہے_یتفکرون فی خلق السماوات والارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً "باطل" اس چیز کو کہتے ہیں جس کا کوئی ہدف نہ ہو یا کسی معقول غرض و ہدف کیلئے نہ ہو لہذا کائنات کا باطل نہ ہونا یعنی اس کا منطقی اور معقول ہدف و مقصد کا حامل ہونا اور اس کا لازمہ نظم ہے_

٢١_ ربوبیت خداوند متعال کا، بے مقصد اور باطل آفرینش و خلقت کے ساتھ ناسازگار ہونا_ربّنا ما خلقت هذا باطلاً

٢٢_ صاحبان عقل کا خلقت و آفرینش میں غور وفکر کرنے اور اسکے بامقصد ہونے کا سراغ لگا لینے کے بعد خداوند عالم کے سامنے خضوع و خشوع کا اظہار کرنا_ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك کلمہ "ربّنا" کہ جس کا معنی مالک و مدبّر ہے، کے ذریعے اہل عقل کا خداوند متعال کی مالکیت کا اعتراف کرنا، خداوند متعال کے سامنے ان کے خشوع و خضوع کرنے کی دلیل ہے_

٢٣_ عالم خلقت کا ایک محکم و متقن اور لازمی نظام ہونا_ربّنا ما خلقت هذا باطلاً حق، وہ کام ہے جس کا انجام دینا ضروری ہو_ اور جو ٹھیک اندازے کے مطابق اپنے وقت کے اندر انجام پائے (مفردات راغب) اور باطل، حق کی ضد ہے_

٢٤_ خداوند متعال بے مقصد و باطل آفرینش و خلقت سے پاک و منزہ ہے_ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك

٢٥_ صاحبان عقل، خداوند متعال کو ہر قسم کے نقص سے منزہ و مبرا جانتے ہیں_ لآیات لاولی الالباب_ الّذین ... سبحانك

۲۶_ آفرینش و خلقت کے بارے میں غور وفکر کرنے کے بعد صاحبان عقل کا پروردگار عالم کے کمال مطلق سے آگاہ ہوجانا اور اس کا اعتراف کرنا_ الّذین ... یتفکرون فی خلق السّماوات والارض ربّنا ... سبحانک تسبیح کا معني، "ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ سمجھنا" ہے اور خداوند متعال کیلئے کسی قسم کے عیب و نقص کے نہ ہونے کا لازمہ، اس کیلئے تمام کمالات کا موجود ہونا ہے_ صاحبان عقل اپنے غور وفکر کے ذریعے اس اعتقاد پر فائز ہوئے ہیں_

۲۷_ خداوند متعال کا ہر قسم کے نقص و عیب سے منزّہ ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ اسکی آفرینش و خلقت بے مقصد نہیں ہے_ ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحانک

۲۸_ عذاب دوزخ سے نجات پانے کیلئے صاحبان عقل کا دعا کرنا_ لاولی الالباب ... فقنا عذا ب النّار

۲۹_ قیامت اور اس میں جزا و سزا کا اعتقاد آفرینش کے بامقصد ہونے اور فضول و باطل نہ ہونے کے اعتقاد کا نتیجہ ہے_ ربّنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحانک فقنا عذاب النّار "فقنا..."میں کلمہ "فا" یہ معنی ظاہر کر رہا ہے کہ صاحبان عقل آفرینش کے باطل ہونے کی نفی کر کے اور کائنات کے بامقصد ہونے کا اعتقاد رکھ کر اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ قیامت اور روز جزا و سزا کا ہونا ضروری ہے_

۳۰_ فقط خداوند متعال ہی انسان کو عذاب دوزخ میں گرفتار ہونے سے بچا سکتا ہے_ فقنا عذاب النّار یہ اس وجہ سے ہے کہ اہل عقل خلقت و آفرینش کے بامقصد ہونے کا سراغ لگانے کے بعد فقط خداوند متعال ہی سے عذاب سے نجات کی درخواست کرتے ہیں_

۳۱_ معاد پر اعتقاد اور آتش جہنم سے رہائي کی درخواست کرنا، عقل مندی کی علامت ہے_
لآیات لاولی الالباب ... فقنا عذاب النّار

۳۲_ تمام انسان آتش جہنم میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں_ لآیات لاولی الالباب ... فقنا عذاب النّار

۳۳_ آفرینش و خلقت کے بامقصد ہونے کا اعتقاد، قیامت کے دن اپنے انجام کے بارے میں اہل عقل کی پریشانی کا سبب ہے_ ربّنا ما خلقتص ھذا باطلاً سبحانک فقنا عذاب النّار

٣٤_ عذاب دوزخ سے نجات پانے کا ایک وسیلہ، اس سے نجات کی دُعا مانگنا ہے فقنا عذاب النّار

٣٥_ اہل دوزخ کے عذاب کا ایک وسیلہ، آگ ہے_ فقنا عذاب النّار

٣٦_ نماز، ذکر اور یاد خدا کا مصداق ہے_ الّذین یذکرون الله ... و علي جنوبهم امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: الصحیح یصلی قائماً ...[1] یعنی تندرست آدمی قیام و قعود کی حالت میں نماز پڑھتا ہے_

٣٧_ تندرست آدمی کھڑے ہوکر، مریض بیٹھ کر اور جو اس سے بھی ضعیف ہو وہ کروٹ کے بل لیٹ کر نماز پڑھتا ہے_ یذکرون الله قیاماً و قعوداً امام باقر(ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ... "قیاماً" الاصحاء و "قعوداً" یعنی المرضی "و علی جنوبهم" قال: اعلّ ممّن یصلی جالساً و اوجع_[2] "قیاماً" سے مراد تندرست لوگ "قعوداً" سے مراد مریض لوگ اور "علی جنوبھم" سے مراد فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے بھی زیادہ مریض ہوں_

آسمان: آسمان کی خلقت ١، ٤، ١٠،١٤، ٩، ٧، ٦، ٥، ١٨ ; آسمان کے موجودات ١٢ ; آسمانوں کا متعدد ہونا ٨

آفرینش: ١، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١٨، ٢٢، ٢٦ آفرینش کا محکم و متقن ہونا ٢٣; آفرینش کا نظم ٢٠، ٢٣ ; آفرینش کے مقاصد ١٣، ١٤، ١٥، ١٦، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٤، ٢٧، ٢٩، ٣٣ ;

آیات احکام: ٣٧

اجر: اخروی اجر ٢٩

اسماء و صفات: صفات جلال ١٧، ٢٤، ٢٥، ٢٧

اقدار: ٢، ٤، ٥

الله تعالی: ١، ٢، ٣، ٥، ٦، ٧، ٣٦ الله تعالی کا کمال ٢٦ ; الله تعالی کا منزہ ہونا ١٧، ٢٧; الله تعالی کی امداد ٣٠; الله تعالی کی ربوبیت ٢١

انسان: انسان کا انجام ٣٣;انسان کو تنبیہ ٣٢

اہل جہنم: اہل جہنم کی سزا ٣٥

---

١) کافی ج٣ ص ٤١١ ح ١١، تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢١١ ح ١٧٤.

٢) تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢١١ ح ١٧٣ تفسیر برهان ج ١ ص ٣٣٣ ح ٧.

ایمان: ۲۶ قیامت پر ایمان ۲۹، ۳۱

برہان: برہان کی اقسام ۱۳، برہان انی ۱۳

پاداش: ۳۵ اخروی پاداش ۲۹

تعقل: آفرینش میں تعقل ۱، ٤، ۵، ٦، ۷، ۹، ۱٤، ۱۵، ۱۸، ۲۲، ۲٦؛ تعقل سے خالی لوگ ۱٤؛ تعقل کی تشویق ٦، ۷؛ تعقل کی قدر و قیمت ٤، ۵؛ تعقل کے اثرات ۱، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۲۲، ۲٦

توحید: توحید ربوبی ۱۸؛ توحید کے دلائل ۱۸

جہنم: آتش جہنم ۳۱، ۳۲؛ عذاب جہنم ۳٤

خضوع: ۲۲

دعا: ۲۸ دعا کے اثرات ۳٤

ذکر: ذکر خدا ۱، ۵، ٦، ۷، ۳٦؛ ذکر خدا کی فضیلت ۲، ۳

روایت: ۳٦، ۳۷

زمین: زمین کی خلقت ۱، ٤، ۵، ٦، ۷، ۹، ۱۰، ۱٤، ۱۸؛ زمین کے موجودات ۱۲

شناخت: حسی شناخت ۱۱؛ عقلی شناخت ۱۱؛ شناخت کے منابع ۱۰؛ شناخت کے وسائل ۱۱

عذاب: آتش عذاب ۳۵؛ عذاب سے نجات کے اسباب ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳٤

عقل: عقل کا کردار ۱۹

عقلائ: ۱۵، ۲۵، ۳۱، ۳۳ عقلاء کا ایمان ۲٦؛ عقلاء کا خضوع ۲۲؛ عقلاء کی خصوصیت ۱، ٦؛ عقلاء کی دعا ۲۸

قیامت: ۲۹، ۳۱

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۱۹

نماز: بیمار کی نماز ۳۷؛ نماز کی فضیلت ۳٦؛ نماز کے احکام ۳۷

وحي: وحی کا کردار ۱۹

آیت(۱۹۲)

﴿ رَبَّنَا إِنَّكَ مَن تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴾ پروردگار تو جسے جہنم میں ڈال دے گا گویا اسے ذلیل و رسوا کردیا اور ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہے ـ

۱ـ جسے خداوند متعال نے آگ میں داخل کردیا اسے ذلت و خواری سے دوچار کردیا ـ ربّنا انّك من تدخل النّار فقد اخزيته

۲ـ آتش جہنم میں داخل کئے جانے والوں کی ذلت و خواری ربّنا انك من تدخل النّار فقد اخزيته و ما للظّالمين من انصار

۳ـ خداوند متعال ، ظالموں کو آتش جہنم میں گرفتار کرنے والا اور انہیں ذلیل و خوار کرنے والا ہے ـ انّك من تدخل النّار فقد اخزيته و ما للظالمين من انصار

٤ـ صاحبان عقل، رحمت الہی سے دوری اور خداوند متعال کی طرف سے ذلت و خواری کو جہنم کی آگ سے زیادہ سخت جانتے ہیں ـ لاولى الالباب ... ربّنا انّك من تدخل النار فقد اخزيته جملہ شرطيہ "من تدخل النّار فقد اخزيتہ" جملہ "فقنا عذاب النّار" کی علت ہے اور یہ معنی ظاہر کر رہا ہے کہ جو کچھ اولی الالباب کی نظر میں رنج آور ہے اور برداشت کے قابل نہیں وہ دوزخیوں کی خداوند متعال کے ہاتھوں ذلت و خواری ہے نہ کہ جہنم کی آگ میں جلنا ـ

۵ـ اہل عقل، انسانی کرامت کے خواہاں اور ذلت و خواری سے گریزاں ہیں ـ

لاولى الالباب ... انّك من تدخل النّار فقد اخزيته اہل عقل اسلئے جہنم کی آگ سے بھاگتے ہیں چونکہ آگ میں داخل ہونے کو وہ بارگاہ خداوند متعال میں اپنی ذلت و خواری سمجھتے ہیں اور یہ معنی ان کی کرامت طلبی کو ظاہر کرتا ہے ـ

۶_ ظالم لوگ قیامت کے دن ہر قسم کے یاور و مددگار سے محروم ہوں گے_و ما للظّالمین من انصار "انصار"ناصر کی جمع ہے جس کا معنی مددگار و یاور ہے_ اور"من"زائدہ ، اس دن کسی بھی یاور و مددگار کے نہ ہونے کی تاکید کر رہا ہے_

۷_ جہنم کی آگ میں داخل ہونے والے، دنیا میں ظلم و ستم کے مرتکب رہے ہیں_ربّنا انّك من تدخل النّار فقد اخزیته و ما للظالمین من انصار

۸_ ظلم و ستم، انسان کے دوزخ میں داخل ہونے اور قیامت میں بے یار و مددگار رہ جانے کا موجب بنتا ہے_

ربّنا انك من تدخل النّار فقد اخزیته و ما للظالمین من انصار کلمہ "للظالمین" سے مراد اہل دوزخ ہیں_ لہذا ضمیر "ماظھم"کے بجائے اسم ظاہر کا استعمال یہ معنی ظاہر کرتا ہے کہ ظلم و ستم، باعث بنا ہے کہ خداوند متعال نے ظالموں کو جہنم میں ڈالا اور انہیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا_

۹_ کوئي بھي، اہل دوزخ کو عذاب الہی سے نجات نہیں دلوا سکے گا_ربّنا انك من تدخل النّار فقد اخزیته و ما للظالمین من انصار "من تدخل النّار"کے قرینے سے "انصار"سے مراد عذاب دوزخ سے نجات دلوانے کیلئے مدد کرنا ہے_

۱۰_ ظالموں کی قیامت کے دن ایسے پیشواؤں کی مدد سے محرومیت جو ان کی مدد کر سکیں_

امام باقر(ع) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ما لھم من ائمة یسمّو نھم باسما ئھم_[1] ان کیلئے وہ امام نہیں ہوں گے جن کا یہ نام لیتے ہیں_

اقدار: ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ۴

انسان: انسان کی کرامت ۵

اہل جہنم: اہل جہنم کا ہمیشہ جہنم میں رہنا ۹;اہل جہنم کا ظلم ۷; اہل جہنم کی ذلت ۱، ۲

جہنم: ۷ آتش جہنم ۱، ۲، ۸، ۴، ۳;عذاب جہنم ۹

---

۱)تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۱۱ ح ۱۷۵ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۳۳ ح ۸.

دعا: ٥

ذلت: ١، ٢ ذلت سے نجات ٥

رحمت: رحمت سے دوری ٤

ظالمین: ظالمین اور قیامت ٦، ١٠;ظالمین کا جہنم میں ہونا ٣، ٧; ظالمین کی محرومیت ٦، ١٠

ظلم: ٧ ظلم کے اثرات، ٨

عذاب: ٩ اہل عذاب ٨;عذاب کے اسباب ٨

عقلائ: عقلاء کی خصوصیت ٤ ; عقلا ء کی دعا ٥

قیامت: قیامت میں مدد ٦، ٨، ١٠

آیت(١٩٣)

﴿ رَّبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلإِيمَانِ أَنْ آمِنُواْ بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الأبْرَارِ﴾

پروردگارہم نے اس منادی کو سنا جو ایمان کی آواز لگا رہا تھاکہ اپنے پروردگارپر ایمان لے آؤتو ہم ایمان لے آئے_ پروردگار اب ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور ہماری برائیوں کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں نیک بندوں کے ساتھ محشور فرما_

١_ ایمان کے منادی کی ندا سننے پر، صاحبان عقل کا اپنے پروردگار پر ایمان لانا_ لاولی الالباب ... ربّنا انّنا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنّا

٢_ صاحبان عقل، قرآن کریم کی عظمت اور رسول اکرم (ص)

کے بلند مقام و مرتبے کا اعتقاد رکھتے ہیں_ سمعنا منادیاً ینادي "منادیاً" سے مراد رسول اکرم(ص) یا قرآن مجید ہے_ اور اس کا نکرہ لایاجانا اسکی عظمت و بزرگی کی طرف اشارہ ہے_

٣_ لوگوں کو ایمان کی دعوت دینے والے بلند مقام و مرتبے کے حامل ہیں_ ربّنا انّنا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربّکم

٤_ ہمیشہ خداوند متعال کو یاد رکھنا اور خلقت و آفرینش کے بارے میں غور وفکر کرنا، ربوبیت الہی پر ایمان لانے کی راہ ہموار کرتا ہے_ الذین یذکرون الله قیاماً ... و یتفکرون ... ربّنا ... فامنّا

٥_ عقل مندي، ایمان کی طرف پکارنے والوں کی دعوت پر لبیک کہنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_
لایات لاولی الالباب ... ربّنا انّنا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنّا

٦_ قرآن کریم کی پکار سننے اور پیغمبر اکرم(ص) کی دعوت کے بعد ربوبیت خداوند متعال پر ایمان نہ لانا بے عقلی کی علامت ہے_ ربّنا انّنا سمعنا ... فامنا

٧_ ربوبیت خداوند متعال کو قبول کرنا ، ایمان کی حقیقت ہے_ سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان آمنوا بربّکم

"ایمان" یعنی ربوبیت خداوند متعال کو قبول کرنا، دلالت کرتا ہے کہ اسکی ربوبیت کا اعتقاد، ایمان کی حقیقت یا اس کا بنیادی رکن ہے_

٨_ ربوبیت خداوند متعال پر ایمان، انبیاء (ع) کی ایک بنیادی دعوت ہے_ سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم

٩_ صاحبان عقل کا پروردگار کی بارگاہ میں ، گناہوں کی مغفرت اور اپنی برائیوں کی پردہ پوشی چاہنا_ ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفّر عنّا سیئاتنا

١٠_ خداوند متعال، گناہوں کی مغفرت کرنے والا اور ناپسندیدہ اعمال پر پردہ ڈالنے والا ہے_ فاغفر لنا ذنوبنا و کفّر عنّا سیئاتنا

١١_ بارگاہ خداوند متعال میں دعا و استغفار کی اہمیت اور قدر و قیمت_ ربّنا فاغفر لنا ... و کفّر عنّا ... و توفّنا

چونکہ خداوند متعال نے خود صاحبان عقل کی مدح و ستائش کرتے ہوئے، ان کی یہ دو خصوصیات بیان کی ہیں_

۱۲_ ربوبیت خداوند متعال کی طرف توجّہ، اس سے گناہوں کی مغفرت چاہنے اور اسکی توقع رکھنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_ ربّنا فاغفر لنا

۱۳_ ربوبیت خداوند متعال کی طرف توجّہ، آداب دعا میں سے ہے_ ربّنا انّنا ... ربّنا فاغفر لنا

١٤_ گناہوں کی بخشش اور ناروا اعمال کی پردہ پوشي، ربوبیت الٰہی کا ایک پرتو ہے_ ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفّر عنّا سیئاتنا

۱۵_ ایمان، خداوند متعال کی طرف سے گناہوں کی مغفرت اور برے اعمال کی پردہ پوشی کا راستہ ہموار کرتا ہے_

فامنّا ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفّر عنّا سیئاتنا "فائ" کے ذریعے، جملہ "امنّا" پر "اغفر" کی تفریع سے ظاہر ہوتا ہے کہ صاحبان عقل، ایمان لانے کے بعد، اپنے آپ کو دعا اور مغفرت کی درخواست کے قابل سمجھتے ہیں اور اسکی قبولیت کی توقع رکھتے ہیں_

١٦_ صاحبان عقل کا بارگاہ خداوند متعال میں اپنی تقصیر اور گناہ کا اعتراف کرنا_ ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفّر عنا سیئاتنا

۱۷_ اہل عقل، مرتے دصم تک، نیک لوگوں کی رفاقت چاہتے ہیں_ و توفّنا مع الابرار

"مع الابرار، "توفّنا" کے "نا" کیلئے حال ہے_ یعنی ہمیں اس حال میں موت دے کہ جب ہم نیک لوگوں کے ہمراہ اور ہم قدم ہوں_

۱۸_ اپنے ہم مذہب لوگوں کو دعا میں شریک کرنا، آداب دعا میں سے ہے_ ربّنا انّنا سمعنا ... فامنّا ربّنا فاغفر لنا ... و کفّر عنا ... و توفّنا مع الابرار

۱۹_ خداوند متعال کی طرف سے، مؤمنین کو دعا، طلب مغفرت، نیک لوگوں کی ہمراہی اور حسن عاقبت کی ترغیب و تشویق_ ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفّر عنا سیئاتنا و توفّنا مع الابرار

مذکورہ خصوصیات کے ساتھ عقل مندوں کی مدح و ستائش کا مقصد یہ ہے کہ مؤمنین بھی مذکورہ صفات کے حصول کی دعا کریں_

۲۰_ خداوند متعال کی بارگاہ میں ابرار کا بلند مقام و مرتبہ_ و توفّنا مع الابرار

۲۱_ ابرار کی رفاقت ایک بلند مرتبہ و مقام ہے_و توفّنا مع الابرار

۲۲_ ابرار، اہل عقل مؤمنین سے زیادہ بلند مرتبہ و مقام رکھتے ہیں_ لآیات لاولی الالباب ... فامنّا ... و توفّنا مع الابرار چونکہ با ایمان اہل عقل چاہتے ہیں کہ وہ ابرار کے مقام و مرتبے تک جاپہنچیں_

۲۳_ مؤمن اہل عقل کا، ابرار کے بلند و رفیع مقام و مرتبے تک پہنچنے سے اپنی ناتوانی کا اعتراف کرنا_

ربّنا فاغفر لنا ... و توفّنا مع الابرار یہ کہ اہل عقل نے ابرار کے مقام و مرتبے کی خواہش نہیں کی بلکہ ان کی رفاقت کی خواہش کی ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قسم کے بلند مقام تک پہنچنے سے عاجز جانتے ہیں_

۲٤_ موت کے بعد، مقامات و درجات میں تفاوت_و توفّنا مع الابرار

۲۵_ ناپسندیدہ اعمال اور گناہ، ابرار کی رفاقت کے راستے میں رکاوٹ ہیں_ربّنا فاغفر لنا ذنوبنا و کفر عنّا سیئاتنا و توفّنا مع الابرار مغفرت گناہ کی درخواست اور پھر ابرار کی رفاقت کا تقاضا مندرجہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے_

۲٦_ انسان کی موت، خداوند متعال کے ارادے و مشیت سے مربوط ہے_و توفّنا مع الابرار

آفرینش و خلقت: ٤

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) کے فضائل ۲

استغفار: استغفار کا پیش خیمہ ۱۲; استغفار کی تشویق ۱۹; استغفار کی فضیلت ۱۱

اعتراف: کمزوری کا اعتراف ۲۳;گناہ کا اعتراف ۱٦

اقدار: ۲۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۲٦; اللہ تعالی کی ربوبیت ٤، ٦، ۷، ۸، ۱۲، ۱۳، ۱٤ ; اللہ تعالی کی مشیت ۲٦; اللہ تعالی کی مغفرت ۱۰

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی دعوت ۸

انسان: انسان کی موت ۲٦

ایمان: ۱ ایمان کاپیش خیمہ ٤، ٥; ایمان کی حقیقت ۷;ایمان کی دعوت ۳، ٥، ٦ ;ایمان کے اثرات ۱٥;خداپر ایمان ۱، ٤، ۸

بخشش: ۹، ۱۲،۱۰، ۱٤ بخشش کا پیش خیمہ۱٥

تعقّل: آفرینش میں تعقل ٤ ;تعقل کے اثرات ٤، ٥

جہالت: جہالت کے اثرات ٦

دعا: ۹ دعا کی تشویق ۱۹ ;دُعا کی فضیلت ۱۱ ; دعا کے آداب ۱۳، ۱۸

ذکر: ذکر خدا کے اثرات ٤

رشد: رشد کے موانع ۲٥

عاقبت: حسن عاقبت ۱۹

عقلائ: عقلاء کا اعتراف ۱٦ ;عقلاء کا ایمان ۱، ۲ ;عقلاء کی خواہشات ۱۷ ;عقلاء کی دعا ۹

علم: علم کے اثرات ۱۲

قرآن کریم: قرآن کے فضائل ۲

کفر: خداوند متعال کے بارے میں کفر کرنا ٦

گناہ: ۱٦ گناہ کی پردہ پوشی ۹، ۱۰، ۱٤، ۱٥; گناہ کی مغفرت ۹، ۱۰، ۱۲، ۱٤ ;گناہ کے اثرات ۲٥

مبلغین: مبلغین کے فضائل ۳

مغفرت: ۹، ۱۰، ۱۲، ۱٤ مغفرت کا پیش خیمہ ۱٥

موت: ۲٦ موت کے بعد کے درجات ۲٤

مؤمنین: عاقل مؤمنین ۲۲، ۲۳; مؤمنین کی تشویق ۱۹ ; مؤمنین کے فضائل ۲۷

نیک لوگ: نیک لوگوں کی ہمراہی ۷، ۱۹، ۲۱، ۲٥; نیک لوگوں کے فضائل ۲۰، ۲۲، ۲۳

آیت(۱۹۴)

﴿ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ﴾

پروردگار جو تونے اپنے رسولوں سے وعدہ کیا ہے اسے عطا فرما اور روز قیامت ہمیں رسوا نہ کرنا کہ تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا_

۱_ صاحبان عقل کا اپنے پروردگار سے وہ اجر و ثواب چاہنا کہ جس کا خداوند متعال نے وعدہ کیا ہے_
لاولی الالباب ... ربّنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک

۲_ خداوند متعال اہل عقل مؤمنین کو اجر و ثواب کی نوید سنانے والا ہے_ ربّنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک

۳_ انبیاء (ع) اہل عقل تک خداوند متعال کی نوید پہنچانے کا واسطہ ہیں_ اتنا ما وعدتنا علی رسلک

٤_ خداوند متعال کا اپنے وعدوں کی وفا کرنا، اسکی ربوبیت کا ایک جلوہ ہے_ ربّنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک

٥_ مؤمن صاحبان عقل کو خداوند متعال کی طرف سے اجر و ثواب کی نوید، ربوبیت الہی کا ایک پرتو ہے_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا علی رسلک

٦_ دعا اور مناجات میں اہل عقل مؤمنین کا خداوند متعال کی ربوبیت کی طرف توجّہ اور شیفتگی کا اظہار کرنا_
ربّنا ما خلقت هذا باطلاً ... ربّنا و اتنا عقلاء کا لفظ "ربنا" کو تکرار کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ خداوند متعال کی طرف خاص توجّہ رکھتے ہیں_

٧_ انسانوں کی تربیت کیلئے، بشارت و نوید سنانا، انبیائے الہی کا ایک طریقہ ہے_ ما وعدتنا علي رسلك

٨_ صاحبان عقل کا توحید ربوبی پر اعتقاد رکھنا_

ربنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة چونکہ اہل عقل تمام اعمال (خلقت، ظالموں کو دوزخ میں داخل کرنا، ارسال رسل اور انسانوں کو موت دینا وغیرہ) کو خداوند متعال کی ربوبیت کا ایک پرتو جانتے ہیں_

۹_ صاحبان عقل کا; خداوند متعال، تمام انبیائے کرام (ع) کی رسالت اور قیامت کے برپا ہونے پر ایمان رکھنا_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا علي رسلك و لاتخزنا يوم القيامة

۱۰_ خداوند متعال کی جانب سے، مؤمنین کو اس اجر و ثواب کے حصول کی دعا و درخواست کی ترغیب، جس کا خود اس نے وعدہ کیا ہے_ ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك

۱۱_ صاحب عقل مؤمنین کی سرافرازی اور دشمنان دین پر ان کی فتح و نصرت کے بارے میں الہی بشارت_

ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة "یوم القیامۃ"، "لاتخزنا" کیلئے ظرف ہے_ لہذا "ماوعدتنا" سے مراد دنیوی بشارتیں اور خوشخبریاں ہیں اور "لاتخزنا" کے قرینے سے ان کا روشن اور واضح مصداق دنیا میں ذلیل و خوار نہ ہونا ہے اور یہ بشارت اسی وقت پوری ہوگی جب مؤمنین دشمنان دین پر فتح و کامیابی حاصل کریں گے_

۱۲_ صاحبان عقل، خداوند متعال سے دنیا و آخرت کی عزت و سرافرازی چاہتے ہیں_
ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة

۱۳_ قیامت کے دن، ذلت و خواری سے بچنے کیلئے اہل عقل کا بارگاہ خداوند متعال میں دعا و درخواست کرنا_
و لا تخزنا يوم القيامة

۱٤_ صاحب عقل مؤمنین کا قیامت کے دن کی ذلت وخواری سے ہراساں ہونا_ و لاتخزنا يوم القيامة

۱۵_ قیامت کے دن خداوند متعال کے سخت ترین عذاب میں سے ایک ذلت و خواری ہے_ و لا تخزنا يوم القيامة

۱٦_ قیامت کے دن عزت و ذلت فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہے_ و لا تخزنا يوم القيامة

۱۷_ اہل عقل مؤمنين ميں خوف و رجا كا ايک ساتھ ہونا_ ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة

چونكہ وہ ايک طرف خداوند متعال كے وعدوں سے اميد لگائے ہوئے ہيں اور دوسرى جانب قيامت كے دن اپنے انجام سے ہراساں ہيں_

۱۸_ انسان ميں خوف و رجا كے ايک ساتھ ہونے كى قدر و قيمت_ اتنا ما وعدتنا علي رسلك و لاتخزنا يوم القيامة

۱۹_ آخرت ميں ذلت و رسوائي سے نجات پانے اور الہى وعدوں كے پورا ہونے ميں دعا و مناجات كا كردار_

ربّنا و اتنا ما وعدتنا علي رسلك و لاتخزنا يوم القيامة اگر دعا، الہى وعدوں كے پورا ہونے ميں مؤثر نہ ہوتى تو خداوند متعال اسے عقل مند مؤمنين كى خصوصيت كے عنوان سے ذكر نہ فرماتا_

۲۰_ ايمان، خردمندوں كو دى گئي الہى بشارتوں كے پورا ہونے اور اخروى ذلت و رسوائي سے نجات پانے كا راستہ ہموار كرتا ہے_ فامنا ربّنا ... ربّنا و اتنا ما وعدتنا على رسلك و لاتخزنا يوم القيامة "اتنا" كا جملہ "فامنّا ربّنا فاغفرلنا" ميں، "اغفرلنا" پر عطف ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے كہ صاحبان عقل اپنى دعا و مناجات كے پورا ہونے كو ربوبيت الہى كے ايمان پر مترتب سمجھتے ہيں_

۲۱_ خداوند متعال ہرگز اپنے وعدوں كى خلاف ورزى نہيں كرتا_ انّك لاتخلف الميعاد

۲۲_ قيامت كے دن ذليل و رسوا نہ ہونا، اہل عقل مؤمنين كيلئے قيمتى ترين بشارت الہى ہے_

اتنا ما وعدتنا ... فلاتخزنا ... انّك لاتخلف الميعاد جملہ "ولا تخزنا" كے بعد جملہ "انّک ..." دلالت كرتا ہے كہ عدم ذلت و رسوائي اہل عقل مؤمنين كيلئے الہى وعدہ ہے_ لہذا "اتنا ما وعدتنا" پر "لاتخزنا" كا عطف، عام پر خاص كا عطف ہے اور معطوف (لاتخزنا) كى بہت زيادہ اہميت كو ظاہر كر رہا ہے_

آخرت: ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۲۰، ۲۲

اجر: ۲، ۳، ۵، ۱۰

اقدار: ۱۸

اللہ تعالی: ۹ اللہ تعالی کا وعدہ ۲، ٤، ۱۹، ۲۰، ۲۱; اللہ تعالی کی جانب سے اجر ۱، ۲، ۳; اللہ تعالی کی ربوبیت ٤، ٥، ٦

امیدواري: ۱۷، ۱۸

انبیاء (ع) : ۹ انبیاء (ع) کا نقش ۳; انبیاء (ع) کی بشارت ۳، ۷

ایمان: ۸ انبیاء (ع) پر ایمان ۹;ایمان کے اثرات ۲۰;خدا پر ایمان ۹;قیامت پر ایمان ۹

تربیت: تربیت کا طریقہ ۷

توحید: توحید ربوبی ۸

خوف: ۱۷، ۱۸ پسندیدہ خوف ١٤

دعا: ۱، ۱۲، ۱۳ دعا کی تشویق ۱۰; دعا کے اثرات ۱۹

دنیا: ۱۲

ذلت: اخروی ذلت ۱۳، ١٤، ١٦، ۲۰، ۲۲ ;ذلت سے نجات کے اسباب ۱۹، ۲۰;ذلت کا سرچشمہ ١٦ ;ذلت کے اسباب ١٥

رسوائي: اخروی رسوائي ۲۲

عذاب: اخروی عذاب ١٥

عزت: اخروی عزت کی درخواست ۱۲، ١٦ ;دنیوی عزت کی درخواست ۱۲ ;عزت کا سرچشمہ ١٦

عقلائ: ۱۷ عقلا کا اجر ۲، ۳ ;عقلا کا ایمان ۸، ۹ ;عقلا کا خوف ١٤ ; عقلا کو بشارت ۱۱، ۲۰، ۲۲;عقلا کی دعا ۱، ۱۲، ۱۳; عقلا کی فتح ۱۱ ;عقلا کے رجحانات ٦

عہد: عہد کا پورا کرنا ٤

قیامت: ۹

مؤمنین: عاقل مؤمنین ۲، ٥، ٦، ۹، ۱۱، ١٤، ۱۷، ۲۲ ; مؤمنین کا اجر ۱۰ ; مؤمنین کی تشویق ۱۰

نجات: ۱۹، ۲۰ نجات کی درخواست ۱۳

وعدہ: ۲، ٤، ۲۰، ۱۹ قدر و قیمت والا وعدہ ۲۲;وعدے کی خلاف ورزی ۲۱

آیت(۱۹۵)

﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لاَ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَأُخْرِجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُواْ فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُواْ وَقُتِلُواْ لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّن عِندِ اللّهِ وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴾ پس خدانے ان کی دعا کو قبول کیا کہ میں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت _ تم میں بعض بعض سے ہیں _ پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے وطن سے نکالے گئے او رمیری راہ میں ستائے گئے اورانھوں نے جہاد کیا اور قتل ہوگئے تومیں انکی برائیوں کی پردہ پوشی کروں گا او رانھیں ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی _ یہ خداکی طرف سے ثواب ہے او راس کے پاس بہترین ثواب ہے _

۱_ عاقل مؤمنین کی دعا کا خداوند متعال کی طرف سے جلد قبول کیا جانا_ لاولی الالباب ...ربّنا ...فاستجاب لهم ربهم

مندرجہ بالاا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب مفعول "استجاب"تقدیر میں ہو یعنی "فاستجاب دعائهم"اور"فاستجاب" میں حرف "فائ"اہل عقل کی دعا اور خداوند متعال کی طرف سے اسکے قبول ہونے میں فاصلہ نہ ہونے پر

دلالت کرتا ہے_

۲_ دعا کی استجابت، ربوبیت خداوند متعال کا ایک جلوہ ہے_فاستجاب لهم ربّهم

۳_ مؤمن صاحبان عقل کا پروردگار کے لطف و عنایت سے بہرہ مند ہونا_فاستجاب لهم ربهم مؤمن اہل عقل کی دعا کا جلدی قبول ہونا نیز"ربّھم" (ان کے پروردگار)میں اضافہ تشریفیہ، ان پر خداوند متعال کے خاص لطف و عنایت کو ظاہر کرتا ہے_

٤_ اہل عقل مؤمن مغفرت الہی سے بہرہ مندہیں_ربّنا فاغفر لنا ... فاستجاب لهم ربّهم

٥_ مؤمن اہل عقل کا ابرار کے ساتھ تادم مرگ ہمراہ و ہم قدم رہنا، خداوند متعال کی جانب سے ضمانت شدہ ہے_
و توفّنا مع الابرار ... فاستجاب لهم

٦_ صاحب عقل مؤمنین کو دیئے گئے الہی وعدوں کے پورا ہونے اورقیامت کے دن ذلت و رسوائي سے ان کی نجات کی ضمانت_ربّنا اتنا ما وعدتنا علی رسلك و لاتخزنا یوم القیمة ... فاستجاب لهم ربّهم

۷_ خداوند متعال کبھی بھی مؤمن کے عمل کو ضائع نہیں کرتا اور وہ اسے اسکے اعمال کی جزا سے ضرور بہرہ مند کرے گا_انّی لا أُضیع عمل عامل منکم "منکم"کے خطاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیک اعمال انجام دینے والا اگر مؤمن ہو تو اس کا عمل ضائع نہیں ہوگا اوردنیا و آخرت میں ثمر بخش دے گا_

۸_ عمل کی جزا کا نظام اور نیک اعمال کے ضائع نہ ہونے کا قانون، ربوبیت خداوند متعال کا ایک پرتو ہے_
فاستجاب لهم ربّهم انّی لااضیع عمل عامل منکم

۹_ خداوند متعال کی جانب سے دعا کی قبولیت میں انسان کے اعمال کا کردار_فاستجاب لهم ربّهم انّی لااضیع عمل عامل منکم جملہ " انّی لا اضیع " عقلاء کی دعا کے قبول ہونے کے سبب کا بیان ہے_یعنی عقلاء کی استجابت دعا کا سبب ان کے نیک عمل ہیں_

۱۰_ خداوند متعال کی طرف سے اعمال کی قدروقیمت

کی دقیق تعیین_ انیّ لااضیع عمل عامل منکم

۱۱_ الهی اجر و ثواب سے مؤمن کے بہرہ مند ہونے کی شرط اس کا عمل ہے_ فامنا ربّنا و اتنا ما وعدتنا ... فاستجاب لھم ربّھم انیّ لاأُضیع عمل عامل منکم جملہ "انّی لا اضیع عمل عامل" در حقیقت، ایمان کے ثمر آور ہونے کی شرط کا بیان ہے_

۱۲_ عمل کے مصادیق میں سے ایک دعا ہے_ ربّنا ... ربّنا ... ربّنا ... فاستجاب لھم ربّھم انیّ لا أُضیع عمل عامل منکم

چونکہ خداوند متعال نے مؤمنین کی دعا کے بعد فرمایا ہے: "لا اضیع عمل عامل منکم" بنابراین دعا عمل کے مصادیق میں شمار کی گئی ہے اس لئے خداوند متعال نے فرمایا ہے میں کسی کا عمل ضائع نہیں کرتا_

۱۳_ دوسروں کے عمل کو ضائع کرنا ناروا ہے_* انیّ لاأُضیع عمل عامل منکم چونکہ خداوند متعال نے یہاں نیک اعمال کے ضائع نہ کرنے کو پسندیدہ خصلت کے عنوان سے ذکر کیا ہے_

۱۴_ خداوند متعال کے نزدیک، اعمال کے نتائج سے بہرہ مند ہونے میں عورت و مرد میں کوئي فرق نہیں_
انیّ لااضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثي

۱۵_ ایک جیسے کام کی اجرت میں عورت و مرد کے درمیان فرق کرنا ناروا ہے_* انیّ لااضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض

۱۶_ تمام انسان، خواہ مرد ہوں یا عورت، حقیقت اور ماہیت میں ایک ہیں_ من ذکر او انثي بعضکم من بعض
اس نکتہ کی یاددہانی کہ تم سب انسان خواہ مرد ہو یا عورت ایک دوسرے سے ہو، ایک صنف کے دوسری صنف پر فوقیت نہ رکھنے اور برابر ہونے کا بیان ہے_

۱۷_ عورت اور مرد، ایک دوسرے سے خلق کئے گئے ہیں_ من ذکر او انثي بعضکم من بعض
مذکورہ مطلب میں "من" کو نشویہ اخذ کیا گیا ہے_

۱۸_ نیک اعمال کے اجر و ثواب سے بہرہ مند ہونے میں عورت و مرد کی برابری کا فلسفہ، ان دونوں کا انسانی حقیقت و ماہیت میں یکساں ہونا ہے_

انیّ لااضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثي بعضکم من بعض

۱۹_ ہجرت کرنے، گھروں سے نکالے جانے، راہ خدا میں تکالیف و آزار سہنے، جہاد کرنے اور شہادت پانے کا سب سے بڑا اجر الہي، گناہوں کی بخشش اور جنت میں داخل ہونا ہے_ فالذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا لا کفرنّ عنھم سیّئاتھم و لادخلنّھم جنات ... ثواباً من عنداللہ

۲۰_ کفر و شرک سے ہجرت کرنے والوں کیلئے گناہوں کی مغفرت اور جنت میں داخل کیا جانا، اجر الہی ہے_*

فالّذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم ... لاکفرن عنھم سیّئاتھم و لادخلنّھم جنّات آیت مبارکہ اخرجوا من دیارھم کے تسلسلکے قرینے سے کہہ سکتے ہیں کہ ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے جس کا نتیجہ وطن اور گھر سے نکالا جانا ہو اور یہ کفر و شرک کو ترک کرنے کی ہجرت ہے_

۲۱_ راہ خدا میں تکالیف برداشت کرنے والوں، دربدر ہونے والوں، ہجرت کرنے والوں اور مجاہدین و شہیدوں کے اجر و ثواب کی خدا کی طرف سے ضمانت_ انیّ لااضیع عمل عامل منکم ... فالّذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی و قاتلوا و قتلوا "لاکفرنّ" اور "لادخلنّ" میں لام قسم اور نون تاکید، تاکید اور اجر و ثواب کی ضمانت پر دلالت کرتے ہیں_

۲۲_ راہ خدا میں تکالیف اٹھانے والا، دربدر ہونے والا مہاجر، مجاہد اور جان نثار خرد مند؛ مؤمن کا مصداق ہے_

لآیات لاولی الالباب ... فالّذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم ... و قاتلوا و قتلوا اہل عقل کی دعا کی استجابت ان کے اعمال کی وجہ سے ہے " انیّ لا اضیع ..." اور "فالّذین" ، "فائ" کی وجہ سے ان اعمال کو بیان کر رہا ہے_

۲۳_ فقط خداوند متعال گناہوں کا بخشنے والا اور بندوں کو بہشت میں داخل کرنے والا ہے_

لاکفرّن عنھم سیّئاتھم و لادخلنّھم جنات

۲٤_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا ہجرت کرنا، بے گھر ہونا اور راہ خدا میں تکالیف و آزار اور شکنجے برداشت کرنا_

فالّذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلي

جملہ "فالذین ..."اگرچہ ایک کلی قاعدہ کو بیان کر رہا ہے لیکن فعل "ھاجروا اور..." کے ماضی ہونے کے قرینے سے ہجرت ، دربدری اور اذیت و آزار کے واقع ہونے کو بیان کر رہا ہے_

۲۵_ صدر اسلام کے مسلمانوں کیلیئے مکہ اور اطراف میں، دشوار حالات _فالّذین ھاجروا و اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلي چونکہ صدر اسلام میں معمولاً ہجرت ، مکہ اور اسکے اردگرد کے مقامات سے کی جاتی تھي_ لہذا "دیارھم" سے مراد مکہ و اطراف مکہ ہے_

۲۶_ دشمنوں کے مقابلے میں صدراسلام کے مسلمانوں کا فداکاری و ایثار سے کام لینا اور شہادت کا استقبال کرنا_ فالّذین ... و قاتلوا و قتلوا

۲۷_ صدر اسلام میں سرزمین مکہ اور اس علاقے کے مسلمانوں پر کفار کی حاکمیت اور تسلط_ فالّذین ... اخرجوا من دیارھم و اوذوا فی سبیلی ... و قتلوا

۲۸_ مشکلات و مصائب اور شکنجے برداشت کرنا اس وقت قابل قدر ہے کہ جب یہ سب کچھ راہ خدا میں ہو_ و اوذوا فی سبیلي

۲۹_ بہشت میں داخل ہونے کی شرط، گناہ سے پاک ہونا ہے_* لاکفرنّ عنھم سیّئاتھم و لادخلنّھم جنات

جملہ "لادخلنّھم"پر جملہ "لاکفرنّ..." کا تقدم ہوسکتا ہے اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو کہ گناہ سے پاک ہونا بہشت میں داخل ہونے کا پیش خیمہ ہے_

۳۰_ بہشت میں متعدد نہروں کا موجود ہونا_ لادخلنّھم جنّات تجری من تحتھا الانھار

۳۱_ جنت کے درختوں کے نیچے متعدد نہروں کا بہنا_ و جنّات تجری من تحتھاالانھار

بظاہر "من تحتھا الانھار" سے مراد "من تحت اشجارھا" ہے یعنی جنت کے درختوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں_

۳۲_ رنج و آزار برداشت کرنے والے مؤمنین کے گناہوں کی بخشش اور جنت کا وعدہ دیکر، خداوند متعال کا راہ ایمان میں تکالیف و مصائب برداشت کرنے کی رغبت دلانا_ فالّذین ھاجروا ... لاکفرنّ عنھم سیّئاتھم و لادخلنّھم جنّات

۳۳_ اچھا اجر و ثواب فقط خداوند متعال کے پاس ہے_

والله عنده حسن الثّواب تقديم ظرف "عنده" حصر پر دلالت کر رہا ہے_

۳٤_ الہی اجر و ثواب (مغفرت و بہشت) سے بہرہ مند ہونے کے ذریعہ مؤمنین کے اعمال کا ضائع نہ ہونا اور ان کا ثمر بخش ہونا_ انّی لااضیع عمل عامل ... ثواباً من عندالله

۳۵_ بہشت اور گناہوں کی مغفرت خداوند متعال کا اچھا اجر ہے_ لاکفّرنّ ... و لادخلنّھم ... ثواباً من عندالله والله عنده حسن الثواب

آفرینش: ۱۷

اجر: ۷، ۸، ۱٤، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۳٤، ۳۵ اجر کے اسباب ۱۱

اجرت: ۱٤

اذیت: ۲۲ اذیت برداشت کرنا ۳۲; اذیت برداشت کرنے کی قدر و قیمت ۲۸; اذیت کا اجر ۱۹، ۲۱; مسلمانوں کو اذیت ۲٤

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲٤، ۲۵، ۲۷

الله تعالی: الله تعالی کا لطف ۳; الله تعالی کا وعده ٦; الله تعالی کی جانب سے اجر ۳۳; الله تعالی کی جانب سے حساب کتاب ۱۰; الله تعالی کی ربوبیت ۲، ۸; الله تعالی کی مغفرت ٤

امتیازی سلوک: اجرت میں امتیازی سلوک ۱۵ ; ناپسندیده امتیازی سلوک ۱۵

انسان: انسانوں کا برابر ہونا ۱٦، ۱۸

ایثار: ۲٦

بہشت: بہشت کا اجر ۳٤، ۳۵; بہشت کا وعده ۳۲; بہشت کی نہریں ۳۰، ۳۱; بہشت کے درخت ۳۱; بہشت کے موجبات ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۹

جزا و سزا کا نظام: ۸

جلا وطنی: ۲٤ جلاوطنی کا اجر ۱۹، ۲۱

جہاد: جہاد کا اجر ۱۹

حقوق: ۱۵، ۱۸ حقوق کا ضائع کرنا ۱۳

دشمن: ۲۶

دعا: اجابت دعا کا پیش خیمہ ۹; دعا کی اجابت ۱، ۲ ; دعا کی حقیقت ۱۲

ذلت: اخروی ذلت ٦;ذلت سے نجات ٦

راہ خدا: ۲۲، ۲٤، ۲۸

سختي: ۳۲

شرک: ۲۰

شکنجہ: ۲٤

شہادت: شہادت کا اجر ۱۹

شہدائ: شہداء کا اجر ۲۱;شہداء کے فضائل ۲۲

عورت: عورت کا عمل ١٤، ۱۵، ۱۸; عورت کی خلقت ۱۷; عورت کی شخصیت ١٤، ١٦; عورت کے حقوق ۱۵، ۱۸

عقلائ: عقلاء کو بشارت ٦; عقلاء کی دعا ۱; عقلاء کی مغفرت ٤; عقلاء کے فضائل ۳، ۵

عمل: ۱۵ بقائے عمل ۳٤; عمل کا اجر ۷، ۸، ١٤، ۱۸، ۳٤; عمل کا حساب ہونا ۱۰; عمل کے اثرات ۹، ۱۱، ۳٤; ناپسندیدہ عمل ۱۳

کفار: کفار مکہ ۲۷ کفر: ۲۰

گناہ: گناہ کی مغفرت ۲۳، ۳۲، ۳۵; گناہ کی مغفرت کا پیش خیمہ ۲۰; گناہ کی مغفرت کے اثرات ۲۹; گناہ کی مغفرت کے اسباب ۱۹

مبارزت: دشمنوں کے خلاف مبارزت ۲۶

مجاہدین: مجاہدین کا اجر ۲۱; مجاہدین کے فضائل ۲۲

مرد:

مردکی خلقت ۱۷

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲٤، ۲۵، ۲٦; مسلمانوں کا ایثار ۲٦; مسلمانوں کو شکنجے ۲٤ ; مسلمانوں کی شہادت طلبی ۲٦; مسلمانوں کی ہجرت ۲٤ ; مکہ کے مسلمان ۲۵، ۲۷

مغفرت : ٤، ۱۹، ۲۰، ۲۹، ۳۲، ۳۵

مکہ: ۲۵، ۲۷

مؤمنین: عاقل مؤمنین ۳، ٤، ۵، ٦، ۲۲ ; مؤمنین کا اجر ۷، ۱۱ ; مؤمنین کا عمل ۷، ۳٤; مؤمنین کی مغفرت ۲۲

مہاجرین: مہاجرین کا اجر ۲۱; مہاجرین کے فضائل ۲۲

نیک لوگ: نیک لوگوں کی ہمراہی ۵

ہجرت: ۲۲، ۲٤ شرک سے ہجرت ۲۰ ; کفر سے ہجرت ۲۰; ہجرت کا اجر ۱۹، ۲۰

آیت(۱۹٦)

﴿ لاَ يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُواْ فِي الْبِلاَدِ﴾

خبردار تمھیں کفار کا شہر شہر چکر لگانا دھوکہ میں نہ ڈال دے _

۱_ صدر اسلام کے کفار کی ظاہری شان و شوکت اور دنیوی و سائل سے بہرہ مند ہونا_ لایغرنک تقلب الّصذین کفروا فی البلاد

۲_ زمانہ بعثت کے کفار کا مختلف علاقوں اور شہروں میں آنے جانے کی وجہ سے سیاسی اثر و نفوذ اور بہت زیادہ تجارتی منافع سے بہرہ مند ہونا_ لایغرنّك تقلّب الّذين كفروا فى البلاد

۳_ کفار کی ظاہری شان و شوکت، طاقت اور مادی وسائل سے بہرہ مندی ، مسلمانوں کے فریب کھانے کا باعث_ لايغرنّك تقلّب الذين كفروا فى البلاد

٤_ الہی راہبروں حتی انبیائے کرام(ع) کا کفار کی اقتصادی طاقت اور ظاہری شان و شوکت سے منفی اثر لینے کا خطرہ _

لایغرنّك تقلّب الذین کفروا فی البلاد

٥_ صدر اسلام کے مسلمانوں کے حوصلوں پر، کفار کی ظاہری شان و شوکت اور اقتصادی طاقت کے منفی اثر پڑنے کا خطرہ_ لایغرنّك تقلّب الذین کفروا

٦_ مختلف علاقوں میں کفار کے آنے جانے ، جدو جہد کرنے اور ان کی ظاہری شان و شوکت سے، مسلمانوں کو فریب و دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے اور نہ ہی لچک دار رویہ کا اظہار کرنا چاہیئے_ لایغرنّك تقلّب الّذین کفروا فی البلاد

٧_ پیغمبر اکرم (ص) کے زمانے کے کچھ حصے میں مسلمانوں کا کفار کی نسبت ضعیف اور فقیر ہونا_
لایغرنّك تقلّب الذین کفروا فی البلاد

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٧

انبیاء (ع) : ٤

حوصلہ پست کرنا: حوصلہ پست کرنے کا پیش خیمہ ٥

دنیا: ١، ٢، ٣

فریبکاري: فریبکاری کے اسباب ٣

قیادت: دینی قیادت ٤

کفار: صدر اسلام کے کفار ١، ٢ ;کفار کا خطرہ ٤;کفار کی طاقت ٣، ٤، ٥، ٦ ;کفار کے دنیوی وسائل ١، ٢، ٣

لغزش: ٤

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ٧; مسلمانوں کو تنبیہ ٦

آیت(۱۹۷)

﴿ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ﴾

یہ حقیر سرمایہ اور رسامان تعیش ہے اس کے بعد انجام جہنم ہے اوروہ بدترین منزل ہے ۔

۱۔ مادی طاقت اور وسائل جس قدر زیادہ ہوں پھر بھی کم اور ناچیز ہیں۔ لايغرنك ... متاع قليل کفار کے مادی وسائل اس قدر تھے کہ جن سے دھوکہ کھانے کا خطرہ موجود تھا لیکن اسکے باجود خدا وند عالم انہیں قلیل و ناچیز شمار کرتا ہے۔

۲۔ کفار کا مادی وسائل و طاقت سے بہرہ مند ہونا کم اور محدود ہے۔ متاع قليل ثمّ ماواهم جهنّم

۳۔ کفار کے مادی وسائل اور طاقت، ان کی حقانیت کی دلیل نہیں بن سکتے۔ لايغرنّك تقلبّ الّذين كفروا فى البلاد ۔ متاع قليل ثم ماواهم جهنّم دنیا سے کفار کی بہرہ مندی کے قلیل ہونے اور اسکے برے انجام کی صراحت اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی ظاہری شان و شوکت نہ تو تقرّب خداوند متعال کی وجہ سے ہے اور نہ ہی ان کی حقانیت کی دلیل ہے۔

٤۔ مادی نعمتوں سے بہرہ مند اور طاقتور کفار کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ثُمّ ماواهم جهنم "ماوي" کا معنی منزل و ٹھکانہ ہے (لسان العرب)

۵۔ جہنم ایک بُری منزل اور منحوس قرارگاہ ہے۔ و بئس المهاد "مہاد" کا معنی بستر استراحت ہے۔ (لسان العرب)۔

جہنم: ٤ جہنم کا منحوس ہونا ۵

دنیا: دنیوی طاقت ۱، ۲ ; دنیوی وسائل ۱، ۲، ۳

کفار: کفار کا انجام ٤; کفار کا باطل ہونا ۳; کفار کا جہنم میں ہونا ٤ ; کفار کی دنیوی طاقت ۲; کفار کے دنیوی وسائل ۲، ۳

آیت(۱۹۸)

﴿ لَكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلاً مِّنْ عِندِ اللّهِ وَمَا عِندَ اللّهِ خَيْرٌ لِّلأَبْرَارِ ﴾ لیکن جن لوگوں نے تقوي الہی اختیار کیا ان کے لئے وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی _ خدا کی طرف سے یہ سامان ضیافت ہے اور جو کچھ اس کے پاس ہے سب نیک افراد کے لئے خیر ہی خیر ہے _

۱_ جنت کی ابدی نعمت کے مقابلے میں دنیا میں کفار کی محدود طاقت اور بہرہ مندی کا بے قیمت ہونا_

متاع قلیل ثم ماوهم جهنمّ ... لکن الّذین اتّقوا ربهم لهم جنّات ... خالدین فیها

۲_ پرہیزگار لوگ ہمیشہ جنت میں رہیں گے اور اسکی نعمتوں سے بہرہ مند ہوتے رہیں گے_

لکن الّذین اتّقوا ربّهم لهم جنّات ... خالدین فیها

۳_ تقوي اور پرہیزگاری کے ساتھ، مادی وسائل اور مال و ثروت کے حصول کیلئے کوشش کرنا، اخروی سعادت کیلئے ضرر رساں نہیں ہے_

لایغرّنك تقلّب الذین کفروا فی البلاد ... لکن الّذین اتقوا "لکن" ایک توہم کے دور کرنے کیلئے ہے جو گذشتہ آیات سے ذہن میں پیدا ہوتا ہے، وہ یہ کہ مادی وسائل کے حصول کیلئے کفار کی جدوجہد ان کے جہنمی ہونے کی موجب بنی ہے_ کلمہ "لکن" اس خیال کو ختم کر کے واضح کر رہا ہے کہ تقوي و پرہیزگاری کی صورت میں مال و ثروت کا حصول انسانی سعادت کیلئے مضر نہیں_

٤_ ربوبیت الہی کی طرف توجہ، تقوي و پرہیزگاری کی طرف رجحان کا راستہ ہموار کرتی ہے_ لکن الذین اتّقوا ربّهم

۵_ کفار کی ظاہری شان و شوکت اور اقتصادی قدرت پر فریفتہ نہ ہونا، تقوي اختیار کرنے کے مصادیق میں سے ہے_ *

لايغرّنّك تقلّب الّذين كفروا ... لكن الّذين اتقوا ربّهم فریفتہ ہونے کی ممانعت اور پھر اہل تقوي کو بہشت کی بشارت، ہوسکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_

۶_ ہجرت کرنا، بے وطنی برداشت کرنا، راہ خدا میں تکالیف اٹھانا، جہاد اور شہادت تقوي کی علامتیں ہیں _

فالّذين هاجروا و اخرجوا ... لكن الّذين اتقوا ربّهم "الذين اتّقوا" سے مراد یاتو وہی لوگ ہیں جن کی آیت ۱۹۵ میں توصیف کی گئي ہے یا پھر وہ، تقوي اختیار کرنے والوں کے مطلوبہ مصادیق میں سے ہیں _

۷_ ابدی جنت کی جانب توجہ، تقوي کی طرف رجحان اور ناچیز دنیوی فوائد پر فریفتہ نہ ہونے کا موجب بنتی ہے_

متاع قليل ... لكن الّذين اتقوا ربّهم لهم جنات ... خالدين فيها

۸_ بہشت میں متعدد باغات اور نہروں کا موجود ہونا_ لهم جنّات تجری من تحتها الانهار

۹_ جنت کے باغات کے نیچے متعدد نہروں کا بہنا_ جنات تجری من تحتها الانهار

۱۰_ تقوي، بہشت اور اس میں موجود نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا راستہ ہموار کرتا ہے_

لكن الّذين اتّقوا ربّهم لهم جنّات تجری من تحتها الانهار خالدين فيها

۱۱_ بہتی نہروں کے ساتھ دائمی بہشت کا پرہیزگاروں کی پذیرائي کیلئے آمادہ ہونا_ لهم جنات تجری من تحتها الانهار ... نزلا من عندالله

۱۲_ بہشت اور اس میں دائمی قیام کی بشارت، پرہیزگاروں اور متقین کیلئے ضیافت الہی کا صرف ایک حصہ ہے_

نزلا من عندالله کلمہ "نزل" ان چیزوں کو کہتے ہیں جو مہمانوں کی آمد کے آغاز پر ان کی پذیرائي کیلئے پیش کی جاتی ہیں_

۱۳_ نیکی تقوي اپنانے میں ہے اور اہل تقوي نیک لوگ ہیں_ لكن الّذين اتّقوا ربّهم ... و ما عندالله خير للابرار

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "الابرار" میں "ال" عہد ذکری اور "الّذين

اتقوا"کی طرف اشارہ ہو یعنی "ماعنداللہ خیر للّذین اتقوا"بنابرایں تقوي اختیار کرنے والوں کو "ابرار" کے نام سے یاد کرنا مندرجہ بالا مطلبکی طرف اشارہ ہے_

١٤_ بہترین اجر الہي، ابرار اور نیک افراد کیلئے مخصوص ہے_و ما عندالله خير للابرار یہ مطلباس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "للابرار" "ما موصولہ"کیلئے خبر دوم ہو نہ کہ "خیر" کے متعلق_

١٥_ ابرار کے اجر و ثواب کا، بہت عظیم، ناقابل وصف اور بہشت اور اسکی نعمتوں سے برتر ہونا_

و ما عندالله خير للابرار ہوسکتا ہے "ماعنداللہ" سے مراد، بہشت اور اسکی نعمتوں کے علاوہ اور کوئي اجر و ثواب ہو اور اس کو مبہم انداز میں بیان کرنا، اسکی عظمت اور ناقابل وصف ہونے کو ظاہر کرتا ہے_

١٦_ ابرار اور نیک لوگوں کا اصلی و برتر اجر و ثواب خداوند متعال کے پاس ہے_و نزلا من عندالله و ما عندالله خير للابرار

١٧_ ابرار متقین سے زیادہ بلند مقام و مرتبے اور منزلت کے حامل ہیں_ و لكن الّذين اتّقوا ربّهم لهم جنّات ... نزلا من عندالله و ما عندالله خير للابرار اجر و ثواب کی تعبیر میں تفاوت (متقین کیلئے "نزلاً" اور ابرار کیلئے "ماعنداللہ") اس بات پر شاہد ہے کہ ابرار کا مقام و مرتبہ، متقین کے مقام و منزلت کے علاوہ اور اس سے بلند تر ہے_

١٨_ تقوا و نیکوکاری کا قابل قدر ہونا اور متقین و نیکوکاروں کا بلند و بالا مقام_لكن الذين اتقوا ربهم ... و ما عند الله خير للابرار

١٩_ مؤمن کی موت اس وجہ سے اس کیلئے خیر ہے کیونکہ یہ اس کے بہشت تک پہنچنے کا راستہ ہے_

و ما عندالله خير للابرار امام باقر(ع) فرماتے ہیں: ...الموت خير للمؤمن لانّ الله يقول "و ما عندالله خير للابرار" [1]موت مؤمن کیلئے خیر ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: جو اللہ تعالی کے پاس ہے وہ ابرار کیلئے خیر ہے_

اجر: ١٤، ١٥، ١٦

اذیت: ٦

اقدار: منفی اقدار ١

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢١٢ ح ١٧٨ تفسیر برہان ج ١ ص ٣٣٣ ح ١١.

الله تعالى: الله تعالى کا اجر ١٤ ; الله تعالى کی ربوبیت ٤; الله تعالى کی مهمان نوازی ١٢

اہل بہشت: اہل بہشت کی جاودانی ٢

بہشت: بہشت کی ابدیت ١، ٧، ١١ ; بہشت کی نعمتیں ١، ٢، ١٠ ; بہشت کے باغات ٨، ٩ ; بہشت کے موجبات ١٠ ; بہشت میں جاودانی ٢١ ; بہشت کی نہریں ٨، ٩، ١١

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ٤، ٧ ; تقوي کی فضیلت ١٨ ; تقوي کے اثرات ٣، ٦، ١٠ ; تقوي کے موارد ٥، ١٣

جلا وطنی : ٦

جہاد: ٦

دنیا: دنیا کیلئے کوشش ٣ ; دنیاوی وسائل ١، ٣، ٥، ٧

راہ خدا: ٦

سعادت: اخروی سعادت ٣

شہادت: ٦

علم: علم کے اثرات ٤

کفار: کفار کی قدرت ٥ ; کفار کے دنیوی وسائل ١، ٥

گمراہي: گمراہی کے موانع ٧

متقین: متقین کا بہشت میں ہونا ٢، ١١، ١٢ ; متقین کو بشارت ١٢ ; متقین کی نیکی ١٣ ; متقین کے فضائل ١٧، ١٨

موت: ١٩

مؤمنین: مؤمنین کا انجام ١٩ ; مؤمنین کی موت ١٩

نیک لوگ: نیک لوگوں کا اجر ١٤، ١٥، ١٦ ; نیک لوگوں کے فضائل ١٦، ١٧، ١٨

نیکي: نیکی کی قدر و قیمت ١٨ ; نیکی کے اثرات ١٣

ہجرت: ٦

آیت(۱۹۹)

﴿ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلّهِ لاَ يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللّهِ ثَمَنًا قَلِيلاً أُوْلَئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾

اہل کتاب میں وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور جو کچھ تمھاری طرف نازل ہوا ہے اور جو ان کی طرف نازل ہوا ہے سب پر ایمان رکھتے ہیں _ اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں _ آیات خدا حقیر سی قیمت پر فروخت نہیں کرتے _ ان کے لئے پروردگار کے یہاں ان کا اجر ہے اور خدا بہت جلد حساب کرنے والا ہے _

۱_ بعض علمائے اہل کتاب کا خداوند متعال، قرآن کریم اور آسمانی کتابوں پر حقیقی ایمان رکھنا_

﴿ و إن من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما أنزل اليكم ... خاشعين لله﴾

آیات الہی کے ساتھ تجارت و سوداگری ایسے امور میں سے ہے کہ جو غالباً علمائے دین کے ساتھ مربوط ہے_ جملہ "لتبيننه للناس " (آیت ۱۸۷) اس مطلب کی تائید کرتا ہے_

۲_ بعض علمائے اہل کتاب کا خداوند متعال کے سامنے خشوع و خضوع_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله

۳_ بعض علمائے اہل کتاب کی فروتنی اور خشوع سے، خداوند متعال اور آسمانی کتب پر ان کے ایمان واقعی کا راستہ ہموار ہونا_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله اہل کتاب کو خشوع و فروتنی کی صفات کے ساتھ یاد کرنا، ہوسکتا ہے قرآن کی حقانیت اور تورات و انجیل پر ان کے حقیقی ایمان لانے کی علت کی طرف اشارہ ہو_

٤_ خداوند متعال کے سامنے بعض اہل کتاب کا تکبر اور سرکشي، ان کے انکار قرآن اور کفر کا موجب ہے_
انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله

٥_ خداوند متعال کا اہل کتاب کے ایک گروہ کی دشمنی کے مقابلے میں دوسرے گروہ کے ایمان کا تذکرہ کر کے، پیغمبر اکرم(ص) اور مؤمنین کو تسلی و تشفی دینا_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله یہ مطلب اس آیت کے آیات نمبر ١٨٠ تا ١٨٧ کے ساتھ ارتباط کے پیش نظر ہے، کہ جن میں اہل کتاب کی بہت سے خلاف ورزیوں، اذیت و آزار اور بدعہدیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے_

٦_ بعض اہل کتاب، اپنے دعوائے ایمان کے برعکس نہ تو خداوند متعال پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنی آسمانی کتابوں پر_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما أنزل اليكم و ما أنزل اليهم جملہ "انّ من اہل الکتاب ..."کا مفہوم دلالت کرتا ہے کہ بعض اہل کتاب اپنی آسمانی کتب پر ایمان رکھنے کے ادعا کے باوجود نہ تو خداوند متعال پر ایمان رکھتے ہیں نہ تورات و انجیل پر_

٧_ آسمانی کتابوں کے مطالب و مضامین میں مطابقت و موافقت ہونا اور ان کے درمیان تضاد کا نہ پایا جانا_
انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما أُنزل اليكم و مآأنزل اليهم

٨_ خداوند متعال کے سامنے خشوع، ایمان میں کمال ہے_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله

٩_ زمانہ پیغمبر(ص) کے یہود و نصاري کے پاس تحریف سے محفوظ تورات و انجیل کا موجود ہونا_ *
انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله و ما أنزل اليكم و ما أنزل اليهم "ما أنزل اليهم" سے جو کچھ عصر بعثت کے مخاطبین کے ذہن میں آتا ہے وہی تورات و انجیل ہے جو اہل کتاب کی دسترسی میں تھیں اور اگر وہ تحریف شدہ ہوتیں تو ان پر ایمان لانے کی تائید خداوند متعال کی طرف سے نہ کی جاتي_

١٠_ آیات الہی کے ساتھ تجارت نہ کرنا، خدا و قرآن اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان رکھنے والے اہل کتاب کی خصوصیت ہے_ لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً

١١_ دوسرے اہل کتاب کی طرف سے آیات الہی کے ساتھ تجارت کئے جانے کے باوجود بعض اہل کتاب کا دین فروشی سے پرہیز کرنا_

انّ من ا هل الكتاب ... خاشعين لله لا يشترون بايات الله ثمناً قليلاً

۱۲_ بعض اہل کتاب کا آیات الہی (تورات و انجیل) کے ساتھ تجارت کرنے اور دین فروشی سے پرہیز ان کے قرآن پر ایمان کا سبب بنا_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن ... خاشعين لله لايشترون بايات الله

جملہ "لایشترون ...'، "یؤمن" کے فاعل کیلئے حال ہے (یعنی مؤمن اہل کتاب) اور مذکورہ جملے کے ساتھ ان کی توصیف ہوسکتا ہے قرآن کریم پر ان کے ایمان لانے کی علت و سبب کی طرف اشارہ ہو_

۱۳_ آیات الہی کے ساتھ تجارت کے عوض جو بھی قیمت رکھی جائے حقیر اور ناچیز ہے_

لا يشترون بايات الله ثمناً قليلاً عام طور پر جو لوگ آیات الہی کے ذریعے تجارت کرتے ہیں ان کی غرض دنیوی فوائد و منافع کا حصول ہوتا ہے لیکن خداوند متعال ان فوائد و منافع کو دین اور اخروی نعمات سے محرومیت کے بدلے انتہائی کم و ناچیز شمار کررہا ہے_

١٤_ تورات و انجیل میں قرآن اور پیغمبر اکرم (ص) کی حقانیت پر دلالت کرنے والی نشانیوں اور آیات کا موجود ہونا_ *

انّ من ا هل الكتاب ... لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً قرآن پر ایمان اور آیات الہی (تورات و انجیل) کو نظر انداز نہ کرنے کے درمیان ارتباط قائم کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں حقانیت پیغمبر اکرم (ص) و قرآن واضح طور پر موجود ہے_

۱۵_ دنیا کی معمولی سی قیمت کی خاطر علمائے یہود کی طرف سے تورات میں موجود پیغمبر اکرم (ص) و قرآن کی حقانیت کو ثابت کرنے والی آیات الہی کو نظر انداز کیا جانا_ انّ من ا هل الكتاب لمن ... لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً

١٦_ خداوند متعال کا اہل کتاب کے مؤمن علماء كي، قرآن کریم پر ایمان اور آیات الہی کے ساتھ تجارت نہ کرنے کی وجہ سے مدح کرنا_ ان من ا هل الكتاب لمن ... لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً اولئك لهم اجرهم عند ربّهم

۱۷_ قرآن کریم پر اہل کتاب کا ایمان لانا، آیات الہی (تورات و انجیل) کے بارے میں ان کے صحیح ادراک و احترام کی علامت ہے_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله و ... لايشترون بايات الله ثمناً قليلاً

۱۸_ بعض علمائے اہل کتاب کی آیات الہی کے ساتھ تجارت کرنے کے سبب خداوند تعالی کی طرف سے توبیخ_
انّ من ا ھل الکتاب لمن یؤمن ... لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً

۱۹_ آیات الہی کے ساتھ تجارت کرنے کی حرمت_ لایشترون بایات الله ثمناً قلیلاً

۲۰_ اہل کتاب کا جو گروہ خدا، قرآن اور اپنی آسمانی کتب پر ایمان لایا ہے وہ ایک خاص اور بلند مرتبہ اجر و ثواب سے بہرہ مند ہوگا_ اولئك لھم اجرھم عند ربّھم کلمہ "عندربھم"، "اجرھم"کی توصیف ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اجر ایک خاص اور بلند مرتبہ اجر ہوگا_

۲۱_ الله تعالی، قرآن، تورات اور انجیل پر ایمان، خدا کے سامنے فروتنی و خشوع اور آیات الہی کا اکرام و احترام کرنا، خداوند متعال کے نزدیک انسان کی قدر و منزلت کا معیار ہے_ لھم اجرھم عند ربّھم
"ربّھم"میں اضافہ تشریفیہ ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ صفات کے حامل افراد خداوند متعال کے نزدیک بلند مقام و مرتبہ رکھتے ہیں_

۲۲_ اجر و ثواب کی بشارت اور اسکی ضمانت دینا، مؤمنین کیلئے، ربوبیت الہی کا ایک پرتو ہے_ لھم اجرھم عند ربّھم

۲۳_ اجر و ثواب کا وعدہ اور ضمانت دینا، لوگوں کو اسلام و قرآن پر ایمان کی دعوت دینے کیلئے ایک قرآنی روش ہے_
اولئك لھم اجرھم عند ربّھم

۲۴_ خداوند متعال، بہت جلد حساب لینے والا ہے_ ان الله سریع الحساب

۲۵_ خداوند متعال مؤمنین کا اجر و ثواب بغیر کسی تاخیر کے عطا کردے گا_ لھم اجرھم عند ربھم انّ الله سریع الحساب
اجر عطا ہونے کے بیان کے بعد جلد حساب لئے جانے کی یاددہانی سے پتہ چلتا ہے کہ خداوند متعال کی طرف سے اجر کے عطا ہونے میں ، حساب کی وجہ سے تأخیر نہیں ہوگي_

۲۶_ الہی اجر و ثواب کا نظام ایک قانون و قاعدے کے مطابق ہے اور دقیق و سریع حساب کتاب پر مشتمل ہے_
ان الله سریع الحساب

۲۷_ خداوند متعال کی جانب سے مؤمنین کا اجر و ثواب، ان کے ایمان و اعمال کے درجات کی بنیاد پر عطا کیا جاتا ہے_

اولئك لهم اجرهم ... انّ الله سريع الحساب اگر اجر، اعمال كى بنياد پر نہ ہوتا تو حساب لينے كا كوئي معنى نہيں تھا_ اور" اولئك "كے مشار اليہ كے مطابق، پتہ چلتا ہے كہ مؤمنين كا ايمان اور اعمال دونوں ان كے اجر و ثواب كے استحقاق كا سبب بنتے ہيں_

۲۸_ (حبشہ كا بادشاہ) نجاشي، خداوند متعال، قرآن اور آسمانى كتب پر ايمان ركھتا تھا اور اللہ تعالى كے سامنے خاضع تھا_ انّ من ا هل الكتاب لمن يؤمن بالله نجاشى كى موت كے بعد، رسول خدا(ص) نے اپنے اصحاب سے فرمايا: ان اخاكم النجاشى قد مات قوموا فصلّوا عليه: فقال رجل يا رسول الله (ص) كيف نصلى عليه و قدمات فى كفره؟ قال(ص) الاتسمعون قول الله "انّ من ا هل الكتاب ..."[1] نجاشى كى وفات كے بعد رسول خدا(ص) نے فرمايا تمہارا بھائي نجاشى فوت ہوگيا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو تو ايك شخص بولا ہم اس پر كيسے نماز پڑھيں جب كہ وہ كفر كى حالت ميں مرا ہے_ آپ(ص) نے فرمايا كيا تم نے خداوند متعال كا يہ فرمان "ان من اہل الكتاب ..." نہيں سُنا_

آسمانى كتب: ۱، ۳، ۱۰، ۲۰، ۲۸ آسمانى كتب ميں ہم آہنگى ۷

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) كو تسلى و تشفى ۵; آنحضرت (ص) كى حقانيت ۱٤ ; تورات ميں آنحضرت(ص) كا ذكر ۱۵

اجر: ۲۰، ۲۵، ۲۷ اجر كا وعدہ ۲۲، ۲۳; اجر كى ضمانت ۲۲، ۲۳

اسلام: اسلام كى دعوت ۲۳ ; صدر اسلام كى تاريخ ۹

اقدار: اقدار كا معيار ۲۱

اللہ تعالى: ۱، ۳، ۲۰، ۲۱ اللہ تعالى كى جانب سے حساب كتاب ۲٤; اللہ تعالى كى ربوبيت ۲۲

انجيل: ۲۱ انجيل كى تعليمات ۱٤ ; اہل كتاب كے نزديك انجيل ۱۷;صدر اسلام ميں انجيل ۹

اہل كتاب: اہل كتاب كا قدر و قيمت كا اندازہ لگانا ۱۷ ;اہل كتاب كے كفار ٦;اہل كتاب كے متكبرين ٤;اہل كتاب كے مؤمنين ۱، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱٦، ۲۰، ۱۷، ۱، ۲، ۳، ۱٦، ۱۸

ايمان: آسمانى كتب پر ايمان ۱، ۳، ۱۰، ۲۰، ۲۸; انجيل پر

---

۱) الدر المنثور ج ۲ ص ٤۱٦.

ایمان ۲۱;ایمان کا اجر۲۰;ایمان کا پیش خیمہ ۳، ۱۲; ایمان کے اثرات ۲۱;ایمان میں اضافہ ۸;تورات پر ایمان ۲۱;خدا پر ایمان ۱، ۳، ۲۰، ۲۱; قرآن پر ایمان ۱، ۱۰، ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۸

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۲۳

تقوي: تقوي کے اثرات ۱۲

تکبر: تکبر کے اثرات ٤

تورات: ۱۵، ۲۱

اہل کتاب کے نزدیک تورات ۱۷;تورات کی تعلیمات ۱٤;صدر اسلام میں تورات ۹

خضوع: ۲، ۲۸ خضوع کے اثرات ۳، ۸، ۲۱

دنیا پرستي: دنیا پرستی کے اثرات ۱۵

دین فروشي: ۱۵ اہل کتاب میں دین فروشی ۱۱;دین فروشی پر سرزنش ۱۸; دین فروشی سے اجتناب ۱۰، ۱۱، ۱۲ ;دین فروشی کا ضرر۱۳;دین فروشی کی حرمت ۱۹

روایت: ۲۸ علمائ: ۱، ۱۵، ۱۶، ۱۸ خاضع علماء ۲، ۳

عمل: عمل کا حساب لیاجانا۲۶ ; عمل کے اثرات ۲۷

قرآن کریم: ۱، ٤، ۱۰، ۱۲، ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۱، ۲۸ قرآن کریم تورات میں ۱۵; قرآن کریم کی حقانیت ۱٤

کتمان حق: ۱۵

کفار: ٦

کفر: کفر کا پیش خیمہ ٤;قرآن کے بارے میں کفر ٤

مؤمنین: ۱، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷ مؤمنین کا اجر ۲۰، ۲۲، ۲۵، ۲۷;مؤمنین کو تسلی ۵

نجاشي: نجاشی کا ایمان ۲۸; نجاشی کا خضوع ۲۸

نظام جزا و سزا: ۲۵، ۲۶، ۲۷

یہود: یہود کی دین فروشی ۱۵;علمائے یہود۱۵

آیت(۲۰۰)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ اے ایمان والو صبر کرو_ صبر کی تعلیم دو_ جہاد کیلئے تیاری کرو اور اللہ سے ڈرو شاید تم فلاح یافتہ او رکامیاب ہوجاؤ_

۱_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ مشکلات کے مقابلے میں صبر کریں_ یا ایها الذین امنوا اصبروا

۲_ خداوند متعال کی بارگاہ میں ایمان اور مؤمن کا مقام و مرتبہ_ یا ایها الّذین امنوا خداوند متعال کے براہ راست خطاب میں مؤمنین کیلئے ایک قسم کی تعظیم و تکریمپوشیدہ ہے_

۳_ جنگ طلب اور ہٹ دھرم دشمنوں کے مقابلے میں صبر و استقامت اور پائیداری دکھانا، مؤمنین کا فریضہ ہے_
یا ایّها الّذین امنوا ... صابروا "صابروا" باب مفاعلہ سے ہے جو طرفین کی مقاومت پر دلالت کرتا ہے اور اکثریہ معنی دو دشمنوں کے درمیان تصور کیا جاتا ہے_

٤_ مؤمنین کیلئے ،باہمی تحمل و بردباری کا ضروری ہونا_ یا ایّها الّذین امنوا اصبروا و صابروا ہوسکتا ہے "صابروا" کا یہ معنی ہوکہ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے درمیان پیدا ہونے والی مشکلات کو تحمل کریں اور ایک دوسرے کی نسبت صبر و بردباری سے کام لیں_

٥_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ مشکلات کے مقابلے میں ایک دوسرے کو صبر و استقامت کی ترغیب دیں_
یا ایّها الذین امنوا اصبروا و صابروا بظاہر "صابروا" میں الف مفاعلہ "صصبصرص" کو متعدی کرنے کیلئے استعمال ہوا ہے_ لہذا "صابروا" یعنی دوسروں کو صبر کی ترغیب دلانا_

٦_ مشکلات کے مقابلے میں صبر، دشمن کے مقابلے میں استقامت و پائیداری کی راہ ہموار کرتا ہے_*
یا ایها الذین امنوا اصبروا و صابروا

"صابروا" پر "اصبروا" کا مقدم ہونا ہوسکتا ہے اس معنی کی حکایت کر رہا ہو کہ جب تک انفرادی مشکلات کے مقابلے میں صبر نہیں کروگے_ اس وقت تک دین کے دشمنوں کے سامنے بھی استقامت نہیں کرسکوگے_

۷_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ آپس میں ارتباط برقرار کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ رہیں_

یا ایّھا الذین امنوا ... و رابطوا ربط کا معنی پیوند ہے لہذا "رابطوا" اسلامی معاشرے کے افراد کے درمیان ارتباط کے لازم ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ جس کا لازمہ ایک دوسرے سے ہم آہنگی ہے_

۸_ اسلامی وطن کی سرحدوں کی حفاظت و پاسداری سب مؤمنین کا فریضہ ہے_ یاایّھا الّذین ... و رابطوا

"رابطوا" کا اسمطلب میں اصطلاحی معنی (سرحدوں کی حفاظت) لیا گیا ہے_

۹_ دوسروں کو صبر و استقامت کی دعوت دینے سے پہلے خود صبر و استقامت کو اختیار کرنا ضروری ہے_

یا ایّھا الّذین امنوا اصبروا و صابروا مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "صابروا" سے مراد ایک دوسرے کو صبر و استقامت کی دعوت دینا ہو_

۱۰_ صبر و استقامت سے اجتماعی روابط کے استحکام کی راہ ہموار ہوتی ہے_ اصبروا و صابروا و رابطوا

صبر و شکیبائي کی ضرورت بیان کرنے کے بعد افراد کی ایک دوسرے سے ہم آہنگی و ارتباط کی ضرورت کا بیان، ہوسکتا ہے اسلامی معاشرے میں ارتباط پیدا کرنے میں صبر کے کردار کی طرف اشارہ ہو_

۱۱_ اسلامی مملکت کی سرحدوں کی حفاظت، مسلمانوں کے صبر و شکیبائي کی مرہون منت ہے_

یا ایّھا الذین امنوا اصبروا وصابروا و رابطوا یہ اس بنا پر ہے کہ "رابطوا" کا معنی سرحدوں کی حفاظت کا ضروری ہونا ہو_ اس پر صبر کا مقدم ہونا، سرحدوں کی حفاظت میں صبر کے کردار کو ظاہر کرتا ہے_

۱۲_ تقوائے الہی کی رعایت کرنا مؤمنین کا فریضہ ہے_ و اتقوا اللہ

۱۳_ مشکلات کے مقابلے میں بے صبری کرنا دشمنوں کے سامنے سستی کرنا اور اسلامی مملکت کی سرحدوں کی حفاظت نہ کرنا، عدم تقوی کی علامت ہے_ اصبروا و صابروا و رابطوا و اتّقوا اللہ

۱۴_ مشکلات کے مقابلے میں مؤمنین کی شکیبائي، دشمن کے مقابلے میں ان کی پائیداری اور اسلامی مملکت

کی سرحدوں کی حفاظت، تقوي کی علامت ہے_ یا أیها الذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتقوا الله

۱۵_ اسلامی معاشرے میں اجتماعی تعلقات برقرار کرنا مؤمنین کی پرہیزگاری کی علامت ہے_

یا ایها الذین امنوا ... و رابطوا و اتّقوا الله یہ اس بنا پر ہے کہ "رابطوا" کا معنی ارتباط و پیوند برقرار کرنا ہو_

۱٦_ ایمان; مشکلات کے مقابلے میں صبر، دشمن کے مقابلے میں پائیداري، سرحدوں کی حفاظت اور تقوي کی رعایت کا پیش خیمہ ہے_ یا ایّها الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتّقوا الله مسلمانوں کو ایمان کے وصف سے یاد کرنا اور پھر صبر اور... کا حکم دینا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ مذکورہ مسائل کے وقوع کا پیش خیمہ ایمان ہے_

۱۷_ تقوي، ایمان سے بلندتر مرتبہ ہے_ یا ایّها الذین امنوا ... و اتّقوا الله

۱۸_ مشکلات کے مقابلے میں صبر، دشمن کے سامنے پائیداري، اسلامی معاشرے کی سرحدوں کی حفاظت اور تقوي اپنانا، فتح و سعادت کا راستہ ہموار کرتا ہے_ یا ایّها الّذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا لعلکم تفلحون

"فلاح" کا معنی نجات و فتح حاصل کرنا ہے (لسان العرب)_

۱۹_ اسلامی معاشرے کی کامیابی و سعادت، ایک دوسرے سے ارتباط و ہم آہنگی برقرار کرنے سے منسلک ہے_
و رابطوا ... لعلّکم تفلحون

۲۰_ فرائض کی انجام دہی میں اور مصائب کے مقابلے میں صبر اختیار کرنا اور ائمہ اطہار(ع) کے فرامین و احکام کی پیروی کیلئے تیار رہنا تمام مؤمنین کا فریضہ ہے_ یا ایها الذین امنوا اصبروا و صابروا امام صادق(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اصبروا علی الفرائض و صابروا علی المصائب و رابطوا علی الأئمۃ[1] فرائض کی انجام دہی اور مصائب پر صبر کرو اور ائمہ سے مربوط رہو_

۲۱_ تقیّہ کی بنیاد پر دشمنوں کے مقابلے میں صبر کرنا اور آئمہ اطہار (ع) کے فرامین کی پیروی کیلئے تیار رہنا سب مؤمنین کا فریضہ ہے_ یا ایّها الذین امنوا اصبروا و صابروا و رابطوا

---

۱) کافی ج ۲ ص ۸۱ ح ۳، تفسیر برهان ج ۱ ص ۳۳٤ ح ٦۲، ۱۱.

امام صادق(ع) اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ... و صابروھم علی التقیۃ و رابطوا علی من تقتدون بہ ...[۱]... دشمن کے مقابلے میں تقیہ کی بنیاد پر صبر کرو اور اپنے پیشواؤں سے مربوط رہو...

۲۲_ گناہ سے بچنا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اور آئمہ(ع) کے دفاع کیلئے تیار رہنا مؤمنین کا فریضہ ہے_

یا ایّھا الّذین آمنوا اصبروا و صابروا و رابطوا و اتّقوا اللہ امام صادق(ع) نے "اصبروا" کے بارے میں فرمایا: عن المعاصی اور"واتقوا اللہ" کے بارے میں فرمایا: آمروا بالمعروف و انھوا عن المنکر (نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو) اور "رابطوا" کے بارے میں فرمایا: ...و نحن الرباط الادنی فمن جاھدعنّا فقد جاھد عن النبی(ص) ...[۲]

۲۳_ دشمنوں کے مقابلے میں استقامت و پائیداری اور ان کی سازشوں پر نظر رکھنا سب مؤمنین کا فریضہ ہے_

یا ایّھا الذین امنوا اصبروا وصابروا و رابطوا امام صادق(ع) نے خداوند متعال کے قول "اصبروا و صابروا..." کے بارے میں فرمایا: معناہ... و صابروا علی عدوّکم و رابطوا عدوّکم_[۳] اس کا معنی یہ ہے کہ اپنے دشمن کے مقابلے میں استقامت دکھاؤ اور ان پر نظر رکھو_

۲۴_ ہر نماز کے بعد، دوسری نماز کا انتظار پسندیدہ ہے_ یا ایّھا الّذین امنوا ... و رابطوا مذکورہ آیت میں امیر المؤمنین(ع) نے "رابطوا" کے بارے میں فرمایا: رابطوا الصلوات ای انتظروھا واحدۃ بعد واحدۃ[۴] رابطوا الصلوات یعنی نمازوں کا یکے بعد دیگرے انتظار کرو_

۲۵_ پنجگانہ نمازوں کی انجام دہی پر صبر، دشمنوں کے ساتھ مسلّحانہ جنگ پر صبر اور راہ خداوند متعال میں جنگ و پاسبانی کرنا، سب مؤمنین کا فریضہ ہے_ یا ایّھا الذین ا منوا اصبروا و صابروا

پیغمبر اسلام(ص) نے "...اصبروا و صابروا و رابطوا..." کے بارے میں فرمایا: اصبروا علی الصلوات الخمس و صابروا علی قتال عدوّکم بالسیف و رابطوا فی سبیل اللہ لعلّکم تفلحون[۵] پنجگانہ نمازوں کی انجام دہی پر صبر کرو، اپنے دشمنوں کے خلاف مسلح جنگ پر صبر کرو اور راہ خدا میں جنگ و پاسبانی کروتا کہ تم فلاح پاجاؤ_

---

۱) معانی الاخبار، ص ۳۶۹ ح ۱ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۳۴ ح ۳. ۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۱۲ ح ۱۷۹، بحار الانوار ج ۲۴ ص ۲۱۶ ح ۸.

۳) تفسیر تبیان ج ۳ ص ۹۶ نور الثقلین ج ۱ ص ۴۲۸ ح ۵۰۸. ۴) تفسیر تبیان ج ۳، ص ۹۵؛ مجمع البیان ج ۲ ص ۹۱۸.

۵) الدر المنثور ج ۲ ص ۴۱۸.

استقامت: استقامت کا پیش خیمہ٦ ;تقیہ کے ساتھ استقامت ٢١;جہاد میں استقامت ١٤، ١٦، ٢٣،١٨

اطاعت: ائمہ(ع) کی اطاعت ٢٠;راہبر کی اطاعت ٢١

امر بالمعروف: ٢٢

ائمہ(ع) : ٢٠ ائمہ(ع) کا دفاع ٢٢

ایمان: ایمان کی فضیلت ٢;ایمان کے اثرات ١٦ ;ایمان کے مراتب ١٧

تقوي: ١٥ تقوي کا پیش خیمہ١٦ ;تقوي کی اہمیت ١٢ ،;تقوي کے اثرات ١٤ ، ١٨;١٧

تقیہ: ٢١

جہاد: ١٣ ، ١٦ ، ١٤ ، ١٨ ، ٢١ ، ٢٣ ، ٢٥

دشمن: ٣ دشمنوں کی سازش ٢٣

دین: دین کی پاسباني٢٥

روایت: ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥

سختي: ١، ٣، ٥، ٦، ١٤، ١٦، ١٨

سرحدوں کی حفاظت: ١١، ١٦ سرحدوں کی حفاظت کی اہمیت ٨، ١٤، ١٦; سرحدوں کی حفاظت کے اثرات ١٨;سرحدوں کی حفاظت نہ کرنا ١٣

سستي: جہاد میں سستی ١٣

سعادت: ١٩ سعادت کا پیش خیمہ١٨

شرعی فریضہ: ٢٠

صبر: جہاد میں صبر ٢٥; سختی کے وقت صبر ١، ٣، ٥، ٦، ١٤، ١٦، ١٨;شرعی فرائض پر صبر ٢٠;صبر ترک کرنے کے اثرات ١٣;صبر کا پیش خیمہ ١٦;صبر کی اہمیت ٤، ٩;صبر کی تشویق ٥; صبر کی دعوت ٩;صبر کے اثرات ٦، ١٠، ١١، ١٨;عبادت پر صبر ٢٥; مصیبت

پر صبر ۲۰

عبادت: ۲۵

قیادت: ۲۱

کامیابی: کامیابی کا پیش خیمہ ۱۸، ۱۹

گناہ: گناہ سے اجتناب ۲۲

مبارزت: دشمنوں کے خلاف مبارزت ۳

مصیبت: ۲۰

معاشرہ: اجتماعی روابط ۱۰، ۱۵ ;اجتماعی روابط کے اثرات ۱۹ ;دینی معاشرہ ۱۵ ;دینی معاشرے کی سعادت ۱۹

مؤمنین: مؤمنین کا تقوي ۱۵ ;مؤمنین کا صبر ۱٤ ;مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۳، ٤، ۵، ۷، ۸، ۱۲، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵ ;مؤمنین کے روابط ۷; مؤمنین کے فضائل ۲

نماز: پنجگانہ نماز ۲۵ ; نماز کی فضیلت ۲٤

نہی عن المنکر: ۲۲

ہوشیاري: ہوشیاری کی اہمیت ۲۳

سورہ نساء

آیہ ۱ تا ۱۰۰

﴿ بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴾

آیت(۱)

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾

انسانو اس پروردگار سے ڈرو جس نے تم سب کو ایک نفس سے پیدا کیا ہے اور اس کا جوڑا بھی اسی کی جنس سے پیدا کیا ہے او رپھر دونوں سے بکثرت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے ہیں او راس خدا سے بھی ڈرو جس کے ذریعہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداروں کی بے تعلقی سے بھی _ اللہ تم سب کے اعمال کا نگراں ہے _

۱_ تمام لوگ، تقوي کی رعایت کرنے اور خداوند متعال کی طرف متوجّہ رہنے پر مامورہیں _ يا ايها النّاس اتّقوا ربّكم ... و اتقوا الله

۲_ خداوند متعال کے انسان کو خلق کرنے اور اسکے امور کی تدبیر کرنے کا تقاضا ہے کہ تقوي الہی اختیار کیا جائے اور ہر لحہ خداوند متعال کی طرف توجّہ رکھی جائے _اتّقوا ربّكم الّذى خلقكم جملہ "الّذى خلقكم ..."، "ربّکم" کي صفت اور تقوي کی رعایت کرنے کے ضروری ہونے کی علت کی طرف اشارہ ہے _یعني چونکہ اس نے تمہیں خلق کیا ہے اور تمہاری تدبیر کر رہا ہے لہذا تقوي اختیار کرنا ضروری ہے اور اسکے احکام پر عمل کرنا لازمی ہے _

۳_ تقوي کی رعایت کرنے کے بارے میں فرمان الہی کا مقصد، انسانوں کی تربیت کرنا ہے _* اتّقوا ربّكم

ہوسکتا ہے کلمہ "ربّ"(تربیت و تدبیر کرنے والا) تقوي کے حکم کے مقصد کی طرف اشارہ ہو_ یعنی تقوي کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ تمھاری تربیت و ہدایت کی جائے_

٤_ خداوند متعال نے انسانوں کو ایک فرد(حضرت آدم(ع)) سے پیدا کیا_ ربّکم الّذین خلقکم من نفس واحدة

٥_ بنی آدم کی ایک انسان سے خلقت اور ان کی خلقت میں کسی قسم کا فرق نہ ہونا، ان کی نسبت ربوبیت الہی کا ایک پرتو ہے_ اتّقوا ربّکم الّذی خلقکم من نفس: واحدة

٦_ خداوند متعال کا پہلے انسان سے اس کی زوجہ کا خلق کرنا_ خلقکم من نفس واحدة و خلق منها زوجها

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب من نشویہ ہو_ یعنی حضرت حوا (ع) کی خلقت حضرت آدم (ع) سے ہوئي ہو_ آیت کی ابتدا میں "من نفس"فرمایا گیا ہے نہ کہ "من نفسین" اس سے بھی اس مطلب کی تائید ہوتی ہے_ اسی طرح امام صادق(ع) کا یہ فرمان بھی اس کی تائید کرتا ہے کہ:انّ الله خلق آدم من الماء و الطین ... و خلق حوّا من آدم(ع) ... [1]بے شک الله نے آدم کو پانی اور مٹی سے خلق فرمایا ... اور حوّا کو آدم سے خلق فرمایا_

٧_ خداوند متعال، پہلے انسان (حضرت آدم(ع)) کی جنس سے اس کی زوجہ کا خالق ہے_ و خلق منها زوجها بعض کا نظریہ ہے کہ "منھا" میں "من"آدم(ع) کے ساتھ حوا (ع) کے ہم جنس ہونے کو بیان کر رہا ہے جیسا کہ "والله جعل لکم من انفسکم ازواجاً" (نحل ٧٢) میں ہے_ اس مطلب کی تائید امام باقر(ع) سے منقول رسول الله (ص) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں آپ(ص) نے خلقت حوا کے بارے میں فرمایا:انّ الله تبارك و تعالی قبض قبضةً من طین فخلطها بیمینه ... فخلق منها آدم و فضلت فضلة من الطین فصخصلق منها حوا_ [2]الله تبارک و تعالی نے مٹھی بھر مٹی لی پھر اسے اپنے دائیں ہاتھ (دست قدرت) سے گوندھا ... پھر اس سے آدم کو خلق فرمایا، اور اس سے کچھ مٹی بچ گئي تو اس سے حوّا کو خلق فرمایا_

٨_ عورت اور مرد ایک ہی جنس سے ہیں_ و خلق منها زوجها

---

١)کافی ج ٥ ص ٣٣٧ ح ٤/ نور الثقلین ج ١ ص ٤٣٤ ح ١٦.

٢)تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢١٦ ح ٧، نور الثقلین ج ١ ص ٤٢٩ ح ٦.

۹_ لوگوں کا اصل خلقت میں مساوی ہونا اور ان کی خلقت میں کسی قسم کا فرق نہ ہونا، قوانین الہی کے مقابلے میں ان سب کی ذمہ داری کا موجب ہے_ اتّقوا ربّکم الذی خلقکم من نفس واحدة و خلق منها زوجهاجملہ "خلقکم من نفس: واحدة"اس حقیقت کے بیان کے علاوہ کہ تمام انسان ایک ہی نسل سے ہیں ، اس مطلب کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ خلقت کے اعتبار سے ان میں کسی قسم کا فرق و امتیاز نہیں_ لہذا تقوي الہی کی رعایت کرنا سب کا فریضہ ہے_

۱۰_ خداوند متعال کا، ایک عورت اور مرد (آدم(ع) و حوا(ع)) سے بہت زیادہ مردوں اور عورتوں (نسل بشر) کو پھیلا دینا_ خلقکم من نفس واحدة ... و بث منهما رجالاً کثیراً و نساءً

۱۱_ سب لوگوں یہاں تک کہ زمانہ جاہلیت کے عربوں کے درمیان بھی خداوند متعال کی عظمت و محبوبیت _

و اتّقوا الله الّذی تسآئلون به لوگوں کا خدا کے نام سے ایک دوسرے سے درخواست کرنا (مثلاً خدا کا واسطہ یہ کام کرو) کہ جو جملہ "تسائلون بہ"کا مفہوم ہے مخاطبین کے نزدیک نام خداوند متعال کی محبوبیت اور عظمت کی علامت ہے_ من جملہ مخاطبین، زمانہ جاہلیت کے عرب بھی ہیں_

۱۲_ زمانہ بعثت میں خداوند متعال کے نام کی قسم کھانے کا رواج_ واتُّقوا الله الذی تسآئلون به

۱۳_ خداوند متعال کی قسم کھانے کے باوجود اس سے بے پروا اور بے توجّہ ہونا، ایک ناروا اور توقع کے خلاف امر ہے_ واتّقوا الله الّذی تسآئلون به

۱٤_ خداوند متعال کی قسم کھانے کا جواز_ واتّقوا الله الّذی تسآئلون به

مفہوم "تساء لون بہ"(تمہیں خداوند متعال کی قسم، ایسا کرو) ایک طرح کی قسم ہے جسے قرآن کریم کی تائید بھی حاصل ہے_

۱۵_ رشتہ داروں کے خیال رکھنے (صلہ رحمی) کا ضروری ہونا_ و اتقوا الله الذی تسآئلون به والارحام

کلمہ "الارحام"، "اللہ "پر عطف ہے یعنی "اتقّوا الارحام "(رشتہ داروں کی حرمت کا پاس رکھو)_ امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: هی ارحام النّاس انّ الله عزوجل

امر بصلتها و عظّمها الاترى انّه جعلها معه_[1] یہ رشتہ داریاں ہیں جن کے قائم رکھنے کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اور ان کو اپنے ساتھ ذکر کرکے ان کی عظمت و اہمیت کا اظہار کیا ہے_

۱۶_پوری نسل بشر کی ایک دوسرے سے رشتہ داری اور قرابت_* خلقکم من نفس واحدة ... و اتقوا اللہ ... و الارحام "ارحام"کا معنی رشتہ دار ہے_ اس لحاظ سے کہ ان کی بازگشت ایک رحم کی طرف ہوتی ہے_ لہذا "خلقکم من نفس واحدة" کے بعد "الارحام" کا واقع ہونا ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ تمام انسان، ایک دوسرے کے رشتہ دار اور قرابتدار ہیں_

۱۷_ انسان پر خداوند متعال کی دائمی نظارت_ ان اللہ کان علیکم رقیباً

۱۸_ خداوند متعال کی دائمی نظارت کی طرف توجہ، تقوائے الہی کی رعایت کرنے اور رشتہ داروں کے خیال رکھنے کا پیش خیمہ ہے_واتقوا اللہ الذی تسآئلون به وا لارحام انّ اللہ کان علیکم رقیبا

۱۹_ قطع رحمی کرنے والوں اور بے تقوي لوگوں کو خداوند متعال کی طرف سے خبردار کیا جانا_
واتقوا اللہ ... والارحام انّ اللہ کان علیکم رقیباً

۲۰_پیغمبر اکرم (ص) کے قرابت داروں کے حقوق کی رعایت کرنے اور ان سے محبت و مودت رکھنے کا ضروری ہونا_ یا ایها الناس اتقوا ... واتّقوا اللہ الذی تسآئلون به والارحام امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: قرابة الرسول(ص) ... امروا بمودّتهم ...[2] اس سے مراد رسول(ص) کے قرابتدار ہیں جن کی مودت کا لوگوں کو حکم دیا گیا ہے_

آفرینش: آفرینش کی حیرت انگیزیاں ٤، ٥، ٦، ١٠

احکام: ١٥

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی خالقیت ٤، ٦، ٧; اللہ تعالی کی ربوبیت ٥ ; اللہ تعالی کی طرف سے تنبیہ ٢٠; اللہ تعالی کي

---

١) کافی ج ٢ ص ١٥٠ ح ١ نور الثقلین ج ١ ص ٤٣٧ ح ٢٥.

٢) نور الثقلین ج ١ ص ٤٢٩ ح ٣ ، بحار الانوار ج ٢٣ ص ٢٥٧ ح ٢.

محبوبیت ۱۲ ;اللہ تعالی کی نافرمانی ۱٤ ; اللہ تعالی کی نظارت۱۸ ، ۱۹ ; اللہ تعالی کے افعال۱۰ ; اللہ تعالی کے اوامر۱ ، ۳
انسان: انسانوں کی باہمی قرابت ۱۷ ; انسانوں کی خلقت ۲ ، ٤ ، ۵ ، ۹ ، ۱۰ ;انسانوں کی ذمہ داری ۹ ;انسانوں کی مساوات ۹
اہل بیت(ع) : اہل بیت(ع) سے محبت ۲۱
بے تقوي لوگ: بے تقوي لوگوں کو تنبیہ ۲۰
تربیت: تربیت پر اثرانداز ہونے والے عوامل ۳
تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۱۹ ;تقوي کی اہمیت ۱ ; تقوي کے اثرات ۳; تقوي کے عوامل۲
تولاّ: تولاّ کی اہمیت ۲۱
حضرت آدم(ع) : حضرت آدم(ع) و حوا (ع) ۱۰
حضرت حوّا (ع) : حضرت حوّا (ع) کی خلقت ٦،۷
ذکر: ذکر کے اثرات ۱۹
رشتہ دار: رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا۱٦ ، ۱۹
روایت: ۱۵،۲۰
صلہ رحمي: صلہ رحمی کی اہمیت ۱٦ ، ۲۰
عرب: عربوں کی خداشناسی ۱۲
عصر بعثت کی تاریخ: ۱۳
عصیان : عصیان پر سرزنش ۱٤
علم: علم و عمل ۱۹
عورت:

عورت کی جنس ۸
قسم: خدا کی قسم کھانا ۱۳؛ قسم کھانے کی تاریخ ۱۳؛ قسم کھانے کے احکام ۱۵
لوگ: لوگوں کی ذمہ داری ۱
مرد: مرد کی جنس ۸

آیت (۲)

﴿ وَآتُواْ الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا﴾

اور یتیموں کو ان کا مال دے دو اور ان کے مال کو اپنے مال سے نہ بدلو اور ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ کہ یہ گناہ کبیرہ ہے۔

۱۔ یتیم کا مال اسے دے دینے کا وجوب۔ وآتوا اليتامي أموالهم

۲۔ ایتام کے حقوق کی رعایت کرنا، تقوي کے مصادیق میں سے ہے۔ و اتّقوا الله ... و آتوا اليتامي أموالهم

۳۔ ذاتی مالکیت کا معتبر اور قانونی ہونا۔ و آتوا اليتامي أموالهم

٤۔ یتیم کے مرغوب مال کو غیر مرغوب مال میں تبدیل کرنے کی حرمت۔ وآتوا اليتامي أموالهم و لاتتبدلوا الخبيث بالطيّب

٥۔ یتیموں کے مال میں غاصبانہ تصرف کی حرمت۔ و آتوا اليتامي أموالهم ...و لاتأكلوا أموالهم الى أموالكم

٦۔ معاشرے میں اقتصادی امنیت برقرار کرنے اور اسکی حفاظت کرنے کا ضروری ہونا۔ *
و آتوا اليتامي أموالهم ... و لا تأكلوا اموالهم الى أموالكم

۷۔ یتیموں کے اموال کی سرپرستی کرنے والوں کو بہت

سی لغزشوں کا خطرہ_و آتوا الیتامي ... و لاتأکلوا ... انه کان حوباً کبیرا یتیموں کے اموال اور ان کے احکام کی رعایت کرنے کے سلسلے میں آیت کے تاکید آمیز لب ولہجے سے اس مطلب کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ یتیموں کے مال کی نظارت کرنے والے افراد مالی انحراف کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں_

۸_ یتیموں کے مرغوب اموال کو نامرغوب اموال سے تبدیل کرنا اور ان کے مال و ثروت کو اپنی ثروت کے ساتھ ملانا، گناہ کبیرہ ہے_و لاتتبدّلوا الخبیث بالطیّب و لاتاکلوا ... انه کان حوباً کبیراً فعل "لاتاکلوا" کا "الي" کے ساتھمتعدی ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس فعل میں ملانے اور ضم کرنے کا معنی موجود ہے_

۹_ یتیموں کے مال میں غاصبانہ تصرف اور ان کے مال لوٹانے میں تاخیر گناہ کبیرہ ہے_

و آتوا الیتامي أموالهم و لاتاکلوا ... انّه کان حوباً کبیراً لوٹانے میں تاخیر "واٰتوا الیتامي' سے سمجھ میں آتي ہے چونکہ جملہ، یتیم کا اصل مال واپس کرنے کے ضروری ہونے کے علاوہ وقت پر ادا کرنے پر بھی دلالت کر رہا ہے_

۱۰_ یتیموں کے مال میں خیانت ایک بڑا گناہ ہے_انّه کان حوباً کبیرا

احکام: ۱، ۳، ٤، ٥

اقتصاد: اقتصادی امنیت ٦

تقوي: تقوي کے موارد۲

خیانت: خیانت کا گناہ ۱۰

غصب: غصب کا گناہ ۹; غصب کی حرمت ٥

گناہ: کبیرہ گناہ ۸، ۹، ۱۰; گناہ کے اسباب ۸

مالکیت: ذاتی مالکیت ۳; مالکیت کے احکام ۳

محرمّات: ٤، ٥

واجبات: ۱

یتیم: مال یتیم کو تبدیل کرنا ٤، ۸; یتیم سے خیانت ۱۰; یتیم کا مال ۱، ٥، ۹، ۱۰; یتیم کے احکام ۱، ٤، ٥; یتیم کے حقوق ۲; یتیم کے سرپرست ۷

آیت(۳)

﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُواْ فِي الْيَتَامَى فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلاَّ تَعُولُواْ﴾

اور اگر یتیموں کے بارے میں انصاف نہ کرسکنے کا خطرہ ہے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہیں دو ، تین ، چار ان سے نکاح کرلو اور اگر ان میں بھی انصاف نہ کرسکنے کا خطرہ ہے تو صرف ایک ـ یا جو کنیزیں تمھارے ہاتھ کی ملکیت ہیں ، یہ بات انصاف سے تجاوز نہ کرنے سے قریب تر ہے ـ

۱ـ اگر یتیم لڑکیوں سے ناانصافی کا خوف ہو تو ان کے ساتھ ازدواج کرنے کی ممانعت ـ و ان خفتم الاّ تقسطوا فی الیتامي فانکحوا ما طاب لکم من النّساﺋ "ان خفتم" کی جزا حذف ہوگئي ہے اور "فانکحوا" اس کا قائم مقام ہے یعني: "ان خفتم الا ّتقسطوا فی الیتامي فلا تنکحوھن و انکحوا" اوراس کے شان نزول میں جو کچھ ذکر ہوا ہے اسکے مطابق یہ نہي، اس نکاح سے متعلق ہے جو مناسب مہر ادا کئے بغیر بعض لوگ یتیم لڑکیوں سے کرتے ہیں ـ

۲ـ یتیم لڑکیوں کے مال میں خیانت کے خوف کي صورت میں ان سے ازدواج کرنے کی ممانعت ـ

و آتوا الیتامي اموالھم ... و ان خفتم الاّ تقسطوا فی الیتامي فانکحوا جملہ "ان خفتم ..." سے استفادہ ہوتا ہے کہ ناانصافی کے خوف کی صورت میں یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنا ممنوع ہے اور گذشتہ آیت کے قرینے سے ناانصافی (الا تقسطوا) سے مراد، ان کے اموال میں انصاف اور عدل کی رعایت نہ ہونا ہے ـ

۳ـ یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی کرنے میں ، ان کے اموال میں خیانت اور عدل و انصاف سے انحراف کا خطرہ ـ

و ان خفتم الاّ تقسطوا فی الیتامي

٤_ ایسی بیویاں انتخاب کرنی چاہیں جو اچھی لگیں اور پسندیدہ ہوں_ فانکحوا ما طاب لکم من النسآئ

٥_ بیویوں کی تعداد کا چار تک محدود ہونا_ فانکحوا ... مثني و ثلث و رباع

٦_ تعدد زوجات کی مشروعیت، ان کے درمیان عدل و انصاف قائم رکھنے کے اطمینان سے مشروط ہے_
فانکحوا ما طاب لکم من النّساء مثني و ثلث و رباع فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة

٧_ گھریلو روابط میں عدل و انصاف کا خیال رکھنے کی اہمیت_ و ان خفتم الاّ تقسطوا ... فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة

٨_ تعدد زوجات سے، ناانصافی کا خطرہ_ فانکحوا ... مثني و ثلث و رباع فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة

٩_ متعدد کنیزوں کے مالک ہونے اور ان سے جنسی لذت حاصل کرنے کا جواز_
فواحدة او ما ملکت ایمانکم نکاح کے لیے آزاد عورتوں میں عدد تعین کرنے کے مقابلے میں کنیزوں میں عدد تعین نہ کرنے سے ان سب سے جنسی لذت کا جواز ملتا ہے_

١٠_ متعدد کنیزوں سے ازدواج کی مشروعیت_ فواحدة او ما ملکت ایمانکم صدر آیت کے قرینے سے "فواحدة"، "انکحوا" کیلئے مفعول ہے_ یعنی "فانکحوا واحدة" اور عطف کے پیش نظر "ما ملکت" بھی اس کا مفعول ہوگا_ یاد رہے کہ اس بناپر "ایمانکم" کا مخاطب وہ شخص نہیں ہے جو ازدواج کا ارادہ رکھتا ہے_

١١_ ایک بیوی پر اکتفا یا کنیزوں سے استفادہ، عورتوں کے بارے میں عدل و انصاف سے منحرف نہ ہونے کا بہترین اور آسان ترین راستہ ہے_ فواحدة او ما ملکت ایمانکم ذلك ادني الاّ تعولوا "ذلک"، "واحدة او ما ملکت ایمانکم" کی طرف اشارہ ہے_ اور "الاّ تعولوا" مادہ "عول" سے ہے_ جس کا معنی کجروی اور ستم ہے_

١٢_ کنیزوں کے مالکوں کیلئے ضروری نہیں کہ وہ ان کے درمیان مساوات کی رعایت کریں_ فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة او ماملکت

ايمانكم ذلك ادني الاّ تعولوا مساوات سے مراد وہ عدل و انصاف ہے جسے شوہر کو اپنی متعدد بیویوں کے درمیان قائم رکھنا ضروری ہے_

۱۳_ متعدد شادیوں کا جواز, بیویوں کے نفقہ میں عدل و انصاف کی رعایت کرنے سے مشروط ہے_

فان خفتم الاّ تعدلوا فواحدة امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود "فان خفتم الاّ تعدلوا" کے بارے میں فرمایا: یعنی فی النفقۃ_ (۱)

احکام: ۱، ۲، ۵، ۹، ۱۰، ۱۳

ازدواج: ازدواج کے احکام ۱، ۲، ۵، ۱۰، ۱۳; ازدواج میں عدل و انصاف ٦، ۱۱; حرام ازدواج ۲، ۱

بیوي: بیوی کے انتخاب کا معیار ٤; بیویوں کا تعدد ۵، ٦، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳

خیانت: خیانت کا پیش خیمہ ۳

روایت: ۱۳

عدل: عدل کی اہمیت ۱، ۷، ۸، ۱۳

کنیز: کنیز سے ازدواج ۹، ۱۰، ۱۱; کنیز سے معاشرت ۱۲

گمراہي: گمراہی کے موانع ۱۱

گھرانہ: گھرانے میں عدالت ۷

لغزش: لغزش کا پیش خیمہ ۳; لغزش کے اسباب ۸

نفقہ: نفقہ میں عدل و انصاف ۱۳

یتیم: یتیم سے خیانت ۲، ۳; یتیم کا مال ۲; یتیم کے حقوق کی اہمیت ۱; یتیم لڑکی سے شادی ۱، ۲، ۳

---

۱) کافی ج ۵ ص ۳٦۳ ح ۱ نور الثقلین ج ۱ ص ٤۳۹ ح ۳٦.

آیت(۴)

﴿ وَآتُواْ النَّسَاء صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِن طِبْنَ لَكُمْ عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴾ عورتوں کو ان کا مہر عطا کردو پھر اگر وہ خوشی خوشی تمھیں دینا چاہیں تو شوق سے کھا لو_

١_ عورتوں کا مہر ادا کرنا واجب ہے_و آتوا النّساء صدقاتهنّ کلمہ "صدقات"، "صدقة"کی جمع ہے جس کا معنی مہر ہے_

٢_ عورتیں، اپنے مہر کی خود مالک ہیں_و آتوا النّساء صدقاتهنّ

٣_ گھریلونظام میں عورت کا مالی استقلال_و آتوا النّساء صدقاتهنّ

٤_ مہر خود عورتوں کو دینا ضروری ہے نہ کہ کسی دوسرے فرد کو_و آتوا النّساء صدقاتهن نحلة "اتوا صدقات النسائَ" کی بجائے "و آتوا النساء صدقاتهن" کی تعبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا مہر خود انہی کو دینا چاہیئے نہ کہ ان کے باپ یا بھائي وغیرہ کو جیساکہ ایام جاہلیت میں مرسوم تھا_

٥_ مہر، مردوں کی جانب سے اپنی بیویوں کیلئے ایک قسم کا ہدیہ ہے_و آتوا النّساء صدقاتهن نحلة کلمہ "نحلة"، "صدقاتهنّ"کیلئے حال ہے اور اس کا معنی ہے بغیر کسی عوض کے عطیہ دینا_

٦_ مہر، مردوں کے ذمہ، عورتوں کا قرض ہے_و آتوا النساء صدقاتهن نحلة بعض مفسرین کے بقول "نحلة" کا معنی فریضہ ہے_ مندرجہ بالا مطلب میں اسے "دصین" سے تعبیر کیا گیا ہے چونکہ مالی فریضہ در حقیقت "دصیْن" ہے_

٧_ مہر، رغبت و رضایت کے ساتھ اور بغیر کسی احسان

اورغرض و لالچ کے ادا کرنا چاہیئے_ و آتوا النّساء صدقاتهنّ نحلة اسمطلب میں کلمہ "نحلۃ" کو ایک محذوف، مفعول مطلق کیلئے صفت کے طور پر اخذ کیا گیا ہے_ "اتوهنّ ایتاء نحلۃ" یعنی یہ ادائیگی بغیر کسی احسان و لالچ کے ہونی چاہیئے_

۸_ عورت اپنے مہر کا کچھ حصہ اپنے شوہر کو بخش سکتی ہے_ فان طبن لكم عن ش منه نفساً

۹_ عورتوں کی مکمل رضایت حاصل کئے بغیر، ان کے مہر میں شوہروں کے تصرف کا حرام ہونا_

و اتوا النّساء ... فان طبن لكم عن ش منه نفساً فكلوه جملہ "فان طبن لكم ..." (وہ اگر اس میں سے کچھ تمہیں خوشی سے دے دیں تو اسے لے لو اور تصرف کرو) کے معنی سے، بغیر رضایت کے تصرف کی حرمت ظاہر ہوتی ہے_

۱۰_ عقد ازدواج میں مہر کا مقرر کیا جانا، ملکیت کے اسباب میں سے ہے_ و اتوا النّساء صدقاتهنّ

۱۱_ ہبہ کا ملکیت کے اسباب میں سے ہونا_ فان طبن لكم ... فكلوه "کلوہ" مکمل تسلط سے کنایہ ہے اور وہ ملکیت ہے_

۱۲_ مالک کی رضایت، اسکے مال میں دوسروں کے تصرف کے جواز کی شرط ہے_ فان طبن لكم عن ش منه نفساً فكلوه هنيأً مريئاً

۱۳_ جو مال، عورت اپنے مہر سے شوہر کو بخشتی ہے وہ اس کیلئے حلال ہے_ فان طبن لكم عن ش منه نفساً فكلوه هنيأً مريئاً

۱٤_ خداوند متعال کا، عورتوں کو اپنا سارا مہر شوہروں کو نہ بخشنے کی ہدایت کرنا_

فان طبن لكم عن ش منه نفساً فكلوه "من" تبعیضیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہر کا کچھ حصہ بخشنے کی بات کرنا اور اسکی تصریح کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورتوں کو اپنا سارا مہر ہبہ نہیں کرنا چاہیئے_

۱۵_ شوہر، عورت کے راضی ہونے کی صورت میں اسکے مال سے استفادہ کرنے کا مجاز ہے_

فان طبن لكم عن ش منه امام صادق (ع) یا امام کاظم (ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں پوچھے گئے سؤال کے جواب میں فرمایا: يعني بذلك اموالهن التى فى ايديهن مما ملكن_ [1] ان سے مراد وہ اموال ہیں جن کی وہ مالک ہیں_

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۱۹، ح ۱٦ نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤١، ح ٤٦.

۱٦_ عورت کا ولی و سرپرست، اس کا مہر اپنے لئے نہیں لے سکتا_ و اتوا النّساء صدقاتھن امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: ھذا خطاب للاولیاء لانّ الرّجل منھم کان اذا زوجّ ایّمۃ اخذ صداقھا دونھا فنھاھم اللہ عن ذلك_[1] یہ اولیاء سے خطاب ہے کیونکہ جب کوئي شخص بیوہ عورت سے شادی کرتا تو اس کا مہر اس کے بجائے اس کا سرپرست لے لیتا_ اللہ تعالی نے اولیاء کو اس سے منع کیا_

احکام: ۱، ٤، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی نصیحتیں ۱٤

خانوادہ: خانوادہ کا نظام ۳

روایت: ۱٥، ۱٦

عورت: عورت کا مال ۱٥; عورت کی مالکیت ۲، ۳; عورت کے اختیارات ۸;عورت کے حقوق ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۹، ۱٥; عورت کے سرپرست ۱٦

غصب: غصب کی حرمت ۹

مالکیت: ذاتی مالکیت، ۲مالکیت کے احکام ۱۲;مالکیت کے اسباب ۱۰، ۱۱

مرد: مرد کے اختیارات ۱٥

مہر: مہر کا مالک ۲;مہر کا ہبہ کرنا ۱۳، ۱٤;مہر کی حقیقت ٥;مہر کے احکام ۱، ٤، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱٦

واجبات: ۱۰

ہبہ: ۱۱

---

۱) تفسیر تبیان ج۳ ص۱۱۰، مجمع البیان ج۳ ص۱۲.

آیت(۵)

﴿ وَلاَ تُؤْتُواْ السُّفَهَاء أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّهُ لَكُمْ قِيَاماً وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفًا﴾

اورنا سمجھ لوگوں کو ان کے وہ اموال جن کو تمھارے لئے قیام کاذریعہ بنا یا گیا ہے نہ دو_ اس میں ان کے کھانے کپڑے کا انتظام کردو اور ان سے مناسب گفتگو کرو_

۱_ مال و ثروت، سفیہہ افراد کے اختیار میں نہیں دینا چاہیئے_ و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم

۲_ سفیہہ کا مال میں تصرف کرنے سے ممنوع ہونا_ و لاتؤتوا السفهاء اموالکم

۳_ سفیہہ افراد پر خرچ کرتے وقت، مال ان کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہیئے_* و لاتؤتوا السفهاء اموالکم

بعض کی رائے ہے کہ "ایتایٔ" سے مراد ان پر خرچ کرنا ہے_ یعنی ان پر اپنا مال خرچ کرتے وقت، مال ان کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہیئے بلکہ ان کے مفاد و منافع میں استعمال کرنا چاہیئے_

٤_ سفیہہ افراد کے کم قیمت مال کو ان کے اختیار میں دینے کا جواز_ و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم الّتی جعل الله لکم قیاماً

اس احتمال کی بنا پر کہ "التّی جعل ..."ایک قید احترازی ہے_ لہذا اس بنا پر جس مال کی اقتصادی اہمیت زیادہ نہیں ہے وہ سفیہ افراد کے ہاتھ میں دیا جاسکتا ہے_

۵_ سفیہہ کا مال، اسکے ولی و سرپرست کے اختیار میں ہونا چاہیئے_ و لاتؤتوا السّفهاء اموالکم

جملہ "لاتؤتوا ..."(مال، سفیہہ افراد کو نہ دو) سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مال کسی دوسرے کے اختیار میں ہونا چاہیئے اورچونکہ آیت کے مخاطبین ہر سفیہہ کے سلسلے میں تمام مسلمان نہیں

ہوسکتے_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خطاب (سفیہہ کے سرپرست) سے ہے_

٦_ افراد کے ذاتی مال کے بارے میں معاشرے کے کچھ حقوق ہیں_و لاتؤتوا السفھاء اموالکم

سفیہہ افراد کے ذاتی مال کی نسبت، معاشرے کی طرف دینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشرہ، افراد کے ذاتی اموال کے بارے میں کچھ حقوق رکھتا ہے_

٧_ معاشرے کے اقتصادی امور، سفیہہ افراد کے اختیار میں نہ دیئے جائیں_و لاتؤتوا السّفھاء اموالکم

٨_ مال و ثروت کا حقیقی مالک، خداوند متعال ہے_اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاماً

٩_ مال و ثروت، معاشرے کے قائم و برقرار رہنے کا وسیلہ ہے_اموالکم التی جعل اللہ لکم قیاماً

کلمہ " قیاماً "کا معنی برقرار و قائم کرنے والا ہے_ (لسان العرب)_

١٠_ جو لوگ اپنا مال و دولت، معاشرے کی مصلحتوں کے خلاف، خرچ کرتے ہیں، دین کی نظر میں سفیہہ ہیں_*

اموالکم الّتی جعل اللہ لکم قیاماً جملہ "لاتؤتوا السّفھاء اموالکم التی ... قیاماً" سے ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے اسلئے سفیہہ افراد کو مال دینے کی ممانعت کی ہے کہ وہ اس مال کو معاشرے کی مصلحتوں اور اسکے قیام اور برقراری و استحکام کے خلاف استعمال کرتے ہیں_بنابراین معاشرے کی مصلحت کے خلاف مال صرف کرنا، سفیہانہ عمل ہے اور صرف کرنے والا سفیہہ ہے_

١١_ مال و ثروت کو معاشرے کی اقتصادی و معاشی ترقی کیلئے استعمال کرنا چاہیئے_

اموالکم الّتی جعل اللہ لکم قیاماً یہ کہ خداوند متعال نے مال و ثروت کو معاشرے کے قائم و برقرار رکھنے کیلئے عطا کیا ہے اور اسی وجہ سے اس کا بیوقوف لوگوں کو دینا ممنوع قرار دیا ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مال و ثروت، اقتصادی ترقی کیلئے استعمال ہونا چاہیئے کہ جس سے معاشرہ برقرار و قائم رہے_

١٢_ سفیہہ افراد کی خوراک و پوشاک (مخارج زندگي) کی فراہمی معاشرے کی ذمہ داری ہے_و ارزقوھم فیھا و اکسوھم

۱۳_ سفیہہ افراد کے سرمائے سے، کاروبار کرنے اور اسکے منافع سے ان کے اخراجات پورے کرنا ضروری ہے_

و ارزقوهم فيها و اكسوهم خداوند متعال نے سفیہہ افراد کی روزی ان کے اموال میں قرار دی ہے نہ ان کے اموال سے_ لہذا فرمایا ہے "وارزقوهم فیها" یہ نہیں فرمایا "منها" اور اس کا واحد راستہ یہ ہے کہ ان کا سرمایہ تجارت میں لگایا جائے اور اسکے منافع سے ان کے مخارج پورے کئے جائیں_

۱٤_ سفیہہ افراد کے ساتھ رفتار و گفتار میں اچھا اور تعمیری انداز اپنانا ضروری ہے_ و قولوا لهم قولاً معروفاً اس مطلب میں کلمہ "قولاً" اپنے کنائي معنی یعنی مطلق معاشرت (رفتار و گفتار) میں لیا گیا ہے_

۱۵_ شراب خور کو اسکی سفاہت کی وجہ سے مال و ثروت دینے کی ممانعت_ و لاتؤتوا السّفهاء اموالكم امام صادق (ع) نے شراب خور کو امین بنانے کی ممانعت کرتے ہوئے فرمایا: ان اللہ یقول: "ولاتؤتوا السّفهاء اموالکم" فأیّ سفیه اسفه من شارب الخمر؟ (۱) یعنی شارب الخمر سے بڑھ کر اور کون سفیہہ ہوگا_

۱٦_ مال و ثروت کو تباہی و بربادی سے بچانے کی خاطر اسے سفیہہ افراد کے سپرد نہیں کرنا چاہیئے_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالكم امام باقر (ع): ...انّ الله نهى عن ... و فساد المال ... انّ الله عزوجل يقول ... و لاتؤتوا السفهاء اموالكم ... (۲) اللہ تعالی نے مال و ثروت کو تباہ و برباد کرنے سے منع فرمایا ہے_ بے شک اللہ تعالی کا ارشاد ہے ... اور سفہاء کو اپنے اموال نہ دو ...

۱۷_ ناقابل اعتماد لوگوں کو مال و ثروت دینے سے اجتناب کرنا ضروری ہے_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالكم امام صادق (ع) نے مذکورہ آیت میں "السفهائ" کے بارے میں فرمایا: "من لا تثق به" جس پر تمہیں اعتماد نہ ہو_ (۳)

۱۸_ یتیموں کے بلوغ و رشد کے مرحلے تک پہنچنے سے پہلے انہیں ان کا مال و ثروت دینے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_

و لاتؤتوا السّفهاء اموالكم امام صادق (ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: " لا تعطوهم

---

۱) کافی ج ۵ ص ۲۹۹ ح ۱ نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤۳ ح ۵۲. ۲) کافی ج ۵ ص ۳۰۰ ح ۲، نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤۲ ح ۵۵

۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۲۰ ح ۲۰، نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤۱، ح ٤۸.

اموالهم حتی تعرفوا منهم الرشد...[1] ان سے مراد یتیم ہیں، انہیں ان کا مال اس وقت تک نہ دو جب تک وہ رشد و بلوغ تک نہ پہنچ جائیں۔

احکام: ۱، ۲، ٤، ۵، ۱۳، ۱۵، ١٦، ۱۸

اقتصاد: اقتصادی ترقی، ۱۱ اقتصادی نظام: ۱، ٦، ۷، ۱۷، ١٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی مالکیت ۸

انفاق: سفیہہ پر انفاق ۳

روایت: ۱۵، ١٦، ۱۷، ۱۸

سخن: سخنمیں ادب ١٤

سرمایہ: سرمایہ کی اہمیت ۱۱

سفیہہ: ۱۰، ۱۵ سفیہہ کا مال ۵، ٤، ۱۳؛ سفیہہ کا ممنوع التصرف ہونا ۵؛ سفیہہ کی ضروریات پوری کرنا ۱۲، ۱۳؛ سفیہہ کی ممانعت ۲، ۳؛ سفیہ کی کفالت ۵؛ سفیہہ کے احکام ۱، ٤، ۵، ۷، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ١٦؛ سفیہہ کے ساتھ معاشرت ١٤

شراب خور: شراب خور کی سفاہت ۱۵؛ شراب خور کے احکام ۱۵

مال: مال کا کردار ۹، ۱۰؛ مال کی حفاظت ١٦؛ مال کے احکام ۲، ۳، ۱۷

معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے اسباب ۱۱؛ معاشرے کی تشکیل کے اسباب ۹؛ معاشرے کی ذمہ داری ٦، ۱۲؛ معاشرے کی مصلحتیں ۱۰

ممنوع التصرف لوگ: ۲، ۳

یتیم: یتیم کا مال ۱۸؛ یتیم کے احکام ۱۸

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۲۰ ح ۲۳، نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤۲، ح ۵۰.

آیت(٦)

﴿وَابْتَلُواْ الْيَتَامَى حَتَّىَ إِذَا بَلَغُواْ النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُواْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلاَ تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُواْ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُواْ عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللّهِ حَسِيبًا﴾

اور یتیموں کا امتحان لو اور جب وہ نکاح کے قابل ہوجائیں تو اگر ان میں رشید ہونے کا احساس کرو تو ان کے اموال ان کے حوالے کردو اور زیادتی کے ساتھ یا اس خوف سے کہ کہیں وہ بڑے نہ ہوجائیں جلدی جلدی نہ کھا جاؤ_ اور تم میں جو غنی ہے وہ ان کے مال سے پرہیز کرے اور جو فقیر ہے وہ بھی صرف بقدر مناسب کھائے_ پھر جب انکے اموال ان کے حوالے کرو تو گواہ بنا لو اور خدا تو حساب کے لئے خود ہی کافی ہے_

١_ یتیموں کے اقتصادی بلوغ کی تشخیص کیلئے، نکاح و بلوغ کی عمر تک ان کی آزمائش کا ضروری ہونا_

و ابتلوا اليتامي حتّي اذا بلغوا النكاح ... رشداً

٢_ یتیموں کو ان کا مال سپرد کرنے کی دو شرطیں ہیں ایک جنسی بلوغ کے مرحلہ تک پہنچنا اور دوسرا اقتصادی رشد_

حتّي اذا بلغوا النّكاح فان انستم منهم رشداً فادفعوا اليهم اموالهم

٣_ یتیموں کے اپنے مال میں تصرف کا جواز، جنسی بلوغ کے مرحلے تک پہنچنے اور اقتصادی رشد سے مشروط ہے_

و ابتلوا اليتامي ... فادفعوا اليهم اموالهم

٤_ یتیموں میں اقتصادی رشد کے معلوم ہوجانے اور جنسی بلوغ کے مرحلے تک پہنچنے کے بعد، ان کا مال انہیں واپس کرنے کا وجوب_و ابتلوا اليتامي ... فان انستم منهم رشدا فادفعوا اليهم اموالهم

مندرجہ بالا مطلبکی تائید امام صادق(ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے جو آپ(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: ايناس الرشد حفظ المال_ [1]"ایناس الرشد" سے مراد مال کی حفاظت ہے_

٥_ (نابالغ) بچے اور جو لوگ اقتصادی رشد (فہم) نہیں رکھتے، وہ اپنے مال میں تصرف کرنے سے ممنوع ہیں_ * وابتلوا اليتامي ... فان انستم منهم رشداً فادفعوا

٦_ مالکیت کا لازمہ تصرّف کا جواز نہیں ہوتا_و ابتلوا اليتامي ... فان انستم منهم رشداً فادفعوا

نابالغ یتیم، اپنے مال میں تصرف کرنے سے ممنوع ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقط مالک ہونے کا لازمہ، مال میں تصرف کا جواز نہیں ہے_

٧_ ولی و سرپرست کی نگرانی میں اور اجازت کے ساتھ یتیم بچوں کا اپنے مال میں تصرف صحیح ہے_

وابتلوا اليتامى حتى اذا بلغوا النكاح کیونکہ آزمائش اسی وقت ہوسکتی ہے جب یتیم اپنے اموال میں تصرف کرے اور اس کا ولی و سرپرست اس کے تصرفات کی نگرانی کرے_

٨_ بچوں کی ذاتی مالکیت_و ابتلوا اليتامي ... فادفعوا اليهم اموالهم

٩_ یتیموں کے مال میں، اولیاء کے اسراف اور سوء استفادہ کی حرمت_ اموالهم و لاتاكلوها اسرافاً و بداراً ان يكبروا

١٠_ یتیم کی خدمت کے عوض اسکے مال سے، مالدار ولی کیلئے (کچھ) لینا حرام ہے_و من كان غنيا فليستعفف بعض کی رائے ہے کہ یتیم کے مال سے استفادہ کرنے اور اس میں تصرف کرنے سے مراد وہ استفادہ و تصرف ہے جو یتیموں کا ولی و سرپرست کام کے عوض اور مزدوری کے عنوان سے یتیم کے مال سے لیتا ہے_

١١_ مالدار ولی وسرپرست کا یتیموں کے مال سے ان کی خدمت کے بدلے عوض نہ لینا، ایک پسندیدہ (مستحب) عمل ہے_و من كان غنياً فليستعفف

---

١) من لایحضرہ الفقیہ ج٤ ص١٦٤ ح٧ ب١١٣، نورالثقلین ج١ ص٤٤٤ ح٦٠.

مندرجہ بالا مطلب (اسے چاہیئے کہ یتیم کا مال کھانے سے پرہیز کرے) سے استحبابی معنی مراد لیا گیا ہے_چونکہ اسکے مقابل "فلیاکل" ہے کہ جو وجوب پر دلالت نہیں کرتا_

۱۲_ ولی و سرپرست کے فقیر ہونے کی صورت میں، یتیم کی خدمت کے عوض، اسکے مال سے معمول کے مطابق استفادہ کرنے کا جواز_ و من کان فقیراً فلیاکل بالمعروف

۱۳_ کام کی قدر و قیمت مقرر کرنے میں عرف عام کا معتبر ہونا_ فلیاکل بالمعروف کلمہ "بالمعروف" یعنی جو عام لوگوں کی رائے میں قابل قبول ہو_

۱٤_ یتیموں کو ان کا مال سپرد کرتے وقت اس پر شاہد (گواہ) بنانا ضروری ہے_ فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم

۱۵_ دوسروں کا مال، ان کے سپرد کرتے وقت اس پر گواہ بنانا ضروری ہے_ فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم بظاہر گواہ بنانے کا معیار فقط یتیم کا مال نہیں_ لہذا یہ آیت ہر قسم کا مال اور دین ادا کرتے وقت اس پر گواہ بنانے کے ضروری ہونے کی دلیل بن سکتی ہے_

۱٦_ اعمال کا حساب لینے میں خداوند متعال کا کافی ہونا_ و کفي باللہ حسیباً

۱۷_ خداوند متعال کے دقیق حساب لینے کا اعتقاد (دینی وجدان) دوسروں کے حقوق کی رعایت کرنے کی بنیاد بنتا ہے_ و کفي باللہ حسیباً

۱۸_ خداوند متعال کا یتیموں کے سرپرستوں کو، ان کے حقوق کی رعایت نہ کرنے کے سلسلے میں خبردار کرنا_ فان انستم منھم رشداً ... و کفي باللہ حسیباً

۱۹_ یتیم کے ولی و سرپرست کا اسکے مال سے معمول کے مطابق استفادہ کرنے کا جواز اس بات سے مشروط ہے کہ وہ یتیم کی مصلحت کیلئے اپنا وقت صرف کرے اور یتیم کا مال بھی کم نہ ہو (کافی ہو)_ و من کان فقیراً فلیاکل بالمعروف

مذکورہ آیت کے بارے میں امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ذلک رجل یحبس نفسہ عن المعیشۃ فلا با س ان یا کل بالمعروف اذا کان یصلح لھم اموالھم فان کان المال قلیلاً فلا یا کل منہ شیئاً ...[1] یہاں مراد وہ شخص ہے جس نے یتیموں کی خاطر ان کے مال کی اصلاح اور مصلحت کیلئے خود کو مصروف کردیا ہو اور اپنے کام کاج سے رہ جائے تو وہ

---

۱) کافی ج ۵ ص ۱۳۰ ح ۵، نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤٥ ح ٦۹.

ضرورت اور معمول کے مطابق مال یتیم میں سے لے سکتا ہے_ اور اگر مال یتیم کم ہو تو پھر نہیں لے سکتا ہے_

۲۰_ سخت ضرورت کے وقت، ولی و سرپرست یتیم کے مال سے استفادہ کرسکتا ہے_ فلیاکل بالمعروف

مذکورہ آیت کے بارے میں امام صادق(ع) فرماتے ہیں: المعروف هو القوت و انما عنی الوصّی او القیم فی اموالهم و ما یصلحهم_ [۱]"المعروف" سے مراد ضروری اخراجات ہیں اور (وہ شخص جسے اخراجات لینے کا حق ہے) مراد وصی یا وہ شخص ہے جو یتیموں کے اموال اور ان کے امور کا سرپرست ہے_

۲۱_ ضرورت کے وقت، یتیم کا سرپرست اسکے مال میں سے قرض لے سکتا ہے_ فلیاکل بالمعروف امام باقر(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: معناه من کان فقیراً فلیا خذ من مال الیتیم قدر الحاجة و الکفایة علی جهة القرض ثم یردّ علیه ما ا خذ اذاوجد [۲] اس سے مراد یہ ہے کہ فقیر بقدر ضرورت یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے_ پھر جب اس کے پاس مال آجائے تو وہ قرض کو لوٹا دے_

احکام: ۲، ٤، ۵، ٦، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱٤، ۱۵، ۱۹ احکام ثانوی ۲۰، ۲۱

اسراف: اسراف کی حرمت ۹; اسراف کے احکام ۹

اقتصاد: اقتصادی ترقی ۱، ۲، ۳، ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ۱۸ ; اللہ تعالی کی جانب سے حساب لینا ۱٦، ۱۷

امانتداري: امانتداری کے احکام ۱۵; امانت داری میں گواہی ۱۵

امتحان: امتحان کا فلسفہ ۱

ایمان: اللہ تعالی پر ایمان ۱۷

بچہ : بچے کا ممنوع التصرف ہونا ۵; بچے کی مالکیت ۸; بچے کے تصرفات ۵، ۷

روایت: ٤، ۲۰، ۱۹، ۲۱

عرف: عرف عام کی اہمیت ۱۳

عمل: عمل صالح ۱۱ ; عمل کا حساب ۱٦

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۳

---

۱) کافی ج ۵ ص ۱۳۰ ح ۳، نورالثقلین ج ۱ ص ٤٤٦ ح ٦۷. ۲) مجمع البیان ج ۳ ص ۱۷ تفسیر برهان ج ۱ ص ۳٤۵ ح ۲۰.

کام: کام کی قدر و قیمت ۱۳

لوگ: لوگوں کے حقوق کی رعایت کرنا ۱۷

مالکیت: ذاتی مالکیت ۸ ;مالکیت کے احکام ٦

مال میں تصرف: مال میں تصرف کی شرائط ٦

محرمات: ۹، ۱۰

ممنوع التصرف لوگ: ٥

واجبات: ٤

وجدان: دینی وجدان ۱۷

ولی: ولی کے اختیارات ۱۲، ۱۹، ۲۰، ۲۱

یتیم: یتیم کا امتحان ۱ ;یتیم کا تصرف ۲، ۳، ۷ ;یتیم کا مال ۲، ۷، ۹، ١٤ ;یتیم کی ترقي ۱، ۲، ۳ ;یتیم کی خدمت ۱۰، ۱۲، ۱۹ ;یتیم کی کفالت ۷، ۲۰، ۲۱ ;یتیم کی مصلحت ۱۹ ;یتیم کے احکام ۲، ۳، ٤، ۱۹ ;یتیم کے حقوق ۱۸ ;یتیم کے سرپرست ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۸ ;یتیم کے مال سے استفادہ ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۹، ۲۰، ۲۱

آیت(۷)

﴿ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾

مردوں کے لئے ان کے والدین او راقربا کے ترکہ میں ایک حصہ ہے اور عورتوں کے لئے بھی ان کے والدین اور اقربا کے ترکہ میں حصہ ہے وہ مال بہت ہو یا تھوڑا یہ حصہ بطور فریضہ ہے۔

۱۔ تمام مرد اور عورتیں اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں سے ارث لیتے ہیں۔

للرّجال نصیب ممّا ترک الوالدان والاقربونص وللنسآء نصیب

۲_ ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے وارثوں کا، میراث میں معین حصہ_ للرّجال نصیب ما ترك ... و للنساء نصیب ... نصیباً مفروضاً

۳_ میراث میں حصہ دار بننے کا معیار، وارث کا میت کے ساتھ رشتہ دار ہونا ہے_ للرّجال نصیب ... والاقربون و للنساء ... والاقربون

٤_ میت کے قریبی رشتہ داروں کا ارث لینے میں مقدم ہونا_ للرّجال نصیب ممّا ترك الوالدان والاقربون

"الاقربون" کا معنی ہے، قریبی ترین رشتہ دار_ (لسان العرب) لہذا جو وارث تمام رشتہ داروں سے زیادہ میت کے نزدیک ہو وہی ارث لینے میں مقدم ہے_

۵_ عورتوں کو ارث سے محروم کرنے والی جاہلانہ رسم کا ختم کیا جانا_ و للنساء نصیبٌ

مرحوم طبرسی نقل کرتے ہیں کہ عرب جاہلیت میں عورتوں کو ارث سے محروم کردیتے تھے اور یہ آیت اسی رسم کو ختم کرنے کیلئے نازل ہوئی ہے_

٦_ میت کی میراث سے عورتوں اور مردوں کے حصے کا متفاوت ہونا_ للرّجال نصیبٌ ... و للنساء نصیبٌ

عورت اور مرد کیلئے، کلمہ "نصیب" کا تکرار ارث سے ان دونوں کے حصہ کے متفاوت ہونے کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

۷_ ارث کا مالکیت کے اسباب میں سے ہونا_ للرّجال نصیب ... و للنساء نصیبٌ مما ترك الوالدان والاقربون

۸_ میراث میں مقرر شدہ حصہ، وارثوں کا حق ہے، خواہ میت کا ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ_ للرّجال نصیب ... ممّا قل منه او کثر نصیباً مفروضاً

۹_ ارث کی تقسیم میں دقت کرنا اور وارثوں کے حقوق ضائع نہ کرنا ضروری ہے_ للرّجال نصیب ... و للنساء نصیب ... مما قلّ او کثر نصیبا مفروضا اس بات کی تصریح کہ ترکہ جتنا بھی کم ہو وارثوں کو اس میں سے حصہ لینا چاہیئے اور حصہ دار بننا چاہیئے_ یہ مسئلہ ارث کی اہمیت اور حصہ داروں کو ان کا حصہ دینے میں دقت کرنے کی ضرورت پر دلالت کرتا ہے_

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۸

ارث: ارث کا کردار ۷; ارث کی تقسیم ۹; ارث کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۸; ارث کے اسباب ۱، ۳; ارث کے طبقات ۲، ٤ ; ایام جاہلیت میں ارث ۵

جاہلیت: جاہلیت کی رسوم ۵

عورت: عورت کی ارث ٦

مالکیت: مالکیت کے اسباب ۷

مرد: مرد کی ارث ٦

وارث: وارث کے حقوق ۸، ۹

آیت(۸)

﴿ وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُوْلُواْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ وَقُولُواْ لَهُمْ قَوْلاً مَّعْرُوفًا ﴾ اوراگر تقسیم کے وقت دیگر قرابتدار، ایتام، مساکین بھی آجائیں تو انھیں بھی اس میں سے بطور رزق دے دو اور ان سے نرم اور مناسب گفتگو کرو_

۱_ ارث تقسیم کرتے وقت اگر ضرورت مند قریبی رشتہ دار، یتیم اور مساکین موجود ہوں تو انہیں میت کے مال سے بہرہ مند کرنا ضروری ہے_و اذا حضر القسمة اولوا القربي واليتامي والمساكين فارزقوهم منه یتیم و مسکین کے ساتھ "اولوا القربي" کا ذکر اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ "اولوا القربي" سے مراد ضرورت مند رشتہ دار ہیں نہ کہ مالدار رشتہ دار کہ جو یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ کسی قسم کا تناسب نہیں رکھتے_ آیت کے ذیل میں ان کے ساتھ اچھا اور محبت بھرا سلوک کرنے کی ترغیب دلائی گئي ہے اس سے بھی مذکورہ معنی کی تائید ہوتی ہے_

۲_ رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو میراث سے بہرہ مند کرتے وقت، ان کے ساتھ نیک اور محبت بھرا سلوک کرنا ضروری ہے_و اذا حضر القسمة ... فارزقوهم منه و قولوا لهم قولاً معروفاً

۳_ رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کی ضروریات کی طرف توجّہ اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا ضروری ہے_
اولوا القربي واليتامي والمساكين فارزقوهم منه و قولوا لهم قولاً معروفاً

٤_ بات چیت کرتے وقت ادب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_و قولوا لهم قولاً معروفاً "قول معروف" کا معنی وہ قول ہے جو عرف و شرع میں پسندیدہ ہو_ اس کو مؤدبانہ گفتگو بھی کہتے ہیں_

احکام: ۱

ارث: ارث کے احکام ۱

رشتہ دار: رشتہ داروں سے سلوک ۲، ۳; رشتہ داروں کی ضروریات پوری کرنا ۳; رشتہ داروں کے حقوق ۱، ۲

سخن: سخن میں ادب، ٤

ضرورت مند لوگ: ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا ۱، ۳

مساکین: مساکین سے سلوک ۲; مساکین کی ضروریات پوری کرنا ۲

معاشرت: آداب معاشرت ٤

یتیم: یتیم سے سلوک ۲، ۳; یتیم کی ضرورت پوری کرنا ۳

آیت(۹)

﴿ وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُواْ مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُواْ عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّهَ وَلْيَقُولُواْ قَوْلاً سَدِيدًا﴾

اور ان لوگوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ خود اپنے بعد ضعیف و ناتواں اولاد چھوڑ جاتے تو کس قدر پریشان ہوتے لہذا خدا سے ڈریں اور سیدھی سیدھی گفتگو کریں_

۱_ جو لوگ معاشرے کی طرف سے اپنے یتیم بچوں کے حقوق کی رعایت کے خواہاں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ دوسروں کے یتیم بچوں کے حقوق کا خیال رکھیں_ و لیخش الّذین لو ترکوا من خلفهم ذريّة ضعافاً خافوا علیهم فلیتّقُوا الله

پہلے جملے (لو ترکوا من خلفهم ذريّة ضعافاً) کے قرینے سے جملہ "فلیتقوا الله "کا معنی اس طرح ہوگا: "فلیتقوا الله فی امر الذّريّة الضعاف"یعنی جو لوگ اپنی موت کے بعد اپنے یتیم بچوں کے حقوق کے بارے میں پریشان ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے یتیم بچوں کے بارے میں تقوائے الہی اختیار کریں_

۲_ اپنی اولاد کے انجام کے بارے میں سرپرستوں کی ذمہ داري_ و لیخش الّذین لو ترکوا من خلفهم ذرّيةً ضعافاً

اولاد کے مستقبل کے بارے میں پریشانی اور ان کی نسبت احساس ذمہ داري، انسان کی ایک قدرتی حالت ہے کہ جس کی تائید خداوند متعال نے بھی کی ہے اور اپنے حکم کی بنا، تقوائے الہی (فلیتقّوا الله) کی رعایت کو قرار دیا ہے_

۳_ انسانی احساسات ،معاشرے کے یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنے کے بارے میں احساس ذمہ داری کا پیش خیمہ ہیں_ و لیخش الّذین لو ترکوا من خلفهم ذريّةً ضعافاً خافوا علیهم

٤_ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ترغیب دلانے کیلئے احساسات کی تحریک، ایک قرآنی طریقہ

ہے_و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً خافوا عليهم

۵_ یتیموں کے حقوق کا خیال نہ رکھنے کے بارے میں خداوند متعال کا خبردار کرنا_و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً ... فليتقوا الله

٦_ کردار و عمل میں عمل اور ردّ عمل کا قانون حکم فرما ہے_و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّةً ضعافاً خافوا عليهم

چونکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم دوسروں کے یتیموں کے حقوق کا خیال نہیں رکھوگے تو تمہارے یتیموں کے حقوق کا خیال بھی نہیں رکھا جائے گا_

۷_ دوسروں کے یتیموں کے حقوق کے بارے میں تقوي اختیار نہ کرنے سے معاشرے کی طرف سے اپنے یتیموں کے حقوق پائمال ہونے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً خافوا عليهم فليتّقوا الله

اس مطلب کی تائید امام صادق(ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے: يعني ليخش ان اخلفه في ذريّته كما صنع بهؤلاء اليتامي_ (۱)انسان اس بات سے ڈرے کہ اس کے یتیموں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو اس نے دوسرے یتیموں کے ساتھ کیا ہے_

۸_ خداوند متعال کا ان لوگوں کو خبردار کرنا جو یتیموں کو ان کی میراث سے محروم کرتے ہیں_للرّجال نصيب ... و للنساء نصيب ... و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ذرّيّة ضعافاً ... فليتّقوا الله گذشتہ آیت کے ساتھ اس آیت کے ارتباط کے مطابق، یتیموں کے بارے میں خوف اور وحشت کا موردنظر مصداق، انہیں ارث سے محروم کرنا ہے_

۹_ یتیموں کے حقوق پائمال کرنے والوں کیلئے دنیوی اور اخروی سزا و عقوبت کا منتظر ہونا_

و ليخش الّذين لو تركوا من خلفهم ... فليتّقوا الله جملہ "و ليخش..."دنیوی کیفر و سزا کی طرف اشارہ ہے اور جملہ "فليتّقوا الله "(خدا سے ڈرو)، اخروی عقوبت و عذاب پر دلالت کر رہا ہے_

۱۰_ کیفر الہی کی جانب توجّہ، دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنے کی راہ ہموار کرتی ہے_و ليخش ... فليتّقوا الله

---

۱)کافی ج۵ ص ۱۲۸ ح ۱، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۸ ح ۳۸.

۱۱_ یتیموں کے ساتھ اچھے اور متین انداز میں بات کرنا اور ان سے نیک سلوک کرنا ضروری ہے_ ولیقولوا قولاً سدیداً

۱۲_ یتیموں کے حقوق کا خیال رکھنے کی ضرورت کے بارے میں خداوند متعال کی خصوصی عنایت_ و لیخش الّذین ... ذرّیة ضعافاً ... و لیقولوا قولاً سدیداً

۱۳_ یتیم کے مال میں زیادتی و ظلم کرنے کی حرمت کا فلسفہ، یتیم کی زندگی اور استقلال کو دوام بخشنا اور انسانی نسل کو اس ظلم و ستم کے برے اثرات سے محفوظ رکھنا ہے_ و لیخش الذین امام رضا (ع) فرماتے ہیں: ...ففی تحریم مال الیتیم استبقاء الیتیم و استقلاله بنفسه و السلامة للعقب ان یصیبه ما اصابهم_[1] یتیم کے مال کو حرام کرنے کا فلسفہ، یتیم کی زندگی کو دوام بخشنا، اسے استقلال فراہم کرنا اور نسل انسانی کو اس طرح کے برے اثرات سے بچانا ہے_

احساسات: احساسات کا کردار ۳، ٤

احکام: احکام کا فلسفہ ۱۳

اخلاقی نظام: ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا لطف ۱۲; اللہ تعالی کی تنبیہ ۵،۸; اللہ تعالی کی طرف سے سزا ۱۰

اولاد: اولاد کا انجام ۲

بچہ: بچے کے حقوق ۱

بے تقوي ہونا: بے تقوي ہونے کے اثرات ۷

تجاوز: تجاوز کے اثرات ۷

تحریک: تحریک کے اسباب ۳

تربیت: تربیت کا طریقہ ٤

حقوق کا نظام: ۱، ۳

---

۱) عیون اخبار الرضا(ع) ج ۲ ص ۹۲ ح ۱ ب ۳۳ نور الثقلین ج ۱ ص ٤٤٧ ح ۷۲.

راہ و روش: راہ و روش کی بنیادیں ٦

روایت: ١٣

سزا: اخروی سزا ٩;دنیوی سزا ٩

عمل: عمل کے اثرات ٦;ناپسندیدہ عمل کے اثرات ٧

کلام: کلام کرنے کے آداب ١١

لوگ: لوگوں کے حقوق کی رعایت کرنا ٤، ١، ١٠

معاشرت: معاشرت کے آداب ١١

نسل: نسل کی بقاء ١٣

والدین: والدین کی ذمہ داری ٢

یاددہانی: یاددہانی کے اثرات ١٠،

یتیم: یتیم سے سلوک ١١;یتیم کے حقوق ١، ٣، ٧، ٨، ١٢;یتیم کے حقوق پر تجاوز ٥، ١٣;یتیم کے حقوق پر تجاوز کی سزا ٩

آیت(١٠)

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴾ جو لوگ ظالمانہ انداز سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں وہ در حقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب واصل جہنم ہوں گے_

١_ یتیموں کے مال میں ظالمانہ اور ناروا طریقے سے تصرف کرنے کی حرمت_انّ الّذین یأکلون اموال الیتامي ظلماً

٢_ ظالمانہ طور پر یتیم کا مال کھانا، در حقیقت آگ کھانے کے مترادف ہے_

انّ الذین یأکلون اموال الیتامي ظلماً انّما یأکلون فی بطونھم ناراً

۳_ یتیموں پر ظلم نہ ہونے کی صورت میں ان کے مال میں تصرف کرنا جائز ہے_ انّ الّذین یأکلون أموال الیتامي ظلماً

٤_ یتیموں کے مال کی حفاظت کرنے کی ضرورت کے بارے میں خداوند متعال کی خصوصی عنایت _

انّ الّذین یأکلون أموال الیتامي ظلماً انّما یأکلون فی بطونهم ناراً

٥_ انسان کے نیک و بد اعمال، اپنی ظاہری صورت کے علاوہ ایک حقیقت اور واقعیت کے حامل ہیں _

انّ الّذین یأکلون أموال الیتامي ظلماً انّما یأکلون فی بطونهم ناراً

٦_ ہر انسان، اپنی ظاہری صورت کے علاوہ بھی ایک حقیقت رکھتا ہے_ انّما یاکلون فی بطونهم ناراً

۷_ یتیموں کا مال ضائع کرنے والوں کا انجام، دہکتی ہوئي آگ ہے_ انّ الّذین یأکلون أموال الیتامي ظلماً ... و سیصلون سعیراً

۸_ جہنم میں دہکتی ہوئي اور شعلہ ور آگ ہے_ و سیصلون سعیراً

۹_ یتیم کے سرپرست کا اسکے مال میں، ذاتی منافع کیلئے اور واپس نہ کرنے کی نیت کے ساتھ تصرف کرنا، ظلم ہے_

انّ الذین یأکلون أموال الیتامي ظلماً امام کاظم(ع) نے یتیم کے مال میں تصرف کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ... لا ینبغی له ان یا کل الاّ القصد ... فان کان من نیّته ان لایردّه علیهم فهو بالمنزل الذی قال الله عزوجل: انّ الذین یاکلون اموال الیتامي ظلماً ...[1] سرپرست فقط میانہ روی کے ساتھ یتیم کے مال میں تصرف کر سکتا ہے ... اگر اس کی نیت یہ ہو کہ واپس نہ کرے تو وہ اللہ تعالی کے اس فرمان کا مصداق ہے: جو لوگ ظلم کے طور پر یتیموں کے اموال کھاتے ہیں ...

۱۰_ یتیموں کا مال ناروا طریقے سے کھانے والوں کا قیامت کے دن، اس حالت میں آنا کہ ان کے منہ سے شعلے نکلتے ہوں گے_ انّ الّذین یأکلون أموال الیتامي /قال رسول الله (ص) : یبعث اناس من قبورهم یوم القیامة تاجج افواههم نارا_(قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اپنی قبور سے اس حالت میں نکالا جائے گا کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے) آپ(ص) سے پوچھا گیا یہ کون لوگ ہیں ؟ آپ(ص) نے فرمایا: انّ الّذین یأکلون أموال الیتامي ظلماً ...[2]

---

۱)کافي، ج٥ ص١٢٨ ح٣ نور الثقلین ج ١ ص ٤٥٠ ح ٩٠

۲)تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢٢٥ ح٤٧ نور الثقلین ج ١ ص ٤٤٨ ح ٧٦.

آگ: آگ کھانا ۲

احکام: ۱، ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا لطف ٤

انسان: انسان کی حقیقت ٦

جہنم: آتش جہنم ۸

روایت: ۹، ۱۰

ظالمین: ظالمین کا انجام ۷، ظالمین کی سزا ۷

ظلم: ظلم کے موارد۹

عمل: برے عمل کی حقیقت ٥؛نیک عمل کی حقیقت ٥

غاصبین: غاصبینکا حشر ۱۰

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ۲

محرّمات: ۱

یتیم: مال یتیم پر تجاوز ۷؛مال یتیم سے استفادہ ۳؛مال یتیم غصب کرنے کی سزا ۱۰؛مال یتیم کا غصب ۱، ۲، ۹؛مال یتیم کی حفاظت ٤؛یتیم کے احکام ۳

آیت(۱۱)

﴿ يُوصِيكُمُ اللّهُ فِي أَوْلاَدِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الأُنثَيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاء فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِن كَا نَ لَهُ وَلَدٌ فَإِن لَّمْ يَكُن لَّهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلأُمِّهِ السُّدُسُ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَآؤُكُمْ وَأَبناؤُكُمْ لاَ تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعاً فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيما حَكِيمًا ﴾ اللہ تمھیں تمھاری اولاد کے بارے میں وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہوگا_ اب اگر لڑکیاں دو سے زیادہ ہیں تو انھیں تمام ترکہ کا دو تہائي حصہ ملے گا اور اگر ایک ہی ہے تو اسے آدھا اور مرنے والے کے ماں باپ میں سے ہرایک کیلئے چھٹا حصہ ہے اگر اولاد بھی ہو اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوں تو ماں کے لئے ایک تہائي ہے اور اگر بھائي بھی ہوں تو ماں کیلئے چھٹا حصہ ہے_ ان وصیتوں کے بعد جو کہ مرنے والے نے کی ہیں یا ان قرضوں کے بعد جو اس کے ذمہ ہیں_ یہ تمھارے ہی ماں باپ اور اولادہیں مگر تمھیں نہیں معلوم کہ تمھارے حق میں زیادہ منفعت رساں کون ہے_ یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ صاحب علم بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے_

۱_ خداوند متعال کا اولادکی وراثت اور اس کو تقسیم کرنے کی کیفیت کے بارے میں وصیت کرنا_

يوصيكم الله فى اولادكم

۲_ بیٹے کا وراثمیں سے حصہ، بیٹی کے حصے کے

دوبرابر ہے_ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین

٣_ جب میت کی فقط دو بیٹیاں ہوں تو ان کا میراث میں سے حصہ، دو تہائی ہوگا_ * للذکر مثل حظ الانثیین خداوند متعال نے ایک بیٹی اور دو سے زیادہ بیٹیوں کے حصے کی تصریح کی ہے اور دو بیٹیوں کے حصے کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا_ گویا ان کی میراث کا حصہ تعیین کرنے کیلئے فقط جملہ (للذکر...) پر اکتفا کیا ہے_ اس لحاظ سے جب بھی میت کے وارث، ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہو تو بیٹے کا حصہ دوتہائی ہوگا اور "للذکر..." کے مطابق ایک بیٹے کا جتنا حصہ ہوگا، دو بیٹیوں کا حصہ بھی اتنا ہی ہوگا_

٤_ وراثت کا مالکیت کے اسباب میں سے ہونا_ یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین

٥_ جب میت کی (بغیر کسی بیٹے کے) دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو ان بیٹیوں کا میراث میں سے حصہ دو تہائی ہوگا_
فان کنّ نساء فوق اثنتین فلهن ثلثا ما ترك

٦_ بیٹیوں کو میراث سے ملنے والا حصہ (دوتہائی) ان کے درمیان مساوی تقسیم ہوگا_
فان کنّ نساء فوق اثنتین فلهن ثلثا ما ترك چونکہ آیت ارث کے حصے بیان کررہی ہے اگر ان کے حصوں میں فرق ہوتا تو اسکی طرف اشارہ کیا جاتا_

٧_ اگر میت کی فقط ایک بیٹی ہو تو ترکے کا نصف حصہ اس کو ملے گا_ و ان کانت واحدة فلها النصف

٨_ اگر میت کا فقط ایک بیٹا ہو تو پورا ترکہ اسکی میراث ہے_ للذکر مثل حظ الانثیین ... و ان کانت واحدة فلها النصف

چونکہ ایک بیٹی کا حصہ نصف مال ہے لہذا "للذکر..." کے مطابق ایک بیٹے کا حصہ لڑکی کے دوگنا ہوگا یعنی تمام ترکہ اسکی میراث ہوگی_

٩_ اگر متعدد بیٹے ہوں تو میراث میں سے ان کا حصہ ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا_
للذکر مثل حظ الانثیین یہ کہ ہر بیٹے کا حصہ، بیٹی کے حصے سے دوگنا ہے، اس کا لازمہ یہ ہے کہ بیٹے برابر برابر حصہ لیں گے_

١٠_ ارث میں سے ایک بیٹے کے حصے اور چند بیٹوں کے حصے میں کوئی فرق نہیں_

للذكر مثل حظ الانثيين فان كنّ نساء ... فلهن ثلثا ما ترك و ان كانت واحدة فلها النّصف

ایک بیٹی کے حصے (فلها النّصف) اورچند بیٹیوں کے حصے (کنّ نسائً) میں تفاوت کا بیان کرنا اور بیٹوں کے سلسلہ میں ایسے فرض کا ذکر نہ کرنا، مندرجہ بالا مطلبکی طرف اشارہ ہے_

١١_ اگر میت کی اولاد ہو تو اسکے ماں باپ میں سے ہر ایک کا ارث میں سے چھٹا حصہ ہے_ و لابويه لكل واحد منهما السدس مما ترك ان كان له ولد

١٢_ اگر والدین ہی میت کے وارث ہوں تو ماں کا حصہ ایک تہائي (ثلث) اور باقی (دوتہائي) میت کے باپ کا حصہ ہے_ فان لم يكن له ولد و ورثه ابواه فلامّه الثلث جملہ "ورثہ ابواہ" سے ظاہر ہوتا ہے کہ میت کے وارث فقط والدین ہیں _بنابراین چونکہ والدہ کا حصہ ثلث (ایک تہائي) ہے تو بقیہ (دوتہائي) باپ کا حصہ ہوگا_

١٣_ میت کے چند بھائیوں کی موجودگی میں ماں کے تیسرے حصے کا چھٹے حصے میں تبدیل ہوجانا_

و ورثه ابواه فلامّه الثلث فان كان له اخوة فلامّه السدس مفسرین کے مطابق، "اخوة" سے مراد دو یا دو سے زیادہ بھائي ہیں_

١٤_ میت کے بھائیوں کا زندہ ہونا، ماں کے تیسرے حصے سے حاجب (مانع) ہونے کی شرط ہے_

و ورثه ابواه فلامّه الثلث فان كان له اخوة فلامّه السدس جملہ "فان کان ..."بھائیوں کے بالفعل موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے یعنی ان کا زندہ ہونا_

١٥_ میت کے باپ کا زندہ ہونا اور ارث لینے سے اس کا ممنوع نہ ہونا ماں کے تیسرے حصے سے، میت کے بھائیوں کے حاجب (مانع) ہونے کی شرط ہے_ و ورثه ابواه فلامه الثلث فان كان له اخوة فلامّه السدس

١٦_ اگر میت کے بھائي جنین (شکم مادر میں) ہوں تو ماں کے تیسرے حصے سے حاجب (مانع) نہیں ہوتے_*

و ورثه ابواه فلامّه الثلث فان كان له اخوة فلامّه السدس چونکہ "اخوة" کا انصراف ان بھائیوں میں ہے جو پیدا ہوچکے ہوں_

١٧_ اگر میت کے وارث فقط والدین ہوں اور میت کے بھائي بھی موجود ہوں تو ماں کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور باقی ترکہ باپ کا ہوگا_

فان لم یکن له ولد و ورثه ابواه فلامّه الثلث فان کان له اخوة فلامّه السدس

جملہ "فان کان لہ اخوۃ"ایک مقدر جملے پر متفرع ہے_ یعنی ماں کا ارث میں سے حصہ اس وقت ایک تہائی (تیسرا حصہ) ہے جب میت کے متعدد بھائي نہ ہوں لیکن اگر میت کے بھائي موجود ہوں توماں کا حصہ چھٹا ہوگا اور چونکہ فرض یہ ہے کہ میت کے وارث فقط والدین ہیں ، باقی حصہ باپ کا ہوگا_

۱۸_ میت کے ماں باپ یا اس کی اولاد موجود ہو تو میت کے بھائیوں کو میراث میں سے کچھ نہیں ملتا_

و ورثه ابواه فلامّه الثلث فان کان له اخوة فلامّه السدس چونکہ میت کے بھائیوں کی موجودگی میں (فان کان لہ اخوۃ) فقط اسکے ماں باپ کو اس کا وارث شمار کیا گیا ہے (و ورثہ ابواہ)_

۱۹_ میت کا فقط ایک بھائي، ماں کے تیسرے حصہ سے حاجب (مانع) نہیں بن سکتا_

جملہ "فان کان لہ اخوۃ"کے مفہوم سے پتہ چلتا ہے کہ اگر میت کا کوئي بھائي نہ ہو یا فقط ایک بھائي ہو تو اس کا وہی سابقہ سہم یعنی ایک تہائي اسے ملے گا_

۲۰_ میت کے دو بھائیوں کی موجودگی ماں کے تیسرے حصے سے حاجب(مانع) نہیں بن سکتي_

فان کان له اخوة فلامه السدس یہ اس بنا پر ہے کہ " اخوۃ" جمع ہونے کی وجہ سے دو بھائیوں کو شامل نہ ہو_

۲۱_ میت کی بہنیں ،ماں کے تیسرے حصے سے مانع (حاجب) نہیں بن سکتیں_ *فان کان له اخوة فلامّه السدس

۲۲_ ارث تقسیم ہونے سے پہلے، اس مال کو جس کی وصیت میت نے کی ہے اور اس کے دین کو اصل مال میں سے جدا کرنا ضروری ہے_ یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین ... من بعد وصیة یوصی بها او دینْ

"من بعد"جملہ "یوصیکم اللہ " کے متعلق ہے_ یعنی میت کی وصیت نافذ ہونے اور اس کا قرض ادا ہوجانے تک، خداوند متعال میراث کی تقسیم کا حکم جاری نہیں فرماتا_

۲۳_ انسان کے اپنے مال کے بارے میں وصیت کا (اسکی موت کے بعد) نافذ ہونا_ من بعد وصیة یوصی بها او دین

۲۴_ میت کا قرض ادا کرنے کیلئے اسکی جانب سے وصیت کرنے کی ضرورت نہیں_ من بعد وصیة یوصی بها او دین

۲۵_ میت کی وصیت پر عمل کرنا اور اس کا قرض ادا کرنا، ورثاء کیلئے اسکی میراث کا مالک بننے کی شرط ہے_
للّذکر مثل حظ الانثیین ... من بعد وصیة یوصی بها او دصین "للذّکر"، "لھن" اور ...کا لام، تملیک کیلئے ہے اور "من بعد وصیة" اس تملیک کے واقع ہونے کا ظرف ہے_

۲۶_ انسان کا اپنے ان اقرباء کو نہ پہچان سکنا جو اسے زیادہ نفع پہنچاتے ہیں اور اسکے زیادہ قریب ہیں_
اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایّھم اقرب لکم نفعاً انسان کا اپنے باپ اور بیٹے کے منافع میں موازنہ کرنے سے عاجز ہونا اور ان میں سے برتر کی تشخیص نہ دے سکنا_ اسکے اپنے رشتہ داروں کے نفع رسانی کی پہچان سے عاجز ہونے کی واضح ترین مثال ہے_

۲۷_ انسان، ارث کے حصے، تعیین کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا_ اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایھم اقرب لکم نفعاً

۲۸_ دنیا و آخرت کے لحاظ سے وارثوں کے نفع و نقصان کے معیار و میزان سے انسان کا آگاہ نہ ہونا، ان کیلئے صحیح طور پر ارث کے حصے مقرر کرنے میں انسان کے ناتوان ہونے کی دلیل ہے_ اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایھم اقرب لکم نفعاً

۲۹_ ارث چھوڑنے والوں کیلئے وارثوں کے نفع بخش ہونے کا میزان، میراث میں ان کے حصوں کے مختلف ہونے کا معیار ہے_ اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایّھم اقرب لکم نفعاً

۳۰_ والدین کے مقابلے میں اولاد کا میت کیلئے زیادہ نفع بخش ہونا_ * اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ایّھم اقرب لکم نفعاً
اگر زیادہ سے زیادہ ارث کا معیار، وارث کا زیادہ نفع بخشھونا ہو تو والدین کی نسبت اولاد کے حصے کا زیادہ ہونا، ان کے زیادہ فائدہ مند ہونے کی علامت ہے_

۳۱_ قرآن کریم میں مذکور ارث کے حصے، خداوند متعال کی جانب سے مقرر شدہ فرائض ہیں_ یوصیکم اللہ فی اولادکم ... فریضة من اللہ

۳۲_ ارث کے فرائض کی رعایت کرنے پر خداوند متعال کی تاکید_ یوصیکم اللہ فی اولادکم ... فریضة من اللہ

۳۳_ خداوند متعال علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_ ان اللہ کان علیما حکیماً

۳۴_ ارث کے مقرر شدہ حصوں کا سرچشمہ خداوند متعال کا علم و حکمت ہے_
یوصیکم اللہ فی اولادکم ... ان اللہ کان علیماً حکیماً

۳۵_ اسلام کے نظام حقوق کا سرچشمہ خداوند متعال کا علم و حکمت ہے_ یوصیکم الله فی اولادکم ... ان الله کان علیماً حکیما

۳۶_ قانون سازی میں علم و حکمت دو ضروری شرطیں ہیں_ یوصیکم الله فی اولادکم ... ان الله کان علیماً حکیماً

۳۷_ احکام الٰہی میں معیار و مصلحت کا ہونا_ اباؤکم و ابناؤکم لاتدرون ... ان الله کان علیماً حکیماً

۳۸_ ارث میں عورتوں کی نسبت، مردوں کے حصے کے دو گنا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مہر اور عورتوں کے اخراجات مردوں کے ذمہ ہیں_ للذکر مثل حظ الانثیین امام رضا (ع) نے مردوں کی نسبت عورتوں کے ارث میں سے حصے کے کم ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ... لانّ المراة اذا تزوجّت اخذت و الرجل یعطی ... لانّ الانثی من عیال الذّکر ان احتاجت ... و علیه نفقتها [۱] کیونکہ عورت جب شادی کرتی ہے تو مہر لیتی ہے اور مرد مہر دیتا ہے ... کیونکہ عورت اگر محتاج ہو تو مرد کے عیال میں شامل ہے ... اور اس پر اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے_

۳۹_ عورتوں کے ارث میں سے سہم کے نصف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورت; جہاد، نفقہ اور اپنے رشتہ داروں کے قتل خطا کے خون بہا سے معاف ہے_ خون بہا ان کے اقوام ادا کرتے ہیں_ للذّکر مثل حظ الانثیین

امام صادق (ع) عورت کے سہم ارث کے نصف ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ان المراة لیس علیها جهاد و لانفقة و لامعقلة وانما ذلك علی الرجال ...[۲] اس لئے کہ عورت پر نہ جہاد واجب ہے نہ نفقہ اور نہ خون بہا_ یہ تینوں چیزیں مردوں پر واجب ہیں_

۴۰_ میت کے مادری بھائی ماں کے ایک تہائی حصّے کے چھٹے حصے میں تبدیل ہونے کا سبب نہیں ہوتے بلکہ تیسرا حصّہ ملتا ہے_ امام صادق (ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ... اولئك الاخوة من الاب فاذا کان الاخوة من الام لم یحجبوا الام عن الثلث_ [۳] اس سے مراد پدری بھائی ہیں اور مادری بھائی ماں کے تیسرے حصے سے مانع نہیں بنتے_

۴۱_ میت کا بھائی یا بہن ماں کے ایک تہائی حصہ لینے سے مانع نہیں بنتے مگر یہ کہ دو بھائی یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں_ فان کان له اخوة فلامّه السدس

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۹۸ ح ۱ ب ۳۳ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۴۸ ح ۲.

۲) کافی ج ۷ ص ۸۵ ح ۳ نور الثقلین ج ۱ ص ۴۵۱ ح ۹۶. ۳) کافی ج ۷ ص ۹۳ ح ۷، نور الثقلین ج ۱ ص ۴۵۲ ح ۱۰۳.

امام صادق(ع) فرماتے ہیں: لایحجب عن الثلث الاخ والاخت حتی یکونا اخوین او اخ و اختین فان اللہ یقول "فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس" [۱] میت کا بھائی اور بہن ماں کے تیسرے حصّے سے حاجب نہیں بنتے مگر یہ کہ دو بھائی ہوں یا ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے کہ اگر میت کیلئے بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے۔

۴۲۔ اگر میت کی چار سے کم بہنیں ہوں تو ماں کے ایک تہائی حصے کے چھٹے حصے تک کم ہونے کا باعث نہیں بنتیں۔

فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ...اذا کنّ اربع اخوات حجبن الامّ عن الثلث لانھنّ بمنزلۃ الاخوین و ان کنّ ثلاثا لم یحجبن [۲] اگر بہنیں چار ہوں تو ماں کے تیسرے حصّے سے حاجب بنتی ہیں، کیونکہ وہ دو بھائیوں کی جگہ پر ہیں اور اگر تین ہوں تو حاجب نہیں بنتیں۔

۴۳۔ میت کی بہنیں، ماں کے ایک تہائی حصے کے چھٹے حصے تک کم ہونے کا باعث نہیں بنتیں۔ فان کان لہ اخوۃ فلامّہ السدس امام صادق(ع) نے میت کی دو بہنوں کی موجودگی میں، ارث میں سے ماں باپ کے حصّے کے بارے میں فرمایا: للامّ مع الاخوات الثلث ان اللہ قال: "فان کان لہ اخوۃ"و لم یقل فان کان لہ اخوات۔ [۳] بہنوں کے ہوتے ہوئے ماں کا تیسرا حصّہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: اگر میت کہ بھائی ہوں اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر میت کی بہنیں ہوں۔

۴۴۔ میت کی غیر شرعی وصیت قابل اجرا نہیں۔ من بعد وصیّۃ یوصی بھا او دصین امام صادق(ع) نے فرمایا: اذا اوصی الرجل بوصیۃ فلایحل للوصی ان یغیّر وصیّتہ ... الاّ ان یوصی بغیرما امر اللہ... [۴] اگر کوئی شخص وصیت کرے تو وصی کیلئے اس کی وصیت کو تبدیل کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ اس کی وصیت اللہ تعالی کے حکم کے مطابق نہ ہو...

۴۵۔ میت کی وصیت انجام دینے سے پہلے اس کا قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین امام صادق(ع) نے فرمایا: ان الدین قبل الوصیۃ ... [۵] قرض یقینا وصیت سے پہلے ہے۔

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۲۶ ح ۵۲ نور الثقلین ج ۱ ص ۴۵۳ ح ۲.۱۰۶) کافی ج ۷ ص ۹۲ ح ۲ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۴۹ ح ۶.

۳) تھذیب، شیخ طوسی ج ۹ ص ۲۸۳ ح ۱۳ ب ۲۵ مسلسل ۴.۱۰۲۵) تفسیر قمی ج ۱ ص ۶۵، بحار الانوار ج ۱۰۰ ص ۲۰۱ ح ۱، طبع ایران.

۵) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۲۶ ح ۵۵، نور الثقلین ج ۱ ص ۴۵۳ ح ۱۱۰.

احکـــام: ۲، ۳، ٤، ٥، ۷، ٦، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ١٤، ١٥، ١٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ٢٤، ۲۵، ٤٠، ١٤، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥ احکام کا فلسفہ ۲۸، ۲۹، ۳۷، ۳۸، ۳۹ ; احکام کی تشریع ۲۷، ۲۸;احکام کے مصالح ۳۷

ارث: ارث کی تقسیم ۱;ارث کے احکام ٤، ٥، ۷، ٦، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ١٤، ١٥، ١٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۲۷، ۳۲، ٤١، ٤٠، ٤٢، ٤٣ ;ارث کے احکام کا فلسفہ ۳۸، ۲۹، ۳۹;ارث کے حاجب ١٤، ١٥، ١٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣ ;ارث کے حصے ۳۱، ۳٤; ارث کے طبقات ١٤، ١٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ٤٠، ۲۹ ;

اسماء و صفات: حکیم ۳۳; علیم ۳۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۳٤، ۳۵; اللہ تعالی کی حکمت ۳٤، ۳۵; اللہ تعالی کے اوامر ۱، ۳۲

انسان: انسان کی جہالت ۲٦، ۲۸ اولاد: اولاد کی ارث ۱ ;اولاد کی قدر و قیمت ۳۰

باپ: باپ کا سہم ارث ۱۱، ۱۲، ١٥، ۱۷; باپ کی ارث ۱۸

بھائي: بھائی کا سہم ارث ۱۳، ۱٥; بھائی کی ارث ۱۸

بیٹا: بیٹے کا ارث میں حصہ ۲، ۸، ۹، ۱۰

بیٹي: بیٹی کا ارث میں حصہ ۲، ۳، ٥، ٦، ۷

جہالت: جہالت کے اثرات ۲۸ حقوق کا نظام: ۳۵ روایت: ۳۸، ۳۹، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥

عورت: عورت کا ارث میں حصہ ۳۸، ۳۹ ;عورت کے احکام ۳۹

قانون سازي: قانون سازی کی شرائط ۳٦;قانون سازی میں حکمت ۳٦;قانون سازی میں علم ۳٦

قرض: قرض کے احکام ۲۲، ۲٤ مالکیت: مالکیت کی شرائط ۲۵;مالکیت کے اسباب ٤

ماں: ماں کا ارث میں حصہ ۱۱، ۱۲، ۱۳، ١٤، ١٥، ۱۷، ۱۹، ٤١، ٤٢، ٤٣;ماں کی ارث ١٦، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ٤٠

مرد: مرد کا ارث میں حصہ ۳۸ میت: میت کا قرض ٤٥

والدین: والدین کی قدر و قیمت ۳۰

وصیت: قرض کی وصیت ۲٤ ; وصیت کے احکام ۲۲، ۲۳، ۲۵، ٤٤، ٤٥

آیت(۱۲)

﴿ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِ ن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلاَلَةً أَو امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوَاْ أَكْثَرَ مِن ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاء فِي الثُّلُثِ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللهِ وَاللهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ﴾

اور تمھارے لئے تمھاری بیویوں کے ترکہ کا نصف ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو_ پس اگر ان کی اولاد بھی ہے تو ان کے ترکہ میں سے تمھارا چو تھائي حصہ ہے ان کی وصیتوں یا قرضوں کے بعد او ران کے لئے تمھارے ترکہ میں سے چو تھائي حصہ ہے اگر تمھاری اولاد نہ ہو اور اگر تمھاری اورلاد بھی ہے تو ان کے لئے تمھارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے ان وصیتوں کے بعد جو تم نے کی ہیں یا قرضوں کے بعد اگر قرض ہے_ اور اگر کوئي مرد یا عورت اپنے کلالہ (مادری بھائي یا بہن) کا وارث ہورہا ہے_ اور ایک بھائي یا ایک بہن ہے تو ہر یک کے لئے چھٹا حصہ ہے اس وصیت کے بعد جو کی گئي ہے یا قرضہ کے بعد بشرطیکہ وصیت یا قرضہ کی بنیاد ورثہ کو ضرر پہنچانے پر نہ ہو_ یہ خدا کی طرف سے وصیت ہے خدا ہر شے کا جاننے والا اور ہر کام کو حکمت کے مطابق انجام دینے والا ہے_

۱_ بیوی کے ترکے میں سے شوہر کا سہم ارث، نصف مال ہے بشرطیکہ بیوی کی کوئي اولاد نہ ہو_

و لکم نصف ما ترك ازواجكم ان لم يكن لهنّ ولد

۲_ بیوی کے ترکے میں سے شوہر کا سہم ارث ،چوتھائی ہے_ یہ اس صورت میں ہے کہ جب بیوی کی اولاد ہو_
فان کان لھنّ ولد فلکم الرّبع مما ترکن

۳_ اگر شوہر کی کوئی اولاد نہ ہو تو اسکے ترکے میں سے بیوی کا حصہ ایک چوتھائی ہے_ و لھنّ الرّبع مما ترکتم ا ن لم یکن لکم ولدٌ

٤_ اگر شوہر کی اولاد ہو تو اسکے ترکے میں سے بیوی کا حصہ آٹھواں ہے_ فان کان لکم ولد فلھنّ الثمن ممّا ترکتم

٥_ اگر میت کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو اور فقط ایک بہن یا ایک بھائی یا پھر ایک بہن اور ایک بھائی ہو تو ہر ایک کے لئے ارث میں سے چھٹا حصہ ہے_ و ان کان رجل یورث کلالة او امرا ة و لہ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس "رجل'، "کان"کا اسم ہے اور "یورث"اسکی صفت ہے اور "کلالة"کان کی خبر ہے_ "کلالة" سے مراد وہ شخص ہے جس کا باپ اور اولاد نہ ہو_ اور گذشتہ آیت میں موجود کلمہ "ورثہ ابواہ" سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے بھی بہن و بھائی ارث نہیں لیتے_بنابرایں بہن و بھائی اس وقت ارث لیں گے کہ جب طبقہ اول میں سے کوئی بھی وارث نہ ہوں_ جملہ "فلکل واحد: ..."اور جملہ "فان کانوا اکثر ..."سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر میت کی ایک بہن اور ایک بھائی بھی ہو تو ہر ایک کا سہم ارث چھٹا ہوگا_

٦_ اگر میت (خواہ عورت ہو یا مرد) کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو اور اسکے ایک سے زیادہ بہن اور بھائی ہوں تو ان سب کا ارث میں حصہ، ایک تہائی ہوگا_ فان کانوا اکثر من ذلك فھم شرکاء فی الثلث جمع کی ضمائر (کانوا ... فھم) کی وجہ سے "اکثر"سے مراد یہ ہے کہ مجموعی طورپر وہ تین یا اس سے زیادہ ہوں_ خواہ سب بہنیں ہوں یا سب بھائی یا پھر مختلف ہوں_

۷_ میت کے بھائیوں اور بہنوں کا سہم ارث، ان کے درمیان بطور مساوی تقسیم ہوگا_

فان کانوا اکثر من ذلك فھم شرکاء فی الثلث عورت مرد میں فرق کئے بغیر ایک بہن اور بھائی کا مساوی حصہ کہ جس کا ذکر گذشتہ آیت (اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس) میں ہوا ہے ہوسکتا ہے اس بات کی تائید ہو کہ کلمہ "شرکائ"میت کے بہنوں اور بھائیوں کے سہم کے مساوی ہونے کا بیان ہے_

۸_ ارث تقسیم ہونے سے پہلے میت جو مال چھوڑ جائے، اس میں سے جس کی وصیت کی گئی ہے اور

جو قرض اس کو دینا ہے وہ اصل مال سے جدا کرنا ہوگا_من بعد وصيّة يوصين بها ا و دصين ... من بعد وصيّة توصون بها او دصين ... من بعد وصيّة يوصي بها ا و دين

۹_ارث کا، مالکیت کے اسباب میں سے ہونا_و لكم نصف ما ترك ... فلكم الرّبع ... و لهن الرّبع ... فلهنّ الثّمن ... فهم شركاء فى الثلث

۱۰_میت کی وصیت پر عمل کرنے اور اس کا قرض ادا کرنے کے سلسلے میں اہتمام کرنا ضروری ہے_
من بعد وصيّة يوصين بها ا و دين ... من بعد وصيّة توصون بها او دين ... من بعد وصيّة يوصي بها او دين
مسئلہ وصیت اور دصین کا تکرار، اس کی خاص اہمیت پر دلالت کرتا ہے_

۱۱_وصیت اس طرح نہ ہو کہ جو وارث کیلئے نقصان دہ ثابت ہو_من بعد وصيّة ... غيرمضار ہوسکتا ہے کلمہ "غیر مضار" وصیت و دصین دونوں کیلئے حال ہو_ اور اصطلاحاً کہا جاتا ہے کہ ذوالحال، احد الامرین ہے جو انتزاعی عنوان ہے_ یعنی میت کی وصیت یا اس کا قرض، نقصان دہ و ضرر رساں نہ ہو_ اور ہوسکتا ہے مورث کا حال ہو_یعنی وہ اپنی وصیت اور دصین کے ذریعے وارث کیلئے ضرر و نقصان نہ پہنچائے_

۱۲_جو وصیت وارث کے ضرر و نقصان میں ہو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں_من بعد وصيّة يوصى بها ا و دين غيرمضارّ کلمہ "غیر مضار" ایک طرف وصیت کرنے والے کا فریضہ معین کر رہا ہے کہ مبادا اسکی وصیت، وارث کے ضرر و نقصان میں ہو اور دوسری طرف جو وصیتیں ضرر و نقصان کا باعث بنیں انہیں غیر معتبر قرار دے رہا ہے_

۱۳_قرض ایسا نہ ہو جو وارث کیلئے نقصان دہ ثابت ہو_ا و دين غيرمضارّ

۱٤_میت کے قرضے اگر وارث کے نقصان و ضرر میں ہوں تو ان کا ادا کرنا ضروری نہیں_من بعد وصيّة يوصي بها او دين غيرمضارّ "دیون" سے مراد ایک عام معنی ہے جو نسیہ (ادھار) پر مشتمل معاملات کو بھی شامل ہے_بنابرایں اگر میت نے کوئی ایسا معاملہ انجام دیا تھا جو نسیہ (ادھار) پر مشتمل تھا اور یہ معاملہ ضرر رساں اور نقصان دہ تھا تو ورثاء دیون کو ادا نہ کرنے کا حق رکھتے ہیں یعنی معاملہ کو فسخ کرسکتے ہیں_

۱۵_ دوسروں کو ضرر پہچانے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_ من بعد وصيّة يوصي بها او دين غيرمضار "دصيۡن اور وصیت" کو جتنی اہمیت دی گئي ہے اسکے باوجود اگر وہ دوسروں کیلئے ضرر رساں و نقصان دہ ثابت ہو تو غیر معتبر ہے اور اس سے بچنا ضروری ہے_ لہذا دصین اور وصیت کے علاوہ دوسرے معاملات میں تو بطریق اولي دوسروں کے نقصان و ضرر سے پرہیز کرنا ہوگا_

۱۶_ خداوند متعال کا ارث کے احکام و حدود، میت کی وصیت پر عمل کرنے اور اسکے ادا کرنے کے بارے میں لوگوں کو سخت تاکید کرنا_ و لكم نصف ما ترك ... وصيّة من الله "وصية" مفعول مطلق ہے اور ہوسکتا ہے ان تمام قوانین و احکام کے بارے میں تاکید ہو جو گذشتہ آیات میں بیان ہوئے ہیں_

۱۷_ خداوند متعال کا، قرض اور وصیت کے ذریعے وارثوں کو ضرر و نقصان نہ پہنچانے کے بارے میں سخت تاکید کرنا_ من بعدوصيّة يوصى بها او دين غيرمضارّ وصيّة من الله یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "وصية" آیت کے آخری حصے کی تاکید ہو جو دین اور وصیت کے ذریعے وارث کو ضرر نہ پہنچانے کے بارے میں ہے_

۱۸_ خداوند متعال علیم (بہت زیادہ جاننے والا) اور حلیم (بہت بردبار) ہے_ والله عليم حليم

۱۹_ خداوند متعال کا مؤمنین کو میت کے دصین، وصیت اور ارث کے قوانین کے بارے میں خبردار کرنا_
و لكم نصف ما ترك من بعد وصيّة ... والله عليم حليم

۲۰_ میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں، اسکے پوتے پوتیاں اولاد کے بجائے ارث لیتے ہیں_ اور شوہر و بیوی اور ماں و باپ کے سہام میں کمی کا باعث بنتے ہیں_ فان كان لكم ولدٌ امام باقر(ع) و امام صادق(ع) فرماتے ہیں: ...فان لم يكن له ولد و كان ولد الولد ذكوراً كانوا او اناثاً فانّهم بمنزلة الولد ... و يحجبون الابوين والزوج والزوجة عن سهامهم الاكثر ... اگر میت کی اولاد نہ ہو اور اولاد کی اولاد ہو، لڑکے ہوں یا لڑکیاں وہ اولاد کی جگہ پر ہیں ... اور ماں باپ اور زوج و زوجہ کے بڑے حصے سے مانع بن جائیں گے[1]

---

۱) تھذیب، شیخ طوسی ج ۹ ص ۲۸۹ ح ۳ ب ۲۷ مسلسل ۱۰۴۳ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۵۱، ح ۸.

۲۱_ میراث میں کلالہ کا سہیم ہونا اس صورت میں ہے کہ جب میت کے ماں ، باپ اور اولاد نہ ہو_

و ان كان رجل يورث كلالة امام صادق(ع) فرماتے ہیں: الكلالة ما لم يكن ولد و لاوالد_[۱] کلالہ اس وقت وارث بنتا ہے جب میت کا باپ اور اولاد نہ ہو_

۲۲_ فقط میت کے وہ بہن بھائي جو ماں کی طرف سے ہیں میراث کے چھٹے حصے کے وارث ہیں یا ایک تہائي میں شریک ہیں_و ان كان رجل يورث كلالة او امرا ة و له اخ ا و اخت فلكل واحد منهما السدس ... فهم شركاء فى الثلث

امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود کلالہ کے بارے میں فرمایا:...انّما عنى بذلك الاخوة و الاخوات من الامّ خاصة_[۲] اس سے اللہ تعالی کی مراد میت کے صرف مادری بہن بھائي ہیں_

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱٦، ۲۰، ثرات ۹;ارث کے ۲۱، ۲۲

ارث: ارث کی اہمیت ۱۹;ارث کی تقسیم ۸; ارث کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۱٦، ۲۰، ۲۱، ۲۲; ارث کے طبقات ٥، ٦، ۲۰، ۲۱، ۲۲

اسماء و صفات: حلیم ۱۸; علیم ۱۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ۱۹; اللہ تعالی کے اوامر ۱٦، ۱۷

باپ: باپ کا ارث میں سہم ۲۰

بھائي: بھائي کا سہم ارث ٥، ٦، ۷

بہن: بہن کا ارث میں حصہ ٥،٦،۷

خالہ: الہ کا ارث میں سہم،۱٤

روایت: ۲۰، ۲۱، ۲۲

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ اٹھ جانے کے اسباب ۱٤

ضرر: ضرر اور شرعی فریضے کا اٹھ جانا ۱٤

---

۱)کافی ج۷ص۹۹ح۳،نورالثقلین ج ۱ ص٤٥٥ح۱۱۹_۲.۱۱۸)کافي، ج۷ص ۱۰۱ ح۳نورالثقلین ج ۱ ص٤٥٥ ح۱۲۰.

کلالہ: کلالہ کی ارث ۲۱

مالکیت: مالکیت کے اسباب ۹

ماموں: ماموں کا ارث میں حصہ، ۲۲

ماں: ماں کا ارث میں حصہ ۲۰

مؤمنین: مؤمنین کو خبردار کرنا، ۱۹

میاں بیوی: میاں بیوی کا ارث میں حصہ ۱، ۲، ۳، ٤، ۲۰

میت: میت کا قرض ۸، ۱۰، ۱۳، ۱٤، ۱٦، ۱۷، ۱۹

نقصان پہنچانا: نقصان پہنچانے پر سرزنش ۱۵

وصیت: وصیت پر عمل ۱۰، ۱۲، ۱٦; وصیت کی اہمیت ۱۹; وصیت کی شرائط ۱۷; وصیت کے احکام ۱۱، ۱۲

آیت(۱۳)

﴿ تِلْكَ حُدُودُ اللهِ وَمَن يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

یہ سب الہی حدود ہیں اور جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے گا خدا اسے ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور درحقیقت یہی سب سے بڑی کامیابی ہے _

۱_ میت کی وصیت پر عمل کرنا، اس کا قرض ادا کرنا اور ارث کے احکام و قوانین پر عمل کرنا حدود الہی ہیں_

تلك حدود الله "تلک" ان تمام احکام کی طرف اشارہ ہے جو ارث کی آیات میں بیان ہوئے ہیں_

۲_ خدا اور اسکے رسول(ص) کی اطاعت، جنت میں داخل ہونے اور اس میں ہمیشہ رہنے کا سبب ہے_
و من يطع الله و رسوله يدخله جنّات ... خالدين فيها

۳_ پیغمبر اکرم(ص) کی اطاعت، خداوند متعال کی اطاعت ہے_ تلك حدود الله و من يطع الله و رسوله

"رسول"کا اس ضمیر کی طرف اضافہ ہونا جو "الله "کی طرف پلٹتی ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ رسول اکرم (ص) کی اطاعت اسلئے لازم قرار دی گئي ہے کہ آپ(ص) خدا کے رسول(ص) اور پیام رساں ہیں لہذا درحقیقت اطاعت رسول(ص) ،خداوند متعال کی اطاعت ہے_

٤_ ارث کے احکام پر عمل، خداوند متعال اور رسول اکرم (ص) کی اطاعت ہے اور بہشت میں داخل ہونے کا سبب ہے_ يوصيكم الله فى اولادكم ... و من يطع الله و رسوله يدخله جنّات "من يطع ..."کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک، ارث کے احکام و قوانین کا لحاظ رکھنا ہے_

٥_ بہشت میں بہتی نہروں کا موجود ہونا_ جنّات تجرى من تحتها الانهار

٦_ بہشت کا متعدد اور جاودانی ہونا_ يدخله جنّات تجرى من تحتها الانهار ... خلدين فيها اہل بہشت کے بہشت میں دائمی قیام کا لازمہ خود بہشت کی جاودانی ہے_

۷_ مؤمنین کو ارث کے احکام و قوانین پر عمل کرنے اور انہیں نافذ کرنے کی ترغیب و تشویق_ تلك حدود الله و من يطع الله و رسوله يدخله جنّات

۸_ بہشت جاوداں میں داخل ہونا، عظیم سعادت ہے_ يدخله جنّات ... و ذلك الفوز العظيم

۹_ حدود الہی (ارث کے قوانین و احکام وغیرہ) کی رعایت اور خدا و رسول(ص) کی اطاعت، عظیم سعادت و کامیابی ہے_ تلك حدود الله و من يطع الله و رسوله ... و ذلك الفوز العظيم

ہوسکتا ہے "ذلک"خدا و رسول(ص) کی اطاعت کی طرف اشارہ ہو کہ اسکے موارد میں سے ایک، ارث کے قوانین و احکام اور حدود الہی کی رعایت کرنا ہے_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی اطاعت ۲، ۳، ٤، ۹

احکام: ۱، ٤، ۷، ۹

ارث: ارث کے احکام ۱، ٤، ۷، ۹

اطاعت: اطاعت کے اثرات ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اطاعت ۳،۲، ٤، ۹; اللہ تعالی کی حدود ۱، ۹

بہشت: بہشت کا متعدد ہونا ٦; بہشت کی ابدیت ٦، ۸; بہشت کی نعمات ٥; بہشت کی نہریں ٥; بہشت کے موجبات ٤،۲ ; بہشت میں جاودانی ۲

رُشد: رُشد کے اسباب ۹

سعادت و کامیابي: سعادت و کامیابی کے اسباب ۹; سعادت و کامیابی کے موانع ۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل ۷

میّت: میت کا قرض ۱

وصیّت: وصیت پر عمل ۱

آیت(۱۴)

﴿ وَمَن يَعْصِ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾

اور جو خدا و رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے حدود سے تجاوز کر جائے گا خدا اسے جہنم میں داخل کردے گا اور وہ وہیں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن عذاب ہے _

۱_ خدا و رسول(ص) کی نافرمانی اور حدود الہی سے تجاوز، جہنم کی آگ میں داخل ہونے اور اس میں ہمیشہ رہنے

کا سبب ہے_و من یعص اللہ و رسولہ و یتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً

۲_ پیغمبر اکرم(ص) کی نافرماني، خداوند متعال کی نافرمانی ہے_و من یعص اللہ و رسولہ و یتعدّ حدودہ

۳_ حدود الہی سے تجاوز، خداو رسول(ص) کی نافرمانی ہے_و من یعص اللہ و رسولہ و یتعدّ حدودہ

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "یتعدّ حدودہ"کا "یعص اللہ و رسولہ"پر عطف، عطف تفسیری ہو_

٤_ ارث کے احکام پر عمل نہ کرنا، خدا و رسول(ص) کی نافرمانی اور آتش جہنم میں ہمیشہ رہنے کا سبب ہے_

تلک حدود اللہ ... و من یعص اللہ و رسولہ و یتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً خالداً فیہا

۵_ خداوند متعال کا مؤمنین کو، ارث کے احکام و قوانین الہی کے نافذنہ کرنے کے سلسلے میں خبردار کرنا_

تلک حدود اللہ ... و من یعص اللہ و رسولہ و یتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً

٦_ حدود الہی سے دائمی تجاوز اور مسلسل نافرمانی آتش جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کا سبب ہے_

و من یعص اللہ ... و یتعدّ حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا

۷_ اہل اطاعت کا بہشت سے بہرہ مند ہونا اور نافرمانوں کا آگ میں مبتلا ہونا، خداوند متعال کے ارادہ سے ہے_

و من یطع اللہ ... یدخلہ جنات: ... و من یعص اللہ ... یدخلہ ناراً

۸_ اہل بہشت کا بہشت میں باہمی انس و محبت اوردوستی و ہم نشینی کرنا اور اہل جہنم کا جہنم میں تنہا ہونا_*

خلدینص فیہا ... خلدا فیہا بہشتیوں کیلئے "خالدین" کا جمع لایا جانا اور جہنمیوں کیلئے "خالداً" مفرد لایا جانا، مذکورہ مفہوم پر دلالت کرتا ہے_

۹_ ذلت آمیز دائمی عذاب، خدا و رسول(ص) کے فرامین کی نافرمانی کرنے اور حدود الہی سے تجاوز کرنے کی سزا ہے_

و من یعص اللہ و رسولہ ... و لہ عذاب مّہین

۱۰_ حدود الہی سے تجاوز اور خدا و رسول(ص) کی نافرمانی جب سرکشی و عصیان کی بنا پر ہو تو ابدی آگ میں رہنے کا موجب ہے_*و من یعص اللہ ... و لہ عذاب مہین

کلمہ "مھین" کا معنی ذلیل کرنے والا ہے_ چونکہ اللہ تعالی کے عذاب، انسان کے گناہ سے تناسب رکھتے ہیں_ لہذا عصیان سے مراد وہ نافرمانی ہے جو طغیان و سرکشی کی بنا پر ہو_

۱۱_ خدا و رسول (ص) کی دائمی نافرمانی قیامت کے دن، بدنی اور روحی عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_

و من یعص اللہ ... یدخلہ ناراً ... و لہ عذاب مھین آگ میں دخول، ان کا بدنی عذاب ہے اور ذلیل کنندہ عذاب، روحی عذاب ہے_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی نافرمانی ۱، ۲، ۳، ٤، ۱۰، ۹، ۱۱

ارث: ارث کے احکام ٤، ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۷; اللہ تعالی کی حدود ۱; اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ۳، ٦، ۹; اللہ تعالی کی مشیت ۷; اللہ تعالی کی نافرمانی ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۹، ۱۰، ۱۱

اہل اطاعت: اہل اطاعت کا انجام ۷

اہل بہشت: اہل بہشت کے فضائل ۸

اہل جہنم: اہل جہنم کی ذلت ۸

جہنم: جہنم کے موجبات ٦، ۱; جہنم میں ہمیشہ رہنا ۱، ٤، ۱۰، ٦

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل نہ کرنا ۵

عذاب: عذاب کے مراتب ۹

عصیان: عصیان کی سزا ۹، ۱۰; عصیان کے اثرات ٦، ۱۰، ۱۱; عصیان کے اسباب ۳

عصیان کرنے والے: عصیان کرنے والوں کا انجام ۷

گناہگار: گناہگار اور قیامت کا دن ۱۱

مؤمنین: مؤمنین کو خبردار کرنا ۵

آیت(۱۵)

﴿ وَاللاَّتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِن نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُواْ عَلَيْهِنَّ أَرْبَعةً مِّنكُمْ فَإِن شَهِدُواْ فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّىَ يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّهُ لَهُنَّ سَبِيلاً﴾

اور تمھاری عورتوں میں سے جو عورتیں بدکاری کریں ان پر اپنوں میں سے چار گواہوں کی گواہی لو اور جب گواہی دے دیں تو انھیں گھروں میں بند کردو۔یہاں تک کہ موت آجائے یا خدا ان کے لئے کوئی راستہ مقرر کردے۔

۱۔ زنا کا ارتکاب کرنے کی صورت میں عورت کی سزا حبس ابد ہے۔واللاتی یا تین الفاحشة من نسائكم ... فامسکوهنّ فی البیوت "الفاحشۃ"کا معنی بُرا کام ہے اور اس کا الف و لام اس خاص عمل کی طرف اشارہ ہے جو مورد کی مناسبت سے زنا ہے اور"مساحقہ"کو بھی شامل ہوسکتا ہے۔

۲۔ مساحقہ(ہم جنس پرستي) کی صورت میں عورت کی سزا حبس ابد ہے۔*واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائكم ... فامسکوهنّ فی البیوت

۳۔ اگر زناکار اور ہم جنس پرست عورت مسلمان ہو تو اسکی سزا حبس ابد ہے۔واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائكم اگر "کُم"اسلامی معاشرے سے خطاب ہو تو "نسائ"سے مراد مسلمان عورتیں ہیں۔

٤۔ عورتوں کے فحشا (زنا اور ہم جنس پرستي) کے اثبات کیلئے چار مرد مسلمانوں کی گواہی ضروری ہے۔

واللاّتی یا تین الفاحشة من نسائكم فاستشهدوا علیهن اربعة منكم کلمہ "اربعۃ"کو مؤنث لانا، دلالت کرتا ہے کہ اس سے مراد رجال (مرد) ہیں اور "منکم" ان

مردوں کے مسلمان ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۵_ زنا اور مساحقہ(چپٹ بازي) انتہائي بُرا فعل ہے_ واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم

"فاحشۃ" لغت میں انتہائي بُرے عمل کو کہتے ہیں اور مذکورہ آیت میں زنا اور مساحقہ کو فاحشۃ سے تعبیر کیا گیا ہے_

٦_ فحشاء (زنا اور عورتوں کی چپٹ بازي) کی سزا کی شرط یہ ہے کہ انہوں نے یہ فعل اپنے اختیار سے انجام دیا ہو_
واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم

۷_ حبس ابدان شادی شدہ عورتوں کے فحشاء (زنا وچپٹ بازي) کی سزا ہے جن کے شوہر مسلمان ہوں_

و اللاتی یاتین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوهنّ فی البیوت حتّي یتوفیهنّ الموت اگر "کُم" سے مراد مسلمان مرد ہوں تو بظاہر "نسائ" سے مراد ان کی بیویاں ہیں_ بنابرایں مذکورہ حکم، بے شوہر عورتوں کو شامل نہیں ہوگا_

۸_ بدچلنوں کی سزاؤں میں سے ایک، انہیں قید کرنا ہے_ واللاّتی یاتین الفاحشة ... فامسکوهنّ فی البیوت

۹_ فحشاء (زنا اور مساحقہ) کی اطلاع ملنے پرچار مسلمان مردوں کو گواہی کیلئے دعوت دینا ضروری ہے_*

واللاّتی یاتین الفاحشة ... فاستشهدوا علیهن اربعة منکم جملہ "فاستشهدوا" ہوسکتا ہے شہادت دینے کیلئے دعوت دینے کے معنی میں ہو_

۱۰_ عورتوں کے فحشاء کا گواہ گواہی دینے سے انکار کرسکتا ہے_ واللاّتی یا تین الفاحشة ... فان شهدوا

بظاہر جملہ "فان شهدوا" کا معنی یہ ہے کہ گواہ ادائے شہادت یا اس سے انکار میں مختار ہے اور شرعاً شہادت دینا اس کیلئے ضروری نہیں ہے_

۱۱_ عورتوں کے زنا اورچپٹ بازی کی حبس ابد والی سزا، چار مسلمان مردوں کی شہادت سے مشروط ہے_

واللاّتی یاتین الفاحشة ... فاستشهدوا علیهنّ اربعة منکم فان شهدوا "منکم" کے مخاطب مسلمان ہیں_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ فحشاء کے بارے میں شاہد بھی مسلمان ہونے چاہییں اورچونکہ ضمیر مذکر استعمال ہوئي ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ زنا اور ہم جنس پرستی کے گواہ مرد ہونے چاہییں_

۱۲_ حاکم اپنے علم کی بنا پر زناکار اورچپٹ باز عورت کو

سزا نہیں دے سکتا_* واللاّتی یاتین الفاحشة ... فان شهدوا مفہوم جملہ "فان شھدوا" یہ ہے کہ چار گواہ نہ ہونے کی صورت میں، کوئي سزا (حبس ابد وغیرہ) نہیں ہوگي_ خواہ حاکم (قاضي) کو علم ویقین ہی کیوں نہ حاصل ہوجائے_ چونکہ غالباً قاضی کو دو یا تین عادل گواہوں کی گواہی سے علم حاصل ہوجاتا ہے_

١٣_ دین اسلام کا مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کو خصوصی اہمیت دینا_ واللاّتی یاتین الفاحشة ... فاستشهدوا علیهنّ اربعة منکم چونکہ اسلام میں زنا کے اثبات کیلئے چار مسلمان مردوں کی گواہی ضروری ہے اگر چار مسلمان مرد گواہی نہ دیں تو تہمت لگانے والے کو مجرم سمجھا جاتا ہے_

١٤_ خداوند متعال کا زنا کی سزا (حبس ابد) کے نسخ کی نوید دینا_ واللاّتییاتین الفاحشة ... فامسکوهن ... او یجعل الله لهنّ سبیلا

١٥_ خداوند متعال کا ان عورتوں کیلئے حبس ابد سے کم تر سزا مقرر کرنے کا وعدہ دینا کہ جو زنا یا چپٹ بازی کی مرتکب ہوتی ہیں_ حتّي یتوفیهُنّ الموت او یجعل الله لهُنّ سبیلا جملہ "او یجعل الله ..." سے ظاہر ہوتا ہے کہ زناکار عورتوں کیلئے کوئي دوسری سزا مقرر ہوگی اور "لھنّ" میں لام اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ سزا، حبس دائم سے کم تر ہوگي_

١٦_ احکام الہی میں نسخ کا امکان_ او یجعل الله لهنّ سبیلاً

١٧_ عورتوں کے فحشا کے بارے میں حبس ابد (عمر قید) کا حکم، خدا کے اس حکم سے نسخ ہوا ہے کہ انہیں تازیانے لگائے جائیں_ واللاّتی یا تین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوهنّ فی البیوت حتّي یتوفیهنّ الموت او یجعل الله لهن سبیلاً امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں "سبیل" کے بارے میں فرمایا: منسوخة و السبیل هو الحدود_ [1] یہ آیت منسوخ ہے اور سبیل سے مراد حدود ہے_

١٨_ عورتوں کے فحشاء کا منسوخ شدہ حکم "حبس ابد اور گفتگو و ہم نشینی سے محرومیت ہے"_

فامسکوهنّ فی البیوت امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: هذه منسوخة ... کانت المرا ة ... ادخلت بیتاً و لم تحدث و لم تکلم و لم تجالس و اوتیت فیه بطعامها و

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢٢٧ ح ٦٠. تفسیر برهان ج ١ ص ٣٥٣ ح ٢.

شراہھا حتي تموت ... [1] یہ آیت منسوخ ہوچکی ہے ... ہوتا یہ تھا کہ عورت کو گھر میں داخل کردیا جاتا نہ وہ کسی سے بات کرسکتی نہ کسی کے ساتھ بیٹھ سکتی وہیں پر اسے کھانا پینادے دیا جاتا یہاں تک کہ وہیں پر مرجاتي۔

۱۹_ باکرہ لڑکیوں کے فحشا کی سزا سو تازیانے اور ایک سال جلاوطنی ہے اور شادی شدہ عورتوں کے فحشا کی سزا سو تازیانے اور سنگسار کرنا ہے_او يجعل الله لهن سبيلا حضرت رسول خدا (ص) نے فرمایا: قد جعل الله لهن السبيل البكر بالبكر جلد مأة و تغريب عام والثيب بالثيب جلد مأة والرجم_[2] اللہ تعالی نے ان کیلئے یہ سبیل قراردی کہ اگر غیر شادی شدہ فحشا کا ارتکاب کریں تو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ان کی سزا ہے اور اگر شادی شدہ فحشاء کا ارتکاب کرے تو ان کی سزا سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے_

آبرو: آبرو کی اہمیت ۱۳

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۹ نسخ احکام ١٤، ١٦، ۱۷، ۱۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا وعدہ ١٤، ١٥

چپٹ بازي: چپٹ بازی کی سزا ۲، ۳، ٦، ١٥; چپٹ بازی کی مذمت ٥; چپٹ بازی کے احکام ۲، ۳، ٤، ٦

روایت: ۱۷، ۱۸، ۱۹

زاني: زانی کو سنگسار کرنا ۱۹; زانی کی تعزیر ۱۷; زانی کی سزا ۱، ۳; زانی کی قید ۱، ۲، ۷، ۱۱، ۱۷، ۱۸

زنا: باکرہ کے زنا کی سزا ۱۹; زنا پر گواہ ٤، ۹، ۱۱، ۱۰; زنا کی سزا ٦، ۷، ۱۱، ١٤، ١٥، ۱۷، ۱۸; زنا کی مذمت ٥; زنا کے احکام ۱، ۳، ٤، ٦، ۷، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۹; زنائے محصنہ ۷;

سزا: سزا کا طریقہ ۸

عمل: ناپسندیدہ عمل ٥

قاضي: قاضی کا علم ۱۲

مجرم: مجرم کی قید ۸

مسلمان: مسلمانوں کی عزت و آبرو ۱۳

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۲۷ ح ٦١، نورالثقلین ج ۱ ص ٤٥٦ ح ١٢٤. ۲) مجمع البیان ج ۳ ص ٣٤، نورالثقلین ج ۱ ص ٤٥٦ ح ۱۲۲.

آیت(١٦)

﴿ وَاللَّذَانَ يَأْتِيَانِهَا مِنكُمْ فَآذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴾ اور تم میں سے جو آدمی بدکاری کریں انھیں اذیت دوپھر اگر توبہ کرلیں اور اپنے حال کی اصلاح کرلیں تو ان سے اعراض کروکہ خدا بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے_

١_ جو دو مرد فحشاء (لواط) کے مرتکب ہوں ان کی سزا تعزیر و ایذا ہے_ و الّذان یا تیانھا منکم فاذوھما چونکہ گذشتہ آیت میں زناکار عورت کا حکم بیان ہوا ہے، بنابراین مذکورہ آیت عورت کے علاوہ مردوں کے بارے میں ہے_ پس "الّذان" سے مراد وہ دو مرد ہیں جو فحشا کے مرتکب ہوئے ہوں_

٢_ آزار و تعزیر، اس بے شوہر عورت اور مرد کی سزا ہے جو زنا کے مرتکب ہوئے ہیں_ *والّذان یأتیانھا منکم فاذوھما چونکہ گذشتہ آیت میں ایک احتمال کے مطابق "التي" سے شوہردار عورتیں مراد ہیں_ مذکورہ آیت ہوسکتا ہے، بے شوہر عورتوں کے بارے میں ہو_ بنابراین "الّذان" سے مراد مرد اور بے شوہر عورت ہے_

٣_ شوہردار اور بے شوہر عورتوں کے فحشا کی سزا میں تفاوت_ واللاّتی یاتین الفاحشة من نسائکم ... فامسکوھنّ فی البیوت ... والّذان یاتیانھا منکم فاذوھما گذشتہ مطلب اور اس کی دلیل کو مدنظر رکھتے ہوئے_

٤_ فحشا (لواط و زنا) کی سزا، انہیں اختیار اور ارادے سے انجام دینے سے مشروط ہے_ والّذان یا تیانھا منکم فاذوھما

٥_ فحشا (لواط و زنا) کے مرتکبین کی سزا اس وقت تک جاری رہنی چاہیئے جب تک ان کی اصلاح اور توبہ ثابت نہ ہوجائے_ *فاذوھما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما

مندرجہ بالا مطلبمیں جملہ "فان تابا ... فاعرضوا"جملہ "فاذوھما"پر عطف اور متفرع ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی سزا و آزار کا خاتمہ ان کے توبہ کرنے پر ہوتا ہے_ لہذا ان کی سزا جاری رہنی چاہیئے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں_

٦_ فحشا (زنا و لواط) کے مرتکب مرد اور عورتوں کو توبہ و اصلاح کی صورت میں سزا نہ دی جائے_* فاذوھما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما یہ اس بنا پر ہے کہ جب جملہ "فان تابا ..." کا ایک محذوف جملے پر عطف ہو یعنی "فاذوھما ان لم یتوبا فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما"_

٧_ خداوند متعال کی طرف سے بندوں کی توبہ قبول ہونے کی شرط اپنی اصلاح کرنا ہے_

فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما انّ اللہ کان تواباً رحیماً جملہ "انّ اللہ ..." میں بندے کی اصلاح و توبہ کے بعد خداوند متعال کے توّاب ہونے کو بیان کیا گیا ہے_

٨_ اپنی اصلاح کے ہمراہ گناہوں سے توبہ کرنا، اسکی سزا کے ختم ہوجانے کا موجب ہے_

فاذوھما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما انّ اللہ کان تواباً رحیماً چونکہ جملہ "ان اللہ ..." کو قبولیت توبہ اور فحشا کی سزا کے ختم ہونے کی علت قرار دیا گیا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ہر گناہ، توبہ و اصلاح کے ذریعے بخشا جاتا ہے اور اسکی سزا ساقط ہوجاتی ہے_

٩_ جو لوگ توبہ کرکے صالح و نیک بن جاتے ہیں ان کے گناہ سے صرف نظر کرنا ضروری ہے_

فاذوھما فان تابا و اصلحا فاعرضوا عنھما چونکہ کلمہ "ایذائ" ہر قسم کی اذیت و آزار کو شامل ہوسکتا ہے لہذا اعراض بھی ہر قسم کی اذیت و آزار سے ہوگا_ حتی کہ انہیں اس قسم کے عمل کی یاد بھی نہیں دلانی چاہیئے اور نہ ہی اسکے عنوان سے پکارنا چاہیئے_

١٠_ خداوند متعال توّاب (بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا) اور رحیم (بہت زیادہ مہربان) ہے_ ان اللہ کان تواباً رحیماً

١١_ خداوند متعال کا توبہ و اصلاح کی شرط کے ساتھ، زناکار اور لواط کرنے والے کے گناہوں کی بخشش کرنا_

والّذان یاتیانھا منکم ... فان تابا و اصلحا ... ان اللہ کان تواباً رحیماً

۱۲_ خداوند متعال کی جانب سے فحشا (زنا و لواط) کے مرتکبین اور گناہگاروں کی توبہ کا قبول کیا جانا اور ان کی سزا کا ساقط ہونا، اسکے توبہ قبول کرنے اور اسکی رحمت کا جلوہ ہے_ والّذان یاتیانھا منکم ... انّ اللہ کان تواباً رحیماً

۱۳_ خداوند متعال کا توبہ قبول کرنا، اسکی رحمت کا پرتو ہے_ ان اللہ کان تواباً رحیماً ہوسکتا ہے کہ وصف "رحیماً"، "تواباً" کی علت کا بیان ہو_ یعنی چونکہ وہ رحیم ہے لہذا توبہ قبول کرتا ہے_

۱٤_ حبس، کنواری لڑکیوں کے فحشا کی سزا ہے_ والّذان یاتیانھا منکم فاذوھما امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: یعنی البکر اذا اتت الفاحشة التی اتتھا ھذہ الثیّب "اس سے مراد کنواری لڑکی ہے جب وہ شادی شدہ عورت والے فحشاء کا ارتکاب کرے اور "اذوھما" کے بارے میں فرمایا : تحبس (وہ قید کی جائے گی)_ [1]

احکام: ۱، ۲، ٤، ٦

اسماء و صفات: توّاب ۱۰، ۱۲، رحیم ۱۰

اصلاح: اصلاح کے اثرات ۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ۱۲، ۱۳; اللہ تعالی کی مغفرت ۱۱

توّابین: توّابین کے ساتھ سلوک ۹

توبہ: توبہ کی اہمیت ۹; توبہ کی شرائط ۸; توبہ کی قبولیت ۱۲، ۱۳; توبہ کی قبولیت کی شرائط ۷; توبہ کے اثرات ۵، ٦، ۸، ۹، ۱۱

حدود: اجرائے حدود کی شرائط ٤

روایت: ۱٤

زنا: زنا کی سزا ۳، ٤; زنا کے احکام ٤، ٦; زنائے محصنہ کی سزا ۳

۱_ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۲۷، ح ٦۱/، نورالثقلین ج ۱ ص ٤٥٦، ح ۱۲٤.

زناکار: باکرہ زناکار ١٤; زناکار کو اذیت ٢، ٥ ;زناکار کی تعزیر ٢;زناکار کی توبہ ٦;زناکار کی سزا ٥;زناکار کی قید ١٤; زناکار کی مغفرت ١١; زناکار کے احکام ٢;

فحشا: فحشا کی سزا ١٤

گناہ: گناہ کی مغفرت ١١

گناہگار: گناہگار کی توبہ ١٢

لواط: لواط سے توبہ ٦;لواط کی تعزیر ١;لواط کی سزا ١، ٤، ٥; لواط کی مغفرت ١١; لواط کے احکام ٤،١، ٦

آیت(١٧)

﴿ إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوَءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِن قَرِيبٍ فَأُوْلَئِكَ يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللهُ عَلِيماً حَكِيماً﴾

توبہ خدا کے ذمہ صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو جہالت کی بناپربرائي کرتے ہیں او رپھر فوراتوبہ کرلیتے ہیں کہ خدا ان کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے وہ علیم و دانا بھی ہے اورصاحب حکمت بھی _

١_ گناہگاروں کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں وعدہ الہي_انّما التّوبصة على الله للّذين يعملون السّوء بجهالة ثمّ يتوبون

٢_ توبہ کا لازمی قبول ہونا گناہگار کی جانب سے تاخیر نہ کرنے سے مشروط ہے_انما التوبة على الله للّذين يعملون السّوء بجهالة ثم يتوبون من قريب فاولئك يتوب الله عليهم

٣_ گناہ کے ارتکاب کا سرچشمہ جہالت ہے_ يعملون السّوء بجهالة

مندرجہ بالا مطلب میں "بجھالۃ"کو بطور قید توضیحی لیا گیا ہے_ یعنی ہر "سُوئ"اور گناہ کا سرچشمہ ایک قسم کی جہالت و نادانی ہے_

٤_ گناہگار، جاہل ہے_ یعملون السوء بجھالۃ یہ مطلب گذشتہ وضاحت کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے_

٥_ گناہگاروں کو توبہ کرنے اور اس میں تاخیر نہ کرنے کی تشویق_ انّما التّوبة علی الله للذین یعملون السّوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب توبہ میں عدم تاخیر کی شرط کے ساتھ خداوند متعال توبہ کی حتمی قبولیت کو بیان کرتے ہوئے، گناہگاروں کو ایسی توبہ کی تشویق کر رہا ہے_

٦_ خداوند متعال کی بارگاہ میں توبہ کرنے والوں کا بلند مقام و مرتبہ_ فاولئك یتوب الله علیھم کلمہ "اولئک" دور کیلئے اشارہ ہے اور توبہ کرنے والوں کی عظمت اور بلندي مقام کو ظاہر کررہا ہے_

٧_ خداوند متعال علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_ و کان الله علیماً حکیماً

٨_ خداوند متعال کے وسیع علم کی طرف توجّہ، انسان کو غیر حقیقی توبہ سے روکتی ہے_

انّما التّوبة علی الله للذین ... ثم یتوبون من قریب ... و کان الله علیماً حکیماً توبہ اور اسکی شرائط کے بیان کے بعد، خداوند متعال کے وسیع علم کی یاددلانا، ہوسکتا ہے مندرجہ بالا مطلب کا بیان ہو_

٩_ گناہگاروں کی توبہ کی قبولیت کی بنیاد علم و حکمت الہی ہے_ انّما التّوبة علی الله ... و کان الله علیماً حکیماً

١٠_ گناہگار، جاہل اور عقل سے عاری ہے، اگرچہ وہ اپنے عمل کے گناہ ہونے سے آگاہ ہی ہو_

انّما التّوبة علی الله للّذین یعملون السوء بجھالۃ امام صادق(ع) مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: کلّ ذنب عملہ العبد و ان کان بہ عالماً فھو جاہل حین خاطر بنفسہ فی معصیۃ ربّہ ...[1] ہر وہ گناہ جسے بندہ انجام دے اگرچہ وہ اس کے گناہ ہونے کا علم رکھتا ہے لیکن وہ جاہل ہے کیونکہ جب وہ اپنے رب کی معصیت کرتا ہے تو اپنے آپ کو خطرے میں ڈال دیتا ہے ...

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢٢٨ ح ٦٢ تفسیر برھان ١ ص ٣٥٤ ح ٦.

اسماء و صفات: حکیم ۷ علیم ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۹،۸; اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۱;اللہ تعالیٰ کی حکمت ۹

توابین: توابین کے فضائل ٦

توبہ: توبہ کا پیش خیمہ ۸; توبہ کی اہمیت ۵;توبہ کی تشویق ۵; توبہ کی قبولیت ۱، ۹;توبہ کی قبولیت کے شرائط ۲

جہالت: جہالت کے اثرات ۳

جہلا: ٤، ۱۰

ذکر: ذکر کے اثرات ۸

روایت: ۱۰

گناہ: گناہ کا پیش خیمہ ۳

گناہگار: گناہگار کی توبہ ۱، ۲، ۵، ۹;گناہگار کی جہالت ٤، ۱۰

آیت(۱۸)

﴿ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الآنَ وَلاَ الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُوْلَئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴾ اورتوبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو پہلے برائیاں کرتے ہیں اور پھر جب موت سامنے آجاتی ہے توکہتے ہیں کہ اب ہم نے توبہ کرلی اور نہ ان کے لئے ہے جو حالت کفر میں مرجاتے ہیں کہ ان کے لئے ہم نے بڑا دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے_

۱_ موت کے وقت، گناہوں سے توبہ، قبول نہیں کی جائے گی_

و ليست التوبة للذين يعملون السّصيئات حتّي اذا حضر احدهم الموت

٢_ موت کے وقت تک گناہ پر اصرار، توبہ کی قبولیت سے مانع بنتا ہے_و ليست التّوبة للذين يعملون السّصيئات حتي اذا حضر احدهم الموت "السّصيّئات"کو جمع لانا اور پھر فعل مضارع "يعملون"کا استعمال گناہ کے استمرار اور اس پر اصرار کرنے کی علامت ہے_

٣_ موت کے وقت کافر کی توبہ (ایمان لانے) کا قبول نہ ہونا_و ليست التوبة للذين ... و لا الذين يموتون و هم كفار

مندرجہ بالا مطلب میں " حتّي اذا حضر" کے قرینے سے "یموتون"موت سے قریب ہونے کے معنی میں لیا گیا ہے_

٤_ جو لوگ دنیا سے حالت کفر میں مرتے ہیں خداوند متعال انہیں ہرگز نہیں بخشے گا_و ليست التّوبة للذين ... و لاالّذين يموتون و هم كفار

٥_ وہ گناہگار جو موت کے آنے تک توبہ نہیں کرتے اور وہ لوگ جو کفر کی حالت میں اس دنیا سے جاتے ہیں، ان کیلئے خداوند متعال نے دردناک عذاب تیار کیا ہوا ہے_و ليست التّوبة للّذين ... و لاالّذين يموتون و هم كفار اولئك اعتدنا لهم عذاباً اليماً

٦_ جو لوگ موت کے لمحات تک اپنے کفر پر باقی رہتے ہیں اور آخری لمحہ ایمان لاتے ہیں، ان کیلئے خداوند متعال نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے_و ليست التّوبة ... و لاالّذين يموتون و هم كفار اولئك اعتدنا لهم عذاباً اليماً

٧_ جہنّم کا بالفعل موجود ہونا_* اولئك اعتدنا لهم عذاباً اليماًچونکہ کلمہ "اعتدنا" (ہم نے تیار کیا ہوا ہے) ماضی لایا گیا ہے_

٨_ موت کے یقین سے پہلے کفار کے ایمان اور گناہگاروں کی توبہ کا قبول ہونا_

انّما التّوبة على الله للذين يعملون السّوء بجهالة ثم يتوبون من قريب ... و ليست التّوبة للّذين يعملون السيّئات حتّي اذا حضر احدهم الموت ... و لاالّذين يموتون و هم كفار یہاں جملہ "حتی اذا حضر" کے مفہوم کو "من قریب" کے بیان اور توضیح کے طور پر لیا گیا ہے_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ٥،٦; اللہ تعالی کی مغفرت ٤

توبہ: توبہ قبول ہونے کی شرائط ۱، ۳، ۸; توبہ کے موانع ۲

جہنم: جہنم کا موجود ہونا ۷

عذاب: عذاب کے مراتب ۵، ٦

کفار: کفار کی توبہ ۳، ۸; کفار کی سزا ۵، ٦

کفر: کفر کے اثرات ٤، ٦

گناہ: گناہ پر اصرار ۲

گناہگار: گناہگار کی توبہ ۸; گناہگار کی سزا ۵

محتضر: محتضر کی توبہ ۱، ۳، ۲

موت: کفر کی حالت میں موت ٤، ۵

آیت(۱۹)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُواْ النِّسَاء كَرْهًا وَلاَ تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُواْ بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلاَّ أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴾ اے ایمان والو تمھارے لئے جائز نہیں ہے کہ جبراً عورتوں کے وارث بن جاؤ اور خبردار انھیں منع بھی نہ کرو کہ جو کچھ ان کو دے دیا ہے اس کا کچھ حصہ لے لو مگر یہ کہ واضح طور پر بدکاری کریں اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اب اگر تم انھیں ناپسند بھی کرتے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور خدا اسی میں خیر کثیر قرار دے دے ۔

۱۔ مرد کیلئے ایسی بیوی کی میراث سے حصہ لینے کی حرمت جو اسے پسند نہیں ہے ۔ لیکن فقط ارث کی خاطر

اسکے ساتھ زندگی بسر کر رہا ہے_ یا ا یّھا الّذین امنوا لایحلّ لکم ان ترثوا النّساء کرھاً اس مطلب میں "النسائ" سے بیویاں مراد ہیں_

۲_ مرد اپنی بیوی سے ناخوش ہونے کے باوجود فقط ارث کی خاطر اسے اپنی بیوی نہ بنائے رکھے_ *

یا ا یّھا الذین امنوا لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً چونکہ میت سے ارث لینا، انسان کے اختیار میں نہیں_ لہذا "ترثوا" سے مراد عورتوں کو آزاد نہ چھوڑنا ہے تاکہ ان کے مرنے کے بعد ان سے ارث حاصل کیا جائے اور "کرھاً" بمعنی "کارھین" ہے اور "ان ترثوا" کی ضمیر کیلئے حال ہے_ مذکورہ مطلب کی تائید اس آیت کے بارے میں امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے: ھو ان یحبس الرجل المرا ة عندہ لاحاجة لہ الیھا و ینتظر موتھا حتي یرثھا_ (۱) یعنی مرد عورت کو بغیر احتیاج کے اپنے پاس رکھے اور اس کی میراث کی وجہ سے اس کی موت کا منتظر ہو_

۳_ اگر بیوی اپنے شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا پسند نہیں کرتی اور شوہر کو بھی اسکے ساتھ زندگی گذارنے کی ضرورت نہیں تو اس صورت میں بیوی کو طلاق دینا ضروری ہے_* لایحلّ لکم اصنْ ترثوا النّساء کرھاً

مندرجہ بالا مطلبدو امور پر مبنی ہے_

۱_ "انْ ترثوا" مسبب ہو کہ جو سبب کی جگہ آیا ہے (یعنی عورت کو ارث کی خاطر رکھنے کی حرمت)_ چونکہ مرد اس وقت اپنی بیوی کی وراثتلے سکتا ہے کہ جب اسے اپنے ساتھ رکھے اور اسے طلاق نہ دے_

۲_ "کرھاً" بمعنی "کارھات" اور "النسائ" کیلئے حال ہو_ یہ بھی یاد رہے کہ "ان ترثوا" سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کے ساتھ مرد کے زندگی بسر کرنے کا مقصد فقط ارث لینا ہے یعنی اسے اور کوئي ضرورت نہیں ہے_

٤_ عورتوں کو ارث میں لینا، حرام اور ایک ناپسندیدہ کام ہے_* لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً

اس مطلب میں "النسائ" کو عورتوں کے معنی میں لیا گیا ہے نہ کہ بیویوں کے معنی میں اور "کرھاً" ایک فعل مقدر کیلئے مفعول مطلق قرار دیا گیا ہے_ مثلاً "اکرھوہ کرھا" یعنی اس کام (عورتوں کو ارث میں لینا) کو ناپسندیدہ سمجھو_

٥_ عورتوں کو ارث میں لینے کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ انہیں یہ چیز پسند نہیں_

---

۱) تفسیر تبیان ج ۲ ص ۱٤۹؛ نورالثقلین ج ۱ ص ٤٥۹ ح ۱۳۹.

لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً یہ اس بنا پر کہ جب "کرھاً" بمعنی "کارھات" اور "النسائ" کیلئے حال ہو یعنی عورتوں کو ارث میں نہ لو در حالیکہ وہ اس کام کو پسند نہیں کرتیں_ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اس بنا پر "کرھاً" قید توضیحی غالبی ہے_ یعنی عورتیں غالباً اس کام کو پسند نہیں کرتیں_

٦_ عورتوں سے ارث لینے کی لالچ میں انہیں ازدواج کرنے سے منع کرنے کی حرمت_ لایحلّ لکم ان ترثوا النساء کرھاً یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "النسائ" سے مراد عورتیں ہوں (مثلاً بیٹی بہن وغیرہ) نہ کہ بیویاں اور "ان ترثوا" سے مراد ان کے مال کو ارث میں لینا ہو_ بنابراین آیت کا معني، عورتوں کو ارث کی لالچ میں ازدواج کرنے سے روکنے کی حرمت ہے_ کیونکہ ازدواج کی صورت میں، عورت کی موت کے ساتھ اس کا اکثر مال اسکی اولاد اور شوہر کی طرف منتقل ہوجاتا ہے_

٧_ عورتوں کو ارث میں لینا، ایام جاہلیت کے رسم و رواج میں سے ہے_ لایحلّ لکم ان ترثوا النّساء کرھاً

یہ اس شان نزول کے مطابق ہے جو اس آیت کے ذیل میں تفسیر مجمع البیان میں منقول ہے_

٨_ مہر میں سے کچھ حصہ بھی واپس لینے کی خاطر اپنی بیوی پر سختی کرنا حرام ہے_ و لاتعضلوھنّ لتذھبوا ببعض ما اتیتموھنّ "لاتعضلوھنّ" "عضل" کے مادہ سے ہے جس کا معنی سختی کرنا ہے "ما اتیتموھنّ" سے مراد وہ مہر ہے جو مرد اپنی بیویوں کو دیتے ہیں_

٩_ اگر عورت کھلی بے حیائي (زنا وغیرہ) کا ارتکاب کرے تو اس صورت میں شوہر کیلئے جائز ہے کہ وہ طلاق کے وقت مہر کا کچھ حصہ واپس لینے میں سختی کرے_ و لاتعضلوھنّ ... الاّ انْ یاتین بفاحشة مبیّنة

١٠_ مردوں کیلئے واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت رکھیں_ و عاشروھن بالمعروف

١١_ اگر مرد کو اپنی بیوی پسند نہیں تو بھی اسکے ساتھ بد سلوکی نہ کرے_ و عاشروھنّ بالمعروف فان کرھتموھنّ

جملہ شرطیہ "فان کرھتموھنّ" کا جواب حذف ہوگیا ہے اور "عسی ان تکرھوا" اس کا قائم مقام بن گیا ہے_ یعنی "فان کرھتموھن فایضاً عاشروھنّ بالمعروف عسی ..."_

١٢_ حسن سلوک کا معیار عام لوگوں کی نظر ہے_ و عاشروھنّ بالمعروف

"معروف" سے مراد وہ کام ہے جسے لوگ اپنے معاشرے میں اچھا جانتے ہوں اور اسکی تردید نہ کرتے ہوں_

١٣_ مردوں کو اپنی بیویوں کو اپنے پاس رکھنے کی تشویق، خواہ وہ انہیں ناپسند ہی کیوں نہ ہوں_

و عاشروهنّ بالمعروف فان كرهتموهن فعسي ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيراً

١٤_ خاندانی زندگی کی بنیاد اور اس کے مصالح مرد کی خواہشات کی نذر نہیں ہونے چاہییں_

فان كرهتموهن فعسي ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيراً

١٥_ انسان کے بعض ناپسندیدہ امور میں بھی خداوند متعال نے بہت زیادہ خیر و بھلائي کا پہلو رکھا ہے_

فعسي ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيراً

١٦_ انسان کا اپنے مصالح و مفاسد سے آگاہ نہ ہونا_ فعسي ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيراً

١٧_ جو عورتیں انسان کو پسند نہ ہوں، ان کے ساتھ زندگی بسر کرنے میں بہت زیادہ خیر و بھلائي کا احتمال ہے_

فان كرهتموهنّ فعسي ان تكرهوا شيئاً و يجعل الله فيه خيراً كثيراً

١٨_ ایسی بیوی کو فقط اسکے مال کی خاطر اپنے ساتھ رکھنے اور اسے آزار پہنچانے کی حرمت جس کی انسان کو ضرورت نہ ہو_ و لاتعضلوهنّ لتذهبوا ببعض ما اتيتموهن امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: انّہ المزوج امرہ اللہ بتخلیۃ سبیلھا اذا لم یکن لہ فیھا حاجۃ و ان لایمسکھا اضراراً بھا حتيّ تفتدی ببعض ما لھا_ [1] شوہر کو اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ اگر اسے بیوی کی ضرورت نہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دے اور اسے نقصان پہنچانے کیلئے اپنے پاس نہ روکے رکھے یہاں تک کہ وہ کچھ مال دے کر اپنے آپ کو آزاد کرائے_

احکام: ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٨، ٩، ١٠، ١٨ احکام کا فلسفہ ٥

ارث: ارث کا حاجب ١; ارث کے احکام ١، ٢، ٤، ٥، ٦; ایام جاہلیت میں ارث ٧

---

١) مجمع البیان ج٣ ص ٤٠ نور الثقلین ج ١ ص ٤٥٩ ح ١٣٩.

ازدواج: احکام ازدواج ۱، ۲، ٦

انسان: انسان کی جہالت ۱٦

جاہلیت: رسوم جاہلیت ۷

خانوادہ: خانوادگی میل جول کی اہمیت ۱٤، ۱۷

خیر: خیر کا سرچشمہ ۱۵

روایت: ۱۸

زنا: زنا کے اثرات ۹

طلاق: طلاق کے احکام ۳

عرف: عرف کا کردار ۱۲

عورت: عورت ایام جاہلیت میں ۷; عورت کے حقوق ۳، ٤، ۵، ٦، ۸، ۱۸

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۲

محرمات: ۱، ٤، ۵، ٦، ۸، ۱۸

مصالح: مصالحسے ناآشنائی ۱٦

معاشرت: پسندیدہ معاشرت ۱۲

مفاسد: مفاسد سے عدم آگاہی ۱٦

مہر: مہر کے احکام ۸، ۹; مہر واپس لینا ۸

میاں بیوي: بیوی کو آزار ۱۸; بیوی کو رکھنے کی تشویق ۱۳; بیوی کے ساتھ رہنے کی اہمیت ۱۷; بیوی کے ساتھ معاشرت ۱۰، ۱۱; میاں بیوی کے حقوق ۱۱، ۱٤

ناپسندیدہ امور: ناپسندیدہ امور کا فلسفہ ۱۷; ناپسندیدہ امور کی مصلحتیں ۱۵

واجبات: ۱۰

آیت(۲۰)

﴿ وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلاَ تَأْخُذُواْ مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيناً ﴾

اور اگر تم ایک زوجہ کی جگہ پر دوسری زوجہ کو لانا چاہو اور ایک کو مال کثیر بھی دے چکے ہو تو خبردار اس میں سے کچھ واپس نہ لینا_ کیا تم اس مال کو بہتان اور کھلے گناہ کے طور پر لینا چاہتے ہو_

۱_ مرد اپنی بیوی کو طلاق دیکر، دوسری بیوی کا انتخاب کرسکتا ہے_ و ان اردتم استبدال زوج مکان زوج

۲_ طلاق مردوں کے اختیار میں ہے_* و انْ اردتّم استبدال زوج مکان زوج:

۳_ مقدار مہر کا غیر محدود ہونا_ و اتیتم احداھنّ قنطاراً فلاتاخذوا منه شیئاً چونکہ "قنطار" کا معنی مال کثیر ہے اور مہر کی اس مقدار کی تائید قرآن کریم سے ہوتی ہے اگر یہ تائید نہ ہوتی تو اس کا واپس لینا حرام نہ ہوتا_

٤_ ذاتی مالکیت کی حدود کا وسیع ہونا_ واتیتم احداھنّ قنطاراً

٥_ مرد کا اپنی بیوی کو پسند نہ کرنا اور دوسری شادی کا رجحان رکھنا_ اس بات کو جائز قرار نہیں دیتا کہ مرد طلاق کے وقت پورا مہر یا اس کا کچھ حصہ واپس لے لے_ فان کرھتموھنّ ... و ان اردتم استبدال ... فلاتاخذوا منه شیئاً

جملہ "فان کرھتموھنّ" کے بعد جملہ "ان اردتّم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خواہ "استبدال" کی وجہ موجودہ بیوی کو پسند نہ کرنا اور دوسری شادی کا رجحان رکھنا ہی کیوں نہ ہو_ لیکن یہ بات مہر واپس لینے کا جواز فراہم نہیں کر سکتی_

٦_ شوہروں کا مہر واپس لینا، ایک غلط کام اور واضح گناہ ہے_

فلاتاخذوا منه شیئاً اتاخذونه بھتاناً و اثماً مبیناً اس مطلبمیں "بھتاناً" اور "اثماً"، "اخذ" (جو "تأخذونہ" میں ہے) کیلئے حال ہے_

۷_ بیوی کا مہر واپس لینے کی حرمت، خواہ وہ بہت زیادہ مال و ثروت (مثلاً سونے سے پر گائے کی کھال) ہی کیوں نہ ہو_

واتيتم احديهنّ قنطاراً فلاتاخذوا منه شيئاً امام باقر(ع) و امام صادق(ع) نے "قنطار" کے بارے میں فرمایا:... هو ملا مسك ثور ذهباً[1] کہ اس سے مراد سونے سے پر گائے کی کھال کا مشکیزہ ہے_

۸_ عورت کے مہر میں مہر السّنہ سے زیادہ مقدار بخشش کا حکم رکھتی ہے اور اس کا واپس لینا جائز نہیں_

و اتيتم احداهن قنطاراً امام صادق(ع) نے مہر السنہ سے زیادہ مہر کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: اذا جاوز مهر السنة فليس هذا مهراً انما هو نحل لانّ الله يقول: "و اتيتم احديهنّ قنطاراً ..." انّما عنى النحل و لم يعن المهر[2] مہر اگر مہر السّنة سے زیادہ ہو تو یہ مہر نہیں ہے بلکہ یہ بخشش ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے "و اتیتم احدیھنّ قنطاراً..." اس سے اللہ تعالی کی مراد بخشش ہے، مہر نہیں_

احکام: ۱، ۲،۳، ۵، ۷، ۸

ازدواج: ازدواج کے احکام ۱، ۵

روایت: ۷، ۸

طلاق: طلاق کے احکام ۱، ۲

عمل: ناپسندیدہ عمل ٦

عورت : عورت کے حقوق ۵

گناہ: گناہ کے موارد٦

مالکیت: ذاتی مالکیت ٤

محرمات: ۷

مرد: مرد کے اختیارات ۱، ۲

مہر: مہر کے احکام ۳، ۵، ۸،۷،٦;مہر واپس لینا ۵، ٦، ۷، ۸

---

۱) مجمع البیان ج۲، ص ۷۱۲_ نور الثقلین ج ۱ ص٤۵۹ ح ۱۳۹.

۲)تفسیر عیاشی ج ۱ ص۲۲۹ ح ٦۷ تفسیر برھان ج ۱ ص۳۵۵ ح ۹.

آیت(۲۱)

﴿ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴾ اور آخر کس طرح تم مال کو واپس لوگے جب کہ ایک دوسرے سے متصل ہو چکا ہے اور ان عورتوں نے تم سے بہت سخت قسم کا عہد لیا ہے۔

۱۔ عورتوں سے ان کا مہر واپس لینا، انسانیت سے بعید اور انصاف کے خلاف ہے۔و کیف تا خذونه و قد افضی بعضکم الی بعض گذشتہ آیت میں مہر کو واپس لینا، ظلم و گناہ شمار کیا گیا ہے اور یہ آیت سوالیہ انداز میں، انسانی وجدان کو عدل و انصاف کی دعوت دے رہی ہے۔

۲۔ ہمبستری کے بعد مہر میں سے معمولی سا حصہ بھی واپس لینا، حرام ہے۔و کیف تا خذونه و قد افضی بعضکم الی بعض

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "وقد افضي" مباشرت سے کنایہ ہو۔

۳۔ میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات اور ان کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہم دلی و یگانگت پر توجّہ اور غور و فکر مانع بنتا ہے کہ انسان اپنی بیوی پر ظلم کرے اور اس سے مہر واپس لے۔و کیف تا خذونه و قد افضی بعضکم الي بعض

"افضي"کا مصدر "افضائ" ہے جس کا معنی اتصال ہے۔ اور آیت میں ہوسکتا ہے یہ زوجین کے اتحاد و یگانگت سے کنایہ ہو نہ مباشرت سے ورنہ خداوند متعال یہ فرماتا "و قد افضیتم الیھنّ"۔

٤۔ بیوی کے ساتھ ماضی کیمعاشرت کا احترام اور اس کی طرف توجہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

و قد ا فضی بعضکم الي بعض یہ اس بنا پر ہے کہ جب "قد افضي"سے مرادپیوند معاشرت ہو۔

۵_ ظلم اور گناہ سے روکنے کیلئے انسانی احساسات اور عواطف کو ابھارنا، قرآنی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_
اثماً مبيناً و كيف تاخذونه و قد افضى بعضكم الى بعض

۶_ جنسی مسائل بیان کرنے کے سلسلے میں قرآن کا ادب و احترام کا لحاظ رکھنا_

و قد افضى بعضكم الى بعض مباشرت اور دخول کا معنی بیان کرنے کیلئے کلمہ "افضي"کا استعمال (یہ اس بنا پر ہے کہ جب "افضي"کا معنی مباشرت لیا جائے) کلام کی ادائیگی میں قرآنی ادب کو ظاہر کرتا ہے_

۷_ جنسی مسائل بیان کرتے وقت صراحت گوئي سے پرہیز کرنا ایک اچھا اور پسندیدہ طریقہ ہے_ و قد افضى بعضكم الى بعض

۸_ عہد و پیمان کی پابندی کرنا ضروری ہے_ و كيف تاخذونه ... و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً

۹_ عورتوں کا مہر واپس لینا، اس محکم عہد و پیمان کو توڑنا ہے جو بیویوں نے اپنے شوہروں سے لے رکھا ہے_
و كيف تاخذونه و قد افضى بعضكم الى بعض و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً

۱۰_ ازدواجی تعلقات پر مبنی عہد و پیمان کی رعایت کرنے کے سلسلے میں احساس ذمہ داری پیدا کرنے کیلئے قرآنی طریقوں میں سے ایک انسانی وجدان کو بیدار کرنا ہے_ و كيف تاخذونه ... و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً

۱۱_ مہر، ہمبستری اور ازدواجی عہد و پیمان کے مقابلے میں عورت کا حق ہے_ و كيف تاخذونه و قد افضى

جملہ "و قد افضي"کہ جو مباشرت سے کنایہ ہے اور جملہ "اخذن منكم"کہ جو عقد ازدواج پر دلالت کرتا ہے، دونوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت ان دونوں چیزوں کے بدلے مہر کی مالک بن جاتی ہے_

۱۲_ عقد نکاح وہ محکم و پکا عہد و پیمان ہے جو عورت نے مرد سے لے رکھا ہے_ و اخذن منكم ميثاقاً غليظاً

امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود میثاق کے بارے میں فرمایا: "الميثاق"الكلمة التى عقد بها النكاح ...[1] میثاق سے مراد عقد نکاح ہے...

۱) کافی ج ۵ ص ۵۶۰ ح ۱۹ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۵۵ ح ۸.

۱۳_ ازدواج کے وقت عورت مرد سے یہ عہدو پیمان لیتی ہے کہ یا تو وہ بیوی کے ساتھ نیک و پسندیدہ سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرے یا نیک سلوک کرتے ہوئے اسے آزاد چھوڑ دے_

و اخذن منکم میثاقاً غلیظاً امام باقر(ع) سے مذکورہ آیت میں موجود "یثاق" کے بارے میں منقول ہے "المیثاق الغلیظ" هو العهد الماخوذ علی الزوّج حالة العقد من امساك بمعروف او تسریح باحسان_[1] "یثاق غلیظ" سے مراد وہ عہد و پیمان ہے جو عقد کی حالت میں شوہر سے لیا جاتا ہے کہ یا وہ اچھے انداز سے بیوی کے ساتھ زندگی گذارے یا نیک سلوک کرتے ہوئے اسے چھوڑ دے_

احکام: ۱، ۲

ازدواج: ازدواج کی حقیقت ۱۲

انسان: انسانی احساسات ۵

تحریک: تحریک کی اہمیت ۵، ۱۰

تربیت: تربیت کا طریقہ ۵، ۱۰

خانوادہ: خانوادگی روابط کی اہمیت ۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۳

رُشد: رُشد کے اسباب ۵

روایت: ۱۲، ۱۳

سخن: آداب سخن ۷

ظلم: ظلم کے موانع ۵ عمل: پسندیدہ عمل ۷;ناپسندیدہ عمل ۱

عورت: عورت کے حقوق ۱، ۲، ۱۱ عہد: عہد وفا کرنے کی اہمیت ۱۰

عہد شکنی:

---

۱) مجمع البیان ج۳ص ۴۲ تفسیر برهان ج ۱ص ۳۵۶ ح ۱۱.

عہد شکنی کے اسباب ۹

قرآن کریم: قرآن کریم کی خصوصیت ٦

گناہ: گناہ کے موانع ٥

محرّمات: ٢

معاشرت: سابقہ معاشرت، ٤

معاہدے: معاہدوں پر عمل کرنا ٨

مہر: مہر کا کردار ١١; مہر کے احکام ١، ٢;مہر واپس لینا ١، ٢، ٣، ٩

میاں بیوی : بیوی کے ساتھ معاشرت ١٣;میاں بیوی کا عہدو پیمان ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣

وجدان: وجدان کا کردار ١٠

آیت(٢٢)

﴿ وَلاَ تَنكِحُواْ مَا نَكَحَ آبَاؤُكُم مِّنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاء سَبِيلاً﴾

اور خبردار جن عورتوں سے تمھارے باپ دادا نے نکاح (جماع) کیا ہے ان سے نکاح نہ کرنا مگر وہ جو اب تک ہو چکا ہے _یہ کھلی ہوئي برائي اور پروردگا رکا غضب او ربدترین راستہ ہے _

١_ جو عورت باپ کی بیوی رہ چکی ہو اس سے ازدواج کرنے کی حرمت_ و لاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النسائ

یہ اس بنا پرہے کہ جب "ما نکح اباؤکم"میں نکاح سے مراد عقد ازدواج ہو نہ کہ مباشرت_

٢_ جس عورت سے باپ نے مباشرت کی ہو اس سے ازدواج کرنے کی حرمت_ و لاتنکحوا ما نکح اباؤکم یہ اس بناپر ہے کہ نکاح سے مراد مباشرت ہو نہ عقد نکاح_

٣_ اجداد کی بیویوں سے ازدواج کرنے کی حرمت_

و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم کلمہ "آبائ" لغت قرآن میں ، باپ، دادا اور اجداد کو شامل ہے_ مندرجہ بالا مفہوم کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے:ولا یصلح للرجل ان ینکح امراة جدّہ[1] مرد کیلئے اجداد کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے_

٤_ باپ کی منکوحہ سے شادی کرنا زمانہ جاہلیت کی رسوم میں سے ہے_و لاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الاّ ما قد سلف

٥_ باپ کی منکوحہ سے جو شادیاں ، حرمت کا حکم بیان ہونے سے پہلے انجام پاچکی تھیں وہ باطل نہیں ہوئیں_
و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الّا ما قد سلف

٦_ قانون کا اطلاق ماسبق پر نہیں ہوتا_ولاتنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الّاص ما قد سلف

٧_ باپ کی منکوحہ (یا وہ عورت جس سے باپ نے مباشرت کی ہو) سے ازدواج کا ناپسندیدہ ہونا اور خداوند متعال کے غضب کا باعث بنا_و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم ... انّہ کان فاحشةً و مقتاً و سصائص سبیلاً"مقت"کا معنی غضب ہے_

٨_ باپ کی منکوحہ سے شادی کرنا، ایام جاہلیت کے لوگوں کی نظروں میں بھی قابل نفرت تھا_
انّہ کان فاحشة و مقتاً ہوسکتا ہے جملہ "انہ کان ... مقتاً"اس عمل کی تاریخی قباحت کی طرف اشارہ ہو جو زمانہ جاہلیت کے عربوں میں رائج تھي_چونکہ وہ لوگ باپ کی بیوی سے شادی کو "نکاح مقت" کہتے تھے_

٩_ باپ کی منکوحہ سے شادی کرنا زنا ہے_*و لا تنکحوا ما نکح اباؤکم ... انّہ کان فاحشة
یہ اس لحاظ سے کہ "فاحشة" قرآن میں بہت سے مقامات پر زنا سے کنایہ کے طورپر استعمال ہوا ہے_

احکام: ١، ٢، ٣، ٥

ازدواج: ازدواج کے احکام ١، ٢، ٣، ٥;ایام جاہلیت میں ازدواج ٤;حرام ازدواج ١، ٢، ٣، ٩;ناپسندیدہ ازدواج ٧، ٨

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا غضب ٧

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسوم ٤، ٨

---

١)کافی ج ٥ ص ٤٢٠،ح ١، نور الثقلین ج ١ ص ٤٦٠ ح ١٤٣.

زنا: زنا کے موارد ۹

عمل: ناپسندیدہ عمل ۷

قانون: قانون کی حدود ۵، ۶

آیت (۲۳)

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالاَتُكُمْ وَبَنَاتُ الأَخِ وَبَنَاتُ الأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللاَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللاَّتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَآئِكُمُ اللاَّتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُواْ دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلاَئِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلاَبِكُمْ وَأَن تَجْمَعُواْ بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إَلاَّ مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾

تمھارے اوپر تمھاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں وہ مائیں جھنوں نے تم کو دودھ پلایا ہے، تمھاری رضاعی (دودھ شریک) بہنیں، تمھاری بیویوں کی مائیں، تمھاری پرورده عورتیں جو تمھاری آغوش میں ہیں اوران عورتوں کی اولاد، جن سے تم نے دخول کیا ہےہاں اگر دخول نہیں کیا ہے تو کوئي حرج نہیں ہے اورتمھارے فرزندوں کی بیویاں جو فرزند تمھارے صلب سے ہیں اوردو بہنوں کا ایک ساتھ جمع کرنا سب حرام کردیا گیا ہے علاوہ اس کے جو اس سے پہلے ہو چکا ہے خدا بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ ماؤں، بیٹیوں، بہنوں، پھوپھیوں، خالاؤں، بھتیجیوں اور بھانجیوں سے ازدواج کرنے کی

حرمت_ حرمت علیکم امّھاتکم و بناتکم و اخواتکم و عمّاتکم و خالاتکم و بنات الاخ و بنا ت الاخت

گذشتہ آیات کی مناسبت سے کہ جن میں ازدواج کی بات ہورہی تھی اس آیت میں بھی حرمت سے مراد، اس قسم کی خواتین سے ازدواج کی حرمت ہے_

۲_ رضاعی ماں، رضاعی بہن اور ساس سے ازدواج کرنے کی حرمت_ حرمت علیکم ... و امھاتکم اللاتی ارضعنکم و اخواتکم من الرّضاعة و امّھات نسائکم

۳_ اس بیوی کی بیٹی سے ازدواج کرنے کی حرمت جس کے ساتھ ہم بستری کی گئي ہے_ حرّمت ... و ربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھنّ چونکہ "اللاتی دخلتم بھنّ"کا مفہوم "ان لم تکونوا دخلتم بھنّ" بیان کیا گیا ہے لیکن "اللاتی فی حجورکم"کا مفہوم بیان نہیں کیاگیا_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربیبہ کے ساتھ ازدواج کی حرمت "فی حجورکم"سے مقید نہیں_

٤_ انسان کیلئے اپنی لے پالک (بیوی کی بیٹي) سے شادی کرنا اس صورت میں جائزہے کہ جب اسکی ماں سے ہم بستری نہ کی ہو_ فان لم تکونوا دخلتم بھنّ فلا جناح علیکم

٥_ بیوی کی بیٹی (ربیبہ) کے ساتھ شادی کے جواز کی شرائط میں سے ایک بیوی (یعنی لے پالک کی ماں) کی موت یا اس کو طلاق دینا ہے_ حرّمت ... امّھات نسائکم ... ربائبکم ... فان لم تکونوا دخلتم بھنّ ساس کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ربیبہ کے ساتھ ازدواج کرنے کی شرط یہ ہے کہ اسکی ماں، ازدواج کرنے والے کی بیوی نہ رہے_

٦_ مرد کیلئے اپنی بہو سے شادی کرنے کی حرمت_ حرّمت ... و حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم

۷_ منہ بولے یا رضاعی بیٹے کی بیوی سے ازدواج کا جواز_ حرّمت ... و حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم

۸_ نسبي، رضاعی اور سببی محارم سے ہر قسم کی جنسی لذت کی حرمت_ حرّمت علیکم امّھاتکم ... و حلائل ابنائکم خود" امہات و ..."کی طرف حرمت کی نسبت سے ظاہر ہوتا ہے نہ فقط ازدواج بلکہ مذکورہ خواتین سے ہر قسم کی لذت و جنسی استفادہ حرام ہے_

۹_ بیک وقت دو بہنوں سے شادی کرنے کی حرمت_ حرّمت ... و ان تجمعوا بين الاختين

۱۰_ بیوی سے (طلاق ، موت یا ...کے ذریعے) جدا ہونے کی صورت میں اسکی بہن سے شادی کرنے کا جواز_

حرّمت ... و ان تجمعوا بين الاختين چونکہ بیک وقت دو بہنوں کے ساتھ ازدواج کرنے کی حرمت ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بہن سے جدا ہوجانے کی صورت میں دوسری بہن کے ساتھ شادی کی جاسکتی ہے_

۱۱_ دو بہنوں سے ایک ساتھ شادی کرنے کی حرمت، ان شادیوں کو شامل نہیں جو آیت کے نزول سے پہلے انجام پاچکی نہیں_ حرّمت ... و ان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف

۱۲_ آیہ مجیدہ "حرّمت ... الا ما قد سلف" کے نزول کی وجہ سے دو بہنوں کے ساتھ کی گئي شادیوں کا باطل ہوجانا اور اس آیت کے نزول کے وقت تک ان کا صحیح ہونا_ و ان تجمعوا بين الاختين الاّ ما قدسلف چونکہ بیک وقت دو بہنوں اور دوسری محارم کے ساتھ ازدواج کی حرمت سے ان کے باطل ہونے کا بھی پتہ چلتا ہے_ لہذا کہہ سکتے ہیں کہ استثناء "الا ما قد سلف" سے مراد یہ ہے کہ ایسے نکاح (آیت کے نزول سے پہلے تک) صحیح تھے لیکن اس کے بعد ان کے بطلان کا حکم جاری ہوگا_

۱۳_ دو بہنوں کے ساتھ ازدواجی تعلقات پر مبنی زندگی کو جاری رکھنے کا جواز اس صورت میں ہے کہ جب ان کے ساتھ شادی آیت مجیدہ "ان تجمعوا ..." کے نزول سے پہلے انجام پائي ہو_ *الاّ ما قدسلف "حرّمت ... ان تجمعوا" میں تحریم، حال اور مستقبل دونوں کو شامل ہے_ چونکہ گذشتہ افعال کو تحریم نہیں کیا جاسکتا_ لہذا استثناء یعنی "الاّ ما قد سلف" دو بہنوں کے درمیان حال اور مستقبل میں جمع کرنے کی حلیت کا بیان ہے_ البتہ اس شرط کے ساتھ کہ ان دونوں کے ساتھ شادي، آیت کے نزول سے پہلے انجام پاچکی ہو_

۱٤_ سببي، نسبی اور رضاعی محارم کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت ان شادیوں کو شامل نہیں کہ جو آیت مجیدہ "حرمت علیکم" کے نازل ہونے سے پہلے انجام پاچکی تھیں_ حرّمت ... الّا ما قد سلف

یہ اس بنا پر ہے کہ جب جملہ "الاّ ما قد سلف" آیت میں مذکور تمام محرمات سے استثناء ہو_

۱۵_ محارم اور دو بہنوں کے ساتھ بیک وقت شادی کرنا، ایام جاہلیت کی رسوم میں سے تھا_

حرّمت ... و ان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف

۱٦_ قانون کا اطلاق ماسبق پر نہیں ہوتا_ حرّمت علیکم ... الاّ ما قد سلف

۱۷_ خداوند متعال ہمیشہ غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (بہت مہربان) ہے_ انّ الله کان غفوراً رحیماً

۱۸_ خداوند متعال کا دو بہنوں کے ساتھ بیک وقت اور محارم کے ساتھ ازدواج کی حرمت کا حکم بیان کرنے سے پہلے انہیں صحیح قرار دینا، اپنے بندوں کی نسبت اسکی رحمت کا ایک جلوہ ہے_ و ان تجمعوا بین الاختین الاّ ما قد سلف ان الله کان غفوراً رحیماً

۱۹_ تحریم کے حکم سے پہلے محارم کے ساتھ انجام پانے والی شادیوں کے نتیجے میں پیدا ہونے والے نقصانات کی تلافی کرنے والا خود خداوند متعال ہے_ حرّمت ... انّ الله کان غفوراً رحیماً

۲۰_ ساس کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت خواہ اسکی بیٹی کے ساتھ ہم بستری نہ بھی کی گئی ہو_ وامّہات نسائکم

امیر المؤمنین(ع) فرماتے ہیں: ...اذا تزوّج الابنة فدخل بھا او لم یدخل بھا فقد حرّمت علیه الاّم...[۱] اگر کسی لڑکی سے شادی کرے تو اس کی ماں حرام ہوجاتی ہے چاہے لڑکی سے ہمبستری کرے یا نہ کرے_

۲۱_ جو لڑکی، مرد کی سابقہ بیوی یا کنیز سے پیدا ہوئی ہو اسکے ساتھ شادی کرنے کی حرمت_ و ربائبکم اللاتی فی حجورکم امام صادق(ع) سے سوال کیا گیا کہ مرد کا ایسی لڑکی سے شادی کرنا کیسا ہے جو اسکی سابقہ کنیز سے کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی کرنے کے بعد متولد ہوئی ہو_ آپ(ع) نے جواب میں فرمایا: ھی علیہ حرام و ھی ابنتہ و الحرّۃ والمملوکۃ فی ھذا سوائ،[۲] یہ اس پر حرام ہے کیونکہ یہ اس کی بیٹی ہے اور اس حکم میں آزاد عورت اور لونڈی میں کوئی فرق نہیں ہے_ اسکے بعد امام (ع) نے مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی

۲۲_ مرد کیلئے اپنی بیوی کی بیٹی سے شادی کرنے کی حرمت، اگرچہ وہ اسکے گھر میں نہ ہو_ و ربائبکم اللاتی فی حجورکم

امیر المؤمنین (ع) فرماتے ہیں: الربائب علیکم حرام مع الامّھات اللاتی قد دخلتم بھنّ، ھُنّ فی الحجور و غیرالحجور

---

۱) تھذیب شیخ طوسی ج۷ ص۲۷۳ ح۲ ب۲۵ مسلسل ۱۱٦٦، نورالثقلین ج۱ ص٤٦٤ ح۱۵٦.

۲) کافی ج۵ ص٤۳۳ ح۱۰_ تفسیر برھان ج۱ ص۳۵۸، ح۱۵، ۱٦.

سوائ ...[1] بیویوں کی بیٹیاں تم پر حرام ہیں اگر تم نے بیویوں کے ساتھ مباشرت کی ہو، چا ہے ان کی بیٹیاں تمہاری لے پالک ہوں یا نہ ہوں_

٢٣_ مرد کیلئے اپنی غیردائمی بیوی کی بیٹی سے شادی کرنے کی حرمت_ امام رضا(ع) سے مرد کیلئے اپنی غیردائمی بیوی کی بیٹی سے شادی کرنے کے جواز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ(ع) نے فرمایا: جائز نہیں[2]_

٢٤_ مرد کیلئے اپنے نواسے کی بیوی سے شادی کرنے کی حرمت_ و حلائل ابنائكم الّذين من اصلابكم

امام باقر(ع) فرماتے ہیں: ...انهما (حسن (ع) و حسين(ع)) من صلب رسول الله ، قال الله تعالى "و حلائل ابنائكم الّذين من اصلابكم"فسلهم يا ابا الجارود هل كان يحلّ لرسول الله نكاح حليلتيهما؟ فان قالوا: نعم كذبوا و فجروا و ان قالوا: لافهما ابناه لصلبه[3] بے شک حسن(ع) و حسین (ع) رسول اللہ کی صلب سے ہیں_ اللہ تعالی فرماتا ہے "تمہارے اوپر صلبی بیٹوں کی بیویاں حرام ہیں تو اے ابوالجارود ان سے سوال کرو کہ کیا رسول اللہ (ص) کیلئے حلال تھا کہ وہ حسن (ع) و حسین (ع) کی بیویوں سے نکاح کریں اگر وہ کہیں کہ ہاں تو انہوں نے جھوٹ بولا اور فسق و فجور کا ارتکاب کیا اور اگر وہ کہیں نہیں تو پھر یہ دونوں (حسن (ع) و حسین (ع)) رسول اللہ (ص) کے صلبی بیٹے ہیں_

٢٥_ جو مسلمان، اسلام لانے سے پہلے، بیک وقت دو بہنوں کا شوہر تھا_ اس کا فریضہ ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو، اپنی مرضی کے مطابق طلاق دیدے_ و ان تجمعوا بين الاختين الا ما قد سلف رسول خدا (ص) نے اس شخص سے کہ جس نے مسلمان ہونے سے پہلے ایک ساتھ دو بہنوں سے شادی کی ہوئی تھي، فرمایا: طلّق ايتهما شئت[4] دونوں میں سے جسے چاہے طلاق دے دے_

احکام: ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥

---

١)تهذیب شیخ طوسی ج٧ص ٢٧٣ ح ١ ب ٢٥ مسلسل، ١١٦٥; نورالثقلین ج ١ ص٤٦٤ ح١٥٥.

٢)كافى ج٥ ص ٤٢٢ ح٢;نورالثقلین ج ١ ص٤٦٣ ح١٥٣ تهذیب شیخ طوسی ج٧ص ٢٧٧ ح ١١ ب ٢٥.

٣)كافى ج٨ص٣١٨ ح ٥٠١ نورالثقلین ج ١ ص ٤٦١ ح١٤٧.

٤)الدرالمنثور ج ٢ص٤٧٥.

ازدواج: ازدواج کی شرائط ٥; ازدواج کے احکام ١، ٢، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣، ١٨، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥ ; بہو سے ازدواج ٦، ٧، ٢٤;حرام ازدواج ١، ٢، ٣، ٦، ٩، ١١، ١٢، ١٤، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥;دو بہنوں سے ازدواج ٩، ١٠، ١١، ١٢، ١٣، ١٥، ١٨، ٢٥;ربیبہ سے ازدواج ٣، ٤، ٥، ٢٢، ٢٣;محارم سے ازدواج ١٤، ١٥، ١٨، ١٩

اسماء و صفات: رحیم ١٧;غفور ١٧

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ١٨; اللہ تعالی کی مغفرت ١٩

بہن: رضاعی بہن ٢

بیٹا: رضاعی بیٹا ٧

روایت: ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسومات ١٥

قانون: قانون کی حدود ١١، ١٢، ١٣، ١٤، ١٦، ١٩، ٢٥

لذائذ: حرام لذائذ ٨

ماں: رضاعی ماں ٢

محارم: رضاعی محارم ٨، ١٤; سببی محارم ٨، ١٤;نسبی محارم ٨، ١٤

محرّمات: ١، ٢، ٨، ١٤، ٢٠، ٢٢، ٢٣، ٢٤

آیت(۲۴)

﴿ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاء إِلاَّ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاء ذَلِكُمْ أَن تَبْتَغُواْ بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُم بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾

اور تم پر حرام ہیں شادی شدہ عورتیں _ علاوہ ان کے جو تمھاری کنیزیں بن جائیں _ یہ خدا کا کھلا ہوا قانون ہے اور ان سب عورتوں کے علاوہ تمھارے لئے حلال ہے کہ اپنے اموال کے ذریعہ عورتوں سے رشتہ پیدا کرو عفت و پاک دامنی

کے ساتھ ، سفاح وزنا کے ساتھ نہیں پس جو بھی ان عورتوں سے تمتع کرے ان کی اجرت انھیں بطور فریضہ دیدے او رفریضہ کے بعد آپس میں رضامندی ہو جائے تو کوئي حرج نہیں ہے بیشک اللہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی _

۱_ شوہردار عورت خواہ مسلمان نہ بھی ہو، پھر بھی اس سے جنسی لذت حاصل کرنے اور اسکے ساتھ شادی کرنے کی حرمت_ حرّمت ... والمحصنات من النّسائ"محصنة"مسلمان، عفیف، آزادیا شوہردار عورت کو کہتے ہیں اور حکم و موضوع کی مناسبت سے آیت میں اس سے مراد شوہردار عورت ہے_"المحصنات"کیلئے"من النسائ"کی قید، تاکید کیلئے ہے_ اور یہ غیر مسلمان عورت کے شمول پر دلالت کررہی ہے_

۲_ شوہردار کنیز سے اسکے مالک کیلئے، جنسی لذت حاصل کرنے کا جواز_ حرّمت ... والمحصنات من النّساء الاّ ما ملکت ایمانکم یاد رہے کہ مذکورہ حکم، چند شرائط کا حامل ہے جو فقہ میں بیان کی گئي ہیں_

۳_ غلاموں کی نسبت، انسان کی مالکیت کا تائید شدہ ہونا_ ما ملکت ایمانکم

٤_ محارم، شوہردار عورتوں اوربیک وقت دوبہنوں کے ساتھ شادی کرنے کی حرمت، خداوند متعال کے قطعی اور ناقابل تغیر احکام میں سے ہے_ حرّمت ... کتاب الله علیکم

۵_ خداوند متعال کا ازدواج اور جنسی تعلقات کے بارے میں الہی احکام و قوانینکی پابندی کرنے کی ضرورت پر تاکید کرنا_ حرّمت ... کتاب الله علیکم مندرجہ بالا مطلبمیں"کتاب اللہ"کو فعل مقدر (الزموا) کا مفعول بنایا گیا ہے_ یعنی احکام الہی کی پابندی کرتے رہو_

٦_ شوہردار، محارم اور سالی کے علاوہ دوسری تمام عورتوں سے شادی کرنے اور مباشرت کرنے کا جواز_

حرّمت علیکم امّھاتکم ... و احلّ لکم ماوراء ذلکم"ذلکم"ان تمام موارد کی طرف اشارہ ہے جو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت میں بیان ہوئے ہیں_ ۷

_ اسلام میں شادی اور جنسی روابط سے متعلق احکام و قوانین کا دوسرے تمام الہی ادیان کے احکام و قوانین سے مختلف ہونا_ *

و احلّ لکم ماوراء ذلکم کلمہ "لکم" ہوسکتا ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہوکہ اس آیت اور گذشتہ آیات میں جتنے بھی احکام و قوانین بیان ہوئے ہیں وہ سب تمہارے لئے مخصوص ہیں اور دوسرے سابقہ ادیان کیلئے کسی دوسرے انداز میں پیش کئے گئے ہیں_

۸_ ازدواجی تعلقات اور شادی کیلئے عقد نکاح کی شرائط میں سے ایک، مہر کے عنوان سے کچھ مال کی تعیین ہے_

ان تبتغوا باموالکم محصنین "باموالکم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ شادی اور جنسی تعلقات کیلئے بیوی کا انتخاب مہر کی تعیین کے ساتھ ہوگا_ یادرہے کہ "ان تبتغوا" کا مفعول بہ حذف ہوگیا ہے اور وہ نامحرم معورتیں ہیں_

۹_ فحشاء (زنا وغیرہ) اور بے حیائي کے کاموں میں مال و ثروت خرچ کرنے کی حرمت_

احلّ لکم ... ان تبتغوا باموالکم محصنین غیرمسافحین "محصنین"، "ان تبتغوا" کے فاعل کیلئے حال ہے اور جس طرح یہ "ابتغائ" کو عفو و پاکدامنی سے مقید کرسکتا ہے، اموال کے مصرف کو بھی اس سے مقید کرسکتا ہے_

۱۰_ مردوں کیلئے عفت و پاکدامنی اختیار کرنا اور جنسی مسائل میں حدود الہی کی حفاظت کرنا ضروری ہے_

محصنین غیرمسافحین "محصنین"، "ابتغائ" کے فاعل کیلئے حال ہے_ یعنی ازدواج اور جنسی روابط کیلئے بیوی کا انتخاب، حلال صورت میں ہونا چاہیئے نہ کہ زنا اور بے حیائي کی صورت میں_ یادرہے کہ "سفاح" کا معنی بے حیائي اور زنا ہے_ اور غیر مسافحین" محصنین کیلئے تاکید ہے_

۱۱_ ازدواج موقت (متعہ) کی مشروعیت_ فما استمتعتم بہ منهنّ مہر کی ادائیگي، استمتاع سے مشروط کی گئي ہے_ اور استمتاع سے مراد ازدواج موقت (متعہ) ہے_ کیونکہ عقد دائمی میں اجرت و مہر کی ادائیگی استمتاع اور جنسی لذت سے مشروط نہیں_ مندرجہ بالا مطلب کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ جس میں آپ(ص) نے ازدواج موقت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: نزلت فی القرآن " فما استمتعتم بہ منهنّ فاتوهن اجورهنّ فریضة ...[۱]

۱۲_ ازدواج موقت (متعہ) میں مہر کی مقدار معین کرنا واجب ہے_ فما استمتعتم بہ منهنّ فاتوهُنّ اجورهن فریضة ... من بعد الفریضة "فریضۃ" کہ جو فعیل بمعنی مفعول ہے "اجور" کیلئے حال ہے یعنی معین شدہ اجرت_

---

۱) کافی ج ۵ ص ۴۴۸ ح ۱، نورالثقلین ج ۱ ص ۴۶۷ ح ۱۷۱، تفسیر برهان ج ۱ ص ۳۶۰ ح ۱.

۱۳_ ازدواج موقت (متعہ) میں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کرنے کے عوض اجرت (مہر) ادا کرنا واجب ہے_
فما استمتعتم به منهنّ فاتوهن اجورهنّ فريضة

١٤_ ازدواج موقت میں صحت عقد کی شرط، مہر کی مقدار معین کرنا ہے_فما استمتعتم به منهنّ فاتوهن اجورهنّ فريضة عقد میں مہر کی مقدار تعیین کرنے کا ضروری ہونا، ظاہر کرتا ہے عقد کی صحت اس مہر سے مشروط ہے_

١٥_ اسلام کا عورتوں کے اقتصادی حقوق کی حمایت کرنا_ان تبتغوا باموالكم ... فاتوهنّ اجورهنّ

١٦_ طرفین کی رضامندی سے مہر کی مقدار میں تبدیلی (کم و زیادہ) کرنے یا اسے بخش دینے کا جواز_
و لاجناح عليكم فيما تراضيتم به من بعد الفريضة

۱۷_ خداوند متعال علیم (بہت زیادہ جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_انّ الله كان عليماً حكيماً

۱۸_ خداوند متعال حکیم عالم ہے_انّ الله كان عليماً حكيماً یہ اس بنا پر ہے کہ جب "حکیماً"، "علیماً" کیلئے صفت ہو_

۱۹_ جنسی مسائل اور ازدواج سے متعلق احکام و قوانین کا سرچشمہ علم و حکمت الہی ہے_
والمحصنات ... انّ الله كان عليماً حكيماً

۲۰_ ازدواج موقت (متعہ) اور اسکے احکام کی تشریع کا منبع علم و حکمت الہی ہے_فما استمتعتم به منهن ... انّ الله كان عليماً حكيماً

۲۱_ قانونساز کیلئے علم و حکمت، دو ضروری عُنصر ہیں_والمحصنات ... انّ الله كان عليماً حكيماً
احکام و قوانین مقرر کرنے کے بعد، علم و حکمت الہی کا بیان، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قانونساز کو علم و حکمت کا حامل ہونا چاہیئے اور قانون کو ان دو بنیادوں پر وضع کیا جانا چاہیئے_

۲۲_ جو غیر مسلم شوہردار عورتیں جنگ میں اسیر ہوگئي ہوں ان کے ساتھ شادی کرنے کا جواز_ حرّمت ... الاّ ما ملكت ايمانكم

امیر المؤمنین (ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: من سبی من کان لها زوج_[1]یعنی قید ہونے والی شوہردار عورتیں

۲۳_ مرد کیلئے اپنی بیوی کی بھانجی و بھتیجی کے ساتھ ازدواج کرنے کا جواز_ و احلّ لکم ماوراء ذلکم

امام کاظم (ع) نے بیوی کی بھتیجی و بھانجی کے ساتھ مرد کی شادی کے بارے میں فرمایا: لابأس لانّ الله عزوجل قال: "و احل لکم ماوراء ذلکم"[2] کوئي حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے: "و احل لکم و راء ذلکم"کافی ج ۵ ص ۴۲۴ روایت نمبر ا میں ایسی شادی کو بیوی کی اجازت سے مشروط قرار دیاگیا ہے_

۲۴_ ازدواج موقت میں اسکی مدت ختم ہونے کے بعد، مدت (عقد) اور عورت کا مہر بڑھانے کا جواز_

فما استمتعتم به منهنّ ... لاجناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: لابا س بان تزیدها وص تصزیدصك اذا انقطع الاجل فیما بینکما یقول استحللتك باجل آخر برضی منهما ...[3] اس میں کوئي حرج نہیں کہ مدت ختم ہوجانے کے بعد آپس میں باہمی توافق سے مہر و مدت میں اضافہ کرلیں باین طور کہ مرد کہے" استحللت باجل آخر"_

۲۵_ طرفین کی رضا مندی سے ازدواج کے بعد، میاں بیوی کے درمیان ہر قسم کی قرارداد کا جواز_

و لاجناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: ما تراضوا به من بعد النکاح فهو جائز ...[4] نکاح کے بعد باہمی رضامندی سے ہر قرارداد جائز ہے_

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱٦، ۲۲، ۲۳، ۲٤، ۲۵ احکام کی تشریع ۲۰

ازدواج: ادیان الہی میں ازدواج ۷; ازدواج کی اہمیت ۵; ازدواج کی شرائط ۸; ازدواج میں عہد و پیمان ۲۵; ازدواج میں مہر۸; ازدواج کے احکام ۱، ٤، ٦، ۷، ۸، ۱٤، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۵; ازدواج موقت کے احکام ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۲٤; اسلام میں ازدواج ۷; حرام ازدواج ۱، ٤ ;دو بہنوں سے ازدواج ٤; صحت ازدواج کی شرائط ۱٤ ;

غیر مسلم سے ازدواج ۲۲; محارم کے ساتھ ازدواج ٤

---

۱) مجمع البیان ج۳ص ۵۱ نورالثقلین ج ۱ ص٤٦٦ ح۱٦۵. ۲)نورالثقلین ج ۱ ص٤٦٦، ح ۱٦٦.

۳)تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۳ ح ۸۲ نورالثقلین ج ۱ ص٤٦۸ ح۱۷۵. ٤)کافی ج ۵ ص٤۵٦ ح ۲ نورالثقلین ج ۱ ص٤٦۷ ح۱۷۳ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳٦۰ ح٦.

اسماء و صفات: حکیم ۱۷، ۱۸; علیم ۱۷، ۱۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۱۸، ۱۹، ۲۰ اللہ تعالی کی حدود ۱۰; اللہ تعالی کی حکمت ۱۹، ۲۰; اللہ تعالی کے اوامر ۵

انسان: انسان کا مملوک ہونا ۳

جنسی روابط: جنسی روابط کی حدود ۵

حکمت: حکمت کی اہمیت ۱۲

روایت: ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵

عفت: عفت کی اہمیت ۱۰

علم: علم کی اہمیت ۲۱

عورت: عورت کے حقوق ۱۵

قانونسازي: قانونسازی کی شرائط ۲۱; قانونسازی میں حکمت ۲۱; قانونسازی میں علم ۲۱

کنیز: کنیز سے استمتاع ۲

لذائذ: حرام لذائذ ۱; جائز لذائذ ۲

مال کا مصرف: حرام مال کا مصرف ۹

محرمات: ۱، ٤، ۹

مہر: مہر کے احکام ۱۲، ۱۳، ۱٤، ۱٦

آیت(۲۵)

﴿ وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلاً أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مِّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلاَ مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَن تَصْبِرُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ اور جس کے پاس اس قدر مالی وسعت نہیں ہے کہ مومن آزاد عورتوں سے نکاح کرے تو وہ مومنہ کنیز عورت سے عقد کرلے _ خدا تمھارے ایمان سے باخبر ہے تم سب ایک دوسرے سے ہو _ ان کنیزوں سے ان کے اہل کی اجازت سے عقد کرو اور انھیں ان کی مناسب اجرت (مہر) دے دو _ ان کنیزوں سے عقد کرو جو عفیفہ اورپاک دامن ہوں نہ کہ کھلم کھلا زنا کار ہوں نہ چوری چھپے دوستی کرنے والی ہوں پھر جب عقد میں آگئیں تو اگر زنا کرائیں تو ان کے لئے آزاد عورتوں کے نصف کے برابر سزا ہے _ یہ کنیزوں سے عقد ان کے لئے ہے جو بے صبری کا خطرہ رکھتے ہوں ورنہ صبر کرو تو تمھارے حق میں بہتر ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے _

۱_ مسلمان کنیزوں کے ساتھ ازدواج کرنے کا جواز _ فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنات

۲_ اگر آزاد مؤمن عورت کے ساتھ شادی کرنے کیلئے مالی قدرت نہ ہو تو کنیزوں کے ساتھ شادی کرنا

جائز ہے۔و من لم يستطع منكم طولاً ان ينكح المحصنات المؤمنات فمن ما ملكت ايمانكم اس مطلب کی تائید امام باقر(ع) کا یہ فرمان کرتا ہے کہ جس میں آپ(ع) نے "طولا" کے معنی کے بارے میں فرمایا: من لم يجد منكم غني۔[1]اس سے مراد وہ ہے جو تونگر نہ ہو۔

۳۔ غیر مؤمن کنیزوں کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں۔فمن ما ملكت ايمانكم من فتياتكم المؤمنات

٤۔ غیر مسلم عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت۔*المحصنات المؤمنات ... فمن فتياتكم المؤمنات

چونکہ مذکورہ جملہ میں آزاد عورتوں کے ساتھ کنیز کو بھی اہل ایمان کی قید سے مقید کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے غیر مؤمن عورتوں سے ازدواج جائز نہیں۔

۵۔ خداوند متعال کا انسانوں کے ایمان سے کاملاً آگاہ ہونا۔والله اعلم بايمانكم

٦۔ کنیزیں اگر ایمان کا اظہار کریں تو ان کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے۔من فتياتكم المؤمنات والله اعلم بايمانكم

انسانوں کے ایمان کے بارے میں خداوند متعال کے کامل علم کی یاددہانی وہ بھی کنیزوں کے ساتھ ازدواج کو ایمان سے مشروط قرار دینے کے بعد، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کنیزوں کے ساتھ شادی کیلئے ان کا، ظاہری ایمان ہی کافی ہے۔

۷۔ ایمان سے مشروط احکام و قوانین، فقط اظہار ایمان پر مبنی ہیں، نہ کہ ایمان واقعی پر۔من فتياتكم المؤمنات والله اعلم بايمانكم

۸۔ انسان کا بعنوان مسلمان قبول ہونا، اسکے اظہار ایمان سے مربوط ہے نہ کہ ایمان واقعی سے۔من فتياتكم المؤمنات والله اعلم بايمانكم

۹۔ انسانوں کا ایک دوسرے سے ہونا، ان کے انسان ہونے میں برابری کی علامت ہے۔بعضكم من بعض

۱۰۔ غلاموں کے انسانی مقام و مرتبہ کا دوسرے تمام انسانوں کے ساتھ یکساں ہونا۔من فتياتكم المؤمنات ... بعضكم من بعض

۱۱۔ اسلام کا کنیزوں کی تحقیر کرنے اور ان کے ساتھ ازدواج کو ننگ و عار سمجھنے کے خلاف جنگ کرنا۔

---

۱) مجمع البیان /ج۳ص٥٤، نورالثقلین ج۱ص٤٦٩ح١٨٣.

فمن ما ملکت ایمانکم ... بعضکم من بعض

۱۲_ کنیز کے ساتھ ازدواج کیلئے اسکے مالک کی اجازت شرط ہے_ فانکحوھنّ باذن اھلھنّ "اہل کنیز" سے مراد اس کا مالک ہے_

۱۳_ غلاموں کی انسانی حیثیت و منزلت کی حفاظت کا ضروری ہونا اورانہیں مالک کے گھرانے کا ایک فرد شمار کیا جانا_ فانکحو ھن باذن اھلھنّ خداوند متعال نے کنیز کے مالک کو اہل کے عنوان سے تعبیر کیا ہے_ تاکہ اس بات کی طرف متوجہ کرائے کہ غلام اور کنیز مالک کے گھرانے کا حصہ ہیں اور خاندان کے دوسرے افراد کی طرح ہیں_

۱٤_ معاشرے کے عام رواج کے مطابق کنیزوں کو بھی اجرت (مہر) ادا کرنا واجب ہے_ و اتوھُنّ اُجورھنّ بالمعروف

۱۵_ کنیز اپنے مہر کی خود مالک ہے_ فمن ما ملکت ایمانکم ... و اتوھنّ اجورھنّ خداوند متعال تصریح کررہا ہے کہ کنیز کا مہر خود اسے دیا جائے (اتوھنّ اجورھنّ) نہ کہ یہ فرما رہا ہے کہ: اتوا اجورھنّ، اس سے معلوم ہوتا ہے مہر کی مالک خود کنیز ہے نہ کہ اس کا مالک_

۱٦_ غلاموں کے اجتماعی و اقتصادی حقوق کی حفاظت کرنا ضروری ہے_ بعضکم من بعض ... اتوھنّ اجورھنّ

۱۷_ کاموں کی اُجرت کی مقدار کے تعین کا معیار، عرف عام ہے_ اتوھنّ اجورھن بالمعروف

۱۸_ کنیز کے ساتھ شادی کرنے کا جواز، اسکی پاکدامنی سے مشروط ہے_ فمن ما ملکت ایمانکم ... محصنات غیر مسافحات بظاہر کلمہ " محصنات"، "ماملکت ایمانکم" کیلئے حال ہے بنابرایں، کنیز کے ساتھ ازدواج کو اس کی پاکدامنی سے مشروط کیا گیا ہے_

۱۹_ زناکار کنیزوں سے شادی کرنا جائز نہیں_ فانکحوھنّ ... غیرمسافحات

۲۰_ یارباز، کنیز کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں_ فانکحوھنّ ... غیرمسافحات و لامتخذات اخدان

"اخدان"، "خدن" کی جمع ہے جس کا معنی یار و دوست ہے_

۲۱_ عورت کو بیوی بنانے کیلئے منتخب کرنے کا معیار اسکی پاکدامنی ہے_ فانکحوهنّ ... محصنات غیرمسافحات و لامتخذات اخدان

۲۲_ کنیز کو عام رواج کے مطابق اجرت ادا کرنے کے ضروری ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ شادی کے بعد پاکدامن رہے * اتوهنّ اجورهنّ بالمعروف محصنات غیرمسافحات و لامتّخذات اخدان یہ اس بنا پر ہے کہ جب "محصنات غیر مسافحات" ، "اتوهنّ" کے مفعول اول کیلئے حال ہو_ اس صورت میں "محصنات'، "اتوا" کیلئے قید ہے_

۲۳_ مسلمان شوہردار کنیزوں کی حد زنا، آزاد عورتوں کی حد سے نصف ہے_ فاذا احصنّ فان اتین بفاحشة فعلیهنّ نصف ما علی المحصنات من العذاب چونکہ فعل "اُحصنّص" مجهول ہے_ اس سے، شوہردار ہونا مراد ہے_ کیونکہ اسکی ضمیر "مؤمنات" کی طرف لوٹتی ہے اس سے دونوں شرائط، یعنی مسلمان اور شوہردار ہونا، ظاہر ہوتا ہے_ مندرجہ بالا مطلب میں "احصنّ" کیلئے ذکر شدہ معنی کی تائید امام صادق (ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے کہ آپ (ع) نے اسکے بارے میں فرمایا: یعنی نکاحهنّ ..._ (۱)

۲۴_ شوہردار کنیز، ہر قسم کے فحشاء (بے حیائي) کے ارتکاب کی صورت میں، آزاد عورت کی سزا کے نصف کی مستحق ہے_ فاذا احصنّ فان اتین بفاحشة فعلیهنّ نصف ما علی المحصنات اس مطلبمیں "فاحشة" سے مراد ہر برا اور بے حیائي کا فعل ہے نہ کہ "زنا" _

۲۵_ جنسی مشکلات اور مسائل میں بتلا ہونے کا خوف کنیزوں کے ساتھ شادی کا جواز فراہم کرتا ہے_

فانکحوهنّ ... ذلك لمن خشی العنت منکم "عنت" بمعنی مشقت ہے اور موردکی مناسبت سے اس سے مراد وہ مشقتیں اور مشکلات ہیں جو انسان پر جنسی دباؤ کی وجہ سے ہوتی ہیں_ "ذلک" کنیزوں سے ازدواج کرنے کی طرف اشارہ ہے_

۲۶_ زنا اور فحشاء (بے حیائي) میں بتلا ہونے کا خوف، کنیزوں سے شادی کرنے کا جواز فراہم کرتا ہے_ *

ذلك لمن خشی العنت منکم بہت سے مفسرین کی کا کہنا ہے کہ آیت شریفہ میں "عنت" سے مراد زنا ہے_

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۵ ح ۹۶ نورالثقلین ج ۱ ص ۴۷۰ ح ۱۹۰.

۲۷_ جنسی مفاسد کو روکنے کا واحد راستہ، معاشرے میں شادیوں کو آسان کرنا ہے_ و من لم یستطع ... فمن ما ملکت ایمانکم ... ذلک لمن خشی العنت منکم چونکہ کنیزوں کے ساتھ شادی کرنا آسان ہے اور خداوند متعال نے جنسی مفاسد اور زنا کو روکنے کیلئے اس کو تجویز کیا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنسی خرابیوں کو روکنے کا بہترین راستہ، شادیوں کو آسان بنانا ہے_

۲۸_ فحشاء اور بے حیائی کو روکنے کیلئے، معاشرے میں شادیوں کے راستے ہموار کرنے کی ضرورت_

و من لم یستطع منکم ... فمن ما ملکت ایمانکم ... ذلک لمن خشی العنت منکم

۲۹_ انسانوں کے جنسی غرائز کو صحیح رُخ عطا کرنے کیلئے، قوانین و لائحہ عمل مرتب کرتے وقت ان کی جنسی ضروریات کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے_ ذلک لمن خشی العنت منکم چونکہ خداوند متعال نے انسانوں کے جنسی غریزے کو مدنظر رکھتے ہوئے کنیزوں کے ساتھ ازدواج کو تجویز کیا ہے_

۳۰_ قوانین ازدواج کو آسان کرنے کا مقصد، روح و نفسیات کی صحت و سلامتی ہے_ ذلک لمن خشی العنت منکم

۳۱_ جنسی غریزے کو قابو میں رکھنے کیلئے صبر کرنا، کنیزوں کے ساتھ ازدواج کرنے سے بہتر ہے_

فمن ما ملکت ایمانکم ... و ان تصبروا خیر لکم مندرجہ بالا مطلب میں، صبر کے متعلق "عنت" کو بمعنی مشقت لیا گیا ہے_ اور کلمہ "خیر" کا مفضل علیہ، کنیز کے ساتھ ازدواج کو فرض کیا گیا ہے_ یعنی "ان تصبروا علی العنت خیر لکم من نکاحھنّ"_

۳۲_ ازدواجی قوانین کا، انسانوں کی بھلائی اور سعادت کیلئے ہونا_ و ان تصبروا خیرٌ لکم

۳۳_ گناہ کے مقابلے میں صبر و استقامت، سعادت اور بھلائی کا موجب بنتی ہے_

و ان تصبروا خیرٌ لکم یہ اس بنا پر ہے کہ جب " ان تصبروا " کا متعلق، ارتکاب زنا ہو کہ جو کلمہ "عنت" سے اخذ ہوتا ہے_ یاد رہے کہ اس صورت میں کلمہ "خیر" افعل تفضیل نہیں ہوگا_

۳۴_ خداوند متعال غفور (بہت مغفرت کرنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_ واللہ غفورٌ رحیم

۳۵_ کنیزوں کے ساتھ شادی کو جائز قرار دینا، رحمت و غفران الہی کا ایک مظہر ہے_

۳٦_ جنسی تخلّفات کے مقابلے میں، چشم پوشی اور عطوفت کا ضروری ہونا_ ذلك لمن خشي العنت منكم ... والله غفور رحيم ازدواج کے احکام و قوانین بیان کرنے کے بعد رحمت اور مغفرت الہی کی یاددلانا ہوسکتا ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ ازدواج کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ممکن ہے مغفرت اور رحمت الہی کے مشمول قرار پائیں_ اور یہ انسانوں کیلئے ایک درس ہے کہ وہ بھی ان کے ساتھ کیسا رویہ اپنائیں_

۳۷_ رحمت الهي، اسکے غفران کا سرچشمہ ہے_* والله غفور رحيم

احکام: ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ١٤، ۲۳، ۲٤، ۲۵، ۲٦

ازدواج: ازدواج کی اہمیت ۲۸؛ ازدواج کے اثرات ۲۷، ۲۸، ۳۰؛ ازدواج کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۱۲، ۱۹، ۲۰، ۲۵، ۲٦؛ ازدواج میں سہولت ۲۷، ۳۰؛ ازدواج میں عفت ۱۸؛ ازدواج میں ولایت ۱۲ زناکار کے ساتھ ازدواج ۱۹؛ غیر مسلم کے ساتھ ازدواج ٤؛ فلسفہ ازدواج ۳۲؛ کنیز کے ساتھ ازدواج ۱، ۲، ۳، ٦، ۱۱، ۱۲، ۱۸، ۲۰، ۱۹، ۲۲، ۲۵، ۲٦، ۳۱، ۳۵

اسلام: اقرار اسلام کے اثرات ٦، ۸؛ اسلام کا اقرار ۷

اسماء و صفات: رحیم ۳٤؛ غفور ۳٤

اضطرار: اضطرار کے اثرات ۲۵

اطمینان: اطمینان کے اسباب ۳۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ٥؛ اللہ تعالی کی رحمت ۳۵، ۳۷؛ اللہ تعالی کی مغفرت ۳۵، ۳۷

انسان: انسانوں کا مساوی ہونا ۹، ۱۰؛ انسانی ضروریات ۲۹

بیوی: بیوی کے انتخاب کا معیار ۲۱

جنسی بے راہ روي: جنسي بے راہ روی کے خلاف مبارزت ۳۶
حدود: حدود کے احکام ۲۳، ۲٤؛ کنیز کی حد زنا ۲۳، ۲٤ ; شادی شدہ کے زنا کی حد ۲۳
رشد: رشد کے اسباب ۳۳
سعادت: سعادت کا پیش خیمہ ۳۲؛ سعادت کے اسباب ۳۳
شہوت پرستي: شہوت پرستی کے خلاف جنگ ۲۷
عرف عام: عرف عام کا کردار ۱۷
عفت: عفت کی اہمیت ۱۸
عورت : عورت کی عفت ۲۱
غریزہ جنسي: ۳۱
غلام : غلام کی شخصیت ۱۰ ; غلام کی شخصیت کی حفاظت ۱۳ ;غلام کے اقتصادی حقوق ۱٦ ; غلام کے معاشرتی حقوق ۱٦
فحشائ: فحشاء کے خلاف جنگ ۲۸
فساد: فساد کے خلاف جنگ ۲۷، ۲۸
قانون سازي: قانونسازی کی شرائط ۲۹
کام: کام کی اجرت ۱۷
کنیز: کنیز کا مہر ۱٤، ۱۵، ۲۲؛ کنیز کی عفت ۲۲؛ کنیز کی مالکیت ۱۵ ; کنیز کے حقوق ۱۱، ۱٤
گناہ: گناہ سے اجتناب کے اثرات ۳۳
مساوات: مساوات کا منبع ۹
معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے اسباب ۲۷
مغفرت: مغفرت کا سرچشمہ ۳۷

موضوع حکم کی شناخت: موضوع حکم کی شناخت کا معیار ١٧

مہر: مہر کے احکام ١٤

آیت(٢٦)

﴿ يُرِيدُ اللهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾

وہ چاہتا ہے کہ تمھارے لئے واضح احکام بیان کردے اور تمھیں تم سے پہلے والوں کے طریقہ کار کی ہدایت کردے اور تمھاری توبہ قبول کرلے اور وہ خوب جاننے والا اور صاحب حکمت ہے_

١_ خداوند متعال کا ارادہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے احکام کو واضح طورپر بیان کرے_ يريد الله ليبيّن لكم مندرجہ بالا مطلبمیں، گذشتہ آیات کے مطابق، "ليبيّن"کا مفعول احکام و قوانین کو بنایا گیا ہے_

٢_ خداوند متعال کا ارادہ ہے کہ وہ لوگوں کیلئے گذشتہ قوموں کے سنن و رسومات کو واضح طورپر بیان کرے_

يريد الله ليبيّن لكم ... سنن الّذين من قبلكم یہ اس بنا پر ہے کہ جب "سنن الّذين"، ليبيّن"کا بھی مفعول ہو_ یعنی دونوں فعل " ليبيّن " اور "يهديكم " از باب تنازع "سنن"میں عمل کریں_

٣_ سابقہ قوموں کے صحیح سنن و رسومات کی وضاحت کیلئے خداوند متعال کی طرف سے احکام کا بیان_*

يريد الله ليبيّن لكم و يهديكم سنن الذين من قبلكم مذکورہ بالا مطلبمیں جملہ "يهديكم" کو، احکام کے بیان کی غایت کے طورپر لیا گیا ہے_ اور کلمہ "يهديكم"کے مطابق، سابقہ قوموں کے سنن اور طور طریقوں سے مراد ان کے صحیح آداب و احکام ہیں کہ جن کی پہچان خداوند متعال اپنے بیان کے ذریعے کروا رہا ہے_

٤_ سابقہ قوموں کے صحیح سنن اور قوانین کی پیروی کرنا

ضروری ہے_و يهديكم سنن الذين من قبلكم

٥_ احکام اسلام اور سابقہ ادیان کے احکام و قوانین میں مشابہت_*و يهديكم سنن الّذين من قبلكم چونکہ خداوند متعال اسلام کے احکام بیان کرکے، سابقہ لوگوں کی صحیح سنت کی پہچان کروا رہا ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سنن و طریقے، احکام اسلام کی مانند تھے_

٦_ گذشتہ قوموں کے سُنن اور قوانین کی احکام اسلام کے ساتھ تطابق کی تحقیق کرنے کی ضرورت_*

يريد الله ليبيّن لكم و يهديكم سنن الذين من قبلكم جملہ "یبیّن لکم" پر جملہ "یھدیکم" کا عطف اور ان دونوں سے ارادہ الہی کا تعلق، گذشتہ قوموں کے سنن و قوانین اور احکام (اسلام) کی تبیین میں ایک قسم کے ارتباط کو ظاہر کرتا ہے اور بعد والی آیات میں "یرید اللہ ان یخفف عنکم" کے قرینے سے کہہ سکتے ہیں کہ اس مورد نظر ارتباط سے مراد ان دونوں کے درمیان موازنہ ہے_

٧_ خداوند متعال چاہتا ہے کہ اپنے بندوں کی طرف اپنی رحمت کے ساتھ بازگشت کرے_

يريد الله ليبيّن لكم ... و يتوب عليكم بظاہر بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت سے مراد ان پر رحمت و مغفرت کا افاضہ ہے_

٨_ دینی معارف و احکام کا بیان، اپنے بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت ہے_

يريد الله ليبيّن لكم ... و يتوب عليكم اگر "لیبیّن" پر جملہ "یتوب علیکم" کا عطف، عطف تفسیری ہو تو یہ ظاہر کرتا ہے کہ خداوند متعال کی جانب سے احکام کا بیان، بعینہ بندوں کی طرف اسکی بازگشت ہے_

٩_ احکام کی تشریع کا فلسفہ، بندوں کو خداوند متعال کی خصوصی عنایات سے بہرہ مند کرنا ہے_

والمحصنات من النساء ... و من لم يستطع ... و يتوب عليكم یہ اس بنا پر ہے کہ جب "یتوب علیکم"، "لیبیّن" کیلئے غایت ہو، "یتوب" میں لام کا حذف، اس معنی کی تائید کرتا ہے_

١٠_ خداوند علیم (بہت جاننے والا) اور حکیم (حکمت والا) ہے_والله عليم حكيم

١١_ خداوند متعال کی طرف سے احکام کی وضاحت اور

گذشتہ قوموں کے سنن و رسوم کے بیان کا سرچشمہ اسکا علم و حکمت ہے_ يريد الله ... والله عليم حكيم

١٢_ خداوند متعال کی اپنے بندوں کی طرف بازگشت کا سرچشمہ اس کا علم و حکمت ہے_و يتوب عليكم والله عليم حكيم

١٣_ اسلام میں ازدواج کے بارے میں بیان کئے گئے تمام قوانین اور احکام، عالمانہ اور حکیمانہ ہیں_
و لاتنكحوا ... حرّمت عليكم ... و من لم يستطع ... والله عليم حكيم

١٤_ علم و حکمت، قانون ساز کیلئے دو بنیادی ارکان ہیں_ حرّمت ... والمحصنات ... و من لم يستطع ... والله عليم حكيم

احکام: ١٣ احکام کی تبیین ١، ٣، ٨، ١١; احکام کی تشریع کا فلسفہ ٩

ادیان: ادیان میں ہم آہنگی ٥

ازدواج: ازدواج کے احکام ١٣

اسلام: اسلام اور ادیان ٥، ٦

اسماء و صفات: حکیم ١٠; علیم ١٠

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ١، ٢;اللہ تعالی کا علم ١١، ١٢;اللہ تعالی کی بازگشت ٧، ٨، ١٢; اللہ تعالی کی حکمت ١١، ١٢
اللہ تعالی کی رحمت ٧; اللہ تعالی کی مشیّت ٧; اللہ تعالی کی نعمات ٩

حکمت: حکمت کی اہمیت ١٤

دین: دینی تعلیمات کی تبیین ٨

رسوم شناسي: ٦

سابقہ لوگوں کے رسم و رواج: ٦ سابقہ لوگوں کے رسم و رواج کی اطاعت ٤;سابقہ لوگوں کے رسم و رواج کی تبیین ٢، ٣، ١١

علم: علم کی اہمیت ١٤

قانونسازي: قانونسازی کی شرائط ١٤; قانونسازی میں حکمت ١٤; قانونسازی میں علم ١٤

آیت(۲۷)

﴿ وَاللّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُواْ مَيْلاً عَظِيمًا ﴾ خدا چاہتا ہے کہ تمھاری توبہ قبول کرے اور خواہشات کی پیروی کرنے والے چاہتے ہیں تمھیں بالکل ہی راہ حق سے دور کردیں _

۱_ خداوند متعال اپنی رحمت کے ساتھ بندوں کی طرف بازگشت کرنا چاہتا ہے_ واللہ یرید ان یتوب علیکم

۲_ جنسی مسائل اور ازدواج کے سلسلے میں احکام الہی کی حدودکی حفاظت، بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت کا راستہ ہموار کرتی ہے_ حرّمت ... والمحصنات ... واللہ یرید ان یتوب علیکم بظاہر، گذشتہ آیت میں، جملہ "یرید اللہ ل ....یتوب"احکام کے جعل و انشاء کی طرف اشارہ ہے_ اور جملہ "واللہ یرید ان یتوب" ان احکام کے عملی مرحلے کی طرف ناظر ہے یعنی ان احکام پر عمل کی صورت میں ، خداوند متعال انسانوں پر اپنی عنایت تمام کردے گا اور ثمر بخش بنادے گا_

۳_ الہی احکام و قوانین پر عمل سے بندوں کی طرف خداوند متعال کی بازگشت کا راستہ ہموار ہوتا ہے_
و لاتنکحوا ... حرّمت ... والمحصنات ... واللہ یرید ان یتوب علیکم

۴_ شہوت پرست لوگوں کا جنسی تعلقات کے سلسلے میں دینی معاشرے کو الہی حدود و قوانین سے منحرف کرنے کی کوشش کرنا_ و یرید الّذین یتّبعون الشّھوات ان تمیلوا میلاً عظیماً

۵_ نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کا، دینی معاشرے کو الہی قوانین و احکام کی حدود سے منحرف کرنے کی کوشش کرنا_ و لاتنکحوا ... حرّمت ... و یرید الّذین یتّبعون الشّھوات ان تمیلوا میلاً عظیماً

٦_ خداوند متعال کا مؤمنین کو، خواہشات نفسانی کی پیروی کرنے والوں کے گمراہ کُن افکار و آراء سے متاثر ہونے کے بارے میں خبردار کرنا_ و يريد الّذين يتّبعون الشّهوات ان تميلوا ميلاً عظيماً

٧_ خواہشات نفسانی کی اطاعت کرنے والوں کے افکار و آراء کی پیروي، رحمت الٰہی سے دوری کا باعث بنتی ہے_ والله يريد ان يتوب عليكم و يريد الّذين يتّبعون الشهوات ان تميلوا ميلاً عظيماً رحمت کی طرف ارادہ الٰہی اور انحراف کی طرف خواہشات پرستوں کے ارادے کے درمیان موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہشات پرستوں کی پیروی رحمت خدا سے دوری کا سبب بنتی ہے_

٨_ اسلام میں جنسی تعلقات و روابط، معتدل اور افراط و تفریط سے دور ہیں_* و يريد الّذين يتّبعون الشّهوات ان تميلوا ميلاً عظيماً خداوند متعال نے خواہشات پرستوں کے جنسی تعلقات کے بارے میں آراء و افکار کو اپنے احکام و قوانین کے مقابلے میں شمار کیا ہے_ اور ان کے افکار کو منحرف قرار دے کر درحقیقت احکام الٰہی کے اعتدال اور افراط و تفریط سے دوری کی طرف اشارہ فرمایا ہے_

٩_ ہوا و ہوس اور شہوت پرستي، رحمت الٰہی سے دوری کا باعث بنتی ہے_ والله يريد ان يتوب عليكم و يريد الّذين يتّبعون الشهوات ان تميلوا ميلاً عظيماً

١٠_ ازدواج اور جنسی تعلقات میں الٰہی حدود و قوانینسے تجاوز، ایک بڑی گمراہی ہے_
حرّمت ... و يريد الّذين يتبعون الشّهوات ان تميلوا ميلاً عظيماً

افراط و تفریط: ٨

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ٦; اللہ تعالی کی بازگشت ١;اللہ تعالی کی بندوں کی طرف بازگشت کا پیش خیمہ ٢، ٣;اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ٤، ٥، ١٠;اللہ تعالی کی رحمت ١; اللہ تعالی کی رحمت سے محرومیت ٧، ٩

انحطاط: انحطاط کے اسباب ٤، ٥

جنسی تعلقات: جنسی تعلقات میں اعتدال ٨

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کے اثرات ۲، ۳

شہوت پرست لوگ: شہوت پرستوں کا گمراہ کرنا ٤

شہوت پرستي: شہوت پرستی کے اثرات ۹

گمراہي: گمراہی کے اسباب ٤، ۵، ۱۰; گمراہی کے مراتب ۱۰

محرومیت: محرومیت کے اسباب ۷، ۹

مؤمنین: مؤمنین کو تنبیہ ٦

ہواپرست لوگ: ہواپرستوں کا گمراہ کرنا ۵; ہواپرستوں کی اطاعت ۷; ہواپرستوں کی گمراہی ٦

ہواپرستي: ہواپرستی کے اثرات ۹

آیت (۲۸)

﴿ يُرِيدُ اللّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ وَخُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفًا ﴾ خدا چاہتا ہے کہ تمھارے لئے تخفیف کا سامان کردے او رانسان تو کمزورہی پیدا کیا گیا ہے_

۱_ ارادہ الہی ہے کہ وہ زندگی میں انسان کو سبک بار کردے_ یرید اللہ ان یخفف عنکم

۲_ ازدواج اور جنسی تعلقات کے سلسلے میں احکام الہی کی پابندي، معاشروں کو مشکلات و مصائب سے بچانے اور انہیں سبک بار کرنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_ یرید اللہ ان یخفّف عنکم

ازدواج کے احکام و قوانین کی توضیح کے بعد، انسانوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے بارے میں ارادہ الہی کا بیان، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسانی معاشروں کے مشکلات و مصائب سے بچاؤ کا واحد طریقہ ان احکام پر عمل کرنا ہے_

۳_ جنسی تعلقات کے سلسلے میں قوانین الہی کی حدود کو

توڑنا، مشکل آفریں ہے اور انسانی معاشرے کے مصائب کا باعث بنتا ہے_

و یرید الذین یتبعون الشّھوات ... یرید الله ان یخفف عنکم اگر ازدواج کے سلسلے میں احکام الہی کا لحاظ رکھنا سبک بارہونے کا باعث بنتا ہے تو ان احکام و قوانین کو پائمال کرنے سے مسائل و مشکلات پیدا ہوتی ہیں_

٤_ اسلام میں، ازدواج اور جنسی تعلقات سے مربوط احکام و قوانین کا آسان ہونا_

و من لم یستطع منکم ... یرید الله ان یخفّف عنکم یہ اس بنا پر ہے کہ جب تخفیف سے مراد خود احکام الہی میں سہولت ہو نہ وہ سہولت جو ان احکام و قوانین پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے_

٥_ الہی قوانین و احکام کا آسان ہونا_ یرید الله ان یخفف عنکم

٦_ ازدواج اور جائز جنسی تعلقات کے راستے میں رکاوٹ اور مشکلات پیدا کرنا، ارادہ الہی کی مخالفت ہے_
یرید الله ان یخفف عنکم

٧_ انسان کو، ضعیف و ناتوان خلق کیا گیا ہے_ خلق الانسان ضعیفاً

٨_ جنسی غریزے کے مقابلے میں، انسان ایک کمزور مخلوق ہے_ خلق الانسان ضعیفاً

گذشتہ آیات کے قرینے سے ہوسکتا ہے "ضعیفاً" سے مراد، جنسی غریزے کے مقابلے میں انسان کی کمزوری و کم ہمتی ہو_

٩_ جنسی غریزے کے مقابلے میں انسان کی کمزوری و ناتوانی ہی ازدواج و جنسی تعلقات سے مربوط قوانین و احکام کے سہل ہونے کی بنیاد ہے_ یرید الله ان یخفّف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً

١٠_ خداوند متعال کی جانب سے احکام دین کی تسہیل کا سبب، انسان کی کمزوری اور ناتوانی ہے_

یرید الله ان یخفّف عنکم و خلق الانسان ضعیفاً یہ اس بنا پر ہے کہ جب تخفیف سے مراد خود احکام الہی میں سہولت ہو_

١١_ انسان، جنسی تعلقات سے مربوط، حدود الہی سے انحراف کے نتائج و عواقب کو برداشت کرنے کی

طاقت نہیں رکھتا_و يريد الّذين يتبّعون الشهوات ان تميلوا ميلاً عظيماً ... خلق الانسان ضعيفاً

ہوسکتا ہے جملہ "خلق الانسان ضعیفاً" ازدواج میں احکام الہی کی پیروی کرنے کی ضرورت اور ہواپرست افراد کی اطاعت سے اجتناب کی علت کو بیان کررہاہو_یعنی الہی قوانین معاشروں کو سبک بار کرتے ہیں اور ان سے انحراف; مشقت و مشکلات کا باعث بنتا ہے اور انسان ان مشکلات و مشقتوں کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا_

۱۲_ انسان کی تکوینی خصوصیات کے ساتھ دینی احکام کی ہم آہنگي_يريد الله ان يخفّف عنكم و خلق الانسان ضعيفاً

۱۳_ لوگوں کی توان اور قوانین میں موجود تناسب و ہم آہنگی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_يريد الله ان يخفف عنكم و خلق الانسان ضعيفاً

۱٤_ خداوند متعال کی طرف سے احکام و قوانین بنانے کی وجہ، انسان کا صحیح قوانین کی پہچان کرنے میں ناتوان ہونا ہے_* حرّمت ... يريد الله ان يخفف عنكم و خلق الانسان ضعيفاًچونکہ گذشتہ آیات میں تشریع احکام کی بحث ہورہی تھی لہذا کہہ سکتے ہیں کہ "ضعیفاً" سے مراد، صحیح قوانین بنانے میں انسان کا ناتوان ہونا ہے_

۱٥_ خداوند متعال کی جانب سے احکام و قوانین کی وضاحت باعث بنتی ہے کہ قوانین و احکام کی تشریع اور ان کی پہچان کے سلسلے میں انسانی ذمہ داری کا بوجھ کم ہوجائے_ حرّمت ... و من لم يستطع ... يريد الله ان يخفّف عنكم و خلق الانسان ضعيفاً یہ اس بناپر ہے کہ جب "ضعیفاً" سے، قانون سازی میں انسان کی کمزوري، مراد ہو تو اس صورت میں تخفیف کا معنی یہ ہے کہ خداوند متعال نے اپنے احکام و قوانین بناکر انسانوں کے دوش سے اس کے سنگین بوجھ کو اٹھا لیا ہے_

۱٦_ انسان کو انسان کہنے کی وجہ، اس کا نسیان ہے_و خلق الانسان ضعيفاً امام صادق (ع) بنی آدم کیلئے "انسان" نام رکھے جانے کی علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لانّه ينسي[1] کیونکہ وہ نسیان کا شکار ہوتا ہے_

---

۱) علل الشرایع ص۱٥، ح ۱ ب ۱۱، معانی الاخبار ص٤۸ ح ۱.

احکام: احکام کی تبیین ۱۵; احکام کی تشریع ۱۴، ۱۵
ازدواج: ازدواج سے ممانعت ٦;ازدواج کی اہمیت ٦;ازدواج میں سہولت ٤، ۹
اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ۱، ۱۰; اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز ۳; اللہ تعالی کی حدود سے تجاوز کی سزا ۱۱; اللہ تعالی کی نافرمانی ٦
انسان: انسان کا نام رکھا جانا ۱٦;انسان کی فراموشی ۱٦;انسان کی کمزوری ۷، ۸، ۱۰، ۹، ۱٤، ۱۱
تکوین: تکوین و تشریع، ۱۲
حیات: حیات کی کیفیت ۱
دین: دینی تعلیمات کی خصوصیت ۱۲
روایت: ۱٦
سختي: سختی کے سہل کرنے کا طریقہ ۲
شرعی فرائض: شرعی فرائض پر عمل کے اثرات ۲;شرعی فرائض میں سہولت ٤، ٥، ۹، ۱۰; شرعی فرائض میں قدرت و طاقت ۱۳
شہوت پرستي: شہوت پرستی کی سزا ۱۱; شہوت پرستی کے اثرات ۳
عفت: عفت کے اثرات ۳
غریزہ جنسي: ۸، ۹
قانون سازي: قانون سازی کی شرائط ۱۳
معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے اسباب ۲;معاشرے کے انحطاط کے اسباب ۳

آیت(۲۹)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾

اے ایمان والو_ آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق طریقہ سے نہ کھا جایا کرو_ مگر یہ کہ باہمی رضامندی سے معاملہ ہو اور خبردار اپنے نفس کو قتل نہ کرو_ اللہ تمھارے حال پر بہت مہربان ہے_

۱_ **باطل طریقوں سے دوسروں کا مال کھانے اور اس میں تصرف کرنے کی ممانعت_** يا ايها الذين امنوا لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل

۲_ **لوگوں کے مال و ثروت میں ناروا طریقے سے تصرف کرنا، ایمان کے ساتھ سازگار نہیں ہوسکتا_** يا ايها الذين امنوا لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل

۳_ **ذاتی مالکیت کا معتبر و قانونی ہونا_** يا ايها الذين امنوا لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل

٤_ **اموال کے مشروع نقل و انتقال کے اسباب میں سے ایک، تجارت ہے_** الاّ ان تكون تجارة عن تراض: منكم

٥_ **طرفین مبادلہ کی باہمی رضامندي، اس مبادلہ کی مشروعیت و صحت کی شرط ہے_** الا ان تكون تجارة عن تراض: منكم

٦_ **طرفین کی رضامندی کے بغیر مبادلہ باطل ہے_** الاّ ان تكون تجارة عن تراض: منكم

۷_ **مسلمان کو قتل کرنا، حرام ہے_** و لاتقتلوا انفسكم

۸_ **خودکشي کرنے کی حرمت_*** و لاتقتلوا انفسكم

۹_ **ہلاکت خیز حوادث اور خطرات سے دور رہنا ضروری ہے_**

لاتاكلوا ... و لاتقتلوا انفسكم خداوند متعال نے دوسروں كے اموال ميں ناروا تصرف كو اسلئے حرام قرار ديا ہے كہ يہ كام، انسان اور انسانى معاشرے كى تباہى و نابودى كا سبب بنتا ہے_

١٠_ دوسروں كے اموال ميں بے جا تصرف، قتل جيسا گناہ كبيرہ ہے_ لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل ... و لاتقتلوا انفسكم

دوسروں كے اموال ميں ناروا تصرف كے ساتھ انسانى قتل كى حرمت كا بيان ان دونوں گناہوں كے مساوى ہونے كى علامت ہے_

١١_ معاشرے ميں مال و دولت كا باطل و نامشروع طريقے سے رد و بدل اس معاشرے كى تباہى و نابودى كا موجب بنتا ہے_ لاتاكلوا ... و لاتقتلوا انفسكم جملہ " ولاتقتلوا " اپنے معطوف عليہ يعنى "لاتاكلوا"ميں موجود حكم كى علت كو بيان كر رہا ہے_

١٢_ نامشروع اقتصادى معاملات سے خانہ جنگى اور خونريزى كا راستہ ہموار ہوتا ہے_

لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل ... و لاتقتلوا انفسكم جملہ "لاتاكلوا"پر جملہ "لاتقتلوا" كا عطف ہوسكتا ہے نامشروع تصرفات پر قتل و خونريزى كے مترتبہونے كى طرف اشارہ ہو_

١٣_ خداوند متعال كى جانب سے اقتصادى احكام كے بيان كا مقصد معاشرے كو اجتماعى مفاسد سے سالم ركھنا ہے_
لاتاكلوا ... لاتقتلوا ... ان اللہ كان بكم رحيماً

١٤_ خداوند متعال ہميشہ مؤمن بندوں پر مہربان ہے_ ان اللہ كان بكم رحيماً

١٥_ اسلام كے معاشى و اجتماعى احكام و قوانين رحمت خداوندى كا ايك پرتو ہيں_ لاتاكلوا ... و لاتقتلوا ... ان اللہ كان بكم رحيماً

١٦_ كسى معاشرے ميں معاشى و معاشرتى مفاسد نہ ہونا، اس معاشرہ كے رحمت خداوند متعال سے بہرہ مند ہونے كى علامت ہے_* لا تأكلوا اموالكم ... و لاتقتلوا ... ان اللہ كان بكم رحيماً

١٧_ وہ مال جو قرض كے مساوى يا اس سے كمتر ہو اسے زندگى كے اخراجات ميں خرچ كرنا، اور قرض ادا نہ كرنا، "اكل مال بالباطل" ہے_ لاتاكلوا اموالكم بينكم بالباطل امام صادق(ع) نے ايسے شخص كے بارے ميں كہ جس كے پاس اتنا مال ہے كہ يا تو زندگى كے مخارج ميں

ضرچ کرے یا پھر اپنا قرض ادا کرے فرمایا: یقضی بما عندہ دینہ و لایاکل اموال الناس الاّص و عندہ مایؤدّی الیھم حقوقھم: ان اللہ عزوجل یقول: "لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ...[1] اپنے پاس موجود مال سے قرض ادا کرے اور لوگوں کا مال نہ کھائے مگر یہ کہ اس کے پاس اتنا اضافی مال ہو جس سے وہ لوگوں کے حقوق ادا کرسکے_

۱۸_ قرض کی ادائیگی نہ کرسکنے کے باوجود قرض لینا، دوسروں کے مال میں بے جا تصرف ہے_

لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل امام صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: ... و لایستقرض علی ظھرہ الاّ و عندہ وفاء ...[2] اپنی پشت پر قرض کا بوجھ نہ لادے مگر یہ کہ اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو_

۱۹_ ربا، قمار، کم فروشي، اور ظلم کے ذریعے حاصل کئے گئے مال میں تصرف کرنے کی حرمت_

لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت میں موجود "بالباطل" کے بارے میں فرمایا: بالرّبا، والقمار، والبخس والظلم_[3]

۲۰_ جانی خطرے کے وقت، سرد موسم میں وضو و غسل کرنا، خودکشی کا حکم رکھتا ہے_و لاتقتلوا انفسکم

رسول اللہ (ص) نے سرد موسم میں جانی خطرے کے باوجود وضو و غسل سے متعلق سوال کے جواب میں فرمایا: و لاتقتلوا انفسکم انّ اللہ کان بکم رحیما_[4] اپنے آپ کو قتل نہ کرو بیشک اللہ تم پر رحم کرنے والا ہے_

۲۱_ اکیلے مسلمان کا مشرک دشمنوں کے اجتماع پر حملہ آور ہونا اور اپنے آپ کو موت کے خطرے سے دوچار کرنا، خودکشی کا حکم رکھتا ہے_و لاتقتلوا انفسکم امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: ... عني بذلك الرجل من المسلمين يشدّ على المشركين وحده يجيء فى منازلهم فيقتل فنهاهم الله عن ذلك_[5] اس سے مراد وہ مسلمان ہے جو مشرکین پر حملہ آور ہو اور انہیں قتل کرنے کیلئے اکیلا ان کے گھروں میں داخل ہوجائے تو اللہ تعالی نے اسے اس سے منع فرمایا ہے_

---

۱) کافی ج ۵ ص ۹۵ ح ۲، نورالثقلین ج ۱ ص ۴۷۱ ح ۱۹۷ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۶ ح ۱۰۱ من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۱۱۲، ح ۱۲ ب ۶۰.

۲) کافی ج ۵ ص ۹۵ ح ۲ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۶ ح ۱۰۱. ۳) تفسیر تبیان ج ۳ ص ۱۷۸ مجمع البیان ج ۳ ص ۵۹ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۶۳ ح ۱۰ نورالثقلین ج ۱ ص ۴۷۲ ح ۱۹۸. ۴) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۶ ح ۱۰۲ نورالثقلین ج ۱ ص ۴۷۲ ح ۲۰۱ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۶۳، ح ۸.

۵) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۳۵ ح ۹۸ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۶۳ ح ۲.

۲۲_ طاقت و پائیداری کے حاصل کیئے بغیر جنگ کرنا خودکشی کے حکم میں ہے_ ولاتقتلوا انفسکم امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: لاتخاطروا بنفوسکم فی القتال فتقاتلون من لاتطیقونه_ [1]جنگ میں ایسے لوگوں کا سامنا کر کے جن کے مقابلے کی تم طاقت نہیں رکھتے اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالو_

احکام: ۱، ٤، ۷، ۸، ۱۷، ۱۹، ۲۰ اجتماعی احکام ۱۵; اقتصادی احکام ۱۵

اختلاف: اختلاف کا پیش خیمہ ۱۲

اقتصادی نظام: ۱۲، ۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ۱۵، ۱٦ ; اللہ تعالی کی مہربانی ۱٤

ایمان: ایمان کے اثرات ۲; ایمان و عمل ۲

تجارت: تجارت کے اثرات ٤

جنگ: جنگ کا پیش خیمہ ۱۲; جنگ کی شرائط ۲۲

حرام خوري: حرام خوری کے موارد ۱۷

خودکشي: خودکشی کی حرمت ۸; خودکشی کے موارد ۲۰، ۲۱، ۲۲

دشمن: دشمنوں کے خلاف جدوجہد ۲۱

ربا : ربا کی حرمت ۱۹

روایت: ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲

ظلم: ظلم کی حرمت ۱۹

غسل: احکام غسل ۲۰

غصب: ۲۰ غصب کا گناہ ۱۰; غصب کے موارد ۱۸

قتل: قتل کا پیش خیمہ ۱۲; قتل کا گناہ ۱۰; قتل کی حرمت ۷

قرض : احکام قرض ۱۷

۱_ تفسیر تبیان ج ۳ ص ۱۸۰ نور الثقلین ج ۱ ص ٤۷۲ ح ۲۰۰ مجمع البیان ج ۳ ص ٦۰.

قمار: قمار کی حرمت ۱۹
قواعد فقهي: ۵، ٦
کم فروشي: کم فروشی کی حرمت ۱۹
گناہ: گناہ کبیرہ ۱۰
مالکیت: ذاتی مالکیت ۳; مالکیت کے احکام ۱، ۳، ٤; مالکیت کے اسباب ٤
محرمات: ۱۹
معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے اثرات ۱٦; معاشرے کی ترقی کے اسباب ۱۳; معاشرے کے زوال کے اسباب ۱۱;
معاملہ: باطل معاملہ ٦; معاملہ کے احکام ٤، ٦; معاملہ کے صحیح ہونے کی شرائط ۵
مؤمنین: مؤمنین کے فضائل ۱٤
نفس: نفس کی حفاظت کی اہمیت ۹
وضو: وضو کے احکام ۲۰
عذاب میں مبتلا ہونے کا موجب ہے۔

آیت (۳۰)

﴿ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا﴾

اور جو ایسا اقدام حدود سے تجاوز اور ظلم کے عنوان سے کرے گا ہم عنقریب اسے جہنم میں ڈال دیں گے اور اللہ کے لئے یہ کام بہت آسان ہے۔

۱۔ ظلم و زیادتی کے ساتھ قتل و ہلاک کرنا، دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہونے کا موجب ہے۔

و لاتقتلوا انفسکم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً فسوف نصلیه ناراً مذکورہ بالا مطلب میں "ذلک" کو "قتل نفس" کی طرف اشارہ کے طور پر لایا گیا ہے_

٢_ ظلم و زیادتی کے ساتھ دوسروں کے اموال میں ناحق تصرف کرنا، جہنم کی آگ میں گرفتار ہونے کا موجب بنتا ہے_

لاتا کلوا اموالکم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً فسوف نصلیه ناراً یہ اس بنا پر ہے کہ جب "ذلک'، "لاتا کلوا" یا "لاتا کلوا ... و لاتقتلوا" کی طرف اشارہ ہو_

٣_ دوسروں کے اموال میں نامشروع اور باطل طریقے سے تصرف، تجاوز اور ظلم ہے_ لاتا کلوا اموالکم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً یہ اس بنا پر ہے کہ جب "عدواناً و ظلماً" قید توضیحی ہو_

٤_ انسان کشي; تجاوز اور ظلم ہے_ و لاتقتلوا انفسکم ... و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً بعض کا کہنا ہے کہ "عدوانا" اور "ظلماً" قید توضیحی ہے اور عقوبت و عذاب کی علت کی طرف اشارہ ہے یعنی چونکہ قتل و خودکشي، تجاوز اور ظلم ہے لہذا موجب عقوبت و عذاب ہے_

٥_ مسلمانوں کی داخلی جنگیں، ظلم و تجاوز اور اخروی عذاب کا موجب ہیں_ و لاتقتلوا انفسکم ... و من یفعل ذلك عدوانا و ظلماً فسوف نصلیه ناراً

٦_ خودکشي، تجاوز اور ظلم و ستم ہے اورعذاب دوزخ میں گرفتار ہونے کا موجب ہے_* لاتقتلوا انفسکم ... و من یفعل ذلك ... فسوف نصلیه ناراً

٧_ جو جرم، تجاوز و ظلم کی بنا پر انجام نہ پائے، عذاب الہی کے استحقاق کا موجب نہیں ہوگا_

و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً فسوف نصلیه ناراً یہ اس بنا پر ہے کہ جب "عدواناً و ظلماً" قید احترازی ہو_

٨_ ظلم و ستم اور تجاوز کرنے والوں کو دوزخ میں ڈالنا اور جلانا، خداوند متعال کیلئے ایک آسان کام ہے_

و من یفعل ذلك عدواناً و ظلماً ... و کان ذلك علی الله یسیرا "صلي" کا مصدر "صِلّي" ہے جس کا معنی جلانا بھوننا ہے (القاموس المحیط)_

٩_ ظالموں اور تجاوز گروں پر عذاب، رحمت الہی کا ایک جلوہ ہے_

ان اللہ کان بکم رحیماً_ و من یفعل ذلك عدوانا و ظلماً فسوف نصلیه ناراً خداوند متعال کی رحمت مطلقہ کے بیان کے بعد ظالموں کے عذاب کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ الہی عذاب، انسانوں پر اسکی رحمت کا ایک جلوہ ہے_

۱۰_ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آتش دوزخ میں رہنا، خودکشی کی سزا اور نتیجہ ہے_ فسوف نصلیه ناراً امام صادق(ع) نے فرمایا: من قتل نفسه متعمداً فهو فی نار جهنمّ خالداً فیها قال الله تعالی:و لا تقتلوا انفسکم ...فسوف نصلیه ناراً [1] جو شخص اپنے آپ کو جان بوجھ کر قتل کرے وہ ہمیشہ آتش جہنم میں رہے گا_ اللہ تعالی فرماتا ہے: "ولا تقتلوا انفسکم ... فسوف نصلیه ناراً"_

اختلاف: اختلاف کی سزا ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی رحمت ۹; اللہ تعالی کے افعال ۸

تجاوز: تجاوز کا ظلم ہونا ۳ تجاوز کرنے والے: تجاوز کرنے والوں کا جہنم میں جانا ۸; تجاوز کرنے والوں کا عذاب ۹

جہنم: جہنم کا عذاب ۱، ٦; جہنم کی آگ ۲، ۱۰; جہنم کے اسباب ۱، ۲، ٦; جہنم میں ہمیشہ رہنا ۱۰

خودکشي: خودکشی کا ظلم ہونا٦; خودکشی کی سزا ۱۰

روایت: ۱۰

ظالمین: ظالمین جہنم میں ۸; ظالمین پر عذاب ۹ ظلم: ظلم کی سزا ۱، ۲; ظلم کے موارد ۳، ٤، ٦

عذاب: عذاب کے اسباب ۵

غصب: غصب کا ظلم ۳; غصب کی سزا ۱

قتل: قتل کا ظلم ٤; قتل کی سزا ۱

گناہ: گناہ کی بخشش ۷

مسلمان: مسلمانوں کا اختلاف ۵

---

۱)من لایحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۳۷٤ ح ۲۳ ب ۱۷۹ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳٦٤ ح ۱۲.

آیت(۳۱)

﴿ إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيمًا ﴾ اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمھیں روکا گیا ہے پرہیز کرلوگے تو ہم دوسرے گناہوں کی پردہ پوشی کردیں گے اور تمھیں باعزت منزل تک پہنچا دیں گے۔

۱۔گناہ دو قسم کے ہیں، صغیرہ اور کبیرہ۔ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سیّئاتکم کبائر اور سیّئات کے درمیان موازنے کے قرینے سے یہاں سیئات سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔

۲۔کبیرہ گناہوں سے اجتناب، صغیرہ گناہوں کی بخشش کا راستہ ہموار کرتا ہے۔ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سیّئاتکم

۳۔خداوند متعال کی جانب سے لوگوں کو کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے کی ترغیب و تشویق۔ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سیّئاتکم و ندخلکم مدخلاً کریماً صغیرہ گناہوں کی مغفرت اور بہشت میں داخل کرنے کا وعدہ لوگوں کی کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی تشویق و ترغیب کیلئے ہے۔

٤۔جس گناہ پر بھی دوزخ کی آگ کا وعدہ دیا گیا ہے وہی کبیرہ ہے *۔سوف نصليه ناراً ... ان تجتنبوا کبائر اس حقیقت کے بیان کے بعد کہ بعض گناہ (جیسے قتل نفس) انسان کو دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔گناہوں سے اجتناب کی ترغیب، گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گناہان کبیرہ کی علامات میں سے یہ ہے کہ خداوند متعال نے ان گناہوں کے ارتکاب کرنے والوں کو آتش دوزخ کی تہدید کی ہے۔اس مطلب کی تائید امام صادق (ع) کے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں اس فرمان سے بھی ہوتی ہے: الكبائر، التي اوجب الله عزوجل عليها النار۔[۱] کہ گناہان کبیرہ وہ ہیں جن پر اللہ تعالی نے جہنم کو لازمی قرار دیا ہے۔

---

۱) کافی ج۲ ص۲۷۶ ح۱ نور الثقلین ج۱ ص۴۷۳ ح۲۰۷

۵_ جو لوگ بڑے گناہوں کا ارتکاب نہیں کرتے، ان کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے چشم پوشی کرنا ضروری ہے_ *

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیّئاتکم یہ آیت لوگوں کی اجتماعی زندگی کیلئے ایک درس کی حیثیت رکھتی ہے_ جس طرح خداوند متعال، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کی صورت میں اپنے بندوں کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو نظر انداز کردیتا ہے اسی طرح ہم لوگوں کو بھی چشم پوشی سے کام لینا چاہیئے_

٦_ باطل طریقے سے دوسروں کے مال و دولت پر ہاتھ ڈالنا گناہ کبیرہ ہے_ لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه اس آیت اور گذشتہ آیات کے درمیان ارتباط کے مطابق، گناہان کبیرہ کے مطلوبہ مصادیق میں سے ایک، دوسروں کے مال میں ناروا تصرف کرنا ہے_

۷_ معاشرے کو تباہی و فساد کی طرف لے جانا گناہان کبیرہ میں سے ہے_ لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... و لاتقتلوا انفسکم ... ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه

۸_ قتل اور انسان کشی کا گناہان کبیرہ میں سے ہونا_ لاتقتلوا انفسکم ... ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه

۹_ خودکشی کا کبیرہ گناہوں میں سے ہونا_ * لاتقتلوا انفسکم ... ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه

۱۰_ بہشت، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرنے والوں کا اجر ہے_ و ندخلکم مدخلاً کریماً

۱۱_ کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرنے والوں کی اخروی منزل، ایک گرانقدر اور باعزت جگہ ہے_ و ندخلکم مدخلاً کریماً

۱۲_ بہشت، ایک گرانقدر اور باعزت جگہ ہے_ و ندخلکم مدخلاً کریماً

۱۳_ صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے طہارت، بہشت میں وارد ہونے کی شرط ہے_
ان تجتنبوا کبائر ... نکفر عنکم سیّئاتکم و ندخلکم مدخلاً کریماً

۱٤_ بہشت، صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے دوری اور طہارت کا نتیجہ ہے_

ان تجتنبوا ... ندخلكم مدخلاً كريماً

١٥_ خداوند، گناہوں کی مغفرت کرنے والا اور پاک لوگوں کو بہشت میں مقام و منزلت عطا کرنے والا ہے_

نكفر عنكم ... ندخلكم مدخلاً كريماً

١٦_ كبيرہ گناہوں سے پرہيز كرنے والے مؤمنين، اپنے صغيرہ گناہوں كے بارے ميں جوابدہى سے محفوظ ہوں گے_

ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيّئاتكم امام كاظم (ع) نے فرمايا: ...من اجتنب الكبائر من المؤمنين لم يسئل عن الصغائر_[1] جو مؤمن كبيرہ گناہوں سے اجتناب كرے، اس سے صغيرہ گناہوں كے بارے ميں بازپرس نہيں ہوگي_ اسكے بعد آپ (ع) نے مذكورہ آيت تلاوت فرمائي_

اللہ تعالى: اللہ تعالى كى مغفرت ١٥

بہشت: بہشت كى عظمت ١٢; بہشت كے موجبات ١٠، ١٣، ١٤

پاک لوگ: پاک لوگوں كا بہشت ميں ہونا ١٥

جہنم: عذاب جہنم، ٤

خودكشي: خودكشى كا گناہ، ٩

روايت: ١٦

عذاب: عذاب كا وعدہ ٤

غصب: غصب كا مال ٦

قتل: قتل كا گناہ٨

گناہ: صغيرہ گناہ ١; صغيرہ گناہ سے اجتناب ١٣، ١٤; صغيرہ گناہ كى معافى ٥، ١٦; كبيرہ گناہ ١، ٤، ٦، ٧، ٨، ٩; كبيرہ گناہ سے اجتناب ٢، ٣، ١٤، ١٣; كبيرہ گناہ كى سزا ٤; گناہ سے اجتناب ١٠، ١٦; گناہ سے اجتناب كى جزا ١١، ١٤; گناہ كى اقسام ١; گناہ كى مغفرت ١٥; گناہ كى مغفرت كا پيش خيمہ ٢

متقين: متقين كا اجر، ١١ معاشرہ: معاشرے كو فاسد كرنا ٧

---

١) توحيد صدوق، ص٤٠٧ ح٦ ب ٦٣ نور الثقلين ج١ ص٤٧٣ ح٢٠٦، تفسير عياشى ج١ ص٢٣٨ ح١١٢ تفسير برهان ج١ ص٣٦٥ ح٤، ١٣.

آیت(۳۲)

﴿ وَلاَ تَتَمَنَّوْاْ مَا فَضَّلَ اللّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُواْ وَلِلنِّسَاء نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُواْ اللّهَ مِن فَضْلِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴾ اور خبردار جو خدا نے بعض افراد کو بعض سے کچھ زیادہ دیا ہے اس کی تمنّا اور آرزو نہ کرنا مردوں کے لئے وہ حصہ ہے جو انھوں نے کمایا ہے اور عورتوں کے لئے وہ حصہ ہے جو انھوں نے حاصل کیا ہے_ اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کہ وہ بیشک ہر شے کا جاننے والا ہے_

۱_ خداوند متعال نے بعض لوگوں کو اپنی نعمتوں سے زیادہ بہرہ مند فرماکر بعض دوسروں پر برتری عطا کی ہے_
و لاتتمنّوا ما فضل الله به بعضكم على بعض

۲_ دوسروں کو خدا کی عطا کردہ نعمتوں کے حصول کی آرزو اور حرص و طمع سے بچنا ضروری ہے_
و لاتتمنّوا ما فضّل الله به بعضكم على بعض

۳_ خدا تعالی کی طرف سے لوگوں کے درمیان تفاوت ہے_ و لاتتمنّوا ما فضل الله به بعضكم على بعض

٤_ دوسروں کی نعمتوں پر نظریں رکھنا، ایک ناپسندیدہ اور مذموم فعل ہے_ و لاتتمنّوا ما فضل الله به بعضكم على بعض

۵_ دوسروں کی نعمتوں کے حصول کی خواہش کرنا اور ان پر نظریں رکھنا، ارتکاب گناہ کا راستہ ہموار کرتا ہے_
ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه ... و لاتتمنوا ما فضل الله گناہوں سے اجتناب کی ترغیب کے بعد، دوسروں کی نعمتوں کے حصول کی خواہش سے نہی کرنا ہوسکتا ہے بعض کبیرہ گناہوں کی جڑ اور ان کے خلاف جدوجہد کرنے کی نصیحت کی طرف اشارہ ہو_

٦_ دوسروں کی خداداد نعمتوں کے حصول کی آرزو کرنا

اور ان پر نظریں رکھنا، حرام خوری اور اقتصادی خرابیوں کی راہ ہموار کرتا ہے_

لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... و لاتتمنّوا ما فضّل الله به بعضکم علی بعض لوگوں کے مال میں ناروا تصرف کے حکم کو بیان کرنے کے بعد، دوسروں کی نعمتوں کے حصول کی آرزو کرنے سے نہی کرنا ہوسکتا ہے، اس چیز کا بیان ہو کہ باطل طریقے سے دوسروں کے مال پر قبضہ کرنے کا اصل سبب دوسروں کی نعمتوں میں طمع کرنا ہے_

۷_ مفاسد کے خلاف جدوجہد کرنے کے قرآنی طریقوں میں سے ایک، گناہ کے علل و اسباب کے خلاف جنگ کرنا ہے_ لاتا کلوا اموالکم بینکم بالباطل ... و لاتتمنّوا ما فضل الله به بعضکم علی بعض

۸_ معاشرے کی سلامتی و حفاظت کیلئے، گناہ کے علل و اسباب کے خلاف جنگ کرنا ضروري_

لاتا کلوا اموالکم بینکم، بالباطل ... و لاتقتلوا انفسکم ... و لاتتمنّوا ما فضل الله

۹_ مالکیت اور اپنے کام و محنت سے بہرہ مند ہونے میں عورت اور مرد کو مساوی حق حاصل ہے_

للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیبٌ مما اکتسبن

۱۰_ ہر عورت اور مرد اپنے اعمال کی جزا پائے گا_ للرّجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیبٌ مما اکتسبن

جملہ "للرجال نصیب ..."ہوسکتا ہے اس معنی میں ہو کہ ہر انسان، خواہ مرد ہو یا عورت ان شرعی فرائض پر ثواب و پاداش سے بہرہ مند ہوگا جو خداوند متعال نے اس کیلئے مقرر کئے ہیں_

۱۱_ اسلام کے اقتصادی مسائل کا اخلاق سے آمیختہ ہونا_ لاتا کلوا ... و لاتتمنّوا ما فضل الله ... للّرجال نصیب ... و للنساء نصیبٌ قرآن کریم نے اس آیت اور گذشتہ آیات میں ، اقتصادی مسئلہ (لاتا کلوا ... للرجال نصیب) کو اخلاقی (لاتتمنّوا) مسئلہ سے مربوط کرتے ہوئے، ایک کو دوسرے کی بنیاد قرار دیا ہے_

۱۲_ ہر شخص خواہ مرد ہو یا عورت، اپنی محنت و کمائي کا خود مالک ہے_ للرجال نصیب ... و للنساء نصیب

۱۳_ عورت و مرد دونوں کو کام کاج کرنے کا حق حاصل ہے_ للرجال نصیب ... و للنساء نصیب مما

اکتسبن

۱٤_ لوگوں میں سے بعض کی بعض دوسروں پر برتري، خود ان کی صلاحیتوں، قابلیتوں اور جدوجهد کا نتیجه ہے_

و لاتتمنّوا ما فضل الله ... و للنساء نصیبٌ مما اکتسبن جمله "للرجال..."جمله "لاتتمنّوا ما فضل الله "کی علت ہے اور یه بیان کر رہا ہے که انسانوں کی صلاحیتیں اور جدوجهد، اس برتری کا سرچشمه ہے_ یاد رہے که "رجال"اور"نسائ"کی تصریح، قابلیتوں اور صلاحیتوں کے درمیان فرق کی طرف اشاره ہے ورنه یه فرمایا جاتا: "للانسان نصیب مما اکتسب"_

۱٥_ لوگوں کی برتری و فوقیت میں ان کی صلاحیتوں اور سعی و کوشش کے کردار کی طرف توجه کرنے سے دوسروں کے مال و دولت اور نعمتوں پر نظر رکھنے سے دور رہنے کا راسته ہموار ہوتا ہے_ و لاتتمنّوا ما فضّل الله ... للرجال نصیب ... و للنساء نصیبٌ خداوند متعال نے دوسروں کی نعمتوں کے بارے میں طمع و لالچ سے منع کرنے کے بعد ان نعمتوں کو لوگوں کی قابلیت اور جدوجهد کا نتیجه قرار دیا ہے تاکه منفی آرزوں اور خواہشات کی جڑ کاٹ دی جائے_

۱٦_ انسان اپنے مال و دولت اور کمائي کے صرف کچھ حصے کا مالک ہے_ للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیب مما اکتسبن یه اس بنا پر ہے که جب "مما"میں "من" تبعیض کیلئے ہو_ یعنی انسان اپنی کمائي اور مال و ثروت میں سے بعض کے مالک ہیں اور بعض دوسرا حصه مثلاً فقراء اور اسلامی حکومت کیلئے ہے_

۱۷_ انسان کو اپنی ضروریات، خداوند متعال سے طلب کرنی چاہئیں نه که دوسروں کے حقوق پر ہاتھ ڈالنے اور طمع و لالچ کرنے سے_ و لاتتمنّوا ما فضل الله ... و سئلوا الله من فضله

۱۸_ دعا اور خداوند متعال سے طلب کرنے میں، اسکے فضل کی امید رکھنا ضروری ہے_ و سئلوا الله من فضله

۱۹_ فضل الہی کے حصول میں دعا کا کردار_ و سئلوا الله من فضله

۲۰_ فضل الہی سے امید رکھنا، دوسروں کے مال و دولت کے بارے میں طمع کرنے سے بچنے کا راسته ہموار کرتا ہے_ و لاتتمنّواما فضل الله ... و سئلوا الله من

فضله طمع اور آرزو و تمنا کرنے سے نہی کرنا اور اسکے بعد خداوند متعال سے طلب کرنے کا حکم دینا کہ جس کا نتیجہ فضل خداوند متعال سے امیدوار ہونا ہے، درحقیقت ایک ایسا راستہ دکھتا ہے جس پر چل کر انسان دوسروں کی نعمتوں کے بارے میں حسرت اور دست درازی سے اجتناب کرسکتا ہے_

۲۱_ کام اور کوشش کے ساتھ ساتھ فضل خدا کے بارے میں امیدوار رہنے کی ضرورت_

للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیبٌ ... و سئلوا الله من فضله جملہ "للرجال ..."سابقہ جملے کی علت ہے_ یعنی دوسروں کے پاس موجود نعمتوں کی آرزو نہ کرو بلکہ خود مال و دولت حاصل کرنے کیلئے کوشش کرو اور اسکے ساتھ فضل خداوند متعال سے بھی امید لگائے رکھو_

۲۲_ انسان کی اندرونی خواہشات اور رجحانات کو صحیح رخ عطا کرنا، قرآن حکیم کے تربیتی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_و لاتتمنّوا ... و سئلوا الله من فضله انسان کے اندر تمایلات و خواہشات کا وجود ایک ناقابل انکار حقیقت ہے، قرآن دوسروں کے مال پر نظریں رکھنے کی حرمت بیان کرتے ہوئے، لوگوں کی خواہشات اور تمایلات کو فضل خداوند متعال کی طرف موڑ کر انہیں صحیح رُخ عطا کر رہا ہے_

۲۳_ خداوند متعال ہرچیز سے آگاہ و دانا ہے_ ان الله کان بکل ش علیماً

۲۴_ خداوند متعال، انسان کے تقاضوں اور ضروریات سے آگاہ ہے_و سئلوا الله من فضله انّ الله کان بکل ش علیماً

"بکل شي :"کے موردنظر مصادیق میں وہ تمام مسائل شامل ہیں جو اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں من جملہ انسانوں کی ضروریات اور تقاضے ہیں_

۲۵_ خداوند متعال کو انسانوں کے اندرونی حالات اور خواہشات و آرزؤں سے مکمل آگاہی حاصل ہے_

و لاتتمنّوا ... انّ الله کان بکل ش علیماً

۲۶_ خداوند متعال کے ہرچیز سے آگاہ ہونے کے بارے میں توجہ سے انسان کیلئے اپنے اندرونی حالات پر نظر رکھنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_و لاتتمنّوا ان الله کان بکل ش علیماً

۲۷_ مرد کا فریضہ ہے کہ وہ دوسروں کی بیوی بیٹیوں میں دلچسپی لینے اور ان کی طمع کرنے سے پرہیز کرے_

و لاتتمنّوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: لایتمنّی الرّجل امراۃ الرجل و لاابنتہ ... _[1] مرد دوسرے کی بیوی ، بیٹی ... کی طمع نہ کرے_

۲۸_ بارگاہ خداوند متعال سے مقدر شدہ روزی سے زیادہ روزی کی درخواست کرنا ایک پسندیدہ اور شائستہ دعا ہے_

و سئلوا اللہ من فضلہ امام صادق(ع) نے فرمایا: انّ اللہ قسّم الارزاق بین عبادہ و افضل فضلاً کثیرا لم یقسّمہ بین احد قال اللہ عزوجل: و سئلوا اللہ من فضلہ_[2] بیشک اللہ تعالی نے اپنا رزق بندوں کے درمیان تقسیم کیا ہے اور اپنا فضل کثیر باقی رکھا ہے جسے تقسیم نہیں کیا_ اللہ تعالی فرماتا ہے: و سئلوا اللہ من فضلہ

آرزو: منفی آرزو ۲۷; ناپسندیدہ آرزو ۲، ۵، ٦

احکام: ١٦

اخلاق: اخلاق اور اقتصاد ١١

استعداد: استعداد کے اثرات ١٥

اقتصادی نظام: ١١، ١٣

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم ۲۳، ۲٤، ۲۵، ۲٦; اللہ تعالی کا فضل ١، ١٨، ١٩، ۲۰، ۲١; اللہ تعالی کی نعمات ١، ۲

امتیاز: امتیاز برتنے کے اسباب ١٥

امیدواری: امیدواری کی اہمیت ۲١; امیدواری کے اثرات ۲۰

انسان: انسان کی آرزو ۲۵; انسانوں کی ضروریات ۲٤; انسانوں کی مادی ضروریات ١٧; انسانوں میں تفاوت ١، ۳

برگزیدہ لوگ: ١

تربیت: تربیت کا طریقہ ۲۲

تحریک: تحریک کی جہت ۲۲

تفاوت:

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ۲۳۹، ح ١١٥، تفسیر برھان ج ١ ص ۳٦٦ ح ۲.

۲) تفسیر عیاشی ج ١ ص ۲۳۹ ح ١١٧، نور الثقلین ج ١ ص ٤٧٥ ح ۲۲۰ تفسیر برھان ج ١ ص ۳٦٦ ح ٤ بحار الانوار ج ٥ ص ١٤٥ ح ٥.

تفاوت کے اسباب ١٤
تقاضا: پسندیدہ تقاضا٢٨
حرام خوري: حرام خوری کا پیش خیمہ ٦
حقوق کا نظام: ٩، ١٣
خواہش: خواہش کے موانع١٥
دعا: دعا کے آداب ١٨;دعا کے اثرات ١٩; دعا میں امید١٨; روزی کی دعا ٢٨
ذکر: ذکر کے اثرات ٢٦
رشد: رشد کا پیش خیمہ ٢٠
روایت: ٢٧، ٢٨
طمع: طمع کی مذمت ٢، ٤، ٦، ١٧; طمع کے موانع ٢٠
عمل: عمل کا اجر١٠;ناپسندیدہ عمل ٤
عورت: عورت کی مالکیت ٩، ١٣; عورت کے حقوق ٩، ١٣
فساد: فساد کے خلاف مبارزت کا طریقہ ٧
قرآن کریم: قرآن کریم کی خصوصیت ٧
کام: کام میں امیدوار ہونا ٢١
کوشش: کوشش کے اثرات، ١٥
گناہ: گناہ سے اجتناب ٢٧;گناہ کا پیش خیمہ ٥;گناہ کے خلاف جہاد، ٧، ٨
مالکیت: مالکیت کے احکام ١٦;مالکیت کے اسباب ١٢
مرد: مرد کی ذمہ داري، ٢٧; مرد کی مالکیت ٩ ;مرد کے حقوق ٩، ١٣
معاشرہ: معاشرہ کی سلامتی کے اسباب ٨
نظر رکھنا: نظر رکھنے کا پیش خیمہ٢٦

آیت(۳۳)

﴿ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴾ اور جو کچھ ماں باپ یا اقربا نے چھوڑا ہے ہم نے سب کے لئے ولی و وارث مقرر کردیئے ہیں اور جن سے تم نے عہد و پیمان کیا ہے ان کا حصہ بھی انھیں دے دو بیشک اللہ ہر شے پر گواہ اور نگراں ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے ہر شخص کیلئے وارث تعیین کئے ہیں۔ و لكلّ جعلنا موالي "موالي'، کلمہ "مولي"کی جمع ہے یعنی وہ لوگ جو حق اولویّت رکھتے ہیں۔ اور آیت میں اس سے "مما ترک" کے قرینے سے ورثاء مراد ہیں۔

۲۔ ماں باپ جو مال اپنے پیچھے چھوڑتے ہیں، اسکے ورثاء معین ہیں۔ و لكل جعلنا موالى مما ترك الوالدان والاقربون

مذکورہ بالا مطلب میں "الوالدان و الاقربون" کو "ترک" کا فاعل بنایا گیا ہے۔

۳۔ میت کے اموال میں سے فقط کچھ حصہ اسکے وارثوں کی طرف منتقل ہوتا ہے * مما ترك

یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "ممّصا" میں "من" تبعیض کیلئے ہو۔

٤۔ ماں، باپ اور عزیز و اقارب، میت کے وارث ہیں۔ و لكل جعلنا موالى مما ترك الوالدان و الاقربون

مذکورہ بالا مفہوم میں "ترک" کا فاعل وہ ضمیر ہے جو "کل" کی طرف پلٹتی ہے۔ اور "الوالدان و الاقربون" محذوف ضمیر کیلئے خبر ہے جو "موالي" کی طرف پلٹ رہی ہے۔ یعنی وہ وارث، میت کے ماں باپ اور رشتہ

دار ہیں ، یاد رہے کہ "ماترک" فعل مقدر (یرثون) کے متعلق ہے_

٥_ میت کے قریبی رشتہ دار، اسکی میراث کے بارے میں حق اولویت رکھتے ہیں_

و لکل جعلنا موالی مما ترك الوالدان والاقربون کلمہ "اقربون"کا معنی رشتہ دار ہے_ افعل تفضیل کا انتخاب اس معنی کو پہنچانے کیلئے کیا گیا ہے کہ قریبی رشتہ دار ارث لینے میں حق اولویت رکھتے ہیں_

٦_ میراث کے بارے میں عہد وپیمان، موجبات ارث میں سے ہے_و لکل جعلنا موالی ... والذین عقدت ایمانکم "عقد یمین"سے مراد عہد وپیمان باندھنا ہے چونکہ آیت، ارث کے بارے میں بحث کررہی ہے، لہذا یہ عہد وپیمان بھی ارث کے بارے میں ہوگا_ یعنی ارث پر عہد وپیمان، یاد رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "الذین"کا "الوالدان"پر عطف ہے_

٧_ میاں بیوی، ایک دوسرے کے وارث ہیں *و لکل جعلنا موالی ... والذین عقدت ایمانکم بعض کا کہنا ہے کہ آیت شریفہ میں پیمان سے مراد عقد ازدواج ہے کہ جو میاں بیوی پر منطبق ہوتا ہے_

٨_ ہر وارث کو اس کا حصہ اور سہم ادا کرنا لازمی ہے_لکل جعلنا موالی ... فاتوھم نصیبھم

اگر "الذین"، "الوالدان"پر عطف ہو تو "ھم"کا مرجع کلمہ "موالي"یا الوالدان والاقربون والذین ..."ہوگا_ البتہ دونوں صورتوں میں اس سے ورثا مراد ہیں_

٩_ جن لوگوں کے ساتھ مالی عہد وپیمان باندھا گیا ہے ، ان کے حقوق کی ادائیگی کا واجب ہونا_والذین عقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم اس مطلب میں "الذین"کو مبتدا لیا گیا ہے اور جملہ " فاتوھم نصیبھم" اسکی خبر ہے_ پس "الذین ..." وارثوں میں سے نہیں ہوں گے_

١٠_ وارث وہ حقوق ادا کرے جو ، مال میت میں عقد اور پیمان کے ذریعے عائد ہیں_

والذین عقدت ایمانکم فاتوھم نصیبھم اگر جملہ " والذین ... " مستأنفہ ہو تو "الذین" سے وارث مراد نہیں ہوں گے بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے میت کے ساتھ مالی عہد وپیمان باندھ رکھا ہے، البتہ ان کے حقوق کی ادائیگی کے حکم کے مخاطب، سب وارث ہیں_

١١_ خداوند متعال کا ہمیشہ ہر چیز پر ناظر ہونا_ ان اللہ کان علی کل ش شھیدا

۱۲_ خداوند متعال، انسان کے تمام اعمال اور ہر قسم کے عہد و پیمان پر گواہ ہے_

والذين عقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم انّ الله كان على كل ش شهيداً

۱۳_ خداوند متعال کی دائمی نظارت کی طرف توجّہ، احکام الہی کی پابندی کی ضامن ہے_

لكل جعلنا موالى ... ان الله كان على كلّ ش شهيداً اس حقیقت کو بیان کرنے کا مقصد کہ خداوند متعال ہر چیز پر ناظر ہے، یہ ہے کہ انسان اسکی طرف توجہ رکھے اور اس توجّہ کی وجہ سے وہ خداوند متعال کی طرف سے نازل شدہ احکام کی نسبت ذمہ دار اور پابند رہے_

۱٤_ جو لوگ ورثاء کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں ، انہیں خداوند متعال کی طرف سے خبردار کیا جانا_

لكل جعلنا موالى ... انّ الله كان على كل شي شهيداً ہوسکتا ہے جملہ"انّ اللہ " ان لوگوں کو تہدید کرنے کیلئے نازل ہوا ہو جو احکام الہی پر عمل نہیں کرتے اور آیت شریفہ میں بیان شدہ حقوق ان کے اہل تک نہیں پہنچاتے_

۱۵_ خداوند متعال کا ان لوگوں کو خبردار کرنا جو اپنے عہد و پیمان پورے نہیں کرتے_

و لكل ... والذين عقدت ايمانكم فاتوهم نصيبهم انّ الله كان على كل شي شهيداً

احکام: ۳، ٤، ۵، ۸، ۹، ۱۰

ارث: ارث پر معاہدہ ٦، ۹، ۱۰; ارث کی اہمیت ۹; ارث کے احکام ۳، ٤، ۵، ۸، ۱۰;ارث کے طبقات ٤، ۵،۷; ارث کے موجبات ٦;ارث میں اولویت ۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ۱٤، ۱۵; اللہ تعالی کی گواہی ۱۲; اللہ تعالی کی نظارت ۱۱، ۱۳; اللہ تعالی کے افعال ۱

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۳

عمل: عمل کے گواہ ۱۲

عہد: عہد پر گواہ افراد ۱۲;عہد وفا کرنا ۱۰

عہد شكني: عہد شکنی کی مذمت ۱۵

میت: میت کے وارث ۱، ۲،٤، ۷

واجبات: ۹

وارث: وارث کے حقوق پر تجاوز ۱٤

آیت(۳۴)

﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّهُ وَاللاَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُواْ عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ﴾ مرد عورتوں کے حاکم او رنگراں ہیں ان فضیلتوں کی بنا پر جو خدا نے بعض کو بعض پردی ہیں او راس بناپر کہ انھوں نے عورتوں پر اپنا خرچ کیا ہے ـ پس نیک عورتیں وہی ہیں جو شوہروں کی اطاعت کرنے والی او ران کی غیبت میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں جن کی خدانے حفاظت چاہی ہے او رجن عورتوں کی نافرمانی کا خطرہ ہے انھیں موعظہ کرو ـ انھیں خواب گاہ میں الگ کردو اور مارو اورپھر اطاعت کرنے لگیں تو کوئي زیادتی کی راہ تلاش نہ کروکہ خدا بہت بلند او ربزرگ ہے ـ

۱ـ ہر معاشرے میں عورتوں کی سرپرستی اور ان کے امورکی نگرانی مردوں کی ذمہ داری ہے ـ

الرجال قوّامون على النسائ مذکورہ بالا مطلب میں، کلمہ"الرجال" اور"النسائ" سے مطلق مرد اور عورتیں مرادہیں نہ فقط شوہر اوربیویاں ـ قوّام اس کو کہتے ہیں جو دوسروں کی تدبیر و اصلاح کی ذمہ داری اٹھاتا ہے ـ

۲ـ شوہر، اپنی بیویوں کی سرپرستی اور ان کے امورکے انتظام کے ذمہ دارہیں ـ

الرّجال قوّامون علی النسائ"بما انفقوا" کے قرینے سے "الرّجال" سے شوہر اور "النسائ" سے ان کی بیویاں مراد ہیں_ چونکہ عورتوں کی زندگی کے اخراجات، شوہروں کے ذمہ ہوتے ہیں، جبکہ سب خواتین کا نفقہ مردوں کے اوپر نہیں_

٣_ مرد عورتوں کی نسبت برتری کے حامل ہیں_* الرّجال قوّامون ... بما فضّل الله بعضهم علی بعض

اگر بعضھم "الرّجال"کی طرف اشارہ ہو اور "بعض"، "النسائ"کی طرف تو ہوسکتا ہے کہ عورتوں پر مردوں کی برتری سے مراد ان کی نوعی برتری ہو نہ کہ ہر ایک مرد کا ہر ایک عورت پر برتر ہونا_

٤_ مردوں کے گروہ کی عورتوں میں سے اپنے ہم مثل گروہ پر برتري_* بما فضل الله بعضهم علی بعض

بعض کی رائے ہے کہ مردوں کی عورتوں پر فضیلت ایک جیسے حالات اور ایک جیسے طبقات کی صورت میں ہے_

٥_ عورتوں اور مردوں کو ایک دوسرے پر کچھ برتریاں حاصل ہیں_* بما فضل الله بعضهم علی بعض

بعض کی رائے ہے کہ "بعضھم"میں "ھُم" سے مراد تمام انسان ہیں، خواہ مرد ہوں یا عورتیں_ نہ فقط مرد، ورنہ خداوند متعال یہ فرماتا: بما فضلهم الله علیهنّ!_

٦_ مردوں کی عورتوں پر برتري، اپنی بیویوں پر ان کے حق سرپرستی کے قانون کا فلسفہ ہے_

الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض

٧_ سرپرستی اور امور کے انتظام کی شرائط میں سے ایک، برتری اور لیاقت ہے_ الرّجال قوّامون علی النساء بما فضّل الله بعضهم علی بعض چونکہ مردوں کی برتری کی وجہ سے انہیں عورتوں کی سرپرستی کا حق دیا گیا ہے_

٨_ اسلام کے نظام حقوق کا نظام تکوین کے ساتھ ہم آہنگ ہونا_ الرّجال قوّامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض چونکہ خداوند متعال نے مردوں کی تکوینی برتری کی بنیاد پر انہیں عورتوں کی سرپرستی کا حق دیا ہے_

٩_ لوگوں کی ایک دوسرے پر برتری کا سرچشمہ، فضل خداوند متعال ہے_

فضل اللہ بعضھم علی بعض

۱۰_ عورتوں کے اخراجات، ان کے شوہروں کے اوپر ہیں_ و بما انفقوا من اموالھم

۱۱_ مردوں کا اپنی بیویوں پر حق سرپرستی کی تشریع کا فلسفہ ان کی طرف سے ان کی زندگی کے اخراجات پورا کرنا ہے_ الرّجال قوّامون علی النساء ... و بما انفقوا من اموالھم

۱۲_ خانوادہ کیلئے قواعد و ضوابط بنانے میں، تکوینی و تشریعی قوانین کو مدنظر رکھنا ضروری ہے_

الرّجال قوّامون علی النساء بما فضل اللہ ... و بما انفقوا چونکہ خداوند متعال نے مردوں کیلئے سرپرستی کا حق قرار دینے کی توجیہ میں دو جہات کی تصریح فرمائي ہے_ ایک مردوں کی عورتوں پر برتری کہ جو ایک تکوینی مسئلہ ہے، دوسرا مرد کے اوپر نفقہ کی ذمہ داری جو ایک تشریعی حکم ہے_

۱۳_ اچھی بیویاں، اپنے شوہروں کی مطیع و فرمانبردار ہیں_ فالصّا لحات قانتات "قنوت" کا معنی دائمی اطاعت ہے کہ جس سے آیت کے بعد والے حصے (والتی تخافون ...) کے مطابق، شوہر کی اطاعت مراد ہے_ بنابرایں "الصالحات" سے مراد نیک و شائستہ بیویاں ہیں_ اس مفہوم کی تائید امام باقر(ع) کے "قانتات" کے بارے میں اس فرمان سے بھی ہوتی ہے یعنی "مطیعات" [۱] اس سے مراد مطیع و فرمانبردار بیویاں ہیں_

۱٤_ اچھی بیویاں، شوہروں کی عدم موجودگی میں ان کے حقوق کی محافظ ہیں_ فالصّالحات ... حافظات للغیب

مذکورہ بالا مطلب میں "حافظات" کا مفعول حکم اور موضوع کی مناسبت سے شوہروں کے حقوق کو قرار دیا گیا ہے اور "للغیب" میں "لام"، "في" کے معنی میں لیا گیا ہے_

۱۵_ جو بیویاں تنہائي میں اپنے آپ کو ہر قسم کی آلودگی سے محفوظ رکھتی ہیں وہی اچھی بیویاں ہیں_ فالصّالحات ... حافظات للغیب یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "حافظات" کا مفعول "انفسھن" ہو_

۱٦_ عورتوں کیلئے اپنے شوہر کی اطاعت کرنا اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنا ضروری ہے_ فالصالحات قانتات حافظات للغیب

۱۷_ عورت کیلئے اپنے شوہر کی اطاعت کرنے اور اسکے حقوق کی حفاظت کرنے کی شرط یہ ہے کہ مرد بھي

---

۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۳۷، نور الثقلین ج ۱ ص ٤۷۷ ح ۲۲۹.

اسکی زندگی کے اخراجات پورے کرتا ہو_و بما انفقوا من اموالهم فالصّالحات قانتات حافظات

بظاہر "فالصّالحات ..."جملہ "الرجال ... بما انفقوا"پر مترتب ہے_بنابراین عورت کا شوہر کی اطاعت کرنا اس وقت ضروری ہے کہ جب شوہر اسکی زندگی کے اخراجات پورے کر رہاہو_

۱۸_ خانوادہ کی سلامتي; مرد کی سرپرستي، اس کی طرف سے زندگی کے اخراجات پورے کرنے اور عورت کی طرف سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق کی حفاظت کے مرہون منت ہے_الرّجال قوّامون على النّساء ... و بما انفقوا ... فالصالحات قانتات حافظات چونکہ اس آیت اور بعد والی آیات کے ذیل میں فیملی کے اختلاف کی بحث کی گئي ہے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوانین اور نصیحتیں خانوادہ کی سلامتی کو اختلاف و خطرات سے بچانے کیلئے پیش کی جارہی ہیں_

۱۹_ مرد کی طرف سے عورت کے اخراجات کی ادائیگی اور سرپرستی کا حق رکھنے کے عوض، عورت کا فریضہ ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت کرے اور اسکے حقوق کی حفاظت کرے_الرجال قوّامون ... و بما انفقوا ... فالصّالحات قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله "بما حفظ اللہ" سے وہ حقوق مراد ہیں جو خداوند متعال نے عورتوں کیلئے مقرر کئے ہیں اور ان کی ذمہ داری مردوں پر ڈالی ہے_"بما حفظ" میں "بائے مقابلہ" سے ظاہر ہوتا ہے کہ شوہروں کی اطاعت اور ان کے حقوق کی حفاظت، اس عہد و پیمان کے مقابلے میں ہے کہ جو خداوند متعال نے شوہر کے ذمہ قرار دیئے ہیں_

۲۰_ خداوند متعال خانوادگی قوانین بنانے کی وجہ سے، عورتوں کے حقوق کا محافظ ہے_ بما حفظ الله

"ما" سے عورتوں کے حقوق مراد ہیں جو خداوند متعال نے قوانین بناکر محفوظ کردیئے ہیں مثلاً زندگی کے اخراجات پورے کرنا_

۲۱_ قوانین الہی کے اندر رہتے ہوئے، شوہر کی اطاعت کرنا اور اسکے حقوق کی حفاظت، عورت کی ذمہ داری ہے_*

قانتات حافظات للغيب بما حفظ الله یہ اس بنا پر ہے کہ "ما حفظ اللہ" سے قوانین الہی مراد ہوں اور "بما حفظ اللہ" میں "بائ" مصاحبت کیلئے ہو تو آیت کا معنی یوں ہوگا_ عورتوں کو قوانین الہی کا لحاظ رکھتے ہوئے

اپنے شوہروں کی اطاعت اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنی چاہیئے_

۲۲_ بیوی کی طرف سے شوہر کے حقوق کی رعایت نہ کرنا، نشوز ہے_ الرّجال قوّامون ... قانتات ... واللاتی تخافون نشوزھُنّ

۲۳_ عورت کے نشوز کو روکنے کیلئے پہلا قدم، اسے پند و نصیحت کرنا ہے_ واللاتی تخافون نشوزھنّ فعظوھُنّ

۲٤_ عورت کو نشوز سے روکنے کیلئے ایک طریقہ، شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ سونے سے پرہیز کرنا ہے_

واللاتی تخافون نشوزھنّ ... واھجروھنّ فی المضاجع مذکورہ بالا مطلب میں "فی المضاجع" کو "واھجروھنّ" کے متعلق قرار دیا گیا ہے_

۲۵_ شوہروں کے اوپر عورتوں کے حقوق میں سے ایک، ان کے ساتھ سونا ہے_ واھجروھنّ فی المضاجع

گویاشوہروں کے اوپر بیویوں کے ساتھ ہم خوابی کو فرض قرار دیا گیا ہے_ اور نشوز کی صورت میں، اس ہم خوابی کو ترک کرنا جائز قرار دیا گیا ہے_ جملہ "فلاتبغوا..." عورتوں کی اطاعت کی صورت میں ہم خوابی کے ضروری ہونے کی تائید کرتا ہے_

۲٦_ عورت کو نشوز سے روکنے کا آخری قدم، اسے مارنا ہے_ واللاتی تخافون نشوزھن ... واضربوھنّ

۲۷_ عورت کی طرف سے نشوز کی علامتوں کا ظاہر ہونا، اسے اس کام سے روکنے کیلئے ضروری تدابیر (ہم خوابی کا ترک اور مارنا وغیرہ) اختیار کرنے کو جائز قرار دیتا ہے_ واللاتی تخافون نشوزھنّ ... واضربوھنّ چونکہ موضوع حکم، نشوز کا خوف (تخافون) قرار دیا گیا ہے_ نہ کہ خود نشوز اور خوف نشوز سے مراد، نشوز کی علائم ہیں_

۲۸_ گناہ اور مفاسد پیدا ہونے سے پہلے انہیں روکنے کیلئے ضروری تدابیر اور طریقے اختیار کرنا ضروری ہے_

واللاتی تخافون نشوزھنّ اگرچہ آیت، عورتوں کے نشوز کے بارے میں ہے لیکن اس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اہل ایمان مفاسد کے وقوع سے پہلے ان کی چارہ جوئی کریں_

۲۹_ عورت کو نشوز کے مرحلے تک پہنچنے سے روکنے کیلئے

ضروری تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے_ واللاتی تخافون نشوزھنّ ... واضربوھنّ بظاہر مذکورہ طریقے کوئی خاص خصوصیت نہیں رکھتے بلکہ اصل مقصد عورت کو ناشزہ بننے سے روکنا ہے_ خواہ اس سے اسکے بعض حقوق ہی کیوں نہ ضائع ہوتے ہوں_

۳۰_ ناشزہ عورتوں کے سلسلے میں پند و نصیحت، ہم خوابی کا ترک کرنا اور جسمانی تنبیہ اختیار کرنے میں ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے_ واللاتی تخافون نشوزھنّ فعظوھنّ واھجروھنّ فی المضاجع واضربوھنّ

۳۱_ ناپسندیدہ کردار و رفتار کی اصلاح کیلئے جو طریقے اپنائے جاتے ہیں ان میں سے پند و نصیحت ، بے اعتنائی اور بدنی تنبیہ ہے_ واللاتی تخافون نشوزھنّ فعظوھنّ واھجروھن فی المضاجع واضربوھنّ

۳۲_ ترتیب میں جسمانی تنبیہ کا استعمال اس وقت ہو کہ جب دوسرے مسالمت آمیز طریقے کارآمد ثابت نہ ہوں_ * تخافون نشوزھنّ فعظوھنّ و اھجروھنّ فی المضاجع واضربوھنّ چونکہ مارنے کا حکم آخری مرحلے میں آیا ہے_ بنابراین دوسرے طریقوں کی تاثیر کا احتمال ہو تو جسمانی تنبیہ سے گریز کیا جائے_

۳۳_ عورت کی کجروی اور ناپسندیدہ طور طریقوں کی اصلاح کیلئے ایک مناسب راستہ اسکے احساسات سے استفادہ کرنا ہے_ واھجروھنّ فی المضاجع ہم خوابی کو ترک کرنا ایک احساساتی مسئلہ ہے جسے عورتوں کی اصلاح کے سلسلے میں تجویز کیا گیا ہے_

۳٤_ مرد کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنی نیک اور مطیع بیوی کو اذیت و آزار پہنچائے_ واضربوھنّ فان اطعنکم فلاتبغوا علیھنّ سبیلاً

۳۵_ عورت کی جسمانی تنبیہ اور اسکے ساتھ ہم خوابی کو ترک کرنے کی شرط یہ ہے کہ مرد کو عورت کے نشوز (نافرمانی) کی اصلاح کی امید ہو_ * واللاتی تخافون نشوزھنّ ... فان اطعنکم فلاتبغوا علیھن سبیلاً چونکہ جملہ "فان اطعنکم" گذشتہ جملات پر متفرع ہے_ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مذکورہ طریقوں کا مقصد، عورت کو اطاعت کرنے پر مجبور کرنا ہے نہ یہ کہ جسمانی تنبیہ مقصد و ہدف ہے_

۳۶_ عورت اپنے شوہر کی اطاعت نہ کرنے کی صورت میں ناشزہ ہے_ واللاتی تخافون نشوزھنّ ... فان اطعنکم فلاتبغوا علیھنّ سبیلاً

۳۷_ خداوند متعال "عليّ"(بلند مرتبہ) اور "کبیر" بزرگ و برتر ہے_ ان اللہ کان علیاً کبیراً

۳۸_ اپنی بیویوں کے حقوق کے سلسلے میں تجاوز اور ظلم کرنے والے مردوں کو خداوند متعال کی طرف سے خبردار کیا جانا_ فلاتبغوا علیھنّ سبیلاً انّ اللہ کان علیاً کبیراً جملہ "انّ اللہ کان ..." متجاوز و ظالم شوہروں کو تہدید کر رہا ہے_

۳۹_ خداوند متعال کی عظمت اور بلند مرتبہ ہونے کی طرف توجّہ سے، مردوں کیلئے اپنی بیویوں پر ظلم نہ کرنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_ فلاتبغوا ... انّ اللہ کان علیّاً کبیراً

۴۰_ بستر میں، اپنی بیوی سے مرد کی بے اعتنائي، اسکی عدم موافقت کو روکنے کا ایک طریقہ ہے_

واللاتی تخافون نشوزھنّ ... واھجروھنّ فی المضاجع امام باقر(ع) نے "و اھجروھن فی المضاجع" کے بارے فرمایا: یحوّل ظھرہ الیھا[1] یعنی اس کی طرف پیٹھ کر کے سوئے_

۴۱_ عورت کی عدم موافقت کو روکنے کیلئے، اسکی جسمانی تنبیہ میں شدت اختیار کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_

واللاتی تخافون نشوزھنّ ... واضربوھنّ رسول خدا (ص) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: ...واضربوھنّ ضرباً غیر مبرّح[2] انہیں مارو لیکن نہ شدت کے ساتھ_

۴۲_ شوہر کی طرف سے، عورت کے تمام امور خود اسکے اوپر چھوڑ دینے کی ممانعت_ الرّجال قوّامون علی النسائ

جو شخص اپنی بیوی کو کہ ہے (امرک بیدک) "تیرے امور خود تیرے ہاتھ میں ہیں) اسکے بارے میں امام باقر(ع) سے پوچھا گیا تو آپ (ع) نے جواب میں فرمایا: انّي یکون ھذا واللہ یقول "الرّجال قوامون علی النسائ" لیس ھذا بش[3] یہ کیسے صحیح ہوسکتا ہے جبکہ اللہ تعالی فرماتا ہے: "الرجال قوامون علی النسائ" یہ درست نہیں ہے_ مذکورہ بالا مطلب میں عورت

---

۱) مجمع البیان ج ۳ ص ۶۹ نور الثقلین ج ۱ ص ۴۷۸ ح ۲۳۱.

۲) تفسیر طبری جزء ۵ ص ۶۷، ۶۸، الدر المنثور ج ۲ ص ۵۲۲.

۳) تہذیب شیخ طوسی ج ۸ ص ۸۸ ح ۲۲۱، ب ۳، تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۶۷ ح ۱.

کے "امور" سے مراد وہ اختیارات ہیں جو مشترکہ زندگی میں عورت کی نسبت مرد کو حاصل ہیں۔

احساسات: احساسات کا کردار ۳۳

احکام: ۱۲، ۲۰، ۲٤، ۲۱، ۲۵، ۲٦، ۲۷، ۲۹ احکام کا فلسفہ ٦، ۱۱

اسماء و صفات: علی ۳۷، کبیر ۳۷

اصلاح: اصلاح کی روش ۳۱، ٤۰

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ۳۸; اللہ تعالی کا فضل ۹; اللہ تعالی کی عظمت ۳۹

امور کی نگراني: امور کی نگرانی کی شرائط ۷

انسان: انسانوں میں تفاوت ۳، ٤، ۹

بیوی: اچھی بیوی ۱۳، ۱٤، ۱۵; بیوی سے بے اعتنائي ٤۰; بیوی کے حقوق ۱٦، ۱۷; بیوی کے حقوق پر تجاوز ۲۲; بیوی کے حقوق کی حفاظت ۱٤، ۱۹، ۲۱

تربیت: تربیت کا طریقہ ۳۲; تربیت کے مراحل ۳۰، ۳۲; تربیت میں تنبیہ ۳۲، ٤۱

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۳۹

تکوین و تشریع: ۸، ۱۲

تنبیہ: تنبیہ کی تاثیر ۳۰، ۳۱

حقوق کا نظام: ۸

خانوادہ: خانوادگی روابط ۱۲، ۲٤; خانوادہ کی سرپرستی ۱، ۲، ٦، ۱۱، ۱۸; خانوادہ کے احکام ۱۲، ۲۰، ۲۱، ۲٤، ۲۵، ۲٦، ۲۷، ۲۹; خانوادہ کے حقوق ۱۷

ذکر: ذکر کے اثرات ۳۹

روایت: ، ٤۰، ۱۳، ٤۱، ٤۲

ظالم: ظالموں کو تنبیہ ۳۸

ظلم: ظلم کے موانع ۳۹

عفت: عفت کی اہمیت ۱۵

عورت : عورت پر ظلم ۳۹; عورت پر ولایت ۱، ۲، ٦، ۱۱، ۱۹; عورت کا نشوز ۳۵; عورت کا نفقہ ۱۰; عورت کو تنبیہ ۲٦، ۲۷، ۳۰، ۳۵، ٤۱; عورت کی ذمہ داری ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۳٦; عورت کے احساسات ۳۳; عورت کے اختیارات کی حدود ٤۲; عورت کے حقوق ۲۰، ۲۵، ۳٤; عورت کے حقوق پر تجاوز ۳۸; عورت کے فضائل ۵

فساد: فساد کی اصلاح کا طریقہ ۳۳; فساد کے خلاف جدوجہد کا طریقہ ۲۸، ۳۱

قانون سازي: قانون سازی کی شرائط ۱۲

گناہ: گناہ سے اجتناب ۱۵; گناہ کے خلاف جدوجہد کا طریقہ ۲۸

گناہگار: گناہگار سے بے اعتنائی، ۳۱

مرد: مرد کی اطاعت ۱۳، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۳٦; مرد کی ذمہ داری ۱، ۲، ۱۰، ۱۷، ۳٤; مرد کی طرف سے امور کی نگرانی ۱، ۱۱، ۱۸، ۱۹; مرد کے فضائل ۳، ٤، ۵، ٦

معاش: معاشی ضروریات پوری کرنا ۱۱، ۱۷، ۱۸، ۱۹

موعظہ: موعظہ کا کردار ۲۳، ۳۰، ۳۱

نشوز: نشوز کو روکنے کا طریقہ ۲۳، ۲٤، ۲٦، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۵، ٤۰،۱، ٤، نشوز کے موارد ۲۲، ۳٦

نظام آفرینش: ۸

ولایت: ولایت کی شرائط، ۷

آیت(۳۵)

﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُواْ حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا إِن يُرِيدَا إِصْلاَحًا يُوَفِّقِ اللّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا﴾

اور اگر دونوں کے درمیان اختلاف کا اندیشہ ہے تو ایک حصکصم مرد کی طرف سے اور ایک عورت والوں میں سے بھیجو پھر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو خدا ان کے درمیان ہم آہنگی پیدا کردے گا بیشک اللہ علیم بھی ہے اور خبیر بھی ۔

۱ ۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی اور ناسازگاری کی علامتیں ظاہر ہونے کی صورت میں ثالثی کیلئے فیصلہ کرنے والوں کا تقرر ضروری ہے ۔و ان خفتم شقاق بينهما فصابْعصثُوا حكماً "شقاق" کا معنی دشمنی اور اختلاف ہے ۔ مذکورہ بالا مطلبکی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے :...و اذا نشز الرجل مع نشوز المراة فهو الشقاق ۔[1] جب مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں تو یہ شقاق ہے ۔

۲ ۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کو روکنے ، گھریلو ماحول کو سالم رکھنے اور اسکی حفاظت کرنے کیلئے کوشش کرنا ضروری ہے ۔و ان خفتم شقاق بينهما فابعثواحكماً من اهله و حكماً من اهلها

۳ ۔ میاں بیوی کے گھریلو اختلافات کے سلسلے میں ، معاشرے کے ہر فرد کا ذمہ دار اور جوابدہ ہونا ۔

و ان خفتم شقاق ... فابعثوا بظاہر جملہ "فابعثوا" کے مخاطبین تمام مسلمان ہیں ۔

٤ ۔ میاں بیوی کے اختلافات کو حل کرنے کیلئے ان دونوں کے خاندانوں سے دو منصف افراد منتخب کر کے بھیجنا ضروری ہے ۔

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۰ ح ۱۲۲ ، تفسیر برہان ج ۱ ص ۳٦۸ ح ۷.

و ان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكماً من اهله و حكماً من اهلها

۵_ میاں بیوی کے اختلاف کو حل کرنے اور ان کی گھریلو زندگی کی سلامتی پر نظارت کرنے میں، میاں بیوی کے رشتہ داروں کی ذمہ داری زیادہ ہے_ فابعثوا حكماً من اهله و حكماً من اهلها

٦_ میاں بیوی کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے درمیان اختلافات کے حل کیلئے آنے والے ثالث افراد کے فیصلے اور رائے کی اطاعت کریں_ و ان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكماً من اهله و حكماً من اهلها

اگر ثالث افراد کے حکم کی پیروی ضروری نہ ہوتی تو ان پر اختلافات کے حل کی ذمہ داری ڈالنا بے فائدہ ہوتا_ اسکے علاوہ کلمہ "حصلصمٰ" بمعنی حکمکا انتخاب اطاعت کے ضروری ہونے کو ظاہر کرتا ہے_

۷_ فیصلہ کرنے والے منصف افراد کو میاں بیوی میں جدائي یا صلح کا حکم کرنے یا ان دونوں میں سے کسی ایک پر شروط و قیود لگانے کا اختیار حاصل ہے_ و ان خفتم شقاق بينهما فابعثوا حكماً من اهله و حكماً من اهلها

کلمہ "حکمٰ" سے ظاہر ہوتا ہے کہ ثالثی کرنے والے افراد ہر اس بنیاد پر فیصلہ کرسکتے ہیں جو میاں بیوی کی مصلحت میں ہو_

۸_ اگر فیصلہ کرنے والے منصف میاں بیوی کے درمیان اصلاح کرنا چاہیں تو یہ ان دونوں میں موافقت کا باعث بنتا ہے_ ان يريدا اصلاحاً يوّفق الله بينهما یہ اس بنا پر ہے کہ جب "یریدا" کے فاعل سے مراد حکمین ہوں_ اور "بینهما" کی ضمیر میاں بیوی کی طرف پلٹ رہی ہو_

۹_ میاں بیوی کے درمیان صلح و موافقت برقرار ہونے کے سلسلے میں ارادہ الہی میں، فیصلہ کرنے والوں کی اصلاح طلبی کا کردار_ ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما

۱۰_ میاں بیوی کی طرف سے اصلاح کی نیت، ان کے اختلافات کو حل کرنے میں فیصلہ کرنے والے افراد کی کامیابی کا باعث بنتی ہے_ و ان خفتم شقاق بينهما ... ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما یہ اس بنا پر ہے کہ جب "یریدا" کی ضمیر، میاں بیوی کی طرف اور "بینهما" کی ضمیر حکمین کی طرف پلٹ رہی ہو_

۱۱_ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ختم ہونے میں توفیق الہی خود ان دونوں کی طرف سے اصلاح کی نیت اور قصد سے مربوط ہے_

ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما یہ اس بنا پر ہے کہ جب "یریدا" میں فاعل میاں بیوی ہوں اور "ھما" کی ضمیر بھی انہی کی طرف پلٹ رہی ہو_

١٢_ میاں بیوی میں صلح اور موافقت، توفیق الہی سے مربوط ہے_ ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما

١٣_ ایک دوسرے کے ساتھ موافقت آمیز زندگی گذارنے کیلئے توفیق الہی سے بہرہ مند ہونے کی شرط یہ ہے کہ میاں بیوی بھی اپنے طور طریقوں کی اصلاح کی نیت رکھتے ہوں_* ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما

١٤_ فیصلہ کرنے والوں کو، میاں بیوی کے درمیان اصلاح کا ارادہ اور قصد کرنے کی ترغیب دلانا_ ان يريدا اصلاحاً يوفق الله بينهما

١٥_ توفیق الہی کے حصول میں نیک نیتی کا کردار_ ان يريدا اصلاحاً يوفّق الله بينهما

١٦_ خداوند متعال " علیم " (بہت جاننے والا) اور "خبیر"(بہت زیادہ آگاہ) ہے_ ان الله كان عليماً خبيراً

١٧_ میاں بیوی کے تعلقات اور ان کی گھریلو زندگی سے متعلق قوانین کا منبع، خداوند متعال کا کامل علم اور دقیق آگاہی ہے_ الرجال قوّامون ... و ان خفتم ... ان ا لله كان عليماً خبيراً

١٨_ خداوند متعال کا انسانوں کی اندرونی خواہشات اور نیّات سے مکمل طور پر آگاہ ہونا_ ان يريدا اصلاحاً ... ان الله كان عليماً خبيراً

١٩_ میاں بیوی کی جُدائي یا صُلح کے بارے میں منتخب شدہ منصفوں کا حکم اس وقت نافذ ہے جب میاں بیوی کی طرف سے انہیں، فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہو_ فابعثوا حكماً من اهله و حكماً من اهلها

امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ليس للحكمين ان يفرّقا حتي ان يستأمرا الرجل والمرا ة و يشترطا عليهما: ان شئنا جمعنا و ان شئنا فرّقنا[1] منصفوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ میاں بیوی کے درمیان جدائي ڈالیں یہاں تک کہ ان دونوں سے اجازت لے لیں اور ان پر یہ شرط لگائیں کہ اگر ہم چاہیں گے تو تمہیں اکٹھا کردیں گے اور چاہیں گے تو تمہارے درمیان جدائي ڈال دیں گے_

---

١)کافی ج٦ ص١٤٦ ح٢ نورالثقلین ج١ ص٤٧٨ ح٢٣٣ تفسیر برھان ج١ ص٣٦٧ ح١ تفسیر عیاشی ج١ ص٢٤١ ح١٢٦.

۲۰_ میاں بیوی کی جدائی کے بارے میں منتخب شدہ دو منصف افراد کا حکم اس وقت نافذ ہے جب دونوں اس حکم پر متفق ہوں_فابعثوا حکماً من اهله و حکماً من اهلها امام صادق(ع) نے میاں بیوی کی جدائی سے متعلق حکمین میں سے ایک کے حکم کے نفوذ کے بارے میں فرمایا: لایکون تفریق حتي یجتمعا جمیعاً علی التفریق فاذا اجتمعا علی التفریق جاز تفریقهما_[1] اس وقت تک میاں بیوی کے درمیان جدائی نہیں ہوگی جب تک دونوں منصف جدائی پر متفق نہ ہوں اگر متفق ہوجائیں تو جدائی ہوجائے گی_

۲۱_ حاکم کا فرض ہے کہ وہ میاں بیوی کے اختلاف کو حل کرنے کیلئے دو منصف افراد کا انتخاب کرے_

فابعثوا حکماً آئمہ معصومین(ع) سے آیت کے مخاطب کے تعیّن کے متعلق منقول ہے: هو السلطان الّذی یترافعان الیه_[2] اس سے مراد وہ حاکم ہے جس کی طرف جھگڑے کے حل کیلئے رجوع کریں_

۲۲_ معاشرے کے تمام اختلافی مسائل کے حل کیلئے منصف کے انتخاب کا جواز_فابعثوا حکماً من اهله

امام باقر(ع) نے خوارج کے اس اعتراض کے جواب میں کہ جو انھوں نے امیر المؤمنین (ع) کی جانب سے حکمیت کے قبول کرنے کے بارے میں کیا اور نصب حکم کے جواز پر دلیل کے طور پر فرمایا: حکم الله تعالی فی شریعة نبیّه رجلین من خلقه فقال جل اسمه : فابعثوا حکماً من اهله و حکماً من اهلها ...[3] اللہ نے اپنے نبی کی شریعت میں اپنی مخلوق میں سے دو مردوں کو حکم بنایا ہے_چنانچہ فرماتا ہے:" فابعثوا حکماً من اهله و حکماً من اهلها ..."

اختلاف: حکمیت میں اختلاف ٤، ٦، ١٠؛اختلاف کے حل کے اسباب ٢٢ اسماء و صفات: خبیر، ١٦، علیم، ١٦

صلاح: اصلاح ذات البین ٣، ٤، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١٢، ١١، ١٤، ١٩، ٢٠، ٢١؛اصلاح کا پیش خیمہ ١١؛اصلاح کی تشویق ١٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا ارادہ ٩; اللہ تعالی کا علم ١٧; اللہ تعالی کا علم غیب ١٨;اللہ تعالی کی توفیق ١١، ١٢، ١٣، ١٥

خانوادہ: خانوادگی روابط ١٧; خانوادہ کی اہمیت ٢، ٣;خانوادہ کے احکام ٢، ٤، ٥، ٦، ٧، ٨، ٩، ١٧;خانوادہ کے اختلاف کا حل ١، ٣، ٤، ٥، ٦، ٧، ١٠، ١٣، ١٩، ٢١، ٢٠; خانوادہ میں اختلاف ٨، ٩ ; خانوادہ میں اصلاح ٥، ٨،

---

١) کافی ج ٦ ص ١٤٧ ح ٤ نور الثقلین ج ١ ص ٤٧٨ ح ٢٣٥ ٢) تفسیر تبیان ج ٣ ص ١٩٢ مجمع البیان ج ٣ ص ٧٠.

٣) احتجاج طبرسی ج ٢ ص ٥٨، نور الثقلین ج ١ ص ٤٧٩ ح ٢٣٩.

۹، ۱۲، ۱۳، ۱٤; خانوادہ میں حکمیت ۱ ; خانوادہ میں ناسازگاری ۲

راہبر: رہبر کی ذمہ داری ۲۱

روایت: ۱۹، ۲۰، ۱۲، ۲۲

عزیزو اقارب: عزیز و اقارب کی ذمہ داري ٥

قاضی تحکیم (ثالث): ٤، ٦، ۸، ۹، ۱۰، ۱٤ قاضی تحکیم کا حکم ۱۹، ۲۰; قاضی تحکیم کا کردار ۲۱، ۲۲; قاضی تحکیم کے اختیارات ۷، ۱۹

معاشرہ: معاشرے کی ذمہ داری ۳

نیت: نیت کا علم ۱۸; نیت کا کردار ۱۵

آیت (۳۶)

﴿ وَاعْبُدُواْ اللّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ ا للّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالاً فَخُورًا﴾

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی شے کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور قرابتداروں کے ساتھ اور یتیموں، مسکینوں، قریب کے ہمسایہ، دور کے ہمسایہ، پہلونشین، مسافر غربت زدہ، غلام و کنیز سب کے ساتھ نیک برتاؤ کرو کہ اللہ مغرور اور متکبر لوگوں کو پسند نہیں کرتا _

۱_ خداوند متعال کی عبادت کرنے اور ہر قسم کے شرک سے دور رہنا ضروری ہے_ و اعبدوا اللہ و لاتشرکوا بہ شیئاً

۲_ خداوند متعال کی عبادت کا خالصانہ اور ہر قسم کے

شرک کی آلودگی سے پاک ہونا ضروری ہے_و اعبدوا اللہ و لاتشرکوا به شیئاً

۳_ گھریلو زندگی میں الہی احکام و قوانین کو برقرار کرنے اور میاں بیوی کے ناچاقی سے دور رہنے سے، عبادت خداوند متعال کا راستہ ہموار ہوتا ہے*_الرّجال قوامون ... و ان خفتم ... و اعبدوا اللہ

گھریلوزندگی سے متعلق احکام بیان کرنے کے بعد خداوند متعال کی عبادت و پرستش کا حکم، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند متعال کی خالصانہ عبادت، گھریلو تعلقات کے صحیح طورپر منظم ہونے کے بعد ہی امکان پذیر ہے_

٤_ گھریلو زندگی اور میاں بیوی کے تعلقات سے متعلق الہی قوانین پر عمل کرنا، عبادت خداوند متعال ہے_*

الرّجال قوّامون ... فان اطعنکم فلاتبغوا ... و ان خفتم ... و اعبدوا اللہ گذشتہ آیات اور مذکورہ آیت میں ارتباط کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ عبادت کے مصادیق میں سے ایک، ان قوانین پر عمل کرنا ہے جو گذشتہ آیات میں بیان ہوئے ہیں_

٥_ خداوند متعال کی خالصانہ عبادت اور ہر قسم کے شرک سے اجتناب کرنے سے ازدواجی زندگی کو ہر قسم کی ناچاقی سے دور رکھا جاسکتا ہے_*و ان خفتم شقاق بینهما ... و اعبدوا اللہ

آیات کے درمیان ارتباط برقرار کرنے سے یہ احتمال دیا جاسکتا ہے کہ مذکورہ آیت درحقیقت ایک راہ حل بیان کررہی ہے کہ جس سے میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کو روکا جاسکتا ہے_

٦_ اولاد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کریں_و بالوالدین احساناً

٧_ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنا خاص مقام و مرتبہ رکھتا ہے_و اعبدوا اللہ و لاتشرکوا به شیئاً و بالوالدین احساناً

عبادت خدا کے فرمان کے بعد نیکی کا حکم، ظاہر کرتا ہے کہ خداوند متعال کی بارگاہ میں ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی کتنی اہمیت ہے_

٨_ رشتہ داروں، یتیموں اور درماندہ افراد کے ساتھ نیکی کرنا ضروری ہے_و بالوالدین احساناً و بذی القربي والیتامي والمساکین

٩_ ماں باپ کے ساتھ نیکی رشتہ داروں کے ساتھ نیکی سے ترجیح رکھتی ہے_

و بالوالدين احساناً و بذى القربي

۱۰_ رشتہ داروں کے ساتھ نیکی دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے سے ترجیح رکھتی ہے_

و بذى القربي و اليتامي ... و ما ملكت ايمانكم

۱۱_ دور و نزدیک کے ہمسایوں ، دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ نیکی کرنا ضروری ہے_

احساناً ... والجار ذى القربي والْجار الْجُنُب والصاحب بالجنب مذکورہ بالا مطلبمیں ہمسائے کی دوری و نزدیکي، اسکے گھرکی دوری و نزدیکی کے لحاظ سے ہے_ یاد رہے کہ "جنب"کا معنی پہلو ہے اور اس سے نزدیکی ساتھی اور دوست مراد ہیں _

۱۲_ ہم مذہب اور غیر ہم مذہب پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنا ضروری ہے_* والجار ذى القربي والجار الجنب

بعض کی رائے ہے کہ ہمسائے کا نزدیک ہونا جو کہ "جار ذی القربي" سے ماخوذ ہے اور اس کا دور ہونا جو "الجار الجنب" سے لیا گیا ہے، دونوں دین اور مذہب کے لحاظ سے ہے _

۱۳_ دوسرے عام ہمسایوں کی نسبت رشتہ دار ہمسایوں سے نیکی کرنا اولویت رکھتا ہے_ والجار ذى القربي والجار الجنب بعض نے کلمہ "ذی القربي" کو رشتہ دار کے معنی میں اور "والجنب" کو قرینہ مقابل سے، غیر رشتہ دار کے معنی میں لیا ہے_

۱٤_ ما تحت لوگوں، کنیزوں، غلاموں اور درماندہ افراد کے ساتھنیکی کرنا ضروری ہے_ احساناً ... و ابن السبيل و ما ملكت ايمانكم ابن سبیل (راستے کا بیٹا) اصطلاح میں اس مسافر کو کہتے ہیں جو اپنا زاد و توشہ ہاتھ سے کھو بیٹھا ہو اور مجبور ہوگیا ہو_

۱۵_ ایتام کے ساتھ نیکی کرنا اور ماں باپ کے بعد انہیں اولیت دینا ضروری ہے_ و بالوالدين احساناً و بذى القربي واليتامي

۱٦_ خداوند متعال، اکڑنے اور فخر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا_ ان الله لا يحبّ من كان مختالاً فخوراً

"مختال" مادہ "خیال" سے ہے اور اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنے خیالات و اوہام کی بنیاد پر اپنے آپ کو ایک بڑی شخصیت سمجھتا ہے اور کبر و غرور میں مبتلا ہوجاتا ہے_ اور "فخور" اسے کہتے ہیں جو اپنے اوپر زیادہ گھمنڈ کرتا ہے_

۱۷_ اکڑفوں اور فخر و غرور کا ناپسندیدہ خصائل میں سے ہونا_ ان الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً

۱۸_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اپنے دوستوں ، رشتہ داروں اور ہمسایوں سے تکبر و غرور کے ساتھ ملتے ہیں_ و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً

۱۹_ اپنے ماں ، باپ، رشتہ داروں ، ہمسایوں اور ماتحتوں کے ساتھ نیکی کرنے کے ذریعے محبت الہی کے حصول کا راستہ ہموار ہوتا ہے_ و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً "مختالاً فخوراً" کے موردنظر مصادیق میں سے ایک، ماں باپ وغیرہ کے ساتھ نیکی نہ کرنا ہے_ پس نیکی نہ کرنا محبت الہی سے محرومیت اور نیکی کرنا محبت الہی کا سبب ہے_

۲۰_ یتیموں ، ضرورت مندوں اور درماندہ افراد سے نیکی کرنا، محبت الہی کے حصول کا راستہ ہموار کرتا ہے_
والیتامي والمساکین وابن السبیل ... ان الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً

۲۱_ تکبر و غرور; عبادت، بندگي خدا اور دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے سے مانع ہے_
و اعبدوا الله ... و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً

۲۲_ دوسروں سے نیکي، خداوند متعال کی اطاعت کی خاطر ہو نہ کہ تکبر و فخر کی خاطر_ و بالوالدین احساناً ... انّ الله لایحبّ من کان مختالاً فخوراً جملہ "ان اللہ ..." ہوسکتا ہے عبادت اور نیکی کرنے والوں کیلئے ایک تنبیہ ہو کہ مبادا اپنی عبادت اور نیکیکو فخر و غرور کے ساتھ ضائع کردیں اور محبوبان الہی کے گروہ سے خارج ہوجائیں_

۲۳_ اجتماعی روابط میں حُسن معاشرت ضروری ہے_و بالوالدین احساناً ... و ما ملکت ایمانکم

ابن السبیل : ابن السبیل سے نیکی ۱٤، ۲۰

اختلاف: اختلاف سے اجتناب ۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اطاعت ۲۲; اللہ تعالی کی محبت ۱۸،۱٦، ۱۹، ۲۰

اولاد: اولاد کی ذمہ داری ٦

تفاخر: تفاخر کی مذمت ١٦، ١٧، ١٨; تفاخر کے اثرات ٢١

تکبر: تکبر کی مذمت ١٧; تکبر کے اثرات ٢١

خانوادہ: خانوادہ کی سازگاری ٥; خانوادہ کے روابط ٤، ٥; خانوادہ میں اختلاف ٣

دوست: دوستوں سے نیکی ١١

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل ٤; شرعی فریضہ پر عمل کے اثرات ٣

شرک: شرک سے اجتناب ١، ٢، ٥

صفات: ناپسندیدہ صفات ١٧

ضعفائ: ضعفاء سے نیکی ١٤، ١٩

عبادت: عبادت کا پیش خیمہ ٣;عبادت کی اہمیت ١;عبادت کی شرائط ٢;عبادت کے اثرات ٥;عبادت کے موارد ٤;عبادت کے موانع ٢١;عبادت میں اخلاص ٢

عبد: عبد سے نیکی ١٤

عزیزو اقارب: عزیزو اقارب سے نیکی ٨، ٩، ١٠، ١٩

فقیر: فقیر سے نیکی ٢٠

کنیز: کنیز سے نیکی ١٤

مبغوضین: خدا کے مبغوضین ١٦، ١٨

متکبرین: متکبرین کی مذمت ١٨

مسکین: مسکین سے نیکی ٨

معاشرت: معاشرت کے آداب ٢٣

معاشرہ: معاشرتی روابط ۳۳

نیکی کرنا: نیکی کرنے کی اہمیت ۷، ۸; نیکی کرنے کے آداب ۲۲ ; نیکی کرنے کے اثرات ۱۹،۲۰ ; نیکی کرنے کے موانع ۲۱; نیکی کرنے میں اولویت ۹،۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵;نیکی کرنے میں تکبر، ۲۲;نیکی کرنے میں تفاخر ۲۲

والدین: والدین سے نیکي ٦، ۷، ۹، ۱۵، ۱۹

ہمسایہ: ہمسایہ سے نیکی ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۹

یتیم: یتیم سے نیکی ۸، ۱۵، ۲۰

آیت (۳۷)

﴿ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

جو خودبھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو کچھ خدا نے اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے اس پرپردہ ڈالتے ہیں اور ہم نے کافروں کے واسطے رسواکن عذاب مہیّا کررکھا ہے_

۱_ بخیل افراد، محبت خداوند متعال سے محروم ہیں_ ان اللہ لایحبّ ... الّذین یبخلون

۲_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو دوسروں کو بخل اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں_

ان اللہ لایحبّ ... الّذین یبخلون و یامرون النّاس بالبخل

۳_ بخل کرنا اوردوسروں کو بُخل کی دعوت دینا، تکبر اور غرور کے اثرات میں سے ہے_

ان اللہ لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ...

الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل

٤_ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو نیکی کرنے کو ترک کرنے کی خاطر، اپنی خداداد نعمتوں کو پنہاں کرتے ہیں_و بالوالدین احساناً ... و یکتمون ما اتیھم من فضلہ

٥_ الہی نعمتوں کو چھپانا اور اپنے آپ کو فقیر ظاہر کرنا، نیکی کرنے کو ترک کرنے کیلئے بخیلوں کا ایک حیلہ و بہانہ ہے_
الذین یبخلون ... و یکتمون ما اتیھم اللہ من فضلہ

٦_ انسان کے مال و دولت کا سرچشمہ فضل الہی ہے_ما اتیھم اللہ من فضلہ

٧_ نعمتوں سے انسان کے بہرہ مند ہونے میں فضل الہی کے نقش کی طرف توجّہ سے بخل اور مال و دولت کو پنہان کرنے کی قباحت و برائي ظاہر ہوتی ہے_الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل و یکتمون ما اتیھم اللہ من فضلہ

٨_ بخل اختیار کرنے والوں اور دوسروں کو بخل کا حکم دینے والوں کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے_
الذین یبخلون ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً آیت میں کافرین سے مراد یا تو بالخصوص بخیل اور بخل کا حکم دینے والے افراد ہیں یا پھر یہ کافرین کا مورد نظر مصداق ہے_

٩_ جو لوگ نیکی کرنے سے بچنے کی خاطر اپنی خداداد نعمتوں کو چھپاتے ہیں ، ان کیلئے ذلت آمیز عذاب ہے_
و یکتمون ما اتیھم اللہ من فضلہ و اعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً

١٠_ بخل کرنا، دوسروں کو بخل کا حکم دینا اور خداداد نعمتوں کو چھپانا کفر اختیار کرنے کا راستہ ہموار کرتا ہے_
الّذین یبخلون ... اعتدنا للکافرین کافر پر بخیل اور... کا اطلاق یا تو اس وجہ سے ہے کہ بخیل حقیقتاً کافر ہے یا اس بات کی طرف متوجّہ کرنا ہے کہ بخل و کنجوسی کا انجام کفر ہے_

١١_ جو لوگ نیکی کرنے سے بچنے کی خاطر، نعمات الہی کو چھپاتے ہیں وہ کافر ہیں_الذین یبخلون ... و یکتمون ما اتیھم اللہ ... و اعتدنا للکافرین

١٢_ بخیل افراد اور لوگوں کو بخل کی دعوت دینے والے کافر ہیں_

الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل ... و اعتدنا للکافرین

۱۳_ بخل اور لوگوں کو اسکی دعوت دینے کی حرمت_الذین یبخلون و یامرون النّاس بالبخل ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً

۱٤_ نیکی کرنے سے بچنے کی خاطر، نعمات الہی کو چھپانے کی حرمت_و یکتمون ما اتیهم الله من فضله و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً

۱٥_ عذاب الہی کی گوناگوں انواع و اقسام ہیں_*و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناًعذاب کو صفت "مھین" سے متصف کرنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ عذاب اپنا وجود واحد رکھنے کے باوجود مختلف چہروں کا حامل ہے یا اسکی گوناگوں اقسام ہیں کہ بعض "مھین"اور بعض "الیم" وغیرہ ہیں_

۱٦_ گناہگاروں کا عذاب ان کے گناہ کے مطابق ہوگا_لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً

عذاب کو ذلت آمیز کہنا اور اسے متکبرین و فخر کرنے والوں کیلئے قرار دینا، عذاب الہی کی گناہگاروں کے گناہ کے ساتھ مطابقت و تناسب کی حکایت کر رہا ہے_

۱۷_ بخل اختیار کرنا، نعمات الہی کا کفران ہے_الذین یبخلون ... و اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً

کافر کے لغوی معنی (ناسپاس) کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ کفار سے ناشکرے و ناسپاس لوگ مراد ہیں اور آیت میں اس کا مصداق، یہی بخیل لوگ ہیں_

احکام: ۱۳، ۱٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۱٥; اللہ تعالی کا فضل ٦، ۷; اللہ تعالی کی محبت ۱، ۲، ٤

بخل: بخل کا پیش خیمہ ۳; بخل کی حرمت ۱۳; بخل کی دعوت ۲، ۳، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳; بخل کی قباحت ۷; بخل کے اثرات ۱۲، ۱۷

بخیل: بخیل کا کفر ۱۰; بخیل کی سزا ۸; بخیل کی صفات ٥; بخیل کی محرومیت ۱

تفاخر: تفاخر کے اثرات ۳

تکبر: تکبر کے اثرات ۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۷

عذاب: عذاب کی اقسام ۱۵

عمل: ناپسندیدہ عمل ۲، ۷

کفار: ۱۰، ۱۱

کفر: کفر کا پیش خیمہ ۱۲; کفر کے اسباب ۱۱

گناہ: گناہ کی سزا ۱۶

گناہگار: گناہگار کی سزا ۱۶

مبغوضین: خدا کے مبغوضین ۲، ٤

محرمات: ۱۳، ۱٤

نعمت: کفران نعمت ٤، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۷; کفران نعمت کی حرمت ۱٤; کفران نعمت کی سزا ۹; نعمت کا سرچشمہ ٦

نیکی کرنا: نیکی ترک کرنا ۵، ۱۱; نیکی ترک کرنے کی سزا ۹ ; نیکی ترک کرنے کی مذمت ٤; نیکی ترک کرنے کے اثرات ۱٤

آیت(۳۸)

﴿ وَالَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَـاء النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَن يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا فَسَاء قِرِينًا ﴾

اور جو لوگ اپنے اموال کو لوگوں کودکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں او راللہ وآخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں انھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جس کا شیطان ساتھی ہو جائے وہ بدترین ساتھی ہے ۔

۱ـ خداوند متعال ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو دکھاوے اور ریاکاری کیلئے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں ـ

ان اللہ لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ... والّذین ینفقون اموالھم رئاء الناس **مندرجہ بالا مطلب میں** "الذین ینفقون"**کو** "الذین یبخلون"**پر عطف کیا گیا ہےـ بنابرایں یہ "مختال" اور "فخور"کی ایک صفت ہےـ**

۲ـ ریاکاری کی حرمتـ و اعتدنا للکافرین عذاباً مھیناً ـوالّذین ینفقون اموالھم رئاء الناس **اگر "الّذین ینفقون"کا "الکافرین"پر عطف کیا جائے تو ریاکاروں کو عذاب کی تہدید کی گئي ہے اور عذاب کی تہدید، حرمت کی علامت ہےـ**

۳ـ ریاکار انفاق کرنے والوں کی سزا، ذلت آمیز عذاب الہی ہےـ و اعتدنا للکافرین عذاباً مھیناًـ والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس **یہ اس بنا پر ہے کہ "الذین"، "الکافرین" پر عطف ہوـ**

٤ـ انفاق کی قدر و قیمت کی شرط، خلوص ہےـ و الذین ینفقون اموالھم رئاء الناس

٥ـ انفاق میں ریاکاري، تکبر و غرور کے اثرات میں سے ہے *ـان اللہ لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ... والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس

٦_ بخیل افراد کا ریاکاری کی بنا پر انفاق کرنا_ الذین یبخلون ... والذین ینفقون اموالهم رئاء الناس

"مختالاً فخوراً" کی توصیف ایک طرف بخل و کنجوسی سے کرنا اور دوسری طرف ریاکارانہ انفاق سے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بخیل افراد اگر انفاق کرتے بھی ہیں تو ریاکاری اور دکھاوے کیلئے کرتے ہیں_

٧_ ریاکار افراد خدا اور قیامت پر حقیقی ایمان نہیں رکھتے_ والذین ینفقون اموالهم رئاء الناس و لایؤمنون باللہ و لاباليوم الآخر ہوسکتا ہے جملہ "ولایؤمنون"، جملہ "ینفقون ..." کی تفسیر و توضیح ہو اور "الّذین" کا تکرار نہ ہونا اس معنی کی تائید ہوسکتا ہے_

٨_ خدا اور قیامت پر ایمان نہ رکھنے کی سزا، ذلیل کرنے والا عذاب ہے_ اعتدنا للکافرین عذاباً مهیناً _والذین ... لایومنون باللہ و لاباليوم الآخر

٩_ قیامت اور الہی وعدوں پر ایمان نہ رکھنا، ریاکاری کا سرچشمہ ہے_ رئاء الناس و لایؤمنون باللہ و لاباليوم الآخر

یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ " الذین لایؤمنون" ریاکارانہ انفاق کی علت و سبب کو بیان کر رہا ہو_

١٠_ خدا اور قیامیت پر ایمان کے ساتھ، تکبر و غرور کا ناسازگار ہونا_ لایحبّ من کان مختالاً فخوراً ... والذین ... و لایؤمنون باللہ و لاباليوم الآخر مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "الذین ... لایؤمنون" کا جملہ "الذین یبخلون" پر عطف اور "مختالاً فخوراً" کی توصیف بیان کرنے کیلئے ہو_ یعنی فخر کرنے والے متکبرین خدا اور قیامت پر حقیقی ایمان نہیں رکھتے_

١١_ شیطان؛ ریاکاروں، متکبروں اور بخیلوں کے ہمراہ ہے_ الذین یبخلون ... والذین ینفقون اموالهم رئاء الناس ... و من یکن الشیطان له قریناً "من یکن ..." سے تمام وہ لوگ مراد ہیں جن کی اس آیت اور گذشتہ آیت میں مذمت کی گئی ہے_

١٢_ تکبر، بخل اور رياکاري، انسان کے ساتھ شیطان کی ہمراہی کا نتیجہ ہے_

مختالاً فخوراً_ الذین یبخلون ... و الذین ینفقون اموالهم رئاء الناس ... و من یکن الشیطان له قریناً

بظاہر جملہ "من یکن ..." اس آیت اور گذشتہ آیات میں مذکورہ صفات کی علت و سبب کا بیان ہے_

۱۳_ خدا اور قیامت پر ایمان سے خالی دل، شیطان کا گھر ہے_ لایؤمنون باللہ و لاٰبالیوم الآخر و من یکن الشیطان له قریناً

۱٤_ شیطان، انتہائي بُرا اور منحوس ساتھی ہے_و من یکن الشیطان له قریناً فساء قریناً

۱۵_ انسان کے اعمال و کردار اور اسکی روح و جان میں ہمراہی اور ہمدم کا کردار_
والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس ... و من یکن الشیطان له قریناً فساء قریناً

احکام: ۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۳; اللہ تعالی کی محبت ۱

انفاق: انفاق کی شرائط ٤;انفاق میں اخلاص ٤;انفاق میں ریا ۱، ۳، ۵، ٦

ایمان: اللہ تعالی پر ایمان ۱۰;ایمان کے اثرات ۱۰ ;قیامت پر ایمان ۱۰

بخل: بخل کے اسباب ۱۲

بخیل: بخیل اور شیطان ۱۱; بخیل کا انفاق ٦; بخیل کی ریاکاری ٦

تربیت: تربیت پر اثر انداز ہونے والے عوامل ۱۵

تفاخر: تفاخر کے اثرات ۵، ۱۰

تکبر: تکبر کے اثرات ۵، ۱۰;تکبر کے اسباب ۱۲

دوستي: دوستی کے اثرات ۱۵

ریا: ریا کی حرمت ۲ ; ریا کے عوامل۵، ۹، ۱۲

ریاکار: ریاکار اور شیطان ۱۱ ;ریاکار کا کفر ۷;ریاکار کی سزا

۳;ریاکار کی مذمت ۱

شیطان: شیطان کا بُرا اور منحوس ہونا ١٤ ; شیطان کی اطاعت کے اثرات ١٢ ;شیطان کے ساتھ دوستی ١٤ ;نفوذ شیطان کے اسباب ۱۳

عذاب: عذاب کے مراتب ۳، ۸

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ٤

کفار: کفار کا قلب ۱۳

کفر: خدا کے بارے میں کفر ۷، ۸، ۱۳ ;قیامت کے بارے میں کفر ۷، ۸، ۹، ۱۳ ;کفر کی سزا ۸ ;وعدہ خدا کے بارے میں کفر ۹

مبغوضین: خدا کے مبغوضین ۱

متکبرین: متکبرین اور شیطان ۱۱

آیت(۳۹)

﴿ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ آمَنُواْ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّهُ وَكَانَ اللّهُ بِهِم عَلِيمًا﴾

ان کا کیا نقصان ہے اگر یہ اللہ او رآخرت پر ایمان لے آئیں او رجو اللہ نے بطور رزق دیا ہے اسے اس کی راہ میں خرچ کریں او راللہ ہر ایک کو خوب جانتا ہے _

۱_ خدا تعالی و قیامت پر ایمان اور انفاق سے انسان کو کسی قسم کا خسارہ اور ضرر نہیں ہوتا_

و ماذا عليهم لو امنوا بالله و اليوم الآخر و انفقوا

۲_ بنی آدم کو اپنی بے ایمانی اور بخل و کنجوسی کے علل و اسباب کے بارے میں غوروفکر کرنے کی ترغیب_*

ماذا عليهم لو امنوا بالله و اليوم الآخر

وانفقوا

۳_ بخل اور رياكاري، خدا و قيامت كے بارے ميں كفر و انكار كى علامت ہے_ الذين يبخلون ... و ماذا عليهم لو آمنوا بالله و اليوم الآخر و انفقوا " عليهم"كى ضمير "الذين يبخلون"كى طرف پلٹ رہى ہے_

٤_ انفاق كى قدر و قيمت ، خدا اور قيامت پر ايمان ركھنے سے مشروط ہے_

ماذا عليهم لو امنوا بالله و اليوم الآخر و انفقوا اسكے باوجود كہ گذشتہ آيات ميں انفاق اور اس سے متعلق مسائل كے بارے ميں بحث كى گئي ہے يہاں انفاق كے امر سے پہلے خدا اور قيامت پر ايمان كى بات كرنا ہوسكتا ہے مذكورہ بالا مطلب كى طرف اشارہ ہو_

٥_ جو كچھ بھى انسان كے پاس ہے، رزق الہى ہے_ وانفقوا مما رزقهم الله

٦_ مال و ثروت كے خداداد ہونے كى طرف توجّہ كرنا انفاق كو آسان بناديتا ہے اور بخل كا علاج كرتا ہے_

الذين يبخلون ... وانفقوا مما رزقهم الله اس حقيقت كو بيان كرنے كا مقصد كہ انسان كے پاس موجود مال و دولت خداوند متعال كا عطا كردہ ہے (رزقهم الله) يہ ہے كہ انسان كو راہ خدا ميں انفاق كرنے كى ترغيب دلائي جائے اور بخل كى آلودگى سے اسے بچايا جائے_

٧_ خداوند متعال كا انسان كے باطن اور دل سے مكمل طور پر آگاہ ہونا_ و كان الله بهم عليماً

٨_ خداوند متعال كا انفاق كرنے والے مؤمنين، رياكار لوگوں اور كفر پيشہ بخيلوں سے كامل طور پر آگاہ ہونا_
و كان الله بهم عليماً

٩_ خداوند متعال ، بخيلوں اور رياكاروں كو سزا دينے والا اور اخلاص كے ساتھ انفاق كرنے والوں كو اجر و ثواب عطا كرنے والا ہے_ الذين يبخلون ... وانفقوا ... و كان الله بهم عليماً

ايمان و بخل كے بيان كے بعد خداوند متعال كے علم و آگاہى كو بيان كرنے كا مقصد بخيلوں اور رياكاروں كو سزا كى تہديد كرنا اور انفاق كرنے والے مؤمنين كو اجر و ثواب كى نويد سنانا ہے_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا رزق ۵; اللہ تعالی کا علم ۸; اللہ تعالی کا علم غیب ۷; اللہ تعالی کی طرف سے سزادینا ۹

انسان: انسان کی روزی ۵

انفاق: انفاق کا اجر ۹;انفاق کا پیش خیمہ٦;انفاق کی قدر و قیمت ٤; انفاق کے اثرات ۱

ایمان: اللہ تعالیپر ایمان ۱، ٤;ایمان کے اثرات ۱;قیامت پر ایمان ۱، ٤

بخل: بخل کا منبع ۲; بخل کے اثرات ۳;بخل کے علاج کا طریقہ ٦

بخیل: بخیل کا ریاکاری کرنا ۸;بخیل کا کفر۸;بخیل کی سزا ۹

تعقل: تعقل کی تشویق ۲

ریا: ریا کے اثرات ۳

ریاکار: ریاکار کی سزا ۹

شرعی فریضہ: شرعی فرائض کو آسان بنانے کا طریقہ ٦

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ٤

کفر: خدا کے بارے میں کفر۳; قیامت کے بارے میں کفر ۳;کفر کا منبع ۲;کفر کے اثرات ۳، کفر کے علائم ۳

مخلصین: مخلصین کا اجر ۹

مؤمنین: مؤمنین کا انفاق ۸

نعمت: ذکر نعمت کے اثرات ٦; نعمت کا سرچشمہ ٦

آیت(۴۰)

﴿ إِنَّ اللّهَ لاَ يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِن تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِن لَّدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا_ انسان کے پاس نیکی ہوتی ہے تو اسے دو گنا کردیتا ہے اور اپنے پاس سے اجر عظیم عطا کرتا ہے_

۱_ خداوند متعال کسی پر بھی ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا_ ان اللہ لایظلم مثقال ذرة "مثقال" کا معنی وزن ہے اور "ذرّة" چھوٹی سی چیونٹی کو یا ہوا میں معلق غبار کو کہتے ہیں_

۲_ دوسروں پر ظلم و ستم، جس قدر بھی ہو ناروا ہے_ انّ اللہ لایظلم مثقال ذرّة

۳_ خداوند متعال کا معمولی اور ناچیزترین اعمال سے مکمل آگاہی رکھنا، الہی جزا و سزا میں عدل و انصاف کی ضمانت فراہم کرتا ہے_ کان اللہ بھم علیماً_ انّ اللہ لایظلم مثقال ذرّة بظاہر جملہ "انّ اللہ ..." خداوند متعال کے علم و آگاہی کا نتیجہ ہے_ یعنی چونکہ خداوند متعال تمام جہات سے آگاہ ہے لہذا ظلم نہیں کرتا_ کیونکہ ظلم کی ایک وجہ جہالت ہے_

٤_ بخیلوں اور ریاکاروں کی سزا (عذاب، محبت خدا سے محرومیت اور شیطان کی ہمراہي) خود ان کے عمل کا نتیجہ ہے نہ کہ خداوند متعال کی طرف سے ان پر ظلم و ستم_ ان اللہ لایحبّ ... الّذین یبخلون ... والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس ... و من یکن الشیطان لہ قریناً ... انّ اللہ لایظلم مثقال ذرّة ہوسکتا ہے جملہ "انّ اللہ ..." اس سوال کا جواب ہو کہ خداوند متعال لوگوں کو عذاب وغیرہ میں کیوں مبتلا کرتا ہے؟ خداوند متعال فرماتا ہے، یہ عذاب، ظلم و ستم نہیں بلکہ خود بخیلوں کے کردار و اعمال کا نتیجہ ہے_

۵_ الہی جزا و سزا کا عادلانہ اور ہر قسم کے ظلم و ستم سے

پاک ہونا_ ان الله لايظلم مثقال ذرة و ان تك حسنة يضاعفها جملہ "و ان تک حسنة" ایک مقدر جملے پر عطف ہے یعنی "ان تک سیئۃً فلایجزی الا مثلہا و ان تک حسنۃ ..."

٦_ نیک اعمال خواہ کتنے ہی کم ہوں، خداوند متعال ان کی کئي گنا جزا دیتا ہے_ و ان تك حسنة يضاعفها "تک" میں "ھیص" کی ضمیر "مثقال" کی طرف لوٹ رہی ہے_ چونکہ "تک" کی خبر یعنی "حسنۃً" مؤنث ہے_ لہذا اس کا فعل بھی مؤنث صورت میں لایا گیا ہے_

٧_ دوسروں کے نیک اعمال خواہ کم ہی کیوں نہ ہوں، انہیں نظر انداز کرنا صحیح نہیں_ و ان تك حسنة يضاعفها

٨_ خداوند متعال اپنے لطف و عنایت سے ہر نیک عمل کا اجر عظیم عطا کرے گا_

و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجراً عظيماً لطف و عنایت، کلمہ "من لدنہ" سے اخذ کیا گیا ہے_

٩_ انسان کے نیک اعمال کے نتیجہ میں، اسے دنیا و آخرت میں اجر الہی حاصل ہونا_* و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجراً عظيماً یہ اس احتمال کی بناپر ہے جب "یضاعفھا" سے دنیوی اجر مراد ہو اور "یؤت من لدنہ ..." سے اُخروی اجر و ثواب_

١٠_ ایمان اور انفاق ایک ایسی نیکی ہے جو کتنی ہی کم کیوں نہ ہو خداوند متعال اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا_

ماذا عليهم لو امنوا بالله و اليوم الآخر و انفقوا ... و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجراً عظيماً گذشتہ آیت کے مطابق "حسنۃ" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک ایمان اور انفاق ہے_

١١_ لوگوں کو نیکی کرنے کی ترغیب دلانے کی خاطر اجر و ثواب کا وعدہ دینا، قرآنی روش ہے_ و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجراً عظيماً

١٢_ بخل اور نیکی نہ کرنے کے معالجہ کیلئے انسان کو متوجّہ رہنا چاہیئے کہ خداوند متعال چھوٹے سے چھوٹے انفاق سے آگاہ ہے اور انفاق کرنے والوں کو عظیم اجر عطا کرتا ہے_

وانفقوا ... و كان الله بهم عليماً ان الله لايظلم مثقال ذرة و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجراً عظيماً

۱۳_ خداوند متعال کا اجر عظیم، انفاق کرنے والوں کے خسارے اور نقصان کی تلافی ہے _

و ماذا عليهم لو ... انفقوا ... و ان تك حسنة يضاعفها و يؤت من لدنه اجراً عظيماً ہوسکتا ہے جملہ "یضاعفھا ویؤت من لدنہ اجراً عظیماً" اس خیال و توہم کا جواب ہو کہ انفاق مالي، خسارے کا باعث بنتا ہے _

اجر: اجر کا وعدہ ۱۱; اجر کی ضمانت ۳; اجر کے مراتب ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳; اجر میں عدل و انصاف ۳; کئی گنا اجر ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور ظلم ۱، ٤، ٥ ; اللہ تعالی کا اجر ۹، ۱۲، ۱۰، ۱۳; اللہ تعالی کا عدل ٥; اللہ تعالی کا علم ۳، ۱۲; اللہ تعالی کا فضل ۸; اللہ تعالی کا لطف ۸; اللہ تعالی کی طرف سے سزا ٥; اللہ تعالی کی عطا ۸

انفاق: انفاق کا اجر ۱۰، ۱۲، ۱۳; انفاق کا خسارہ ۱۳

ایمان ایمان کا اجر ۱۰

بخل: بخل کے علاج کا طریقہ ۱۲

بخیل: بخیل کا عذاب ٤; بخیل کی سزا ٤

تحریک: تحریک کے اسباب ۱۱

تربیت: تربیت کا طریقہ ۱۱

حسنہ: حسنہ کے موارد ۱۰

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۲

ریاکار: ریاکار کا عذاب ٤; ریاکار کا محروم ہونا ٤; ریاکار کی سزا ٤

سزا: سزا میں عدل ۳، ٥

شیطان: شیطان سے دوستی ٤

ظلم: ظلم کا ناپسندیدہ ہونا ۲

عدالتی نظام: ٥

عمل: عمل کی اخروی جزا ۹; عمل کی جزا ۳; عمل کی دنیوی جزا ۹; عمل کی سزا ۳; عمل کے اثرات ٤; ناپسندیدہ

عمل ۲; نیک عمل کی جزا ٦، ۷، ۹، ۸

نیکي: نیکی کی تشویق، ۱۱

نیکی کرنا: نیکی کرنے کی تشویق ۱۲

آیت (۴۱)

﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلاء شَهِيدًا﴾

اس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے اور پیغمبر آپ کو ان سب کا گواہ بنا کر بلائیں گے۔

۱۔ ہر امت اپنے اعمال پر ایک گواہ اور ناظر رکھتی ہے۔ فکیف اذا جئنا من کل امّة بشهید

۲۔ خداوند متعال قیامت کے دن، امتوں کے گواہوں اور ناظروں کو گواہی کیلئے طلب کرے گا۔ فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید

۳۔ انبیائے کرام (ع) اپنی امتوں کے گواہ ہیں۔ فکیف اذا جئنا من کل امّة بشهید مفسرین کے بقول "شہید" سے مراد ہر امت کا پیغمبر ہے۔ آیت کا بعد والا حصہ اس مطلب کی تائید کررہا ہے۔ مذکورہ بالا مطلب کی تائید امیر المؤمنین (ع) کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو آپ (ع) نے محشر کے مقامات کے بیان کے ضمن میں فرمایا: ...فیقوم الرسل (ع) فیشهدون فی هذه المواطن فذلك قوله "فکیف اذا جئنا من کل امّة بشهید"[1] پس انبیاء (ع) اٹھیں گے اور ان مقامات میں گواہی دیں گے اور اللہ تعالی کے اس فرمان "فکیف اذا جئنا من کل امة بشہید" سے یہی مراد ہے۔

---

۱) توحید صدوق ج٥ ص ٢٦١، ب ٣٦; نور الثقلین ج ۱ ص ٤٨١ ح ٢٥٤.

٤_ روز قیامت، خدا اور قیامت کے بارے میں کفر اختیار کرنے والے، ریاکار اور بخیل افراد کی رسوائي اور بُری حالت_ الذین یبخلون ... فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید

٥_ پیغمبر اکرم(ص) اپنی امت کے گواہ ہیں_و جئنا بك علی هؤلاء شهیداً مذکورہ بالا مفہوم میں "ھولائ" مسلمانوں اور امت پیغمبر(ص) کی طرف اشارہ ہے_

٦_ خداوند متعال قیامت کے دن، پیغمبر اکرم(ص) کو اپنی امت پر گواہی کیلئے طلب فرمائے گا_و جئنا بك علی هؤلاء شهیدا

٧_ پیغمبروں (ع) کا اپنی امتوں کے اعمال سے آگاہ ہونا_ فکیف اذا جئنا ... علی هؤلاء شهیداً لوگوں کے نیک و بد اعمال پر گواہی دینے کا لازمہ، ان اعمال سے آگاہی ہے_

٨_ پیغمبر اکرم(ص) قیامت کے دن، امتوں کے شاہدوں پر گواہ ہوں گے_فکیف اذا ... و جئنا بك علی هؤ لاء شهیداً

مذکورہ بالا مطلب میں "ھؤلائ"جملہ سابق میں موجود"شہید"کی طرف اشارہ ہے چونکہ ہر امت کا ایک خاص شاہد ہے اور امتیں بھی متعدد ہیں لہذا گواہ بھی متعدد ہوں گے، لہذا اسم اشارہ صیغہ جمع "ھؤلائ"کے ساتھ لایا گیا ہے_

٩_ انبیائے (ع) الہی کے درمیان پیغمبر اسلام(ص) کا ایک خصوصی اور بلند مقام و مرتبہ_

فکیف ... و جئنا بك علي هؤلاء شهیداً جیسا کہ گذشتہ مطلب میں توضیح دی گئي ہے کہ پیغمبر اسلام(ص) دوسرے انبیاء (ع) پر گواہ ہیں اور یہ حقیقت، آنحضرت(ص) کے بلند مرتبے اور خصوصی مقام کو ظاہر کرتی ہے_

١٠_ خداوند متعال قیامت کے دن، اعمال سے آگاہ ہونے کے باوجود، حساب لینے میں محکم کاری اور دقت دکھانے کیلئے کچھ گواہوں کو گواہی کیلئے بُلائے گا_ کان الله بهم علیماً ... فکیف اذا جئنا ... و جئنا بك علی هؤ لاء شهیداً

١١_ پیغمبر اسلام(ص) روز محشر تمام انبیائے (ع) الہی پر گواہ ہوں گے_فکیف اذا جئنا ... و جئنا بك علی هؤلاء شهیداً امیر المؤمنین علي(ع) نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت کے بعد فرمایا: و هو (محمد(ع)) الشهید علی الشهداء و الشهداء هم الرسل(ع) [1] پیغمبر اکرم(ص) گواہوں پر گواہ ہیں اور گواہوں سے مراد انبیاء (ع) ہیں_

---

١) تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢٤٢ ح ١٣٢، تفسیر برهان ج ١ ص ٣٧٠ ح ٤.

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) اور انبياء (ع) ۹;آنحضرت(ص) كى گواہى ۵، ٦، ۸، ۱۱; آنحضرت(ص) كے فضائل ۹

اللہ تعالى: اللہ تعالى كا حساب لينا ۱۰; اللہ تعالى كا علم ۱۰

امت: امتوں پر گواہ ۳، ۲، ۵، ٦;امتوں كا عمل ۷;امتوں كى گواہى ۱

انبيا ء (ع): انبياء (ع) كا علم غيب ۷; انبياء (ع) كى گواہى ۳;انبياء (ع) كے گواہ ۱۱

بخيل: بخيل اور قيامت كا دن ٤; بخيل كى رسوائي ٤

روايت: ۱۱

رياكار: رياكار قيامت كے دن ٤; رياكار كى رسوائي ٤

عمل: عمل كے گواہ ۱

قيامت: قيامت كے دن گواہى ۱۱;قيامت كے دن گواہى كا فلسفہ ۱۰

كفار: قيامت كے دن كفار ٤

كفر: اللہ تعالى كے بارے ميں كفر ٤ ;قيامت كے بارے ميں كفر ٤

گواہ: قيامت كے دن گواہ ۲، ٦، ۸، ۱۰

آيت(۴۲)

﴿ يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَعَصَوُاْ الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الأَرْضُ وَلاَ يَكْتُمُونَ اللّهَ حَدِيثًا ﴾ اس دن جن لوگوں نے كفر اختيار كيا ہے او ررسول كى نافرمانى كى ہے يہ خواہش كريں گے كہ اے كاش ان كے اوپر سے زمين برابر كردى جاتى او روہ خدا سے كسى بات كو نہيں چھپا سكتے ہيں_

۱_ قيامت كے دن رسول اكرم(ص) كى نافرمانى كرنے والے كفار كا اپنے نيست و نابود ہوجانے كى آرزو كرنا_

يومئذ: يودّ الذين كفروا و عصوا الرسول لو تسوّي بهم الارض

"لو تسوّي"میں "لو" بمعنی لیت (اے کاش) ہے اور جملہ "لو تسوّی ..."نیست و نابود ہوجانے سے کنایہ ہے_

٢_ قیامت کے دن خداوند متعال کے بارے میں کفر اختیار کرنے والوں اور معاد کے منکروں کی حد سے زیادہ شرمساری اور رسوائي_ ما ذا علیهم لو امنوا ... یومئذ: یودّ الذین کفروا ... لو تسوّی بهم الارض گذشتہ آیات کے مطابق یہاں کفر سے مراد خدا تعالی اور معاد کا انکار ہے_

٣_ قیامت کے دن، پیغمبر اکرم(ص) کی گواہی و شہادت کے وقت کفار بے حد شرم و تأسف سے دوچار ہوں گے_

و جئنابك علي هؤلاء شهیداً_ یومئذ: یودّ الذین کفروا ... لو تسوّي بهم الارض "یومئذ:"، "شہیداً" سے متعلق ہے_ یعنی وہ دن جب پیغمبر اکرم(ص) اعمال پر گواہی دیں گے_

٤_ پیغمبر اکرم(ص) کے فرامین کی نافرمانی قیامت کے دن مرگ بار شرمساری اور سرافکندگی کا باعث بنے گي_

و عصوا الرسول لو تسوّي بهم الارض

٥_ پیغمبر اسلام(ص) کی رسالت و نبوت کا انکار قیامت کے دن کی شرم ساری و سرافکندگی کا باعث بنے گا_

یومئذ: یودّ الذین کفروا و عصوا الرسول لو تسوّي بهم الارض " الرسول" ہوسکتا ہے ازباب تنازع، "کفروا" کا مفعول بھی ہو_

٦_ پیغمبر اکرم(ص) کے فرامین سے عصیان کرنا آنحضرت(ص) کے بارے میں کفر کے مترادف ہے_

یومئذ: یودّ الّذین کفروا و عصوا الرسول اگر "الرسول" کو "کفروا"کا مفعول بنایا جائے تو بظاہر جملہ "عصوا" انکار رسالت کی تفسیر اور بیان ہوگا_ یعنی عملاً پیغمبر اکرم(ص) کا انکار کرنا_

٧_ پیغمبر اسلام(ص) کے حکومتی اوامر کی اطاعت کرنا ضروری ہے_ و عصوا الرسول رسول خدا(ص) کی نافرمانی اس وقت مصداق پیدا کرتی ہے جب آنحضرت(ص) ان احکام کے علاوہ کہ جو خداوند متعال کی جانب سے ہیں، خود اپنے اوامر ابلاغ کریں کہ جنہیں حکومتی اوامر کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے_

٨_ دنیا میں حقائق چھپانے کی وجہ سے، کفار کا قیامت کے دن شدید پشیمان ہونا_

یومئذ یودّ الّذین کفروا و عصوا الرسول ... و لایکتمون الله حدیثاً یہ اس بنا پر ہے کہ جب " لایکتمون " کا

"تسوّي" پر عطف ہو_

۹_ لوگ قيامت كے دن خداوند متعال سے كوئي بھى حقيقت نہيں چھپا سكيں گے_ و لايكتمون الله حديثاً

يہ اس بنا پر ہے كہ جب جملہ "و لايكتمون"، "يود" پر عطف ہو نہ كہ "تسوّي" پر_

۱۰_ قيامت، انسان كے اندرونى رازوں كے ظاہر ہونے كا دن ہے_ و لايكتمون الله حديثاً يہ اس بنا پر ہے كہ جب جملہ "و لايكتمون"، "يود" پر عطف ہو_

۱۱_ آنحضرت (ص) كى رسالت كى حقانيت كو كتمان كرنے كى وجہ سے قيامت كے دن كفار كا سخت پشيمان اور شرمسار ہونا_ و عصوا الرسول ... و لايكتمون الله حديثاً آيت شريفہ ميں كتمان كا مورد نظر مصداق "كفروا و عصوا الرسول" كے مطابق، حقانيت پيغمبر(ص) كا كتمان ہے_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) اور كفار ۳; آنحضرت (ص) كى اطاعت ۷; آنحضرت (ص) كى تكذيب ۱۱; آنحضرت (ص) كى تكذيب كے اثرات ۵; آنحضرت (ص) كى گواہى ۳; آنحضرت (ص) كى نافرماني ۱، ۴، ۶

خجالت : اخروى خجالت ۵; خجالت كے اسباب ۴، ۵

عصيان: عصيان كے اثرات ۴

عمل: عمل كے اخروى اثرات ۴

قيامت: قيامت كى خصوصيت ۱۰; قيامت ميں حقائق كا ظاہر ہونا ۱، ۹، ۱۰

كفار: كفار اور قيامت ۱، ۲، ۳، ۸، ۱۱; كفار اور كتمان حقائق ۸، ۱۱; كفار كى آرزو ۱; كفار كى پشيمانى ۸، ۱۱; كفار كى خجالت ۲، ۳، ۱۱; كفار كى رسوائي ۲

كفر: آنحضرت (ص) كے بارے ميں كفر ۶; الله تعالى كے بارے ميں كفر ۲; كفر كے موارد ۶

گواہ: قيامت كے دن گواہ ۳

معاد: معاد كى تكذيب ۲

نافرمان: قيامت اور نافرمان لوگ ۱، ۴; نافرمانى كرنے والوں كى آرزو ۱

آیت(۴۳)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلوةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّىَ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ وَلاَ جُنُبًا إِلاَّ عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىَ تَغْتَسِلُواْ وَإِن كُنتُم مَّرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاء أَحَدٌ مِّنكُم مِّن الْغَآئِطِ أَ وْ لاَمَسْتُمُ النِّسَاء فَلَمْ تَجِدُواْ مَاء فَتَيَمَّمُواْ صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُواْ بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا﴾

ایمان والو خبردار نشہ کی حالت میں نماز کے قریب بھی نہ جانا جب تک یہ ہوش نہ آجا ئے کہ تم کیا کہہ رہے ہو اورجنابت کی حالت میں بھی مگر یہ کہ راستہ سے گذر رہے ہو جب تک غسل نہ کر لو اور اگر بیمار ہویا سفرکی حالت میں ہو او رکسی کے پیخانہ نکل آئے ،یا عورتوں سے باہمی جنسی ربط قائم ہوجائے او رپانی نہ ملے توپاک مٹی سے تیمم کر لو اس طرح کہ اپنے چہروں او رہاتھوں پر مسح کرلو بیشک خدا بہت معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے _

۱_ مستی اورنشے کی حالت میں نمازکا باطل ہونا_ لاتقربوا الصلوة و انتم سكاري بظاہر "لاتقربوا " میں نہي، بطلان کی طرف اشارہ ہے نہ فقط حرمت تکلیفی کا بیان_

۲_ مستی و نشے کی حالت میں نمازپڑھنا جائز نہیں_* لاتقربوا الصلوة و انتم سكاري یہ اس بنا پر ہے کہ جب "لاتقربوا"میں نہي، نہی مولوی ہو یعنی حرمت تکلیفی پر دلالت کررہی ہو_

۳_ مستی کی حالت میں وضو، غسل اور تیمّم باطل ہے_* لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري نماز کے نزدیک جانے سے نہی ہوسکتا ہے وضو، غسل اور تیمّم کے بطلان کی طرف بھی اشارہ ہو_ چونکہ نماز کے نزدیک جانا، وضو و غسل و تیمم وغیرہ کے ذریعے ہی امکان پذیر ہے_

٤_ مستی و نشے کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے کی حرمت * لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري یہ اس بنا پر ہے کہ "الصلوة" سے مراد وہ جگہ ہو جہاں عام طور پر نماز پڑھی جاتی ہے_ یعنی مساجد_ یہ مفہوم "الاّ عابری سبیل" کے قرینے سے اخذ کیا گیا ہے_

٥_ مستی اور نشے کا خاتمہ اس وقت ہوتا ہے جب انسان کہی گئي بات کو مکمل طور پر سمجھنے لگے_ و انتم سکاري حتي تعلموا ما تقولون

٦_ مستی و نشے کی کیفیت ختم ہوجائے (یعنی جب، نماز کے اذکار کو پوری طرح سمجھنے لگے تو اسکے بعد نماز پڑھنا صحیح اور جائز ہے_ لاتقربوا الصلوة و انتم سکاري حتي تعلموا ما تقولون حکم و موضوع کی مناسبت سے "ما تقولون" سے بالخصوص نماز کے اذکار مراد ہیں_

۷_ نماز صحیح قرائت کے ساتھ اور اسکے اذکار کے معانی و مفاہیم کی طرف توجّہ کرتے ہوئے پڑھنا ضروری ہے_

لاتقربوا الصلوة ... حتّی تعلموا ما تقولون جملہ "حتّي تعلموا ..." مستی کے حال میں نماز کی حرمت کے فلسفہ کا بیان ہے_ لہذا کلمات کو صحیح ادا کرنا اور اسکے معانی کی طرف توجّہ رکھنا ضروری ہے اسی لئے مستی کی حالت میں نماز پڑھنا حرام ہے_

۸_ نماز کے اذکار اور اسکے مفاہیم سے بے توجہی مستی کی حالت میں اسکے بطلان کا فلسفہ ہے_ لاتقربوا الصلوة ... حتّي تعلموا ما تقولون جملہ "حتي تعلموا ..." مستی کی حالت میں نماز کی حرمت اور بطلان کی علت بیان کر رہا ہے_

۹_ حضور قلب کے ساتھ نماز پڑھنا ایک پسندیدہ اور ضروری امر ہے_ حتي تعلموا ما تقولون

مستی کی حالت میں نماز کی حرمت کا معیار، نماز کے اذکار سے عدم آگاہی اور ان کی طرف متوجہ نہ ہونا ہے_ اور یہ غفلت اور حضور قلب کے نہ ہونے کی صورت میں بھی ہے_

۱۰_ جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا باطل ہے_ لاتقربوا الصلوة ... و لاجُنباً

۱۱_ جنابت کی حالت میں انسان کا آلودہ و ناپاک ہونا_ لاتقربوا الصلوة ...و لاجنباً و ... حتي تغتسلوا مجنب کو غسل کی ضرورت، اسکے آلودہ ہونے کو ظاہر کرتی ہے_

۱۲_ مجنب کیلئے مسجد میں وارد ہونے کی حرمت_ لاتقربوا الصلوة ... و لاجنباً یہ اس بنا پر ہے کہ "الصلوة" سے وہ جگہ مراد ہو جہاں عام طور پر نماز پڑھی جاتی ہے یعنی مساجد_ اور "الاّ عابری سبیل" اس کا قرینہ ہے_

۱۳_ مجنب کیلئے مسجد سے گذرنے کا جواز_ لاتقربوا الصلوة ... و لا جنباً الاّ عابری سبیل

۱٤_ مجنب کو نماز پڑھنے کیلئے غسل کرنا ضروری ہے_ لاتقربوا الصلوة ... حتي تغتسلوا

۱۵_ غسل، رافع جنابت ہے_و ان کنتم جنباً ... حتي تغتسلوا

۱٦_ غسل کیلئے پورے بدن کو دھونا ضروری ہے_ حتي تغتسلوا تیمم کے مواضع کی تصریح کرنے کے مقابلے میں غسل کیلئے خاص اعضا کا تعین نہ کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ غسل میں پورا بدن دھونا ضروری ہے_

۱۷_ تیمم سے جنابت رفع نہیں ہوتي_ و لاجنباً ... حتي تغتسلوا یہ اس بنا پر ہے جب "عابری سبیل" سے مسافر مراد ہو تو جملہ "لاتقربوا ..." یہ ظاہر کر رہا ہے کہمجنب مسافر، جنابت کی حالت کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور آیت کے ذیل کے مطابق، مجنب مسافر کا فریضہ ہے کہ وہ تیمم کرے_ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تیمم اسکی جنابت کو رفع نہیں کرتا_

۱۸_ جس مریض کیلئے پانی نقصان دہ ہو اس کا فریضہ ہے کہ تیمم کرے_و ان کنتم مرضي ... فتيمّموا

۱۹_ ضرر، شرعیفریضے کے رفع یا اس میں تخفیف کا ایک سبب ہے_و ان کنتم مرضي ... فتيمّموا

۲۰_ جس مسافر کو پانی میسر نہ ہو اس کا فریضہ ہے کہ تیممکرے_او علي سفر ... فلم تجدوا ماءً فتيمّموا

۲۱_ وضو اور تیممکے موجبات میں سے ایک پیشاب و پاخانہ کا نکلنا ہے_او جاء احد منکم من الغائط ... فلم تجدوا ماءً فتیمموا "غائط "بول و براز کرنے کے مقام کو کہتے ہیں

اور اس جگہ سے آنا بول وبراز کرنے سے کنایہ ہے_

۲۲_ مجنباور مُحدث افراد کو پانی نہ ہونے کی صورت میں نماز پڑھنے کیلئے تیمّم کرنا ہوگا_او جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا مائً فتیمّموا

۲۳_ غسل یا تیمّم کے موجبات میں سے ایک، جماع ہے_او لمستم النساء ... فتیمّموا مذکورہ بالا مفہوم کی تائید امام صادق(ع) کے "لمستم النسائ" کے بارے میں اس فرمان سے ہوتی ہے: ھو الجماع_[1]

۲٤_ محدث کو پانی مل جانے کے بعد غسل یا وضو کرنا ہوگا خواہ اس سے پہلے پانی نہ ہونے کی وجہ سے اس نے تیمم کیا ہو_ یا ایھا الذین ا منوا ... فتیمّموا جملہ شرطیہ "ان کنتم ... لمستم ... فلم تجدوا مائً فتیمموا"کا مفہوم یہ ہے کہ پانی کی موجودگی کی صورت میں تیمم کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتے_ لہذا جس کی دسترس میں پانی نہ ہو اور اس نے تیمم کیا ہے_ پانی تک رسائی حاصل ہوجانے کے بعد اسے غسل یا وضو کرنا ہوگا_

---

۱)کافی ج۵ ص۵۵۵ ح۵ نور الثقلین ج ۱ ص٤٨٤ ح۲۷۰_

۲۵_ تیمم کرنے سے پہلے "پاني"تلاش کرنا ضروری ہے_* فلم تجدوا ماءً فتیمّموا پانی نہ پانا (فلم تجدوا) جستجو و تلاش پر متفرع ہے_

۲٦_ قرآن کریم کا جنسی اور اس طرح کے دیگر مسائل بیان کرنے میں ادب کا لحاظ رکھنا_ اوجاء احد منكم من الغائط او لمستم النسائ

۲۷_ جنسی اور اس اس طرح کے دیگر مسائل کو اشارے کنائے میں بیان کرنا چاہیئے_ او جاء احد منكم من الغائط او لمستم النسائ

۲۸_ تیمم، پاک و پاکیزہ اور مباح زمین پر کرنا ضروری ہے_ فتيمموا صعيداً طيباً "صعید" کا معنی خاک یا مطلق زمین ہے_ (قاموس) "طیّب" یعنی نجاست سے پاک اور آلودگی سے پاکیزہ_ بعض کی رائے ہے کہ "طیب" زمین کے مباح ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے چونکہ دوسرے کے مال میں تصرف، غیر طیب تصرف ہوگا_

۲۹_ تیمم، خاک پر کرنا ضروری ہے_ فتيمموا صعيداً یہ اس بنا پر ہے کہ "صعید" سے مراد فقط خاک ہو نہ مطلق زمین_

۳۰_ تیمم کے واجبات میں سے ایک، ہاتھوں اور چہرے کے کچھ حصہ کا مسح کرنا ہے_ فامسحوا بوجوهكم و ايديكم چونکہ مادہ "مسح" حرف جر کے بغیر مفعول بھی رکھ سکتا ہے لہذا "وجوہ"پر"بائ"تبعیض کیلئے ہے اور "ایدیکم" مجرور ہونے کی وجہ سے "وجوہ" کے حکم تبعیض کا حامل ہے_

۳۱_ تیمم میں چہرے کے مسح کو ہاتھوں کے مسح پر مقدم کرنا واجب ہے_ فامسحوا بوجوهكم و ايديكم ذکر میں "ايدي"پر "وجہ"کا تقدم، تیمم میں اسکے مقدم ہونے پر دلالت کرتا ہے_

۳۲_ خداوند متعال ہمیشہ "عفّو" (بہت زیادہ درگذر کرنے والا) اور غفور(بہت زیادہ بخشنے والا) ہے_ انّ الله كان عصفوّاً غفوراً

۳۳_ معذور و ناچار افراد کیلئے احکام کی تخفیف، الہی عفو و غفران کا ایک پرتو ہے_ فلم تجدوا ماءً ... انّ الله كان عفواً غفوراً

۳٤_ ناتواني، مکلف کیلئے عذر ہے نہ کہ تکلیف (شرعی فریضہ) کیلئے رافع_ و ان كنتم مرضي ... فلم تجدوا ... انّ الله كان عفواً غفوراً غسل اور وضو کی جگہ مسئلہ تیمم کے بعد، خداوند متعال کو "عفو" و "غفور" کی صفات سے یاد کرنا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ اصل تکلیف (شرعی فریضہ) باقی ہے اور خداوند متعال مکلف کے عذر کی خاطر اسے بخش دے گا_

۳۵_ نیند اور غنودگی کی حالت میں نماز شروع کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_ لاتقربوا الصلوة و انتم سكاري

امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: سكر النوم_[۱] اس سے مراد نیند کی مستی ہے_

۳٦_ سوائے عبور کرنے کے، مجنب کیلئے مسجد میں وارد ہونے کی ممانعت_ و لاجُنباً الاّ عابرى سبيل حتّي تغتسلوا

امام باقر(ع) نے مجنب اور حائض کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: الحائض والجنب لايدخلان المسجد الا مجتازين ان الله تبارك و تعالى يقول: و لاجُنباً الا عابرى ...[۲] حائض اور مجنب مسجد میں داخل نہیں ہوسکتے مگر صرف عبور کرنے کیلئے بیشک اللہ تعالی نے فرمایا ہے " و لا جنباً الا عابري ..."

---

۱) کافی ج۳ ص ۳۷۱ ح ۱۵، نور الثقلین ج ۱ ص ٤۸۳ ح ۲٦۰، ۲٦۲، ۲٦۱، ۲٦۳، ۲٦٤، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۲ ح ۱۳٤، ۱۳۷.

۲) علل الشرائع ص ۲۸۸ ح ۱ ب ۲۱۰، نور الثقلین ج ۱ ص ٤۸٤، ح ۲٦٦، ۲٦۷ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۳ ح ۱۳۸، تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۳۹.

۳۷_ عورت کے بدن کو بغیر جنسی آمیزش کے لمس کرنا، طہارت کو نہیں توڑتا_ او لمستم النساءَ امام باقر(ع) نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے وضو کے بعد اپنی کنیز کے بدن کو لمس کیا، فرمایا: لا و الله ما بذلك باس ... و ما يعنى بهذا "او لمستم النساءَ" الاّ المواقعة فى الفرج ...[۱] نہیں قسم بخدا اس میں کوئي حرج نہیں ہے... اور" او لمستم النساءَ" سے مراد الله تعالی کی مراد صرف فرج میں جماع ہے...

۳۸_ مالی استطاعت کے مطابق، وضو کیلئے پانی خریدنا ضروری ہے_ فلم تجدوا ماءً امام کاظم (ع) نے پانی نہ ہونے کی صورت میں وضو اور غسل کیلئے پانی مہیا کرنے کیلئے ضروری مبلغ کی مقدار بتاتے ہوئے فرمایا: ذلک علی قدر جدته[۲] یعنی اپنی مالی حیثیت کے مطابق خریدے_

۳۹_ پانی دستیاب ہوجانے سے تیمم کا باطل ہوجانا_ فلم تجدوا ماءً فتيمّموا صعيداً طيباً امام صادق(ع) نے اس شخص کے بارے میں کہ جس کو تیمم کے بعد پانی مل گیا ہو فرمایا: ... اذا رای الماء وکان یقدر علیه انتقض التیمم[۳] جب پانی کو دیکھے اور اسے حاصل کرنے پر قادر بھی ہو تو تیمم ٹوٹ جائے گا_

۴۰_ تیمم، پاکیزہ زمین پر کرنا ضروری ہے_ فتيمموا صعيداً طيباً امام صادق(ع) نے مذکورہ آیت میں موجود "صعیداً طیباً" کے بارے میں فرمایا: "الصعيد" الموضع المرتفع و " الطيّب" الموضع الذى ينحدر عنه الماء[۴] صعید سے مراد بلند جگہ ہے اور طیب سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے پانی بہہ رہا ہو_

زمین کا مرتفع ہونا اور اسکے اوپر سے پانی کا عبور کرنا جیساکہ حدیث میں آیا ہے، زمین کے پاکیزہ ہونے سے کنایہ ہے چونکہ اگر زمین نشیب دار ہو تو گندگی وغیرہ کی جگہ بن جاتی ہے اور پانی اس میں کھڑا ہوجاتا ہے اور بُو دینے لگتا ہے_

---

۱) تفسیر برهان ج ۱ ص ۳۷۱ ح ۵، ۱۰، تهذیب شیخ طوسی ج ۱ ص ۲۲، ح ۵۵ ب ۱/ نورالثقلین ج ۱ ص ۴۸۵ ح ۲۷۱، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۳، ح ۱۳۹.

۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۴ ح ۱۴۶ تفسیر برهان ج ۱ ص ۳۷۲ ح ۱۷.

۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۴ ح ۱۴۳ نورالثقلین ج ۱ ص ۴۸۵ ح ۲۷۴.

۴) معانی الاخبار ص ۲۸۳ نورالثقلین ج ۱ ص ۴۸۵ ح ۲۷۵ بحار الانوار ج ۷۶ ص ۳۴۷ ح ۱۲.

۴۱_ پاکیزہ زمین (مٹي) حصول طہارت کیلئے پانی کی جگہ لے لیتی ہے خواہ پانی کا فقدان طولانی ہی کیوں نہ ہوجائے_

فتيمموا صعيداًطيباً رسول خدا (ص) نے فرمایا: الصعيد الطيب وضوء المسلم و لو الى عشر سنين ...[1] پاک مٹی پانی کی جگہ لے لیتی ہے اگرچہ دس سال تک ہو_ "وضوئ" "واو" کے فتح کے ساتھ، وہ پانی ہے کہ جس سے دھویا جاتا ہے_

آلودگي: آلودگی کے اسباب ۱۱

احکام: ۱، ۲،۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۲، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱ احکام ثانوی ۱۸، ۱۹، ۲۲; احکام کا فلسفہ ۸

اسماء و صفات: عفوّ ۳۲;غفور ۳۲

اضطرار: اضطرار کے احکام ۱۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عفو ۳۲، ۳۳; اللہ تعالی کی مغفرت ۳۲، ۳۳

بول: بول کے احکام ۲۱

.بیمار: بیمار کے احکام ۱۸

تیمم: تیمم کا بطلان ۳۹;تیمم کی شرائط ۲۵، ۲۸; تیمم کے احکام ۳، ۱۷، ۲۱، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۹، ۴۰; تیمم کے موارد ۱۸; تیمم کے موجبات ۲۱، ۲۲، ۲۳ ۸; تیمم کے واجبات ۳۰، ۳۱ مستی میں تیمم ۳

پاخانہ: پاخانہ کے احکام ۲۱

جنابت: جنابت کے اثرات ۱۱; جنابت کے احکام ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۲۲، ۳۶، ۲۴

روایت: ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۱، ۴۰

زمین: پاک زمین ۴۰، ۴۱

۱) الدر المنثور ج ۲ ص ۵۵۲، ذیل آیت.

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کے رفع کے اسباب ۱۹، ۳٤؛شرعی فریضہ میں سہولت ۳۳؛ شرعی فریضہ میں عذر ۳٤؛ شرعی فریضہ میں قدرت ۳۸

ضرر: ضرر کے اثرات ۱۸، ۱۹

ضعف: ضعف کے اثرات ۳٤

طہارت: طہارت کے احکام ۳۷، ٤۱؛طہارت کے نواقص ۳۷

غسل: غسل کے اثرات ۱۵؛ غسل کے احکام ۳، ۱٦، ۲۳، ۲٤؛ غسل کے موجبات ۲۳؛ غسل کے واجبات ۱٦؛ مستی میں غسل ۳؛واجب غسل ۱٤

قرآن کریم: قرآن کریم کا ادب ۲٦

کلام : کلام کرنے میں ادب ۲۷،۲٦؛کلام کرنے میں کنایہ ۲۷

مباشرت: مباشرت کے اثرات ۲۳

محرمات: ٤، ۱۲

مسافر: مسافر کے احکام ۲۰

مست: مست کے احکام ۱، ۲، ۳، ٤، ۵، ٦؛ مستی کا خاتمہ ۵، ٦

مسجد: مسجد کے احکام ٤، ۱۲، ۱۳، ۳٦

معذور: معذور کے احکام ۳۳

نماز: حالت مستی میں نماز ۱، ۲، ۸؛ نماز قائم کرنا ۹؛ نماز کا بطلان ۱، ۸، ۱۰؛نماز کے آداب ۹، ۳۵؛ نماز کے احکام ۱، ۲، ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۱٤، ۲۲؛نماز میں حضور قلب ۸، ۹؛نماز میں قرائت ۷

وضو: حالت مستی میں وضو ۳۰؛وضو کے احکام ۳، ۲۱، ۲٤، ۳۸؛ وضو کے موجبات ۲۱

آیت(۴۴)

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يَشْتَرُونَ الضَّلاَلَةَ وَيُرِيدُونَ أَن تَضِلُّواْ السَّبِيلَ﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ہے جنھیں کتاب کا تھوڑا سا حصہ دے دیا گیا ہے کہ وہ گمراہی کا سودا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستہ سے بہک جاؤ۔

۱۔ علمائے اہل کتاب کا اپنی آسمانی کتابوں سے پوری طرح آگاہ نہ ہونا۔ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب

بظاہر "من" تبعیض کیلئے ہے اور "من الکتاب"، "نصیباً" کی صفت ہے۔ یعنی وہ کتاب کے صرف بعض حصوں سے بہرہ مند ہوئے ہیں۔

۲۔ علمائے یہود کا تورات سے پوری طرح آگاہ نہ ہونا۔ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "من الذین ھادوا" (آیت ٤٦) میں "من" بیانیہ ہو۔

۳۔ ہدایت کی شرط یہ ہے کہ آسمانی کتاب کے تمام مطالب سے انسان آگاہ ہو۔ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یشترون الضلالۃ بظاہر اہل کتاب کی ان الفاظ میں توصیف کرنا کہ وہ کتاب کے کچھ حصوں سے آگاہ ہیں جملہ "یشترون الضلالۃ..." کیلئے ایک دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

٤۔ تعلیمات الہی سے ناقص آگاہی، گمراہی کا راستہ ہموار کرتی ہے۔ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یشترون الضلالۃ

٥۔ علمائے اہل کتاب، ہدایت سے محرومیت کے بدلے گمراہی کے خریدار ہیں۔ الم تر ... یشترون الضّلالۃ

٦۔ علمائے دین کی طرف سے، گمراہی کے بدلے

ہدایت کا سودا ایک انتہائي حیرت ناک اور قابل مذمت امر ہے_ الم تر ... یشترون الضّلالة "الم تر..."میں استفہام تعجب و حیرت کیلئے ہے_

۷_ علمائے اہل کتاب کی اپنی آسمانی کتاب سے بہرہ مندي، ہدایت کے حصول کیلئے کافی ہے_ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یشترون الضلالة کہہ سکتے ہیں کہ اہل کتاب کو "اوتو ا نصیباً ..." کے عنوان سے یاد کیا جانا_ ان کی گمراہی کی قباحت کی طرف اشارہ ہے_ یعني وہ آسمانی کتاب سے بہرہ مند ہونے کے باوجود گمراہی کے راستے پر چل پڑے_

۸_ علمائے اہل کتاب کا مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ_ و یریدو ن ان تضلوا السبیل

۹_ علمائے یہود کا مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ_ و یریدون ان تضلوا السبیل

۱۰_ صدر اسلام میں علمائے اہل کتاب کا ایک خاص مقام و مرتبہ_ الم تر الی الذین اوتو ا نصیباً من الکتاب ... و یریدون ان تضلوا السبیل "اوتوا نصیباً" سے مراد علمائے اہل کتاب ہیں کیونکہ علم کتاب ان کے پاس ہے اور بعد والی آیت میں خداوند متعال کا جملہ "اللہ اعلم باعدائکم "کے ذریعے ان کی دشمنی کی تصریح کرنا، اس مقام و حیثیت کو ظاہر کرتا ہے جو انہیں مسلمانوں کے درمیان حاصل تھي_

۱۱_ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے علمائے اہل کتاب اوریہودی دانشوروں کا اپنے علم اور مقام و حیثیت سے سوء استفادہ کرنا_ الم تر الی الذین ... ان تضلوا السبیل

۱۲_ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی خاطریہودیوں کی جدوجہد کے مقابلے میں اسلامی معاشرے کا ہوشیار رہنا ضروری ہے_ الم تر الی الذین ... ان تضلوا السبیل علمائے یہود کے ارادوں کو بیان کرنے کا مقصد، اسلامی معاشرے کو گمراہ کرنے کی خاطر ان کی مسلسل جدوجہد سے مسلمانوں کو خبردار کرنا ہے_

آسمانی کتب: آسمانی کتب سے استفادہ ۷; آسمانی کتب کی تعلیمات ۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۰

اہل کتاب: اہل کتاب اور مسلمان ۸، ۱۱؛ اہل کتاب کی آسمانی کتب ۱؛ علمائے اہل کتاب ۱، ۵، ۷، ۱۱؛ علمائے اہل کتاب کا گمراہ کرنا ۸؛ علمائے اہل کتاب کے فضائل ۱۰

جہالت: جہالت کے اثرات ٤

دین: دینی تعلیمات سے جہالت ٤ دین فروش افراد: ٦ دین فروشي: دین فروشی پر سرزنش ٦

زیرکی: زیرکی کی اہمیت ۱۲

علم: علم سے سوء استفادہ، ۱۱

علمائ: علماء کی دین فروشی ٦

گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ٤؛ گمراہی کو خریدنا ۵، ٦؛ گمراہی کے اسباب ۸، ۹، ۱۱، ۱۲

معاشرہ: دینی معاشرہ کی ذمہ داري ۱۲

موقعیت: موقعیت سے سوء استفادہ ۱۱

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۷؛ ہدایت کو فروخت کرنا ۵، ٦؛ ہدایت کی شرائط ۳

یہود: علمائے یہود ۲، ۱۱؛ علمائے یہود کا گمراہ کرنا ۹؛ یہود اور تورات ۲؛ یہود اور مسلمان ۹، ۱۲۱، ۱ یہود سے مقابلہ کرنے کا طریقہ ۱۲؛ یہود کا گمراہ کرنا ۱۲

آیت(۴۵)

﴿ وَاللّهُ أَعْلَمُ بِأَعْدَائِكُمْ وَكَفَى بِاللّهِ وَلِيًّا وَكَفَى بِاللّهِ نَصِيرًا﴾

اور اللہ تمھارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور وہ تمھاری سرپرستی اور مدد کے لئے کافی ہے

۱_ مسلمانوں کے دشمنوں کے بارے میں خداوند متعال سب سے زیادہ آگاہ ہے_ واللہ اعلم باعدائکم

۲_ علمائے یہود، مسلمانوں کے دشمن ہیں_ الم تر الى الّذين ... واللہ اعلم باعدائکم گذشتہ اوربعد والی آیت کے قرینے سے "اعدایٔ" سے مراد علمائے یہود ہیں_

۳_ صدر اسلام کے مسلمانوں کا اپنے بارے میں یہود کی دشمنی کو باور نہ کرنا_ الم تر ... واللہ اعلم باعدائکم

"اعلم" کو صیغہ افعل تفضیل کے ساتھ لانا، ظاہر کرتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے بارے میں علمائے یہود کی دشمنی کا یقین نہیں آرہا تھا_

٤_ اسلامی معاشرے کے مذہب اور ثقافت پر حملہ آور ہونے والے ہی مسلمانوں کے حقیقی دشمن ہیں_

و يريدون ان تضلوا السبيل _ واللہ اعلم باعدائکم خداوند متعال علمائے یہود کو اسلئے مسلمانوں کا دشمن قرار دیتا ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں_

٥_ دشمن کی شناخت کیلئے وحی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت_ واللہ اعلم باعدائکم

٦_ انحراف سے بچنے اورہدایت کے حصول میں، دشمن شناسی کی خاص اہمیت ہے_ و يريدون ان تضلوا السبيل _ واللہ اعلم باعدائکم

٧_ خداوند متعال دوستی و سرپرستی کیلئے کافی ہے_

و كفي بالله وليّاً

۸_ خداوند متعال ہی مدد کیلئے کافی ہے_ و کفی باللہ نصیراً

۹_ خداوند متعال، مؤمنین کا دوست اور حامی ہے_ واللہ اعلم باعدائکم و کفي باللہ ولیاً و کفی باللہ نصیراً

۱۰_ مؤمنین کو خداوند متعال کی نصرت اور ولایت پر اعتماد کرتے ہوئے مخالفین کی دشمنی سے اپنے آپ کو خوفزدہ اور کمزور نہ کریں_ واللہ اعلم باعدائکم و کفی باللہ ولیّصا و کفی باللہ نصیراًیہودیوں کو دشمن کے عنوان سے متعارف کرانے کے بعد، خداوند متعال کی نصرت اور ولایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مبادا یہود کی دشمنی کے تصور سے تم لوگ ان سے ڈرنے لگو_

اللہ تعالی اللہ تعالی کا علم، ۱; اللہ تعالی کی دوستی ۷، ۹;اللہ تعالی کی نصرت۸، ۱۰; اللہ تعالی کی ولایت ۷، ۱۰

انحراف: انحراف کے موانع ٦

ثقافتی یلغار: ٤

خوف : ناپسندیدہ خوف ۱۰

دشمن شناسي: دشمن شناسی کی اہمیت ٦;دشمن شناسی کے وسائل ٥

دین: دین کے دشمن ٤

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳; مسلمانوں کے دشمن ۱، ۲، ۳، ٤

مؤمنین: مؤمنین کی حمایت ۹;مؤمنین کے فضائل ۹

وحي: وحی کا کردار ٥

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ٦

یہود: علمائے یہود کی دشمنی ۲ ;یہود اور مسلمان ۳;یہود کی دشمنی ۳

آیت(۴۶)

﴿ مِّنَ الَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّينِ وَلَوْ أَنَّهُمْ قَالُواْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِن لَّعَنَهُمُ اللهُ بِكُفْرِهِمْ فَلاَ يُؤْمِنُونَ إِلاَّ قَلِيلاً﴾

یہودیوں میں وہ لوگ بھی ہیں جو کلمات الہیہ کو ان کی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بات سنی اور نافرمانی کی اور تم بھی سنو مگر تمھاری بات نہ سنی جائے گی یہ سب زبان کے توڑمروڑ اور دین میں طعنہ زنی کی بنا پر ہوتا ہے حالانکہ اگر یہ لوگ یہ کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی آپ بھی سنئے اور نظر کرم کیجئے تو ان کے حق میں بہتر اور مناسب تھا لیکن خدا نے ان کے کفر کی بنا پر ان پر لعنت کی ہے تو یہ ایمان نہ لائیں گے مگر بہت قلیل تعداد میں۔

۱۔ علمائے یہود، کلام اور حقائق کی تحریف کرنے والے ہیں۔ من الذین هادوا يحرّفون الكلم عن مواضعه

"من الذین هادوا"(یہودیوں میں سے بعض) سے علمائے یہود مراد ہیں چونکہ وہی تحریف کرسکتے ہیں۔"کلم"(جمع کلمہ) کا معنی کلام و سخن ہے کہ جو مورد کی مناسبت سے وہ حقائق ہیں کہ جن کی تحریف مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مؤثر تھی۔

۲۔ علمائے یہود کی طرف سے تورات کی بے جا تحریف و تفسیر۔* من الّذین هادوا يحرّفون الكلم عن مواضعه

بعض کی رائے ہے کہ "الکلم" سے مراد تورات ہے اور اس آیت میں "عن مواضعہ" کے مطابق تحریف سے مراد غلط تفسیر ہے نہ کہ الفاظ و جملات کی تغییر چونکہ غلط تفسیر سے جملہ اپنی موقعیت و حیثیت سے نکل جاتا ہے۔

۳_ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے علمائے یہود کا ایک طریقہ کلام کی غلط تفسیر اور اس میں تحریف کرنا تھا_

و یریدون ان تضلوا السبیل ... من الذین ھادوا یحرّفون الکلم "ان تضلوا" کے قرینے سے علمائے یہود کی طرف سے کلام کی تحریف اور غلط تفسیر کا مقصد مسلمانوں کو گمراہ کرنا تھا_

٤_ کلام کی تحریف اور غلط تحلیل و تفسیر، مسلمانوں کے ساتھ یہود کی دشمنی کا ایک نمونہ ہے_

واللہ اعلم باعدائکم ... یحرّفون الکلم عن مواضعہ یہود کی دشمنی کے بیان کے بعد جملہ "یحرّفون ..." مسلمانوں کی نسبت علمائے یہود کی دشمنی و عداوت کے اثبات کیلئے ایک دلیل اور علامت کی حیثیت رکھتا ہے_

٥_ پیغمبر اکرم (ص) کے کلام کو سننے اور سمجھنے کے بعد آنحضرت (ص) کے سامنے رد عمل کے طور پر یہودیوں کا جان بوجھ کر نافرمانی کرنا_ من الذین ھادوا ... و یقولون سمعنا و عصینا

٦_ یہودیوں کا پیغمبر اکرم (ص) پر تہمت لگانا کہ آپ (ص) ان کی باتوں سے بے اعتنائي کرتے ہوئے سنی ان سنی کردیتے ہیں_ من الذین ھادوا ... یقولون ... و اسمع غیرمسمع: یہ اس بنا پر ہے کہ "غیر مسمع" اخبار ہو نہ کہ نفرین اور جملہ "اسمع غیر مسمع" کا معنی یہ ہے کہ اے پیغمبر (ص) ہماری باتیں سنو اگرچہ ابھی تک آپ (ص) نے ہماری باتیں سنی ان سنی کردیں اور کوئي پروا نہیں کي_

٧_ یہود کا پیغمبر اکرم (ص) پر یہ تہمت لگانا کہ آپ (ص) ان کی باتوں کو درک نہیں کرتے_

واسمع غیرمسمع: مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ سُننا، درک کرنے کے معنی میں ہو یعنی جو کچھ ہم کہتے اسے سمجھو اور درک کرو اگرچہ آپ (ص) نے ابھی تک ہماری باتیں درک نہیں کیں اور نہ سمجھی ہیں_

٨_ پیغمبر اکرم (ص) سے کلام کرتے ہوئے بعض یہودیوں کا آنحضرت (ص) کی نسبت نفرین و توہین آمیز رویہ اپنانا_

من الذین ھادوا ... واسمع غیرمسمع مذکورہ بالا مطلب میں "غیر مسمع" کو اسکے انشائي معنی میں لیا گیا ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے_ خدا تمہیں بہرا اور ناشنوا کردے، یا خدا تجھے نا فہم بنادے_

٩_ بعض یہودیوں کا کلمہ "راعنا" کا تلفظ کرنے میں اپنا

لہجہ بدلتے ہوئے "راعینا" کہہ کر پیغمبر اکرم (ص) کی توہین کرنا_و راعنا لیاً بالسنتهم

"راعنا" کا معنی ہے ہماری طرف توجّہ کر، اور "راعینا" کا معنی ہے ہمارا چرواہا_یہودی کلمہ "راعنا" کا تلفظ اس انداز میں کرتے تھے کہ سننے والا اس سے "راعینا" سمجھتا تھا_

١٠_یہود کا پیغمبر (ص) اور اسلام کا استہزا کرنا_من الذین هادوا ... یقولون سمعنا و عصینا و اسمع غیرمسمع و راعنا لیاً بالسنتهم

١١_یہود کا پیغمبر اکرم (ص) کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دین اسلام کی عیب جوئی کرنا_راعنا لیاً بالسنتهم و طعناً فی الدّین "طعناً فی الدین "یعنی عیب جوئي و بدگوئي کرتے ہوئے دین پر حملہ کرنا_یاد رہے کہ "طعنا"، "یقولون" کے فاعل کیلئے حال ہے_یعنی "یقولون کذا طاعنین فی الدین"_

١٢_یہودي، اسلام پر حملہ آور ہونے اور اسے ضرر پہنچانے کے درپے تھے_و طعناً فی الدّین

١٣_وحی اور کلام پیغمبر (ص) کو چرواہوں کے شور و غل سے تشبیہ دیکر یہودیوں کا دین اسلام پر طعن و تشنیع کرنا_

راعنا لیاً بالسنتهم و طعناً فی الدین یہودیوں کا پیغمبر اکرم (ص) کو چرواہا کہنے کا ناپاک مقصد ہوسکتا ہے یہ ہو کہ وہ آپ (ص) کے کلام اور دعوت کو چرواہے کے شوروغل سے تشبیہ دینا چاہتے ہوں_

١٤_دین اسلام پر طعن کرنے اور آنحضرت (ص) کا مذاق اڑانے کی خاطر بعض یہودیوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ گفتگو کرتے ہوئے دو پہلو اور ذو معانی جملے استعمال کرتے تھے_واسمع غیرمسمع ... راعنا لیا بالسنتهم و طعناً فی الدین

کلمہ "مسمع" کا مصدر "اسماع" ہے کہ جو دو متضاد معانی کا حامل ہے ایک سننا اور سمجھنا_دوسرا دشنام و گالی دینا_اور جملہ "راعنا" زبان کے تھوڑے سے ہیرپھیر سے "ہمارا چرواہا" کا معني، سننے والے کے ذہن میں ڈال سکتا ہے_

١٥_قوم یہود کا نفاق اور دوغلاپن_یقولون سمعنا و عصینا و اسمع غیرمسمع و راعنا

١٦_یہود کی خیر اور بھلائي، پیغمبر اکرم (ص) کا کلام سننے اور آنحضرت (ص) کی فرمانبرداری میں ہے_

و لو انهم قالوا سمعنا و اطعنا ... لکان خيراً لهم

١٧_ پيغمبر اسلام(ص) کي باتيں غور سے سننا اور ان کي اطاعت کرنا انسانوں کي سعادت و بہتری کا باعث ہے_
و لو انهم قالوا سمعنا و اطعنا ... لکان خيراً لهم و اقوم

١٨_ پيغمبر اکرم(ص) کے مقابلے ميں تمسخر آميز، دو رخي اور مبہم باتوں سے پرہيز کرنے ميں ہي قوم يہود کي بھلائي اور بہتری تھي_ و لو انهم قالوا ... و اسمع و انظرنا لکان خيراً لهم و اقوم

١٩_ تحريف کرنے والے يہود، اپني بھلائي و بہتری کے خيال سے، پيغمبر اکرم(ص) کو اذيت و آزار اور اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے_ من الذين هادوا ... لکان خيراً لهم و اقوم

٢٠_ بعض يہود کا لعنت خداوند متعال ميں گرفتار ہونا_ و لکن لعنهم الله بکفرهم

٢١_ يہود کا اپنے کفر کے سبب خداوند متعال کي لعنت و نفرين ميں گرفتار ہونا_ من الذين هادوا ... لعنهم الله بکفرهم

٢٢_ يہوديوں کے کفر کا ايک نمونہ، پيغمبر اکرم(ص) اور اسلام کي نسبت ان کا تحريف، استہزا اور طعن و تشنيع سے کام لينا ہے_ من الذين هادوا يحرّفون ... سمعنا و عصينا ... لعنهم الله بکفرهم

٢٣_ کفر کا ايک نمونہ، اسلام اور پيغمبر اسلام(ص) کي نسبت طعن و استہزا اور تحريف سے کام لينا ہے_ يحرّفون الکلم ... لعنهم الله بکفرهم

٢٤_ يہوديوں ميں سے سوائے چند افراد کے کوئي بھي، راہ راست اور بھلائي کي طرف نہيں آئے گا_
لکان خيراً لهم و اقوم و لکن لعنهم الله بکفرهم فلايؤمنون الا قليلاً

٢٥_ فقط تھوڑے سے يہودي، اسلام اور پيغمبر اسلام، پر ايمان لائيں گے_ و لکن لعنهم الله بکفرهم فلايؤمنون الاّ قليلاً

٢٦_ حتي کہ لعنت الہي ميں گرفتار ہونے والوں کيلئے بھي ايمان وہدايت کا امکان موجودہونا_ و لکن لعنهم الله بکفرهم فلايؤمنون الاّ قليلاً يہ اس بنا پر ہے کہ "قليلاً"، "يؤمنون" کے فاعل سے استثنا ہو_ تو جملہ " لعنهم الله "کا مفہوم يہ ہوجائے گا کہ لعنت شدہ لوگوں ميں سے تھوڑے سے لوگ ايمان لانے ميں کامياب

ہوں گے_

۲۷_یہودیوں میں سے ایک قلیل گروہ نے کفر اختیار نہیں کیا اور لعنت الہی کا مستحق نہیں بنا_

و لکن لعنهم الله بکفرهم ... الاّ قلیلاً یہ اس بنا پر ہے کہ "قلیلاً"، " لعنھم اللہ "کے مفعول میں سے استثنا ہو "قلیلا"کا نصب اس احتمال کی تائید کرتا ہے_

۲۸_یہودیوں کا لعنت الہی میں بتلا ہونے کے سبب ، اسلام اور پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان لانے سے محروم ہونا_

لعنهم الله بکفرهم فلایؤمنون الاّص قلیلاً

۲۹_ لعنت الہی ایمان وہدایت سے محرومیت کا راستہ ہموار کرتی ہے_لعنهم الله بکفرهم فلایؤمنون الاّص قلیلاً

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) پر تہمت ۶، ۷;(یہود کا) آنحضرت(ص) پر نفرین کرنا ۸; آنحضرت (ص) کا استہزاء ۱۰، ۲۲٤، ۱، ۲۳; آنحضرت (ص) کو اذیت و آزار پہنچانا ۱۹; آنحضرت(ص) کی اطاعت ۱۶، ۱۷;آنحضرت(ص) کی اہانت ۹،۸;آنحضرت(ص) کی نافرمانی ۵

استہزا: استہزا سے اجتناب ۱۸

اسلام: اسلام پر طعن ۱۳، ۱٤، ۲۲، ۲۳;اسلام کا استہزا ۱۰

اطاعت: اطاعت کے اثرات ۱۷

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا لعنت کرنا ۲۰، ۲۱، ۲۷; اللہ تعالی کی طرف سے لعن کے اثرات ۲۸، ۲۹

ایمان: آنحضرت(ص) پر ایمان ۲۸;اسلام پر ایمان ۲۸;ایمان کے موانع ۲۸، ۲۹

تحریف: تحریف کے اثرات ۲۳

تورات: تورات کی تحریف ۲

سعادت: سعادت کے اسباب ۱۷

کفر: کفر کے اثرات ۲۱;کفر کے علائم ۲۲، ۲۳

کلام: کلام میں تحریف ۳، ۱، ٤

گمراہي: گمراہی کے اسباب ۳

لعنت: عنت کے اثرات ۲۸; لعنت کے اسباب ۲۱، ۲۷، ۲۸; لعنت کے مشمولین ۲۰

لعنتی لوگ ۲۸: لعنتی لوگوں کا ایمان ۲۶; لعنتی لوگوں ہدایت ۲۶

مسلمان: مسلمانوں کے دشمن ٤

ہدایت: ہدایت کے موانع ۲۹

یہود: علمائے یہود کا تحریف کرنا ۱، ۲، ۳; علمائے یہود کا گمراہ کرنا ۳;یہود اور آنحضرت(ص) ۵، ٦، ۷، ۸، ۱۰، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۸، ۱٤، ۲۲، ۲۵;یہود اور اسلام ۱۰، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۹، ۲۲، ۲۵;یہود اور مسلمان ۳;یہود اور وحی ۱۳;یہود پر لعنت ۲۰، ۲۱، ۲۷، ۲۸;یہود کا استہزاء ۱۰، ۱٤، ۲۲ ;یہود کا ایمان ۲۵;یہود کا تحریف کرنا ٤، ۱۹، ۲۲;یہود کا عصیان ۵;یہود کا عیب جوئي کرنا ۱۱;یہود کا کفر ۲۱، ۲۲;یہود کا مقابلہ کرنے کا طریقہ ٦، ۷، ۸، ۱٤;یہود کا نفاق ۱۵;یہود کی اقلیت ۲٤، ۲۵، ۲۷، ۲۸;یہود کی دشمنی ٤;یہود کی سازش ۱۲;;یہود کی گمراہی ۲٤;یہود کی محرومیت ۲۸;یہود کی مصلحت ۱٦، ۱۸;یہود کے باطل خیالات ۱۹;یہودی مؤمن ۲۷

آیت(۴۷)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ آمِنُواْ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً﴾

اے وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئي ہے ہمارے نازل کئے ہوئے قرآن پرایمان لے آؤ جو تمھاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے قبل اس کے کہ ہم تمھارے چہروں کو بگاڑ کر پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت کریں جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت کی ہے اور اللہ کا حکم بہر حال نافذ ہے ـ

۱ـ خداوند متعال کی طرف سے اہل کتاب کو قرآن پر ایمان لانے کی دعوت ـ

يا ايها الذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا

۲_ خداوند متعال کا ادیان الہی کے پیروکاروں کو قرآن کے محور پر متحد ہوجانے کا حکم دینا_ يا ايها الذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلنا

۳_ اہل کتاب کی وحی اور آسمانی کتابوں سے آشنائي کا تقاضا ہے کہ وہ قرآن پر ایمان لے آئیں_

يا ايها الّذين اوتوا الكتاب امنوا بما نزلّنايہود و نصاري کو اہل کتاب کے عنوان سے مخاطب کرنا اور اس بات کی تصریح کرنا کہ قرآن کریم خداوند متعال کی جانب سے ہے، خود قرآن پر اہل کتاب کے ایمان لانے کے ضروری ہونے پر ایک استدلال کی حیثیت رکھتا ہے_

٤_ قرآن کریم پر ایمان لانا، اہل کتاب کے فرائض میں سے ہے_ امنوا بما نزلنا

٥_ قرآن کریم کا تورات و انجیل کی حقانیت پر گواہی دینا_ امنوا بما نزّلنا مصدقاً لما معكم

٦_ زمانہ نزول قرآن تک تورات و انجیل کا تحریف سے محفوظ ہونا_ بما نزلّنا مصدقاً لما معكم "ما معکم" سے وہی تورات و انجیل مراد ہے جو لوگوں کی دسترس میں تھي_ قرآن کریم نے اسکی تصدیق کی ہے اور اسکی حقانیت پر گواہی دی ہے_

٧_ قرآن کا نزول، تورات و انجیل کی حقانیت پر گواہ و دلیل ہے_ نزلنا مصدقاً لما معكم قرآن کا مصدّق ہونا ہوسکتا ہے اس معنی میں ہو کہ قرآن کا نزول، تورات و انجیل کی حقانیت کے دلائل میں سے ہے_ کیونکہ ان دونوں کتابوں میں قرآن کے نزول کا وعدہ دیا گیا تھا_

٨_ تورات و انجیل میں ، بعثت پیغمبر(ص) اور نزول قرآن کی بشارت کا موجود ہونا_ نزلنا مصدقاً لما معكم

٩_ تورات و انجیل کی سچائي اور درستی کی تائید قرآن کریم کی طرف سے ہونا، قرآن کی حقانیت کی علامت ہے اور اس سے اہل کتاب کو اس پر ایمان لانے کی راہنمائي ہوتی ہے_ امنوا بما نزلنا مصدقاً لما معكم اہل کتاب کو ایمان کی دعوت دینے کے بعد جملہ "مصدقاً لما معکم "حقانیت قرآن اور اس پر ایمان لانے کے ضروری ہونے پر ایک دلیل کی حیثیت رکھتا ہے_

۱۰_ خداوند متعال کا اہل کتاب کو، قرآن کریم پر ایمان نہ لانے کی صورت میں ان کی انسانیت کے مسخ ہوجانے کے بارے میں خبردار کرنا_ امنوا ... من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّ ها علی ادبارها او نلعنهم" طمس"کا معنی کسی چیز کے اثر کو مٹانا اور نابود کرنا ہے_ اور "وجہ" سے مراد چہرہ ہے_ اور "وجوہ" سے افراد انسان مراد ہیں چونکہ "ھم" کی ضمیر اسکی طرف پلٹ رہی ہے_ البتہ یہ ان کے انسانی تشخص کے لحاظ سے ہے نہ کہ ان کے بدن و جسم کے اعتبار سے_

۱۱_ اہل کتاب کی طرف سے انکار قرآن کا نتیجہ، معاشرتی مقام و حیثیت سے محرومیت اور ذلت و رسوائي ہے_

امنوا ... من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّ ها علی ادبارها یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "وجوہ" سے وجاہت مراد ہو_ پس "فنردّها" کا معنی یہ ہے کہ ان کی وجاہت، ذلت و رسوائي میں تبدیل ہوجائے گی_

۱۲_ قرآن کریم کے بارے میں کفر و انکار کا نتیجہ، شخصیت کا مسخ ہونا اور فکر و عقیدے میں انحراف پیدا ہونا ہے_

امنوا ... من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّها علی ادبارها "وجوہ" اس اعتبار سے کہ انسان کے تمام حواس اس میں جمع ہیں فہم و ادراک سے کنایہ بن سکتا ہے_

۱۳_ بعض اہل کتاب علماء و قائدین کے چہروں کا قیامت کے دن مسخ ہوجانا_ * من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّها علی ادبارها "وجوہ" کا نکرہ ہونا ظاہر کرتا ہے کہ یہ عقوبت (انسانی چہرے کا مسخ ہونا) تمام مخاطبین کیلئے نہیں_ یہ بھی یاد رہے کہ بعض مفسرین کے نزدیک اس کا وقت قیامت کا دن ہے_

۱٤_ خداوند متعال کا اہل کتاب کو قرآن سے کفر و انکار کی صورت میں لعن الہی میں بتلا ہونے کے بارے میں خبردار کرنا_ یا ایها الذین اوتوا الکتب ... او نلعنهم کما لعنّا اصحاب السّبت

۱۵_ اصحاب سبت کا لعنت الہی میں بتلا ہونا_ کما لعنّا اصحاب السّبت

۱٦_ قرآن کریم کے بارے میں کفر اختیار کرنے والے لوگوں کا اسی لعنت میں بتلا ہونے کے خطرے سے

دوچار ہونا کہ جس میں اصحاب سبت بتلا ہوئے تھے_ امنوا ... او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السبت

۱۷_ لعنت الہی کے گوناگوں اور متفاوت نمونے اور مثالیں_ لعنهم الله ... فلايؤمنون ... او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السّبت

۱۸_ اصحاب سبت کی آپ بیتی (بندروں کی شکل میں مسخ ہونا) اہل کتاب کے کافرین و منکرین قرآن کیلئے ایک عبرت و نصیحت ہے_ او نلعنهم كما لعنّا اصحاب السّبت

۱۹_ امر و قضائے الہی کا ناقابل تخلف ہونا_ و كان امر الله مفعولاً

۲۰_ قرآن کریم کے منکر کفار کا مسخ ہونا یا ان کا لعنت میں گرفتار ہونا سنت الہی ہے_ من قبل ان نطمس وجوهاً ... او نلعنهم ... و كان امر الله مفعولاً

۲۱_ اہل کتاب میں سے قرآن کریم کے منکرین و کفار کا مسخ ہونا یا ان پر لعنت ایک حتمی اور ناقابل تخلف فیصلہ ہے_ يا ايّها الذين اوتوا الكتاب امنوا ... من قبل ان نطمس ... و كان امر الله مفعولاً

۲۲_ قرآن کریم پر اہل کتاب کا ایمان نہ لانا، ان کی ابدی گمراہی اور عدم سعادت کا راستہ ہموار کرتا ہے_

من قبل ان نطمس وجوهاً فنردّها على ادبارها امام باقر(ع) نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا: نطمسها عن الهدي فنردّها على ادبارها فى ضلالتها ذمّاً لها بانّها لاتفلح ابداً [1] مراد یہ ہے کہ ہم ان کو ہدایت سے دور کردیں گے اور ان کی مذمت کرتے ہوئے انہیں گمراہی کی طرف پلٹا دیں گے کہ وہ کبھی کامیاب نہ ہوپائیں گے_

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) انجیل میں ۸; آنحضرت(ص) تورات میں ۸

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۲

ادیان: ادیان کے پیروکاروں کی ذمہ داری ۲

---

۱) مجمع البیان ج ۳ ص ۸۶، نور الثقلین ج ۱ ص ۴۸۷ ح ۲۸۰.

اصحاب سبت: اصحاب سبت پر لعنت ١٦، ١٧; اصحاب سبت کا قصہ ١٩; اصحاب سبت کا مسخ ہونا ١٩
اللہ تعالی: اللہ تعالی کا خبردار کرنا ١٠، ١٥; اللہ تعالی کی دعوت ١; اللہ تعالی کی سنن ٢، ١; اللہ تعالی کی طرف سے لعنت ١٥،١٦،١٨; اللہ تعالی کی قضا کا حتمی ہونا ٢٠ ، ٢٢; اللہ تعالی کے اوامر ٢، ٢٠
انجیل: انجیل کی بشارت٨; انجیل کی تحریف٦; انجیل کی تعلیمات ٨; انجیل کی حقانیت ٥، ٧، ٩
انحراف: انحراف کا پیش خیمہ ١٢; فکری انحراف ١٢
اہل کتاب: اہل کتاب اور قرآن ٩، ٢٣، ١٩، ١١; اہل کتاب اور قیامت ١٤; اہل کتاب پر لعنت ١٥; اہل کتاب کا کفر ٢٣; اہل کتاب کا مسخ ہونا ١٠، ١٤ ; اہل کتاب کو خبردار کرنا ١٠، ١٥ اہل کتاب کو دعوت ١ ; اہل کتاب کی ذمہ داری ٣، ٤ ; اہل کتاب کے قائدین ١٤ ; اہل کتاب کے کفار٢٢; علمائے اہل کتاب ١٤
ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ٣; ایمان کی دعوت ١; قرآن کریم پر ایمان ١، ٣، ٤، ٩
تورات: تورات کی بشارت ٨; تورات کی تحریف ٦; تورات کی تعلیمات ٨; تورات کی حقانیت ٥، ٧، ٩
ذلت: ذلت کے اسباب ١١
رستگاري: رستگاری کے موانع ٢٣
روایت: ٢٣
شخصیت: شخصیت کا مسخ ہونا ١٢
عبرت: عبرت کے اسباب ١٩
علم: علم کے اثرات ٣
قرآن کریم:

قرآن کریم انجیل میں ۸;قرآن کریم اورانجیل ۵ ، قرآن کریم اورتورات ۵قرآن کریم تورات میں ۸; قرآن کریم کا کردار ۲، ۷;قرآن کریم کی تکذیب کے اثرات ۱۱; قرآن کریم کی حقانیت ۹;قرآن کریم کی گواہی ۵

قیامت: قیامت کے دن مسخ ہونا ١٤

کفار: کفار پر لعنت ۲۱، ۲۲;کفار کا مسخ ہونا ۲۱، ۲۲

کفر: قرآن کے بارے میں کفر۱۲،۱۰، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳;کفر کے اثرات ۱۰، ۱۲، ۱۷، ۲۳، ۱۹

گمراهي: گمراہی کا پیش خیمہ ۲۳

لعنت: لعنت کے مراتب ۱۸; لعنت کے مشمولین ۱٦، ۱۷; لعنت کے موجبات ۱۵، ۱۷، ۲۱

مسخ: بندر کی شکل میں مسخ ہونا ۱۹

معاشرتی حیثیت : ۱۱

آیت (۴۸)

﴿ إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاء وَمَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا ﴾ اللہ اس بات کو معاف نہیں کرسکتا کہ اس کا شریک قرار دیا جائے اوراس کے علاوہ جس کو چاہے بخش سکتا ہے اور جو بھی اس کا شریک بنائے گا اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے _

۱_ شرک ایک ناقابل مغفرت لغزش اور انحراف ہے_انّ الله لايغفر ان يشرك به

۲_ قرآن کریم کے بارے میں کفر و انکار، خداوند متعال کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے_

امنوا بما نزّلنا ... انّ الله لايغفر ان يشرك به جملہ "ان اللہ ..."قرآن کے منکر کفار کیلئے تہدید ہے_بنابراین قرآن سے کفر و انکار کو خداوند متعال کے ساتھ شرک یا بمنزلہ شرک کا مصداق ہونا چاہیئے_

۳_ اہل کتاب کا قرآن سے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے مشرک ہونا_ فلایؤمنون الا قلیلاً ... یا ایها الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا ... ان الله لایغفر ان یشرك به

٤_ منسوخ شدہ مذاہب کی ترویج کرنے والے اوردین ساز لوگ درحقیقت اپنے آپ کو خداوند متعال کا ہم مرتبہ اور اس کا شریک قرار دیتے ہیں_ یا ایها الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا ... انّ الله لایغفر ان یشرك به

٥_ شرک سے کم تر ہر گناہ، قابل مغفرت و بخشش ہے_ و یغفر مادون ذلك لمن یشاؤ کلمہ "دون" کا معنی کم تر و پست تر ہے_

٦_ گناہوں کی بخشش و مغفرت، مشیت الہی سے مربوط ہے_ و یغفر مادون ذلك لمن یشاؤ

٧_ جو گناہ شرک کی حدتک ہوں وہ قابل مغفرت نہیں_ و یغفر مادون ذلك لمن یشاؤ مندرجہ بالا مطلب، کلمہ "دون" کے معنی کم تر و پست تر کو دیکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے_

٨_ گناہوں کی مغفرت حتمی نہیں ہوگي_ و یغفر مادون ذلك لمن یشاؤ

٩_ لوگوں کو مغفرت الہی کا پیغام دیتے وقت خوف و رجاء کا باہم ہونا ضروری ہے_ و یغفر مادون ذلك لمن یشاؤ

چونکہ خداوند متعال نے لوگوں کو مغفرت کی امید دلانے کے ساتھ ساتھ ، اسے اپنی مشیّت سے مشروط کردیا ہے تاکہ خوف کی حالت بالکل ہی ختم نہ ہوجائے_

١٠_ خداوند متعال کیلئے شریک کے وجود کا خیال ایک ناروا تہمت و افترا ہے_ و من یشرك بالله فقد افتري

١١_ خداوند متعال کے ساتھ شرک ایک بڑا گناہ ہے_ و من یشرك بالله فقد افتری اثما عظیماً

١٢_ گناہوں کے مختلف مراتب_ اثماً عظیماً

١٣_ سوائے شرک کے تمام گناہ، حتي کبیرہ گناہ بھی قابل مغفرت و بخشش ہیں_ و یغفر ما دون ذلك لمن یشاؤ

امام صادق (ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: الکبائر فما سواها ...[1] اس سے مراد

---

١) کافی ج ٢ ص ٢٨٤ ح ١٨، نور الثقلین ج ١ ص ٤٨٧، ح ٢٨٣، ٢٨٤ وص ٤٨٨ ح ٢٩٠ تفسیر برھان ج ١ ص ٣٧٤، ح ٢،١، ٧ من لایحضرہ الفقیہ ج ٣ ص ٣٧٦ ح ٣٦، ب ١٧٩.

کبیرہ گناہ و غیرہ ہیں_ شرک کے سوا تمام گناہوں کے قابل بخشش ہونے سے مراد، بغیر توبہ کے بخشش ہے کیونکہ مشرک بھی اگر توبہ کرے تو بخشا جائے گا_

١٤_ شرک، کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور دوزخ کی آگ میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_ ان الله لايغفر ان يشرك به

امام صادق(ع) نے کبیرہ گناہوں کی پہچان کراتے ہوئے فرمایا: و هنّ ممّا اوجب الله عزوجل عليهنّ النّار قال الله عزوجل: "ان الله لايغفر ان يشرك به ...[1] یہ وہ گناہ ہیں جن پر اللہ تعالی نے جہنم کو لازمی قرار دیا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے: "ان الله لا يغفر ان يشرك به..."

افترا: خدا پر افترا ١٠

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی مشیت ٦; اللہ تعالی کی مغفرت ٩

انحراف: انحراف کے موارد ١

اہل کتاب: اہل کتاب کا شرک ٣; اہل کتاب کا کفر ٣

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ٩

جہنم: جہنم کے موجبات ١٤ خوف و رجا ٩

دین: منسوخ شدہ دین ٤

دین ساز لوگ: دین ساز لوگوں کا شرک ٤

روایت: ١٣، ١٤

شرک: خداوند متعال کے ساتھ شرک ١٠; شرک کا گناہ ١١، ١٤; شرک کی بخشش ١، ٥، ٧، ١٣; شرک کی سزا ١٤; شرک کے اثرات ١; شرک کے موارد ٢

کفر: قرآن کے بارے میں کفر ٢، ٣

گناہ: کبیرہ گناہ ١١، ١٣، ١٤; گناہ کی مغفرت ٥، ٨، ١٣; گناہ کی مغفرت کی شرائط ٦، ٧; گناہ کے مراتب ١٢

مشرکین: ٣، ٤

---

١) عقاب الاعمال "مترجم" ص ٥٢٥ ح ١ باب عقاب من اتی الکبائر، نور الثقلین ج ١ ص ٤٨٨ ح ٢٩٢.

آیت(۴۹)

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنفُسَهُمْ بَلِ اللّهُ يُزَكِّي مَن يَشَاء وَلاَ يُظْلَمُونَ فَتِيلاً﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے نفس کی پاکیزگی کا اظہار کرتے ہیں _ حالانکہ اللہ جس کو چاہتا ہے پاکیزہ بناتا ہے اوربندوں پردھاگے کے برابر ظلم نہیں ہوتا_

۱_ بعض اہل کتاب (یہود) کا آلودگی و انحراف سے پاک ہونے کا ادعا کرنا_ الم تر الی الذین یزکّون ا نفسھم

تزکیہ کا معنی برائیوں اور رذائل کو بر طرف کرنا ہے اور کبھی کبھی روحانی طہارت و پاکی کینسبت دینے میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی پاک شمار کرنا اور منزّہ سمجھنا_ مذکورہ بالا مطلب، دوسرے معنی کے مطابق اخذ کیا گیا ہے_ یاد رہے کہ گذشتہ اور آئندہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ "الّذین یزکّون" سے مرادیہود یا ان کا ایک گروہ ہے_

۲_ روح کو آلودگی سے پاک کرنا اور اس کا تزکیہ کرنا، خداوند متعال کی شان ہے_ بل اللہ یزکّی مصن یشائ

یہ اس بنا پر ہے کہ "یزصکي"، "تزکیۃ" بہ معنی "ناپاکی کو بر طرف و زائل کرنا " سے ہو نہ کہ "تزکیۃ" بہ معني "پاکی و طہارت سے متصف کرنا" سے_

۳_ خداوند متعال اپنی مشیّت کی بنیادپر انسان کو آلودگی سے پاک کرتا ہے اور اسے رُشد و ترقی عطا کرتا ہے_

بل اللہ یزکّی من یشائ

٤_ زمانہ پیغمبر اکرم(ص) کے یہودی اپنے ادعا کے برعکس، ہرگز منزّہ و پاک نہیں تھے اور نہ ہی خداوند متعال کے حضور کسی قسم کی منزلت کے حامل تھے_ الم تر الی الذین یزکّون انفسھم بل اللہ یزکّی من یشائ

٥_ خداوند متعال نہیں چاہتا کہ کفرپیشہ یہودي، آلودگیوں سے پاک ہوجائیں اور ان کا تزکیہ کیا

جائے_ یزکّون انفسهم بل الله یزکّی من یشائ

٦_ پاکیزگی اور رُشد پانے کا معیار و میزان مقرر کرنا خداوند متعال کا کام ہے_ بل الله یزکّی من یشائ اگر "تزکیة" سے مراد ، پاک جاننا اور منزہّ ہونے کی شہادت دینا ہو تو خداوند متعال کی طرف سے تزکیہ، معیار و میزان کی تعیین ہوگا چونکہ خداوند متعال ایک فرد یا کسی گروہ کی پاکی کی شہادت نہیں دیتا بلکہ اکثر معیار و میزان مشخص کردیتا ہے_

٧_ اپنے آپ کو یا دوسروں کو خداوند متعال کی طرف سے کسی دلیل کے بغیر پاک و پاکیزہ قرار دینا ناروا اور شؤون خداوندی میں دخالت ہے_ الم تر الی الذین یزکّون انفسهم بل الله یزکّی من یشائ

٨_ رُشد و کمال کا ادعا کرنا اور خودثنائي ایک ناپسندیدہ فعل ہے_ الم تر الی الذین یزکّون انفسهم بل الله یزکّی من یشائ

٩_ انسان کے ناپاکیوں سے پاک و پاکیزہ ہونے کی گواہی دینا، شؤون خداوندی میں سے ہے_

بل الله یزکی من یشائ یہ اس بناپر ہے کہ "یزکّي'، "تزکیة" بہ معنیپاک جاننا اور طہارت کی طرف نسبت دینا سے ہو_

١٠_ خداوند متعال کسی پر بھی ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتا_ و لایظلمون فتیلاً

١١_ انسانوں کو پاک قرار دینے اور انہیں رُشد و کمال عطا کرنے میں مشیّت الہی بلاوجہ نہیں_ بل الله یزکّی من یشاء و لایظلمون فتیلاً

١٢_ خداوند متعال، انسانوں کے لائق، رشد و کمال عطا کرنے میں ، ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتا_ بل الله یزکّی من یشاء و لایظلمون فتیلاً

١٣_ انسان کی طہارت و پاکیزگی پر خداوند متعال کی گواہی اور طہارت و پاکیزگی کیلئے اسکی طرف سے مقّرر شدہ معیار و میزان بغیر وجہکے نہیں ہے_ بل الله یزکّی من یشاء و لایظلمون فتیلاً

١٤_ کفر پیشہ، یہودیوں کی ناپاکی پر خداوند متعال کی گواہي، ان پر ظلم و ستم نہیں_ الم تر ... بل الله یزکّی من یشاء و لایظلمون فتیلا

١٥_ خداوند متعال کا کفرپیشہ یہودیوں کو پاک نہ کرنا اور

انھیں کمال عطا نہ کرنا، ہرگزان پر ظلم نہیں_ الم تر ... بل اللہ یزکّی من یشاء و لا یظلمون فتیلاً

١٦_ یہود و نصاري آلودگی و انحراف سے اپنی پاکیزگی کے مدعی ہیں_ الم تر الی الذین یزکّون انفسھم

امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: انھم الیھود و النصاري [1] اس سے مرادیہود و نصاري ہیں_

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور ظلم ١٠، ١٢، ١٤، ١٥; اللہ تعالی اوریہود ٤، ٥;اللہ تعالی کا عدل ١٠; اللہ تعالی کی عطا و بخشش ١١، ١٢، ١٥; اللہ تعالی کی گواہی ١٣، ١٤; اللہ تعالی کی مشیت ٣، ٥، ١١; اللہ تعالی کے افعال ٦; اللہ تعالی کے مختصات ٢، ٧، ٩

اہل کتاب: اہل کتاب کی آلودگی ١;اہل کتاب کے دعوے ١

پاکیزگي: پاکیزگی پر گواہی ٩، ١٣;پاکیزگی کا ادعا ٧;پاکیزگی کا معیار ٦، ١;پاکیزگی کے اسباب ٢، ٣

خودثنائي: خودثنائي کی مذمت ٨

خودسازي: خودسازی کے اسباب ٢

رُشد: رشد کا ادعا ٨;رُشد کا معیار ٦، ١٣;رشد کے اسباب ٣، ١١، ١٢، ١٥

روایت: ١٦

عمل: ناپسندیدہ عمل ٨، ٧

مسیحي: مسیحیوں کی آلودگی ١٦; مسیحیوں کے دعوے ١٦

یہود: صدر اسلام کے یہود ٤;یہود کا کفر ٤، ٥، ١٤، ١٥;یہود کی آلودگی ١، ٥، ١٦;یہود کی ناپاکی ١٤، ١٥;یہود کے دعوے ١، ٤، ١٦

---

١) تفسیر تبیان ج ٣ ص ٢٢٠ نورالثقلین ج ١ ص ٤٨٩ ح ٢٩٥.

آیت(۵۰)

﴿ انظُرْ كَيفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللهِ الكَذِبَ وَكَفَى بِهِ إِثْمًا مُّبِينًا﴾

دیکھو تو انھوں نے کس طرح خدا پر کھلم کھلا الزام لگایا ہے اوریہی انکے کھلم کھلا گناہ کے لئے کافی ہے_

١_یہود خداوند متعال کی طرف ناروا باتیں منسوب کرتے ہیں حالانکہ ان باتوں کے کذب و بطلان سے آگاہی بھی رکھتے ہیں_انظر کیف یفترون علی الله الکذب "یفترون"کی ضمیر "الذین اوتوا الکتاب"کی طرف پلٹ رہی ہے_ اور گذشتہ آیات کے قرینے سے اس سے مرادیہودی ہیں_

٢_یہودی خداوند متعال پر جو افترا و جھوٹ باندھتے ہیں اسکے بطلان سے ان کا آگاہ ہونا_*انظر کیف یفترون علی الله الکذب چونکہ افترا کا معنی جھوٹ باندھنا ہے، کلمہ "الکذب"کو لانے کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ یہودی مثلاً جانتے ہیں کہ خداوند متعال نے انہیں کسی قسم کی خصوصیت عطا نہیں کی پھر بھی خداوند متعال سے اس قسم کی باتیں منسوب کرتے ہیں_

٣_اہل کتاب کے اعمال و عقائد کو جانچنا اور ان کی شناخت کرنا پیغمبر اکرم(ص) کا فریضہ ہے_الم تر ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب

٤_خداوند متعال کے ساتھ ہر قسم کا شرک، اسکے اوپر افترا اور اس کی طرف جھوٹی نسبت ہے_

و من یشرک بالله فقد افتری ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب

٥_یہود کا خداوند متعال کی جانب ناروا باتیں منسوب کرنے کی وجہ سے مورد سرزنش و ملامت قرار پانا_

انظر کیف یفترون علی الله الکذب

٦_خداوند متعال کی بارگاہ میں اپنی پاکیزگی پر مبنی یہود کا ادعا خداوند متعال پر افترا و بہتان ہے_

الم تر الی الذین یزکون ... انظر کیف یفترون علی الله الکذب

خداوند متعال پر افترا کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک یہود کی طرف سے اپنی پاکیزگی اور رشد و کمال کا ادعا ہو سکتا ہے_ چونکہ ان کا دعوي ہے کہ یہ پاکیزگی خداوند متعال نے انہیں عطا کی ہے_

٧_ خداوند متعال پر یہود کا افترا باندھنا، ان کے آلودگی اور انحراف سے پاک و منزّہ نہ ہونے کی دلیل ہے_

الم تر ... انظر كيف يفترون على الله الكذب جملہ "انظر کیف" ہو سکتا ہے، یہودیوں کے عدم تزکیہ جس کا گذشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے، کے اثبات پر ایک دلیل ہو_

٨_ خداوند متعال پر افترا باندھنا ایک آشکار اور بڑا گناہ ہے_ و كفى به اثما مبيناً

٩_ رشد و کمال سے روکنے والے موثر عوامل اور اسباب میں سے ایک خداوند متعال پر افترا باندھنا ہے_

الم تر الى الذين يزكّون ... انظر كيف يفترون على الله الكذب و كفى به اثماً مبيناً

لغت میں "اثم" کا معنی وہ چیز ہے جو انسان کو ثواب و صلاح سے روکے اور گذشتہ آیت کے مطابق ثواب و صلاح کا مصداق، تزکیہ نفس اور راہ کمال کو طے کرنا ہے_

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) اور اہل کتاب ٣; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ٣

افترا: افترا کے اثرات ٩; خداوند متعال پر افترا ١، ٢، ٤، ٥، ٧، ٦، ٩; خداوند متعال پر افترا کا گناہ ٨

اہل کتاب: اہل کتاب کا عقیدہ ٣

پاکیزگي: پاکیزگی کا ادعا ٦

رُشد: رُشد کے موانع ٩

شرک: خداوند متعال کے ساتھ شرک ٤

گناہ: گناہ کبیرہ ٨

یہود: یہود اور خدا ١، ٢، ٧، ٥; یہود کا انحراف ٧; یہود کا عقیدہ ١; یہود کی آلودگی ٧; یہود کی دروغگوئی ١، ٢; یہود کی مذمت ٥; یہود کے دعوے ٦

آیت(۵۱)

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُواْ نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ هَؤُلاء أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُواْ سَبِيلاً﴾

کیاتم نے نہیں دیکھا کہ جن لوگوں کو کتاب کا کچھ حصہ دے دیا گیا وہ شیطان اور بتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کفار کو بھی بتاتے ہیں کہ یہ لوگ ایمان والوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں_

۱_ علمائے یہود کا تورات سے بہت کم مستفید ہونا_ا لم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب

۱_ آیات کے سیاق اور قول مفسرین کے مطابق، "الذین اوتوا..."سے یہود مراد ہیں اور شان نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ان کے علماء مراد ہیں_

۲_ کلمہ "نصیباً" نکرہ ہونے کی وجہ سے تھوڑے استفادہ پر دلالت کرتا ہے_

۲_ بعض اہل کتاب اور علمائے یہود کا جبت (خدا کے علاوہ دوسرے معبود) اور طاغوت کی طرف رجحان اور ان پر ایمان رکھنا_الم تر الی الذین اوتو ا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت "جبت"لغت میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں کہ جس میں کوئي خیر نہ ہو، نیز خدا کے علاوہ کسی دوسرے معبود کو بھی کہا جاتا ہے_

۳_ آسمانی کتابوں سے پوری طرح آگاہ نہ ہونا اور ناقص بہرہ مندي، انحراف اور کج فہمی کا راستہ ہموار کرتی ہے_

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت و الطاغوت "نصیباً من الکتاب"کہ جس کا معنی تھوڑی سی بہرہ مندی ہے_ جملہ " یؤمنون بالجبت والطاغوت"کی علت بیان کر رہا ہے_

٤_ اہل کتاب (علمائے یہود) کا آسمانی کتابوں سے

بہرہ مند ہونے کے باوجود ان میں سے بعض کا شرک اختیار کرنا_ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت و الطّاغوت ہوسکتا ہے جملہ "اوتوا نصیباً ..."اس اعتراض و سرزنش کی علت کی طرف اشارہ ہو جو جملہ "الم تر..." سے حاصل ہوتی ہے_ یعنی یہ کیسی عجیب بات ہے کہ وہ کتاب خدا سے بہرہ مند ہونے کے باوجود کافر اور مشرک ہیں_

۵_ آسمانی کتب سے آگاہ علماء کا کفر و شرک، باعث تعجب اور خلاف توقع ہے_ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطّاغوت

۶_ خداوند متعال کا مؤمنین کو کفر و شرک کی طرف رجحان کے خطرے سے خبردار کرنا_

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطّاغوت مؤمنین کو خطاب کرنا اور پھر اہل کتاب کے شرک آلود انجام کو بیان کرنا، درحقیقت مخاطبین کیلئے تعریض ہے کہ اس قسم کا خطرہ تمہیں بھی درپیش ہے لہذا ہوشیار رہو_

۷_ قرآن کریم کا، درس و عبرت حاصل کرنے کی خاطر، گذشتہ ادیان کے پیروکاروں کے حالات کے بارے میں تحقیق کرنے کی دعوت دینا_ الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطّاغوت

۸_ اہل کتاب (علمائے یہود) کے دعووں اور عمل میں واضح تضاد موجود ہونا_ الم تر الی الّذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت و الطّاغوت خداوند متعال نے ایک طرف یہودیوں کو آسمانی کتاب کا حامل قرار دیا ہے کہ جو ایک توحیدی کتاب ہے اور دوسری جانب ان کے شرک کو بیان کیا ہے تاکہ یہودیوں کے ادعا اور عمل میں جو تضاد و تناقض موجود ہے اسے خود ان پر اور مسلمانوں پر روشن کردے_

۹_ بعض اہل کتاب مشرکین مکہ کو مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ قرار دیتے تھے_ و یقولون للّذین کفروا ہولاء اہدی من الذین امنوا سبیلاً

۱۰_ علمائے یہود کا مسلمانوں کے بارے میں ظالمانہ قضاوت کرنا اور ناانصافی سے کام لینا_

الم تر الی الذین ... و یقولون للذین کفروا ہؤلاء اہدی من الّذین امنوا سبیلاً

١١_ اہل ایمان کے خلاف علمائے یہود اور مشرکین مکّہ کا مشترکہ موقف اختیار کرنا_

الم تر الی الذین ... و یقولون للذین کفروا ہؤلاء اھدی من الّذین امنوا سبیلاً

١٢_ مؤمنین کے بارے میں ظالمانہ قضاوت کرنے اور کفار کے ساتھ سازباز کرنے کی وجہ سے اہل کتاب (علمائے یہود) کی مذمت_ الم تر الی الّذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون جملہ "الم تر..." مذمت و اعتراض پر مبنی لہجہ و انداز ررکھتا ہے_

١٣_ حُیی بن اخطب اور کعب اشرف کا جبت و طاغوت پر ایمان رکھنا اور مسلمانوں کے بارے میں ناروا باتیں کرنا_

الم تر الی الذین اوتوا نصیباً من الکتاب یؤمنون بالجبت والطّاغوت و یقولون جناب ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ آیت حیی بن اخطب اور کعب اشرف کے بارے میں نازل ہوئي ہے_

آسمانی کتب: آسمانی کتب سے استفادہ ٣

انحراف: انحراف کا پیش خیمہ ٣

اہل کتاب: اہل کتاب اور آسمانی کتابیں ٤; اہل کتاب او ر جبت ٢; اہل کتاب اور طاغوت ٢; اہل کتاب کا ادعا ٨; اہل کتاب کا ایمان ٢; اہل کتاب کا شرک ٤; اہل کتاب کا عقیدہ ٩; اہل کتاب کا نفاق ٨; اہل کتاب کی سرزنش ١٢ ; علمائے اہل کتاب کا رجحان ٢

ایمان: جبت پر ایمان ٢، ١٣; طاغوت پر ایمان ٢، ١٣

تاریخ: تاریخ سے عبرت ٧; تاریخ میں تحقیق ٧

حیی بن اخطب: حیی بن اخطب کا کفر ١٣

شرک: شرک پر سرزنش ٥; شرک کا خطرہ ٦

عبرت: عبرت کے اسباب ٧

علماء: علماء کا شرک ٥; علماء کا کفر ٥

قضاوت: ظالمانہ قضاوت ۱۲

کعب اشرف: کعب اشرف کا کفر ۱۳

کفار:۱۳ کفار اور مسلمان ۱۳;کفار سے سازباز ۱۲

کفر: آسمانی کتب کے بارے میں کفر ٥; کفر کا خطرہ ٦

مسلمان: مسلمان اور اہل کتاب ۹

مشرکین: ٤ مشرکین اور مسلمان ۱۱;مشرکین مکہ ۹، ۱۱

موقف اختیار کرنا: ۱۱

مؤمنین: مؤمنین کو خبردار کرنا٦

یہود: علمائے یہود اور تورات ۱; علمائے یہود اور مسلمان ۱۰ ، ۱۱; علمائے یہود کا ایمان ۲; علمائے یہود کا رجحان ۲;علمائے یہود کا شرک ٤; علمائے یہود کا ظلم ۱۰; علمائے یہود کا نفاق ۸;علمائے یہود کی سرزنش ۱۲ ; علمائے یہود کی قضاوت ۱۲، ۱۰علمائے یہود کے دعوے۸

آیت(۵۲)

﴿ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّهُ وَمَن يَلْعَنِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴾ یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی ہے اور جس پر خدا لعنت کردے آپ پھر اس کا کوئي مددگار نہ پائیں گے _

۱_ مسلمانوں کے خلاف، کفار کا ساتھ دینے اور حق کو چھپانے کی وجہ سے اہل کتاب (علمائےیہود) پر خداوند متعال کی لعنت ہے_الم تر ... اولئك الّذين لعنهم الله

۲_ جبت و طاغوت پر ایمان (کفر و شرک) لعنت خدا کا موجب بنتا ہے_

الم تر الى ... اولئك الذين لعنهم الله و من يلعن الله فلن تجد له نصيراً

۳_ جو لوگ اسلام کی حقانیت پر پردہ ڈالتے ہیں اور اسلام کی نسبت شرک کے راستوں کو بہتر متعارف کرواتے ہیں وہی لعنت الہی کے مستحق ہیں_ الم تر الی الذین ... یقولو ن ... هؤلاء اهدي من الّذین امنوا سبیلاً _ اولئك لعنهم الله

٤_ مسلمانوں کے خلاف کفار کا ساتھ دینا لعن الہی کے موجبات میں سے ہے_
یقولون ... هؤلاء اهدي من الّذین امنوا سبیلاً_ اولئك الّذین لعنهم الله

٥_ خداوند متعال کی جانب سے لعنت شدہ لوگوں کو ہرگز کوئي مددگار نہیں ملے گا_و من یلعن الله فلن تجد له نصیراً

٦_ لعنت خداوند متعال کے مشمول افراد کا اسکی مدد و نصرت سے محروم ہونا_و من یلعن الله فلن تجد له نصیراً

٧_ اہل کتاب (علمائے یہود) کی طرف سے کفار و مشرکین کا ساتھ ، مسلمانوں کے خلاف طاقت و قوت فراہم کرنے کی ایک کوشش_*الم تر الی الذین ... و یقولون للّذین کفروا ... فلن تجد له نصیراً مشرکین کے ساتھ یہود کے ہم قدم ہونے کو بیان کرنے کے بعد جملہ "فلن تجد لہ نصیراً" ہوسکتا ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ یہودي، مسلمانوں کے خلاف مددگار تلاش کرنے کی خاطر مشرکین کا ساتھ دیتے ہیں_

٨_ مسلمانوں کے خلاف مشترکہ جدوجہد میں کفار و یہود کی ناکامی کے بارے میں خداوند متعال کا بشارت دینا_
الم تر الی الذین اوتوا الکتاب ... و من یلعن الله فلن تجد له نصیراً

٩_ لعنت الہی کے مشمول افراد کیلئے کسی کی بھی مدد و نصرت کا ،کارساز نہ ہونا_و من یلعن الله فلن تجد له نصیراً
چونکہ کفار اور لعنت الہی کے مشمول افراد بعض اوقات ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں بنابر ایں جملہ "فلن تجد..." اس مدد و نصرت پہنچانے کے مقصد و ہدف کی طرف ناظر ہے_ یعنی بالفرض وہ ایک دوسرے کی مدد کریں تو بھی انہیں کوئي فائدہنہیں ہوگا_

١٠_ لعنت الہی کے مشمول افراد کیلئے کسی قسم کی مدد و نصرت کا کارساز نہ ہونا، سنن خداوند متعال میں سے ہے_
و من یلعن الله فلن تجد له نصیراً کلمہ "لن" کہ جو ابدی نفی پر دلالت کرتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بات سنن الہی میں سے

ہے۔

اسلام: اسلام کی حقانیت ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی امداد سے محرومیت ٦; اللہ تعالیٰ کی بشارت ۸; اللہ تعالیٰ کی سنن ۱; اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۱۰، ۹

اہل کتاب: اہل کتاب اور کتمان حق ۱;اہل کتاب کی سازش ۷

ایمان: جبت پر ایمان ۲;طاغوت پر ایمان ۲

شرک: شرک کی سزا ۳; شرک کے اثرات ۲

کتمان حق: کتمان حق کی سزا ۳; کتمان حق کے اثرات ۱

کفار: کفار کی شکست ۸;کفار کے ساتھ اتحاد ۱، ٤

کفر: کفر کے اثرات ۲

لعنت: لعنت کے مشمولین ۱، ۲، ۳، ٦; لعنت کے موجبات ۱، ٤،۲

لعنتی افراد: لعنتی افراد کا بے پناہ ہونا ٥، ۹، ۱۰; لعنتی افراد کی محرومیت ٦

مسلمان: مسلمانوں کے خلاف نبرد۸; مسلمانوں کے دشمن ۷، ۸; مسلمانوں کے ساتھ دشمنی ٤

یہود: علمائے یہود اور کتمان حق ۱; علمائے یہود اور کفار ۱، ۷; علمائے یہود اور مسلمان ۱; علمائے یہود اور مشرکین ۷; علمائے یہود کی سازش ۷;یہود کی شکست ۸

آیت(۵۳)

﴿ أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لاَّ يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا﴾

کیا ملک دنیا میں ان کا بھی کوئي حصہ ہے کہ لوگوں کو بھوسی برابر بھی نہیں دینا چاہتے ہیں_

١_ کائنات کے نظام میں یہود کا کوئي کردار نہیں_ ام لهم نصيبٌ من الملك

٢_ نظام کائنات میں یہودیوں کا کوئي کردار نہ ہونے کی وجہ سے ان کیلئے کسی قسم کی مدد و نصرت کا، کارساز نہ ہونا_

فلن تجدله نصيراً _ ام لهم نصيبٌ من الملك مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "ام لھم"کو جملہ "فلن تجد..."کیلئے علت کے طور پر لایا گیا ہے_

٣_ اگر یہودیوں کا، کائنات پر سلطنت و حکومت میں کوئي کردار ہوتا تو وہ لوگوں کو کچھ نہ دیتے_

ام لهم نصيبٌ من الملك فاذاً لايؤتون النّاس نقيراًكلمہ "نقیراً"کا معنی وہ چیز ہے جو پرندہ اپنی چونچ میں پکڑتا ہے، لہذا یہ معمولی و کم چیز سے کنایہ ہے_

٤_ لوگوں پر یہود کی حکمرانی کی صورت میں ان کا فقر و تنگدستی کے خطرے سے دوچار ہوجانا_

ام لهم نصيبٌ من الملك فاذاً لايؤتون النّاس نقيراًكلمہ "الملک" مندرجہ بالا مطلب میں ، اعتباری سلطنت کے معنی میں لیا گیا ہے یعنی لوگوں پر حکومت_

اس مطلب کی تائید امام باقر(ع) کے "المُلک" کے بارے میں اس فرمان سے ہوتی ہے "اس سے مراد "الامامة و الخلافة ...ہے"(١)

٥_ یہودیوں کا شدید بخل و انحصار طلبي_ فاذا لايؤتون الناس بظاہر بعد والی آیت "ام یحسدون النّاس" کے قرینے سے کلمہ "الناس"سے مراد غیر یہودی ہیں_ بنابراین جملہ"فاذا ..." کا معنی یوں

---

١)کافی ج ١ ص ٢٠٥ ح ١ نور الثقلین ج ١ ص ٤٩٠ ح ٢٩٩

ہوگا_ یہودی دنیوی منافع دوسروں کو دینے میں بخل کرتے ہیں اور ہرچیز اپنے تسلط میں رکھنا چاہتے ہیں_

٦_ خداوند متعال کا لوگوں کی معاشی حالت سے غافل حکمرانوں اور حکومتوں کی مذمت کرنا_ فاذاً لایؤتون النّاس نقیراً

جملہ "فاذاً ..." سے اس روش کی مذمت ظاہر ہورہی ہے_

٧_ خداوند متعال کا بخیلوں کی مذمت کرنا اور انہیں ناپسند کرنا_ فاذا لایؤتون النّاس نقیراً

٨_ حکمرانوں اور حکومتوں کے فرائض میں سے ہے کہ وہ لوگوں کی معاشی حالت کی طرف توجہ دیں اور سخاوت مندی کا مظاہرہ کریں_ ام لھم نصیبٌ ... فاذاً لایؤتون النّاس نقیراً

اقتصاد: اقتصاد کی اہمیت ٦ اقتصادی نظام: ٨

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی طرف سے مذمت ٦، ٧

انحصار طلب لوگ: ٥

بخیل: ٥ بخیل کی مذمت ٧

حکومت: حکومت کی ذمہ داری ٦، ٧

فقر: فقر کے خطرات ٤

قیادت: قیادت کی ذمہ داری ٨

یہود: یہود اور آفرینش ١، ٢، ٣; یہود کا انحصار طلب ہونا٥; یہود کا بخل ٥; یہود کی بے پناہی ٢ ;یہود کی حاکمیت ٤; یہود کی سرزنش ٣; یہود کی صفات ٥

آیت(۵۴)

﴿ أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللہُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَآ آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا﴾

یاوہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنھیں خدا نے اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے تو پھر ہم نے آل ابراہیم کوکتاب و حکمت اور ملک عظیم سب کچھ عطا کیا ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم(ص) اور مسلمانوں کے بارے میں اہل کتاب (یہود) کا حسد۔ام یحسدون النّاس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ یہ آیت اور گذشتہ آیات اہل ایمان کے بارے میں یہود کی غیر منصفانہ باتوں "ھؤلا اھدی ..."کا جواب ہے۔بنابرایں یہاں "الناس" سے پیغمبر اکرم (ص) اور مؤمنین مراد ہیں۔

۲۔ اہل کتاب (یہود) کا پیغمبر اکرم (ص) اور مسلمانوں کے ساتھ حسد کرنا ان کے کفار کا ساتھ دینے اور ان کے عقائد کی تصدیق کرنے کا سرچشمہ ہے۔یقولون ھؤلاء اھدی من الّذین امنوا سبیلاً ... ام یحسدون النّاس جملہ "ام یحسدون ..." آیت نمبر ۵۱ میں بیان شدہ مسائل کی علت کے طور پر لایا گیا ہے۔

ان میں سے ایک ظالمانہ قضاوت کرنا اور کفار کا ساتھ دینا ہے، یعنی یہ ظالمانہ قضاوت اور کفار کا ساتھ دینایہود کی حسادت کا نتیجہ ہے۔

۳۔ آنحضرت(ص) اور آپ(ص) کے پیروکاروں کے ساتھ یہودیوں کے حسد کا ایک سبب، پیغمبر اکرم(ص) کو خداوند متعال کی جانب سے عطا شدہ حکومت اور مقام نبوت ہے۔ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ فقد اتینا ال ابراھیم آیت مجیدہ (فقد اتینا ...) کے ذیل کے قرینے سے "فضلہ" سے مراد کتاب، حکمت اور ملک عظیم ہے۔

۴۔ پیغمبر اکرم(ص) کو قرآن کا عطا ہونا، آنحضرت(ص) کے

ساتھ یہودیوں کے حسد کا باعث بنا_ام یحسدون النّاس علی ما اتیهم الله من فضله آیت کے ذیل کے قرینہ سے "فضل"کے مصادیق میں سے ایک قرآن کریم ہے_

۵_ انبیاء (ع) کی بعثت اور الہی رہبروں کی قیادت کا سرچشمہ فضل خدا ہے_ام یحسدون النّاس علی ما اتیهم الله من فضله

٦_ یہودیوں کا پیغمبر اکرم(ص) اور آپ(ص) کے مقام و منزلت کے ساتھ حسد کے باعث کفر و شرک کی طرف مائل ہونا_یؤمنون بالجبت والطّاغوت ... ام یحسدون النّاس علی ما اتیهم الله من فضله

۷_ حسد، ایمان و اعتقاد کیلئے ایک خطرہ اور شرک و کفر کی طرف مائل ہونے کا سبب ہے_

یؤمنون بالجبت والطّاغوت ... ام یحسدون الناس علی ما اتیهم الله من فضله جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ "ام یحسدون" آیت ۵۱ میں بیان شدہ مسائل کی علت ہے_ ان میں سے ایک، یہودیوں کا کفر و شرک کی طرف رجحان رکھنا اور اسی پر ایمان لانا ہے_ یعنی یہ حسد ہے کہ جو "جبت"و "طاغوت"پر ایمان لانے کا باعث بنا ہے_

۸_ آل ابراهیم (ع) کو کتاب و حکمت (پیغمبري) اور ملک عظیم عطا ہونا فضل الہی میں سے ہے_

فقد اتینا ال ابراهیم الکتاب والحکمة و اتیناهم ملکا عظیماً بعض مفسرین کی رائے ہے کہ حکمت سے مراد نبوت و پیغمبری ہے_

۹_ پیغمبر اکرم(ص) پر الہی فضل کی نسبت اہل کتاب (یہود) کے حسد کا بے نتیجہ ہونا_

ام یحسدون النّاس علی ما اتیهم الله من فضله فقد اتینا ال ابراهیم (ع) "فقد اتینا"کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آل ابراہیم سے حسد کرنے والوں نے کوئي فائدہ حاصل نہیں کیا اور انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے اسی طرح پیغمبر اکرم(ص) کے ساتھ حسد کرنے والے بھی کوئي فائدہ حاصل نہ کرسکیں گے اور نہ ہی آپ(ص) کو نقصان پہنچا سکیں گے_

۱۰_ خاندان رسالت کا فضل خداوند متعال اور الہی نعمات سے بہرہ مند ہونے کی وجہ سے، حسد کا نشانہ بننا_

ام یحسدون الناس علی ما اتیهم الله من فضله امام صادق(ع) فرماتے ہیں : ... نحن الناس المحسودون الّذین قال الله : ام یحسدون الناس ... [۱] اللہ تعالی جو یہ فرماتا ہے کہ " لوگوں سے حسد کرتے ہیں" لوگوں سے مراد ہم ہیں ...

---

۱) کافی ج ۱ ص ۱۸٦ ح ٦، ص ۲۰۵ ح ۱، ص ۲۰٦ ح ٤، ۲ نور الثقلین ج ۱ ص ٤۹۱، ح ۳۰۱، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤٦ ح ۱۵۳.

۱۱_ نبوت، فہم، منصب قضاوت اور لوگوں پر ان کی اطاعت کا ضروری ہونا وہ تفضّلات الہی ہیں جو آل ابراہیم (ع) کو عطا ہوئے ہیں_ فقد اتینا ال ابراهیم الکتاب والحکمة و اتیناهم ملکاً عظیماً امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: "الکتاب" سے "النبوة"، "الحکمۃ" سے "الفہم والقضائ" اور "ملکاً عظیماً" سے "الطاعۃ" مراد ہے [1]

۱۲_ مقام امامت، خاندان ابراھیم (ع) پر خداوند متعال کا فضل اور عطا ہے_ و اتیناهم ملکاً عظیماً امام باقر(ع) نے آیت میں موجود "ملک عظیم" کے بارے میں فرمایا: ... ان جعل فیهم آئمه [2]... یعنی ان میں ائمہ قرار دیئے_

۱۳_ آل محمد(ص) کا نسل ابراھیم (ع) میں سے ہونا_ و اتینا ال ابراهیم الکتاب والحکمة و اتیناهم ملکاً عظیماً حضرت علي(ع) نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: ... و نحن آل ابراهیم [3]... اور آل ابراہیم ہم ہیں_

آل ابراہیم (ع): آل ابراہیم (ع) کا علم ۱۱; آل ابراہیم (ع) کی امامت ۱۲; آل ابراہیم (ع) کی حکمت ۸; آل ابراہیم (ع) کی حکومت ۸; آل ابراہیم (ع) کی قضاوت ۱۱; آل ابراہیم (ع) کی نبوت ۱۱; آل ابراہیم (ع) کی نسل ۱۳; آل ابراہیم (ع) کے فضائل ۸، ۱۱، ۱۲

آنحضرت(ص): آنحضرت (ص) کے فضائل ۳، ٤، ٦

اللہ تعالى: اللہ تعالی کا فضل۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲ ; اللہ تعالی کی نعمات ۳، ٤، ۸، ۱۱، ۱۲

انبیاء (ع): انبیاء (ع) کی بعثت ۵

اہل بیت(ع): اہل بیت (ع) کے آبا و اجداد ۱۳

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت (ص) ۹; اہل کتاب اور کفار ۲; اہل کتاب کا حسد ۱، ۲، ۹

ائمہ (ع): ائمہ (ع) کے فضائل ۱۰

---

۱) کافی ج ۱ ص ۲۰٦ ح ۳ نورالثقلین ج ۱ ص ٤۹۱ ح ۳۰۳ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۸ ح ۱٦۰.

۲) کافی ج ۱ ص ۲۰٦ ح ۵ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۸ ح ۱۵۸.

۳) کتاب سلیم بن قیس ص ۸۷ بحار الانوار ج ۲۸ ص ۲۷۵ ح ٤۵.

ایمان: ایمان کے موانع ۷

حاسدین: ۲، ۱، ۳، ٤، ٦، ۹

حسد: حسد کے اثرات ٦، ۷، ۹ ;حسد کے عوامل ٤،۳، ۱۰

راہبري: دینی راہبری ٥

روایت: ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

شرک: شرک کا پیش خیمہ ٦;شرک کے اسباب ۷

قضاوت: قضاوت کی اہمیت ۱۱

کفر: کفر کا پیش خیمہ ٦;کفر کے اسباب ۷

یہود: یہود اور آنحضرت(ص) ۱، ۳، ٦، ۹;یہود اور کفار ۲ ;یہود اور مسلمان ۱، ۳،۲;یہود کا حسد ۱، ۲، ۳، ٤، ٦، ۹ ;یہود کا شرک ٦;یہود کا کفر ٦

آیت(۵۵)

﴿ فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا ﴾ پھر ان میں سے بعض ان چیزوں پر ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کردیا اور ان لوگوں کے لئے دہکتا ہوا جہنم ہی کافی ہے ۔

۱۔ بعض اہل کتاب (یہود) کا پیغمبر اسلام (ص) پر ایمان لانا۔فمنهم من امن به و منهم

یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ گذشتہ آیت میں "النّاس" سے پیغمبر اکرم (ص) مراد ہوں اور "بہ"کی ضمیر کو بھی اسی طرف پلٹا یا جائے۔

۲۔ بعض اہل کتاب (یہود) کا آل ابراہیم (ع) کے انبیاء (ع) پر ایما ن لانا۔فقد اتینا ال ابراهیم ... فمنهم من امن به یہ اس بنا پر ہے کہ "بہ"کی ضمیر مجموعی طور پر

کتاب، حکمت اور ملک عظیم کی طرف پلٹائي جائے یعنی "فمنهم من امن بما اتينا ال ابراهيم"_

٣_ بعض اہل کتاب (یہود) کا پیغمبر اکرم (ص) پر ایمان نہ لانا اور اسلام کے راستے میں خلل ڈالنا_

و منهم من صدّ عنه اس مفہوم میں "صدّ" کو متعدی معنی میں لیا گیا ہے یعنی روکنا اور منع کرنا_ لہذا اس کو یہاں خلل ڈالنے اور رخنہ اندازی سے تعبیر کیا گیا ہے_

٤_ بعض اہل کتاب (یہود) کا آل ابراھیم (ع) کے انبیاء (ع) پر ایمان نہ لانا اور ان کے اہداف و مقاصد کے راستے میں رخنہ و خلل ڈالنا_ فقد اتينا ال ابراهيم ... و منهم من صدّ عنه

٥_ پوری تاریخ کے دوران دو گروہوں مؤمنین اور رخنہ اندازوں کا وجود_ فمنهم من امن به و منهم من صدّ عنه

٦_ جہنم کی دہکتی ہوئي آگ، انبیا (ع) کے خلاف آگ بھڑکانے والے اور رخنہ انداز لوگوں کی سزا ہے_

و كفي بجهنّم سعيراً "سعیرا" کا معنی دہکتی ہوئي اور جلانے والی آگ ہے_

٧_ گذشتہ انبیا (ع) کی دعوت کے مقابلے میں بعض لوگوں کی مخالفت کی یاددہانی کرانے کا مقصد، پیغمبر اسلام (ص) (دینی رہبروں اور مبلغین) کے حوصلوں کو بلند کرنا ہے_ * فمنهم من امن به و منهم من صدّ عنه

ہوسکتا ہے انبیاء (ع) کے مقابلے میں لوگوں کے مختلف موقف (ایمان و کفر) کا بیان پیغمبر (ص) کی تسلی و تشفی کیلئے ہو کہ سابقہ انبیاء (ع) کو بھی اس قسم کے لوگوں کا سامنا تھا لہذا وہ ان کے مقابلے میں مقاومت و صبر کرتے رہے_

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) کا حوصلہ بلند کرنا ٧

اسلام: اسلام کی اشاعت کے موانع ٣; صدر اسلام کی تاریخ ١، ٣

انبیا (ع) : انبیا (ع) کی دعوت ٧; انبیا (ع) کی دعوت اور رخنہ انداز لوگ ٥; انبیا (ع) کے مخالفین ٦، ٧

اہل کتاب: اہل کتاب کی رخنہ اندازي ٣، ٤; اہل کتاب کے کفار ٣، ٤; اہل کتاب کے مؤمنین ١، ٢

ایمان: آل ابراہیم (ع) پر ایمان ٢; آنحضرت (ص) پر ایمان ١، ٢

ایمان لانے والے: انبیا (ع) پر ایمان لانے والے ٥

جہنم: آتش جہنم ٦

رخنہ انداز لوگ ٦ رخنہ انداز لوگوں کی سزا ٦

قیادت: قیادت کا حوصلہ بلند کرنا ٧

کفار: کفار کی سزا ٦

کفر: آل ابراہیم (ع) کے بارے میں کفر ٤; آنحضرت (ص) کے بارے میں کفر ٣; انبیاء (ع) کے بارے میں کفر ٤

یہود: یہود کی رخنہ اندازی ٣، ٤; یہود کے کفار ٣، ٤ ; یہود کے مؤمن ١، ٢

آیت (۵۶)

﴿ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُواْ بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُواْ الْعَذَابَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے ہم انھیں آگ میں بھون دیں گے اور جب ایک کھال پک جائے گی تو دوسری بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں خدا سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے _

١_ آیات الہی سے کفر اختیار کرنے والوں کی سزا، جہنم کی دہکتی ہوئي آگ ہے_ انّ الذین کفروا بایاتنا سوف نصلیهم ناراً

٢_ آسمانی کتابوں ، نبوّت اور انبیا (ع) کی حکومت کا آیات خداوندمتعال میں سے ہونا_

فقد اتینا ال ابراهیم الکتاب و الحکمة و اتیناهم ملکاً عظیماً ... انّ الّذین کفروا بایاتنا

آیت ٥٤ کو مدنظر رکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں کہ کتاب، حکمت اور ملک عظیم "بآیاتنا" کے مصادیق میں سے ہیں _

٣_ انبیا(ع) کے کاموں میں رخنہ ڈالنا، آیات الہی کا انکار اور ان سے کفر ہے_و منهم من صدّ عنه ... ان الّذين كفروا بآياتنا سوف نصليهم ناراً

٤_ جہنم کی آگ میں کھال کے جل بھون جانے کے بعد بدن پر نئي کھال کا نمودار ہوجانا_ كلما نضجت جلودهم بدّلنا هم جلوداً غيرها

٥_ جہنم میں انسان کے عذاب کا ذریعہ کھال ہے_ كلما نضجت جلودهم بدّلناهم جلوداً غيرها ليذوقوا العذاب

مندرجہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "ليذوقوا"، "بدلناهم"کے متعلق ہو_

٦_ انسان اپنی جسمانی دگرگونی کے باوجود، ایک مستمر حقیقت ہے_ كلما نصجت جلودهم بدلّناهم جلوداً غيرها

کفار کی کھال کا مکرر تبدیل ہونا جو کہ ایک جسمانی تبدیلی ہے، ان کی واقعی حقیقت و ماہیت کو تبدیل نہیں کرتا اور "جلودهم"اور "بدلّناهم"کی ضمیریں دلیل ہیں کہ ہر صورت میں آیات الہی کے منکر وہی کفار ہیں _

مندرجہ بالا مطلبکی تائید امام صادق(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے جو آپ(ص) نے مذکورہ آیت کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: ارايت لو اخذت لبنة فكسرتها و صيرتها تراباً ثم ضربتها فى القالب اهى التى كانت انّما هى ذلك و حدث تغيير آخر والاصل واحد[1] کیا سمجھتا ہے اگر تو اینٹ کو لے اور اسے توڑ کر مٹی کر دے پھر دوبارہ اسے قالب میں ڈھال کر اینٹ بنادے تو کیا یہ وہی نہیں ہے جو پہلے تھي؟ بیشک یہ وہی ہے اور اس میں تبدیلی ہوگئی ہے لیکن اصل ایک ہے_

٧_ معاد کا جسمانی ہونا_ كلما نضجت جلودهم بدّلنا هم جلوداً غيرها

٨_ دوزخیوں کے عذاب اور رنج و درد کا دائمی ہونا_ كلّما نضجت جلودهم بدّلنا هم جلوداً غيرها ليذوقوا العذاب

٩_ کھال کا بار بار نمودار ہونا، دوزخیوں کو عذاب کا مزہ چکھانے کا دائمی وسیلہ ہے_ كلمّا نضجت جلودهم بدلّنا هم جلوداً غيرها ليذوقوا العذاب

١٠_ خداوند متعال ہمیشہ عزیز (ناقابل شکست) اور حکیم (صاحب حکمت) ہے_انّ الله كان عزيزاً حكيماً

---

١) تفسیر قمی ج ١ ص ١٤١ نورالثقلین ج ١ ص ٤٩٤ ح ٣١٣

کلمہ "کصانص"خداوند متعال کی عزت و حکمت کے استمرار پر دلالت کرتا ہے_

١١_ قدرت خدا کا حکیمانہ طور پر جاری ہونا_ انّ الله كان عزيزاً حكيماً

١٢_ کفار کو آگ میں ڈالنا اور دوزخ میں انہیں عذاب دینا خداوند متعال کی حکمت کی بنیاد پر ہے_

ان الّذين كفروا باياتنا سوف نصليهم ناراً ... ان الله كان عزيزاً حكيماً کفار کے عذاب کو بیان کرنے کے بعد حکمت خداوند متعال کی یاددہاني، اس قسم کے عمل کے حکیمانہ ہونے کی طرف اشارہ ہے_

١٣_ کوئي بھی طاقت، دوزخ میں کفار کے عذاب کو روکنے پر قادر نہیں ہوگي_ سوف نصليهم ناراً ...انّ الله كان عزيزاً حكيماً کفار کو دوزخ میں ڈالنے کے بیان کے بعد خداوند متعال کے ناقابل شکست ہونے کی یاددہاني، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مبادا یہ خیال کیا جائے کہ وہ خداوند متعال کی مشیت کے برعکس اس پر غلبہ پاکر اپنے آپ کو آتش جہنم سے نجات دلوا سکتے ہیں_

١٤_ غلبہ (عزت) و حکمت الہی کا تقاضا ہے کہ کفر پیشہ دوزخیوں کو دائمی عذاب دیا جائے_ *ان الّذين كفروا ... ان الله كان عزيزاً حكيماً یہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "انّ اللہ ..."، "سوف نصليهم ناراً" کی علت کا بیان ہو_

آسمانی کتب: ٢

آیات خدا: ٢ آیات خدا کو جھٹلانا ٣

اسماء و صفات: حکیم ١٠؛ عزیز ١٠

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا غلبہ ١٤؛ اللہ تعالی کی حکمت ١١، ١٢، ١٤؛ اللہ تعالی کی قدرت ١١

انبیا (ع) : انبیا (ع) کی حکومت ٢؛ انبیا(ع) کی نبوت ٢

انسان: انسان کی حقیقت ٦

اہل عذاب: ١٢

جہنم: جہنم کا عذاب ٤، ٥، ٩ ؛ جہنم کی آگ ١، ١٢

جہنمی لوگ: جہنمیوں کا عذاب ٨؛ جہنمیوں کی سزا ٤، ٥، ٨، ٩، ١٤

رخنہ اندازی: رخنہ اندازی کے موارد ۳

سزا: کھال کے ذریعے سزا ۹

کفار: کفار جہنم میں ۱۳; کفار کی اخروی سزا ۱، ۱۲، ۱۳، ۱٤

کفر: آیات خدا کے بارے میں کفر ۱، ۳

معاد: معاد جسمانی ۷

آیت(۵۷)

﴿وَالَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلاًّ ظَلِيلاً﴾ اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انھوں نے نیک عمل کئے ہم عنقریب انھیں جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ انھیں میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور انھیں گھنی چھاؤں میں رکھا جائے گا_

۱_ بہشت، عمل صالح بجالانے والے مؤمنین کا صلہ ہے_ والّذین امنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنّات تجری من تحتها الانهار

۲_ ایمان اور عمل صالح، بہشت میں داخل ہونے کی دو ضروری شرائط ہیں_ والذین امنوا و عملوا الصّالحات سندخلهم جنّات تجری من تحتها الانهار

۳_ خداوند متعال کے اجر و ثواب کا اسکے عذاب و سزا پر مقدم ہونا_ انّ الذین کفروا بایاتنا سوف نصلیهم ... والّذین امنوا و عملوا الصّالحات سندخلهم

جناتً

کیونکہ عذاب و وعید کی نسبت، حرف "سوف" اور اجر وثواب کے بارے میں حرف "س" استعمال ہوا ہے_

٤_ خداوند متعال، مؤمنین کو بہشت میں داخل کرنے والا ہے_ سندخلهم جنّات ... و ندخلهم ظلاً ظليلاً

٥_ نیک اعمال بجا لانے والے مؤمنین کی جنت کا دائمی ہونا اوراس میں بہتی نہروں و گھنے سایوں (خوشگوار اور پر سکون ماحول)کا ہونا_ انّ الذين امنوا و عملوا الصّالحات ... و ندخلهم ظلاً ظليلاً

"ظلّ"کا معنی سایہ ہے اور "ظليلاً" اسکی تاکید ہے اور بظاہر بہشت کے مرغوب و دل پسند موسم سے کنایہ ہے_

٦_ اہل بہشت کی بیویوں کا ہمیشہ پاک و پاکیزہ اور ہر قسم کی آلودگی سے منزّہ ہونا_ والذين امنوا ... لهم فيها ازواج مطهرة "مطہر"اس کو کہتے ہیں جو جسمانی و روحانی لحاظ سے پاک و منزہ ہو_

٧_ نیک اعمال بجا لانے والے مؤمنین کا بہشت میں ہمیشہ رہنا_ والذين امنوا ... خالدين فيها

٨_ دلپذیر اور تسکین بخش سایہ بہشتمیں ایک خاص مقام و مرتبہ ہے_ و ندخلهم ظلاً ظليلاً "ندخلهم"کا تکرار، بہشت میں ظلّ (سایہ) کی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے_

٩_ لوگوں کو ایمان اور عمل صالح کی طرف راغب کرنے اور کفر سے بچانے کیلئے قرآن کا ایک طریقہ، وعدہ و وعید سنانا ہے_ انّ الّذين كفروا باياتنا سوف ... والذين امنوا و عملوا الصالحات سندخلهم

١٠_ تربیت کا ایک طریقہ خوف و رجا پیدا کرنا ہے_ ان الذين كفروا ... والذين امنوا

خداوند متعال انسانوں کی تربیت کیلئے انہیں دوزخ سے ڈراتا ہے اور ابدی بہشت کی امید دلاتا ہے_

١١_ اہل بہشت کی بیویوں کا حیض و حدث کی آلودگی سے پاک ہونا_ لهم فيها ازواج مطهرة

امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: الازواج المطهرة اللاتى لايحضن ولايحدثن (١) ازواج مطہرہ وہ ہیں جن کو نہ حیض ہوگا اور نہ حدث_

١)من لايحضره الفقيه ج ١ ص ٥٠ ح ٤ باب ٢٠ مسلسل ١٩٥ تفسیر برهان ج ١ ص ٣٧٩ ح ١.

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی طرف سے اجر ۳; اللہ تعالی کی طرف سے سزا ۳; اللہ تعالی کے افعال ٤

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۹; ایمان کے اثرات ۲

بہشت: بہشت کا ابدی ہونا ٥; بہشت کی نعمات ٥ ، ۸،۱۱; بہشت کے موجبات ۲; بہشت میں دائمی قیام ۷; بہشتی بیویاں ٦، ۱۱; بہشتی سائے ٥، ; بہشتی موسم ٥; بہشتی نہریں ٥

بہشتی لوگ: بہشتی لوگوں کے فضائل ٦

تحریک: تحریک کے اسباب ۹

تربیت: تربیت کا طریقہ ۱۰، ۹; تربیت میں امید دلانا ۱۰; تربیت میں انذار ۹; تربیت میں بشارت ۹; تربیت میں خوف ۱۰

رشد: رشد کے اسباب ۹

روایت: ۱۱

عمل: نیک عمل کا پیش خیمہ ۹; نیک عمل کا صلہ ۱; نیک عمل کے اثرات ۲ ;

کفر: کفر کے موانع ۹

مؤمنین: مؤمنین کا بہشت میں قیام ۱ ، ٤; مؤمنین کا صلہ ۱; مؤمنین کا نیک عمل ۷; مؤمنین کی ابدیت ۷; مؤمنین کی بہشت ٥; مؤمنین کے فضائل ٤

آیت(۵۸)

﴿ إِنَّ اللہَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللہَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللہَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾

بیشک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو اور جب کوئي فیصلہ کروتو انصاف کے ساتھ کرو اللہ تمھیں بہترین نصیحت کرتا ہے بیشک اللہ سمیع بھی ہے اور بصیر بھي۔

١۔ امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کرنے کا واجب ہونا۔انّ اللہ یا مرکم ان تودّوا الامانات الی اھلھا

٢۔ امانت کو اسکے مالک تک پہنچانے اور امانتداری کی غیر معمولی اہمیت۔ان اللہ یامرکم ان تودّوا الامانات الی اھلھا

کلمہ "إنّص" اور امرکی نسبت اسم جلالہ (اللہ) کی طرف دینا نیز جملہ خبریہ کے ذریعے فرمان کا جاری ہونا (یامرکم) امانت کی اہمیت اور اسکی طرف بہت زیادہ توجہ کرنے کی طرف اشارہ ہے۔

٣۔ افراد پر ذمہ داری ڈالنے کی شرط یہ ہے کہ وہ اس کے اہل ہوں اور اسکی لیاقت و صلاحیت رکھتے ہوں۔

انّ اللہ یامرکم ان تؤدّوا الامانات الی اھلھا امانت کے اہم ترین مصادیق میں سے ایک وہ ذمہ داری ہے جو معاشرے میں افراد کے حوالے کی جاتی ہے۔

٤۔ قضاوت میں عدل و انصاف کا لحاظ رکھنا واجب ہے۔ان اللہ یامرکم ... و اذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل

٥۔ قضاوت میں عدل و انصاف کی خاص اہمیت۔ان اللہ یامرکم ... و اذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل

٦۔ قرآن کریم اور پیغمبر اسلام(ص) کی حقیقت وہ امانت الہی ہے جس کو بیان کرنا اہل کتاب کا فریضہ تھا۔

ام يحسدون الناس على ما اتيهم الله من فضله ... ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها

۷_ یہودیوں کا امانتوں میں خیانت کرنے والے اور ظلم و ستم پر مبنی قضاوت کرنے والے لوگوں میں سے ہونا_

يقولون ... هؤلاء اهدى من الذين امنوا ... اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل ہوسکتا ہے جملہ "ان تحكموا بالعدل" یہودیوں کی مؤمنین کے بارے میں غیر عادلانہ قضاوت کی طرف اشارہ ہوکیونکہ انہوں نے مشرکین کو راہ راست کے زیادہ قریب قرار دیا تھا_

۸_ قضاوت میں عدل و انصاف کا لحاظ رکھنا، تمام انسانوں کا حق ہے_ و اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل

۹_ اسلامی معاشرے میں حکومت اور جزا و سزا کا عادلانہ نظام برقرار کرنا ضروری ہے_* ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها و اذا حكمتم بين الناس ان تحكموا بالعدل امانت کو اسکے مالک تک پہچانے ، لائق افراد پر ذمہ داری ڈالنے اور لوگوں میں عادلانہ قضاوت کرنے کا لازمہ یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان ایک حکومت اور نظام جزا و سزا موجود ہو_

۱۰_ امانت اسکے مالک تک پہچانا اور قضاوت میں عدل و انصاف کا لحاظ رکھنا، نیک اعمال کے مصادیق میں سے ہے_

والذين امنوا و عملوا الصالحات ... ان الله يا مركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها بظاہر جملہ "عملوا الصّالحات" کے بعد جملہ "انّ الله "اعمال صالح کے بعض مصادیق کی طرف اشارہ ہے کہ جن سے مراد امانت داری اور عادلانہ قضاوت ہے_

۱۱_ امانت ان کے اہل تک پہنچانے اور عادلانہ قضاوت کرنے کا حکم خدا کی بہترین نصیحتوں میں سے ہے_

انّ الله يامركم ... انّ الله فنعما يعظكم به

۱۲_ خداوند متعال بندوں کو پند و نصیحت کرنے والا ہے_ ان الله نعمّا يعظكم به

۱۳_ بندوں کی نسبت خداوند متعال کا لطف و عنایت اور خیر خواہی_ ان الله نعمّا يعظكم به

یہ کلمہ "موعظہ" کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے جس میں موعظہ کرنے والے کا لطف و عنایت اور اسکی خیر خواہی مضمر ہے_

۱٤_ لوگوں کو نیکیوں کی طرف بلانے کا ایک مفید طریقہ،

موعظہ ہے_ ان اللہ نعمّا یعظکم بہ چونکہ خداوند متعال تربیت کیلئے بہترین طریقہ اختیار کرتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موعظہ اور پند و نصیحت لوگوں کی تربیت کیلئے بہت زیادہ مفید ہیں_

۱۵_ خداوند متعال ہمیشہ سمیع (سننے والا) اور بصیر (بینا) ہے_ انّ اللہ کان سمیعاً بصیراً

۱۶_ خداوند متعال، حاکموں اور قاضیوں کی طرف سے صادر شدہ احکام کو سننے والا ہے_ و اذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل ... ان اللہ کان سمیعاً

۱۷_ خداوند متعال کا امانت میں خیانت اور قضاوت میں ظلم کرنے والوں کو خبردار کرنا_ ان اللہ ... ان اللہ کان سمیعاً بصیراً

۱۸_ خداوند متعال کے سمیع و بصیر ہونے کی طرف توجّہ سے اسکے احکام و فرامین پر عمل کرنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_ ان اللہ یامرکم ... ان اللہ کا ن سمیعاً بصیراً

۱۹_ ائمہ معصومین(ع) میں سے ہر ایک، اپنے بعد والے امام کو امامت کی امانتیں سپرد کرنے کا ذمہ دار ہے_

ان اللہ یامرکم ان تؤدّوا الامانات الی اھلھا امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: امر اللہ الامام الاول ان یدفع الی الامام الذی بعدہ کل ش عندہ[۱] اللہ تعالی نے پہلے امام کو حکم دیا ہے کہ وہ سب چیزیں اپنے بعد والے امام کے سپرد کردے_

۲۰_ خداوند متعال کے اوامر و نواہي، اسکی امانتیں ہیں_ ان اللہ یامرکم ان تؤدّوا الامانات الی اھلھا

مذکورہ بالا آیت کے بارے میں امام باقر(ع) اور امام صادق (ع) سے منقول ہے: امانات اللہ تعالی اوامرہ و نواھیہ...[۲] اللہ تعالی کی امانتیں اس کے اوامر و نواہی ہیں_

۲۱_ معاشرے میں عدل و انصاف کا نافذ کرنا، حکمرانوں کی ذمہ داری ہے_ و اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: ...انّھم ھم الحکّام او لاتري انّہ خاطب بھا الحکام[۳] اس سے مراد حکمران ہیں_ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالی نے اس آیت کے ذریعے حکمرانوں کو خطاب کیا ہے_

---

۱) کافی ج ۱ ص ۲۷۷، ح ٤ نورالثقلین ج ۱ ص ٤۹٦، ح ۳۲۱، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۹ ح ۱٦۷. ۲) مجمع البیان ج ۳ ص ۹۸، نورالثقلین ج ۱ ص ٤۹٦ ح ۳۲۵.

۳) غیبت نعمانی، ص ۲۵، باب ماجاء فی الامامۃ و الوصیۃ تفسیر برھان ج ۱ ص ۳۸۰ ح ۵ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٤۷ ح ۱۵٤، ۱٦۷ الدرالمنثور ج ۲ ص ۵۷۱.

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی حقانیت ٦

الله تعالی: الله تعالی کا خبردار کرنا ١٧; الله تعالی کا لطف١٣; الله تعالی کا موعظه ١١، ١٢; الله تعالی کی امانت ٦، ٢٠; الله تعالی کی خیرخواہي١٣; الله تعالی کے اوامر ١١، ٢٠;الله تعالی کے نواہي٢٠

ائمہ(ع) : ائمہ(ع) کی امامت ١٩ ;ائمہ(ع) کی ذمہ داری ١٩

احکام: ١، ٤

اسماء و صفات: بصیر١٥، ١٨; سمیع ١٥، ١٨

امانت: امانت کی اہمیت ١١;امانت کے احکام ١;امانت میں خیانت ٧، ١٧;امانت واپس کرنا ١، ٢، ١٠، ١١

امانتداري: امانت داری کی اہمیت ٢

انتظامی ذمہ داري: انتظامی ذمہ داری کی شرائط ٣;انتظامی ذمہ داری میں صلاحیت ٣

اہل کتاب: اہل کتاب کی ذمہ داری ٦

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ١٤

تحریک: تحریک کے عوامل ١٨

جزاو سزا کا نظام: ٩

حکومت: حکومت کی اہمیت ٩

خائن افراد: خائن افرادکو تنبیہ ١٧

خیر: خیر کی طرف دعوت کا طریقہ ١٤

ذکر: ذکر کے اثرات ١٨

روایت: ١٩، ٢٠، ٢١

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ١٨

عدل و انصاف: عدل و انصاف کی اہمیت ٤، ٥، ٨، ٢١

عمل: نیک عمل کے موارد ۱۰

قاضي: قاضی کا فیصلہ ۱٦

قرآن کریم: قرآن کریم کی حقانیت ٦

قضاوت: قضاوت کی اہمیت ۱٦ ; قضاوت میں ظلم ۷، ۱۷ ; قضاوت میں عدل و انصاف ٤، ۸، ۵، ۹، ۱۱، ۱۰

قیادت: قیادت کی ذمہ داری ۲۱

لوگ : لوگوں کے حقوق ۸

معاشرتی نظام: ۲۱

معاشرہ: اسلامی معاشرہ کی ضروریات ۹; معاشرہ میں عدل و انصاف ۲۱

موعظہ: موعظہ کے اثرات ١٤

واجبات: ۱، ٤

یہود: یہود کی خیانت ۷; یہود کی قضاوت ۷

آیت (۵۹)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾

ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تمہیں میں سے ہیں پھر اگر آپس میں کسی بات میں اختلاف ہوجائے تو اسے خدااور رسول کی طرف پلٹا دو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے ہو _یہی تمھارے حق میں خیر اورانجام کے اعتبار سے بہترین بات ہے _

۱_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ خدا، رسول(ص) اور اولوالامر کي اطاعت کریں _

يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولى الامر منكم

۲_ پیغمبر اکرم(ص) اور اولی الامر کی اطاعت کا خداوند متعال کی اطاعت کے بعد ہونا_ اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولى الامر منكم

۳_ پیغمبر اکرم(ص) کا منصب حکومت و ولایت کا حامل ہونا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول کلمہ "اطیعوا" کا تکرار اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول خدا(ص) کے اوامر سے مراد وہ اوامر نہیں جو خداوند متعال کی طرف سے وحی کے ذریعے ابلاغ ہوئے ہیں_ بلکہ وہ اوامر ہیں جو رسول خدا (ص) کی طرف سے صادر ہوئے ہیں اور جو آنحضرت (ص) کے حکومتی و ولایتی اوامر کہلاتے ہیں_

٤_ پیغمبر اکرم(ص) اور اولی الامر کے حکومتی اوامر کی اطاعت کا لازمی ہونا_ اطيعوا الله واطيعوا الرسول و اولى الامر منكم

٥_ اولی الامر اور وصالی کی اطاعت کا وجوب ان کے ایمان سے مشروط ہے_ اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولى الامر منكم كلمه "منکم" (تم مؤمنین میں سے) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان اولی الامر اور والیوں کی اطاعت واجب ہے جو مؤمن ہوں_

٦_ ولی امر کی اطاعت اس صورت میں واجب ہے جب وہ خدا اور رسول(ص) کی جانب سے مشخص شدہ اصولوں کے دائرے میں ہو_ اطيعوا الله واطيعوا الرّسول و اولى الامر منكم چونکہ اولی الامر کی اطاعت، خدا اور رسول(ص) کی اطاعت کے ہمراہ ہے لہذا یہ ایسے اصولوں اور احکام پر مشتمل نہیں ہوسکتی جو خدا و رسول(ص) کے اوامر کے خلاف ہوں_ چونکہ ایسے فرامین کی اطاعت خدا اور رسول(ص) کی اطاعت نہ کرنے کے مترادف ہے_

۷_ حکومت حق کی پیروی کرنا ضروری ہے_ واطيعوا الرسول و اولى الامر منكم

۸_ عدل و انصاف کا نفاذ حکمرانوں کا فریضہ ہے اور ان کی اطاعت، عوام کی ذمہ داری ہے_
و اذا حكمتم بين النّاس ان تحكموا بالعدل ... ياايّها الذين آمنوا اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولى الامر منكم

۹_ امانت کی ادائیگی (اہل کو اس کا مقام عطا کرنا) اور

عدل و انصاف کا عملی ہونا، خدا و رسول(ص) اور اولی الامر کی اطاعت کے سائے میں ممکن ہے_

انّ الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها و اذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل ... اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم گویا یہ آیت، گذشتہ آیت میں مذکورہ فرامین کے عملی ہونے کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے_

۱۰_ اختلافات کے حل کیلئے خدا و رسول(ص) (کتاب و سنت) کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے_

فان تنازعتم فی ش فردّوه الی الله و الرّسول

۱۱_ خدا و رسول(ص) کی کامل اطاعت، اختلافات اور جھگڑے کی صورت میں ان کی طرف رجوع کرنے سے وقوع پذیر ہوتی ہے_ اطیعوا الله ... فان تنازعتم فی ش

۱۲_ اولی الامر کے تعین اور اس سے مربوط اختلافات میں خدا و رسول(ص) (کتاب و سنت) کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے_* فان تنازعتم فی ش فردّوه الی الله و الرسول یہ اس لحاظ سے ہے کہ آیت میں "اولی الامر" کو حل اختلاف کیلئے مرجع قرار نہیں دیا گیا_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "تنازع" کے مورد نظر اور اہم مصادیق میں سے ایک خود مسئلہ اولی الامر کے متعلق اختلافات ہیں_

۱۳_ سب لوگوں کا خدا و رسول(ص) کی اطاعت کرنا، اسلامی معاشرے کی وحدت و اتحاد کا ضامن ہے_

اطیعوا الله و اطیعوا الرسول ... فردّوه الی الله والرسول

۱۴_ اسلامی نظام کا محور خداوند متعال ہے_ اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ... فردّوه الی الله و الرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر

۱۵_ معاشرے میں وحدت و اتحاد برقرار کرنا اور اسکی حفاظت کرنا، حکومت اسلامی کے فرائض میں سے ہے_

اطیعوا الله ... فان تنازعتم فی ش فردّوه الی الله

۱۶_ قرآن و سنت ہر قسم کے اختلافات اور جھگڑوں کے حل پر مبنی قوانین پر مشتمل ہے_

فان تنازعتم فی ش فردّوه الی الله والرسول تمام اختلافی امور میں قرآن و سنت کی طرف رجوع کا حکم جو کلمہ "فی شیئ" سے اخذ ہورہا ہے، کا لازمہ یہ ہے کہ اس میں ہر چیز سے متعلق اختلاف کا حل اور مناسب قانون موجود ہو_

۱۷_ خدا و رسول(ص) (قرآن و سنت) کی طرف اختلافات اور تنازعات کو لوٹانا خدا اور قیامت پر ایمان کی علامتوں میں سے ہے_ فان تنازعتم ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

۱۸_ اختلافات کے حل کیلئے خدا و رسول(ص) (قرآن و سنت) کی طرف رجوع نہ کرنا خدا اور قیامت پر ایمان نہ رکھنے کی علامت ہے_ فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

۱۹_ جن عدالتوں میں قوانین اسلام (قرآن و سنت) سے ہٹ کر فیصلہ کیا جاتا ہے، ان کا صلاحیت سے عاری ہونا_ فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرّسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر

۲۰_ خدا و رسول(ص) اور اولی الامر کی اطاعت کرنا، خدا اور روز قیامت پر حقیقی ایمان کی علامت ہے_

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامر ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر یہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "ان کنتم"، "اطیعوا اللہ "کیلئے بھی شرط ہو_

۲۱_ قیامت پر ایمان اسلام کے اہم اعتقادی اصولوں میں سے ہے_ ان کنتم تومنون باللہ والیوم الآخر

خدا پر ایمان کے ساتھ قیامت کا تذکرہ اسکی اہمیت پر دلالت کرتا ہے_

۲۲_ اسلام کے اعتقادی اور سیاسی فلسفہ میں گہرا ارتباط_ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ... فان تنازعتم ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر چونکہ رسول اکرم(ص) اور اولی الامر کی اطاعت جو ایک سیاسی مسئلہ ہے،کو ایمان سے مربوط کردیا گیا ہے کہ جو ایک اعتقادی مسئلہ ہے_

۲۳_ اسلامی آئیڈیا لوجی کا سرچشمہ، اسلامی نظریہ کائنات ہے جو اسلام نے کائنات کے بارے میں قائم کیا ہے_

اطیعواللہ و اطیعوا الرسول ... ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر خداوند متعال اور رسول(ص) کے اوامر کی اطاعت کوجو اسلام کا لائحہ عمل ہے، خدا و قیامت پر ایمان سے مربوط کیا گیا ہے جو اسلامی نظریہ کائنات کا ایک عنصر ہے_

۲۴_ خدا اور قیامت پر ایمان، احکام اسلام کے نفاذ کا سبب اور خدا و رسول(ص) کی نافرمانی سے بچنے کا باعث بنتا ہے_ اطیعوا اللہ ... ان کنتم تؤمنون باللہ و الیوم

الآخر

۲۵_ اولی الامر کو تشریع احکام کا حق حاصل نہیں ہے_* فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرسول چونکہ قرآن و سنت مصادیق کا تعین نہیں کرتے لہذا "شیئ" سے مراد ہو سکتا ہے بالخصوص احکام ہوں_ بنابراین "اولی الامر" کو آیت کے اس حصہ میں ذکر نہ کرنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ امر ان کے سپرد نہیں کیا گیا_

۲۶_ اختلافات اور تنازعات میں خدا و رسول(ص) کی طرف رجوع کرنا ایک پسندیدہ کام اور بہترین انجام کا حامل ہے_ فان تنازعتم ... ذلك خير و احسن تاويلاً

۲۷_ خدا و رسول(ص) اور اولی الامر کی اطاعت (قرآن و سنت کی پیروي)، ایک پسندیدہ کام اور بہترین انجام کی حامل ہے_ اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولى الامر ... ذلك خير و احسن تاويلاً یہ اس بنا پر ہے کہ "ذلک"، "اطیعوا اللہ ..." کی جانب بھی اشارہ ہو_

۲۸_ خداوند متعال کا خیر اندیشی اور نیک انجام کی خاطر پند و نصیحت کرنا_ ذلك خير و احسن تاويلاً

۲۹_ دنیا و آخرت کی سعادت، خدا و رسول(ص) کی اطاعت کرنے اور اختلافات کے حل کیلئے ان کی طرف رجوع کرنے سے مربوط ہے_* اطيعوا الله ... ذلك خير و احسن تاويلاً یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ جملہ "ذلک خیر" دنیا سے مربوط ہو اور جملہ "احسن تاویلاً" آخرت سے_

۳۰_ اعمال کے انجام اور عاقبت کی طرف توجہ، ان کی قدر و قیمت کی تعیین کے معیارات میں سے ہے_

ذلك خير و احسن تاويلاً خداوند متعال نے نیک انجام اور اچھی عاقبت (خدا و ... کی اطاعت) کو ان کے فرامین پر عمل کرنے کے ضروری ہونے کا معیار قرار دیا ہے_

۳۱_ تا یوم قیامت علی (ع) اور فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہما کی نسل سے آنے والے ائمہ معصومین (ع) کی اطاعت کرنا ضروری ہے_ اطيعوا الله ... و اولى الامر منكم امام باقر(ع) نے مذکورہ بالا آیت میں موجود "اولی الامر" کے بارے میں فرمایا: الائمة من ولد على و فاطمة(ع) الى ان تقوم الساعة[1] ائمہ علی (ع) و فاطمہ (ع) کی اولاد میں سے ہیں یہاں تک کہ قیامت بپا ہو جائے_

---

۱) کمال الدین، صدوق ص ۲۲۲، ح ۸ ب ۲۲، نور الثقلین ج ۱ ص ۴۹۹ ح ۳۲۸، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۳۲.

۳۲_ "اولی الامر" کے انتخاب اور ان کی اطاعت کے ضروری ہونے کا مقصد احکام و حدود الہی کا برقرار کرنا، دین کو نابود ہونے سے بچانا اور احکام و سنن الہی کو تغیر و تبدّل سے روکنا ہے_ اطیعوا الله ... و اولی الامر منکم

امام رضا(ع) نے "اولوا الامر" اور ان کی اطاعت کے لزوم کے فلسفے اور مقصد کے بارے میں فرمایا: ... فجعل علیهم قیّما یمنعهم من الفساد و یقیم فیهم الحدود والاحکام ... انه لو لم یجعل لهم اماماً قیماً ... لدرست الملة وذهب الدین وغیّرت السنن والاحکام ...[۱] اللہ تعالی نے لوگوں پر سرپرست قرار دیا جو انہیں فساد سے روکتا ہے اور ان میں حدود و احکام کو جاری کرتا ہے ... اگر اللہ تعالی ان کیلئے امام اور سرپرست قرار نہ دیتا تو ملت مٹ جاتی اور دین ختم ہوجاتا اور احکام و سنن تبدیل ہوجاتے ...

۳۳_ اختلاف کے حل کا اصلی مرجع، آیات قرآن کے محکمات اور رسول خدا(ص) کی سنت ہے_

فان تنازعتم فی ش فردّوه الی الله و الرّسول امیر المؤمنین نے "مالک اشتر کے نام خط" میں مذکورہ بالا آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: فالردّ الی الله الاخذ بمحکم کتابه و الردّ الی الرسول الاخذ بسنته الجامعة غیر المفرّقة[۲] اللہ کی طرف پلٹانے سے مراد قرآن کے محکمات سے تمسک ہے اور رسول کی طرف پلٹانے سے مراد اس سنت کے ساتھ تمسک کرنا ہے جو اختلاف مٹانے والی ہے نہ تفرقہ ڈالنے والی_

آنحضرت(ص): آنحضرت (ص) کا نقش ۱۰، ۱۲، ۱۷، ۱۸، ۲۶; آنحضرت (ص) کی اطاعت ۱، ۲،٤، ۲، ۹، ۱۱، ۱۳، ۲۰، ۲۷، ۲۹; آنحضرت (ص) کی حکومت ۳; آنحضرت(ص) کی ولایت ۳; آنحضرت (ص) کے فضائل ۳

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ۱۵; اتحاد کے اسباب ۱۳، ۱۵

احکام: ۵، ٦ احکام کی تشریع ۲۵

اختلاف: حل اختلاف کا مرجع ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱٦، ۱۷، ۱۸،۲٦، ۲۹، ۳۳

اطاعت: اطاعت کا اجر ۲۹; اطاعت کی شرائط ۵، ٦; اطاعت کے اثرات ۹; واجب اطاعت ۵، ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اطاعت ۱، ۲،۹، ۱۱، ۱۳، ۲۰، ۲۷، ۲۹; اللہ

---

۱) عیون اخبار الرضا (ع) ج ۲ ص ۱۰۱ ح ۱ ب ۳٤، نور الثقلین ج ۱ ص ٤۹۷، ح ۳۲۹.

۲) نہج البلاغۃ، مکتوب ۵۳، (مالک اشتر کے نام) نور الثقلین ج ۱ ص ۵۰٦ ح ۳۵۵ بحار الانوار ج ۲ ص ۲٤٤ ح ٤۸ نہج البلاغۃ خطبہ ۱۲۵.

تعالی کی حدود کا قائم کرنا ۳۲; اللہ تعالی کی خیر خواہی ۲۸; اللہ تعالی کی نصیحتیں ۲۸

امانت: امانت ادا کرنا ۹

اولی الامر: اولی الامر کا نقش ۳۲; اولی الامر کی اطاعت ۱، ۲، ٤، ۵، ٦، ۹، ۲۰، ۲۷، ۳۲;اولی الامر کی اہمیت ۳۲;اولی الامر کی ذمہ داری کی حدود ۲۵

ائمہ(ع) : ائمہ(ع) کی اطاعت ۳۱

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۷، ۲۰، ۲٤;خدا پر ایمان ۱۷ ، ۲۰، ۲٤;قیامت پر ایمان ۲۰،۱۷، ۲۱، ۲٤

پسندیدہ انجام: ۲۷

تحریف: تحریف کے موانع ۳۲

تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۲٤

حکومت: حکومت کی اطاعت ۷;حکومت کی ذمہ داری ۱۵

دور اندیشي: دور اندیشی کی اہمیت ۲۸; دور اندیشی کے اثرات ۳۰

دین: اصول دین ۲۱;دین اور سیاست ۲۲; دین کی نابودی کے موانع ۲۳

روایت: ۳۱، ۳۲، ۳۳

سعادت: اخروی سعادت ۲۹;دنیوی سعادت ۲۹

سنت: سنت کا کردار ۱۰، ۱۲، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۳۳;سنت کی اطاعت ۲۷

سیاسی نظام: ۲۲

عدل و انصاف: عدل و انصاف کا نفاذ۹

عدلیہ : صلاحیت رکھنے والی عدلیہ ۱۹

عصیان : عصیان کے موانع ۲٤ عمل: پسندیدہ عمل ۲٦، ۲۷; عمل کا انجام ۳۰

فلسفہ سیاسي: ۲۲ قدرو قیمت کی تعیین: قدرو قیمت کی تعیین کا معیار ۳۰

قرآن کریم:

قرآن کریم کا کردار ۱۰، ۱۲، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۳۳; قرآن کریم کی اطاعت ۲۷; قرآن کریم کے محکمات ۳۳

قضاوت: قضاوت کی شرائط ۱۹

قیادت: قیادت کی اطاعت ٤، ٥، ٦، ۸، ۹، ۲۰; قیادت کی تعیین کا مرجع ۱۲; قیادت کی ذمہ داری ۸; قیادت کی حدود ۲٥

کفر: خدا کے بارے میں کفر ۱۸; کفر کے اثرات ۱۸

لوگ: لوگوں کی ذمہ داري۸

معاشرہ: اسلامی معاشرہ کی خصوصیت ۱٤

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۲۳

واجبات: ٥، ٦

آیت (۶۰)

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيدًا ﴾ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا خیال یہ ہے کہ وہ آپ پر اور آپ کے پہلے نازل ہونے والی چیزوں پر ایمان لے آئے ہیں اور پھر یہ چاہتے ہیں کہ سرکش لوگوں کے پاس فیصلہ کرائیں جب کہ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں اور شیطان تویہی چاہتا ہے کہ انھیں گمراہی میں دور تک کھینچ کرلے جائے _

۱_ قضاوت کیلئے طاغوت کے پاس جانے کا ارادہ کرنا، قرآن اور دوسری آسمانی کتابوں پر ایمان کے

منافی ہے_الم تر الی الّذین یزعمون ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت

۱_ جملہ "یریدون ..."سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کے کام کا ارادہ کرنا بھی غلط ہے چہ جائیکہ اسے انجام دیا جائے_

۲_ کلمہ "طاغوت" مصدر اور بمعنی اسم فاعل ہے یعنی ہر متجاوز، ظالم اور جبّار انسان_

۲_ فیصلہ کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا، قرآن کریم اور آسمانی کتب پر ایمان کے منافی ہے_

الم تر الی الّذین یزعمون ... ان یتحاکموا الی الطاغوت

۳_ ایمان کا ادعا کرنے کے باوجود طاغوت کی طرف فیصلہ کیلئے رجوع کرنا، باعث تعجب و حیرت ہے_

الم تر الی الّذین یزعمون ... ان یتحاکموا الی الطاغوت جملہ "الم تر" میں استفہام تعجب کیلئے ہے_

٤_ ان تمام احکام و معارف پر ایمان لانا ضروری ہے جو پیغمبر اسلام (ص) اور دوسرے انبیا (ع) پر نازل ہوئے ہیں_

الم تر الی الّذین یزعمون انھم امنوا بما انزل الیك و ما انزل من قبلك

٥_ عمل، ایمان کی علامت اور اسکی آزمائش کا مرحلہ ہے_الم تر الی الّذین یزعمون ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ خداوند متعال نے بعض مسلمانوں کے ایمان کو اسلئے خیالی اور ایمان کا خالی دعوا قرار دیا ہے کہ انہوں نے عمل میں اپنے ایمان کے مطابق عمل نہیں کیا_

٦_ طاغوت کا انکار کرنا اور اسکے مقابلے میں ڈٹ جانا ضروری ہے_و قد امروا ان یکفروا بہ

٧_ طاغوت کے انکار اور اسکے مقابلے میں ڈٹ جانے کا ضروری ہونا، تمام الہی ادیان کا مشترکہ حکم ہے_یزعمون انّھم امنوا بما انزل الیك و ما انزل من قبلك یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ

چونکہ خداوند متعال نے طاغوت کی طرف رجوع کو گذشتہ آسمانی کتب پر ایمان کے منافی قرار دیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کتب میں بھی اس قسم کا کردار قابل مذمت اور ناپسندیدہ سمجھا گیا ہے_

٨_ طاغوتی عدالتیں، ایسی عدالتیں ہیں کہ جن میں خدا و

رسول(ص) کے حکم کے برخلاف قضاوت کی جاتی ہے_* یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ
عدالتوں کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا اس وقت ایمان کے منافی ہے جب وہاں الہی احکام کے خلاف قضاوت کی جاتی ہو_ لہذا طاغوت سے مراد وہ حاکم ہیں جو قرآن و سنت کے خلاف حکم کرتے ہیں_

۹_ انحرافات اور گمراہی کے خلاف جدوجہد کے سلسلے میں صحیح راستے کی نشاندہی کرنا ایک قرآنی روش ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرسول ... الم تر الی الذین یزعمون انھم امنوا ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت

۱۰_ انحراف اور گمراہی پر مبنی طور طریقوں کو روکنے اور ان پر تنقید کرنے سے پہلے، صحیح راستہ دکھانا ضروری ہے_
فان تنازعتم فی ش فردّوہ الی اللہ والرسول ... یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ

۱۱_ قضاوت کیلئے طاغوت کی طرف رجوع نہ کرنا، طاغوت کے انکار کا ایک مصداق ہے_
یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت و قد امروا ان یکفروا بہ

۱۲_ طاغوت(وہ لوگ جو احکام خداوند متعال کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، شیطان کی خواہش ہے_و یرید الشیطان ان یضلّھم

۱۳_ طاغوت، شیاطین کے آلہ کار اور ان کا جال ہیں_یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ... و یرید الشیطان ان یضلّھم

۱٤_ طاغوت کی طرف رجوع کرنے والے شیطانی تسلط میں ہیں_یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت ... و یرید الشیطان ان یضلّھم

۱۵_شیاطین اور طاغوت انبیائے الہی کی حکومتوں کے مد مقابل عناصر ہیں_الم تر الی الذین یزعمون ... و یرید الشیطان

۱٦_ شیطان، ہمیشہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہے_و یرید الشیطان ان یضلّھم ضلالاً بعیداً

۱۷_فیصلہ کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا، گویا ان پر ایمان لانا اور ان کے ظلم و ستم کی تائید کرنا ہے_

يريدون ان يتحاكموا الى الطّاغوت و قد امروا ان يكفروا به

۱۸_ طاغوتی عدالتوں کو قبول کرنے کا نتیجہ گمراہی کی کھائیوں میں گرنا ہے_ يريدون ان يتحاكموا ... و يريدون الشيطان ان يضلّهم ضلالاً بعيداً

۱۹_ گمراہی و ضلالت کے مختلف درجے و مراتب ہیں_ ان يضلّهم ضلالاً بعيداً

۲۰_ خودسر اور ظالم حکمرانوں کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، گویا طاغوت کی حاکمیت کو قبول کرنا ہے_

الم تر الى الّذين يزعمون انّهم امنوا ... يريدون ان يتحاكموا الى الطّاغوت_ امام صادق (ع) نے فرمايا: ...انّه لو كان لك على رجل حقّ فدعوته الى حكّام اهل العدل فابى عليك الا ان يرافعك الى حكام اهل الجور ليقضوا له لكان ممّن حاكم الى الطاغوت و هو قول الله عزوجل الم تر الى الذين يزعمون ...[1]... اگر تیرا حق کسی شخص پر ہو اور تو اسے عادل حاکم کی طرف بلائے لیکن وہ انکار کرے اور معاملے کو حکام جور کی طرف لے جائے تا کہ وہ اس کے حق میں فیصلہ کریں تو وہ ان میں سے ہے جس نے فیصلے کیلئے طاغوت کی جانب رجوع کیا اور ان ہی کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: الم تر الى الذين يزعمون ...

۲۱_ طاغوت کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، ایمان کے ادعا میں جھوٹا ہونے کی علامت ہے_

الم تر الى الذين يزعمون انهم امنوا امام صادق (ع) فرماتے ہیں: ...اما علمت ان كل زعم: فى القرآن كذبٌ[2] کیا تجھے نہیں معلوم کہ قرآن میں ہر زعم و گمان کو جھوٹ کہا گیا ہے_

۲۲_ کعب بن اشرف اور ابن شیبہ یہودی کا، طاغوتی حکمرانوں کے مصادیق میں سے ہونا_

يريدون ان يتحاكموا الى الطّاغوت بہت سے مفسرین کی رائے ہے کہ یہ آیت اس منافق کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو ایک فرد کے ساتھ نزاع کے وقت، کعب بن اشرف یہودی کی طرف رجوع کرنا چاہتا تھا اور پیغمبر اکرم (ص) کی قضاوت سے انکار کر رہا تھا_ بعض دوسرے مفسرین کا خیال ہے ابن شیبہ یہودي، طاغوت کا مصداق ہے_

---

۱) کافی ج ۷ ص ۴۱۱ ح ۳ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۰۸ ح ۳۶۱، تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۸۷ ح ۲، ۳، ۵ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۵۴ ح ۱۸۰.

۲) کافی ج ۲ ص ۳۴۲، ح ۲۰ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۰۸ ح ۳۶۲.

ابن شیبہ: ۲۲ اختلاف: حل اختلاف کا مرجع ۱، ۲،۳

ادیان: ادیان کا ہم آہنگ ہونا ۷

اصلاح: اصلاح کا طریقہ ۹، ۱۰

امتحان: عمل کے ذریعے امتحان ۵

انبیا (ع): انبیا (ع) کی حکومت ۱۵ ;انبیا (ع) کے دشمن ۱۵

انحراف: انحراف کے خلاف جدوجہد ۹; انحراف کے خلاف جدوجہد کی روش ۱۰

انحطاط: انحطاط کے اسباب ۱۸

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۱، ۲;ادیان پر ایمان ٤;ایمان کی حدود ٤;ایمان کے اثرات ۵;جھوٹے ایمان کی علامتیں ۲۱;خدا کے مبعوث کردہ انبیا(ع) پر ایمان ٤;دین پر ایمان ٤;طاغوت پر ایمان ۱۷;قرآن پر ایمان ۱، ۲

راہبر: ظالم رہبر ۲۰، ۲۲

روایت: ۲۰، ۲۱

سیاسی نظام: ۲۰

شیطان: شیطان کا بہکانا ۱٦;شیطان کا کردار ۱۵;شیطان کی خواہش ۱۲;شیطانی اثر و نفوذ کے اسباب ۱٤;شیطانی جال ۱۳

طاغوت: طاغوت کا ظلم ۱۷;طاغوت کا کردار ۱۳، ۱۵;طاغوت کی حاکمیت ۲۰;طاغوت کی قضاوت ۳،۲،۱، ۸، ۱۱، ۱۲، ۱٤، ۱۸;طاغوت کی قضاوت قبول کرنا ۱۷، ۲۱; طاغوت کے موارد ۲۲

عمل: عمل کا پیش خیمہ ۵

کعب بن اشرف: ۲۲

کفر: طاغوت سے کفر ٦، ۷، ۱۱

گمراہي: گمراہی کے درجات ۱۹; گمراہی کے عوامل ۱٦، ۱۸

موقف اختیار کرنا ٦، ۷

آیت(۶۱)

﴿ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ﴾ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ حکم خدا اور اس کے رسول کی طرف آؤ تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ شدت سے انکار کردیتے ہیں ۔

۱۔ الہی قوانین اور پیغمبر اکرم(ص) کی حاکمیت کو قبول کرنا بلند مقام و رتبہ عطا کرتا ہے۔و اذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرّسول

۱۔گذشتہ آیت کے قرینے سے "تعالوا ..." سے مراد قضاوت و داوری کیلئے آنحضرت(ص) کی طرف رجوع کرنا ہے۔

۲۔ بلند مقام عطا کرنا کو "تعالوا" کے معنی سے اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔ اختلافات کے حل کیلئے قرآن اور رسول اکرم(ص) کی طرف رجوع کرنا واجب ہے۔و اذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول

۳۔ پیغمبر اکرم (ص) کو حاکم اور منصف کے عنوان سے قبول نہ کرنا نفاق کی علامت ہے۔و اذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول رایت المنافقین یصدّون عنك صدوداً

٤۔ قرآن و پیغمبر اکرم (ص) (کتاب و سنت) کا ہم آہنگ ہونا اور کبھی جدا نہ ہونا۔و اذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول اگر قرآن و سنت میں ہم آہنگی نہ ہوتی اور ان میں جدائي کا امکان ہوتا تو دونوں کی طرف رجوع کرنے کا حکم درحقیقت دو مخالف چیزوں کا حکم ہوتا جو حکمت خداوند متعال سے بعید ہے۔

٥۔ قرآن اور پیغمبر اکرم(ص) (کتاب و سنت) کے درمیان جُدائي ڈالنا منافقین کا شیوہ ہے۔
و اذا قیل لهم تعالوا الی ما انزل الله و الی الرسول رایت المنافقین یصدّون عنك

صدوداً

منافقین نے قرآن مجید اور پیغمبر اکرم (ص) کی طرف دعوت کے مقابلے میں فقط پیغمبر اکرم (ص) سے اعراض کو عنوان بنایا ہے (یصدّون عنک) نہ کہ قرآن سے اعراض کو چونکہ آیت میں یہ نہیں آیا کہ "یصدّون عما انزل الیک"

٦_ پیغمبر اکرم (ص) کی قضاوت والی حاکمیت سے روگردانی کرنے کے سبب منافقین کی توبیخ و مذمت _

رایت المنافقین یصدّون عنك صدوداً مذکورہ بالا مطلب میں "یصدّون" کو فعل لازم کے طور پر لایا گیا ہے_ اس بنا پر "صدّ" کا معنی اعراض و روگردانی ہے_

٧_ پیغمبر اکرم (ص) کی قضاوت والی حاکمیت کو قبول نہ کرنے کا بنیادی سبب نفاق ہے_

تعالوا ... رایت المنافقین یصدّون عنك صدوداً کلمہ "المنافقین" اعراض و روگردانی کرنے والوں کے اعمال کی علت و سبب کی طرف اشارہ ہے_ یعنی منافقین کا نفاق، پیغمبر اکرم (ص) کی حاکمیت سے ان کے فرار کا سبب بنتا ہے_

٨_ پیغمبر اکرم (ص) کا مقابلہ کرنے اور لوگوں کو آپ (ص) کی طرف رجوع کرنے سے روکنے کیلئے منافقین کا مسلسل کوشش کرنا_ رایت المنافقین یصدّون عنك صدوداً فعل مضارع "یصدّون" استمرار پر دلالت کرتا ہے_ یاد رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "یصدّون" کو فعل متعدی اور "الناس" کو اس کا مفعول بنایا گیا ہے_ اس صورت میں "یصدّون" بمعنی "یمنعون" ہوگا_

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) سے روگردانی ٦; آنحضرت (ص) کا نقش ٢ ; آنحضرت (ص) کی حاکمیت کو قبول کرنا ١; آنحضرت (ص) کی قضاوت ٦ ; آنحضرت (ص) کی قضاوت کو ردّ کرنا ٣، ٧

احکام: ٢ احکام کا قبول کرنا ١

اختلاف: حل اختلاف کا مرجع ٢

رشد: رشد کے اسباب ١

قرآن کریم: قرآن کریم اور آنحضرت (ص) ٤، ٥ ; قرآن کریم اور سنت میں ہم آہنگی ٤، ٥; قرآن کریم کا کردار ٢

منافقین: منافقین اور آنحضرت (ص) ٦; منافقین کا رویہ ٥، ٨

;منافقین کی رخنہ اندازی ۸;منافقین کی سازش ۸; منافقین کی سرزنش ٦

نفاق: نفاق کے اثرات ۷;نفاق کے علائم ۳

واجبات: ۲

آیت(٦۲)

﴿ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآؤُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلاَّ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴾ پس اس وقت کیاہوگا جب ان پر ان کے اعمال کی بناپر مصیبت نازل ہوگی اور وہ آپ کے پاس آکر خدا کی قسم کھائیں گے کہ ہمارا مقصد صرف نیکی کرنا اور اتحادپیدا کرنا تھا_

۱_ طاغوت کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، رجوع کرنے والوں کیلئے مصائب و مشکلات میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے_یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت ... فکیف اذا اصابتهم مصیبةٌ بما قدّمت گذشتہ آیت کے مطابق "ماقدمت ایدیھم" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک، قضاوت کیلئے طاغوت کی طرف رجوع کرنا ہے_

۲_ بعض مصائب و مشکلات، خدا و رسول(ص) کی نافرمانی کا نتیجہ ہیں_فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدّمت ایدیهم

بظاہر" ثم جاؤک " کے قرینے سے "مصیبۃ" سے مرادذنیوی مشکلات ہیں نہ کہ اخروی_

۳_ طاغوت کی طرف رجوع کا نتیجہ، عذاب قیامت ہے_*فکیف اذا اصابتهم مصیبة بما قدمت ایدیهم

یہ اس بنا پرہے کہ جب "بما قدمت ایدیھم" کے قرینے سے جو کہ عام طورپر قرآن میں قیامت کے بارے میں آیا ہے، "مصیبۃ"سے مرادعذاب قیامت ہو_پس "ثم جاؤک"گذشتہ آیت پر عطف ہوگا_ اس مطلب کی تائید

امام باقر(ع) و امام صادق(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ: المصيبة هی الخسف والله بالمنافقين عند الحوض اللہ کی قسم حوض کوثر کے پاس منافقین کی ذلت و رسوائي ہے۔[1]

٤_ سختی اور آسائش کے وقت، منافقین کا پیغمبر اکرم(ص) اور دوسرے الہی رہبروں کے ساتھ دوغلا رویہ اختیار کرنا_

فكيف اذا ... ثم جاؤك يحلفون بالله ان اردنا الا احساناً منافقین، ابتلاء اور مصیبت سے پہلے، پیغمبر(ص) سے روگردانی کرتے ہوئے طاغوت کی طرف مائل رہتے ہیں_ لیکن جب مشکلات میں پڑتے ہیں تو پیغمبر اکرم(ص) سے معذرت خواہی کرنے لگتے ہیں_

٥_ منافقین جب اپنے اعمال کے نتیجے میں مشکلات و مصائب یا رسوائي و ذلت سے دوچار ہوتے تو پیغمبر اکرم(ص) کی طرف رجوع کر کے معذرت خواہی کرنے لگتے_ فكيف ... ثم جاؤك يحلفون بالله ان اردنا الاّ احساناً منافقین کی عذر خواہی کہ جس کا وہ جملہ "ان اردنا" سے اظہار کرتے تھے، دلیل ہے کہ "مصيبة" سے مراد وہ معنی ہے جو ذلت و رسوائی کو بھی شامل ہے_

٦_ منافقین کے حیلوں میں سے ایک جھوٹ بولنا، خدا کی قسم کھانا اور اپنے ناروا اعمال کی توجیہ اور عذر خواہی کرنا ہے_ يصدّون عنك صدوداً ... ثم يحلفون بالله ان اردنا الا احساناً و توفيقاً "يصدّون عنك" سے معلوم ہوتا ہے کہ احسان کے ارادے کا ادعا محض جھوٹ تھا_ بنابراين ان کا یہ ادعا فقط اپنے ناروا اعمال کی توجیہ اور عذر خواہی ہے، نہ کہ اپنی غلطیوں سے آگاہ ہوکر حقیقی معذرت خواہی_

٧_ معاشروں اور قوموں کے مشکلات و مصائب میں بتلا ہونے کے اسباب میں سے ایک، طاغوت کی طرف مائل ہونا اور شرعی احکام و دستورات کو پائمال کرنا ہے_ و اذا قيل لهم ... فكيف اذا اصابتهم مصيبة بما قدمت ايديهم

٨_ منافقین کا مقدّسات سے سوء استفادہ کرنا_ يحلفون بالله

٩_ جھوٹ کی بنا پر غلط کاموں کی توجیہ، نفاق کی علامت ہے_ يريدون ان يتحاكموا ... ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً

---

١) تفسیر قمی ج ١ ص ١٤٢_ نور الثقلین ج ١ ص ٥٠٩ ح ٣٦٧_ تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢٥٤ ح ١٨١.

۱۰_ طاغوتی حکام کی طرف رجوع کرنے کے سلسلے میں منافقین کی ایک ناروا توجیہ، صلح جوئي، مدارا اور نیکی کا ادعا کرنا ہے_ یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت ... ان اردنا الاّ احساناً و توفیقاً

۱۱_ منافقین کے حیلوں میں سے ایک صلح جوئي اور نیکی کا ادعا کرنا ہے_ان اردنا الاّ احساناً و توفیقاً

۱۲_ منافقین کا یہ ظاہر کرنا کہ قضاوت کیلئے ان کا طاغوت کی طرف رجوع کرنا، پیغمبر اکرم(ص) پر ایمان نہ رکھنے کی بنا پر نہیں تھا_ یریدون ان یتحاکموا الی الطّاغوت ... ان اردنا الاّ احساناً و توفیقاً جملہ "ان اردنا" کا مفہوم یہ ہے کہ ہمارا مقصد پیغمبر اکرم (ص) سے روگردانی کرنا نہیں تھا_ بلکہ ہم طرفین کے درمیان صلح کرانا چاہتے تھا تاکہ اس طرح نیکی کرسکیں_

۱۳_ منافقین کا، پیغمبر(ص) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع نہ کرنے کی ایک ناروا توجیہ یہ ہے کہ وہ پیغمبر(ص) کے ساتھ نیکی کرنا چاہتے تھے_ان اردنا الاّ احساناً و توفیقاً

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کے ساتھ نیکی ۱۳

تخلف: تخلف کی توجیہ ۹

رشد: رشد کے موانع ۱

سختي: سختی کے اسباب ۱، ۷، ۲

طاغوت: طاغوت کو قبول کرنے کے اثرات ۳; طاغوت کی طرف میلان کے اثرات ۷;طاغوت کی قضاوت قبول کرنا ۱۲; طاغوت کی قضاوت کے اثرات ۱

عذاب: عذاب کے موجبات ۳

عصیان: عصیان کے اثرات ۲

مصائب: مصائب کے اسباب، ۲

مقدسات: مقدسات سے سوء استفادہ ۸

منافقین: منافقین اور آنحضرت(ص) ٤، ٥، ١٣؛ منافقین اور طاغوت ١٢؛ منافقین سختی کی حالت میں ٤، ٥؛ منافقین کا جھوٹ بولنا ٦، ١٠، ٩؛ منافقین کا رویہ ٤؛ منافقین کا صلح جو ہونا ١٠، ١١؛ منافقین کا قسم کھانا ٦؛ منافقین کا مکر ٦؛ منافقین کا نفاق ٤، ١٢؛ منافقین کی توجیہ ٦، ١٠

١٣؛ منافقین کی رسوائی ٥؛ منافقین کی صفات ٤، ٦؛ منافقین کی معذرت خواہی ٦،٥؛ منافقین کے برتاؤ کا طریقہ ٥، ٦، ٨، ١٠، ١٣؛ منافقین کے دعوے ١٠، ١١

نفاق: نفاق کے اثرات ٩

آیت(٦٣)

﴿ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلاً بَلِيغًا﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل کا حال خدا خوب جانتا ہے لہذا آپ ان سے کنارہ کش رہیں انھیں نصیحت کریں اور ان کے دل پر اثر کرنے والی موقع محل کے مطابق بات کریں ـ

١ـ خداوندمتعال، منافقین کے اندرونی اسرار سے آگاہ ہے اولئك الّذین یعلم الله ما فی قلوبهم

٢ـ خداوند متعال انسان کے اندورنی اسرار اورنیتّوں سے آگاہ ہےـ یعلم الله ما فی قلوبهم

٣ـ پیغمبراکرم(ص) کے مقابلے میں اپنے ناروا اعمال کے بارے میں منافقین کا بے بنیاد بہانے بناناـ ان اردنا الاّ احساناً و توفیقاًــ اولئك الّذین یعلم الله ما فی قلوبهم

٤ـ خیر خواہی اور صُلح جوئي کا ادعا کرنے میں منافقین کا جھوٹا ہوناـ ان اردنا الاّ احساناً و توفیقاًــ اولئك الذین یعلم الله ما فی قلوبهم

٥ـ منافقین کے قول اورنیّت میں دوغلا پن اور منافقتـ

ان اردنا الاّ احساناً و توفيقا اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم

٦_ پيغمبر اكرم(ص) (سنت) سے روگردانى اور طاغوت كى طرف رجوع كرنے ميں منافقين كے خفيہ اور پليد ارادے_
ان يتحاكموا الى الطاغوت ... ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً_ اولئك الذين يعلم الله ما فى قلوبهم

٧_ منافقين كى پليد نيتوں كو فاش كرنے كے بارے ميں خداوند متعال كا انھيں خبردار كرنا_

اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم "ما فى قلوبهم" ميں موجود ابہام سے يہ ظاہر ہوتا ہے كہ منافقين طاغوت كى طرف رجوع كرنے ميں اپنے دل ميں پليد ارادے ركھتے تھے كہ جن سے فقط خداوند متعال آگاہ تھا_

٨_ پيغمبر اكرم(ص) كا فريضہ تھا كہ آپ(ص) ان لوگوں كى خطا اور غلطى كو نظرانداز كرديں جو طاغوت كى طرف رجوع كرنے كے بعد اظہار ندامت كرتے تھے_ ثم جاؤك يحلفون بالله ان اردنا الاّ احساناً ... فاعرض عنهم

كلمہ "اعراض"، "عظهم"(انہيں نصيحت كرو) كے قرينے سے، ان كى خطا و غلطى سے اعراض كا معنى ديتا ہے نہ كہ ان سے دورى اختيار كرو_

٩_ پيغمبر اكرم (ص) كا فريضہ تھا كہ جو منافقين طاغوت كى طرف رجوع كرنے پر ندامت و پشيمانى كا اظہار كرتے ہيں، آپ(ص) انہيں وعظ و نصيحت كريں_ يريدون ان يتحاكموا الى الطّاغوت ... فاعرض عنهم و عظهم

١٠_ الہى نمائندوں اور رہبروں كے فرائض ميں سے ہے كہ وہ مخالفين كے ساتھ درگذر، صبر و تحمل اور شرح صدر سے كام ليں_ اولئك الّذين ... فاعرض عنهم و عظهم و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغا

١١_ منافقين كے ساتھ پيغمبر اكرم(ص) كا رويہ اور طرز عمل، تعليمات الہى كے مطابق تھا_
اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم فاعرض عنهم و عظهم و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغاً

١٢_ منافقين كے حيلوں و بہانوں كے مقابلے ميں الہى نمائندوں، رہبروں اور پيغمبر اكرم (ص) كو ہوشيار رہنے كى ضرورت_ ان اردنا الاّ احساناً و توفيقاً_ اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم فاعرض عنهم خداوند متعال پيغمبر اكرم(ص) كو درگذر اور وعظ و نصيحت كرنے كا حكم دينے سے پہلے آپ(ص) كو تعليم دے رہا ہے كہ منافقين كا عذر محض جھوٹ اور بے بنياد ہے_ تاكہ اس طرح آنحضرت(ص) كو ان كے حيلوں و بہانوں كى طرف متوجہ كرائے اور وعظ و

نصیحت کو اس بنیاد پر قائم کرے_

۱۳_ منافقین کے ساتھ طرز عمل میں انہیں تنہائي میں پند و نصیحت کے ساتھ ساتھ تعمیری موقف اختیار کرنا چاہیئے_

فاعرض عنهم و عظهم و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغاً اگر "فی انفسهم'، "قُل" کے متعلق ہو تو یہ معنی دے رہا ہے کہ آپ(ص) کی یہ پند و نصیحت تنہائي میں اور دوسروں کی نظروں سے پوشیدہ ہونی چاہیئے_

۱٤_ پند و نصیحت کو اس طرح ہونا چاہیئے کہ جو سننے والے پر اثر کرے_ و قل لهم فى انفسهم قولاً بليغاً

یہ اس احتمال کے مطابق ہے کہ "فی انفسهم"، "بلیغاً" کے متعلق ہو تو جملے کا معنی یوں ہوگا_ ان کے ساتھ ایسی بات کرو جو ان کے دل و روح میں اتر جائے_

۱۵_ معاشرے کے مختلف طبقات اور گروہوں کے ساتھ ان کے متعلق صحیح اطلاعات و آگاہی کے مطابق طرز عمل اپنانا چاہیئے_ اولئك الّذين يعلم الله ما فى قلوبهم فاعرض عنهم چونکہ خداوند متعال نے پہلے اپنے پیغمبر(ص) کو منافقین کے باطن اور نیّت سے آگاہ کیا ہے اور اسکے بعد ضروری احکام اور ان کے ساتھ سلوک کے طریقے سے روشناس کرایا ہے_

۱٦_ حکم خدا و رسول(ص) کی مخالفت کرنے والے منافقین سے دور رہنا اسلئے ضروری ہے کہ وہ عذاب الہی میں گرفتار ہوکر بد بخت و ذلیل ہوجائیں گے_ و اذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرّسول ... فاعرض عنهم

امام کاظم(ع) منافقین سے دوری اختیار کرنے کے ضروری ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فقد سبقت عليهم كلمة الشّقاء و سبق لهم العذاب ... [1] کیونکہ ان کیلئے شقاوت و بدبختی اور عذاب کو لکھ دیا گیا ہے...

آنحضرت (ص): آنحضرت(ص) اور منافقین ۱۱، ۱۲; آنحضرت(ص) سے روگردانی ٦; آنحضرت (ص) کی ذمہ داري ۸، ۹; آنحضرت(ص) کے مخالفین ۱٦

-اجتماعی روابط: ۱۵

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۱٦; اللہ تعالی کا علم غیب; اللہ تعالی کی تعلیمات ۱۱

---

۱)کافی ج۸ ص۱۸٤ ح ۲۱۱، تفسیر برھان ج ۱ ص۳۸۷ ح۳ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۰۹ ح۳٦۸، تفسیر عیاشی ج ۱ ص۲۵۵ ح۱۸۳.

انسان: انسان کے اسرار ۲
پشیماني: پشیمانی کا اظہار ۸،۹
خطا: خطا کا معاف کرنا ۸
روایت: ١٦
زیرکي: زیرکی کی اہمیت ۱۲
سنت: سنت سے روگردانی ٦
شرح صدر: شرح صدر کی اہمیت ١٠
طاغوت: طاغوت کی طرف رجوع ۸، ۹
عفو: عفو کی اہمیت ١٠
قیادت: قیادت کی ذمہ داری ١٠، ١٢؛ قیادت کی زیرکی و ہوشیاری ١٢
منافقین: منافقین اور آنحضرت (ص) ٦،٣؛ منافقین سے روگردانی ١٦؛ منافقین کا جھوٹ بولنا ٤؛ منافقین کا خطرہ ١٦؛ منافقین کا خیر خواہ ہونا ٤؛ منافقین کا طرز عمل ٤؛ منافقین کا عذاب ١٦؛ منافقین کا عمل ٣؛ منافقین کا مکر ١٢؛ منافقین کا نفاق، ٥؛ منافقین کو تنبیہ، ٧؛ منافقین کو نصیحت ١٣، ٩؛ منافقین کی پشیمانی ٩؛ منافقین کی صلح جوئي ٤؛ منافقین کی عذر خواہی ٣؛ منافقین کے اسرار ١؛ منافقین کے راز کا فاش کرنا ٧؛ منافقین کے ساتھ برتاؤ کی روش ١٣؛ منافقین کے ساتھ رویہ ١١
موعظہ: موعظہ کے آداب ١٤
موقف اختیار کرنا: ١٣

آیت(۶۴)

﴿ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلاَّ لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ **اور ہم نے کسی رسول کو بھی نہیں بھیجا ہے مگر صرف اس لئے کہ حکم خدا سے اس کی اطاعت کی جائے اور کاش جب ان لوگوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تھا تو آپ کے پاس آتے اور خود بھی اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے حق میں استغفار کرتا تو یہ خدا کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پاتے ۔**

۱ ۔ **انبیائے الٰہی (ع) اسلئے مبعوث ہوئے ہیں کہ لوگ ان کی اطاعت کریں ۔** و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله

۲ ۔ **افعال الٰہی کا بامقصد و باہدف ہونا ۔** و ما ارسلنا ... الاّ لیطاع

۳ ۔ **فقط اذن الٰہی کی صورت میں غیر خدا کی اطاعت جائز ہے ۔** و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله

۴ ۔ **پیغمبر (ص) کی اطاعت، خداوند متعال کی اطاعت کے بعد ہے ۔** و ما ارسلنا من رسول الاّ لیطاع باذن الله

۵ ۔ **کوئي بھی حکومت اس وقت تک مشروع نہیں ہے جب تک قوانین الٰہی کے دائرے میں نہ ہو ۔**
و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله

۶ ۔ **انصاف کیلئے طاغوت اور ظالم عدالتوں کی طرف رجوع کرنا، اپنے آپ کے ساتھ ظلم کے مترادف ہے ۔**
یریدون ان یتحاکموا ... و لو انّھم اذ ظلموا انفسھم

۷ ۔ **فرامین پیغمبر اکرم (ص) کی نافرماني، گناہ، نفاق اور اپنے اوپر ظلم ہے ۔** و ما ارسلنا من رسول: الاّ لیطاع باذن الله و لو انھم اذ ظلموا انفسھم

"لیطاع" کے قرینے سے "اذ ظلموا" میں ظلم سے مراد، رسول خدا (ص) کی مخالفت ہے اورگذشتہ آیات کے پیش نظر کہ جن میں رسول خدا (ص) سے اعراض کرنے والوں کو منافق کہا گیا ہے، کہہ سکتے ہیں رسول خدا (ص) کی مخالفت اور آپ(ص) سے اعراض و روگردانی ایک قسم کا نفاق ہے_

۸_ حاکمیت پیغمبر(ص) کی مخالفت کے گناہ سے درگذر کرنا، آنحضرت(ص) کی حاکمیت کو مکمل طور پر قبول کرنے سے مربوط ہے_ يريدون ان يتحاكموا ... و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله منافقین کا طاغوت کی طرف رجوع کرنا، حاکمیت پیغمبر اکرم (ص) کی مخالفت ہے_ اور جملہ "جاؤک ..."حاکمیت پیغمبر اکرم(ص) کو قبول کرنے سے کنایہ ہے_ چونکہ فقط آنحضرت(ص) کے نزدیک آجانا تو اہمیت نہیں رکھتا_

۹_ حاکمیت پیغمبر اکرم(ص) ، کی مخالفت کرنے والوں کے گناہ سے درگذر بارگاہ خدا میں ان کی توبہ اور آنحضرت (ص) کی طرف سے انہیں قبول کئے جانے سے مربوط ہے_ يريدون ان يتحاكموا ... و لوانهم اذ ظلموا ... لو جدوا الله توّاباً ہوسکتا ہے جملہ "واستغفر لھم الرّسول"اس بات سے کنایہ ہو کہ ان کی توبہ کا قبول ہونا (لوجدوا الله توّاباً)اس صورت میں ممکن ہے جب آنحضرت(ص) بھی ان کی توبہ کو قبول کریں_

۱۰_ آنحضرت (ص) کی حاکمیت کو نقض کرنے والوں کے گناہ سے درگذر کرنے کی شرط یہ ہے کہ خود پیغمبر(ص) بھی ان کیلئے استغفار کریں_ و لوانهم اذ ظلموا ... و استغفر لهم الرّسول ... لوجدوا الله توّاباً

۱۱_ حاکمیت اسلامی کی مخالفت کرنے والوں کی توبہ کو قبول کرنا رہبر و قائد کے اختیار میں ہے_

و لو انهم ... جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرّسول

۱۲_ حاکمیت اسلامی کی مخالفت کرنے والوں کی توبہ کی قبولیت، رہبر و قائد کے ہاتھ پر دوبارہ بیعت کرنے سے مربوط ہے_ و لو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله و استغفر لهم الرّسول

۱۳_ خداوند متعال کی جانب سے خطاکاروں کی توبہ قبول ہونے میں، پیغمبر اکرم (ص) کے استغفار کا کردار_

فاستغفروا الله و استغفر لهم الرّسول لوجدوا الله تواباً رحيماً

۱٤_ ارتکاب گناہ کی صورت میں استغفار و توبہ اور گذشتہ

خطاؤں کی تلافی کرنا ضروری ہے_و لو انّھم اذ ظلموا انفسھم جاؤك آیت میں جس گناہ کا ذکر ہورہا ہے وہ پیغمبر اکرم(ص) سے اعراض و روگردانی کرنا ہے اور اس گناہ سے توبہ کی قبولیت کو آنحضرت(ص) کی طرف رجوع کرنے (جاؤک) سے مشروط قرار دیا گیا ہے کہ یہی گذشتہ خطا کی تلافی ہے_

۱۵_ خطاکاروں حتي منافقوں کیلئے توبہ اور بازگشت کا راستہ کُھلا ہے_و لو انّھم اذ ظلموا انفسھم جاؤك ... لوجدوا الله تواباً رحیماً

۱۶_ استغفار (گناہوں کی مغفرت طلب کرنا)، رحمت الہی کے حصول، توبہ کی قبولیت اور گناہوں کی بخشش کا باعث ہے_فاستغفروا الله واستغفر لھم الرّسول لوجدوا الله توابا رحیماً

۱۷_ خداوند متعال توّاب (توبہ قبول کرنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_لوجدوا الله تواباً رحیماً

۱۸_ سب لوگوں حتي منافقوں کیلئے بھی قبولیت توبہ اور رحمت الہی کے نزول کی امید ہے_
رایت المنافقین یصدّون ... فاستغفروا الله و استغفر لھم الرّسول لوجدوا الله توّاباً رحیماً

۱۹_ سرزنش کے بعد امید پیدا کرنا، قرآنی تربیت و ہدایت کا ایک طریقہ ہے_اعرض عنھم و عظھم ... لوجدوا الله تواباً رحیماً

۲۰_ توبہ و استغفار، خداوند متعال کی رحیمیّت و توابیّت کو درک کرنے کا پیش خیمہ ہے_فاستغفروا الله و استغفر لھم الرّسول لوجدوا الله توابا رحیماً جملہ "لوجدوا الله "کا معنی یہ ہے کہ انسان اپنی توبہ کے بعد احساس کرنے لگتا ہے کہ خداوند متعال نے اسکے گناہوں کو بخشش دیا ہے اور وہ اپنے آپ کو گناہ کے بوجھ سے ہلکا سمجھنے لگتا ہے_

۲۱_بندوں پر رحمت الہی کے نزول میں پیغمبر اکرم(ص) کی شفاعت اور وسیلہ کا کردار_و لو انّھم اذ ظلموا ... و استفغر لھم الرّسول لوجدوا الله توّابا رحیماً

۲۲_ خداوند متعال کی بارگاہ میں پیغمبر اکرم(ص) کا بلند مقام و مرتبہ_واستغفر لھم الرسول لوجدوا الله توّاباً رحیماً

یہ کہ خداوند متعال نے بندوں کی قبولیت توبہ کو ان کیلئے رسول اکرم(ص) کی طلب مغفرت سے مشروط قرار دیا ہے اس سے آنحضرت (ص) کا خداوند متعال کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ ظاہر ہوتا ہے_

۲۳_ خطا کاروں کی قبولیت توبہ ان سے مہر و محبت کے ساتھ ہونی چاہیئے_ و لو انّھم اذ ظلموا انفسھم ... لوجدوا الله توّاباً رحیماً "توّابا" کے بعد خداوند متعال کو "رحیماً" سے متصف کرنا، ظاہر کرتا ہے کہ انسان جب کسی فرد کی خطا سے درگذر کرے تو پھر اس سے مہر و محبت کرنے سے دریغ نہ کرے_

۲٤_ قابليّت، صفات الہی کی تجلّی سے بہرہ مند ہونے کی شرط ہے_ واستغفر لھم الرّسول لوجدوا الله تواباً رحیماً

جملہ "لوجدوا الله "کا معنی یہ ہے کہ اگر گناہگار بندے توبہ و استغفار نہ کریں یعنی ان میں قابلیت و صلاحیت نہ ہو تو خداوند متعال کے "توّاب"اور"رحیم"ہونے کو پا نہیں سکتے اور یہ (توابیت و رحیمیت خداوند) ان کے شامل حال نہیں ہوتی نہ یہ کہ خداوند متعال توّاب و رحیم نہیں_

۲۵_ انسان اور رحمت الہی کے جلوہ سے بہرہ مند ہونے کے درمیان ایک حجاب ،گناہ ہے_

و لو انّھم اذ ظلموا ... لوجدوا الله تواباً رحیماً

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا استغفار ۱۰، ۱۳; آنحضرت(ص) کا تقرب ۲۲; آنحضرت(ص) کی اطاعت ٤، ۸; آنحضرت (ص) کی حکومت ۱۰، ۸،۹;آنحضرت (ص) کی شفاعت کا کردار ۲۱; آنحضرت (ص) (ص) کے حکم کی نافرمانی۸، ۹،۱۰; آنحضرت(ص) کے فضائل ۲۲

استغفار: استغفار کی اہمیت ١٤; استغفار کے اثرات ١٦، ۲۰

اسما و صفات: توّاب ۱۷; رحیم ۱۷

اطاعت: اطاعت کے اثرات ۸; غیر خدا کی اطاعت ۳

الله تعالی: الله تعالی کا اذن ۳; الله تعالی کی اطاعت ٤، الله تعالی کی توابیت ۱۷، ۲۰; الله تعالی کی رحمت ۲۰; الله تعالی کی رحمت کی عمومیت ۱۸; الله تعالی کی رحمت کے موانع ۲۵; الله تعالی کی رحمت کے موجبات ١٦، ۲۱; الله تعالی

کی صفات کی تجلی ٢٤; اللہ تعالی کی مہربانی ١٧; اللہ تعالی کے افعال کا بامقصد ہونا ٢

اميدواري: امیدواری کی اہمیت ١٨، ١٩

انبیا(ع) : انبیا(ع) کی اطاعت ١; انبیا (ع) کی بعثت کا فلسفہ ١

تربیت: تربیت کا طریقہ ١٩; تربیت میں امیدوار ہونا ١٩; تربیت و سرزنش ١٩

توبہ: توبہ قبول ہونا ١١، ١٢، ١٣، ١٦، ١٨;توبہ کی اہمیت ١٤; توبہ کے اثرات ٢٠،٩; توبہ کے قبول ہونے کے آداب ٢٣;

حکومت: اسلامی حکومت کو ردّ کرنا ١٢، ١١;حکومت کی مشروعیت کا معیار ٥

طاغوت: طاغوت کی طرف رجوع کرنا ٦; طاغوت کی قضاوت ٦

ظلم: اپنے اوپر ظلم ٦، ٧; ظلم کے موارد٦

عدالت : بے صلاحیت عدالت ٦

عفو: عفو کی شرائط ١٠

قیادت: قیادت سے بیعت ١٢; قیادت کا کردار ١١

گناہ: گناہ سے توبہ ١٤; گناہ سے درگذر ٨، ٩، ١٠;گناہ کی تلافی ١٤ ; گناہ کی مغفرت ١٦;گناہ کے اثرات ٢٥; گناہ کے موارد ٧

گناہگار: گناہگار کی توبہ ١٥، ٢٣

لیاقت : لیاقت کا کردار ٢٤

مقربین: ٢٢

منافقین: منافقین کی توبہ ١٥، ١٨

نفاق: نفاق کے موارد ٧

آیت(٦٥)

﴿ فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا

﴾ پس آپ کے پروردگار کی قسم کہ یہ ہرگز صاحب ایمان نہ بن سکیں گے جب تک آپ کو اپنے اختلافات میں حصکصمنہ بنائیں اورپھر جب آپ فیصلہ کردیں تو اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی کا احساس نہ کریں او رآپ کے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم ہو جائیں_

١_ جن لوگوں نے اختلافات کے حل کیلئے حاکمیت پیغمبراکرم (ص) کو قبول نہیں کیا، ان کی بے ایمانی پر خداوند متعال کا قسم کھانا_ فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكموك فيما شجر بينهم

٢_ خدا تعالی کا پیغمبر اکرم (ص) کی نسبت اپنی ربوبیت، کی قسم کھانا_ فلا و ربّك

٣_ خداوند متعال، پیغمبر(ص) کا مربی اورتربیت کرنے والا ہے_ فلا و ربّك

٤_ خداوند متعال کی بارگاہ میں پیغمبر اکرم(ص) کا بلند و بالا مقام و مرتبہ_ فلا و ربّك ضمیر خطاب کی طرف "ربّ"کا اضافہ، اضافہ تشریفیّہ ہے اور مخاطب کے بلند مقام و مرتبے کو ظاہر کرتا ہے_

٥_ لوگوں کا فریضہ ہے کہ وہ ہر قسم کے اختلافات اور تنازعات کے حل کیلئے قضاوت و انصاف کی خاطر پیغمبر اکرم (ص) کی طرف رجوع کریں_ فلا و ربّك لايؤمنون حتّي يحكّموك فيما شجر بينهم

٦_ حکومت اور مقام قضاوت کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کی

تربیت کا سرچشمہ ، ربوبیت الہی ہے_ فلا و ربّك لایؤمنون حتّیٰ یحکموك مندرجہ بالا مطلب کلمہ "ربّ" کے استعمال اور ضمیر خطاب کی طرف اسکے مضاف ہونے سے اخذ کیا گیا ہے_

۷_ قضاوت ، پیغمبر اسلام(ص) اور دیگر الہی رہبروں کا کام ہے_ فلا و ربك لایؤمنون حتّی یحکموك فیما شجر بینهم

۸_ اختلافات میں پیغمبر اکرم(ص) کی حاکمیت قضاوت کو قبول کرنا اور قلبی طور پر آنحضرت(ص) کے حکم کو قبول کرنا ایمان کی علامات میں سے ہے_ فلا و ربّك لایؤمنون حتّی یحکموك فیما شجر بینهم ثمّ لایجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت

۹_ اختلافات کے حل کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کے علاوہ کسی اور کی طرف رجوع کرنا، بے ایمانی کی علامت ہے_
فلا و ربّك لایؤمنون حتّی یحکموك فیما شجر بینهم

۱۰_ اختلافات میں پیغمبر اکرم(ص) کے فیصلے سے ناخوش ہونا، بے ایمانی کی علامت ہے_ ثم لایجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت "حرج" کا معنی تنگی و ضیق ہے اور نفس میں حرج یعنی دل تنگی اور ناخوشي_

۱۱_ پیغمبر اکرم(ص) اور آپ(ص) کے احکام قضائي کے سامنے ہر لحاظ سے سر تسلیم خم کرنا، ایمان کی علامتوں میں سے ہے_ فلا و ربّك لایؤمنون حتّی یحکّموك ... و یسلّموا تسلیماً

۱۲_ ہر لحاظ سے احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، ایمان کی علامتوں میں سے ہے_ فلا و ربّك لایؤمنون حتّی یحکّموك ... و یسلّموا تسلیما جملہ "فلا و ربک" کو گذشتہ آیات (اطیعوا الله ...) میں بیان شدہ مطالب پر متفرع کرنا، یہ ظاہر کرتا ہے کہ پیغمبر(ص) کے قضائي احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا معیار، فراین خدا کی پیروی کرنا ہے_

۱۳_ پیغمبر اکرم(ص) کے احکام قضائي کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا، بے ایمانی کی علامت ہے_
فلا و ربّك لایؤمنون حتّی یحکّموك ... و یسلّموا تسلیما

۱٤_ برحق حکمرانوں کے عدل و انصاف اور احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ایمان کی نشانیوں میں سے ہے_*
فلا و ربّك لایؤمنون حتّی یحکّموك ... و یسلّموا تسلیماً

چونکہ امر قضاوت تو ہمیشہ پیش آتا ہے اور احکام

قرآن بھی دائمی ہیں جبکہ پیغمبر اکرم(ص) ہر زمانے میں موجود نہیں ہیں_ بنابرایں مذکورہ آیت تمام الہی رہبروں اور آنحضرت(ص) کے برحق جانشینوں کو شامل ہے_

۱۵_ الہی رہبروں کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے_* فلا و ربّك لايؤمنون حتي يحكّموك ... و يسلّموا تسليماً

۱۶_ بندگي خدا کا دعوي کرنے والوں کی جانب سے افعال الہی کی کیفیت اور پیغمبر اکرم(ص) کے کردار و طرز عمل میں شک و تردید پر بنی عقائد و اقوال، شرک کی علامت ہیں_ لايؤمنون حتّي يحكّموك ... و يسلّموا تسليما

امام صادق(ع) نے فرمایا: لو اصنّ قوماً عبدوالله ... ثم قالوا لشيء صنعه الله و صنعه رسول الله اصلاّ صنع خلاف الذى صنع؟ او وجدوا ذلك فى قلوبهم لكانوا بذلك مشركين_ اسکے بعد آپ(ص) نے مذکورہ بالا آیت کی تلاوت فرمائي_ [1] اگر کوئي قوم اللہ کی عبادت کرے ... پھر اللہ اور اللہ کے رسول کے کام کے بارے میں ک ہے کہ اس کام کو اس طرح انجام کیوں نہیں دیا؟ یا اسے دل میں سوچے تو وہ مشرک ہوجائے گا_

آنحضرت(ص): آنحضرت (ص) اور حل اختلاف ۵; آنحضرت (ص) کا تقرب ٤; آنحضرت(ص) کا مربی ۳، ٦; آنحضرت (ص) کی حکومت ٦; آنحضرت کی قضاوت، ۵، ۱۰، ۷، ٦، ۱۱ ; آنحضرت(ص) کی قضاوت قبول کرنا ۸; آنحضرت (ص) کی قضاوت کو ردّ کرنا ۱، ۱۳; آنحضرت (ص) کے بارے میں شک ۱٦; آنحضرت کے حکم کی نافرمانی کرنا ۹، ۱۳; آنحضرت(ص) کے سامنے سر تسلم خم کرنا ۱۱; آنحضرت(ص) کے فضائل ۲، ٤، ٦

اختلاف: حل اختلاف کا مرجع ۸، ۹

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی ربوبیت ۲، ۳، ٦; اللہ تعالی کی قسم ۱، ۲; اللہ تعالی کے افعال میں شک ۱٦

ایمان: ایمان کے اثرات ۸، ۱۱، ۱۲، ۱٤

روایت: ۱٦

شرعی فریضہ:

شرعی فریضے پر عمل ۲

---

۱) کافی ج ۱ ص ۳۹۰ ح ۲ نورالثقلین ج ۱ ص ۵۱۱ ح ۳۷٤ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۵۵ ح ۳۷٤.

شرک: شرک کی علامتیں ١٦

قیادت: برحق قیادت ١٤ دینی قیادت ١٥ ;قیادت کی قضاوت ٧;قیادت کی قضاوت کو قبول کرنا ١٤ ; قیادت کے اختیارات ٧; قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ١٤، ١٥

کفار: ١

کفر: کفر کی علامتیں ٩، ١٠، ١٣

لوگ : لوگوں کی ذمہ داری ٥

مقربین: ٤

آیت(٦٦)

﴿ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُواْ مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلاَّ قَلِيلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُواْ مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا﴾

اور اگر ہم ان منافقین پر فرض کردیتے کہ اپنے کو قتل کرڈالیں یا گھر چھوڑ کر نکل جائیں تو چند افراد کے علاوہ کوئی عمل نہ کرتا حالانکہ اگر یہ اس نصیحت پر عمل کرتے تو ان کے حق میں بہتر ہی ہوتا اور ان کو زیادہ ثبات حاصل ہوتا_

١_ خداوند متعال نے ہرگز امت اسلام کو خودکشی کرنے اور گھربار چھوڑنے کا حکم نہیں دیا_

و لو انّا كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم گھربار چھوڑنے سے مراد جو کہ "اخرجوا من دیارکم" کے کلمات کے ساتھ بیان ہوا ہے، وہ معنی ہے جس پر ہجرت کا اطلاق نہیں ہوتا_

٢_ خداوند متعال کے تمام فرامین حتی خودکشی اور گھربار چھوڑنے تک کے فرمان کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے_و يسلّموا تسليما _ و لو انا كتبنا عليهم ان اقتلوا انفسكم او اخرجوا من دياركم

٣_ اگر خداوند متعال ، خودکشی کرنے یا گھربار چھوڑنے کا

حکم دیتا تو بہت تھوڑے لوگ اسے قبول کرتے_و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم ... ما فعلوه الا قلیل منهم

٤_ خداوند متعال نے ہرگز خودکشي یا گھربار چھوڑنے کو، مسلمان کی توبہ قبول ہونے کی شرط قرار نہیں دیا_

و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم ... و لو انا کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم او اخرجوا من دیارکم گذشتہ آیات کے پیش نظرکہ جن میں قبولیت توبہ کی شرط، رسول خدا (ص) کے حضور حاضر ہونا تھا_یہاں ہم کہہ سکتے ہیں یہ آیت، مسلمانوں کی توبہ کے خودکشي اور گھربار چھوڑنے سے مشروط ہونے کی نفی کررہی ہے جبکہ بعض گذشتہ امتوں کی توبہ کی قبولیت بعض صورتوں میں ان دو امور کے ساتھ مشروط تھي_

٥_ اگر قبولیت توبہ، خودکشي یا گھربار چھوڑنے سے مشروط ہوتی تو سوائے چند افراد کے، سب لوگ اس سے روگرداں ہوجاتے_و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله ... و لو انّا کتبنا ... ما فعلوه الا قلیل منهم

٦_ لوگوں کی اکثریت، اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ جنگ و نبرد کرنے اور راہ خدا میں ہجرت کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہوتی _*و لو کتبنا علیهم ان اقتلوا انفسکم اواخرجوا من دیارکم ما فعلوه الا قلیل منهم بعض کی رائے ہے کہ "اقتلوا انفسکم"سے مراد جہاد اور "اخرجوا من دیارکم" سے مراد ہجرت ہے اور جہاد کو قتل نفس سے اسلئے تعبیر کیا گیا ہے کہ نزول آیت کے زمانے میں غالباً مسلمانوں کو اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ لڑنا پڑتا تھا_

٧_ انسان کا اپنے آپ ، اپنے شہر اور وطن (گھربار) سے وابستہ ہونا خداوند متعال کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے مانع بنتا ہے_و یسلّموا تسلیما_ و لو انا کتبنا ... ما فعلوه الا قلیل منهم

٨_ خداوند متعال کی طرف سے اوامر و نواہی کو انسانوں کے مصالح و مفاسد کی بنیاد پر قرار دیا گیا ہے_

و لو انّهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیراً لهم

٩_ انسان کی سعادت اور بھلائي، احکام الہی پر عمل کرنے سے مربوط ہے_

و لو انّهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیرا لهم

١٠_ احکام الهي(اوامر و نواهي) خداوند متعال کے مواعظ ہیں_و لو انّهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیراً لهم

۱۱_ الہی احکام و مواعظ پر عمل کرنے کے نتیجے میں، ایمان میں ثبات و پائیداری کا حاصل ہونا_ و لو انهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیراً لهم و اشدّ تثبیتا گذشتہ آیات کے قرینے سے "تثبیتاً" کا متعلق، ایمان کو بنایا گیا ہے_

۱۲_ پیغمبر اکرم(ص) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا، آنحضرت(ص) کے حکم پر خوشی کا اظہار کرنا اور آپ(ص) کے سامنے کامل طور پر سر تسلیمخم کرنا، ایمان میں پائیداری اور سعادت کا موجب بنتا ہے_ فلا و ربّك ... و لو انهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیراً لهم و اشدّ تثبیتاً یہ اس بنا پر ہے کہ "مایوعظون" سے مراد گذشتہ آیت میں مذکورہ مطالبہوں نہ ہجرت اور قتل_

۱۳_ خدا اور رسول اکرم(ص) کے فرمان سے تخلف کرنے والوں کی سعادت اور ایمان میں ان کا ثبات اس بات سے مربوط ہے کہ وہ پیغمبر اکرم(ص) کے حضور حاضر ہوکر، آنحضرت(ص) کی شفاعت کے ذریعہ غفران الہی کی درخواست کریں_ و لو انّهم اذ ظلموا انفسهم ... و لو انّهم فعلوا ما یوعظون به لکان خیراً لهم و اشد تثبیتاً

۱٤_ نفس انسان پر، عمل کا اثر انداز ہونا_ و لو انّهم فعلوا ... و اشد تثبیتاً

آنحضرت(ص): آنحضرت (ص) کی قضاوت کو قبول کرنا ۱۲; آنحضرت(ص) کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱۲; آنحضرت (ص) کے فضائل ۱۳

اجتماعی گروہ: ۳، ۵

احکام: فلسفہ احکام ۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا موعظہ ۱۰، ۱۱ ; اللہ تعالی کی اطاعت ۳; اللہ تعالی کی طرف سے مغفرت ۱۳; اللہ تعالی کے اوامر ۱، ۳، ۱۰; اللہ تعالی کے اوامر کے مصالح ۸; اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی ۱۳ ; اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۲; اللہ تعالی کے نواہی ۸، ۱۰

ایمان: ایمان میں استقامت ۱۱ ; ایمان میں استقامت کے اسباب ۱۲

توّابین: ۵

توبہ: توبہ کے موانع ۵; جلاوطنی کے ذریعے توبہ ۵; خودکشی

کے ذریعے توبہ ٥;قبولی توبہ کی شرائط ٤

خلاف ورزی کرنے والے: خلاف ورزی کرنے والوں کی توبہ ١٣

سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت ٢;سر تسلیم خم کرنے کے موانع ٧

سعادت: سعادت کے اسباب ٩، ١٢، ١٣

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کے اثرات ٩، ١١

عمل: عمل کے اثرات ١٤

لوگ: لوگوں کی اکثریت ٦

مسکن: مسکن سے وابستگی ٧

وابستگي: وابستگی کے اثرات ٧

وطن: وطن سے محبت ٧

ہجرت: راہ خدا میں ہجرت ٦

آیت (۶۷)

﴿ وَإِذاً لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْراً عَظِيمًا ﴾ اور ہم انھیں اپنی طرف سے اجر عظیم بھی عطا کرتے _

١_ پیغمبر اکرم(ص) کی طرف قضاوت کیلئے رجوع کرنا اور آپ(ص) کے حکم و قضاوت سے دل تنگ و پریشان نہ ہونا، عظیم اجر الہی کا موجب بنتا ہے_ فلا و ربّك ... اذاً لاتيناهم من لُدنا اجراً عظيماً یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "ما یوعظون" سے مراد وہی مسائل ہوں جو آیت نمبر ٦٥ میں بیان ہوئے ہیں_

٢_ احکام خداوند متعال کے سامنے ہر لحاظ سے سر تسلیم خم کرنے اور اسکے مواعظ پر عمل کرنے کے نتیجے میں عظیم اجر الہی حاصل ہوتا ہے_و يسلموا تسليما ... و لو انّهم فعلوا ما يوعظون به ... و إذاً لاتيناهم من لّدنا اجراً عظيماً

٣_ جانبازی اور ہجرت (راہ خدا میں فداکاری اور

مشکلات برداشت کرنا) عظیم اجر الہی کا موجب ہے_*و لو انّھم فعلوا ما یوعظون ... و اذاً لاتیناھم من لدنا اجراً عظیماً یہ اس بنا پر ہے کہ "ما یوعظون" سے مراد وہی جہاد و ہجرت ہوں جو گذشتہ آیت میں بیان ہوئے ہیں_

٤_ ایمان میں ثابت قدم رہنے والے لوگ، خداوند متعال کے خاص اور عظیم اجر سے بہرہ مند ہوتے ہیں_

اشدّ تثبیتا_ و اذا لا تیناھم من لّدنا اجراً عظیماً مذکورہ بالا مطلبمیں "اذاً لا تیناھم"کو "اشدّ تثبیتاً"کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی قضاوت کو قبول کرنا ١

اجر: اجر کے مراتب ١، ٢، ٣، ٤; اجر کے موجبات ١، ٣، ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا موعظہ ٢; اللہ تعالی کی طرف سے اجر ١، ٣، ٤; اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا٢

ایثار: ایثار کا اجر ٣

ایمان: ایمان میں استقامت ٤

سر تسلیم خم کرنا: سر تسلیم خم کرنے کا اجر ٢

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنے کا ثواب ٢

صابرین: صابرین کا اجر و ثواب ٤

ہجرت: ہجرت کا اجر ٣

آیت(٦٨)

﴿ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا﴾

او رانھیں سیدھے راستہ کی ہدایت بھی کردیتے_

١_ الہی احکام و مواعظ پر عمل کرنے کے نتیجے میں صراط مستقیم کی طرف ہدایت پانا_

و لو انّهم فعلوا ما يوعظون به ... و لهديناهم صراطاً مستقيماً

٢_ صراط مستقیم پر چلنے اور ہدایت حاصل کرنے کے اسباب میں سے ایک قضاوت کیلئے پیغمبر اکرم(ص) کی طرف رجوع کرنا، آپ(ص) کے حکم پر راضی رہنا اور آپ(ص) کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہے_

حتّي يحكموك ... و لو انّهم فعلوا ما يوعظون به ... و لهدينا هم صراطاً مستقيماً یہ اس بنا پر ہے کہ "مايوعظون به ..."سے مراد وہی مسائل ہوں جو آیت نمبر ٦٥ میں بیان ہوئے ہیں یعنی پیغمبر(ص) کی حاکمیت اور... کو قبول کرنا_

٣_ صراط مستقیم تک رسائی; راہ خدا میں مشکلات برداشت کرنے، فداکاری و ایثار، ہجرت اور جاں نثاری کے زیر سایہ ہی امکان پذیر ہے_و لو انّا كتبنا ... و لو انّهم فعلوا ما يوعظون به ... و لهديناهم صراطاً مستقياً

یہ اس بنا پر ہے کہ "مايوعظون به"سے مراد وہی ہجرت و جہاد ہو کہ جس کا ذکر آیت نمبر ٦٦ میں کیا گیا ہے_

٤_ صراط مستقیم کی طرف ہدایت اور اس کا حصول، ایمان میں ثبات و پائیداری کا نتیجہ ہے_

و لو انّهم فعلوا ما يوعظون به لكان خيراً لهم و اشدّ تثبيتاً و اذاً ... و لهدينا هم صراطا مستقيماً

مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "و لهديناهم"کو "اشدّ تثبيتاً"کے نتیجہ کے طور پر لیا گیا ہے_

٥_ صراط مستقیم پر فائز ہونے میں ایک بڑی رکاوٹ، دنیا سے وابستہ ہونا، مواعظ الہی سے بے اعتنائی برتنا اور احکام پیغمبر اکرم(ص) کی پیروی نہ کرنا ہے_فلا و ربك ... و لو انّا كتبنا ... و لو انهم فعلوا ... و لهدينا هم صراطاً مستقيماً

٦_ خداوند متعال انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنے والا ہے_ و لهدينا هم صراطاً مستقيماً

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی قضاوت قبول کرنا ٢; آنحضرت (ص) کے حکم کی نافرمانی کرنا ٥; آنحضرت(ص) کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ٢

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا موعظہ ١; اللہ تعالی کی طرف سے ہدایت ٦

ایمان: ایمان میں استقامت کے اثرات ٤

ایثار: ایثار کے اثرات ۳

دنیا پرستي: دنیا پرستی کے اثرات ۵

سختي: سختی کے وقت استقامت ۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کے اثرات ۱

صراط مستقیم: ۱، ۲، ۳، ٤، ٦ صراط مستقیم کے موانع ۵

عصیان: عصیان کے اثرات ۵

ہجرت: ہجرت کے اثرات ۲

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۱، ۲، ۳، ٦، ٤; ہدایت کے موانع ۵

آیت(٦٩)

﴿ وَمَن يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَـئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاء وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَـئِكَ رَفِيقًا ﴾ اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ رہے گا جن پر خدا نے نعمتیں نازل کی ہیں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین او ریہی بہترین رفقاء ہیں۔

۱۔ انبیا (ع)، صدیقین، شہدا اور اعمال پر گواہ اور صالحین کی ہمراہی، خدا و رسول (ص) کی اطاعت کرنے کا اجر و ثواب ہے۔ و من يطع الله والرسول ... والصالحين "صدیق" یعنی بہت سچ بولنے والا، شاید اس کا مبالغہ ہونا، قول و فعل میں ان کی صداقت کی طرف اشارہ ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ صدیقین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے انبیاء (ع) کی تصدیق کي۔ اور شہداء سے مراد راہ خدا میں قتل ہونے والے یا انسانوں کے اعمال پر گواہ

افراد یا دین کے حقیقی علما ہیں_

۲_ خداوند متعال کی بارگاہ میں رسول خدا (ص) کا بلند مقام و مرتبہ_و من یطع اللہ والرّسول

اطاعت پیغمبر اکرم(ص) کا اطاعت خداوند متعال کے بعد قرار پانا، آنحضرت(ص) کی عظمت و مقام کو ظاہر کرتا ہے_

۳_ اطاعت رسول(ص) وہی اطاعت خدا ہے_و من یطع اللہ والرّسولّ

٤_ انبیاء (ع) ،صدیقین، شہداء اور صالحین کا عظیم نعمت الہی سے بہرہ مند ہونا_و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم ... والصالحین جملہ "انعم اللہ علیهم" میں اسم جلالہ "اللہ "کی تصریح، اس نعمت کی عظمت کی طرف اشارہ ہے_

٥_ انبیا (ع) ، صدیقین، شہداء اور صالحین صراط مستقیم پرچلنے والے اورہدایت خاص سے بہرہ مند افرادہیں_

و لهدیناهم صراطاً مستقیما_ و من یطع اللہ والرّسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم گذشتہ آیت کے پیش نظر جس میں اطاعت گذاروں کو، صراط مستقیم پرچلنے والا کہا گیا ہے اور اس آیت میں انہیں انبیا(ع) اور... کا ساتھی کہا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا (ع) اور... صراط مستقیم پرچلنے والے ہیں_

٦_ خدا و رسول(ص) کے پیروکار، جنت میں انبیا(ع) ، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ہم نشین ہوں گے_

و من یطع اللہ ... فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النّبیین ... والصالحین چونکہ انبیا(ع) کی ہم نشینی ان کے سب پیروکاروں کو دنیا میں نصیب نہیں ہو سکتی لہذا آخرت اور جنت میں ہی یہ ہم نشینی حاصلهوگي_

٧_ پیغمبرہونا، صدیق، شاہد اور صالح ہونا ایک بلند مقام و مرتبہ اور عظیم نعمت ہے_*فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النّبیین ... والصالحین یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "انعم اللہ علیهم" میں نعمت سے مراد مقام نبوت اور... ہو_

٨_ مقام و مرتبے کے لحاظ سے انبیاء (ع) کو صدیقین پر، صدیقین کو شہداء پر اور شہداء کو صالحین پر برتری حاصل ہے_فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من النّبیّین ... والصالحین

درجات کی ترتیب، آیت میں ذکر شدہ ترتیب سے ماخوذ ہے_

۹_ انبیا(ع)، صدیقین، شہدا اور صالحین کی ہم نشینی کا بہشت میں الہی نعمتوں میں سے ہونا_

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم یہ کہ انبیاء (ع) اور...کی ہم نشيني، خدا و رسول(ص) کے پیروکاروں کیلئے جزا شمار کی گئي ہے، اسی سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے_

۱۰_ انبیا(ع)، صدیقین، شہدا اور صالحین کا مقام و مرتبہ، خدا و رسول(ص) کے اطاعت گذاروں کے مقام و مرتبے سے بلند ہے_و من يطع الله والرّسول فاولئك ... الصالحين

۱۱_ انبیا(ع)، صدیقین، شہدا (اعمال پر گواہ افراد یا علما یا راہ خدا میں قتل ہونے والے افراد) اور صالحین کا بلند مقام و مرتبہ_فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النّبيين والصديقين والشهداء والصالحين

۱۲_ انبیا(ع)، صدیقین، شہدا اور صالحین، خدا و رسول(ص) کے اطاعت گذار بندوں کیلئے بہترین دوست اور ہمنشین ہیں_و من يطع الله و الرسول ... و حسن اولئك رفيقاً

۱۳_ انسان کے لیے اچھے دوست و ہمنشین کی بڑی قدر قیمت_و من يطع الله والرّسول ... و حسن اولئك رفيقاً

چونکہ انبیا (ع) اور...کے ساتھ رفاقت اور ہم نشینی کو اطاعت گزار بندوں کا اجر قرار دیا گیا ہے جس سے نیک افراد کے ساتھ رفاقت و ہم نشینی کی قدر و منزلت ظاہر ہوتی ہے_

۱٤_ رفیق اور دوست کے انتخاب کا معیار، صداقت، علم اور خیر و صلاح ہے_و حسن اولئك رفيقاً اس مطلب میں "شہدائ" سے مراد علما ہیں_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کا تقرب ۲; آنحضرت(ص) کی اطاعت ۳، ۶، ۱۰، ۱۲; آنحضرت (ص) کے فضائل ۲

اطاعت: اطاعت کی جزا ۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اطاعت ۱، ۳، ۶، ۱۲، ۱۰; اللہ تعالی کی نعمات ۷، ۹

انبیا (ع): انبیا کی ہم نشینی ۱، ۶، ۹، ۱۲;انبیا کے فضائل ۵، ٤، ۸،

۱۰، ۱۱
بہشت: بہشت کی نعمات ۹
دوست: دوست بنانے کا معیار ۱٤؛ دوست کی قدر و منزلت ۱۳
شہداء: شہداء کے فضائل ۱۱
صالحین: صالحین کی ہم نشینی ۱، ٦، ۹، ۱۲؛ صالحین کے فضائل ٤، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱
صداقت: صداقت کی اہمیت ۱٤
صدیقین: صدیقین کی ہم نشینی ۱، ٦، ۹، ۱۲؛ صدیقین کے فضائل ٤، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱
صراط مستقیم: ۵
صلاح: صلاح کی اہمیت ۱٤
علم: علم کی اہمیت ۱٤
علما: علما کے فضائل ۱۱
عمل: عمل پر گواہ افراد ۱۱؛ عمل پر گواہوں کی ہم نشینی ۱
گواہ: گواہوں کی ہم نشینی ٦، ۹، ۱۲؛ گواہوں کے فضائل ۵، ٤، ۸، ۱۰، ۱۱
گواہی: گواہی کی فضیلت ۷
مقرّبین: ۲
نبوّت: نبوت کی فضیلت ۷
نعمت: نعمت کے مشمولین ٤
ہدایت: خاص ہدایت کے مشمولین ۵
ہم نشین افراد: بہشت میں ہم نشین افراد ٦، ۹؛ ہم نشینوں کی قدر و قیمت ۱۳

آیت(۷۰)

﴿ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَكَفٰى بِاللهِ عَلِيمًا﴾

یہ اللہ کی طرف سے فضل و کرم ہے اور خدا ہرایک کے حالات کے علم کے لئے کافی ہے ـ

۱ـ انبیاء (ع) ، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ معاشرت اور ہم نشینی ایک بڑی فضیلت ہے ـ

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النّبيين ... ذلك الفضل من الله یہ اس بنا پر ہے کہ "ذلک" سے مراد وہ معیت و رفاقت ہو کہ جس کا ذکر گذشتہ آیت میں ہوا ہے اور بڑی فضیلت اس بنا پر ہے کہ جب "الفضل" ، "ذلک" کیلئے خبر ہو ـ

۲ـ انبیا(ع) ، صدیقین، شہدا اور صالحین کی ہم نشینی اور معاشرت، خدا و رسول (ص) کے اطاعت گذار بندوں کیلئے تفضل الہی ہے ـ فاولئك مع الّذين ... ذلك الفضل من الله

۳ـ انبیا(ع) ، صدیقین، شہدا اور صالحین کا خداوند متعال کے خاص تفضل سے بہرہ مند ہونا ـ

من النّبيين والصديقين ... ذلك الفضل من الله یہ اس بنا پر ہے کہ "ذلک" ، جملہ "الذین انعم اللہ علیہم" سے مستفاد انعام کی طرف اشارہ ہو ـ

٤ـ نبوّت، کامل صداقت، بندوں کے اعمال پر گواہ ہونا اور صالح ہونا خداوند متعال کا خاص فضل ہے ـ فاولئك ... ذلك الفضل من الله

۵ـ خداوند متعال "علیم" (بہت زیادہ جاننے والا) ہے ـ و كفى بالله عليما

٦ـ مطیع و اطاعت گذار بندوں اور تفضل الہی کی قابلیت رکھنے والے افراد کی تشخیص کیلئے علم خداوند متعال کا کافی ہونا ـ ذلك الفضل من الله و كفى بالله عليماً

۷ـ خداوند متعال کا، اپنے علم اور افراد کی قابلیت و لیاقت کی بنیاد پر ان پر تفضل کرنا ـ ذلك الفضل من الله و كفى بالله عليماً

آنحضرت(ص):

آنحضرت (ص) کی اطاعت ۲

اسماو صفات: علیم ۵

اقدار: ۱

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا علم۶، ۷; اللہ تعالی کا فضل۳، ۲، ٤، ۷; اللہ تعالی کی اطاعت ۲;اللہ تعالی کے فضل کے مشمولین ٦

انبیا(ع): انبیا(ع) کی ہم نشینی ۱، ۲;انبیا(ع) کے فضائل ۳

صالحین: صالحین کی ہم نشینی ۱، ۲;صالحین کے فضائل ۳

صداقت: صداقت کی فضیلت ٤

صدیقین: صدیقین کی ہم نشینی ۱، ۲;صدیقین کے فضائل ۳

گواہ: گواہوں کی ہم نشینی ۱، ۲;گواہوں کے فضائل ۳

گواہي: گواہی کی فضیلت ٤

لیاقت: لیاقت کی اہمیت ۷

مطیع افراد: ٦

نبوّت: نبوّت کی فضیلت ٤

آیت(۷۱)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ خُذُواْ حِذْرَكُمْ فَانفِرُواْ ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُواْ جَمِيعًا﴾

ایمان والو اپنے تحفظ کا سامان سنبھال لو اور جماعت جماعت یا اکٹھا جیسا موقع ہو سب نکل پڑو_

۱_ دفاع اور نبرد کیلئے گروہ گروہ کوچ کرنے یا اکٹھے نکل پڑنے اور جنگی وسائل و اسلحہ لیکر چلنے کا وجوب_

يا ايّها الذين امنوا خذوا حذركم فانفروا ثبات او انفروا جميعاً "حذر" اس چیز کو کہا جاتا ہے جسے انسان خطرات کے مقابلے میں امن کی خاطر استعمال میں لاتا ہے_ مثلاً جنگی اسلحہ وغیرہ اور "ثبات"، "ثبة" کی جمع ہے جس کا معنی دستہ اور گروہ ہے_ مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے جو آپ(ع) نے مذکورہ آیت کے بارے میں فرمایا: خذوا سلاحكم ... الثبات السّرايا والجميع العسكر [1] اپنا اسلحہ اٹھا لوا... "الثبات" سے مراد فوجی دستے ہیں اور "الجميع" سے مراد لشکر ہے_

۲_ اہل ایمان کے فرائض میں سے ہے کہ وہ عسکری آمادگی اور دشمن شناسی رکھتے ہوں_

يا ايها الذين امنوا خذوا حذركم فانفروا ثبات: او انفروا جميعاً اکٹھے یا گروہ گروہ کوچ کا انتخاب دشمن کے ساتھ مقابلے کی کیفیت کی تحقیق و جستجو کے بعد ہوتا ہے اور اس کا لازمہ پہلے دشمن کی شناخت کرنا ہے پھر اس کا سامنا کرنا ہے_

۳_ عسکری قوتوں کو اکٹھا کرنے اور انہیں جنگ کیلئے آمادہ کرنے کیلئے نظم و ضبط برقرار کرنا ضروری ہے_

يا ايها الّذين امنوا خذوا حذركم فانفروا ثبات: او انفروا جميعاً عسکری قوتوں کی تشکیل کے بارے میں فرمان الہی ایسے نظم و ضبط کے برقرار کرنے پر متفرع ہے کہ جس کے نتیجہ میں عسکری قوتوں کو اکٹھا کر کے آمادہ دفاع کیا جاسکتا ہے_

٤_ دشمن کے ساتھ نبرد و جنگ کیلئے حرکت کرنے سے پہلے جہادی قوتوں کو مکمل طور پر آمادہ کرنا ضروری ہے_

يا ايها الذّين امنوا خذوا حذركم فانفروا فائے عاطفہ کے ساتھ "انفروا" کا عطف، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے خود کو آمادہ ہونا چاہیئے (خذوا حذركم) اور اسکے بعد دشمن کی طرف حرکت کرنی چاہیے_

٥_ راہ خدا کے مجاہدین; انبیا (ع)، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ہم نشین ہیں_ فاولئك مع الذين انعم الله عليهم ... يا ايها الذين امنوا خذوا حذركم

٦_ جہاد کیلئے حرکت اور عسکری تیاري، خدا و رسول(ص) کی مکمل اطاعت کی علامت ہے_ و من يطع الله و الرّسول ... يا ايّها الّذين امنوا خذواحذركم فانفروا خدا و رسول(ص) کی اطاعت کو ضروری قرار دینے کے

---

۱) تفسیر تبیان ج۳ ص ۲۵۳، مجمع البیان ج۳ ص ۱۱۲ نور الثقلین ج ۱ ص ٥١٦ ح ٣٩٦، ٣٩٧.

بعد جہاد کے مسئلہ کو چھیڑنا، خدا و رسول(ص) کی اطاعت کے اہم موارد کی طرف اشارہ ہے_

۷_ جنگ و نبرد کی کیفیت اور حکمت عملی کی تعیین کرنا، مجاہد مؤمنین کے اختیار میں ہے_ فانفروا ثبات: او انفروا جمیعاً

دشمن کی طرف حرکت کرنے کا طریقہ معین نہ کرنا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دشمنان دین کے خلاف جنگ کا طریقہ کار اور حکمت عملی کا انتخاب خود مؤمنین کے اختیار میں ہے_

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) کی اطاعت ٦

احکام: ۱، ٤

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی اطاعت ٦

انبیا(ع) : انبیا(ع) کی ہم نشینی ٥

جنگ: جنگ کے احکام ۱، ٤; جنگی حکمت عملی ۷

دشمن شناسی: ۲

دفاع: دفاع کے احکام ۱

صالحین: صالحین کی ہم نشینی ٥

صدیقین: صدیقین کی ہم نشینی ٥

عسکری تیاری : ٢،٦ عسکری تیاری کی اہمیت ٣،٤

گواہ: گواہوں کی ہم نشینی ٥

مجاہدین: مجاہدین کے اختیارات ۷; مجاہدین کے فضائل ٥

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۲

واجبات: ۱

آیت(۷۲)

﴿ وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا﴾

تم میں ایسے لوگ بھی گھس گئے ہیں جو لوگوں کو روکیں گے او راگرتم پر کوئی مصیبت آگئي تو کہیں گے خدا نے ہم پر احسان کیا کہ ہم ان کے ساتھ حاضر نہیں تھے_

۱_ زمانہ پیغمبر اکرم(ص) کے بعض مسلمانوں کا جہاد میں شرکت کے سلسلے میں سستی کا مظاہرہ کرنا_ و ان منکم لمن لیبطئن

۲_ زمانہ پیغمبر اکرم(ص) کے بعض مسلمان، دوسرے مؤمنین کو جہاد میں شرکت کرنے سے روکتے تھے_

و ان منکم لمن لیبطئن راغب نے "مفردات"میں "لیبطئن"کو فعل متعدی لکھا ہے_

۳_ خداوند متعال کا ان لوگوں کی سرزنش کرنا جو جنگ میں شرکت کرنے سے سستی کرتے ہیں یا دوسروں کو اس سے روکتے ہیں_ و ان منکم لمن لیبطئن

٤_ جہاد سے تخلف کرنے والے سست عناصر کی نظر میں جنگ کی مشکلات سے بچنا ایک نعمت الہی ہے_

فان اصابتکم مصیبة قال قد انعم الله عليّ اذ لم اکن معهم شهیداً

٥_ جنگ کی مشکلات و مصائب سے بچنے کو نعمت شمار کرنا ایک ناپسندیدہ سوچ ہے_فان اصابتکم مصیبة قال قد انعم الله عليّ اذلم اکن معهم شهیداً

٦_ بعض لوگوں کا درپیش مصائب و مشکلات کی غلط تحلیل کرنا اور خداوند متعال کی نعمت و غیرنعمت میں تشخیص کرنے سے عاجز ہونا_فان اصابتکم مصیبة قال قد انعم الله علّي

۷_ رسول خدا(ص) کے ہمراہ جنگ میں شرکت نہ کرنے اور اسکے خطرناک نتائج سے محفوظ رہنے پر خوش ہونا، شرک ہے_

امام صادق(ع) نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ... فان اصابتکم مصیبة قالوا قد انعم الله عليّ اذ لم اکن معهم شهيداً و لو ان اهل السماء و الارض قالوا قد انعم الله علّی اذ لم اکن مع رسول الله (ص) لکانوا بذلك مشرکین ...[1] اگر اہل زمین و آسمان یہ کہیں کہ اللہ نے ہم پر احسان کیا کہ ہم رسول اللہ (ص) کے ساتھ نہیں تھے تو وہ ایسا کہنے کی وجہ سے مشرک ہوجائیں گے ... شرک سے مراد اسلام سے خارج ہوجانا نہیں بلکہ شیطان کی پیروی ہے جیسا کہ اصول کافی میں موجود روایت اس مطلب پر ناظر ہے_

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ١، ٢

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ٣; اللہ تعالی کی نعمات ٤

انسان: انسان کا ضعف ٦

جنگ: جنگ سے تخلف ٧;جنگ کی سختی ٤، ٥;جنگ میں سستی ٣

جہاد: جہاد سے تخلف کرنے والے ٤; جہاد سے ممانعت ٣،٢ ; جہاد میں سستی ١

خوشنودي: ناپسندیدہ خو_شنودی ٧

روایت: ٧

سختي: سختی سے اجتناب ٤، ٥

سستی: سستی پر سرزنش ٣

شرک: شرک کے موارد ٧

عقیدہ: باطل عقیدہ ٥

گریز کرنے والے: جہاد سے گریز کرنے والوں کا عقیدہ ٤

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ١، ٢; مسلمانوں میں سستی ١

معیار: ناپسندیدہ معیار ٦

---

١)تفسیر عیاشی ج ١،ص٢٥٧ح ١٩١،نور الثقلین ج ١ ، ص٥١٦ح ٣٩٨،تفسیر برہان ج ١ ص ٣٩٣ ح ٣،٢، ٤.

آیت(۷۳)

﴿ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ اور اگر تمھیں خدائي فضل و کرم مل گیا تو اس طرح جیسے تمھارے ان کے درمیان کبھی دوستی ہی نہیں تھی کہنے لگیں گے کاش ہم بھی ان کے ساتھ ہوتے اور کامیابی کی عظیم منزل پر فائز ہو جاتے _

۱_ جہاد میں فتح و کامیابی اور غنیمت حاصل ہونا، فضل الہی ہے_خذوا حذركم فانفروا ... و لئن اصابكم فضل من الله اس آیت میں "فضل"کا مورد نظر مصداق، غنیمت اور فتح ہے_

۲_ جہاد سے تخلف کرنے والے، مجاہدین کی شکست و فتح کے مقابلے میں دوغلا موقف اختیار کرتے تھے_

فان اصابتكم مصيبة قال قد انعم الله عليّ ... و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ ... يا ليتنى كنت معهم

۳_ فتح کو دیکھ کر، مجاہدین کے ہمراہ ہونے کی آرزو کرنا اور شکست کے بعد جہاد کو ترک کرنے پر خوش ہونا، ایک ناپسندیدہ فعل و عادت ہے_فان اصابتكم مصيبة ... و لئن اصابكم فضل من الله ... يا ليتنى كنت معهم

٤_ شکست اور فتح کے وقت دوغلا رویہ اپنانے اور جہاد سے تخلف کرنے کا ایک سبب دنیا پرستی ہے_

قد انعم الله عليّ اذ لم اكن معهم شهيداً ... يا ليتنى كنت معهم فافوز جملہ "یا لیتنی..." اور "قد انعم الله..." سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے مال و دولت کے حصول یا اس سے محرومیت سے ہی جہاد سے تخلف کرنے والے سست عناصر کے طرز عمل کا تعین ہوتا ہے_

۵_ مجاہدین کی فتح و کامیابی کا سرچشمہ خداوند متعال ہے

اور اسکی ذات اس سے پاک و منزہ ہے کہ وہ مجاہدین کو شکست سے دوچار کرے_فان اصابتكم مصيبة ... و لئن اصابكم فضل من الله

٦_ جہاد سے گریز کرنے والے، مجاہدین کی فتح و کامیابی کے بعد اس طرح باتیں کرتے ہیں گویا ان کا مجاہدین سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور وہ جنگ و جہاد سے کسی قسم کی اطلاع نہیں رکھتے_و انّ منكم لمن ليبطئن ... و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ كان لم تكن بينكم و بينه مودّة

٧_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ آپس میں دوستانہ روابط برقرار کریں_ كان لم تكن بينكم و بينه مودّة

٨_ جہاد سے تخلف کرنے والے لوگوں کا درپیش حوادث اور مجاہدین کے مقابلے میں، خودپسندی اور بے حسی کا مظاہرہ کرنا_فان اصابتكم مصيبة قد انعم الله عليّ ... و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ كان لم تكن بينكم و بينه مودّة يا ليتنى ... فافوز

٩_ جہاد سے تخلف کرنے والے لوگ، دینی معاشرے اور اس میں موجود مودّت و محبت آمیز رشتوں سے غافل ہوتے ہیں_و ان منكم لمن ليبطئن ... كان لم تكن بينكم و بينه مودّة

١٠_ جہاد سے تخلف کرنے والوں کا جنگی غنائم سے محروم رہ جانے پر افسوس اور حسرت کرنا_
و لئن اصابكم فضل من الله ليقولن ... يا ليتنى كنت معهم فافوز فوزاً عظيما

١١_ دنیا طلب مسلمان، ظاہری فتح کے ذریعے مال غنیمت کے حصول کو فوز عظیم (بڑی کامیابی) شمار کرتے ہیں_
و لئن اصابكم فضل من الله ليقولنّ ... فافوز فوزاً عظيماً

آرزو: ناپسندیدہ آرزو ٣

اجتماعی روابط: ٧ اجتماعی نظام: ٧

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا فضل ١

جنگ: جنگی غنیمت ١، ١١؛ جنگی غنیمت سے محرومیت ١٠

جہاد: جہاد سے تخلف کرنے والوں کا تکبّر ۸;جہاد سے تخلف کرنے والوں کا نفاق ۲، ٦;جہاد سے تخلف کرنے والوں کی حسرت ۱۰;جہاد سے تخلف کرنے والوں کی محرومیت ۱۰;جہاد سے تخلف کرنے والے ۹;جہاد سے تخلف کے اسباب ٤;جہاد میں فتح ۱

دنیاطلبي: دنیا طلبی کے اثرات ٤

کامیابی : کامیابی کا سرچشمہ ٥

گریز کرنے والے: گریز کرنے والوں کا تکبّر ۸; گریز کرنے والوں کا نفاق ۲، ٦; گریز کرنے والوں کی حسرت ۹، ۱۰; گریز کرنے والوں کی محرومیت ۱۰

مجاہدین: مجاہدین اور گریز کرنے والے ٦;مجاہدین کی شکست ۲; مجاہدین کی فتح ۲،٥;مجاہدین کی ہم نشینی ۳

مسلمان: مسلمان اوردنیاطلبي، ۱۱

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۷;مؤمنین کے ساتھ رابطہ ۷

نفاق: نفاق کے اسباب ٤

آیت(۷۴)

﴿ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالآخِرَةِ وَمَن يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُقْتَلْ أَو يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

اب ضرورت ہے کہ راہ خدامیں وہ لوگ جہاد کریں جو زندگانی دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں او رجو بھی راہ خدا میں جہاد کرے گا وہ قتل ہوجائے یا غالب آجائے دونوں صورتوں میں ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے _

۱_ دنیا پرست اور خودپسند لوگ راہ خدا میں لڑنے کي توانائي و لیاقت نہیں رکھتے_

و انّ منکم لمن لیبطّئنّ ... فلیقاتل فی سبیل اللہ الّذین

خداوند متعال نے فقط آخرت کو دوست رکھنے والے مسلمانوں سے راہ خدا میں جہاد کرنے کا تقاضا کیا ہے جبکہ جہاد سب مسلمانوں پر واجب ہے_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا پرست لوگ نہ تو راہ خدا میں جہاد کی لیاقت رکھتے ہیں اور نہ توانائي، "فلیقاتل"میں کلمہ "فا" اس معنی پر واضح طور پر دلالت کر رہا ہے_

۲_ فقط دنیا سے روگردان آخرت طلب لوگ ہی راہ خدا میں جنگ کرنے کی صلاحیت و توانائي رکھتے ہیں_

فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ

۳_ دنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت اندیشی ، راہ خدا کے مجاہدین کی خصوصیت ہے_

فلیقاتل فی سبیل اللہ الّذین یشرون الحیوۃ الدنیا بالاخرۃ

٤_ راہ خدا میں جہاد اور دنیا پرستی کے درمیان تضاد ہے_فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ

۵_ عام جنگوں کے مقابلے میں اسلامی جہاد کی خصوصیت اس کا راہ خدا میں ہونا ہے_فلیقاتل فی سبیل اللہ ... و من یقاتل فی سبیل اللہ

٦_ دنیا و آخرت کے بارے میں غلط تحلیلکا نتیجہ، جہاد سے تخلف کرنا ہے_فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ

۷_ دنیا کی نسبت اخروی زندگی کی برتری اور اصالت _الّذین یشرون الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ چونکہ ضرورت کے وقت، اخروی حیات کی خاطر دنیوی زندگی سے صرف نظر کرنا پڑتا ہے ا،س سے اخروی زندگی کی اصالت معلوم ہوتی ہے_

۸_ راہ خدا میں جنگ و جہاد کے نتیجے میں اخروی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں_فلیقاتل فی سبیل اللہ الّذین یشرون الحیوۃ الدینا بالآخرۃ

۹_ جہاد سے تخلف، آخرت کی تباہی کا باعث بنتا ہے_و انّ منکم لمن لیبطئنّ ... فلیقاتل فی سبیل اللہ الّذین یشرُون الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ جملہ "فلیقاتل فی سبیل اللہ ..."کا مفہوم یہ ہے کہ اگر شرائط کے باوجود مسلمان جہاد کو ترک کردیں اور فقط دنیوی زندگی پر اکتفا کرلیں تو وہ

آخرت حاصل نہیں کرسکے اور در حقیقت اپنی آخرت کو تباہ کرچکے ہیں_

۱۰_ راہ خدا کے مجاہدین خواہ قتل ہوجائیں یا فتح مند، عظیم اجر الہی سے بہرہ مند ہوں گے_و من يقاتل فى سبيل الله فيقتل او يغلب فسوف نؤتيه اجراً عظيماً

۱۱_ فتح مند ہونے والے اور شہید ہوجانے والے مجاہدین کے اجر و ثواب کا مساوی ہونا_فيقتل او يغلب فسوف نؤتيه اجراً عظيماً

۱۲_ راہ خدا کے مجاہدین ہرگز مغلوب نہیں ہوتے خواہ قتل ہی کیوں نہ ہوجائیں *_فيقتل او يغلب

ہوسکتا ہے "یُغلصب" (مغلوب ہونا) کی جگہ "یُقتل" کا استعمال مندرجہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو_

آخرت طلب لوگ: آخرت طلب لوگوں کی لیاقت ۲

اجر: اجر کے مراتب ۱۰; اخروی اجر ۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اجر ۱۰

جہاد: جہاد اور دنیا پرستی ٤;جہاد سے تخلف ٦;جہاد سے تخلف کے اثرات ۹;جہاد کا اجر ۸;جہاد کی اہمیت ۲;جہاد کی قدر و قیمت ۵ ;جہاد کے موانع ۱

حیات: اخروی حیات کی قدر و قیمت ۷;دنیوی حیات کی قدر و قیمت ۷

دنیا طلب لوگ: دنیا طلب لوگوں کی کمزوری ۱

ذلت: اخروی ذلت کے اسباب ۹

سبیل اللہ : ۱، ۲، ۳، ٤، ۸، ۱۰، ۱۲ سبیل اللہ کی قدر و قیمت ۵

شہدا: شہدا کا اجر و ثواب ۱۱

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ۵

قدر و قیمت کی تعیین:

قدر و قیمت کی غلط تعیین کے اثرات ٦

مبارزت: مبارزت کا اجر ٨

مجاہدین: ٢ مجاہدین کا اجر ١٠، ١١; مجاہدین کا زُھد ٣; مجاہدین کی آخرت طلبی ٣; مجاہدین کی دور اندیشی ٣; مجاہدین کی صفات ٣; مجاہدین کی فتح ١٢; مجاہدین کے فضائل ١٢ نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجي: ٦

آیت(٧٥)

﴿ وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴾ اور آخر تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے جہاد نہیں کرتے ہو جنھیں کمزور بنا کر رکھا گیا ہے اور جو برابر دعا کرتے ہیں کہ خدایا ہمیں اس قریہ سے نجات دے دے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے کوئي سرپرست اور اپنی طرف سے مددگار قرار دے دے _

١_ راہ خدا میں جہاد کا واجب ہونا_ و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ

٢_ مستضعفین کی نجات کیلئے جنگ و جدوجہد کرنے کا واجب ہونا_ و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین

آیت کے ذیل کے قرینے سے مستضعفین کیلئے جنگ سے مراد، انہیں ظالموں کے چنگل سے نکالنے کیلئے جنگ کرنا ہے_ مذکورہ بالا مطلب میں "المستضعفین" کو "اللہ" پر عطف کیا گیا ہے_

٣_ راہ خدا میں اور مستضعفین کی نجات کیلئے جہاد سے

تخلف کرنے والے افراد کی خداوند متعال کی طرف سے سرزنش_ و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل الله والمستضعفین

٤_ راہ خدا میں جہاد کے مصادیق میں سے ایک، موحد مستضعفین کی نجات کیلئے جنگ کرنا ہے_

و مالکم لاتقاتلون فی سبیل الله والمستضعفین راہ مستضعفین سے مراد ان کی نجات ہے_ بنابراین "المستضعفین"، "سبیل الله "پر عطف ہے اور یہ عام پر خاص کا عطف ہے_ چونکہ جو کچھ حکم خدا وند متعال سے انجام پاتا ہے وہ "سبیل الله "سے باہر نہیں ہوسکتا_

٥_ ظلم و ستم میں پسے ہوئے عورتیں، مرد اور بچے، مستضعفین کے مصادیق میں سے ہیں_ والمستضعفین من الرجال والنساء والولدان الّذین یقولون ربّنا اخرجنا من هذه القریة الظالم ا هلها

٦_ کفر و شرک کے ماحول سے بچوں کو دور رکھنا اور نجات دلانا، مؤمنین کے فرائض میں سے ہے_ والولدان ... الظالم اهلها

٧_ مختلف قوتوں کو اکٹھا کرنے کیلئے قرآن کا انسانی احساسات سے استفادہ کرنا_ و مالکم لاتقاتلون فی سبیل الله و المستضعفین من الرجال والنساء والولدان

٨_ ظلم و ستم پر مبنی ماحول میں زندگی گذارنے کا ناروا ہونا_ یقولون ربّنا اخرجنا من هذه القریة الظالم ا هلها

جملہ "الظالم اهلها" کے ظاہر سے پتہ چلتا ہے کہ مستضعفین کے قریہ سے نکلنے کی خواہش کی اصلی علت، اس قریہ کے رہنے والوں کا ظالم ہونا ہے نہ یہ کہ وہ ظلم و ستم کا نشانہ ہیں اگرچہ مجموعی طور پر آیت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان پر ظلم ہورہا ہے_

٩_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا کفار مکہ کے ظلم و ستم کے تحت تسلط ہونا_ و ما لکم لاتقاتلون فی سبیل الله و المستضعفین ... یقولون ربّنا اخرجنا من هذه القریة الظّالم اهلها بہت سے مفسرین کی رائے ہے کہ مذکورہ آیت ان مسلمانوں کے بارے میں ہے جو فتح مکہ سے پہلے وہاں تھے اور جنہیں ہجرت سے روکا جا رہا تھا_

١٠_ مکہ کے مظلوم و مستضعف مسلمانوں کا اپنے حاکم کے

ظلم و ستم سے نجات پانے کیلئے اپنے پروردگار کے حضور دعا کرنا_ والمستضعفين ... الّذين يقولون ربّنا اخرجنا من هذه القرية الظّالم اهلها

۱۱_ ظلم و ستم کے تحت زندگی گذارنے والے خداپرست مستضعفین کے بارے میں اسلامی معاشرے کی بین الاقوامی ذمہ داري_ و مالكم لاتقاتلون فى سبيل الله والمستضعفين ... الّذين يقولون ربّنا اخرجنا من هذه القرية الظّالم اهلها

۱۲_ موحّد مستضعفین کی نجات کیلئے ابتدائي جہاد کا جواز_ ما لكم لاتقاتلون فى سبيل الله والمستضعفين ... الّذين يقولون ربّنا اخرجنا من هذه القرية ا لظالم اهلها

۱۳_ کمزور لوگوں پر جابرانہ تسلط کی ممانعت_ والمستضعفين ... اخرجنا من هذه القرية الظّالم اهلها

"استضعفہ"یعنی اُسے ضعیف و کمزور جان کر اس پر مسلط ہوگیا_ چونکہ ضعیف کرنے والے ظالم شمار کئے گئے ہیں اس سے اس فعل کی حرمت و ممانعت ظاہر ہوتی ہے_

۱٤_ افرادی قوت اور کمان، ظالموں کے خلاف جدوجہد کی دو بنیادی شرائط ہیں_ اخرجنا من هذه القرية الظّالم اهلها و اجعل لنا من لدنك وليّاً واجعل لنا من لدنك نصيراً

۱٥_ صدر اسلام کے مستضعف مسلمانوں کا، مکہ کے کفر پیشہ ظالموں سے نجات پانے کیلئے خداوند متعال کی طرف سے افرادی قوت اور کمانڈر مہیا کرنے کی درخواست کرنا_ واجعل لنا من لدنك ولياً واجعل لنا من لدنك نصيراً

۱٦_ خداوند متعال کی بارگاہ میں دعا، مشکلات سے نجات پانے کا راستہ ہموار کرتی ہے_ واجعل لنا من لدنك وليّاً واجعل لنا من لدنك نصيراً

۱۷_ ربوبیت خداوند متعال کی طرف توجّہ کا آداب دعا میں سے ہونا_ ربّنا اخرجنا ... واجعل لنا من لدنك ولياً واجعل لنا من لدنك نصيراً

۱۸_ مستضعفین مکہ کی نجات کیلئے خداوند متعال کی طرف سے جہاد کا حکم صادر ہونے کے ہمراہ ان کی دعا قبول ہونا_ و ما لكم لاتقاتلون ... الذين يقولون ربّنا اخرجنا

۱۹_ اسلام کا آزادی بخش لشکر، موحّد مستضعفین کی نجات کیلئے نصرت الہی ہے_

وما لكم لاتقاتلون ...واجعل لنا من لدنك نصيراً

۲۰_ الہی رہبروں کی ولایت قبول کرنے کے نتیجے میں خداوند متعال کی نصرت و امداد کا آنا_ *

و اجعل لنا من لدنك و لياً و اجعل لنا من لدنك نصيراً

تعیین "وليّ"کا تعیین "نصیر"پر مقدم ہونا مذکورہ بالا مطلبکی طرف اشارہ ہوسکتا ہے_

احساسات : احساسات کا کردار۷

احکام: ۱، ۲، ۱۲

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۰، ۱۵، ۱۸

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی امداد ۱۹، ۲۰; اللہ تعالی کی ربوبیت ۱۷; اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ۳

بچہ: مظلوم بچہ ۵ بچے کی نجات ٦

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۷

جنگ: جنگ کے احکام ۲

جہاد: ابتدائي جہاد ۱۲ ;جہاد کا وجوب ۱، ۲;جہاد کے احکام ۱۲، ۱; جہاد کے موارد ٤

حکومت: ظالمانہ حکومت ۱۳

دارالکفر: دارالکفر سے نجات ٦;دارالکفر میں زندگی ۸

دعا: دعا کی استجابت ۱۸ ;دعا کے آداب ۱۷; ظلم سے نجات کی دعا ۱۰، ۱۵

ذکر: ذکر کی اہمیت ۱۷

سبیل اللہ : ۱، ۳،٤، ۱۸

سپاہ اسلام: ۱۹

سختي: سختی کو آسان کرنے کا پیش خیمہ ١٦

ظالمین: ظالمین کے خلاف جدوجہد کی شرائط ١٤

عورت :

مظلوم عورت ٥

قیادت: دینی قیادت کی ولایت ٢٠

کفار: کفار اور مسلمان ٩;کفار مکہ کا ظلم ٩، ١٥

مبارزت: مبارزت میں طاقت ١٤;مبارزت میں کمان ١٤

گریز کرنے والے: گریز کرنے والوں کی سرزنش ٣

مرد: مظلوم مرد ٥

مستضعفین: ٥ مستضعفین کا جہاد ١٨; مستضعفین کی دعا ١٠، ١٥; مستضعفین کی نجات، ٢، ٣، ٤، ١٢، ١٩; مستضعفین مکہ کی دعا ١٨ ;مظلوم مستضعفین ١١

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ٩; مسلمانوں کی دعا ١٠، ١٥;مکہ کے مسلمان ١٠

معاشرہ: اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ١١

مناجات: مناجات کے اثرات ١٦

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ٦

واجبات: ١،٢

آیت (٧٦)

﴿الَّذِينَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُواْ أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا﴾

ایمان والے ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ ہمیشہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں لہذا تم شیطان کے ساتھیوں سے جہاد کرو بیشک شیطان کا مکر بہت کمزور ہوتا ہے _

١_ حقیقی مؤمنین کی واضح خصوصیات میں سے ایک راہ خدا میں لڑنا ہے_ الّذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ

٢_ راہ خدا میں جنگ کرنا، ایمان کی نشانیوں میں سے

ہے_ الذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ

٣_ کفار کا طاغوت کی راہ میں لڑنا اور جنگ کرنا_ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت

٤_ طاغوت کے ہم رکاب جنگ کرنا، کفر کی علامت ہے_ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت

٥_ طاغوت کو تقویت پہنچانا، کفار کی خصوصیات میں سے ہے_ والّذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت

٦_ شیطان کے حامیوں (کفار و طاغوت) کے ساتھ جنگ کرنا واجب ہے_ والّذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشّیطان

٧_ طاغوت اور اس کیلئے راہ ہموار کرنے والے، شیطان کے دوست اور حامی ہیں_ والّذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطّاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان "فقاتلوا" میں فائے تفریع کے قرینے سے شیطان کے اولیاء سے مراد کفار اور طاغوت ہیں_ یاد رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں شیطان کو غیر طاغوت کے طور پر لیا گیا ہے_

٨_ خدا کی راہ اور طاغوت و شیطان کی راہ میں تضاد ہے_ الّذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والّذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطّاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان

٩_ طاغوت، شیطان ہیں اور کفار ان کے مددگار و حامی ہیں_ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطّاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ شیطان سے مراد وہی طاغوت ہو_ اس صورت میں فائے تفریع کے قرینے سے، اولیائے شیطان سے مراد کفار ہوں گے_

١٠_ شیطان کے دوستوں (کفار و طاغوت) کے ساتھ جنگ کرنا، راہ خدا میں لڑنے کا واضح مصداق ہے_
الّذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ ... فقاتلوا اولیاء الشیطان

١١_ شیاطین اور طاغوت کے حیلوں و منصوبوں کی بنیاد کا کمزور و سست ہونا_ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت ... انّ کید الشیطان کان ضعیفاً

١٢_ مؤمنین کے حوصلے بلند کرنے کیلئے دشمن کی کمزوریوں کو بیان کرنا، قرآنی روش ہے_

الّذين امنوا يقاتلون فى سبيل الله ... فقاتلوا اولياء الشيطان انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً جہاد كے حكم كے بعد شيطانى حيلوں اور تدبيروں كے كمزور ہونے كى ياددلانے كا مقصد كفار كے ساتھ لڑنے ميں مسلمانوں كے حوصلوں كو بلند كرنا اور ان كى پريشانى كو ختم كرنا ہے_

١٣_ شياطين كا ہميشہ مؤمنين كے خلاف مكر و فريب اور سازش كرنے ميں مصروف رہنا_ ان كيد الشيطان كان ضعيفاً

١٤_ فتح اور شكست ميں جنگى طريقہ كار اور منصوبہ بندى كا بنيادى اور اہم كردار_ انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً جو خداوند متعال نے كفار كے مقابلے ميں مؤمنين كو حركت ميں لانے كيلئے كفار كے منصوبوں كے كمزور و ناتوان ہونے كى يادہانى كرائي ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے كہ جنگى طريقہ كار اور منصوبہ بندي، فتح و كامرانى ميں اہم كردار ادا كرتى ہے_

١٥_ طاغوت كے محاذپر جنگ وپيكار كرنے والے كفار كا ضعيف و ناتوان ہونا_ والذين كفروا يقاتلون فى سبيل الطاغوت ... انّ كيد الشيطان كان ضعيفاً

احكام:٦

ايمان: ايمان كى علامتيں ٢

جنگ: جنگ كے احكام٦;ناپسنديدہ جنگ ٣

جہاد: جہاد سے تخلف كرنے والے ٣; جہاد كے اثرات ٢; جہاد كے موارد ١٠

حوصلہ بلند كرنا: حوصلے بلند كرنے كے اسباب ١٢

دشمن: دشمن كى كمزورى بيان كرنا ،١٢

سبيل اللہ : ١،٢،١٠ سبيل اللہ اور شيطان ٨; سبيل اللہ اور طاغوت ٨

شكست: شكست كے اسباب ١٤

شياطين: شياطين كا مكر١٣; شياطين كى سازش ١١، ١٣; شياطين كے خلاف جنگ ٦

شيطان: شيطان كے دوست ٧; شيطان كے دوستوں كے خلاف جنگ ١٠

طاغوت: راہ طاغوت ميں جنگ ٣، ٤، ١٥;طاغوت كى تقويت

۵;طاغوت کی سازش ۱۱;طاغوت کی شیطنت ۹; طاغوت کے خلاف جنگ ۱۰; طاغوت کے خلاف مبارزت ٦;طاغوت کے دوست ۷

فتح: فتح کے اسباب ١٤

کفار: کفار اور طاغوت ۹;کفار کی جنگ ۳;کفار کی خصوصیت ۵; کفار کی کمزوری ۱۵;کفار کے خلاف مبارزت ٦;کفار کے ساتھ جنگ ۱۰

کفر: کفر کی علامتیں ٤

مبارزت : مبارزت کی روش کا کردار ١٤

مؤمنین: مؤمنین اور شیاطین ۱۳; مؤمنین کا جہاد ۱;مؤمنین کی صفات ۱

واجبات: ٦

آیت(۷۷)

﴿ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّواْ أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُواْ الصَّلوةَ وَآتُواْ الزَّكَوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً وَقَالُواْ رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلا أَخَّرْتَنَا إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ قُلْ مَتَاعُ الدَّنْيَا قَلِيلٌ وَالآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَى وَلاَ تُظْلَمُونَ فَتِيلاً ﴾ کیا تم نے لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو ، زکوۃ ادا کرو (تو بے چین ہو گئے) اور جہاد واجب کردیا گیا تو ایک گروہ لوگوں (دشمنوں) سے اس قدرڈرتا تھا جیسے خدا سے ڈرتا ہو یا اس سے بھی کچھ زیادہ اور یہ کہتے ہیں کہ خدا یا اتنی جلدی کیوں جہاد واجب کردیا کاش تھوڑی مدت تک اور ٹال دیا جاتا پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ دنیا کا سرمایہ بہت تھوڑا ہے اور آخرت صاحبان تقوي کے لئے بہترین جگہ ہے اور تم پر دھاگہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا _

۱_ پیغمبر(ص) مسلمانوں کو مکہ میں کفار کے ساتھ مسلح جنگ سے روکتے تھے_الم تر الى الّذين قيل لهم كفّوا ايديكم

جو کچھ اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے اسکے مطابق مکہ میں مسلح جنگ سے یہ نہی ہجرت رسول خدا سے پہلے کی گئي تھي_

٢_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا جہاد اور مسلح جنگ کا حکم صادر ہونے سے پہلے کفار کے ساتھ لڑنے کا مطالبہ کرنا_الم تر الی الذین قیل لهم کفّوا ایدیکم ... فلما کتب علیهم القتال

جملہ " فلما کتب "سے معلوم ہوتا ہے کہ "کفّوا" سے مراد، مسلح جنگ سے روکنا ہے_

٣_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، کفار کے ساتھ جنگ کا راستہ ہموار ہونے سے پہلے ہی ان کے ساتھ لڑنے کے خواہشمند تھے_الم تر الی الذین قیل لهم کفّوا ایدیکم جیساکہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ"فلما کتب ..."کا معنی حکم جہاد کا صادر ہونا ہے_ اور ہوسکتاکہ اس سے مراد، جہادکی زمینہموار ہونا اور جہادکی شرائط فراہم ہونا ہو_یعنی جب پیغمبراکرم (ص) نے مسلمانوں کو جہادکی دعوت دي ...

٤_ نماز قائم کرنا اورزکات ادا کرنا ضروری ہے_الم تر الی الذین قیل لهم کفّوا ایدیکم و اقیموا الصلوة واتوا الزکوة

٥_ اسلام میں عبادي و اقتصادي مسائل کا باہمی رابطہ_اقیموا الصلوة واتوا الزکوة

٦_ دیگر انفرادي و اجتماعی عبادات کی نسبت نماز قائم کرنے اورزکات ادا کرنے کی زیادہ اہمیت ہے_

قیل لهم کفّوا ایدیکم و اقیموا الصلوة واتوا الزکوة چونکہ واجبات میں سے فقط نماز اورزکوة کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جبکہ اس وقت یقیناً دیگر امور بھی واجب تھے_

٧_ جہادکی تشریع پر نماز و زکات کی تشریع کا مقدم ہونا_الم تری الی الّذین ... اقیموا الصلوة واتوا الزکوة فلّما کتب علیهم القتال یہ اس بنا پر ہے کہ "فلما کتب"سے مراد جہاد کا اصل وجوب ہو نہ کہ اس کیلئے زمینہموار ہونا_

٨_ جہاد و فداکاری کیلئے آمادگی اور خودسازی میں زکات کی ادائیگی اور نماز کے قائم کرنے کا کردار_

الم تر الی الّذین قیل لهم کفّوا ایدیکم و اقیموا الصلوة و اتوالزکوة فلمّا کتب علیهم القتال

مسلح جنگ سے روکنے کے بعد نماز قائم کرنے اورزکات ادا کرنے کے بارے میں حکم خداوند متعال کا نازل ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب تک معاشرے میں اقامہ نماز اور ادائے زکوة پوری طرح رائج نہ ہوجائے جہاد و مبارزت کی

شرائط فراہم نہیں ہوتیں_

۹_ جہاد اور مبارزت کی ضروری شرائط میں سے ایک دینی معاشرے میں خدا کی عبادت و بندگی کی روح کو اجاگر کرنا ہے_ قیل لهم كفّوا ايديكم و اقيموا الصلوة واتوا الزكوة

۱۰_ جہاد و مبارزت کیلئے ہر دینی معاشرے میں مال و دولت کے ایثار اور ناداروں کی اقتصادی حالت درست کرنے کا جذبہ پیدا کرنا ضروری شرائط میں سے ہے_ كفوا ايديكم و اقيموا الصلوة و اتوا الزكوة

۱۱_ کفار کے ساتھ لڑنے سے پہلے خودسازی کرنے کی ضرورت_ و اقيموا لصلوة و اتوا الزكوة فلما كتب عليهم القتال

۱۲_ زکات کی نسبت، نماز کو زیادہ اہمیت حاصل ہے_* و اقيموا الصلوة و اتوا الزكوة آیت میں زکات پر نماز کو مقدم کرنا ہوسکتا ہے نماز کی زیادہ اہمیت کی طرف اشارہ ہو_

۱۳_ صدر اسلام میں جہاد و مبارزت کا ادعا کرنے والے بعض افراد کا جہاد کے فرمان سے خوف زدہ ہوجانا_

فلما كتب عليهم القتال اذا فريق منهم يخشون النّاس كخشية الله او اشد خشية

۱۴_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، دشمن کے ساتھ جنگ و جہاد سے اس طرح خوف زدہ تھے جس طرح خوف خدا رکھنے والے خدا سے ڈرتے ہیں_ اذا فريق منهم يخشون النّاس كخشية الله مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "کخشیۃ اللہ"، "یخشون" کے فاعل کیلئے حال ہو تو اس صورت میں ایک مضاف مقدر ہے اور تقدیر میں جملہ یوں ہوگا_ یخشون النّاس مثل اہل خشیۃ اللہ

۱۵_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، خوف خدا رکھنے والوں کے خوف سے بھی زیادہ دشمن کا مقابلہ کرنے سے خوف زدہ تھے_ اذا فريق منهم يخشون النّاس ... او اشدّ خشيةً "او اشدّ خشیۃ" میں "او" تقسیم کیلئے ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جنگ سے خوف زدہ مسلمانوں کے دو گروہ تھے_

۱۶_ صدر اسلام کے بعض مسلمان جس طرح خداوند متعال سے ڈرتے تھے، اسی طرح دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈرتے تھے_

اذا فريق منهم يخشون النّاس كخشية الله مذکورہ بالا مطلب میں "كخشية الله "کو مفعول مطلق محذوف کی صفت کے طور پر لیا گیا ہے اور "خشية"کا فاعل ایک ضمیر ہے جو "فریق"کی طرف پلٹ رہی ہے یعنی "يخشون النّاس مثل خشيتهم من الله "_

١٧_ صدر اسلام کے بعض مسلمان، خوف الہی سے زیادہ جنگ کے خوف میں بتلا تھے_ يخشون النّاس كخشية الله او اشدّ خشية

١٨_ صدر اسلام کے بہت سے مسلمان حکم جہاد کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور دشمن کے ساتھ جنگ کیلئے آمادہ ہوگئے تھے_اذا فريق منهم يخشون النّاس

١٩_ خوف خدا اور دشمن سے نہ ڈرنا، صدر اسلام کے بہت سے مسلمانوں کی خصوصیت تھي_ اذا فريق منهم يخشون النّاس كخشية الله

٢٠_ لوگوں کو جہاد سے روکنے والے عوامل میں سے ایک غیر خدا سے ڈرنا ہے_ يخشون النّاس كخشية الله

٢١_ دشمنوں کا مقابلہ کرنے سے ڈرنے والے مسلمانوں کی سرزنش_ فلما كتب عليهم القتال اذا فريق منهم يخشون النّاس

٢٢_ خداوند متعال کی ذات اس قدر بلند و بالا مقام کی حامل ہے کہ جس کے سامنے ہی خوف و خشیت سزاوار ہے_
اذا فريق منهم يخشون الناس كخشية الله او اشدّ خشية تعظیم سے آمیختہ خوف کو "خشية"کہتے ہیں_ یعنی کسی شخص یا چیزکی عظمت اس سے خوف زدہ ہونے کا باعث بن جائے تو کہا جاتا ہے کہ یہ اس سے "خشیت " رکھتا ہے اور غیر خدا سے ڈرنے پر خداوند متعال کا مذمت کرنا دلالت کرتا ہے کہ فقط اسی سے "خشیت "رکھنی چاہیئے_

٢٣_ بعض مسلمانوں کا فرمان جہادپر اعتراض کرنا اور اس میں تاخیر کی درخواست کرنا_ و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال لولااخّرتنا الى اجل قريب

٢٤_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کی طرف سے حکم جہاد پر اعتراض کرنے کا سبب ان کا خوف زدہ ہونا تھا_
يخشون النّاس ... و قالوا ربّنا لم كتبت علينا القتال

۲۵_ جنگ سے ہراساں مسلمانوں کا، حکم جہاد کو لغو کرنے کا مطالبہ کرنا_ و قالوا ربّنا لم کتبت علینا القتال لولااخّرتنا الی اجل قریب بعض کی رائے ہے کہ "اجل قریب" سے مراد موت کا وقت ہے اور موت کے وقت تک حکم جہاد کی تاخیر کا معنی اسے لغو کرنا ہے_

۲۶_ حکم جہاد کے نزول کے ساتھ لوگوں کے ایمان کی حقیقت اور ان کے باطن کا ظاہر ہونا_

فلمّا کتب علیهم القتال اذا فریق منهم یخشون النّاس ... و قالوا ربّنا لم کتبت علینا القتال

۲۷_ آخرت اور اسکی نعمتوں کے مقابلے میں دنیوی فوائد اور منافع کا ناچیز اور کم اہمیت ہونا_ قل متاع الدّنیا قلیل و الآخرة خیر لمن اتّقي

۲۸_ انسان کی نظر میں دنیوی منافع کی قدر قیمت ہونے کی وجہ سے جہاد اور فرامین الہی سے روگردانی و تخلف کا راستہ ہموار ہوتا ہے_ و قالوا ربّنا لم کتبت علینا القتال ... قل متاع الدنیا قلیل چونکہ جملہ "قل متاع الدنیا" ان کے اعتراض کا جواب ہے_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکم جہاد سے تخلف کا اصل سبب، دنیا سے ان کی وابستگی ہے_

۲۹_ پرہیزگاروں کیلئے آخرت کا دنیا سے بہتر ہونا_ و الآخرة خیر لمن اتقي

۳۰_ اخروی سعادت، پرہیزگاری سے مشروط ہے_ والآخرة خیر لمن اتقي

۳۱_ احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا اور دشمن کا مقابلہ کرنے سے ڈرنا، بے تقوي ہونے کی علامت ہے_

و قالوا ربّنا لم کتبت علینا القتال لو لااخّرتنا الی اجل قریب والآخرة خیر لمن اتقي ہوسکتا ہے "اتقي" کا مفعول وہ امور ہوں جو آیت میں جہاد سے تخلف کرنے والوں کی طرف منسوب کئے گئے ہیں مثلاً حکم خدا پر اعتراض کرنا اور جہاد و جنگ سے ڈرنا_

۳۲_ فرائض کے انجام دینے کی ترغیب دلانے کیلئے قرآن کا انسان کی مفاد پرستی کی سرشت سے استفادہ کرنا_

قل متاع الدّنیا قلیل و الآخرة خیر لمن اتقي

۳۳_ خداوندم متعال اپنے بندوں پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کرتا_ و لاتظلمون فتیلاً "فتیل" ایک انتہائي باریک دھاگے کو کہا جاتا

ہے_ اور بہت ہی چھوٹی چیزوں کو اس سے تشبیہ دی جاتی ہے_

۳٤_ خداوندمتعال، مجاہدین کا اجر بغیر کسی کمی و کاستی کے مکمل طور پر ادا کرتا ہے_

فلمّا کتب علیهم القتال ... و لاتظلمون فتیلا جملہ "لاتظلمون فتیلاً" کا معنی یہ ہے کہ اجر و ثواب عطا کرنے میں ان پر ظلم نہیں ہوتا، یعنی وہ اپنا اجر مکمل طور پر حاصل کرتے ہیں_

۳۵_ الہی جزا و سزا کے نظام کا ہر قسم کے ظلم و ستم سے پاک ہونا_ فلمّا کتب علیهم القتال ... و لاتظلمون فتیلا

۳٦_ خداوند متعال کا زمانہ رسول خدا (ص) کے سست عناصر کو جنگ و جہاد کے بارے میں خالی اور کھوکھلے دعووں سے باز رہنے کی دعوت دینا_ الم تر الی الّذین قیل لهم کفّوا ایدیکم امام صادق(ع) نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: یعنی کفّوا السنتکم [1] اپنی زبانوں کو روکو_

آنحضرت(ص): آنحضرت (ص) کی سیرت ۱; آنحضرت (ص) مکہ میں ۱

اسلام: اسلام کی خصوصیت ٥; صدر اسلام کی تاریخ ۱۳،۱، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸ ، ۱۹، ۳٦

اقتصادی نظام: ٥

اقدار: ۱۲

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور ظلم ۳۳، ۳۵; اللہ تعالی کا اجر ۳۵; اللہ تعالی کا خوف ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۹ ; اللہ تعالی کی حدود سے عصیان ۳۱; اللہ تعالی کی عطا ۳٤;اللہ تعالی کی عظمت ۲۲

انسان: انسان کی مفادپرستی ۳۲

ایثار: ایثار کے اثرات ۱۰

ایمان: ایمان اور جہاد ۲٦; ایمان کے اثرات ۲٦

بے تقوي ہونا: بے تقوي ہونے کی علامتیں ۳۱

تربیت: تربیت کا طریقہ ۳۲

تقوي:

۱_ کافی ج ۲ ص ۱۱٤، ح ۸ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۱۷ ح ٤۰۷، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۵۸ ح ۱۹۷.

تقوي کے اثرات ٣٠
جنگ: جنگ کا خوف ١٤، ١٧، ٢٥;جنگ میں خودسازی ١١
جہاد: جہاد سے تخلف کے اسباب ٢٠;جہاد کا پیش خیمہ ٨; جہاد کا خوف ١٣;جہاد کا مطالبہ ٢;جہاد کی تشریع ٧;جہاد کی شرائط ٩، ١٠ خشوع: خشوع کی اہمیت ٢٢
خودسازي: خودسازی کی اہمیت ١١;خودسازی کے اسباب٨
خوف: پسندیدہ خوف ٢٢; خوف کے اثرات ٢٤;خوف کے اسباب ١٣;ناپسندیدہ خوف ١٤، ٢٠، ٢١
دشمن: دشمن سے ڈرنا ١٥، ١٦، ٢١، ٣١
دینی تعلیمات کا نظام: ٥ روایت: ٣٦ زکات: زکات کی ادائیگی ٤،١;زکات کی ادائیگی کی اہمیت ٦; زکات کی تشریع٧; زکات کی فضیلت ١٢;زکات کے اثرات ٨
سعادت: اخروی سعادت کے اسباب ٣٠
شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کی طرف تشویق ٣٢
ضرورت مند افراد: ضرورت مند افراد کی ضرورت پوری کرنا ١٠
عبادت: عبادت اور اقتصاد٥; عبادت کے اثرات ٩
عبوديت: عبودیت کے اثرات ٩
عسکری آمادگي: ١٨
عصيان: عصیان کا پیش خیمہ ٢٨
قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ١٤، ١٥، ١٦
کفار: کفار کے ساتھ جنگ، ٢، ٣، ١١
مبارزت: مبارزت کی شرائط ٩، ١٠
متقين: متقین کی اخروی زندگی ٢٩ متقین کی دنیوی زندگی ٢٩

مجاہدین: مجاہدین کا صلہ ۳٤

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۱۳، ۱٤، ۱۵، ۱٦، ۱۷، ۱۸، ۱۹; صدر اسلام کے مسلمانوں کا رویہ ۲٤،۲۳ ; صدر اسلام کے مسلمانوں کا مطالبہ ۲، ۳; مسلمان اور جہاد ۲۳، ۲٤، ۲۵; مسلمان اور کفار ۱; مسلمانوں کا رویہ ۲۳; مسلمانوں کا مطالبہ ۲۵; مسلمانوں کی سرزنش ۲۱

مؤمنین: مؤمنین کی حقیقت ۲٦

عدالتی نظام: ۳۵

نعرہ: ناپسندیدہ نعرہ ۳٦

نعمت: اخروی نعمات کی قدر و قیمت ۲۷; دنیوی نعمات کی قدر و قیمت ۲۷، ۲۸

نماز: نماز قائم کرنا ٤; نماز قائم کرنے کی اہمیت ٦; نماز کی تشریع ۷; نماز کی فضیلت ۱۲; نماز کے اثرات ۸

آیت(۷۸)

﴿ أَيْنَمَا تَكُونُواْ يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُواْ هَذِهِ مِنْ عِندِ اللهِ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُواْ هَذِهِ مِنْ عِندِكَ قُلْ كُلًّ مِّنْ عِندِ اللهِ فَمَا لِهَؤُلاء الْقَوْمِ لاَ يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا﴾

تم جہاں بھی رہو گے موت تمھیں پالے گی چاہے مستحکم قلعوں میں کیوں نہ بند ہو جاؤ_ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اچھے حالات پیدا ہوتے ہیں توکہتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اور مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی طرف سے ہے تو آپ کہہ دیجئے کہ سب خدا کی طرف سے ہے پھر آخر اس قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ کوئی بات سمجھتی ہی نہیں ہے_

۱_ موت، انسانی انجام کا ایک ناقابل اجتناب مرحلہ ہے_

اين ما تكونوا يدرككم الموت

۲_ آخرت کی فکر میں رہنا، موت کے یقینی ہونے کی طرف توجّہ کرنا اور دنیوی مال و دولت کو قلیل سمجھنا، میدان جہاد میں حاضر ہونے کا راستہ ہموار کرتا ہے_ فلمّا كتب عليهم القتال ... قل متاع الدّنيا قليل والآخرة خير ...اين ما تكونوا يدرككم الموت

۳_ موت سے فرار، جہاد میں شرکت سے مانع بنتا ہے_ فلمّا كتب عليهم القتال ... يخشون النّاس ... اين ما تكونوا يدرككم الموت

٤_ کوئي بھی چیز حتي محکم و بلند قصر اور قلعے بھی موت سے رکاوٹ نہیں بن سکتے_ اين ما تكونوا يدرككم الموت و لو كنتم فى بروج مشيّدة "مشيدة" کا مصدر "تشيید" ہے اور مشید کا معنی بلند اور مستحکم عمارت ہے_ "بروج"، "بُرج" کی جمع ہے جس کا معنی ہے قصر (مفردات راغب) اور قلعہ (لسان العرب)_

٥_ کوئي بھی چیز حتي ستاروں میں زندگی گذارنا بھی موت کو نہیں ٹال سکتا_* اين ما تكونوا يدرككم الموت و لو كنتم فى بروج مشيّدة یہ اس بنا پر ہے کہ آیت میں "بروج" سے مراد ستارے اور کواکب ہوں_ جیسا کہ "لسان العرب" نے آیت مجیدہ "والسماء ذات البروج" کا یہی معني نقل کیا ہے اور "لو کنتم" سے بھی اس معنی کی تائید ہوتی ہے_

٦_ عصر پیغمبر اکرم(ص) کے بعض مسلمان، خیر و بھلائي کو خداوند متعال کی طرف سے اور شر و برائي کو پیغمبر اکرم(ص) کی طرف سے خیال کرتے تھے_ و ان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عندالله و ان تصبهم سيّئة يقولوا هذه من عندك بظاہر "تصبھم" میں ضمیر سے مراد کمزور ایمان مسلمان ہیں_

ان کا خیال تھا کہ مسلمان ہونے کے بعد جو مشکلات ان پر آپڑی ہیں وہ سب پیغمبر اکرم(ص) کی طرف سے ہیں_

۷_ آنحضرت(ص) کے خلاف یہودیوں اور منافقوں کے پروپیگنڈے اور ایذا رسانی کا ایک طریقہ یہ تھا کہ وہ آپ(ص) کو شر و برائي کے عامل کے عنوان سے متعارف کرواتے تھے_ ان تصبهم سيّئة يقولوا هذه من عندك

بعض مفسرین نے آیت کے شان نزول کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ "تصبھم" کی ضمیر سے

مراد منافقین اوریہودی ہیں جوکہ قحط و خشک سالی جیسے حوادث کو پیغمبر اکرم(ص) سے منسوب کرتے تھے اور اس طرح آپ(ص) کے خلاف پروپیگنڈا کرتے تھے_

٨_ خداوند متعال تمام امور کا سرچشمہ و منبع ہے_ قل کل من عنداللہ

٩_ کائنات اور اسکے حوادث کیلئے دو مبداء (ثنویت) کا نظریہ ایک بیہودہ اور ناقابل قبول عقیدہ ہے_ قل کلّ من عنداللہ

١٠_ برائیوں کو پیغمبر اکرم(ص) کی طرف منسوب کرنا اور اچھائیوں کو خداوند متعال کی جانب (ثنویت) معارف الہی کو بالکل ہی درک نہ کرنے کی علامت ہے_ فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً مورد کی مناسبت سے "حدیثاً" سے مراد "معارف الھي"ہیں _

١١_ ان لوگوں کی مذمت و تحقیر جو خداوند متعال کو کائنات کے تمام حوادث کا محور نہیں سمجھتے اور اسے درک نہیں کرتے، ان کی مذمت کی جانا_ فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً "حدیثاً" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک خداوند متعال کو کائنات کے حوادث کا محور جاننا ہے_

١٢_ خداوند متعال کو تمام حوادث کا محور جاننے (توحید افعالي) کیلئے گہرے غورو فکر کی ضرورت ہے_ فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

١٣_ توحید کو درک نہ کرنا، معارف الہی میں سے کسی بھی چیز کو درک نہ کرنے کے مترادف ہے_ قل کلّ من عنداللہ فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

١_ حکم و موضوع کی مناسبت سے "حدیثاً" سے مراد وہ امور ہیں جو معارف کے باب میں بیان ہوئے ہیں _

٢_ خداوند متعال نے ان لوگوں کی طرف تمام معارف کو درک نہ کرنے کی نسبت دی ہے جو حوادث کے مبدائے واحد کو درک نہیں کرتے_ لہذا توحید کے ادراک او ردوسرے معارف الہی کے ادراک میں ایک قسم کا تلازم پایا جاتا ہے_

١٤_ خداوند متعال کی طرف سے جہلا کی سرزنش_ فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

١٥_ ثنویت کے گمان اور توحید کو درک نہ کرنے کا لازمہ کسی بھی چیز کو درک نہ کرنا ہے_ فمال ھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

١٦_ خداوند متعال(سلامتي، امنیت اور وسعت رزق

جيسي) تمام نعمتوں اور تمام مصائب (و آزمائشوں مثلاً بیماري، خوف اوربھوک وغیرہ) کا سرچشمہ ہے_

و ان تصبهم حسنة يقولوا هذه من عندالله و ان تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك قل كلّ من عندالله آئمہ معصومين(ع) سے مذکورہ بالا آیت میں سیئات و حسنات کی تفسیر میں منقول ہے کہ:... الصحة والسلامة والامن والسعة فى رزق و قدسّما ها الله حسنا ت ... يعنى بالسيئة ها هنا المرض والخوف والجوع ...[1] صحت و سلامتي، امن و امان اور رزق میں وسعت کو اللہ تعالی نے حسنات کہا ہے... اور "سیئۃ" سے یہاں مراد مرض، خوف اور بھوک ہے_

آنحضرت(ص): آنحضرت(ص) پر افترا ١٠ ; آنحضرت (ص) کو اذیت و آزار ٧

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٧

اللہ تعالی: اللہ تعالی اور شر ٨; اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ١٤

امن و امان: امن و امان کا سرچشمہ ١٦

انسان: انسان کا انجام ١

بصلا: بصلا کا سرچشمہ ١٦

بھوک: بھوک کا سرچشمہ ١٦

بیماري: بیماری کا سرچشمہ ١٦

تعقل: تعقل کے اثرات ١٢

توحيد: توحيد افعالی ١٢; توحيد کی اہميت ١٣، ١٥

ثنويت: ثنويت کا نظریہ ٩; ثنويت کے اثرات ١٥

جہاد:

---

١) تفسیر قمی ج ١ ص ١٤٤ نور الثقلین ج ١ ص ٥١٩ ح ٤١٦.

جہاد کا پیش خیمہ ۲;جہاد کے موانع ۳

جہلا: جہلا کی سرزنش ۱٤

حوادث: حوادث کا سرچشمہ ۱۱

خوف : خوف کا سرچشمہ ۱٦

خیر: خیر کا سرچشمہ ٦، ۸، ۱۰

دوراندیشي: دور اندیشی کے اثرات ۲

دین: دین فہمی کا پیش خیمہ ۱۳ ; دینی تعلیمات سے جہالت ۱۰

روایت: ۱٦

سلامتي: سلامتی کا سرچشمہ ۱٦

شر: شر کا سرچشمہ ٦، ۸، ۱۰

شرک: شرک افعالی کی مذمت ۱۱

عقیدہ: باطل عقیدہ ۹، ۱۵

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کا عقیدہ ٦

منافقین: منافقین اور آنحضرت (ص) ۷;منافقین کا رویہ ۷

موت: موت سے فرار ۳; موت کا حتمی ہونا ۱، ۲، ٤، ۵; موت کے ذکر کے اثرات ۲

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیا لوجی ۳،۲

نعمت: دنیوی نعمتوں کی اہمیت ۲; نعمت کا منبع ۱٦

یہود: یہود اور آنحضرت (ص) ۷; یہود کا رویہ ۷

آیت(۷۹)

﴿ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولاً وَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا﴾

تم تک جو بھی اچھائي اور کامیابی پہنچی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو بھی برائي پہنچی ہے وہ خود تمھاری طرف سے ہے اور اے پیغمبر ہم نے آپ کو لوگوں کے لئے رسول بنایا ہے او رخدا گواہی کے لئے کافی ہے _

۱_ انسان کو جو بھی بھلائي پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو بھی بُرائي پہنچتی ہے وہ خود اسکی اپنی جانب سے ہے_ما ا صابك من حسنة فمن الله و ما اصابك من سيئة فمن نفسك اگرچہ اس آیت کے مخاطب پیغمبر(ص) ہیں لیکن اس سے تمام انسان مراد ہیں ، کیونکہ پیغمبر اکرم(ص) اوردیگر لوگوں کے درمیان حقیقي و واقعی احکام کے لحاظ سے کوئي فرق نہیں_

۲_ خداوند متعال کی جانب سے وارد ہونے والے مصائب اور مشکلات خود انسانی اعمال کا نتیجہ ہیں_

قل كلّ من عندالله ... و ما اصابك من سيئة فمن نفسك گذشتہ آیت میں خوبیوں اوربدیوں کو خداوند متعال کی طرف منسوب کیا گیا ہے_ اوراس آیت میں سیئات (بدیوں) کا سبب خود انسان کو قرار دیا گیا ہے_اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انسان کے اعمال ہیں کہ جو خداوند متعال کی طرف سے مشکلات و مصائب ایجاد ہونے کا باعث بنتے ہیں_ بنابرایں یہ ناگوار حوادث ایک جانب سے خداوند متعال کی طرف اوردوسری جانب سے خود انسان کی طرف منسوب ہیں_

۳_ ناگوار حوادث کے ایک لحاظ سے خداوند متعال کی طرف منسوب ہونے اوردوسری جانب خود انسان کی طرف انتساب کا عام لوگوں کے فہم سے دو رہونا_ قل كلّ من عندالله ... ما ا صابك من حسنة

فمن اللہ و ما اصابك من سيّئة فمن نفسك اسکے باوجود کے رسول خدا (ص) اور دوسروں کے درمیان، مشکلات و مصائب سے متعلق قوانین کے بارے میں کوئي فرق نہیں لیکن آیت کا مخاطب پیغمبر اکرم (ص) کو قرار دیا گیا ہے تاکہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کیا جائے کہ اس حقیقت کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے_

٤_ تمام انسانوں حتی خود پیغمبر اکرم (ص) پر خیر و شر سے متعلق نظام تکوینی کا حاکم ہونا_ ما اصابك من حسنة فمن اللہ و ما اصابك من سيئة فمن نفسك

٥_ حضرت محمد (ص)، پیغمبر خدا اور عالمی رسالت کے حامل ہیں_ و ارسلناك للنّاس رسولاً

٦_ انبیائے کرام (ع) کی رسالت کا سب لوگوں کیلئے مفید ہونا_ و ارسلناك للنّاس رسولاً "للّناس" میں "لام" حضرت محمد (ص) کی رسالت کے تمام افراد کیلئے باعث برکت اور فائدہ مند ہونے کی طرف اشارہ ہے_ ورنہ اسے "الي" کے ساتھ متعدی کرکے یہ بھی فرمایا جاسکتا تھا "الی الناس رسولاً"_

٧_ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کی سعادت و بھلائي کیلئے رسول بن کر آئے ہیں نہ کہ ان کیلئے باعث شر و فساد ہیں_

و ان تصبهم سيئة يقولوا هذه من عندك ... و ارسلناك للنّاس رسولاً جملہ "و ارسلناک للنّاس" (ہم نے تجھے لوگوں کیلئے مفید پیغمبر (ص) بناکر بھیجا) ان لوگوں کے خیال کا ردّ ہے جو آپ (ص) کو شر و بدی کا باعث سمجھتے تھے (یقولوا ھذہ من عندک)_

٨_ پیغمبر اکرم (ص) کی رسالت پر، خداوند متعال کی گواہی کا کافی ہونا_ و ارسلناك للنّاس رسولاً و كفى باللہ شهيداً

٩_ قرآن میں پیش کئے جانے والے معارف کی حقانیت پر خداوند متعال کی گواہي، کافی ہے_

ما اصابك من حسنة فمن اللہ و ما اصابك من سيئة فمن نفسك ... و كفى باللہ شهيداً مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ: "شہیداً" ان معارف سے متعلق ہو جن کی وضاحت آیات کے اس حصے میں کی گئي ہے_

١٠_ انبیاء (ع) اور لوگوں کے ایک دوسرے سے متعلق اعمال و روابط پر خداوند متعال کی گواہی و شہادت کا، کافی ہونا_ و ارسلناك للنّاس رسولاً و كفى باللہ شهيداً "ارسلناك للنّاس رسولاً" سے دو معانی اخذ ہوتے ہیں_ ایک پیغمبر اکرم (ص) کی ذمہ داری کا بیان یعنی تبلیغ رسالت اور دوسرا لوگوں کی ذمہ

داری کا بیان، یعنی آنحضرت(ص) کی رسالت کو قبول کرنا_ اور "کفی باللہ شھیداً" ہو سکتا ہے انجام فرائض میں پیغمبر اکرم(ص) کے اعمال و کردار اور رسالت قبول کرنے میں لوگوں کے اعمال کی طرف ناظر ہو_

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی رسالت ٥ ; آنحضرت (ص) کی رسالت پر گواہ ٨; آنحضرت (ص) کے فضائل ٧

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی گواہی ٨، ١٠، ٩

انبیا(ع) : انبیاء (ع) اور لوگ ١٠; انبیا (ع) کی رسالت کے اثرات ٦

انسان: انسان کی جہالت ٣

خیر: خیر کا منبع ١ ، ٧; خیر و بھلائی کی تکوینی حاکمیت ٤

سختی : سختی کا منبع ٢

سعادت: سعادت کا سرچشمہ ٧

شر: شر کا منبع ١ ، ٧; شر کی تکوینی حاکمیت ٤

عمل: عمل کے اثرات ٢

قرآن کریم : قرآن کریم کے معارف پر گواہ ٩

مصائب: مصائب کا سرچشمہ ٢

آیت(٨٠)

﴿ مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾

جو رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑلے گا تو ہم نے آپ کو اس کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے_

١_ پیغمبر اکرم(ص) کی اطاعت، خداوند متعال کی اطاعت ہے_

من یطع الرّسول فقد ا طاع الله

٢_ سنت رسول خدا (ص) کی پیروی کرنا ضروری ہے_ من یطع الرّسول فقد ا طاع الله

٣_ پیغمبر اکرم (ص) کے حکومتی اوامر کی اطاعت اور پیروی کرنا ضروری ہے_ من یطع الرسول فقد اطاع الله

آنحضرت (ص) کے فرامین کی اطاعت سے مراد ان اوامر کی اطاعت نہیں ہے جو آپ (ص) خداوند متعال کی جانب سے ابلاغ کرتے ہیں_ چونکہ اس سلسلے میں واضح ہے کہ اطاعت رسول (ص) اطاعت خدا ہے، جس کیلئے یاددہانی کی ضرورت نہیں، لہذا یہاں مراد وہ اوامر ہیں جو آنحضرت (ص) خود اپنی جانب سے صادر فرماتے ہیں_

٤_ بارگاہ خداوند متعال میں پیغمبر اکرم (ص) کو بلند مقام و مرتبہ حاصل ہے_ من یطع الرّسول فقد ا طاع الله

٥_ پیغمبر اکرم (ص) کی اطاعت، خداوند متعال کی اطاعت کے بعد ہے_ من یطع الرسول فقد اطاع الله

٦_ پیغمبر اکرم (ص)، کفار کے کفر اختیار کرنے اور انسانوں کے آپ (ص) سے روگردانی و اعراض کرنے کے سلسلے میں کسی قسم کی ذمہ داری نہیں رکھتے_ و من تولّی فما ارسلناك علیهم حفیظاً

٧_ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کے ایمان و عمل کی حفاظت و نگهبانی، جبر و سختی کے ساتھ کرنے پر مامور نہیں_
و من تولّی فما ا رسلناك علیهم حفیظاً

٨_ لوگوں کی ہدایت کیلئے پیغمبر اکرم (ص) کا سخت جدوجہد کرنا اور ان کے ہدایت یافتہ ہونے کا اشتیاق رکھنا_

فما ارسلناك علیهم حفیظاً جملہ "فما ارسلناك ..."اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پیغمبر اکرم (ص) لوگوں کی ہدایت کیلئے بہت زیادہ کوشش و سعی فرماتے تھے یہاں تک کہ اپنا فریضہ سمجھتے جس طرح بھی ہوسکے لوگوں کو مؤمن بنایا جائے_

٩_ برحق رہبر (امام) کی مکمل معرفت حاصل کر کے اسکی اطاعت کرنا، خداوند متعال کی اطاعت ہے اور اسکی خوشنودی کا باعث بنتی ہے_ و من یطع الرّسول فقد اطاع الله امام باقر (ع) نے فرمایا: ...رضی الرحمان الطاعة للامام بعد معرفته ان الله تبارك

و تعالی یقول: "من یطع الرسول فقد اطاع الله ..."[1]...خدائے رحمان کی رضا امام کی معرفت کے بعد اس کی اطاعت میں ہے بیشک اللہ تعالی فرماتا ہے:" من یطع الرسول فقد اطاع الله..."

آنحضرت(ص) : آنحضرت(ص) اور کفار ۷; آنحضرت(ص) اور لوگ ۷; آنحضرت(ص) کی اطاعت ۱، ٤، ٦ ;آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ۷، ۸ ; آنحضرت(ص) کے رجحانات ۹ ; آنحضرت (ص) کے فضائل ۵

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی اطاعت ۱، ٦، ۱۰ ; اللہ تعالی کی رضا ۱۰

روایت: ۱۰

قیادت: قیادت کی اطاعت ۱۰

لوگ : لوگوں کی ہدایت ۹

مقرّبین: ۵

آیت(۸۱)

﴿ وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُواْ مِنْ عِندِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ وَاللّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّهِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيلاً﴾

اور یہ لوگ پہلے اطاعت کی بات کرتے ہیں_ پھر جب آپ کے پاس سے باہر نکلتے ہیں تو ایک گروہ اپنے قول کے خلاف تدبیریں کرتا ہے اور خدا ان کی ان باتوں کو لکھ رہا ہے_ آپ ان سے اعراض کریں اور خدا پر بھروسہ کریں اور خدا اس ذمہ داری کے لئے کافی ہے_

۱_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا رسول خدا(ص) کے حضور اطاعت کامل کا اظہار کرنا اور پھر خفیہ محفلوں میں آپ(ص) کی مخالفت کیلئے باہمی مشورے کرنا_

---

۱)کافی ج ۱ ص ۱۸۵ ح ۱_ نورالثقلین ج ۱ ص ۵۲۰، ح ٤۲۰، تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۵۹ ح ۲۰۲ کافی ج ۲ ص ۱۹ ح ۵.

و يقولون طاعة فاذا برزوا من عندك بيّت طائفةٌ منهم غيرالذى تقول "طاعة" ایک محذوف بتدا کیلئے خبر ہے_ یعنی "امرنا طاعة" (ہمارا کام تیری اطاعت کرنا ہے) فعل مضارع "یقولون" اور "یبیتون" استمرار پر دلالت کرتے ہیں اور ان کے طریقہ کار کی حکایت کر رہے ہیں "یبیّتون" کا مصدر "تبییت" ہے جس کا معنی امور کی تدبیر کرنا ہے "غیر الذی تقول" یعنی امر پیغمبر (ص) کی مخالفت_

۲_ مسلمانوں کے ایک گروہ کا دشمنان دین کے ساتھ جنگ کے بارے میں پیغمبر خدا (ص) کے فرمان کی مخالفت کرنے اور اسے نظر انداز کرنے کیلئے تدابیر سوچنا_ يقولون طاعة ... بيّت طائفة منهم غيرالذى تقول گذشتہ آیات کے پیش نظر جو جہاد کے بارے میں تھیں، اس آیت میں مورد نظر فرمان وہي، دشمنان دین کے خلاف جنگ کرنے کے بارے میں جہاد کا حکم ہے_

۳_ مدینہ میں پیغمبر اکرم (ص) کے خلاف منافقین کے سازش و غداری پر مبنی خفیہ اجلاس_ يقولون طاعة فاذا برزوا من عندك بيّت طائفة منهم غيرالذى تقول بعض کے نزدیک یہ آیت منافقین کے بارے میں ہے_

٤_ بعض کمزور ایمان مسلمانوں کے سرداروں کا پیغمبر اسلام (ص) کی مخالفت کیلئے تدابیر سوچنے کی خاطر راتوں کو خفیہ اجلاس کرنا_ بيت طائفة منهم غيرالذى تقول آیت شریفہ کے ظاہر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ اطاعت کا اظہار کرتے تھے وہ سب مخالفت کی سعی کررہے تھے، نہ کہ فقط ایک گروہ_ لہذا حکم و موضوع کی مناسبت سے "طائفة" سے ان کے سردار مراد ہیں_

۵_ خداوند متعال کا، تخلف کرنے والے مسلمانوں کی سازش پر مبنی خفیہ سرگرمیوں کے بارے میں غیبی خبریں دینا_
فاذا برزوا من عندك بيّت طائفة منهم غيرالذى تقول

٦_ خداوند متعال کا خود سازشی گروہ کے سازش پر مبنی قول و فعل کو ان کے نامہ اعمال میں ثبت کرنا_
والله يكتب ما يبيّتون

۷_ پیغمبر اکرم (ص) اور آپ (ص) کے فرامین کے خلاف سازش کرنے والوں کیلئے خداوند متعال کی طرف سے تہدید و مؤاخذہ_

والله يكتب ما يُبيّتون جملہ "والله يكتب ..."بنى آدم كے اعمال كے ثبت ہونے كے بيان كے علاوه سازشى گروه كى تہديد و مؤاخذه كى طرف اشاره بھى ہے_

۸_ بنى آدم كے تمام اعمال و كردار اور اقوال كا ان كے نامہ اعمال ميں ثبت ہونا_ والله يكتب ما يُبيّتون

۹_ خداوند متعال كا اپنے پيغمبر اكرم(ص) كو دو غلے، اور سازشى مسلمانوں سے بے اعتنائي اختيار كرنے كى نصيحت كرنا_ و يقولون طاعة ... فاعرض عنهم

۱۰_ پيغمبر اكرم(ص) كا اپنے فرامين كے سلسلے ميں منافقانہ رويہ اختيار كرنے والے مسلمانوں سے مدارا كرنے پر مامور ہونا_ و يقولون طاعة ... فاعرض عنهم مذكوره بالا مطلب ميں "اعراض"كو درگذر كے معنى ميں ليا گيا ہے يعنى ان سے انتقام لينے كى كوشش نہ كر_

۱۱_ سب لوگوں كيلئے ضرورى ہے كہ وه خداوند متعال پر توكل و اعتماد كريں_ و توكل على الله

۱۲_ خداوند متعال پر توكل تمام مشكلات كيلئے كارساز ہے_ و توكل على الله

۱۳_ سازشى گروه سے پيغمبر اكرم(ص) كى بے اعتنائي و اعراض كا آپ(ص) كيلئے مشكلات و مسائل كا باعث بننا_ فاعرض عنهم و توكّل على الله اعراض كے حكم كے بعد توكل كا حكم اس بات پر دلالت كرتا ہے كہ سازشى گروه سے پيغمبر اكرم(ص) كى بے اعتنائي كے نتيجے ميں آپ (ص) كو مشكلات كا سامنا ہوسكتا ہے كہ جس كيلئے خداوند متعال پر توكل كرنا ضرورى ہے_

۱٤_ تخلف كرنے والے مسلمانوں سے بے اعتنائي واعراض كرنے كے نتائج و عواقب سے محفوظ رہنے كيلئے پيغمبر اكرم(ص) كا فريضہ ہے كہ آپ(ص) خداوند متعال پر توكل كريں_ و يقولون طاعة ... فاعرض عنهم و توكل على الله و كفى بالله وكيلاً

۱۵_ خداوندمتعال، وكيل ہے_ و كفى بالله و كيلاً

۱٦_ خداوند متعال توكل كرنے والے انسان كيلئے ايسا وكيل ہے جو كافى ہے_ و توكلّ على الله و كفى بالله وكيلاً

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) اور مسلمان ۱۰ ; آنحضرت (ص) کی اطاعت ۱ ;
آنحضرت (ص) کی ذمہ داری ۱۰ ، ۱٤ ; آنحضرت (ص) کی مشکلات ۱۳ ;آنحضرت (ص) کے حکم کی نافرمانی ۱ ; آنحضرت (ص) کے دشمن ۷
اسلام: در اسلام کی تاریخ ٤،۲،۱ ، ۹
اسماء و صفات: وکیل ۱٥، ۱٦
الله تعالی : الله تعالی کا علم غیب ٥ ; الله تعالی کی طرف سے تہدید ۷; الله تعالی کی نصیحتیں ۹ ;الله تعالی کے افعال ٦
تخلف کرنے والے: تخلف کرنے والوں سے اجتناب ۱٤
توکلّ : توکلّ کی اہمیت ۱۱ ، ۱٤ ;توکل کے اثرات ۱۲ ;خدا پر توکل ۱۱
دشمن: دشمن کے خلاف مبارزت ۲
سازشی گروہ: سازشی گروہ سے اجتناب ۱۳ ; سازشی گروہ کو تہدید ۷
سختي: سختی کو آسان کرنے کے ذرایع ۱۲
عمل: عمل کا ثبت ہونا ٦، ۸
متوکلین: ۱٦
مخالفین: مخالفین کا مقابلہ کرنے کی روش ۹
مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ٤;صدر اسلام کے مسلمانوں میں نفاق ۱ ; مسلمان اور آنحضرت(ص) ٤ ; مسلمان اور دشمن ۲; مسلمانوں سے مدارا ۱۰ ; مسلمانوں کا عصیان ٥; مسلمانوں میں نفاق ۹
منافقین: صدر اسلام کے منافقین ۳;مدینہ کے منافقین ۳; منافقین اور آنحضرت (ص) ۳;منافقین سے اجتناب ۹; منافقین کی سازش ۳

آیت(۸۲)

﴿ أَفَلاَ يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُواْ فِيهِ اخْتِلاَفًا كَثِيرًا﴾

کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ہیں کہ اگر وہ غیر خدا کی طرف سے ہوتا تو اس میں بڑا اختلاف ہوتا_

۱_ قرآن میں گہرا غوروفکر اور تدبّر ضروری ہے_ ا فلايتدبّرون القرآن

کسی چیز میں مسلسل غوروفکر کرنے کو تدبّر کہتے ہیں کہ اسے گہرے غوروفکر سے تعبیر کیا جاتا ہے_

۲_ قرآن کریم رسالت پیغمبر(ص) کی حقانیت کی دلیل ہے_ و ارسلناك للنّاس رسولاً و كفى بالله شهيداً ... ا فلايتدبرون القرآن آیت نمبر ۷۹ میں بیان کیا گیا ہے کہ خداوند متعال حقانیت پیغمبر اکرم(ص) کا گواہ ہے_ اور اس آیت میں گواہی و شہادت کی کیفیت کی وضاحت اس طرح کی جاتی ہے کہ خداوند متعال نے قرآن کو پیغمبر(ص) پر معجزہ کی صورت میں نازل فرمایا ہے تاکہ آپ(ص) کی حقانیت کا شاہد ہو_

۳_ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو سب کیلئے قابل فہم ہے_ افلايتدبّرون القرآن

٤_ قرآن، پیغمبر اکرم(ص) پر نازل ہونے والی آسمانی کتاب کا نام ہے_ ا فلايتدبّرون القرآن

٥_ قرآن میں غوروفکر نہ کرنے پر خداوند متعال کی طرف سے سرزنش_ افلايتدبرون القرآن

٦_ قرآن میں تدبّر سے نفاق اور ایمان کی کمزوری کے برطرف ہونے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_

و يقولون طاعة ... افلايتدبرون القرآن ضعیف الایمان مسلمانوں اور منافقوں کو قرآن میں تدبّر کرنے کی ترغیب ہوسکتا ہے ان کیلئے نفاق اور کمزوري ایمان کو برطرف کرنے کی راہنمائی ہو_

۷_ اگر قرآن خداوند متعال کی جانب سے نہ ہوتا تو اس

میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا_ و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً چونکہ قرآن ۲۳ سال کی مدت میں مختلف حالات کے تحت نازل ہوا ہے_ لہذا اگر خداوند متعال کی جانب سے نہ ہوتا تو طبعاً اس میں بہت زیادہ اختلافات پیدا ہوجاتے_

۸_ قرآن کے مطالب، اسکی حقانیت کے گواہ ہیں_ ا فلایتدبّرون القرآن ولوکان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

۹_ قرآن ہر قسم کے تضاد، تناقض اور عدم ہم آہنگی سے منزہ و مبرّا ہے_ و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً کلمہ "کثیراً" قید توضیحی ہے، یعنی اگر قرآن غیر خداوند متعال کی طرف سے ہوتا تو اس میں اختلاف پایا جاتا اور یہ اختلاف یقینا بہت زیادہ ہوتا_ بنابراین وصف "کثیراً" سے مفہوم اخذ نہیں ہوتا اور قرآن سے انواع و اقسام کے اختلافات کی نفی ہوتی ہے_

۱۰_ اسلام، دین تدبّر و برہان ہے_ ا فلایتدبّرون القرآن و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

۱۱_ قرآن کا ہر قسم کے اختلاف سے پاک ہونا، اسکے خداوند متعال کی جانب سے نازل ہونے کی دلیل ہے_
و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

۱۲_ جو کچھ خداوند متعال کی جانب سے ہو وہ اختلاف و تضاد سے پاک ہوتا ہے_ و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

۱۳_ کتب الہی (تورات، انجیل وغیرہ) کا ہر قسم کے اختلاف سے پاک ہیں_ و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً چونکہ عدم اختلاف کا معیار، خداوند متعال کی جانب سے ہونا ہے بنابراین تمام آسمانی کتابیں اس خصوصیت کی حامل ہیں (یعنی اختلاف سے منزہ و مبرا ہیں)_

۱٤_ قرآن کریم میں اختلاف کے موجود ہونے کا گمان اس میں تدبّر نہ کرنے اور اسے سطحی نظر سے دیکھنے کا نتیجہ ہے_
افلایتدبّرون القرآن و لو کان من عند غیراللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

۱۵_ انسان کی طرف سے مدون شدہ معارف اور تعلیمات کا ہمیشہ بہت سے اختلافات اور تضادات کے ہمراہ ہونا_
و لو كان من عند غيرالله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراًیہاں مراد، وہ کثیر معارف اور تعلیمات ہیں جو تدوین قرآن کریم کے حالات جیسے حالات میں تدوین ہوں_

۱٦_ بشر، قرآن جیسے مفاہیم اور تعلیمات پیش کرنے سے عاجز ہے جو آفاقی اوراختلاف سے پاک و منزہ ہوں_
و لو كان من عند غيرالله لوجدوافيه اختلافاً كثيراً

۱۷_ انسان کے افکار کا ہمیشہ تحول و تغیر کی حالت میں ہونا_ و لو كان من عند غيرالله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً

آسمانی کتب: آسمانی کتب کی خصوصیت ۱۳; آسمانی کتب کی ہم آہنگی ۱۳

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی حقانیت ۲; آنحضرت (ص) کی کتاب ٤ ; آنحضرت (ص) کی نبوت کے دلائل ۲

اختلاف: اختلاف کے اسباب ۱۵

اسلام: اسلام اور تعقّل ۱۰;اسلام کی خصوصیت ۱۰

اللہ تعالی : اللہ تعالی کی حدود کی خصوصیت ۱۲; اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ۵

انجیل: انجیل کی خصوصیت ۱۳

انسان: انسان کی خصوصیت ۱۷;انسان کی فکر میں تغیر ۱۷ ; انسان کی کمزوری ۱٦

تعقل: عدم تعقّل پر سرزنش ۵

تورات: تورات کی خصوصیت ۱۳

رشد: رشد کا پیش خیمہ٦

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱٤

قانون: قانون بشری کی خصوصیت ١٥

قرآن کریم: ٤ قرآن کریم اور عدم ہم آہنگی ٧; قرآن کریم کا سمجھنا٣; قرآن کریم کا کردار ٢;قرآن کریم کی تعلیمات میں ہم آہنگی ٩، ١٤، ١٦; قرآن کریم کي حقانیت ٨، ١١; قرآن کریم کی خصوصیت ٧، ٩، ١١ ; قرآن کریم میں تدبّر ١، ١٤;قرآن کریم میں تدبّر کے اثرات ٦; قرآن کریم میں تعقل ١

نفاق: نفاق دور کرنے کے اسباب ٦

آیت(٨٣)

﴿ وَإِذَا جَاءهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُواْ بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُوْلِي الأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلاَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لاَتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلاَّ قَلِيلاً ﴾ اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی خبر آتی ہے تو فوراً نشر کردیتے ہیں حالانکہ اگر رسول اور صاحبان امر کی طرف پلٹا دیتے تو ان سے استفادہ کرنے والے حقیقت حال کا علم پیدا کرلیتے اور اگر تم لوگوں پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو چند افراد کے علاوہ سب شیطان کا اتباع کرلیتے _

١_ خداوند متعال کا ایسی خبریں پھیلانے والوں کی مذمت کرنا جو دشمن کے حملے سے امنیت کے احساس یا دشمن سے خوف اور وحشت زدہ ہونے کا باعث بنتی ہیں_ و اذا جاء هم امر من الامن اوالخوف اذاعوا به

٢_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کی طرف سے امن عامہ سے متعلق خبروں کا فاش ہونا_

و اذا جاء هم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا به

۳_ امن و امان سے متعلق خبروں کے سلسلے میں رازداری اور حفاظت کی ضرورت_

و اذا جاء هم امرٌ من الامن او الخوف اذاعوا به

٤_ امن عامہ سے متعلق خبروں کو پھیلانے کی حرمت_ و اذا جاء هم ... اذاعوا به ... لاتبعتم الشیطان

خداوند متعال کا امنیت سے متعلق خبروں کو پھیلانے کی مذمت کرنا اور پھر اس امر کا شیطان کی متابعت پر منتج ہونا (لاتبعتم الشیطان) اس قسم کے کام کی حرمت کو ظاہر کرتا ہے_

مذکورہ بالا مطلبکی تائید امام صادق(ع) کے فرمان سے ہوتی ہے کہ: انّ الله ص عصیّصرا قواماً بالاذاعة فی قوله عزوجل: "و اذا جاء هم ... اذا عوا به"فایاّکم و الاذاعة [1] بیشک اللہ تعالی نے اپنے اس فرمان"اذا جاء ہم ... اذاعوا بہ" میں بعض اقوام کي، خبریں پھیلانے کی وجہ سے مذمت کی ہے_ پس تم خبریں پھیلانے سے ڈرو_

٥_ امنیت سے متعلق خبریں، معاشرے کے رہبر و قائد تک پہنچانا ضروری ہیں_ و لو ردّوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم چونکہ رسول خدا (ص) اور اولی الامر کو خبر نہ دینے کی مذمت کی گئي ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی خبریں، معاشرے کے رہبر و قائد تک پہنچانا، واجب ہیں_

٦_ معاشرے کی امنیت سے متعلق خبریں، پھیلنے سے پہلے ذمہ دار افراد کی تحقیق و نظر سے گذرنی چاہیئیں_

و لو ردّوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الّذین یستنبطونه منهم"استنباط" سے مراد یہ ہے کہ امنیت سے متعلق اخبار کو جانچنا چاہیئے_ اور ان کے متعلق تحقیق کرنی چاہیئے تاکہ صحیح و غلط مشخص ہوجائے اور جو معاشرے کی مصلحت میں نہیں وہ نہ پھیل سکے اور جو لازمی ہے اسے پھیلا دیا جائے_

۷_ امنیت سے متعلق خبروں کو کنٹرول کرنا اور ان میں سے صحیح و غلط کی تشخیص دینا، پیغمبر(ص) اور معاشرے کے رہبر کا فریضہ ہے_ و لو ردّوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الّذین یستنبطونه منهم

۸_ معاشرے کے رہبر و قائد میں خبروں اور اطلاعات کی تحقیق و تحلیل کی صلاحیت و توانائي کا ہونا ضروری ہے_

و لو ردّوه الی الرّسول ... لعلمه الّذین یستنبطونه منهم

---

۱)کافی ج۲ص ۳٦۹ ح ۱ ، نور الثقلین ج/ ۱ص ۵۲۲ ح ٤۲۷.

چونکہ "استنباط"کی ذمہ داري، "رسول"اور "اولی الامر"پرڈالی گئي ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرے کے رہبر و قائدمیں اس قسم کی صلاحیت ہونی چاہیئے_یاد رہے کہ " منھم" میں "منْ"، "الّذین"کیلئے بیان ہے_

۹_ اہمیت کی حامل خبروں کو جمع کرنے، جانچنے اور انہیں پھیلانے کیلئے اخبار و اطلاعات سے متعلق ادارہ بنانا، رہبر و قائدکے فرائض میں سے ہے_و لو ردّوہ ... لعلمہ الّذین یستنبطونہ منھم

۱۰_ جنگ کی فتح، شکست اور... سے متعلق خبروں کی تحلیل و تحقیق اور انہیں نشر کرنا فقط معاشرے کے سربراہوں کی صوابدید پرہے_و اذا جائھم امر من الامن او الخوف ... لعلمہ الّذین یستنبطونہ منھمچونکہ مذکورہ آیت جنگ سے مربوط آیات میں واقع ہوئي ہے لہذا کہہ سکتے ہیں کہ اخبار امنیت کے موردنظر مصادیق میں سے ایک جنگ سے متعلق خبریں ہیں_

۱۱_ جو لوگ اسلامی معاشرے کے راز فاش کرتے ہیں، وہ شیطان ہیں_اذاعوا بہ ... لاتبّعتم الشیطان

بظاہر "شیطان"سے مراد وہ لوگ ہیں جو امنیت سے متعلق خبروں کو بغیرجانچ پڑتال کے لوگوں میں پھیلادیتے ہیں_یعنی منافقین یا کمزور ایمان مسلمان جنہیں خداوند متعال نے ان کے اس عمل کی وجہ سے شیطان کہا ہے_

۱۲_ امنیت سے متعلق خبروں کو رہبروں کی طرف سے تحقیق و تحلیل سے پہلے اور انہیں نشر کرنے کی مصلحت کو مدنظر رکھے بغیرپھیلانا ایک شیطانی کام ہے_اذاعوا بہ ... لاتبعتم الشیطان

۱۳_ معاشرے میں امنیت سے متعلق خبروں کو پھیلانے سے لوگوں کی اکثریت کے گمراہ ہونے اور ان کیلئے شیطان کی پیروی کرنے کا راستہ ہموار ہو جاتا ہے_و اذا جاء ھم ... اذاعوا بہ ... لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً

۱٤_ گمراہ کن خبروں اور افواہوں سے معاشرے کے بہت سے طبقات کا متاثر ہونا او ران کی گمراہی کا راستہ ہموار ہونا_اذاعوا بہ ... لولافضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً

۱٥_ مسلمانوں کے درمیان گمراہ کرنے والی خبروں اور افواہوں کا خداوند متعال کے فضل و رحمت کی وجہ سے اثر انداز نہ ہونا_

و لولافضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتّبعتم الشیطان

۱٦_ فقط بہت کم لوگ، گمراہ کن خبروں اور افواہوں سے متاثر نہیں ہوتے_ اذاعوا بہ ... و لولافضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً

۱۷_ شیطان کی پیروی نہ کرنے والے مسلمانوں کی اکثریت خداوند متعال کے خاص فضل و رحمت کی وجہ سے شیطان کی پیروی سے محفوظ ہے_ و لو لافضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً چونکہ سورہ مبارکہ نساء کے اس حصہ کی آیات غزوہ بدر صغری کے بارے میں ہیں لہذا استثناء کو مدنظر رکھتے ہوئے آیت کا معنی یہ ہے کہ فقط مسلمانوں کا ایک قلیل گروہ خداوند متعال کی خاص ہدایت کے بغیر اسلام کے دفاع کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جنگ کیلئے روانہ ہوا اور دشمن کی طاقت کے بارے میں افواہیں انہیں اپنے فریضے کی انجام دہی سے نہیں روک سکیں_ جبکہ اسکے برخلاف بہت سے مسلمان ان و افواہوں کی وجہ سے جنگ میں شرکت کا ارادہ نہیں رکھتے تھے لیکن پیغمبر(ص) کے فرمان و ارشادات کے سبب وہ بھی جنگ کی طرف چل پڑے_

۱۸_ لوگوں میں سے بہت کم افراد شیطان کی پیروی سے نجات پانے کیلئے خصوصی و دائمی ہدایات کے محتاج نہیں ہیں _و لولافضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتّبعتم الشیطان الاّ قلیلاً مذکورہ بالا مطلبمیں "اتّبعتم" کی ضمیر کو مستثنی منہکے طور پر لیا گیا ہے_

۱۹_ پیغمبر اکرم(ص) اور اولی الامر، خداوند متعال کے فضل و رحمت کا جلوہ ہیں_

و لو ردّوہ الی الرسول و الی اولی الامر منہم ... و لولافضل اللہ علیکم و رحمتہ بعض کی رائے ہے کہ مذکورہ آیت میں خداوند متعال کے فضل و رحمت کا مورد نظر مصداق رسول خدا (ص) اور ولی امر ہیں اور غزوہ بدر صغری کہ جس کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئي ہیں، اس مطلب کا مؤید ہے_ چونکہ رسول خدا (ص) نے اس جنگ میں شرکت کیلئے اپنے حتمی ارادے سے، بہت سے مسلمانوں کو اس جنگ کے بارے میں تخلف سے روک دیا تھا_

۲۰_ شیطان کی پیروی و انحرافات سے روکنے میں رہبری و قیادت کا مؤثر کردار_

و لو ردّوہ الی الرّسول و الی اولی الامر منہم ... و لولافضل اللہ علیکم و رحمتہ لاتّبعتم الشیطان الاّ قلیلاً

۲۱_ہدایت بشری کی ضروریات پوری کرنے کیلئے حکومت کا وجود ضروری ہے_

و لو لافضل الله علیکم و رحمته لاتبعتم الشیطان یہ اس بنا پر ہے کہ "فضل"اور"رحمة" سے مراد رسول خدا (ص) اور اولی الامر (صالح حاکم) ہوں_ خداوند متعال نے لوگوں کی اکثریت کی ہدایت کو رسالت اور صالح حکومت سے مربوط کردیا ہے_بنابرایں ہدایت بشر کیلئے سوائے حکومت صالح کے اور کوئی چارہ نہیں_

۲۲_ شیطان کی پیروی نہ کرنے والے مسلمان اکثر امور میں خداوند متعال کے خاص فضل اور رحمت کی وجہ سے شیطان کی پیروی سے نجات پاتے ہیں_و لولافضل الله علیکم و رحمته لاتبعتم الشیطان الاّ قلیلاً

یہ اس بنا پر ہے کہ "قلیلاً"ایک محذوف مصدر "اتبّاعاً"کیلئے صفت ہو_

۲۳_ مجہول موضوعات کے سلسلے میں حیرت و سرگردانی کے وقت توقف کرنے اور ان کے جواب کیلئے استنباط کے اہل، علما و دانشوروں کے پاس جانا ضروری ہے_و لو ردّوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الّذین یستنبطونه منهم

امام رضا (ع) فرماتے ہیں: ... بل کان الفرض علیهم والواجب لهم من ذلك الوقوف عند التحیّر و ردّ ما جهلوه من ذلك الی عالمه و مستنبطه لانّ الله یقول فی محکم کتابه "و لو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم[1] ... بلکہ ان پر فرض اور واجب ہے کہ تحیر کے وقت توقف کریں اور جس چیز کے متعلق جاہل ہیں اسے عالم اور استنباط کرنے والے کی طرف پلٹا دیں، کیونکہ اللہ تعالی اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے" و لو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم"_

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی ذمہ داري۷; آنحضرت (ص) کے فضائل ۱۹

اجتماعی گروه: ۱۶، ۱۸

احکام: ٤

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲

اطلاعات: اطلاعات کو منظم کرنا ۹; اطلاعات کی تحلیل۸، ۱۰

---

۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٦۰ ح ۲۰٦ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۲۲ ح ٤۲۹.

افواہ: افواہ کی تاثیر کے موانع ۱۵; افواہ کے اثرات ۱۴، ۱۶

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا فضل ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۲; اللہ تعالی کی خاص رحمت ۱۷، ۲۲; اللہ تعالی کی رحمت ۱۵، ۱۹; اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ۱

امنیت سے متعلق خبریں: ۵ امنیت سے متعلق خبروں کو فاش کرنا ۲، ۱، ٤، ۱۳; امنیت سے متعلق خبروں کی جانچ پڑتال ٦، ۷، ۱۲; امنیت سے متعلق خبروں کی حفاظت ۳، ۱۲

انحراف: انحراف کے موانع ۲۰

اولی الامر: اولی الامر کی اہمیت ۱۹

حکومت: حکومت کی اہمیت ۲۱

خوف: خوف کے اسباب ۱

رازداري: رازداری کی اہمیت ۳، ۱۱

راہبري: راہبری کا کردار ۲۰; راہبری کی ذمہ داری ٦، ۷، ۹، ۱۰; راہبری کی شرائط ۸

روایت: ۲۳

شیاطین: ۱۱

شیطان: شیطان کی اطاعت ۱۳; شیطان کی اطاعت کے موانع ۱۷، ۲۰، ۲۲

عمل: شیطانی عمل ۱۲

فقہی قاعدہ: ۲۳

گمراہي: گمراہی کا پیش خیمہ ۱۳، ۱٤; گمراہی کے موانع ۱۵ وگ: لوگوں کی اقلیت ۱۸

محرمات: ٤

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲; مسلمانوں کی اکثریت ۱۷

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۲۱

آیت (۸۴)

﴿ فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلاً ﴾ اب آپ راہ خدا میں جہاد کریں اور آپ اپنے نفس کے علاوہ دوسروں کے مکلف نہیں ہیں اور مومنین کو جہاد پر آمادہ کریں _ عنقریب خدا کفار کے شر کو روک دے گا اور اللہ انتہائي طاقت والا اور سخت سزا دینے والا ہے _

۱_ اللہ تعالی کی راہ میں جنگ ، پیغمبر اکرم (ص) کے فرائض میں سے ہے _ فقاتل فی سبیل اللّه

۲_ پیغمبر اکرم (ص) کا فریضہ ہے کہ اللہ تعالی کی راہ میں جنگ کریں خواہ بقدر کفایت ساتھی و مجاہد نہ بھی ہوں _

فقاتل فی سبیل اللّه لاتکلّف الاّ نفسك بظاہر جملہ "فقاتل ..." گذشتہ مطالب پر متفرع ہے کہ جن میں مسئلہ جنگ میں مسلمانوں کی نافرمانی و کوتاہی کا بیان تھا _ یعنی اگر وہ جہاد کیلئے حاضر نہیں ہوتے تو آپ (ص) خود ہی تنہا جنگ کی طرف چل پڑیں _

۳_ پیغمبر اکرم (ص) فقط اپنے اعمال کے جوابدہ ہیں نہ کہ دوسروں کے اعمال کے _ فقاتل ... لاتکلف الاّ نفسك

٤_ پیغمبر اسلام (ص) کی لوگوں کی نسبت ذمہ داری تبلیغ وہدایت ہے انہیں عمل پر مجبور کرنا نہیں _ لاتکلّف الاّ نفسك و حرّض المومنين

٥_ رہبروں اور قائدین کیلئے ضروری ہے کہ وہ جہاد اور دوسری اجتماعی سرگرمیوں میں پیش پیش رہیں _

فقاتل فی سبیل اللّه لاتكلّف الاّ نفسك و حرّض المؤمنين جملہ "فقاتل فی سبیل اللہ" کا جملہ "و حرض المؤمنین" پر مقدم ہونا ظاہر کرتا ہے کہ الہی رہبروں کو دوسروں سے پہلے اجتماعی کاموں میں اور راہ خدا میں جہاد میں شرکت کیلئے آمادہ

ہونا چاہیئے_

٦_ پیغمبر اکرم (ص) کا مؤمنین کو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرنے کی ترغیب اور تشویق پر مامور ہونا_ فقاتل فی سبیل اللہ ... و حرّض المؤمنین

٧_ فرائض الہی کے انجام دینے کیلئے لوگوں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے_ فقاتل فی سبیل اللہ ... و حرّض المؤمنین

٨_ خداوند متعال کی طرف سے جنگ بدر (بدر صغری) میں مسلمانوں کی شرکت کی صورت میں ، اسلامی معاشرے کو مشرکین مکہ کے ضرر و نقصان سے محفوظ رکھنے کا وعدہ_ فقاتل ... و حرّض المؤمنین عسی اللہ ان یکف باس الذین کفروا

٩_ جہاد، دینی معاشرے کو کفار و مشرکین کے گزند و ضرر سے بچانے کا باعث بنتا ہے_ حرّض المؤمنین عسی اللہ ان یکف باس الّذین کفروا

١٠_ مؤمنین کے حوصلے بلند کرنے اور انہیں جہاد کی طرف تشویق کیلئے امید دلانا ایک قرآنی روش ہے_
عسی اللہ ان یکف باس الذین کفروا

١١_ تمام امور کا خداوند متعال کے دست قدرت اور اختیار میں ہونا_ عسی اللہ ان یکف باس الّذین کفروا
بلا شک و شبہہ، مؤمنین کو کفار کا ضرر و نقصان پہنچانے سے باز رہنا کچھ علل و اسباب کا حامل ہے_ لیکن خداوند متعال اسے اپنی طرف منسوب کر رہا ہے تاکہ یہ ظاہر کرے کہ تمام امور خداوند متعال کے اختیار اور دست قدرت میں ہیں _

١٢_ مسلمانوں کا غزوہ بدر صغری میں شرکت کرنے سے کوتاہی اور امتناع کرنا_
فقاتل فی سبیل اللہ ... و حرّض المؤمنین عسی اللہ اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ رسول خدا (ص) نے مسلمانوں کو غزوہ بدر صغری میں شرکت کی دعوت دی لیکن دشمن کی طرف سے اور ان کے جاسوسوں کی پھیلائی ہوئی افواہوں پر کان دھرنے کے سبب بہت سے مسلمانوں نے پیغمبر اکرم (ص) کا ساتھ نہ دیا_ (مجمع البیان)
یاد رہے کہ مؤرخین نے اس غزوہ کو مختلف ناموں سے یاد کیا ہے مثلاً بدر الصغرا، بدر الموعد، بدر الآخرۃ اور بدر الاخیرۃ_

١٣_ جنگ احد سے لے کر بدر صغری تک کا زمانہ پیغمبر اکرم (ص) کیلئے ایک دشوار دور تھا_
بیّت طائفۃ منھم ... اذاعوا بہ ... فقاتل فی سبیل اللہ لاتکلّف الاّ نفسک

یہ مطلب، شان نزول اور مجموعآیات کو مدنظر رکھ کر اخذ کیا گیا ہے_

١٤_ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیلئے حرکت کرنا، امداد الہی کے حصول کا راستہ ہموار کرتا ہے_و حرّض المؤمنين عسى الله ان يكف باس الّذين كفروا

١٥_ دوسروں کے گزند و ضرر سے زیادہ اللہ تعالی کے عذاب اور سزا کا سخت اور شدید ہونا_والله اشدّ باساً و اشدّ تنكيلاً "تنکیل"کا معنی، کسی کو قید و بند میں ڈال کر عذاب دینا ہے_

١٦_ "لاتكلّف الاّ نفسك"کے نزول کے بعد پیغمبر اکرم (ص) کا براہ راست جنگ میں وارد ہونا اور اسکی کمان اپنے ذمہ لینا_فقاتل فى سبيل الله لا تكلف الا نفسك امام باقر(ع) نے پیغمبر اکرم(ص) کے بارے میں فرمایا:"و ما القى سرية مذ نزلت "فقاتل فى سبيل الله لاتكلّف إلاّص نفسك"الاّ وليّ بنفسه[1]جب سے یہ آیت "فقاتل فى سبيل الله لا تكلف الاّ نفسك" نازل ہوئي، آپ (ص) نے تمام جنگوں میں بنفس نفیس کمان فرمائي_

آنحضرت (ص) : آنحضرت (ص) کی تبلیغ٤; آنحضرت(ص) کی ذمہ داری ١، ٢، ٦; آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ٣، ٤; آنحضرت (ص) کی سپہ سالاری ١٦; آنحضرت (ص) کی مشکلات ١٣

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا وعدہ ٨; اللہ تعالی کی امداد کا پیش خیمہ ١٤; اللہ تعالی کی طرف سے عذاب ١٥; اللہ تعالی کی قدرت ١١

امن و امان: امن و امان کے اسباب ٩

امور: امور کا منبع ١١

امیدوار ہونا: امیدوار ہونے کا کردار ١٠

تبلیغ: تبلیغ کی اہمیت ٧

تحریک: تحریک کے اسباب ١٠

جہاد: ١، ٢

---

١)تفسیر عیاشی ج ١ ص ٢٦١ ح ٢١٢_ تفسیر برهان ج ١ ص ٣٩٨ ح ٣.

جہادکی طرف تشویق ٦;جہاد کے اثرات ٩، ١٤;جہاد میں سستی ١٢

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے اسباب ١٠

روایت: ١٦

شرعی فریضہ : شرعی فریضہ پر عمل ٧;شرعی فریضہ پر عمل کا راستہ ١٠

عذاب: دنیوی عذاب ١٥

عقیدہ: عقیدہ کی آزادی ٤

غزوہ احد: ١٣

غزوہ بدر: غزوہ بدر صغری ٨، ١٢، ١٣

قیادت: قیادت کی ذمہ داری ٥

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ١٢;مسلمانوں کی سستی ١٢

مشرکین : مشرکین مکہ ٨

معاشرہ : اسلامی معاشرے کا امن و امان٨، ٩

آیت(٨٥)

﴿ مَّن يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُن لَّهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا وَمَن يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُن لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيتًا﴾

جو شخص اچھی سفارش کرے گا اسے اس کا حصّہ ملے گا اور جو بری سفارش کرے گا اسے اس میں سے حصّہ ملے گا او راللہ ہرشے پر اقتدار رکھنے والا ہے_

١_ نیک کام میں واسطہ بننا، اسکے اجر و ثواب میں سہیم ہونے کا باعث بنتا ہے_

من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها

٢_ جہاد کی طرف تشویق کرنے والوں کا، مجاہدین کے اعمال کے اجر و ثواب اور نتائج سے بہرہ مند ہونا_

و حرّض المؤمنين ... من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها اس آیت اور گذشتہ آیت کے درمیان ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ جہاد کی طرف مسلمانوں کی تشویق ہوسکتا ہے شفاعت و وساطت حسنہ کا مورد نظر مصداق ہو_ چونکہ راہ خدا میں جہاد کیلئے تشویق کرنا، اسکے انجام دینے کیلئے ایک قسم کا سبب اور واسطہ ہے_

٣_ راہ خدا میں جہاد کیلئے لوگوں کی تشویق کرنے کی قدر و منزلت_ و حرّض المؤمنين ... من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها چونکہ لوگوں کو جہاد کی طرف تشویق کرنا، "شفاعة حسنة" کہلایا ہے_

٤_ خداوند متعال کا نیک کاموں کی انجام دہی کیلئے شفاعت کو پسند کرنا اور اسکی طرف تشویق کرنا_

من يشفع شفاعة حسنة يكن له نصيب منها

٥_ بُرے اور ناپسندیدہ کاموں میں واسطہ بننا، ان کے انجام بد میں شریک ہونے کا موجب بنتا ہے_

و من يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها "کفل" کا معنی حصہ اور نصیب ہے_

٦_ راہ خدا میں جہاد سے لوگوں کو روکنے والے افراد کا، ترک جہاد کی سزا و عذاب میں شریک ہونا_

و اذا جائهم امر ... اذاعوا به ... و من يشفع شفاعة سيّئة يكن له كفل منها گذشتہ آیات اور اس آیت کے درمیان ارتباط کے پیش نظر "شفاعة سيئة" کا مورد نظر مصداق ہوسکتا ہے وہ کام ہوں جو لوگوں کو راہ خدا میں جہاد سے روکنے کا باعث بنتے ہیں_

٧_ بُرے اور ناپسندیدہ کام میں واسطہ بننے کی حرمت_ و من يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها

چونکہ بُرے کاموں کا واسطہ بننے والے افراد ان کے بُرے نتائج من جملہ اخروی عذاب و سزا میں سہیم ہوتے ہیں_ اس سے اس قسم کی وساطت کی حرمت ظاہر ہوتی ہے_

٨_ بُرے و نیک کام انجام دینے والوں کے علاوہ ان کاموں کا واسطہ بننے والوں کو ان کے نتائج اور جزا و سزا میں شریک و سہیم بنانے کیلئے قوانین وضع کرنا ضروری ہے_ من يشفع شفاعة حسنة ... و من يشفع شفاعة سيئة يكن له كفل منها

۹_ خداوند متعال ہمیشہ ہر چیز کا حافظ و نگہبان ہے_و کان اللہ علی کل ش مقیتاً

"مقیت"کا مادہ "قوت" ہے اور اسکے معانی میں سے ایک معنی حافظ و نگہبان ہے_

۱۰_ لوگوں کے بُرے و اچھے اعمال محفوظ ہیں اور ہرگز ضائع نہیں ہوں گے_و کان اللہ علی کلّ ش مقیتاً

لوگوں کے اچھے، بُرے اعمال کو بیان کرنے کے بعد خداوند متعال کے نگہبان ہونے کا بیان اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسکے اعمال، ضائع نہیں ہوں گے_

۱۱_ خداوند متعال کی جانب سے اعمال کی نگہبانی و حفاظت کی طرف توجّہ انسان کو نیک کاموں میں واسطہ بننے کی طرف ابھارتی ہے اور بُرے کاموں میں واسطہ بننے سے روکتی ہے_و من یشفع ... و کان اللہ علی کل ش مقیتاً

جملہ "کان اللہ ..."درحقیقت تشویق و تہدید ہے اور یہ جملہ لانے کا مقصدیہ ہے کہ لوگ اسکی طرف توجّہ کرتے ہوئے نیک اعمال کی طرف قدم بڑھائیں اور بُرے کاموں کے انجام سے ڈریں_

احکام: ۷

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا نگہبان ہونا ۹

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۱

جزا و سزا: جزا و سزا کے اسباب ۱

جہاد: ہاد کو ترک کرنے کی سزا ٦;جہاد کی تشویق ۲، ۳ ; جہاد کی فضیلت ۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۱

سزا: سزا کے اسباب۵، ٦

عمل: پسندیدہ عمل ٤، ۱۰; عمل کا باقی رہنا ۱۰، ۱۱; عمل کی جزا و سزا ۲ ; ناپسندیدہ عمل ۱۰ ; ناپسندیدہ عمل میں شفاعت ۱۱; ناپسندیدہ عمل میں وساطت ۵، ۷;نیک عمل میں شفاعت ۱۱

قانون سازی : قانون سازی کا طریقہ ۸ ;قانون سازی کی اہمیت ۸

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ۳

مجاہدین:

مجاہدین کی جزا ۲

محرّمات: ۷

نیکي: نیکی کی تشویق ٤ ;نیکی میں واسطہ بننا ۱، ٤

آیت(۸۶)

﴿ وَإِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّواْ بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا﴾

اورجب تم لوگوں کوکوئي تحفہ (سلام) پیش کیا جائے تو اس سے بہتر یا کم سے کم ویسا ہی واپس کرو کہ بیشک اللہ ہر شے کا حساب کرنے والا ہے_

۱_ دوسروں کے سلام و تحیت کا جواب دینا واجب ہے_و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا "تحيّة" دراصل دعا اور طول عمر و سلامتی کی درخواست کو کہتے ہیں_ اورپھر اس کا استعمال مطلق دعا میں ہونے لگا_ اور عرف اسلام میں اس کا معنی سلام اور دعائے خیر کرنا ہے_

۲_ دوسروں کے سلام اور دعائے خیر کا جواب، اس سے بہتر یا اسی کی مانند ہونا چاہیئے_و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها

۳_سلام کرنا ایک مستحب کام ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے_و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها

٤_ اسلامی معاشرے میں محبت آمیز اخلاقی روابط اور نیک رویہ و طرز عمل اپنانے کی اہمیت_و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها خداوند متعال کی طرف سے دوسروں کے سلام و دعا کے جواب میں بہتر طور پر سلام و دعا کرنے کی نصیحت کرنے کا مقصد اسلامی معاشرے میں اخلاقی و محبت آمیز روابط برقرار کرنا ہے_

٥_ اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ جو معاشرے صلح آمیز روابط برقرار رکھنا چاہتے ہیں ان سے

اس قسم کے روابط و تعلقات رکھے_ و اذا حيّيتم بتحيّة فحيّوا با حسن منها او ردّوها "تحیّت" کے لغوی معنی (سلامتی کی درخواست) کے پیش نظر جملہ "اذا ..." کا معنی یہ ہے کہ اگر کوئي گروہ یا فرد تمہارے لئے امن و سلامتی چاہتا ہے تو تم بھی اسکی سلامتی کی خواہش کرو_

٦_ دوسروں کی نیکی کے مقابلے میں بہتر یا اسی جیسی نیکی کرنا ضروری ہے_و اذا حييتم بتحيّة فحيّوا باحسن منها او ردّوها

٧_ خداوند متعال کا ہر چیز کو پرکھنے اور اس کا حساب لینے پر قادر ہونا_ ان الله كان على كلّ ش حسيباً

٨_ انسان کے ہر عمل کا خداوند متعال کی جانب سے حساب لیا جانا_ ان الله كا ن على كلّ ش حسيباً

٩_ اہل ایمان کا ایک دوسرے پر سلام بھیجنا اور دعائے خیر کہنا، خداوند متعال کی نظر میں ہے اور الہی اجر و ثواب کا حامل ہے_و اذا حيّيتم ... ان الله كا ن على كل ش حسيباً نیک اعمال کا حساب کتاب، ان اعمال پر خداوند متعال کی طرف سے اجر و ثواب ملنے کی طرف اشارہ ہے_

١٠_ ہر عمل کے بارے میں خداوند متعال کی طرف سے مکمل و دقیق حساب لیئے جانے کی طرف توجّہ سے نیک اعمال کی انجام دہی اور بُرے اعمال سے بچنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_و اذا حييتم ... ان الله كان على كل ش حسيباً

احکام: ١، ٣

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی جانب سے حساب کتاب ٧، ٨، ٩، ١٠; اللہ تعالی کی قدرت ٧

بين الاقوامي: بین الاقوامی روابط ٥

جواب : جواب دینے کے آداب ٦

ذکر: ذکر کے اثرات ١٠

سلام: سلام کا اجر ٩;سلام کا جواب دینے کے آداب ٢ ;سلام

کے احکام ۱، ۳; سلام کے جواب کا واجب ہونا ۱، ۳

عمل: بُرے عمل کے موانع ۱۰ ; عمل کا حساب لیا جانا ۸;نیک عمل کا پیش خیمہ ۱۰

معاشرت: معاشرت کے آداب ٤، ٦ معاشرتی نظام: ٤، ٥

معاشرہ: اسلامی معاشرہ کی ذمہ داری ٥; معاشرہ کے اجتماعی روابط ٤

واجبات: ۱،۳

آیت(۸۷)

﴿ اللّهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لاَ رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّهِ حَدِيثًا ﴾ اللہ وہ خدا ہے جس کے علاوہ کوئي معبود نہیں ہے_وہ تم سب کو روز قیامت جمع کرے گا او راس میں کوئي شک نہیں ہے او راللہ سے زیادہ سچی بات کون کرنے والا ہے_

۱_ فقط اللہ تعالی ، عبادت کے لائق معبودہے_ الله لااله الاّ هُو

۲_ قیامت یعنی خداوند متعال کی جانب سے انسانوں کو جمع کرنے کی انتہا_ ليجمعنكم الى يوم القيمة

۳_ قیامت، تمام انسانوں کو اکٹھا کیئے جانے کا دن ہے_ ليجمعنّكم الى يوم القيمة اس احتمال کی بناپر کہ "إلي'، "في"کے معنی میں ہو_ جیساکہ بعض مفسرین کی رائے ہے_

٤_ قیامت کا دن، خداوند متعال کی جانب سے اعمال کے حساب کا دن_ انّ الله كان على كل ش حسيباً ... ليجمعنّكم الى يوم القيمة

٥_ میدان قیامت میں فقط خداوندیکتا کا حاکم ہونا_

الله لااله الاّ هو ليجمعنّكم الى يو م القيمة

٦_ خداوند متعال کے یکتا ہونے کا تقاضا ہے کہ وہ اعمال کے حساب کیلئے قیامت برپا کرے_*

ان الله كان على كلّ ش حسيباً _ الله لااله الاّهُو ليجمعنّكم الى يوم القيمة خداوند متعال کو یکتا اور واحد کے عنوان سے متصف کرنا اور پھر اسکی جانب سے قیامت کے برپا ہونے کا بیان، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند متعال کی یکتائی اسکی جانب سے قیامت کے برپا ہونے کی دلیل ہے_

٧_ روز قیامت کا حتمی و ناقابل تردید ہونا_ ليجمعنّكم الى يوم القى مة لاريب فيه مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "لاریب فیہ" کو "لاریب فی وقوعہ" کے معنی میں لیا گیا ہے_ یعنی اس قسم کے دن کا وقوع حتمی اور ناقابل تردید ہے_

٨_ کوئی بھی خداوند متعال سے زیادہ سچا نہیں_ و من اصدق من الله حديثاً

٩_ سچائی کا اعلی اقدار میں سے اور فضیلت و کمال کا معیار ہونا_ و من اصدق من الله حديثاً خداوند متعال کو سچوں میں سے زیادہ سچا کہنا، سچائی کی بلند قدر و منزلت پر دلالت کرتا ہے_

١٠_ خداوند متعال کی الوہیت اور کمال مطلق ہونے کی طرف توجّہ کرنا اسکی خبروں کو قبول کرنے اور اسکی راستگوئی پر اعتقاد رکھنے کا باعث بنتا ہے_ و من اصدق من الله حديثاً اسم جلالہ "اللہ" کو لانا، باوجود اسکے کہ اسکی جگہ ضمیر کو لایا جاسکتا تھا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ الوہیت کا لازمہ اسکی تمام خبروں کی حقانیت ہے_ یعنی چونکہ وہ "اللہ" ہے اور کمال مطلق ہے لہذا اسکی خبریں ہمیشہ واقع کے مطابق ہیں_

١١_ خداوند متعال کی علی الاطلاق سچائی و راستگوئی کی طرف توجّہ سے، قیامت کے بارے میں ہر قسم کے شک و تردید کا برطرف ہوجانا_ ليجمعنّكم الى يوم القى مة لاريب فيه و من اصدق من الله حديثاً

اللہ تعالى: اللہ تعالى کا حساب لینا ٤; اللہ تعالى کا کمال ١٠; اللہ تعالى کی الوہیت ١٠; اللہ تعالى کی حاکمیت ٥; اللہ تعالى کی سچائی ٨، ١٠، ١١; اللہ تعالى کے مختصات ١، ٨

انسان: انسان اور قیامت کا دن ٢، ٣

توحید: توحید ذاتی ٦;توحید عبادی ١

ذکر: ذکر کے اثرات ١٠، ١١

شبہ: شبہ برطرف ہونے کے اسباب ١١

صداقت: صداقت کی قدر و منزلت ٩

عمل: عمل کا حساب لیا جانا ٤، ٦

قدر و قیمت : قدر و قیمت کا معیار ٩

قیامت: قیامت کا حاکم ٥;قیامت کا حتمی ہونا ٧، ١١ ;قیامت کی خصوصیت ٢،٣;قیامت کے دن حساب لیا جانا ٤;

قیامت میں اجتماع ٢،٣

معبود: قدر و منزلت کا حامل معبود ١

نظریہ کائنات : نظریہ کائنات اور آیڈیالوجی ١٠

آیت (٨٨)

﴿ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّهُ أَرْكَسَهُم بِمَا كَسَبُواْ أَتُرِيدُونَ أَن تَهْدُواْ مَنْ أَضَلَّ اللّهُ وَمَن يُضْلِلِ اللّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلاً ﴾ آخر تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو جب کہ اللہ نے ان کے اعمال کی بناپر انھیں الٹ دیا ہے کیا تم اسے ہدایت دیناچاہتے ہو خدا نے جسے گمراہی پر چھوڑدیا ہے _ حالانکہ جسے خدا گمراہی میں چھوڑدے اس کے لئے تم کوئی راستہ نہیں نکال سکتے_

١_ صدر اسلام کے مسلمانوں کا، منافقین کے ساتھ رویہ اپنانے میں اختلاف کرنا_

فما لكم فى المنافقين فئتين

٢_ خداوند متعال کی جانب سے، منافقین کے ساتھ رویہ و طرز عمل اپنانے میں اختلاف کرنے کے سبب صدر اسلام کے مسلمانوں کی مذمت_ فما لكم فى المنافقين فئتين

٣_ منافقین کے مقابلے میں مسلمانوں کیلئے فرامین الہی کے مطابق وحدت و اتحاد اپنانا ضروری ہے_ فما لكم فى المنافقين فئتين

٤_ زمانہ بعثت کے بعض مسلمانوں کا منافقین کی طرفداری کرنا_ و من يشفع شفاعة سيّئة ... فما لكم فى المنافقين فئتين "فما لکم"میں "فائ"آیت نمبر ٨٥ پر تفریع ہے اور "شفاعة سيّئة"کا ایک مصداق بیان کر رہا ہے_

٥_ منافقین کی طرفداري، پر خداوند متعال کا مذمت کرنا اور اسے بُری شفاعت قرار دینا_ و من يشفع شفاعة سيّئة ... فمالكم فى المنافقين فئتين

٦_ منافقین کے فہم و ادراک کا ان کے ناروا اعمال کے سبب الٹا ہو جانا_ والله اركسهم بما كسبوا "ارکاس"کا معنی پلٹانا اور الٹانا ہے کہ "اتريدون ..." کے قرینے سے اس سے مراد ہدایت پانے کیلئے ان کے درک و فہم کا الٹا ہو جانا ہے_

٧_ منافقین کے برے اعمال کا، ان کے کفر و ضلالت کی طرف پلٹ جانے کا سبب بننا_ والله اركسهم بما كسبوا بعد والی آیت میں "بما كفروا"پر غور کریں تو "ارکاس"(الٹا ہو جانا) کے مصادیق میں سے ایک، ان کا کفر کی طرف مائل ہونا ہے_

٨_ خداوند متعال کی جانب سے منافقین کو گمراہ و دور کیئے جانے کی وجہ سے سب مؤمنین کی طرف سے ان کو دھتکارنے اور ملالت کرنے کی ضرورت_ فما لكم فى المنافقين فئتين والله اركسهم بما كسبوا جملہ "والله اركسهم بما كسبوا"حالیہ ہے_ یعني درحالانکہ خداوند متعال نے انہیں الٹا کر دیا ہے اور اپنے آپ سے دور کر دیا ہے_ پھر تم کیوں ان کی طرفداری کرتے ہو؟

٩_ انسان کی تقدیر میں اسکے عمل کا اہم کردار_ والله اركسهم بما كسبوا

۱۰_ خداوند متعال کی جانب سے بنی آدم کا گمراہ ہونادر حقیقت خود ان کے اپنے برے اعمال کا نتیجہ ہے_

والله ارکسهم بما کسبوا اتریدون ان تهدوا من اضلّ الله

۱۱_ منافقوں کی ہدایت کی امید رکھنا ، صدر اسلام کے بعض مؤمنین کی جانب سے ان کی طرفداری کرنے کی ایک وجہ تھي_اتریدون ان تهدوا من اضلّ الله

۱۲_ خداوند متعال کا منافقین کو گمراہی میں چھوڑ دینا_ فما لکم فی المنافقین ... اتریدون ان تهدوا مصن اضلّ الله

۱۳_ خداوند متعال نے جن کو گمراہی میں چھوڑدیا ہو ان کی ہدایت کرنے سے لوگوں کا عاجز ہونا_و من یضلل الله فلن تجد له سبیلاً

۱٤_ہدایت اور ضلالت کا قانون و ضابطہ کے تحت ہونا_والله ارکسهم بما کسبوا اتریدون ان تهدوا من اضل الله و من یضلل الله فلن تجد له سبیلاً

۱۵_ منافقین کی ہدایت کرنے سے لوگوں کا عاجز و ناتوان ہونا_فما لکم فی المنافقین ... اتریدون ان تهدوا من اضل الله و من یضلل الله فلن تجد له سبیلاً

۱٦_ ارادہ خداوند متعال کے مقابلے میں تمام انسانوں اور تمام قوتوں کا عاجز و ناتوان ہونا_اتریدون ان تهدوا من اضلّ الله و من یضلل الله فلن تجد له سبیلاً

۱۷_ہدایت و گمراہی کے سلسلے میں، سنن الہی کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے صدر اسلام کے بعض مؤمنین کا منافقوں کی ہدایت کی امید رکھنا_فما لکم فی المنافقین ... اتریدون ان تهدوا من اضلّ الله من یضلل الله فلن تجد له سبیلاً

۱۸_ اضلال الہی کے بعد انسانوں کے ناقابل ہدایت ہونے کو درک کرنے سے لوگوں کی اکثریت کا ناتوان و عاجز ہونا_ من یضلل الله فلن تجد له سبیلاً عام مؤمنین کی طرف خطاب کرنے کے باوجود "فلن تجد" کہہ کر پیغمبر اکرم (ص) کو مخاطب قرار دینا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عام لوگ اس حقیقت کو درک کرنے سے عاجز ہیں_ اور فقط پیغمبر اکرم (ص) ہی اس حقیقت کو درک کرسکتے ہیں_

۱۹_ جسے خداوند متعال گمراہی میں چھوڑ دے، پیغمبر اکرم (ص)

بھی اسکی ہدایت کیلئے کوئی راستہ نہیں نکال سکتے_و من يضلل الله فلن تجد له سبيلاً

آنحضرت(ص) : آنحضرت (ص) کی ذمہ داری کی حدود ١٩

اتحاد: اتحاد کی اہمیت ٣

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ٤

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا ارادہ ١٦; اللہ تعالی کا گمراہی میں چھوڑ دینا٨، ١٠، ١٢، ١٣، ١٨، ١٩; اللہ تعالی کی طرف سے سرزنش ٢، ٥

انسان: انسان کا ضعف١٦;انسان کا انجام ٩

تولا و تبرا: ٨

شفاعت: بُری شفاعت ٥

عمل: برے عمل کی سزا١٠; عمل کے اثرات ٩;ناپسندیدہ عمل کے اثرات ٦، ٧، ١٠

فہم: فہم کے موانع ٦

کفر: کفر کے اسباب ٧

گمراہ لوگ: گمراہ لوگوں کی ہدایت ١٣، ١٩

گمراہي: گمراہی کا تحت ضابطہ ہونا ١٤، ١٧;گمراہی کے اسباب ٧، ١٠، ١٢

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ١، ٤، ١١، ١٧; مسلمان اور منافقین ١، ٢، ٣، ٤، ١١، ١٧; مسلمانوں کا اختلاف ١، ٢ ; مسلمانوں کی سرزنش ٢

منافقين: منافقین سے اعراض ٨; منافقین سے رابطہ ٨ ;منافقین کا عمل ٦، ٧ ;منافقین کی شفاعت ٤، ٥;منافقین کی گمراہی ٨، ١٢ ;منافقین کی ہدایت ١١، ١٥، ١٧;منافقین کے ساتھ رویہ ١، ٢

ہدایت: ہدایت کا قانون کے مطابق ہونا ١٤، ١٧ ;ہدایت کے موانع ١٣، ١٨، ١٩

آیت(۸۹)

﴿ وَدُّواْ لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُواْ فَتَكُونُونَ سَوَاء فَلاَ تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ أَوْلِيَاء حَتَّى يُهَاجِرُواْ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ وَجَدتَّمُوهُمْ وَلاَ تَتَّخِذُواْ مِنْهُمْ وَلِيًّا وَلاَ نَصِيرًا﴾

یہ منافقین چاہتے ہیں کہ تم بھی ان کی طرح کافر ہو جاؤ اور سب برابر ہو جائیں تو خبردار تم انھیں اپنا دوست نہ بنانا جب تک راہ خدا میں ہجرت نہ کریں پھر یہ انحراف کریں تو انھیں گرفتار کرلو اور جہاں پاؤ قتل کردو اور خبردار ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بنانا _

۱_ منافقین کا مسلمانوں کے کفر اختیار کرنے اور اپنے جیسا ہوجانے کی خواہش کرنا_ فما لکم فی المنافقین ... ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سوائ ان آیات میں منافقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کا اظہار کرتے تھے لیکن ہجرت کرنے پر راضی نہیں تھے_ یا دارالہجرت (مدینہ) کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ ساکن ہوگئے تھے_

اور ان کے کفر و نفاق سے مراد، ان کا ہجرت سے پہلو تہی کرنا ہے نہ کہ خدا اور رسالت پیغمبر(ص) کا انکار کرنا_ ورنہ ان کے ساتھ دوستی پر مبنی رابطے کی حرمت کے بارے میں فرمایا جاتا "حتی یؤمنوا..."

۲_ اسلامی معاشرے سے جدا رہنے والے اور ہجرت سے پہلو تہی کرنے والے مسلمان، منافق اور کافر ہیں_ فما لکم فی المنافقین فئتین ... کما کفروا

۳_ خداوند متعال کا مسلمانوں کو، منافقوں کے کفر پھیلانے کی کوشش کے بارے میں خبردار کرنا_ ودّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سوائ

٤_ کفر کی نشر و اشاعت کیلئے جدوجہد کرنے والے منافقین کے ساتھ دوستی کرنے کی ممانعت_

و دّوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء فلاتتخذوا منهم اولیائ

۵_ کفر پھیلانے والے منافقین کی سرپرستی و ولایت قبول کرنے کی ممانعت_* ودّوا لو تکفرون ... فلاتتخذوا منهم اولیائ مذکورہ بالا مطلب میں "وليّ"کا معنی سرپرست لیا گیا ہے_

٦_ ایمانی معاشرے سے جدا ہونا اور ہجرت سے پہلو تہی کرنا، نفاق و بے ایمانی کی علامت ہے_
فلاتتّخذوا منهم اولیاء حتّی یهاجروا فی سبیل الله

۷_ راہ خدا میں ہجرت، کفر و نفاق سے ہاتھ اٹھالینے کی علامت ہے_و دّوا لو تکفرون ... فلاتتخذوا منهم اولیاء حتّی یهاجروا فی سبیل الله

۸_ راہ خدا میں ہجرت کے ذریعے نفاق سے ہاتھ اٹھالینے کی صورت میں منافقین کے ساتھ دوستی و ارتباط کی ممانعت کا ختم ہوجانا_فما لکم فی المنافقین ... فلاتتّخذوا منهم اولیاء حتّی یهاجروا فی سبیل الله

۹_ راہ خدا میں ہجرت کرنا اور اسلامی معاشرے سے مربوط رہنا ضروری ہے_حتّی یهاجروا فی سبیل الله

۱۰_ اگر منافقین راہ خدا میں ہجرت کرنے سے پہلو تہی کریں اور اسلامی معاشرے سے مربوط نہ رہیں تو اس صورت میں ان کا تعاقب کرنا اور انہیں قتل کرنا ضروری ہے_فان تولّوا فخذوهم و اقتلوهم حیث وجدتموهم

۱۱_ ہجرت سے پہلو تہی کرنے اور نفاق پر اصرار کرنے کی صورت میں منافقین کے قتل کا جواز_*

واقتلوهم حیث وجدتموهم جملہ "حیث و جد تموهم"دلالت کر رہا ہے کہ قتل کرنے کا حکم فقط روبرو مقابلے کی صورت میں نہیں بلکہ وہ جہاں ملیں انہیں قتل کردینے کو بھی شامل ہے_

۱۲_ ہجرت کو ترک کرنے والوں سے مدد طلب کرنے کی حرمت_فلاتتخذوا منهم اولیاء حتی یهاجروا ... و لاتتخذوا منهم ولیّاً و لانصیراً

۱۳_ جو لوگ راہ خدا میں ہجرت نہیں کرتے ان کے ساتھ دوستی کرنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے_
فلاتتخذوا منهم اولیاء حتی یهاجروا ... و

لاتتخذوا منهم وليّاً

١٤_ جن لوگوں كے ساتھ دوستی و ارتباط برقرار كرنے سے عقائد اسلامی ميں سستی و كمزوری كا انديشہ ہو ان سے دوستی و مدد طلب كرنے كی ممانعت_ ودّوا لو تكفرون ... فلاتتخذوا منهم اولياء ... و لاتتخذوا منهم وليّاً و لانصيراً

اس مطلب ميں كلمہ "اوليائ" كو دوستی كے معنی ميں ليا گيا ہے_

احكام: ١٢

الله تعالى : الله تعالی كا خبردار كرنا ٣

دوستي: ممنوع دوستی ٤، ١٣، ١٤

عقيده: عقيده كمزور كرنے كے اسباب ١٤

كفار: ٢

كفر: كفر سے اعراض ٧; كفر كی علامتيں ٦; كفر كے اسباب ٣، ٤، ٥

محرّمات: ١٢ مدد طلب كرنا: مدد طلب كرنے كا ناپسنديده ہونا ١٢ ; مدد طلب كرنے كی ممانعت ١٤

مسلمان: مسلمانوں كو خبردار كرنا ٣

معاشره: اسلامی معاشره سے اعراض ٢ ;اسلامی معاشره ميں زندگی ٩; دينی معاشره سے اعراض ٦، ١٠

منافقين: ٢ منافقين اور مسلمان ١، ٣;منافقين سے دوستی ٤، ٨; منافقين كا قتل ١١ ;منافقين كی سرپرستی ٥;منافقين كے رجحانات ١ ;منافقين كے ساتھ رابطہ ٨

نفاق: نفاق سے اعراض ٧;نفاق كی علامتيں ٦;نفاق كے اثرات ١١

ولايت: ممنوع ولايت ٥

ہجرت: ٨ ہجرت كی اہميت ٩;ہجرت كے اثرات ٧; ہجرت كے ترک كرنے كے اثرات ٢، ٦، ١٠، ١١، ١٢، ١٣

آیت(۹۰)

﴿ إِلاَّ الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَآؤُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُونَكُمْ أَوْ يُقَاتِلُواْ قَوْمَهُمْ وَلَوْ شَاء اللهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْاْ إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلاً

﴾ علاوہ ان کے جو کسی ایسی قوم سے مل جائیں جن کے اور تمھارے درمیان معاہدہ ہویا وہ تمھارے پاس دل تنگ ہو کر آجائیں کہ نہ تم سے جنگ کریں گے اور نہ اپنی قوم سے۔ اور اگر خدا چاہتا تو ان کو تمھارے اوپر مسلط کردیتا اور وہ تم سے بھی جنگ کرتے لہذا اگر تم سے الگ رہیں اور جنگ نہ کریں اور صلح کا پیغام دیں تو خدا نے تمھارے لئے ان کے اوپر کوئی راہ نہیں قرار دی ہے۔

۱۔ ان منافقین اور کفار کے تعاقب اور قتل کی ممانعت جو مسلمانوں کی ہم معاہدہ اقوام سے خصوصی رابطہ (مثلاً فوجی معاہدہ) رکھتے ہیں۔فان تولوا فخذوھم واقتلوھم ... الاّ الّذین یصلون الی قوم بینکم و بینھم میثاق خصوصی رابطے سے مراد جو کہ "یصلون الی ..." سے مستفاد ہے، وہ رابطہ ہے کہ اگر ہر دونوں گروہ میں سے کسی ایک کو بھی چھیڑا جائے تو دوسرے گروہ کا فریضہ ہے کہ اپنے ہم معاہدہ گروہ کی حمایت کرے۔ جیساکہ فوجی معاہدے میں کیا جاتا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کے ہم معاہدہ لوگوں کی پناہ میں رہنے والے منافقین کے تعاقب و قتل کی ممانعت۔الاّ الذین یصلون الی قوم بینکم و بینھم میثاق ہوسکتا ہے "یصلون" سے مراد منافقین کا مسلمانوں کے ہم معاہدہ لوگوں کے ہاں پناہ

لیناہو چونکہ "یصلون"کی نسبت منافقین کی طرف دی گئي ہے نہ کہ ہم معاہدہ افرادکی طرف_

٣_ اسلامی معاشرے کیلئے لازمی ہے کہ وہ اپنے بین الاقوامی معاہدوں اور ہم پیمان اقوام کے ساتھ وفاداری کرے_

الاّ الّذین یصلون الی قوم بینکم و بینھم میثاق

٤_ مسلمانوں کے ہم معاہدہ افرادکی پناہ میں رہنے والے کفار و منافقین سے مدد طلب کرنے اور دوستی کرنے کا جواز_ *

و لاتتخذوا منھم ولیاً و لانصیراً_ الاّ الذین یصلون الی قوم بینکم و بینھم میثاق مذکورہ بالا مطلبمیں یہ احتمال دیاگیا ہے کہ "الاّ الذین یصلون ..."اس حکم سے استثناء ہے جو جملہ "و لاتتخذوا منھم ولیاً و لانصیراً"میں بیان ہوا ہے_

٥_ غیر مسلموں کے ساتھ مخاصمت ترک کرنے اور باہمی تعاون کرنے کے بارے میں معاہدہ وپیمان باندھنے کا جواز_

الاّ الّذین یصلون الی قوم بینکم و بینھم میثاق

٦_ ان منافقین اورکفار کے تعاقب و قتل کی ممانعت جو مسلمانوں کے ساتھ اور اپنی کافر اقوام کے ساتھ لڑنے سے بیزارہیں اور اپنی بے طرفی کا اظہار کرتے ہیں_ الاّ الّذین ... او جاؤکم حصرت صدورھم ان یقاتلوکم او یقاتلوا قومھم "حصر صدور"کا معنی دل تنگی ہے کہ جسے یہاں بیزاری سے تعبیر کیا گیا ہے_

٧_ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے سے دشمنوں کے حوصلے پست ہونا اور ان کا عاجز ہونا، خداوند متعال کی عنایات میں سے ہے_ و لو شاء الله لسلّطھم علیکم فلقاتلوکم "قاتلوکم"پر" سلطھم"کا مقدم ہونا ظاہر کرتا ہے کہ "سلطہ" سے مراد، جرات و بیباکی ہے_ یعنی اگر خداوند متعال چاہتا تو ان سے خوف وڈر زائل کردیتا جس کے نتیجے میں وہ تم سے لڑنے لگتے_

٨_ مشیّت خداوند متعال کی وجہ سے، کفار و منافقین کا مسلمانوں کے خلاف جنگ سے رُک جانا_

و لو شاء الله لسلطھم علیکم فلقاتلوکم

٩_ دشمنوں (منافقوں اور کافروں) کے حوصلے پست ہونے میں مشیّت الہی کے بنیادی کردار کی طرف توجّہ سے غرور و خودخواہی سے بچنے کا راستہ ہموار ہوتا ہے_

و لو شاء الله لسلطهم عليكم فلقاتلوكم

۱۰_ انسانوں کے جنگ کرنے کی شجاعت اور حوصلے سے بہرہ مند ہونے کا سرچشمہ خداوند متعال کی مشیت ہے_
و لو شاء الله لسلطهم عليكم فلقاتلوكم

۱۱_ خداوند متعال کا مؤمنین کو، دشمنوں کی ناتوانی و کمزوری کو دیکھ کر، غرور و گھمنڈ میں بتلا ہونے کے بارے میں خبردار کرنا_ و لو شاء الله لسلطهم عليكم فلقاتلوكم اس حقیقت کو بیان کرنے کا مقصد کہ فقط مشیت الہی کارساز ہے ہوسکتا ہے یہ ہو کہ مسلمانوں کو اپنی طاقت و توانائي کو دشمن کی کمزوری کا سبب نہیں جاننا چاہیئے اور اس پر غرور و گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے_

۱۲_ جن کفار و منافقین سے جنگ کی ممانعت کی گئي ہے ان سے چھیڑ چھاڑ کرنے کے بارے میں خداوند متعال کی طرف سے مسلمانوں کو تنبیہ وتہدید_ و لو شاء الله لسلطهم عليكم فلقاتلوكم

۱۳_ جن منافقوں اور دشمنوں نے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے سے ہاتھ اٹھالیا ہے اور صلح و آشتی کرنا چاہتے ہیں_ ان کے ساتھ لڑنے جھگڑنے کی حرمت_ فان اعتزلوكم فلم يقاتلوكم و القوا اليكم السلم فما جعل الله لكم عليهم سبيلاً

۱٤_ بین الاقوامی اسلامی حقوق میں، دوسری اقوام و ملل کے ساتھ صلح آمیز روابط برقرار کرنے کا اہم مقام_
الاّ الذّين يصلون الى قوم بينكم و بينهم ميثاق ... والقوا اليكم السلم فما جعل الله لكم عليهم سبيلاً

۱۵_ اسلام میں جنگ و جہاد، دشمنوں کو دُور کرنے کیلئے ہے نہ کہ ان پر اپنا عقیدہ مسلط کرنے اور تسلط جمانے کیلئے_
فان اعتزلوكم ... فما جعل الله لكم عليهم سبيلاً

۱٦_ اہل ایمان کی جنگ اور صلح کو ہمیشہ خداوند متعال کی جانب سے مقرر شدہ اصولوں اور موازین کی بنیاد پر ہونا چاہیئے_ فان اعتزلوكم ... فما جعل الله لكم عليهم سبيلاً

احکام: ۱، ۲، ۵، ٦، ۱۳

اللہ تعالی:

اللہ تعالی کا خبردار کرنا ۱۱ ، ۱۲ ; اللہ تعالی کا لطف ۷ ; اللہ تعالی کی تہدید ۱۲ ; اللہ تعالی کی مشیت ۸ ، ۹

انسان: انسان کی شہامت ۱۰

بین الاقوامی تعلقات: ۱

پناہ لینا: پناہ لینے کے احکام ۲

جنگ: جنگ کی شرائط ۱٦ ;جنگ کے احکام ۱۳ ;حرام جنگ ۱۲ ، ۱۳

جہاد: فلسفہ جہاد ۱۵

حقوق: بین الاقوامی حقوق ۱٤

حوصلے پست کرنا: حوصلے پست کرنے کے اسباب ۹

خودپسندي: خودپسندی کے موانع ۹

دشمن: دشمنوں سے جنگ ۱۳ ;دشمنوں کی کمزوری ۷، ۱۱

ذکر: ذکر کے اثرات ۹

صلح: صلح کی اہمیت ۱٤ ; صلح کی شرائط ۱٦

عہد: عہد وفا کرنے کی اہمیت ۳

قتل: حرام قتل ۱، ۲، ٦

کفار: پناہ گزین کفار ٤; غیر جانبدار کفار ٦ ;کفار سے تعاون ۵

کفار سے جنگ ۱۲ ;کفار سے دوستی ٤;کفار سے مدد طلب کرنا ٤;کفار کا قتل ۱ ، ٦; کفار کی کمزوری ۸، ۹

محرمات: ۱۳

مسلمان: مسلمان اور کفار ۸; مسلمان اور منافقین ۸; مسلمانوں کو خبردار کرنا ۱۲ ; مسلمانوں کے ہم معاہدہ لوگ ۱ ، ۲ ، ٤

معاشرہ: اسلامی معاشرہ کی ذمہ داری ۳

معاہدے:

بین الاقوامی معاہدے ٣;کفار کے ساتھ معاہدے ٥

منافقین: پناہ گزین منافقین ٤;غیرجانبدار منافقین ٦;منافقین سے جنگ ١٣، ١٢;منافقین سے دوستی ٤;منافقین سے مدد طلب کرنا ٤;منافقین کا قتل ١، ٦; منافقین کی کمزوری ٩، ٨

مؤمنین: مؤمنین کو خبردار کرنا ١١

آیت(٩١)

﴿ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُواْ قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوَاْ إِلَى الْفِتْنِةِ أُرْكِسُواْ فِيِهَا فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُواْ إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوَاْ أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثِقِفْتُمُوهُمْ وَأُوْلَئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا﴾

عنقریب تم ایک اور جماعت کو پاؤ گے جوچاہتے ہیں کہ تم سے بھی محفوظ رہیں اور اپنی قوم سے بھی _ یہ جب بھی فتنہ کی طرف بلائے جاتے ہیں الٹے اس میں اوندھے منہ گرپڑ تے ہیں لہذا یہ اگر تم سے الگ نہ ہوں اور صلح کا پیغام نہ دیں اورہاتھ نہ روکیں تو انھیں گرفتار کرلو اور جہاں پاؤ قتل کردویہی وہ ہیں کہ جن پر تمھیں کھلا غلبہ عطا کیا گیا ہے _

١_ خداوند متعال کا صدر اسلام کے مسلمانوں کو خبردینا کہ مستقبل قریب میں دشمنوں کا ایک گروہ عدم مزاحمت کے پیمان کے باوجود اپنے عہدو پیمان کو توڑتے ہوئے ان کے خلاف ہرفتنے و آشوب میں شرکت کرے گا_

ستجدون اخرين يريدون ان يامنوكم و

یامنوا قومهم کلّما ردّوا الی الفتنة ارکسوا فیها

۲_ خداوند متعال کا مسلمانوں کو خبر دینا کہ دشمنوں کے ساتھ جنگ و مبارزت کے دوران ان میں سے ایک گروہ ایک طرف مسلمانوں سے اور دوسری جانب کفار سے امان حاصل کرنے کی سعی کرے گا_ ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم

۳_ بدوؤں کے کچھ گروہوں کی طرف سے بھیجے گئے نمائندوں کی پیش کردہ قرارداد کا موضوع یہ تھا کہ اگر مسلمان ان کے مزاحم نہ ہوں تو وہ بھی مسلمانوں کیلئے مزاحمت نہیں کریں گے_ ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم

٤_ اغیار کے صلح جوئی پر مبنی ادعا کے مقابلے میں ہوشیار رہنا ضروری ہے_ ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم کلما ردّوا الی الفتنة ارکسوا فیها

٥_ مخالفین کی پیمان شکنی اور ستیزہ جوئی کی عادت کے باوجود ان کے ساتھ عدم مزاحمت کے عہد و پیمان کو قبول کرنا ضروری ہے_ ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم کلّما ردّوا الی الفتنة ارکسوا فیها ... اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطاناً مبینا

٦_ ایسے دشمنوں کے مزاحم نہیں ہونا چاہیئے جنہوں نے امنیت کے حصول کی خاطر غیر جانبداری کا اعلان کرتے ہوئے، مسلمانوں کے درپے ہونا چھوڑ دیا ہو_

ستجدون اخرین یریدون ان یامنوکم و یامنوا قومهم کلّما ردّوا الی الفتنة ارکسوا فیها ... اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطاناً مبیناً

۷_ مسلمانوں کی اذیت و آزار سے ہاتھ نہ کھینچنے، صلح قبول نہ کرنے اور سازش کرنے کی صورت میں ہر حالت میں بغیر کسی مہلت کے دشمنوں کا تعاقب کرنا اور انہیں قتل کرنا ضروری ہے_

فان لم یعتزلوکم و یلقوا الیکم السلم و یکفوا ایدیهم فخذوهم و اقتلوهم حیث ثقفتموهم

۸_ عدم مزاحمت کی قرارداد کو قبول کرنے کی ضروری شرائط میں سے ایک مسلمانوں کی نسبت ہر قسم کی مزاحمت سے ہاتھ کھینچ لینا، صلح کی درخواست کرنا اور مقابلے سے دست بردار ہوجانا ہے_ فان لم یعتزلوکم ... و یکفّوا ایدیهم

۹_ اسلام کے ہاں بین الاقوامی حقوق میں، اقوام و ملل

کے ساتھ صلح آمیز تعلقات کو اہم مقام حاصل ہے_ فان لم یعتزلوکم و یلقوا الیکم السّلم ... فخذوهم و اقتلوهم

۱۰_ جو لوگ عدم مزاحمت کے معاہدے پر دستخط کرنے کے باوجود اسکی وفا نہ کریں تو ان کا تعاقب اور قتل کرنا ضروری ہے_ فان لم یعتزلوکم ... فخذوهم و اقتلوهم

۱۱_ جنگ طلب و سازشی دشمنوں کے تعاقب اور قتل کے الہی فرمان کا مقصد امن و امان برقرار کرنا ہے_
فان لم یعتزلوکم و یلقوا الیکم السّلم و یکفّوا ایدیهم فخذوهم و اقتلوهم حیث ثقفتموهم

۱۲_ خداوند متعال کا مسلمانوں کو، دشمنوں کی طرف سے پیش کردہ عدم مزاحمت کی قرارداد قبول کرنے کا حکم دینا_
ستجدون اخرین ... و اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطاناً مبیناً

۱۳_ دشمنان دین کے ساتھ عدم مزاحمت کی قرارداد پر دستخط اس صورت میں جائز ہے کہ جب یہ قرارداد مخالفین کی طرف سے پیش کی گئي ہو_*و یلقوا الیکم السّلم

۱٤_ مؤمنین کی جنگ و صلح ہمیشہ خداوند متعال کی جانب سے مقرر کردہ اصولوں اور موازین کی بنیاد پر ہونی چاہیئے_
و اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطاناً مبیناً

۱۵_ مسلمانوں کے پاس، جنگ طلب اور سازشی دشمنوں کے تعاقب اور قتل کے جواز کی واضح دلیل موجود ہے_
و اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطاناً مبیناً

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲، ۱، ۳

اغیار: اغیار کے مقابلے کا طریقہ ٤

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا علم غیب ۱، ۲; اللہ تعالی کے اوامر ۱۱، ۱۲;

امن و امان: امن و امان کی اہمیت ۱۱

بین الاقوامی حقوق: ۹

جنگ:

جنگ کی شرائط ١٤

دشمن: دشمنوں کا قتل ٧، ١١، ١٥ ;دشمنوں کا موقع سے فائدہ اٹھانا ٢ ;دشمنوں کی سازش ٧، ١١ ;دشمنوں کی عہد شکنی ١، ٥ ; دشمنوں کے ساتھ مقابلہ ٥، ٦،٧ ; غیر جانبدار دشمن ٦

زیرکي: زیرکی کی اہمیت ٤

صلح: صلح کی اہمیت ٩ ; صلح کی شرائط ١٤

عہد شکن افراد: عہد شکن افراد کا قتل ١٠ ;عہد شکن افراد کی سزا ١٠

قتل: جائز قتل ٧، ١٥

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ١ ; مسلمان اور دشمن ٢، ٦، ١٥ ; مسلمانوں کو اذیت پہنچانا ٧

معاہدہ: بدوؤں کے ساتھ معاہدہ ٣ ;دشمنوں کے ساتھ معاہدہ ٥، ٨، ١٢، ١٣ ;عدم مزاحمت کا معاہدہ ٥، ٨، ١٠، ١٢، ١٣ ; مسلمانوں کا معاہدہ ٣ ;معاہدہ کی شرائط ٨، ١٣

آیت(۹۲)

﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلاَّ خَطَئًا وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلاَّ أَن يَصَّدَّقُواْ فَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مْؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَ قَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَإِن كَانَ مِن قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةً فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّهِ وَكَانَ اللّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾

اور کسی مومن کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی مومن کو قتل کردے مگر غلطی سے اور جو غلطی سے قتل کردے اسے چاہئے کہ ایک غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو دیت دے مگر یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر مقتول ایسی قوم سے ہے جو تمھاری دشمن ہے اور(اتفاق سے) خود مومن ہے تو صرف غلام آزاد کرنا ہوگا اور اگر ایسی قوم کا فرد ہے جس کا تم سے معاہدہ ہو تو اس کے اہل کو دیت دینا پڑے گی اور ایک مومن غلام آزاد کرنا ہوگا اور غلام نہ ملے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا ہوں گے یہی اللہ کی طرف سے توبہ کا راستہ ہے اور اللہ سب کی نیتوں سے با خبر ہے اور اپنے احکام میں صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ مؤمن ہرگز اپنے ہاتھ جان بوجھ کر دوسرے مؤمن کے خون سے رنگین نہیں کرے گا۔

و ما کان لمؤمن ان یقتل مؤمناً الاّ خطاً

۲۔ جان بوجھ کر مؤمن کو قتل کرنا، ایمان کے منافی ہے۔

و ما كان لمؤمن ان يقتل مؤمناً إلاّص خطاً

چونکہ جملہ "ما کان ..."ایک جملہ خبریہ ہے لہذا دلالت کر رہا ہے کہ مؤمن ہرگز مؤمن کو جان بوجھ کر قتل نہیں کرے گا_ یعنی اگر کوئي مؤمن قتل ہوجائے تو اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا قاتل ایماندار نہیں تھا خواہ وہ اپنے ایمان کا اظہار ہی کیوں نہ کرے_

۳_ مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنے کا ناروا اور حرام ہونا_ و ما كان لمؤمن ان يقتل مؤمناً الاّ خطاً

٤_ جو جان بوجھ کر کسی مؤمن کے خون سے ہاتھ رنگین کرتا ہے وہ درحقیقت مؤمن نہیں_ و ما كان لمؤمن ان يقتل مؤمناً الاّ خطاً

۵_ غلطی کے طورپر مؤمن کو قتل کرنے کی صورت میں ، کفارہ کے علاوہ خون بہا ادا کرنا ضروری ہے_
و من قتل مؤمناً خطاً ... ودية مسلّمة الى اهله

٦_ غلطی سے مؤمن کو قتل کرنے کا کفارہ ایک مؤمن غلام آزاد کرنا ہے_ و من قتل مؤمناً خطاً فتحرير رقبة مؤمنة

٧_ غلطی سے قتل ہوجانے والے مؤمن کا خون بہا، بطور کامل مقتول کے خاندان کو ادا کرنا ہوگا_

و من قتل مؤمناً خطاً ... ودیةمسلمة الى اهله کلمہ "مسلّمۃ" کے معنی میں کہا گیا ہے: المدفوعة الیھم موفرۃ غیر منقصۃ یعنی بطور کامل اور بغیر کسی کمی کے ادا کرنا ضروری ہے (مجمع البیان)_

٨_ خون بہا کی ادائیگي، مقتول کے گھرانے کی طرف سے تقاضا کرنے سے مشروط نہیں_* ودية مسلّمة الى اهله

٩_ اگر مقتول کا خاندان خون بہا سے صرف نظر کرے تو اس کا ادا کرنا واجب نہیں_ و دية مسلّمة الى اهله الاّ ان يصصدقوا

١٠_ مقتول کے خاندان کی طرف سے خون بہا کی بخشش ایک قسم کا صدقہ ہے_

ودية مسلّمة الى اهله الاّ ان يصدقوا "ان یصدقوا" سے مراد خون بہا لینے سے درگذر کرنا ہے اور خداوند متعال نے اسے صدقہ سے تعبیر کیا ہے اس بات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے کہ یہ درگذر ایک قسم کا صدقہ ہے_

١١_ مقتول کے خاندان کا خون بہا لینے سے درگذر کرنا ایک پسندیدہ اور خداوند متعال کی جانب سے ترغیب شدہ کام ہے_ الاّ ان يصدقوا

۱۲_ اگر غلطی سے قتل ہونے والا، مقتول مؤمن ہو لیکن اس کا خاندان، مسلمانوں کا دشمن ہو تو اس صورت میں اس کا کفارہ فقط ایک مؤمن غلام آزاد کرنا ہے_ فان کان من قوم عدّولکم وھو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة

۱۳_ اگر مقتول کا خاندان، اہل ایمان کے دشمنوں میں سے ہو تو خون بہا کی ادائیگی لازم نہیں _

فان کان من قوم عدّولکم و ھو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة چونکہ پہلے فرض اور بعد والے فرض میں خون بہا کی تصریح کی گئي ہے لیکن مذکورہ فرض میں خون بہا کا کوئي ذکر نہیں_ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس فرض کی صورت میں خون بہا لازم نہیں_

۱٤_ اسلام میں حقوق سے متعلق قوانین وضع کرنے میں، دشمنان اسلام کی مالی بنیادوں کی عدم تقویت ایک معیار ہے_* فان کان من قوم عدوّلکم و ھو مؤمن فتحریر رقبة مؤمنة بظاہر مذکورہ فرض میں، مقتول کے خاندان کو خون بہا ادا نہ کرنے کا حکم اسلئے ہے کہ دشمنان اسلام مادی لحاظ سے قوی نہ ہوں_

۱٥_ خطا پر بنی قتل میں اگر مقتول مؤمن ہو اور اس کا خاندان مسلمانوں کے ہم پیمان کفار میں سے ہو تو اس کا کفارہ ایک مؤمن غلام آزاد کرنا ہے_ و ان کان من قوم بینکم و بینھم میثاق فدیة مسلّمة الی اھله و تحریر رقبة مؤمنة

بظاہر "کان" کی ضمیر سے مراد مقتول ہے_ جو غلام آزاد کیا جائے اس میں ایمان کی شرط سے بھی اس معنی کی تقویت ہوتی ہے_

۱٦_ اگر مؤمن مقتول کا خاندان، کافر اور مسلمان کا ہم پیمان ہو تو اسے خون بہا ادا کرنا ضروری ہے_
و ان کان من قوم بینکم و بینھم میثاق فدیة مسلّمة الی اھله

۱۷_ اسلام میں عہد و پیمان کی رعایت کرنے اور اسے نقض کرنے والے حالات کی روک تھام کو خصوصی اہمیت حاصل ہے_* و ان کان من قوم بینکم و بینھم میثاق فدیة مسلمة الی اھله و تحریر رقبة مؤمنة

ہم پیمان کفار کے بارے میں خون بہا کے حکم کا غلام آزاد کرنے کے حکم پر مقدم ہونا (جبکہ مسلمانوں کے بارے میں حکم خون بہا بعد میں تھا)_ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عہد و پیمان کی حفاظت میں خون بہا کی ادائیگی بہت زیادہ مؤثر ہے_

۱۸_ ہم پیمان کفار میں سے کسی کافر کو قتل کرنے کی

صورت میں خون بہا ادا کرنا اور ایک با ایمان غلام آزاد کرنا ضروری ہے_*و ان کان من قوم بینکم و بینهم میثاق فدیة مسلّمة الی اهله و تحریر رقبة مؤمنة یہ اس بنا پر ہے کہ "کان"کی ضمیر سے مراد مقتول ہو البتہ بغیر صفت ایمان کے_ یہ سابقہ فرض کے قرینے کی بناپر ہے کہ جس میں ایمان کی قید کو صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور فرمایا ہے "فان کان ... و ھو مؤمن"لیکن اس فرض میں "و ھو مؤمن"کو نہیں لایا گیا_

١٩_ مؤمن غلاموں کو آزاد کرنے کی قدر و منزلت اور اسلام کا اسکے بارے میں اہتمام کرنا_

فتحریر رقبة مؤمنة ... فتحریر رقبة مؤمنة ... و تحریر رقبة مؤمنة

٢٠_ غلاموں کو آزاد کرنا گویا انہیں زندہ کرنا ہے_*و من قتل ... فتحریر رقبة مؤمنة

٢١_ آزادی کا حیات اور زندگی کے مساوی ہونا_و من قتل ... فتحریر رقبة

٢٢_ مؤمن غلاموں کو ترجیح دیکر اور حقوق سے متعلق قوانین وضع کرکے غلاموں کو ایمان لانے کی تشویق دلانا_

فتحریر رقبة مؤمنة قتل خطا میں آزاد کرنے کیلئے غلام کو ایمان سے مقید کرنا اس تشویق کو ظاہر کرتا ہے_

٢٣_ قتل خطا میں مؤمن غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھنے کی صورت میں قاتل کو دو ماہ مسلسل روزے رکھنے ہوں گے_فمن لم یجد فصیام شهرین متتابعین

٢٤_ قتل خطا، قاتل کے رحمت خداوند متعال سے دور ہوجانے کا موجب بنتا ہے_

و ما کان لمؤمن ان یقتل مؤمناً الاّ خطا ... توبة من الله توبہ کا معنی بازگشت ہے_ اور خداوند متعال کی طرف سے توبہ کا معنی یہ ہے کہ خداوند متعال کی رحمت اور لطف اپنے بندے کی طرف پلٹ آئے_ لہذا اس سے پتہ چلتا ہے کہ خطا سے قتل کرنے میں بھی خداوند متعال انسان کو اپنی رحمت اور مہربانی سے دور کردیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کا کفارہ ادا کردے_

٢٥_ قتل خطا میں خون بہا ادا کرنا، ایماندار غلام آزاد کرنا یا روزے رکھنا، خداوند متعال کی جانب سے قاتل کی توبہ قبول ہونے کا راستہ ہموار کرتا ہے_و من قتل مؤمناً خطا ... توبة من الله "توبة"مفعول لہ ہے اور قتل خطا میں بیان کیئے گئے احکام کا فلسفہ بیان کر رہا ہے یعنی ایک غلام آزاد کرو یا روزہ رکھو اور خون بہا بھی ادا کرو تاکہ اللہ تعالی اپنی رحمت تمہارے شامل حال کرے اور تمہاری توبہ قبول کرے_

۲۶_ خون بہا ادا کرنے، مؤمن غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے سے قتل خطا کے ناپسندیدہ اثرات کا برطرف ہوجانا_
فتحرير رقبة مؤمنة و دية مسلّمة الی اهله ... فصيام شهرين متتابعين توبة من الله

۲۷_ جانوں کی حفاظت میں احتیاط کی ضرورت اور غلطی سے قتل کے واقع ہونے کو روکنے کی کوشش_
و من قتل مؤمناً خطأً ... توبة من الله اگر اس قسم کی احتیاط ضروری نہ ہوتی تو خداوند متعال کو ایسے کام کی وجہ سے اپنی رحمت سے دور نہیں کرنا چاہیئے تھا کہ جو انسان کے اختیار میں نہیں ہے_

۲۸_ اللہ تعالی علیم (بہت زیادہ جاننے والا) اور حکیم (کارساز) ہے_و كان الله عليماً حكيماً

۲۹_ خداوند متعال صاحب حکمت دانا ہے_و كان الله عليماً حكيماً یہ اس بنا پرہے کہ "حکیماً"، "علیماً"کی صفت ہو_

۳۰_ قتل خطاکے بارے میں دیت اور کفارہ کا قانون خداوند متعال کے وسیع علم و حکمت کی بنیادپر وضع کیا گیا ہے_
و من قتل مؤمناً خطأ ... و كا ن الله عليماً حكيماً

۳۱_ قتل خطا یہ ہے کہ مقتول کے علاوہ کسی اور چیز کو نشانہ بنایا جائے لیکن غلطی سے مقتول اس کا نشانہ بن جائے_
و ما كان لمؤمن ان يقتل مؤمناً الاّ خطأ ... و من قتل مؤمناً خطأً امام صادق(ع) نے فرمایا:...والخطا من اعتمد شيئاً فاصاب غيره[۱] خطا یہ ہے کہ شخص کسی شے کا نشانہ لے اور وہ کسی اور کو لگ جائے_

۳۲_ قتل خطا میں مؤمنغلام آزاد کرنا خداوند متعال کا حق ادا کرنا ہے اور اس کا خون بہا ادا کرنا، مقتول کے خاندان کا حق ادا کرنا ہے_و من قتل مؤمناً خطأً فتحرير رقبة مؤمنة و دية مسلّمة الی اهله امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: اما تحرير رقبةً مؤمنة ففيما بينه و بين الله و امّا الدية المسلّمة الی اولياء المقتول ...[۲] مؤمن غلام کا آزاد کرنا یہ حق اُللہ کی ادائیگی ہے اور دیت مقتول کے اولیاء کو ملے گی_

---

۱)کافی ج۷ص۲۷۸ ح۲_ نورالثقلین ج ۱ ص۵۳۰ ح۴۷۵.

۲)تفسیر عیاشی ج ۱ ص۲۶۲ ح۲۱۷_ نورالثقلین ج ۱ ص۵۳۰ ح۴۷۳.

۳۳_ کسی مؤمن کے قتل خطا کے کفارہ کے طور پر غلام بچے کو آزاد کرنا کافی نہیں ہے_

و من قتل مؤمناً خطا فتحرير رقبة مؤمنة امام صادق(ع) نے، کفارہ کی ادائیگی میں غلام بچے کو آزاد کرنے کے جواز کے بارے میں سوال کے جواب میں فرمایا: كلّ العتق يجوز فيه المولود الاّ فى كفارة القتل فانّ الله عزوجل يقول "فتحرير رقبة مؤمنة" يعني بذلك مقرّةً قد بلغت الحنث[۱] قتل کے کفارہ کے علاوہ عتق والے ہر کفارہ میں غلام بچے کو آزاد کیا جاسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالی فرمارہا ہے' فتحرير رقبة مؤمنة" اس سے اللہ تعالی کی مراد وہ مؤمن غلام ہے جو بالغ ہوچکا ہو_

۳٤_ جو مسلمان، سرزمین شرک پر مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوجائے اسکے قتل خطا کے کفارے کے طور پر ایک مؤمن غلام کو آزاد کرنا امام کی ذمہ داری ہے_ فان كان من قوم عدوّلكم و هو مؤمن فتحرير رقبة مؤمنة

امام صادق(ع) نے سرزمین شرک پر مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوجانے والے مسلمان کے بارے میں امام کی ذمہ داری بیان کرتے ہوئے فرمایا: يُعتق مكانه رقبة مؤمنة و ذلك قول الله عزّوجل "فان كان من قوم عدولكم ...[۲] امام اسکے بدلے ایک مؤمن غلام آزاد کرے گا اور اللہ تعالی کے فرمان " فان كان من قوم عدوّ لكم ..." سے یہی مراد ہے_

۳۵_ اگر خطا کے ذریعے قتل ہونے والے مؤمن کے اولیاء مشرک ہوں تو قاتل خون بہا ادا کرنے سے معاف ہے_

فان كان من قوم عدّو: لكم و هو مؤمن فتحرير رقبة مؤمنة امام صادق(ع) نے مذکورہ بالا آیت کے بارے میں فرمایا: اذا كان من اهل الشرك فتحرير رقبة مؤمنة فيما بينه و بين الله و ليس عليه دية ...[۳] اگر مقتول کے اولیاء مشرک ہوں تو مؤمن غلام کا آزاد کرنا اسکے اور اللہ تعالی کے درمیان معاملہ ہے اور اس پر دیت نہ ہوگي_

آزادي: آزادی کی اہمیت ۲۱

احکام: ۳، ۵، ٦، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱٦، ۱۸،۲۳، ۳۱، ۳۳، ۳٤، ۳۵ احکام ثانوی ۲۳; احکام کی تشریع ۳۰

اسلام: اسلام کی خصوصیت ۱٤، ۱۷

---

۱)کافی ج ۷ص ٤٦۳، ح ۱۵_ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۳۱ ح ٤۸۳.

۲)من لایحضرہ الفقیہ ج ٤ ص ۱۱۰ ح ۱ ب ۳٦_ مسلسل ۳۷۳، نور الثقلین ج ۱ ص ۵۳۲، ح ٤۸۵.

۳)تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲٦۳، ح ۲۱۸_ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۳۰ ح ٤۷٤.

اسماء و صفات: حکیم ۲۸; علیم ۲۸

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا علم ۲۹ ، ۳۰ ; اللہ تعالی کی حکمت ۲۹ ; اللہ تعالی کی رحمت سے محرومیت; اللہ تعالی کے حقوق ۳۲

ایمان: ایمان کی اہمیت ۲۲; ایمان کے اثرات ۲

توبہ: توبہ قبول ہونے کا پیش خیمہ ۲۵

حفظ نفس: حفظ نفس کی اہمیت ۲۷

دارالکفر: دارالکفر کے احکام ۳٤

دشمن: دشمن کو کمزور کرنا ۱٤

دیت: دیت کا فلسفہ ۳۰;دیت کے اثرات ۲۵، ۲٦;دیت کے احکام ۵، ۸، ۹، ۱۳، ۱٦، ۱۸، ۲۳، ۳۳، ۳۵;دیت معاف کرنا ۹، ۱۰، ۱۱

دینی تعلیمات کا نظام: ۲۲

راہبر: راہبر کی ذمہ داری ۳٤

روایت: ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳٤، ۳۵

روزہ: کفارے کے روزے ۲۳; کفارے کے روزے کے اثرات ۲۵، ۲٦

شرک: شرک کے اثرات ۳۵

صدقہ: صدقہ کے مقامات ۱۰

عفو: عفو کرنے پر ابھارنا ۱۱

عمل: پسندیدہ عمل ۱۱

عہد: عہد وفا کرنے کی اہمیت ۱۷

عہد شکني: عہد شکنی کے موانع ۱۷

غلام : غلام کی آزادی ٦، ۱۵، ۱۲، ۱۸ ;غلام کی آزادی کی اہمیت ۱۹ ، ۲۰ ;غلام کی آزادی کے اثرات ۲۵، ۲٦ ; مؤمن غلام کی آزادی ۳۲، ۳٤;مؤمن غلام کی اہمیت ۲۲

قاتل:

قاتل کا دیت ادا کرنا ۷

قانون سازي: قانون سازی کا معیار ١٤

قتل: قتل خطا ٢٧;قتل خطا کا کفارہ ٥، ٦، ١٢، ٣٤;قتل خطا کی حقیقت ٣١;قتل خطا کی دیت ٧، ٢٣، ٢٥، ٣٢، ٣٣، ٣٥ ;قتل خطا کے اثرات ٢٤;قتل خطا کے احکام ٥، ١٣، ١٥، ١٦، ١٨، ٣١;قتل عمد ٣;قتل کا کفارہ ٣٣

کفار: کفار کے قتل کی دیت ١٨;ہم پیمان کفار ١٨

کفارات: کفارات کا فلسفہ ٣٠;کفارات کے احکام ١٢،٦، ١٥

محرمات: ٣

مقتول: مقتول کے اولیاء کے حقوق ٣٢

مؤمنین: مؤمنین کا قتل ٢، ٤، ٣٤;مؤمنین کو قتل کرنے کی حرمت ٣;مؤمنین کی حرمت ١، ٣; مؤمنین کی ذمہ داری ١; مؤمنین کے قتل کی دیت ٥، ١٦

آیت(٩٣)

﴿وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾

اور جو بھی کسی مومن کو قصداً قتل کردے گا اس کی جزا جہنّم ہے _ اسی میں ہمیشہ رہنا ہے اور اس پر خدا کا غضب بھی ہے اور خدا لعنت بھی کرتا ہے اور اس نے اس کیلئے عذاب عظیم بھی مہیا کر رکھا ہے _

١_ مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنے والے کی سزا خداوند متعال کا غضب ، لعنت اور دائمی جہنم ہے_

و من يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنم خالداً فيها و غضب الله عليه و لعنه

۲_ جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے خداوند متعال کا عذاب عظیم اسکے انتظار میں ہے_
و من يقتل مؤمناً ... و اعدّ له عذاباً عظيماً

۳_ مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرنا، کبیرہ گناہوں میں سے ہے_ ومن يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنّم خالداً فيها وغضب الله عليه و لعنه واعدّ له عذاباً عظيماً مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام صادق(ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے: قتل النفس من الكبائر لانّ الله عزوجل يقول "و من يقتل مؤمناً متعمداً ... و اعدّ له عذاباً عظيماً[1] قتل نفس کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے:" و من يقتل مؤمناً متعمداً ... و اعدّ له عذاباً عظيماً"_

٤_ خداوند متعال کی بارگاہ میں مؤمن کی زندگی اور ایمان کی قدر و قیمت_ ومن يقتل مؤمناً متعمداً فجزاؤه جهنّم خالداً فيها

۵_ جو کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے، اس کیلئے عذاب تیار ہے_ و من يقتل مؤمناً متعمداً ...و اعدّ له عذاباً عظيماً

٦_ عذاب الہی مختلف مراتب (شدت و ضعف) رکھتا ہے_ و اعدّ له عذاباً عظيماً

۷_ کسی مؤمن کو غصے و غضب کی حالت میں یا دوسرے دنیوی اغراض کی بنا پر قتل کرنے کی توبہ، قصاص ہے_

و من يقتل مؤمناً متعمداً امام صادق(ع) نے مؤمن کے قتل عمد میں توبہ کے بارے میں فرمایا: ... و ان كان قتله لغضب او لسبب ش من امر الدنيا فانّ توبته ان يقاد منه ...[2] اور اگر اسکا قتل غصے کی بناء پر یا دنیا کی کسی غرض کی وجہ سے ہو تو اسکی توبہ یہ ہے کہ اس سے قصاص لیا جائے_

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا عذاب ۲ ، ٦ ; اللہ تعالی کا غضب ۱ ; اللہ تعالی کی لعنت ۱

ایمان: ایمان کی اہمیت ٤

جہنم: جہنم کا دائمی ہونا ۱

روایت: ۷

---

۱)علل الشرائع، ص٤۷۸ ح ۲ ب ۲۲۸، نور الثقلين ج ۱ ص٥٣٤ ح ٤٩٤.

۲)کافی ج۷ ص ۲۷٦ ح ۲ نور الثقلين ج ۱ ص ٥٣٣ ح ٤٩٠.

عذاب: عذاب کے مراتب ۲، ٦

قاتل: قاتل کی توبہ ۷

قتل: قتل عمد کا قصاص ۷

گناہ: گناہ کبیرہ ۳

مؤمنین: مؤمنین کی زندگی کی اہمیت ٤ ;مؤمنین کے قاتل کا عذاب ٥ ;مؤمنین کے قتل کا گناہ ۳; مؤمنین کے قتل کی سزا ۲، ۱، ۷

آیت (۹۴)

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ فَتَبَيَّنُواْ وَلاَ تَقُولُواْ لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلاَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا فَعِندَ اللّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنتُم مِّن قَبْلُ فَمَنَّ اللّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُواْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾

ایمان والو جب تم راہ خدا میں جہاد کے لئے سفر کرو تو پہلے تحقیق کرلو اور خبردار جو اسلام کی پیش کش کرے اس سے یہ نہ کہنا کہ تو مومن نہیں ہے کہ اس طرح تم زندگانی دنیا کا چند روزہ سرمایہ چاہتے ہو اور خدا کے پاس بکثرت فوائد پائے جاتے ہیں_ آخر تم بھی تو پہلے ایسے ہی کافر تھے_ خدا نے تم پر احسان کیا کہ تمھارے اسلام کو قبول کرلیا (اوردل چیرنے کی شرط نہیں لگائی) تو اب تم بھی اقدام سے پہلے تحقیق کرو کہ خدا تمھارے اعمال سے خوب با خبر ہے_

۱_ مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ جہاد کیلئے سفر کے دوران راستے میں ملنے والے مشکوک افراد کو ان کا کفر واضح ہونے سے پہلے قتل نہ کریں_ یا ایّھا الذین امنوا اذا ضربتُمْ فی سبیل اللہ

فتبیّنوا آیت کے شان نزول اور سیاق سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جب مسلمان جنگ کیلئے نکلتے تو راستے میں اگر کوئی ایسا شخص ملتا جس کے بارے میں انہیں شک ہوتا تو اس گمان میں اسے قتل کرنا چاہتے کہ وہ دشمن کی فوج کا آدمی ہے_ خداوند متعال نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ بغیر تحقیق کے مشکوک شخص کو قتل نہ کرو_

٢_ مؤمنین کو چاہیئے کہ جہاد کیلئے روانہ ہوتے وقت، مد مقابل لشکر اور وہاں موجود افراد کے اسلام و کفر کے بارے میں تحقیق کریں_ یا ایها الّذین امنوا اذا ضربتُمْ فی سبیل الله فتبیّنوا "و لاتقولوا ..." کے قرینے سے "فتبیّنوا" کا متعلق، ان افراد کا کفر و ایمان ہے جو جہاد کے وقت مسلمانوں کے روبرو ہوتے ہیں_

٣_ مؤمنین کی جنگی ماموریت اور سفر سے مربوط تمام امور مکمل تحقیق کے بعد انجام پانے چاہییں_*

یا ایّها الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل الله فتبیّنوا بظاہر "تبیّنوا" کا حذف شده متعلق وہ تمام امور ہیں جو جنگ سے مربوط ہیں_ اور کافر و مؤمن میں تمیز اس مصداق کی طرف اشارہ ہے جو مدنظر رہنا چاہیئے اور جس کے بارے میں تحقیق کی جانی چاہیئے_

٤_ جنگ میں مسلمانوں کی عسکری اور سیاسی اطلاعات کی ضرورت پوری کرنے کیلئے اطلاعاتی ادارہ بنانا ضروری ہے_*

یا ایّها الذین امنوا اذا ضربتُم فی سبیل الله فتبینوا ... یہ اس بنا پر ہے کہ "فتبیّنوا" کا متعلق، جنگ سے مربوط تمام امور ہوں_ لہذا اس قسم کا مقصد حاصل کرنے کیلئے ایک اطلاعاتی ادارے کی ضرورت ہوگی_

٥_ جنگی حالات میں بھی جانوں کی حفاظت کیلئے احتیاط ضروری ہے_ یا ایّها الذین امنوا اذا ضربتُم فی سبیل الله فتبیّنوا و لاتقولوا

٦_ اظہار اسلام کی صورت میں، دشمن کے خلاف ہر قسم کی مزاحمت اور اسکے قتل کی حرمت_

و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مؤمناً "لست مؤمناً" کے قرینے سے "القائے سلام" سے مراد کلمہ شہادتین یا ایسے الفاظ کے ذریعے اظہار اسلام کرنا ہے جو مسلمان ہونے کی علامت ہو_

٧_ صدر اسلام میں سلام کرنا، مسلمان ہونے کی

علامت تھی *_ و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مؤمناً بعض کی رائے ہے کہ "القائے سلام" سے مراد یہی "سلامُ علیکم" کہنا ہے_ کیونکہ اس قسم کی دعائے خیر اس دور میں اسلامی معاشرے کا شیوہ تھا_

۸_ اسلام پر دلالت کرنے والی معمولی سی علامت کے ساتھ لوگوں کے اسلام کو قبول کرنا ضروری ہے_ *

و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مؤمناً آیت میں کسی کے سلام کرنے کو اسکے مسلمان ہونے کی علامت قرار دیا گیا ہے لہذا اس کیلئے مزاحمت کو حرام سمجھا گیا ہے_ لہذا ہر وہ کردار و گفتار جو اسلام کی علامت ہو_ اس کا یہی حکم ہے اور اس کا کہنے والا مسلمان سمجھا جائے گا_

۹_ اسلام کا اظہار کرنے والے کی تکفیر، حرام ہے_ و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مؤمناً یہ اس بنا پر ہے کہ القائے سلام سے مراد اظہار اسلام ہو_

۱۰_ محارب دشمنوں میں سے ہتھیار ڈالنے والے اور جنگ ترک کردینے والے افراد یا گروہوں کو قتل کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے_ و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مؤمناً "سلام" کے لغوی معنی "صُلح" کو مدنظر رکھتے ہوئے، القائے سلام سے مراد صلح طلبی ہے_ یعنی دشمن اگر صلح چاہتا ہے تو اسکے ساتھ جنگ کرنا جائز نہیں_ اور جملہ "لست مؤمناً" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ترک مزاحمت میں فقط ایمان شرط نہیں بلکہ ہتھیار ڈال دینا یا صلح کا تقاضا کرنا بھی کافی ہے_

۱۱_ دشمنوں کے قتل و مزاحمت کی حرمت، ان کے ہتھیار ڈالنے کے اظہار سے مربوط ہے نہ کہ ان کے ایمان لانے سے_ و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلم لست مؤمناً یہ اس بنا پر ہے کہ "القائے سلام" سے مراد ہتھیار ڈالنا ہو نہ کہ اسلام و ایمان کا اظہار_

۱۲_ مادی اغراض اور غنیمت کا حصول، دوسروں کیلئے ناحق مزاحمت پیدا کرنے کا ایک پیش خیمہ ہے_
و لاتقولوا ... لست مؤمناً تبتغون عرض الحیوة الدّنیا

۱۳_ مادی اغراض دوسروں کی تکفیر کا راستہ ہموار کرتی ہیں_ و لاتقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مؤمناً تبتغون عرض الحیوة الدّنیا

١٤_ دنیوی فوائد کا کم قیمت اور عارضی ہونا_ تبتغونعرض الحیوة الدنیا از نظر لغت "عرض" سے مراد، ناپائیداری ہے_ اور دنیوی زندگی کو "عرض" سے تعبیر کرنا، اسکی ناپائیداری اور کم اہمیت کی طرف اشارہ ہے_

١۵_ راہ خدا میں حرکت، دنیا پرستی کے منافی ہے_ اذا ضربتم فی سبیل الله فتبیّنوا ... تبتغون عرض الحیوة الدّنیا

١٦_ جنگی غنائم اور دنیوی منافع کی نسبت الہی اجر و ثواب اور غنائم کی برتری اور فراوانی_

تبتغون عرض الحیوة الدّنیا فعندالله مغانم کثیرة کلمہ "عنداللہ " الہی اجر و ثواب کی برتری کی طرف اشارہ ہے_

١٧_ پست قدروں سے انسان کو دُور رکھنے کیلئے اعلی قدروں کی شناخت کروانا، قرآنی روش ہے_

تبتغون عرض الحیوة الدّنیا فعندالله مغانم کثیرة

١٨_ خداوند متعال کے فراوان غنائم ان مجاہدین کیلئے ہیں جو اسکی راہ میں لڑتے ہیں اور دنیا پرستی سے پرہیز کرتے ہیں _اذا ضربتم فی سبیل الله ... و لاتقولوا ... فعندالله مغانم کثیرة

١٩_ تربیت کیلئے قرآنی طریقوں میں سے ایک، انسان کی مفاد پرستی کی خصلت سے استفادہ اور اسے صحیح رخ عطا کرنا ہے_ تبتغون عرض الحیوة الدنیا فعندالله مغانم کثیرة

٢٠_ غنیمت کی خاطر لوگوں کے مزاحم ہونا اور انہیں قتل کرنا، زمانہ جاہلیت کی ایک ناپسندیدہ رسم ہے_

و لاتقولوا ... لست مؤمناً تبتغون عرض الحیوة الدّنیا ... کذلك کنتم من قبل بظاہر "کذلک" جملہ "تبتغون عرض ..." کی طرف اشارہ ہے اس بنا پر "من قبل" کا مطلب قبل از اسلام ہے یعنی دوران جاہلیت کہ جس میں دنیوی مال کی خاطر بغیر کسی سبب کے دوسروں کو قتل کردیا جاتا تھا_

٢١_ لوگوں کا جاہلیت سے نجات پانا اور اسلام کی جانب مائل ہونا، خداوند متعال کی عظیم نعمات میں سے ہے_

کذلك کنتم من قبل فمنّ الله علیکم "منّت" کا مطلب، عظیم نعمت ہے_

٢٢_ انسان کا جاہلانہ رجحانات سے نجات پانا خداوند

متعال کے اختیار اور اسکی مشیّت سے مربوط ہے_ كذلك كنتم من قبل فمصنّ الله عليكم

۲۳_ ابتدا میں، صدر اسلام کے اکثر مسلمانوں کا ایمان، ظاہری اور سطحی تھا اور پھر بنیادی و عمیق ہوگیا_ *

و لاتقولوا لمن القى اليكم السّلام لست مؤمناً ... كذلك كنتم من قبل یہ اس بنا پر ہے کہ "کذلک"، "القی الیکم السلام"کی طرف اشارہ ہو_ یعنی تم حقیقی اور مجاہد مؤمنین بھی شروع میں سطحی و ابتدائی ایمان رکھتے تھے اور فقط اظہار اسلام کرتے تھے_

۲٤_ صدر اسلام کے مسلمانوں کی ذمہ داری تھی کہ وہ اپنے زمانہ جاہلیت کے پست نظریات و کردار میں غور وفکر کریں اور اسلام میں اس غور و فکر کی بلندی کی طرف توجہ کریں_ كذلك كنتم من قبل فصمصنّ الله عليكم فتبيّنوا

یہ اس بنا پر ہے کہ "فتبیّنوا" کا متعلق "کذلک کنتم من قبل"ہو_ یعنی اگر تم نے زمانے کو درک نہیں کیا اور اسے فراموش کردیا ہے تو تحقیق کروتاکہ زمانہ جاہلیت میں تمہارے بُرے کردار و نظریات تم پر روشن ہوجائیں_

۲٥_ خداوند متعال کا ہمیشہ انسان کے اعمال و نیّات سے مکمل آگاہی رکھنا_ انّ الله كان بما تعملون خبيراً

"خبیر"اس کو کہتے ہیں جو اشیاء کے باطن سے آگاہ ہو_

۲٦_ اعمال اور ان کے محرّک سے خداوند متعال کی مکمل آگاہی کے بارے میں توجّہ فراہین الہی سے تخلف نہ کرنے کا راستہ ہموار کرتی ہے_ فتبيّنوا انّ الله كان بما تعملون خبيراً

احکام: ۲، ۱، ٦، ۹، ۱۰، ۱۱

اسلام: اسلام کا اقرار کرنے کے اثرات ٦، ۸، ۹، ۱۱ ; اسلام کی طرف میلان ۲۱

اطلاعات: سیاسی اطلاعات کی اہمیت ٤; عسکری اطلاعات کی اہمیت ٤

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا اجر ١٦ ; اللہ تعالی کا علم ٥٢، ٢٦; اللہ تعالی کی مشیت ۲۲ ; اللہ تعالی کی نعمات ۲۱

انحطاط: انحطاط کے اسباب تلاش کرنا ۲٤

انسان: انسان کا عمل ۲۵;انسان کی مفادپرستی ۱۹;انسان کے رجحانات ۲۵
بغاوت: بغاوت کا پیش خیمہ ۱۲;بغاوت کا ناپسندیدہ ہونا ۲۰
تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ۱۷
تربیت: تربیت کا طریقہ ۱۹
تکفیر: تکفیر کا پیش خیمہ ۱۳;تکفیر کے احکام ۹
جان کی حفاظت: جان کی حفاظت کی اہمیت ۵
جاہلیت: جاہلیت سے نجات ۲۱، ۲۲;جاہلیت کی رسوم ۲۰
جنگ: جنگ کی شرائط ۳;جنگ میں اطلاعات ٤;جنگی غنیمت ۱٦، ۱۸
جہاد: جہاد کی شرائط ۲; جہاد کے احکام ۲
دنیا پرستي: دنیا پرستی سے اجتناب ۱۸;دنیا پرستی کے اثرات ۱۵
دنیوی وسائل: دنیوی وسائل کا بے اہمیت ہونا ۱٤
ذکر: ذکر کے اثرات ۲٦
سبیل اللہ : ۱۵، ۱۸
سلام: سلام کے اثرات ۷;صدر اسلام میں سلام ۷
عصیان: عصیان کے موانع ۲٦
عمل: ناپسندیدہ عمل، ۲۰
غنیمت: جنگی غنیمت ۱٦
قتل: قتل سے اجتناب ۱;قتل کا ناروا ہونا ۲۰; قتل کے احکام ٦، ۱۰;ناجائز قتل ۱، ٦، ۱۰، ۱۱
مجاہدین: مجاہدین کے فضائل ۱۸

محارب: محارب کا ہتھیار ڈالنا ۱۰; محارب کی امان طلبی کے اثرات ۱۰، ۱۱

محرک: مادی محرک کے اثرات ۱۲، ۱۳

محرمات: ٦، ۹، ۱۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲٤; صدر اسلام کے مسلمانوں کا ایمان ۲۳; مسلمان کی تکفیر کی حرمت ۹; مسلمانوں کی ذمہ داری ۲٤

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۲، ۱، ۳

نعمت: دنیوی نعمتوں کی قدر و قیمت ۱٦; دنیوی نعمتیں ۱٤

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۱۷

آیت(۹۵)

﴿ لَاَّ يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُوْلِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلاًّ وَعَدَ اللّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

اندھے ،بیمار او رمعذور افراد کے علاوہ گھر بیٹھ رہنے والے صاحبان ایمان ہرگزان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جوراہ خدا میں اپنے جان و مال سے جہاد کرنے والے ہیں_ اللہ نے اپنے مال اورجان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر امتیاز عنایت کئے ہیں اورہر ایک سے نیکی کا وعدہ کیا ہے اورمجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں کے مقابلہ میں اجر عظیم عطا کیا ہے_

۱_ توانائی رکھنے کے باوجود جہاد میں شرکت نہ کرنے والے افراد کا درجہ و مرتبہ راہ خدا میں لڑنے والے

مجاہدین کے برابر نہیں ہے_ لایستوی القاعدون من المؤمنین غیراولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ

٢_ جو لوگ توانائي رکھنے کے باوجود جہاد میں شرکت نہیں کرتے ان کے درجے و مرتبے کا جہاد میں شرکت سے معذور افراد کے درجے و مقام کے برابر نہ ہونا_ لایستوی القاعدون من المؤمنین غیراولی الضرر والمجاھدون فی سبیل اللہ

اگر وہ سب لوگ جو جہاد میں شرکت نہیں کرتے خواہ توانائي رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں، ایک مقام و مرتبے میں ہوتے تو استثناء یعنی "غیر اولی الضّرر"کا کوئي معنی نہ ہوتا_

٣_ معاشرتی لحاظ سے مجاہدین کو، جنگ کی توانائي رکھنے والے مگر اس سے دست بردار ہوجانے والوں کے مساوی شمار نہیں کرنا چاہیئے_ لایستوی القاعدون من المؤمنین غیراولی الضر ر والمجاھدون فی سبیل اللہ

مراد یہ ہے کہ مساوی حالات میں اجتماعی حقوق میں راہ خدا کے مجاہدین کو فوقیت حاصل ہے_

٤_ راہ خدا میں جنگ کیلئے اخراجات پورے کرنا، راہ خدا میں مالی جہاد کہلاتا ہے_ والمجاھدون فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم

٥_ جنگ سے دست بردار ہوجانے والوں پر جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو برتری عطا کرنے والا خود خداوند متعال ہے_ فضّل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجة

٦_ جان و مال کے ذریعے جہاد، اشخاص کو مقام و منصب عطا کرنے کا معیار ہونا چاہیئے_ فضل اللہ المجاھدین باموالھم و انفسھم علی القاعدین درجة یعنی جس کو خداوند متعال برتری عطا کرے، اسلامی معاشرے کو بھی چاہیئے کہ اسے برتری دے_

٧_ خداوند متعال کی جانب سے ایک عادلانہ نظام کی بنیاد پر اجر و ثواب اور درجات عطا ہونا_
فضّل اللہ المجاھدین باموالھم و انفسھم علی القاعدین درجة و کلاّ ... اجراً عظیماً

٨_ خداوند متعال کی بارگاہ میں درجات کا فرق، انسان کی کارکردگی سے مربوط ہے_ فضلّ اللہ المجاھدین باموالھم و انفسھم علی القاعدین درجةً

٩_ مجاہدین اور جنگ سے دست بردار ہوجانے والے مؤمنین کیلئے نوید الھي_

فضّل الله المجاهدين ... على القاعدين درجة و كلاّ وعد الله الحسنى

۱۰_ خداوند متعال کی طرف سے نیک جزا، ایمان کا ثمر ہے_ لايستوى القاعدون من المؤمنين ... كلاّ وعد الله الحسنى

۱۱_ جہاد سے دست بردار ہوجانے والے اس وقت اجر الہی سے بہرہ مند ہوتے ہیں جب انہوں نے بے ایمانی کی وجہ سے جہاد کو ترک نہ کیا ہو_ لايستوى القاعدون من المؤمنين ... و كلاّ وعد الله الحسنى چونکہ "من المؤمنين"، "القاعدون" کیلئے حال ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگ سے معذور افراد اس صورت میں مجاہدین کے ساتھ قابل قیاس ہیں جب ان کا ایمان محفوظ ہو_ یعنی جنگ سے دست برداری ایسی حالت میں نہ ہوئی ہو کہ جو ان کے ایمان کو سلب کرنے کا موجب بن جائے یا انہوں نے فراین الہی و فرمودات رسول(ص) پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے جہاد ترک نہ کیا ہو_

۱۲_ اسلامی قدروں میں سے اعلی ترین قدر جان و مال کے ذریعے جہاد کرنا ہے_ لايستوى القاعدون ... والمجاهدون ... باموالهم وا نفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم و انفسهم

۱۳_ جہاد کا واجبات کفائي میں سے ہونا_ لايستوى القاعدون ... كلاّ وعد الله الحسنى

۱٤_ جن مؤمنین کے ترک جہاد کی وجہ سے مؤمنوں کے محاذ کو نقصان پہنچے وہ اجر الہی کے مستحق نہیں ہیں_

لايستوى القاعدون من المؤمنين غيراولى الضّرر ... كلاّ وعد الله الحسنى مذکورہ بالا مطلب اس بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے کہ "ضرر" کا معنی نقصان پہنچانا ہو_ چنانچہ "لسان العرب" میں "لاضرر" کا معنی ہے "لايضر الرجل اخاه" اور "غير"، "القاعدون" کی صفت ہے تو جملہ کا معنی یوں ہے_ جنگ سے معذور افراد اس وقت خداوند متعال کے اجر و ثواب سے بہرہ مند ہوں گے جب ان کے ترک جہاد کی وجہ سے مسلمانوں کے محاذ کو نقصان نہ پہنچے_

۱۵_ خداوند متعال نے مجاہدین کو بلند مقام اور عظیم اجر عطا کر کے جہاد سے سبکدوش ہونے والوں پر برتری عطا کی ہے_ فضّل الله المجاهدين باموالهم وانفسهم على القاعدين درجةً ... و فضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً "اجراً عظيماً"، "فضّل" کیلئے مفعول بہ ہے_ اور "فضّل" عطا کرنے کے معنی پر بھی مشتمل ہے_

۱٦_ مؤمنین کو راہ خدا میں جہاد کرنے اور جان و مال

قربان کرنے کی ترغیب_ لايستوى القاعدون ... والمجاهدون ... فضّل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً

مجاہدین کی فضیلت اور اجر عظیم کا بیان انہیں جہاد کی ترغیب دینے کیلئے ہے_

اجر: اجر کے مراتب ۱۵; اجر کے موجبات ۱۱

احکام: ۱۳

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اجر ۷، ۱۰، ۱۱ ; اللہ تعالی کا عدل ۷ ; اللہ تعالی کی بشارت ۹;اللہ تعالی کی عطا ۷، ۱۵ ; اللہ تعالی کے اجر سے محروم افراد ۱۴

انتخاب: انتخاب کا معیار ۶

ایمان: ایمان کی جزا ۱۰

جنگ: جنگ سے معذور لوگ ۳، ۹

جہاد: جہاد سے تخلف کرنے والے ۲، ۱۴;جہاد سے معذوری ۲، ۱۱، ۱۵; جہاد کا وجوب ۱۳ ; جہاد کو ترک کرنا ۱۱;جہاد کی تشویق ۱۶; جہاد کی فضیلت ۱۲; جہاد کے احکام ۱۳;جہاد کے انتظامات ۴;مال کے ذریعے جہاد ۴، ۵، ۱۲،۶، ۱۶

سبیل اللہ : ۱،۴، ۱۶

عدالتی نظام: ۷

عمل: عمل کے اثرات ۸

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۵، ۶، ۱۲

مجاہدین: مجاہدین کی جزا ۹، ۱۵; مجاہدین کے فضائل ۳،۱، ۵، ۱۵

مقربین: مقربین میں فرق ۸

منتظم: منتظم کی شرائط ۶

مؤمنین: مؤمنین کی جزا ۹

واجب کفائي: ۱۳

آیت(۹۶)

﴿ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ اس کی طرف سے درجات مغفرت اوررحمت ہے او روہ بڑا بخشنے والا او رمہربان ہے_

١_ الہی اجر وثواب کے درجات و مراتب ہیں_فضّل الله ... اجراً عظيماً _درجات منه

٢_ راہ خدا کے مجاہدین کو عظیم اجر کے طورپر خداوند متعال کی طرف سے درجات و مقامات کا عطا ہونا_

فضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً _درجات منه "درجات"، "اجراً عظیماً" کیلئے عطف بیان ہے_

٣_ خداوند متعال کی خصوصی رحمت و مغفرت، مجاہدین کیلئے عظیم اجر الہی ہے_فضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً_ درجات منه و مغفرة و رحمة "مغفرة" اور "رحمةً"، "اجراً عظیماً" کیلئے عطف بیان ہے_ اور کلمہ "مغفرةً" اور "رحمةً" کو نکرہ لانا، خاص رحمت و مغفرت پر دلالت کرتا ہے_

٤_ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد; بلند و بالا مقام و منزلت، گناہوں کی مغفرت اور اسکی رحمت خاص کے حصول کا موجب بنتا ہے_فضّل الله المجاهدين على القاعدين ... درجات منه و مغفرة و رحمة

٥_ اللہ تعالی کی رحمت خاص سے انسان کا بہرہ مند ہونا، اسکے گناہوں کی مغفرت سے وابستہ ہے_مغفرة و رحمة "رحمة" پر "مغفرةً" کا مقدم ہونا، اس بات کی دلیل ہے کہ جب تک مغفرت حاصل نہ ہو، رحمت خاص انسان کے شامل حال نہیں ہوتي_

٦_ خداوند متعال غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (مہربان) ہے_و كان الله غفوراً رحيماً

اجر: اجر کے مراتب ١، ٣، ٢

اسماو صفات: رحیم ٦; غفور ٦

اللہ تعالی: اللہ تعالی کا اجر ١ ، اللہ تعالی کی رحمت ٣; اللہ تعالی کی رحمت کے اسباب ٤ ،٥; اللہ تعالی کی عطا ٢ ; اللہ تعالی کی مغفرت ٣ ، ٥

جہاد: جہاد کے اثرات ٤

رشد: رشد کے اسباب ٤

گناہ: گناہ کی بخشش ٤ ، ٥

مجاہدین: مجاہدین کا اجر ٢ ، ٣

آیت(٩٧)

﴿ إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُواْ فِيمَ كُنتُمْ قَالُواْ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالْوَاْ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُواْ فِيهَا فَأُوْلَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءتْ مَصِيرًا ﴾

جن لوگوں کو ملائکہ نے اس حال میں اٹھایا کہ وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے تھے ان سے پوچھا کہ تم کس حال میں تھے_ انھوں نے کہا کہ ہم زمین میں کمزور بنا دیئے گئے تھے ملائکہ نے کہا کہ کیا زمین خدا وسیع نہیں تھی کہ تم ہجرت کرجاتے_ ان لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہے اور وہ بدترین منزل ہے_

١_ فرشتگان الہي، انسانوں کی جان لینے پر مامور ہیں_ ان الّذین توفیھم الملئکة

٢_ موت کے بعد مستضعف گناہگاروں سے ملائکہ کا دنیا میں زندگی گذارنے کی کیفیت کے بارے میں

پوچھنا (سؤال قبر)_انّ الّذين توفيهم الملائكة ظالمى انفسهم قالوا فيم كنتم

۳_ موت کے چند لمحوں بعد ملائکہ کی طرف سے گناہگاروں سے پوچھ گچھ شروع ہوجانا_ انّ الّذين توفيهم الملئكة ظالمى انفسهم قالوا فيم كنتم

٤_ کفر و شرک کے زیر تسلط رہنے والوں کا، جان لینے پر مامور ملائکہ کے جواب میں فرائض الہی کی انجام دہی سے اپنی عاجزی کا عذر پیش کرنا_ قالوا فيم كنتم قالوا كنّا مستضعفين

٥_ کفار و مشرکین کے زیر تسلط رہنا اور ہجرت نہ کرنا اپنے اوپر ظلم ہے_ انّ الّذين توفّيهم الملائكة ظالمى انفسهم قالوا فيم كنتم قالوا كنّا مستضعفين فى الارض یہ اس بنا پر ہے کہ ملائکہ کی توبیخ، خود ہجرت نہ کرنے پر ہو نہ یہ کہ ہجرت نہ کرنا فرائض الہی پر عمل نہ کرنے کا باعث بنا _

٦_ موت کے وقت، ہجرت نہ کرنے والے مستضعفین کی ناگوار حالت_* قالوا فيمص كنتم قالوا كنّا مستضعفين فى الارض استفهام توبیخی، " فیم کنتم" مستضعف گناہگاروں کی سخت حالت کو ظاہر کرتا ہے_

۷_ موت کے وقت ملائکہ کی جانب سے ہجرت نہ کرنے والے مستضعفین کی سرزنش و توبیخ_
قالوا كنّا مستضعفين فى الارض قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتها جروا فيها

۸_ صدر اسلام کے بعض مسلمانوں کا مکہ سے ہجرت نہ کرنا اور اسی طرح کفار کے ظلم و ستم کے تحت زندگی گذارنا_
انّ الّذين توفّى هم الملائكة ... قالوا كنّا مستضعفين فى الارض ابن عباس کہتے ہیں کہ بعض اہل مکہ ایمان تولے آئے تھے لیکن خوف کی وجہ سے، ہجرت کرنے سے پہلو تہی کرنے لگے اس وقت یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئي (روح المعاني_ ذیل آیت)_

۹_ مستکبرین کے زیر تسلط رہنے کے نتیجے میں انسان کی بلند قدروں کا پامال ہونا_ انّ الّذين توفّى هم الملائكة ظالمى انفسهم قالوا فيم كنتم قالوا كنّا مستضعفين فى الارض

۱۰_ ہجرت، الہی قدروں کے احیاء کا باعث ہے_ انّ الّذين ... ظا لمى انفسهم ... قالوا الم

تكن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فيھا

١١_ ظلم و ستم کے زیر تسلط رہنے والے مؤمنین کا فریضہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو استضعاف سے نجات دلانے کیلئے ہجرت کریں_ قالوا کنّا مستضعفين فى الارض قالوا الم تكن ارض اللہ واسعة فتھا جروا فيھا

١٢_ سرزمین کفر و فساد سے فرار اور ہجرت کیلئے زمین کا وسیع و عریض ہونا_ و قالوا الم تكن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فيھا

١٣_ پوری زمین خداوند متعال کی ملکیت ہے_ الم تكن ارض اللہ واسعة

١٤_ الہی فرائض پر عمل نہ کرنا اپنے آپ پر ظلم ہے_ انّ الّذين توفى هم الملائكة ظالمى انفسهم ... قالوا الم تكن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فيھا یہ اس بنا پر ہے کہ ہجرت ترک کرنے والوں کی توبیخ، ملائکہ اسلئے کریں کہ تم لوگوں نے کفر کے ماحول میں رہ کر فرائض الہی کو کیوں ترک کیا؟ نہ اسلئے کہ تم نے ہجرت کیوں نہ کی_

١٥_ فرائض الہی پر عمل کرنا ضروری ہے خواہ اسکی خاطر وطن چھوڑ کر، دوسرے علاقے میں ہجرت ہی کیوں نہ کرنی پڑے_ قالوا ا لم تكن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فيھا

١٦_ کسی ماحول سے نکل سکنے کے باوجود، فریضہ الہی کو ترک کرنے کیلئے ماحول کے جبر کا بہانہ، ناقابل قبول ہے_ قالوا کنّا مستضعفين فى الارض قالوا الم تكن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فيھا

١٧_ جہنم ایک بُرا ٹھکانہ اور بدانجام ہے_ ماوى هم جهنّم و سائت مصيراً

١٨_ جہنم، ان مستضعفین کا ٹھکانہ ہے جو ہجرت کی طاقت رکھنے کے باوجود کفر کے ماحول میں زندگی گزارتے رہے_ فاولئك ما وى هم جهنّم یہ اس بنا پر ہے کہ سرزنش، ہجرت نہ کرنے پر ہو جو خود واجبات میں سے ہے نہ کہ احکام دین پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے_

١٩_ جہنم ان گناہگاروں کا مقام ہے جو مشرکین کے زیر تسلط رہنے کی وجہ سے اور جان بوجھ کر ہجرت نہ کرنے کے سبب، الہی فرائض ادا کرنے پر قادر نہیں_ ا لم تكن ارض اللہ واسعة فتھاجروا فيھا فاولئك ما ويهم جهنّم و ساء ت مصيراً

یہ اس بنا پر ہے کہ فرائض پر عمل نہ کرنے کے سبب سرزنش کی گئي ہو نہ کہ ہجرت ترک کرنے پر۔

استضعاف: استضعاف سے نجات ۱۱

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۸

اللہ تعالی: اللہ تعالی کی مالکیت ۱۳

انسان: انسان کی پستی کے اسباب ۹

جہنم: جہنم کا بُرا ہونا، ۱۷

حیات: دنیوی حیات ۲

دارالکفر: دارالکفر سے ہجرت ۱۲؛ دارالکفر میں سکونت ٤، ۸، ۱۸، ۱۹

روح قبض کرنے والے: ۱

زمین: زمین کی مالکیت ۱۳

شرعی فرائض: شرعی فرائض ادا کرنے کی قدرت ۱٦؛ شرعی فرائض پر عمل کی اہمیت ۱۵؛ شرعی فرائض پر عمل کے موانع ۱٦

شرک: شرک کے اثرات ۵

عذر: ناقابل قبول عذر ۱٦

عصیان: عصیان کی سزا ۱۹؛ عصیان کے اثرات ۱٤

فساد: فساد سے اعراض ۱۲

قبر: قبر میں سؤال، ۲

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۰

کفار: کفار کا ظلم ۸

کفر: کفر سے اعراض ۱۲؛ کفر کے اثرات ۵

گناہگار: گناہگار جہنم میں ۱۹؛ گناہگار سے سؤال ۲؛ گناہگار کا مواخذہ ۳؛ مستضعف گناہگار ۲

ماحول:

ماحول کے اثرات ١٦

مستضعفین: مستضعفین اور ملائکہ ٤ ; مستضعفین جہنم میں ١٨ ; مستضعفین کی سرزنش ٧; مستضعفین کی موت ٦، ٧

مستکبرین: مستکبرین کے اثرات ٩

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ٨

مکہ: مکہ سے ہجرت ٨

ملائکہ: ملائکہ اور گناہگار ٣;ملائکہ اور مستضعفین ٧; ملائکہ کا سؤال ٢ ;ملائکہ کی ذمہ داری ١، موت کے ملائکہ ٤

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ١١

نفس: نفس پر ظلم ٥، ١٤

وطن: جلاوطنی ١٥

ہجرت: ہجرت ترک کرنے کے اثرات ٦; ہجرت کو ترک کرنے کا ظلم ٥; ہجرت کو ترک کرنے کی سزا ١٩ ; ہجرت کی اہمیت ١٠، ١١، ١٢،١٥،١٨

آیت (٩٨)

﴿ إِلاَّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ لاَ يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلاَ يَهْتَدُونَ سَبِيلاً ﴾ علاوہ ان کمزور مردوں ،عورتوں اور بچّوں کے جن کے اختیار میں کوئي تدبیر نہ تھی اور وہ کوئي راستہ نہ نکال سکتے تھے_

١_ جو مستضعفین ہجرت کی طاقت اور استضعاف سے نجات کا کوئي راستہ نہیں رکھتے، وہ عذاب جہنم میں گرفتار نہیں ہوں گے_فاولئك ما وهم جهنّم ... إلاّص المستضعفين ... لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً

مذکورہ بالا مطلب میں "الاّ المستضعفين"کو استثنائے متصل اور"فاولئك"کو مستثنى منہ لیا گیا ہے_

٢_ حقیقی مستضعفین وہ ہیں جو ہجرت کی توانائي اور مشرکین و کفار کے تسلط سے فرار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے_

الا المستضعفين ... لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً ہجرت نہ کرسکنے والوں کیلئے مستضعف کا عنوان استعمال کرنا ، ہجرت کرنے کی قدرت رکھنے والوں کے استضعاف کے ادعا کو ردّ کرنے کے بعد، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مستضعفین فقط ہجرت نہ کرسکنے والے لوگ ہیں_

۳_ ظلم و ستم کے تحت رہنے والے مسلمانوں (مستضعفین) کیلئے ہجرت کے واجب ہونے کی شرط، قدرت و توانائي ہے_ قالوا ا لم تکن ارض الله واسعة فتها جروا فيها ... الاّ المستضعفين ... لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً

٤_ قدرت کا تکلیف (شرعی فریضہ) کی شرائط میں سے ہونا_ الا المستضعفين ... لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً

٥_ ہجرت; ناتوان اور کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں پر واجب نہیں_ قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها ... الاّ المستضعفين من الرجال والنّساء والولدان لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً

٦_ کفار کے زیر تسلط رہنے والے بچوں اور عورتوں پر بھی ہجرت کا واجب ہونا_ الا المستضعفين من الرجال والنّساء والولدان

٧_ دین اور احکام الہی کی معرفت حاصل نہ کرسکنے والے لوگ، حقیقی مستضعفین کے زمرہ میں ہیں_

الاّ المستضعفين ... لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً جملہ "لايهتدون سبيلاً" ان جہلا کو بھی شامل ہے جو دین کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے_ خواہ یہ ناتوانی خود ان کی اپنی وجہ سے ہو یا ان تک دین پہنچا ہی نہ ہو_

مذکورہ بالا مطلب کی تائید امام باقر(ع) کے اس فرمان سے ہوتی ہے جو آپ(ص) نے مذکورہ بالاآیت میں "مستضعفین"کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: هو الذی لايستطيع الكفر فيكفر و لا يهتدی سبيل الايمان فيؤمن ...[1] مراد وہ شخص ہے کہ جس نے کفر کو سمجھا نہیں کہ سمجھتے ہوئے کفر اختیار کیا ہو اور نہ ہی اس نے ہدایت کو درک کیا ہے کہ ہدایت کو سمجھتے ہوئے ایمان لائے_

٨_ ہجرت سے معذور مستضعفین کی ناتواني، بارگاہ الہی میں قابل قبول عذر ہے_ قالوا كنّا مستضعفين فی الارض قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها ... الا المستضعفين ... لايستطيعون حيلة

---

١) معانی الاخبار ص ٢٠١_ ح ٤ نور الثقلین ج ١ ص ٥٣٦، ح ٥٠٦.

۹_ جو لوگ فرائض الہی کو انجام دینے کی توانائي نہیں رکھتے وہ بارگاہ الہی میں معذور ہیں_
الا المستضعفين ... لايستطيعون حيلة و لايهتدون سبيلاً

۱۰_ دینی معارف کو حاصل کرنے کے امکان کے باوجود ان سے لاعلم ہونا گناہ اور اپنے آپ پر ظلم ہے_
ظالمى انفسهم ... قالوا الم تكن ارض الله واسعة فتهاجروا فيها ... الاّ المستضعفين ... لايهتدون سبيلاً

۱۱_ دینی معارف اور احکام الہی کے حصول کیلئے ہجرت ضروری ہے_ الا المستضعفين ... و لايهتدون سبيلاً

۱۲_ قوانین الہی کا انعطاف پذیر ہونا_ الا المستضعفين ... لايهتدون سبيلاً

۱۳_ بچے اور ایسے مرد اور عورتیں جو بچگانہ عقل رکھتے ہیں، فکری لحاظ سے مستضعف اور فرائض الہی سے معاف ہیں_ الاّ المستضعفين ... و لايهتدون سبيلاً امام باقر(ع) نے آیت میں موجود کلمہ مستضعف کے بارے میں فرمایا:... والصبيان و من كان من الرجال والنساء على مثل عقل الصبيان مرفوع عنهم القلم[1] بچوں اور مردوں عورتوں میں سے وہ لوگ کہ جن کی عقل بچوں کی مانند ہے ان سے تکالیف شرعیہ اٹھالی گئي ہیں_

احکام: ۳، ٦ احکام کا انعطاف پذیر ہونا ۱۲

جہالت: جہالت کا گناہ ۱۰

جہنم: جہنم کا عذاب ۱

دین: دینی تعلیمات سے جہالت ۱۰ ;دینی تعلیمات سیکھنا ۱۱

روایت: ۱۳

شرعی فرائض: شرعی فرائض سے معاف لوگ ۱۳ ; شرعی فرائض کی شرائط ٤ ;شرعی فرائض میں قدرت ۳، ٤، ۵، ۹، ۷،

۱۳

عذاب: عذاب کے موانع ۱

---

۱)معانی الاخبار ص ۲۰۱ ح ٤، نورالثقلین ج ۱ ص ۵۳۷ ح ۵۰٦.

عذر: قابل قبول عذر ۸، ۹

قدرت: قدرت کا کردار ٤

مستضعفین: حقیقی مستضعفین ۲، ۷; فکری مستضعفین ۱۳ ; مستضعفین کی عذرخواہی ۸

نفس: نفس پر ظلم ۱۰

واجبات: ۳، ٦

ہجرت: ہجرت کا وجوب ٦; ہجرت کی اہمیت ۲، ۱، ٦، ۱۱ ; ہجرت کی شرائط ۳، ۵

آیت (۹۹)

﴿فَأُوْلَئِكَ عَسَى اللّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّهُ عَفُوًّا غَفُورًا﴾

یہی وہ لوگ ہیں جن کو عنقریب خدا معاف کردے گا کہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے _

۱_ ہجرت کی طاقت نہ رکھنے والے مستضعفین کیلئے عفو الہی کی امید_ الا المستضعفين ... لايستطيعون حيلة ... فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم

۲_ ترک ہجرت کا گناہ اگرچہ ناتوانی ہی کی بنا پر ہو، خداوند متعال کی جانب سے اس کا معاف ہونا حتمی نہیں ہے_

لايستطيعون حيلة ... فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم

۳_ ہجرت سے ناتوان مستضعفین بلاد کفر میں رہنے کی وجہ سے سزا کے مستحق ہیں_* فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم

٤_ جو لوگ فرائض الہی انجام دینے سے معذور ہیں،

انہیں عفو الہی کی امید رکھنی چاہیئے_فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم

٥_کفار و مشرکین کے تسلط سے ہجرت نہ کرنا، ایک بڑا گناہ ہے_فاولئك عسى الله ان يعفو عنهم

چونکہ ناتوانی کی صورت میں بھی ترک ہجرت کی سزا کی یقینی نفی نہیں کی گئي_ اس سے پتہ چلتا ہے قدرت و توانائي کی صورت میں ہجرت واجبات مؤکدہ میں سے ہے اور اس کا ترک کرنا ایک بڑا گناہ ہے_

٦_خداوند متعال بہت زیادہ بخشنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے_و كان الله عفواً غفوراً

٧_خداوند متعال بخشنے والا پردہ پوش ہے_و كان الله عفوّاً عفوراً

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا عفو ۱،۲،۳،۷; اللہ تعالی کی بخشش ٦،٧

دار الکفر: دار الکفر سے ہجرت ٥;دار الکفر میں سکونت کی سزا ٣

شرعی فریضہ شرعی فریضہ سے معاف لوگ ٤

عفو: عفو کی امید رکھنا ۱، ٤

گناہ: گناہ کبیرہ ٥ ;گناہ کی مغفرت ٢; گناہ کے درجے٥

مستضعفین: مستضعفین کی امیدواری ۱; مستضعفین کی سزا ٣

ہجرت: ترک ہجرت کا گناہ ٢، ٥

آیت(۱۰۰)

﴿ وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللهِ يَجِدْ فِي الأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً وَمَن يَخْرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ اور جو بھی راہ خدا میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت سے ٹھکانے اور وسعت پائے گا اور جو اپنے گھر سے خدا و رسول کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے گا اس کے بعد اسے موت بھی آجائے گی تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے_

۱_ دشمنوں کے خیال کے برعکس، مسلمانوں کو ہجرت کی صورت میں زندگی گذارنے کیلئے مناسب ماحول اور مقام مل جائے گا_ و من یهاجر فی سبیل الله یجد فی الارض مراغماً کثیرا وسعة "مراغما" اسم مکان ہے جس کا معنی سرزمین اور راہ ہے_ اسکے مادے "رغم" (خاک) کے پیش نظر، اس میں یہ معنی پنہاں ہے کہ دشمنوں نے مسلمانوں کی ہجرت کے سلسلے میں جو موانع اور سختیاں پیدا کر رکھی ہیں ان کے باوجود زندگی گذارنے کیلئے سرزمین پالینا_

۲_ سختیوں اور مشکلات سے نجات پانا اور زندگی کے مختلف پہلوؤں میں وسعت و سہولت حاصل ہونا، راہ خدا میں ہجرت کا ایک ثمر ہے_ و من یهاجر فی سبیل الله یجد فی الارض مراغماً کثیرا وسعة

۳_ صدر اسلام کے مسلمانوں کو مکہ سے ہجرت کرنے کی ترغیب_

و من یهاجر فی سبیل الله یجد فی الارض مراغماً کثیراً و سعة ... فقد وقع اجره علی الله

٤_ ترک ہجرت کرنے والے بعض مسلمانوں کی دلیل یہ تھی کہ ہجرت سے سرگردانی اور مشکلات میں مبتلا ہونے کا احتمال ہے_و من یهاجر ... یجد فی الارض مراغماً کثیراً و سعة

٥_ راہ خدا میں ہجرت کے موانع میں سے ایک، گھربار اور وطن سے وابستہ ہونا ہے_

و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله گھر سے نکلنے (یخرج من بیته) پر تاکید، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بنی آدم کا اپنے گھربار سے وابستہ ہونا، ہجرت ترک کرنے کا سبب ہے_

٦_ ہجرت کی قدر و منزلت، اسکے خدائی ہونے سے مربوط ہے_

و من یهاجر فی سبیل الله ... و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله

٧_ الہی رہبری کے جھنڈے تلے ایک اسلامی معاشرے کی تشکیل، خاص اہمیت کی حامل ہے_*

و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله

٨_ پیغمبر اکرم(ص) کی طرف ہجرت، راہ خدا میں ہجرت ہے_و من یهاجر فی سبیل الله ... و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله

٩_ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ وہ رسول خدا (ص) کی جانب ہجرت کریں_و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله

١٠_ خداوند متعال، ہجرت کی راہ میں مرنے والوں کے اجر کا ضامن ہے_

و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله

١١_ ہجرت کے راستے میں موت کے روبرو ہونے کا خوف، ہجرت کرنے سے مانع نہیں بننا چاہیئے_

و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله

١٢_ خدا و رسول(ص) کی طرف ہجرت، الہی اجر و ثواب سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی ہے_

و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله ... فقد وقع اجره علی الله

١٣_ اعلی مادی و معنوی زندگی اور مستقبل کی امید پیدا کرکے عمل کی ترغیب دلانا، قرآنی طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے_و من یهاجر ... یجد مراغماً کثیراً وسعة ...

فقد وقع اجره علی اللہ

۱٤_ نیک کام کی طرف بڑھنا خواہ وہ انجام تک نہ بھی پہنچے، الہی اجر و ثواب سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتا ہے_ *

و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله _

۱٥_ خداوند متعال "غفور"(بہت بخشنے والا) اور "رحیم"(مہربان) ہے_ و کان الله غفوراً رحیماً

۱٦_ خداوند متعال مہربان بخشنے والا ہے_ و کان الله غفوراً رحیماً

۱۷_ گناہوں کی مغفرت، خداوند متعال کی خاص رحمت سے بہرہ مند ہونے کا راستہ ہموار کرتی ہے_ *

و کان الله غفوراً رحیماً "رحیماً" پر "غفوراً" کا مقدم ہونا، ہوسکتا ہے مذکورہ بالا مطلبکی طرف اشارہ ہو_

۱۸_ خدا و رسول(ص) کی طرف ہجرت کرنے والے، خداوند متعال کی خاص رحمت اور غفران کے پانے والے ہیں _ و من یهاجر ... فقد وقع اجره علی الله و کان الله غفوراً رحیماً

۱۹_ رہبر کی معرفت کیلئے سفر، راہ خدا میں ہجرت ہے اور اس سفر و ہجرت کے دوران موت کے نتیجے میں اجر الہی حاصل ہوتا ہے_ و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله امام صادق (ع) نے اس شخص کے بارے میں کہ جو امام کی معرفت کیلئے سفر کی راہ میں مرجائے، فرمایا: ان الله عزوجل یقول: و من یخرج من بیته مهاجراً الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله ...[۱]

آنحضرت (ص): آنحضرت (ص) کی طرف ہجرت ۸،۱۲،۱۸

اجر: اجر کی ضمانت ۱۰; اجر کے موجبات ۱٤،۱۲، ۱۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳، ٤

اسما و صفات: رحیم ۱٥، غفور، ۱٥

اللہ تعالی : اللہ تعالی کا اجر ۱۰، ۱۲، ۱٤، ۱۹ ; اللہ تعالی کی رحمت، ۱۸;

---

۱)اصول کافی ج ۱ ص ۳۷۸ ح ۲ ، نورالثقلین ج ۱ ص ٥٤۰ ح ٥۲۲.

الله تعالی کی رحمت کے موجبات ١٧ ;الله تعالی کی مغفرت ١٦ ; الله تعالی کی مهربانی ١٦

امیدواري: امیدواری کی اہمیت ١٣

ایمان: ایمان و عمل ١٣

تحریک : تحریک کے اسباب ١٣

تربیت: تربیت کی روش١٣

حیات : حیات سے وابستگی کے اثرات ٥;حیات میں وسعت ٢

خوف : ناپسندیده خوف ١١

دشمن: دشمنوں کا عقیده ١

راهبر شناسي راهبر شناسی کی اہمیت ٩

رحمت: رحمت جن کے شامل حال ہے ١٨

روایت: ١٩

زندگي: زندگی میں وسعت ٢

سبیل الله : ٢، ٥، ٨، ١٣

سفر: با اہمیت سفر ١٩

عقیده: باطل عقیده ٤

عمل: نیک عمل کی جزا ١٤

فقر: فقر سے نجات کے عوامل ٢

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار٦

گناه: گناه کی مغفرت ١٧

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ٣، ٤ ; مسلمانوں کی ہجرت ١

معاشره:

اسلامی معاشرہ کی اہمیت ۷

مغفرت: مغفرت جن کے شامل حال ہے ۱۸; مغفرت کے اثرات ۱۷

موت: موت سے خوف ۱۱; ہجرت میں موت ۱۰، ۱۹

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۹

مہاجرین: مہاجرین کے فضائل ۱۸

وطن: وطن سے محبت کے اثرات ۵

ہجرت: راہ خدا میں ہجرت ۸، ۹، ۱۲، ۱۸; ہجرت ترک کرنے پر سرزنش ٤; ہجرت کی تشویق ۳; ہجرت کی جزا ۱۰، ۱۲، ۱۸، ۱۹; ہجرت کی فضیلت ٦; ہجرت کے اثرات ۱، ۲; ہجرت کے موانع ۵، ۱۱

اشاریے

اشاریے (1)

آ

آبرو:_کی اہمیت ٤/١٥ نیز ر_ک مسلمان

آثار قدیمہ: ٣/ ١٣٧

آخرت:_کیلئے کوشش ٣/١٤٥ نیز ر_ک ایمان، قیامت اور معاد آخرت طلب افراد: ٣/١٥٢، ١٥٤ ; ٤/٧٤_کی لیاقت ٤/٧٤

آخرت طلبي:_کے اثرات ٣/١٥٢، ١٥٤

آدم عليه السلام:_ اور حوا ٤/١ نیز ر_ک اولاد آدم (ع)

آرزو: منفي_٤/٣٢;ناپسندیدہ_٤/٣٢، ٧٣ ; نیز ر_ک انسان، عصیان کرنے والے، کفار

آزادي: اجتماعي_٣/١٥٩ ;_بیان ٣/١٦٨ ;_کی قدر و قیمت ٤/ ٩٢ نیز ر_ک : اہل کتاب ، عقیدہ، غلام

آزار: ر_ک اذیت

آزمائش: ر_ک امتحان ، تجربہ

آسائش:_کے اسباب ٣/ ١٥٤

آسمان:_کا مالک ٣/١٢٩، ١٨٠، ١٨٩ ;_کا متعدد ہونا ٣/١٢٩، ١٣٣، ١٨٠، ١٨٩، ١٩١ ;_کی خلقت

۱۹۰/۳ ، ۱۹۱ ;_ کے موجودات ۳/ ۱۹۱ آسمانی کتب ۳/ ۱۸٤ ، ٤/ ٥٦__ سے استفادہ ٤/ ٥١،٤٤;۳/ ۱۱۳ ;_کا فہم
۱۸٤/۳ ;_کی تبیین ۳/ ۱۸۷ ;_ کی تحریف ۳/ ۱۱۳ ;_ کی تعلیمات ۳/ ۱۸٤ ، ۱۸۷ ، ٤/ ٤٤ ;_کی حجیت ۳/ ۱۸٤ ;_کی
خصوصیت ٤/ ۸۲ ;_ میں ہم آہنگی ۳/ ۱۹۹ ، ٤/ ۸۲ ;صدر اسلام میں_ ۳/ ۱۱۳
آفرینش:_ کا استحکام ۳/ ۱۹۱ ;_ کا منظم ہونا ۳/ ۱۹۰ ، ۱۹۱ ;_ کا نظام اور توحید ۳/ ۱۹۰ ;_کی تدبیر ۳/ ۱۲٦ ، ۱۲۸ ،
۱٥٤ ;_کی حیرت انگیزیاں ٤/ ۱ ;_کے مقاصد ۳/ ۱۹۱ ;_ میں غور و فکر کرنا ۳/ ۱۹۱ ، ۱۹۳ نیز ر_ ک یہود
آگاہي: ر_ ک بصیرت ، علم
آل ابراہیم (ع) :_ کا علم ٤/ ٥٤ ;_ کی امامت ٤/ ٥٤ ;_ کی حکمت ٤/ ٥٤ ;_ کی حکومت ٤/ ٥٤ _کی قضاوت ٤/ ٥٤:
_کی نبوت ٤/ ٥٤ ;_کی نسل ٤/ ٥٤ _ کے فضائل ٤/ ٥٤ نیز ر_ ک کفر
آلودگي:_ کے اسباب ٤/ ٤۳ نیز ر_ ک اہل کتاب ، عیسائي ، یہود
آنحضرت (ص) :_ آسمانی کتب میں ۳/ ۱۸۷ ;_ انجیل میں ٤/ ٤۷ ;_ اور اختلافات کا حل ٤/ ٦٥ ;_ اور انبیاء ٤/ ٤۱ ;_
اور اہل کتاب ٤/ ٥۰ ;_ اور جمہوریت ۳/ ۱٥۹ ;_ اور خیانت ۳/ ۱٦۱ ، ۱٦۲ ;_ اور دنیا پرست لوگ ۳/ ۱٥٤ ;_ اور غنیمت
جنگی ۳/ ۱٦۱ ;_ اور کفار ٤/ ٤۲ ، ۸۰ ;_ اور لوگ ۳/ ۱٥۹ ;_ اور مخالفین ٤/ ٦۳ ;_ اور مسلمان ۳/ ۱٥٤ ، ٤/ ۸۱ ;_ اور
منافقین ٤/ ٦۳ ;_ اور یہود ۳/ ۱۸۳ ، ۱۸٤ ;_پر تہمت ۳/ ۱٦۱ ، ۱٦۲ ، ٤/ ٤٦ ، ۷۸ ;_پر نفرین ٤/ ٤٦ ;_تورات میں
۳/ ۱۹۹ ، ٤/ ٤۷ ;_ سے توسل ۳/ ۱٥۹ ;_ سے روگردانی ٤/ ٦۱ ، ٦۳ ;_ غزوہ احد میں ۳/ ۱۲۱ ، ۱٥۳ ، ۱٥٥ ;_ کا استدلال
۳/ ۱۸۳ ;_ کا استغفار ۳/ ۱٥۹ ، ٤/ ٦٤ ، ٦٦ ;_ کا استہزا ٤/ ٤٦ ;_ کا تقرب ٤/ ٦٤ ، ٦٥ ، ٦۹ ;_ کا جہاد ۳/ ۱۲۱ ، ۱٥۳ ;_ کا
حوصلہ بڑھانا ٤/ ٥٥ ;_ کا عسکری علم ۳/ ۱۲۱ ;_ کا علم ۳/ ۱٦۹ ;_ کا علم غیب ۳/ ۱۷۹ ;_ کا غم و اندوہ ۳/ ۱۲۸ ، ۱٥۳ ،
۱۷٦ ، ۱۸٤ ;_ کا لگاؤ ۳/ ۱۲۸ ، ۱۷٦ ، ٤/ ۸۰ ;_ کا معجزہ ۳/ ۱۸۳ ;_ کا نقش ۳/ ۱۲٤ ، ٤/ ٥۹ ، ٦۱ ;_ کو اذیت ٤/ ٤٦ ، ۷۸ ;_
کو تسلی ۳/ ۱۷٦ ، ۱۷۹ ، ۱۸٤ ، ۱۹۹ ;_ کی اخروی جزا ۳/ ۱۸٥ ;_ کی اطاعت

١٣٢/٣، ١٣٣، ١٣٨، ١٥٢، ١٧٢، ١٧٣، ١٧٤، ١٣/٤، ٤٢، ٤٦، ٥٩، ٦٤، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٨٠، ٨١؛ _ کی امانتداری ١٦١/٣؛ _ کی انتظامی صلاحیت ٣/١٢١ _ کی اہانت ٤/٤٦؛ _ کی بعثت ٣/١٦٣؛ _ کی تبلیغ ٤/٨٤؛ _ کی تشویق ٣/١٨٤؛ _ کی تکذیب ٣/١٤٤، ١٨٤، ٤/٤٢؛ _ کی تکذیب کے اثرات ٤/٤٢؛ _ کی حاکمیت کو قبول کرنا ٤/٦١؛ _ کی حقانیت ٣/١٥٤، ١٩٩، ٤/٥٨، ٨٢؛ _ کی حکومت ٤/٥٩، ٦٤، ٦٥؛ _ کی خوش اخلاقی ٣/١٥٩؛ _ کی دعا ٣/ ١٥٩؛ _ کی دعوت ٣/١٦٧، ١٧٤ ؛ _ کی ذمہ داری ٣/ ١٢٨، ١٢٩، ١٥٩، ١٦٤، ١٨٧، ٤/٥٠، ٦٣، ٨١، ٨٣، ٨٤؛ _ کی ذمہ داری کی حدود ٣/١٧٦، ١٨٤، ٤/٨٠، ٨٤، ٨٨؛ _ کی رسالت ٤/٧٩؛ _ کی رسالت کے گواہ ٤/٧٩؛ _ کی رسالت والی نعمت ٣/١٤٤؛ _ کی سپہ سالاری ٣/١٢١، ١٧٢، ٤/٨٤؛ _ کی سیرت ٣/١٥٩، ٤/٢٢؛ _ کی شفاعت ٣/١٥٩؛ _ کی شفاعت کا کردار ٤/٦٤؛ _ کی صفات ٣/١٥٩، ١٦٢؛ _ کی عصمت ٣/١٦٢؛ _ کی قربانی ٣/١٨٣؛ _ کی قضاوت ٤/٦١، ٦٥ _ کی کتاب ٤/٨٢؛ _ کی گواہی ٤/٤١، ٤٢؛ _ کی مشاورت ٢٣/ ١٥٩ _ کی مشکلات ٤/٨١، ٨٤؛ _ کی موت ٣/١٤٤؛ _ کی مہربانی ٣/١٥٩؛ _ کی نافرمانی کرنا ٣/١٢٢، ١٣٢، ١٥٢، ١٥٣، ١٦٥، ١٦٧، ٤/١٤، ٤٢، ٤٦، ٦٤، ٦٥، ٦٨، ٨١؛ _ کی نبوت ٣/ ١٤٤، ١٨٧ ؛ _ کی نبوت کے دلائل ٤/٨٢ _ کی نفرین ٣/١١٩؛ _ کی ولایت ٤/٥٩؛ _ کی ہجرت ٤/١٠٠؛ _ کے بارے میں شک ٤/٦٥؛ _ کے پیروکار ٣/١٤٤، ١٧٣؛ _ کے حقوق ٣/١٥٩؛ _ کے دشمن ٤/ ٨١ ؛ _ کے ساتھ جنگ ٣/ ١٧٦؛ _ کے ساتھ نیکی کرنا ٤/٦٢؛ _ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ٤/٦٥، ٦٦، ٦٨؛ _ کے فضائل ٣/١٩٣، ٤/٤١، ٥٤، ٥٩، ٦٤، ٦٥، ٦٦، ٦٩، ٧٩، ٨٣، ٨٠؛ _ کے فیصلے کو رد کرنا ٤/٦١، ٦٥؛ _ کے فیصلے کو قبول کرنا ٤/٦٥، ٦٦، ٦٧، ٦٨؛ _ کے قتل کی سازش ٣/١٨١؛ _ کے مربی ٤/٦٥؛ _ کے وعدے ٣/١٢٤، ١٥٤؛ _ مکہ میں ٤/٧٧ نیز رک : افترا، اہل کتاب، ایمان، سنت، کفر، مسلمین، منافقین، یہود

آنحضرت(ص) کے پیروکار: _وں کا اعراض ٣/١١٤ ؛ _وں کا عقیدہ ٣/ ١٤٤ نیز ر_ک آنحضرت(ص)

آئندہ کی فکر: ر_ک دور اندیشي

آیات احکام : ر_ک احکام

آیات الٰہی: ٣/١١٤، ١١٨، ١٦٤، ١٩٠ سے استفادہ ٣/١١٨ ؛ _ کو جھٹلانا ٣/١١٢، ٤/

٥٦;_کی تلاوت ٣/ ١١٣، ١١٤، ١١٥، ١٦٤ نیز ر_ک کفر

الف

ابرار: ر_ک : نیک لوگ

ابن السبیل: _سے نیکی کرنا ٤/ ٣٦

ابن شیبہ: ٤/ ٦٠

اپنے آپ پر نظر رکھنا: اس کا پیش خیمہ ٤/ ٣٢

اتحاد: _کی اہمیت ٣/ ٤٧، ٥٩، ٨٨;_کے اثرات ٣/ ١٥٢; _کے اسباب ٣/ ١١٨، ١٤٠، ٤/ ٥٩ نیز ر_ک : جہاد

اتمام حجت: ٣/ ١١٨

اتہام: ر_ک تہمت اجتماعی روابط: ٣/ ١٣٤، ١٥٩، ٢٠٠، ٤/٣٦، ٦٣، ٧٣، ٨٦_کے اثرات ٣/ ٢٠٠

اجتماعی گروہ: ٣/ ١٦٢، ١٦٣، ١٧٩، ٤/٦٦، ٨٣

اجر: اخروی_٣/ ١٤٥، ١٤٨، ١٦١، ١٧٦، ١٨٥، ١٩١، ١٨٦، ٤/ ٧٤; اخروی_کی قدر و قیمت ٣/ ١٤٨; دنیوی _٣/ ١٤٥، ١٤٨، ١٧٦; دنیوی_کی قدر و قیمت ٣/ ١٤٨; دوگنا_٤/ ٤٠;_کا وعدہ ٣/ ١٧١، ١٧٩، ١٩٩، ٤/٤٠;_کی ضمانت ٣/١٩٩، ٤/٤٠، ١٠٠;_ کے اسباب ٣/ ١١٥، ١٤٥، ١٤٨، ١٧٢، ١٨٥ ١٩٥، ٤/٦٧، ٨٥، ٩٥، ١٠٠;_ کے مراتب ٣/١٧٢، ١٧٩، ٤/٤٠، ٦٧، ٧٤، ٩٥، ٩٦;_میں عدل ٤/ ٤٠

(خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)

اجرت: _میں تفاوت ٣/١٩٥ نیز ر_ک کام

احبار: ر_ک علمائے یہود

احساسات : ر_ ک جذبات

احکام: ٣/ ١١٦ ، ١٣٠ ، ١٣٢ ، ١٣٣ ، ١٦١ ، ١٨٧ ، ١٩١ ، ٤/ ١ ٢ ، ٣ ، ٤، ٥، ٦ ، ٧ ، ٨ ، ١٠ ، ١١ ، ١٢ ، ١٣ ، ١٦ ،
١٩ ، ٢٠ ، ٢١ ، ٢٢ ، ٢٣ ، ٢٤ ، ٢٥ ، ٢٩ ، ٣٣، ٣٢، ٣٨، ٣٧، ٥٨، ٤٣ ، ٥٩، ٦١ ، ٨٣، ٧٦، ٧٥، ٧١ ، ٨٥ ، ٨٧ ، ٩٠، ٨٩ ،
٩٢، ٩٤، ٩٥، ٩٨

اجتماعی_ ٤/ ٢٩ ;اقتصادی_ ٤/ ٢٩;_ کا مذاق اڑانا ٣/ ١٨١ ;_ کو قبول کرنا ٤/ ٦١ ;_ کی تشریع ٤/ ١١ ، ٢٤ ، ٢٨ ،
٥٩ ، ٩٢ ،_ کے منابع ٣/ ١٨٤ _ میں لچک ٤/ ٩٨ ;_ ثانویہ ٤/ ٦ ، ٤٣ ، ٩٢ _ کا فلسفہ ٤/ ٩ ، ١١ ، ١٩ ، ٢٦ ، ٣٤ ، ٤٣ ،
٦٦ ;_ کو بیان کرنا ٤/ ٢٦ ، ٢٨ ;_ کو منسوخ کرنا ٤/ ١٥ ;_ کے مصالح ٤/ ١١
(خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)

اختلاف:_ سے اجتناب ٤/ ٣٦ ;_ کا پیش خیمہ ٤/ ٢٩ ;_ کا خطرہ ٣/ ١٥٢ ;_ کا فیصلہ کرنا ٤/ ٣٥ ;_ کی سزا ٤/ ٣٠ ;_
کی مذمت ٣/ ١٥٢ ;_ کے اسباب ٣/ ١٥٢ ، ٤/ ٨٢ ;_ کے اثرات ٣/ ١٥٢ ;_ کے حل کرنے کا مرکز ٤/ ٥٩ ، ٦٠ ، ٦١ ،
٦٥ ;_ کے حل کے عوامل ٤/ ٣٥ نیز ر_ ک آنحضرت (ص) جہاد، گھرانہ، مجاہدین ، مسلمان

اخلاص:_ کا پیش خیمہ ٣/ ١٤١ ، ١٥٤ نیز ر_ ک انفاق ، عبادت ، مؤمنین

اخلاق:_ اور اقتصاد ٤/ ٣٢ نیز ر_ ک آنحضرت (ص) ، اخلاقی نظام، راہبر اخلاقی نظام: ٤/ ٩

ادیان:_ کا کردار ٣/ ١٤٩ ;_ کو منسوخ کرنا ٣/ ١١٠ ;_ کی تعلیمات ٣/ ١٤٤ ;_ میں ہم آہنگی ٤/ ٢٦ ، ٦٠
نیز ر_ ک اسلام سجدہ، شادی قربانی ، نہی عن المنکر

ادیان کے پیروکار:_ وں کی ذمہ داری ٤/ ٤٧

اذیت:_ برداشت کرنا ٣/ ١٩٥;_ برداشت کرنے کی اہمیت ٣/ ١٩٥;_ کا بدلہ ٣/ ١٩٥ ;_ کی اقسام ٣/ ١٨٦ ;_ کے
خلاف مبارزت ٣/ ١٨٦ ;راہ خدا میں_ ٣/ ١٩٥ ، ١٩٨ ;زبان سے_ ٣/ ١٨٦
نیز ر_ ک آنحضرت (ص) ، شریک حیات ، مسلمان، یہود

ارتداد: _کا خطرہ ٣/ ١٤٤ ; _کے اثرات ٣/ ١٤٤ ، ١٤٩ ، ١٧٧ ; _کے اسباب ٣/ ١٤٤ ، ١٤٩ نیز ر_ک مؤمنین

ارشاد ر_ک تبلیغ

ازدواج: ر_ک شادي

استدلال : ر_ک آنحضرت (ص)، انبیاء (ع)

استعداد: _کے اثرات ٤/ ٣٢

استغفار: _سے اجتناب کرنا ٣/ ١٣٥ ; _کا پیش خیمہ ٣/ ١٣٥ ، ١٩٣ ; _کی اہمیت ٣/ ١٣٥ ، ٤/ ٦٤ _کی تشویق دلانا ٣/ ١٣٥ ، ١٩٣ ; _کی شرائط ٣/ ١٣٥ ; _کی قدر و قیمت ٣/ ١٩٣ ; _کے اثرات ٣/ ١٣٦ ، ١٤٨ ، ٤/ ٦٤ نیز ر_ک آنحضرت (ص)، اسراف ، گناہ ، متقین

استغنا: _کی مذمت ٣/ ١٨١ ; _کے اثرات ٣/ ١٨١

استقامت : _تقیہ کے ذریعے ٣/ ٢٠٠ ; _کا پیش خیمہ ٣/ ٢٠٠ ; _کی اہمیت ٣/ ١٢٢ ; _کی تشویق دلانا ٣/ ١٣٩ ، ١٨٤ ; _کی قدر و قیمت ٣/ ١٧٢ ; _کے اثرات ٣/ ١٤٥ ، ١٥٢ ; _کے اسباب ٣/ ١٢٢ ، ١٣٩ ، ١٤٧ ; راہ خدا میں _ ٣/ ١٤٥ ، ١٤٧ نیز ر_ک ایمان ، جنگ ، جہاد ، دعا ، دین ، سختی ، علمائے دین ، مجاہدین ، موحدین ، مؤمنین

استمداد: ممنوع _ ٤/ ٨٩ ; ناپسندیدہ _ ٤/ ٨٩ نیز ر_ک کفار، منافقین

استہزا: _سے اجتناب کرنا ٤/ ٤٦ نیز ر_ک آنحضرت (ص)، احکام، اسلام ، یہود

استہزا کرنے والے :٣/ ١٨١ ، ٤/ ٤٦

اسرار: _کا افشا کرنا ٣/ ١١٢

اسرار کی حفاظت کرنا : ر_ک رازداري

اسراف: _سے توبہ کرنا ٣/ ١٤٧ ; _سے عفو ٣/ ١٤٨ ; _کی حرمت ٤/ ٦ ; _کے اثرات ٣/ ١٤٧ ; _کے احکام ٤/ ٦

اسلام: آسمانی کتابوں میں_ ۳/ ۱۸۷؛_ اور ادیان ۳/ ۱۱۰ ، ٤/ ۲۹ ؛_ اور تفکر ٤/ ۸۲؛_ اور راہبر کی حاکمیت ۳/ ۱۵۹؛_ اور شوری ۳/ ۱۵۹؛_ پر طعن ٤/ ٤٦ ؛_ کا استہزا ٤/ ٤٦؛_ کا اقرار کرنا ٤/ ۲۵؛_ کا اقرار کرنے کے اثرات ٤/ ۲۵، ۹٤؛_ کا عالمی ہونا ۳/ ۱۱۰ ؛_ کی حقانیت ٤/ ۵۲ ؛_ کی خصوصیت ٤/ ۷۷، ۸۲، ۹۲؛_ کی طرف دعوت ۳/ ۱۹۹ ؛_ کی طرف رجحان ٤/ ۹٤؛_ کی فضیلت ٤/ ۱۱۰ ؛_ کی نشر و اشاعت کے موانع ٤/ ۵۵_ کو قبول کرنا ۳/ ۱۱۰، ۱۱۲؛_ کے اثرات ۳/ ۱۱۰، ۱۱۲ ؛_ کے پھیلنے کے اسباب ۳/ ۱۵۹ ؛_ کے خلاف جنگ ۳/ ۱۸۳، ۱۸۷ ؛_ کے دشمن ۳/ ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۷۵ ؛_ میں سودخوری ۳/ ۱۳۰ ؛_ میں شک ۳/ ۱۵٤؛صدر_ کی تاریخ ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱٤، ۱۱۸، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲٤، ۱۲۵، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۹، ۱٤۰، ۱٤۲، ۱٤۳، ۱٤۹، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵٤، ۱۵۵، ۱۵٦، ۱۵۹، ۱٦۰، ۱٦۱، ۱٦٤، ۱٦۵، ۱٦٦، ۱٦۷، ۱٦۸، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷٤، ۱۷۵، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۱، ۱۸٤، ۱۸۷، ۱۹۵، ۱۹٦، ۱۹۹، ٤/ ٤٤، ۵۵، ۷۲، ۷۵، ۷۷، ۷۸، ۸۱، ۸۳، ۸۸، ۹۱، ۹۷، ۱۰۰ نیز رـ ک اہل کتاب، ایمان، سلام، یہود

اسلامی معاشرہ: ۳/ ۱۱۰، ۱٤۰، ۱۵۱، ۱۷۹_ سے روگردانی ٤/ ۸۹؛_ کی آرزو ۳/ ۱۱۰ ؛_ کی اہمیت ٤/ ۱۰۰_ کی خصوصیت ۳/ ۱۵۹، ٤/ ۵۹ ؛_ کی ذمہ داری ۳/ ۱۱۰ ، ٤/ ۷۵، ۹۰،_ کی ضروریات ٤/ ۵۸ ؛_ میں زندگی ٤/ ۸۹

اسماء اور صفات: بصیر ٤ / ۵۸؛ تواب ٤ /۱٦، ٦٤ ؛ حکیم ۳ / ۱۲٦ ، ٤ / ۱۱ ، ۱۷ ، ۲٤ ، ۲٦ ، ۵٦ ، ۹۲؛ حلیم ۲ / ۱۵۵ ، ٤ / ۱۲ ، خبیر ٤ / ۳۵ ، رحیم ٤ /۱٦ ، ۲۳ ، ۲۵ ، ٦٤ ، ۹٦ ، ۱۰۰ ؛ سمیع ۳ / ۱۲۱ ، ۱۸۱ ، ٤ / ۵۸؛ صفات جلال ۳ / ۱۲۲ ، ۱۸۱ ، ۱۸۲ ، ۱۹۱ ؛ صفات جمال ۳ / ۱۲٦ ؛ عزیز ۳ / ۱۲٦ ، ٤ / ۵٦ ؛ عفوّ ٤ / ٤۳ ؛ علی ٤ / ۳٤؛ علیم ۳ / ۱۲۱ ، ٤ / ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۷ ، ۲٤ ، ۲٦ ، ۳۵ ، ۷۰؛ غفور ۲ / ۱۵۵ ، ٤ / ۲۳ ، ۲۵ ، ٤۳ ، ۹۲ ، ۱۰۰ ؛ کبیر ٤ / ۳٤ ، وکیل ۳ / ۱۷۳ ، ٤ / ۸۱

اصحاب سبت:_ پر لعنت ٤/ ٤۷ ؛_ کا مسخ ہونا ٤/ ٤۷ ؛_ کی داستان ٤/ ٤۷

اصلاح:_ کا پیش خیمہ ٤/ ۳۵ ؛_ کا طریقہ ٤/ ۳٤، ٦۰ ؛_ کی تشویق ٤/ ۳۵ ؛_ کے اثرات ٤/ ۱٦ نیز رـ ک برائی، تعقل، گھرانہ، معاشرہ

اصلاح ذات البین: ٤/ ۳۵

اصلاح نفس: ر_ک خودسازي

اضطراب: _کے موانع ٣/ ١٦٥ نیز ر_ک مسلمان

اضطرار: _کے احکام ٤/ ٤٣; _کے اثرات ٤/ ٢٥

اضلال: ر_ک الله تعالي، خواہشات کی پیروی کرنے والے; علمائے اہل کتاب ، علمائے یہود،

اطاعت: _کا پیش خیمہ ٣/ ١٣٢، ١٣٣ ; _کی اہمیت ٣/ ١٣٢; _کی جزا ٣/ ١٧٩ ، ٤/ ٥٩ ، ٦٩ _کی شرائط ٤/ ٥٩ ; _کی قدر و قیمت ٣ / ١٧٢ ; _ کے اثرات ٣ / ١١٤ ، ١٣٢ ، ١٣٣ ، ١٧٣ ، ١٧٤ ، ٤/ ٤٦ ،٥٩ ، ٦٤; غیر خدا کی _ ٤/ ٦٤; مشکلات میں _٣/ ١٧٢; واجب _ ٤/ ٥٩ نیز ر_ک ،آنحضرت(ص)، الله تعالی; انبیاء (ع)، اولوالامر، ائمہ، حکومت، خواہشات کی پیروی کرنے والے، شیطان، کفار، گذشتہ اقوام، مرد

اطفال: ر_ک بچہ

اطلاعات: _کا تجزیہ و تحلیل ٤/ ٨٣ ;_کو منظم کرنا ٤/ ٨٣; سیاسی _کی اہمیت ٤/ ٩٤ ; عسکری _کی اہمیت ٤/ ٩٤ نیز ر_ک جنگ

اطمینان: _کا پیش خیمہ ٣/ ١٥٤ ; _کے اسباب ٣/ ١٢٦ ، ١٥٤ ، ١٦٥ ، ٤/ ٢٥ ; _کے موانع ٣/ ١٥٤ نیز ر_ک قلب

اعتماد بنفس ٣/ ١٣٩

اعراب: _کی خداشناسی ٤/ ١ ; _کے ساتھ معاہدہ ٤/ ٩١

اغراض: پسندیدہ _٣/ ١٦٧ ; مادی _کے اثرات ٤/ ٩٤

اغیار: _سے رابطہ ٣/ ١١٨ ، ١١٩ ، ١٢٠ ; _کا تسلط ٣/ ١٦٨ ; _کا خطرہ ٣/ ١١٨ ; _کا راز فاش کرنا ٣/ ١١٨ ; _کا غم ٣/ ١١٨ ; _کا فساد پھیلانا ٣/ ١١٨ ; _کی بدخواہی ٣/ ١١٨; _کی خواہشات ٣/ ١١٨ ; _کی دشمنی ٣/ ١١٨ ; _کی رخنہ اندازی ٣/ ١١٨ ; _کی سازش ٣/ ١١٨ ; _ کے ساتھ مقابلے کا طریقہ ٣/ ١١٨ ، ٤/ ٩١; _ کے نفوذ کا خطرہ ٣/ ١١٨ ; _ کے نفوذ کے اسباب ٣/ ١١٨

افتخار: ر_ک تفاخر

افتراء: آنحضرت (ص) پر_٣/ ١٦١ ، ١٦٢ ، ٧٨/٤;_ کا گناه ٣/ ١٨١ ، ٥٠/٤ ;_ کی سزا ٣/ ١٦٢ ، ١٨٢ ;_ کے اثرات ٤/ ٥٠ ; اللہ تعالی پر_ ٣/ ١٨١ ، ١٨٢ ، ٤٨/٤ ، ٥٠

افراط: _ کے اثرات ٣/ ١٤٧ ;_ و تفریط ٢٧/٤ ; افشاء کرنا ٣/ ١٥٤ نیز ر_ک اللہ تعالي

افک: ر_ک افترا

افواه: _کی تاثیر کے موانع ٤/ ٨٣ ;_ کے اثرات ٣/ ١٤٤ ، ١٧٦ ، ٤/ ٨٣ ;_ کے خلاف جنگ ١٧٥/٣ نیز ر_ک جنگ، دشمن، مشرکین، منافقین

اقتصاد: _کی اہمیت ٥٣/٤ ;_ میں تقوی ٣/ ١٣٠ نیز ر_ک احکام، اخلاق، اقتصادی نظام، اقتصادی وسعت، عبادت

اقتصادی نظام: ٣/ ١٣٠ ، ٥/٤ ، ٢٩ ، ٣٢ ، ٥٣ ، ٧٧_ کی بنیادیں ١٣٠/٣

اقتصادی وسعت: ٥/٤ اقدار ١٢١/٣ ، ١٩٢، ١٩١، ١٩٣ ، ١٩٤ ، ٧٠/٤ ، ٧٧_ کا معیار ١١٠/٣ ، ١١٣ ، ١١٦ ، ١٤٣ ، ١٩/٤، ٦ ، ٢٢ ، ٣٨ ، ٣٩ ، ٥٩ ، ٧٤ ، ٨٥ ، ٨٧ ، ٩٥ ، ٩٧ ، ١٠٠ ، منفي_ ٣٠/ ١٦٤، ١٨٧ ، ١٩٨

اللہ تعالي: _ اور شر ٧٨/٤;_ اور ظلم /١١٧ ، ١٨٢ ، ٤٠/٤ ، ٤٩ ، ٧٧;_ اور یہود ٤/ ٤٩ ;_ پر افترا باندھنا ٤٨/٤ ، ٥٠ ; _پر افترا باندھنے کا گناه ٥٠/٤;_ سے خوف ١٢٣/٣ ، ١٧٥ ، ٧٧/٤;_ سے عہد ١٨٧/٣ ;_ سے مختص امور ٤٩/٤ ، ٨٧;_ کا اذن ١٤٥/٣ ، ١٥٢ ، ١٦٦ ، ٦٤/٤;_ کا اراده ١١٦/٣ ، ١٤٠ ، ١٤١ ، ١٤٥ ، ١٥١ ، ١٥٢ ، ١٥٣ ، ١٧٦ ، ١٩٣ ، ١٤/٤ ، ٢٦ ، ٢٨ ، ٣٥ ، ٨٨;_ کا اضلال ٨٨/٤ ;_ کا انتباه ١١٢/٣ ، ١١٩ ، ١٣٧ ، ١٤٩ ، ١٥٢ ، ١٥٦ ، ١٧٥، ١٦٣ ، ١٨٠ ، ١٨٥ ، ٦/٤، ١، ٩، ١٢، ٢٧، ٣٣، ٣٤، ٤٧، ٥٨ ، ٨٩ ، ٩٠;_ کا بے نیاز ہونا ١٢٠/٣، ١١٩، ١٨١، ١٤٥، ١٢١، ١٥٣ ، ١٦٧، ١٦٣، ١٥٤، ١٨٠ ، ١١/٤ ، ١٧ ، ٢٤، ٢٥ ، ٢٦ ، ٣٢، ٣٥، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٥، ٧٠، ٩٢ ، ٩٤;_ کا حساب لینا ١٩٥/٣، ١٩٩، ٦/٤، ٤١، ٨٧، ٨٦;_ کا ذکر ١٣٥/٣، ١٩١_ کا عذاب ١٢٨/٣ ، ١٢٩ ، ١٧٧، ١٨، ٣٧، ٣٨/١٨٨، ٤، ٦٣، ٨٤، ٩٣;_ کا عفو ٣/ ١٢٩ ، ١٥٢ ، ١٥٥، ١٥٣ ، ٩٩/٤، ٤٣_ کا علم ٣/ ١١٥، ١١٨ ، ١١٩ ، ١٢٠ ، ١٢١ ، ١٤٥، ١٥٣ ، ١٥٤ ، ١٦٣، ، ١٦٦ ، ١٨٠، ١١/٤ ، ١٧ ، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٣٢، ٣٥، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٥، ٧٠، ٩٢ ، ٩٤;_

کا علم غیب ۱۱۸/۳ ، ۱۱۹ ، ۱۲۲ ، ۱۷۹ ، ۳۵/٤ ، ۳۹ ، ٦۳ ، ۸۱ ، ۹۱ ، ;_کا عہد ۱۸۳/۳ ، ۱۸۷ ;_کا غضب ۱۱۲/۳ ، ۱۱۳ ، ۱۱٤ ، ۱۱٦ ، ۱٦۲ ، ۱٦۳ ، ۲۲/٤ ، ۹۳ ;_کا فضل ۱۵۲/۳ ، ۱۷۰ ، ۱۷۱ ، ۱۷٤ ، ۱۸۰ ، ۳۲/٤ ، ۳٤ ، ۳۷ ، ٤۰ ، ۵٤ ، ۷۰ ، ۷۳ ، ۸۳ ;_کا کمال ۱۹۱/۳ ، ۸۷/٤ ;_کا لطف ۱٤۱/۳ ، ۱۵۹ ، ۱۷۰ ، ۱۷۹ ، ۱۹۵ ، ۹/٤ ، ۱۰ ، ٤۰ ، ۵۸ ، ۹۰ ;_کا محیط ہونا ۱۲۰/۳ ، ۱۵٤ ، ۱۵٦ ، ۱٦۰ ;_کا موعظہ ۵۸/٤ ، ٦٦ ، ٦۷ ، ٦۸ ;_کا مہلت دینا ۱٦٦/۳ ، ۱٦۷ ، ۱۷٦ ;_کا نگہبان ہونا ۸۵/٤ ;_کا وعدہ ۱۲۵/۳ ، ۱۳۵ ، ۱٤٤ ، ۱۵۲ ، ۱۵۱ ، ۱۵٤ ، ۱۸۵ ، ۱۹٤ ، ۱۹۵ ، ۱۷/٤ ، ۱۵ ، ۸٤ ;_کو ضرر پہنچانا ۱۷٦/۳ ، ۱۷۷ ;_کی اطاعت ۱۱۳/۳ ، ۱۱٤ ، ۱۱۵ ، ۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۳۸ ، ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ۱۷٤ ، ۱۷۹ ، ۱۳/٤ ، ۳٦ ، ۵۹ ، ٦٤ ، ٦٦ ، ٦۹ ، ۷۰ ، ۷۱ ، ۸۰ ;_کی اطاعت کی اہمیت ۸۰/٤ ;_کی الوہیت ۸۷/٤ ;_کی امانت ۵۸/٤ ;_کی امداد ۱۲۲/۳ ، ۱۲۳ ، ۱۲٤ ، ۱۲۵ ، ۱۲٦ ، ۱۲۷ ، ۱۲۸ ، ۱۵۰ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱٦۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷۹ ، ۱۹۱ ، ۷۵/٤ ;_کی امداد سے محرومیت ۵۲/٤ ;_کی امداد کا پیش خیمہ ۱۲۳/۳ ، ۱۲۵ ، ۱۵۰ ، ۱٦۰ ، ۸٤/٤ ;_کی بخششیں ۱۵٤/۳ ، ۱٦۳ ، ۱۷۰ ، ۱۷۹ ، ۱۸۰ ، ٤۰/٤ ، ٤۹ ، ۵٤ ، ۷۷ ، ۹۵ ، ۹٦ ;_کی بشارت ۵۲/٤ ، ۹۵ ;_کی تدبیر ۱۷٦/۳ ;_کی تشبیہات ۷۷/٤ ;_کی تعلیمات ٦۳/٤ ;_کی تنزیہہ ۱۹۱/۳ ;_کی توبہ ۲٦/٤ ، ۲۷ ، ٦٤ ;_کی توبہ کا پیش خیمہ ۲۷/٤ ;_کی توفیق ۳۵/٤ ;_کی تہدیدات ۱۲۲/۳ ، ۱٦۷ ، ۸۱/٤ ، ۹۰ ;_کی حاکمیت ۱۲۹/۳ ، ۱٤۰ ، ۱٤۵ ، ۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵٤ ، ۱۹۰ ، ۸۷/٤ ;_کی حدود سے تجاوز کرنا ۱٤/٤ ، ۲۷ ، ۲۸ ;_کی حکمت ۱۲٦/۳ ، ۱۱/٤ ، ۱۷ ، ۲٤ ، ۲٦ ، ۵٦ ، ۹۲ ;_کی خالقیت ۱/٤ ;_کی خصوصی رحمت ۱۵۲/۳ ، ۸۳/٤ ، ۹٦ ، ۱۰۰ ;_کی خیر خواہی ۵۸/٤ ، ۵۹ ;_کی دعوت ۱۷۲/۳ ، ٤۷/٤ ;_کی دوستی ٤۵/٤ ;_کی ربوبیت ۱۲٤/۳ ، ۱۲۵ ، ۱۳۳ ، ۱۳٦ ، ۱٤۷ ، ۱٦۹ ، ۱۹۱ ، ۱۹۳ ، ۱۹٤ ، ۱۹۵ ، ۱۹۸ ، ۱۹۹ ، ۱/٤ ، ٦۵ ، ۷۵ ;_کی رحمت ۱۲۹/۳ ، ۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۵۷ ، ۱۵۹ ، ۱۹۲ ، ۱٦/٤ ، ۲۳ ، ۲۵ ، ۲٦ ، ۲۷ ، ۲۹ ، ۳۰ ، ٦٤ ، ۸۳ ;_کی رحمت سے محرومیت ۲۷/٤ ، ۹۲ ;_کی رحمت کا عام ہونا ٦٤/٤ ;_کی رحمت کے اسباب ۱۳۲/۳ ، ۱۵۷ ، ٦٤/٤ ، ۹٦ ، ۱۰۰ ;_کی رحمت کے موانع ٦٤/٤ ;_کی رضا ۱٦۲/۳ ، ۱٦٤ ، ۱٦۳ ، ۱۷٤ ، ۸۰/٤ ;_کی رضا کے اسباب ۱٦۲/۳ ;_کی روزی ۳۹/٤ ;_کی سزائیں ۱۲۸/۳ ، ۱۲۹ ، ۱۵۸ ، ۹/٤ ، ۳۹ ، ٤۰ ، ۵۷ ;_کی سنن ۱۳۷/۳ ، ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۱٤۰ ، ۱٤۵ ، ۱۵۱ ، ۱٦۰ ، ۱۷٦ ، ۱۷۹ ، ۱۸٦ ، ٤۷/٤ ، ۵۲ ، ۸۰ ;_کی صداقت ۸۷/٤ ;_کی صفات کی تجلی ٦٤/٤ ;_کی طرف سے جزا ۱۲۹/۳ ، ۱٤۵ ،

١٤٨، ١٥٨، ١٧٢، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٨، ٤/ ٤٠، ٥٧، ٦٧، ٧٤، ٧٧، ٩٤، ٩٥، ٩٦، ١٠٠ ; _کی طرف سے راز فاش کیا جانا ٣/ ١٢٠، ١٧٥ ; _کی طرف سے سرزنش ٣/ ١٤٦، ٤/ ٥٣، ٧٢، ٧٥، ٧٨، ٨٢، ٨٨، ٨٣ ; _کی طرف سے مہلت دینے کا فلسفہ ٣/ ١٨٧ ; _کی طرف محتاج ہونا ٣/ ١١٦، ١١٧ ; _کی عدالت ٣/ ١١٧، ١٦٢، ١٨٢، ٤/ ٤٠، ٤٩، ٩٥ ; _کی عزت ٣/ ١٢٦، ٤/ ٥٦ ; _کی عظمت ٤/ ٣٤، ٧٧ ; _کی قدرت ٣/ ١٢٦، ١٢٨، ١٦٠، ١٦٥، ١٧٧، ١٧٨، ١٨٩، ١٩٠، ٤/ ٥٦، ٨٤، ٨٦ ; _کی قسم ٤/ ٦٥ ; _کی قضا کا حتمی ہونا ٤/ ٤٧ ; _کی گواہی ٤/ ٣٣، ٤٩، ٧٩ ; _کی لعنت کے اثرات ٤/ ٤٦ ; _کی مالکیت ٣/ ١٢٩، ١٨٠، ١٨٩، ١٩٠، ٤/ ٥، ٩٧ ; _کی محبت ٣/ ١٣٤، ١٤٠، ١٤٦، ١٤٨، ١٥٩، ٤/ ٣٦، ٣٧، ٣٨ ; _کی محبوبیت ٤/ ١ _کی مشیت ٣/ ١١٦، ١٢٩، ١٤٠، ١٦٠، ١٩٣، ٤/ ١٤، ٢٦، ٤٨، ٤٩، ٩٠، ٩٤ ; _کی مغفرت ٣/ ١٢٩، ١٣٣، ١٣٥، ١٣٦، ١٤٨، ١٥٥، ١٥٧، ١٩٣، ١٩٥، ٤/ ١٦، ١٨، ٢٣، ٢٥، ٣١، ٤٣، ٤٨، ٦٦، ٩٦، ٩٩، ١٠٠ ; _کی مہربانی ٣/ ١٢٩، ٤/ ٢٩، ٦٤، ١٠٠ ; _کی مہمانی ٣/ ١٩٨ ; _کی نافرمانی کرنا ٣/ ١٤٩، ٤/ ١، ١٤، ٢٨، ٦٦ ; _کی نصرت ٤/ ٤٥ _کی نصیحتیں ٣/ ١٧٦، ٤/ ٤، ٥٩، ٨١ ; _کی نظارت ٣/ ١٥٦١٦٣، ٤/ ١، ٣٣ ; _کی نعمات ٣/ ١٤٤، ١٤٥، ١٦٤، ١٧٠، ١٧١، ١٧٤، ٤/ ٢٦، ٣٢، ٦٩، ٧٢، ٩٤ ; _کی نعمات کے مراتب ٣/ ١٧١ ; _کی ولایت ٣/ ١٢٢، ١٢٣، ١٥٠، ١٥١، ٤/ ٤٥ ; _کی ولایت سے خارج ہونا ٣/ ١٢٢، ١٥٠ ; _کی ہدایت ٣/ ١٢٨، ١٤٤، ٤/ ٦٨ ; _کے افعال ٤/ ١، ٣٠، ٣٣، ٤٩، ٥٧، ٨١ ; _کے افعال کا بامقصد ہونا ٤/ ٦٤ ; _کے افعال میں شک ٤/ ٦٥ ; _کے اوامر ٣/ ١٢٠، ١٣٦، ١٨١، ٤/ ١، ١١، ١٢، ٢٤، ٤٧، ٥٨، ٦٦، ٩١ ; _کے اوامر کی مصلحتیں ٤/ ٦٦ ; _کے حضور سر تسلیم خم کرنا ٤/ ٦٦، ٦٧ ; _کے حضور میں ٣/ ١٢٠، ١٣٥، ١٦٣، ١٧١ ; _کے حقوق ٣/ ١٥٩، ٤/ ٩٢، _کے دشمن ٣/ ١٧٦ ; _کے ذکر کی اہمیت ٣/ ١٥٩ ; _کے ذکر کی قدر و منزلت ٣/ ١٩١ ; _کے ذکر کے اثرات ٣/ ١٣٥، ١٩٣ ; _کے ساتھ عہد شکنی کرنا ٣/ ١٨٧ ; _کے غضب کے اسباب ٣/ ١١٢، ١٦٢ ; _کے فضل کے مراتب ٣/ ١٧١ ; _کے نواہی ٣/ ١٦٩، ٤/ ٥٨، ٦٦ ; _کے وعدہ کا حتمی ہونا ٣/ ١٥٢ نیز رک آیات خدا، اسما و صفات، افترا، توحید، توکل، اللہ تعالی کی حدود، شرک، قسم، کفر، محرومیت، محرومین، یہود

اللہ تعالی کی معرفت: _عالم طبیعت میں ٣/ ١٩٠ ; _عقلی ٣/ ١٩٠ نیز رک اعراب

اللہ تعالی کے دوست: ٣/ ١٤٦، ١٤٨، ١٥٩ اللہ تعالی کے محبوب: ٣/ ١٤٨، ١٥٩ انکا انجام ٣/ ١٦٣، انکے فضائل ٣/ ١٦٣

الله تعالی کے مغضوب : ١٦٢/٣ _ افراد کا انجام ١٦٢/٣ ، ١٦٣

امامت: ر_ ک آل ابراہیم ، راہبر

امانت: _ ادا کرنا ٥٨،٥٩/٤ ; _ کی اہمیت ٥٨/٤ ; _ کے احکام ٥٨/٤

امانتداری: _ کی اہمیت ٥٨/٤ ; _ کے اثرات ١٦٢/٣ ; _ کے احکام ٦/٤ ; _ میں گواہی ٦/٤ نیز ر_ ک راہبر

امان طلب کرنا : ر_ ک پناہ لینا

امتحان: _ کا فلسفہ ١٥٢/٣ ، ١٥٤ ، ١٦٦ ، ١٦٧ ، ١٧٩ ، ١٨٦ ، ٦/٤ ; _ کی اقسام ١٧٩/٣، ١٤٢ ، ١٨٦ ; _ کے ذرائع
١٤٢/٣ ، ١٤٣ ، ١٥٤ ، ١٦٦ ، ١٧٩ ; _ میں تقوی ١٨٦/٣ ; _ میں صبر ١٨٦/٣ ; _ میں کامیابی ١٨٦/٣; انفاق کے ذریعے
_ ١٨٦/٣ ; جان کے ذریعے _ ١٨٦/٣ ; جنگ کے ذریعے _ ١٥٤/٣ ، ١٧٩ ، جہاد کے ذریعے _ ١٤٢/٣ ، ١٨٦ ، سختی کے
ذریعے _ ١٥٤/٣، ١٦٦ ، ١٧٩ ، ١٨٦ ; شکست کے ذریعے _ ١٤٠/٣ ، ١٥٢ ، ١٥٤ ، ١٦٦ ، ١٧٩; عمل کے ذریعے
_ ٦٠/٤; فتح کے ذریعے _ ١٧٩/٣; مال کے ذریعے _ ١٨٦/٣ ; مبارزت کے ذریعے _ ١٤٢/٣; مصائب کے ذریعے _
١٥٤/٣ ، ١٧٩; موت کے ذریعے _ ١٥٤/٣ نیز ر_ ک پاکیزہ لوگ، مسلمان ، مؤمنین

امتیاز: _ کے اسباب ٣٢/٤

امتیں : ان کا عمل ٤١/٤ ; ان کی گواہی ٤١/٤ ; ان کے گواہ ٤١/٤ ; بہترین _ ١١٠/٣ ، ١١٤ ;

امداد: غیبی _ ١٢٣/٣ ، ١٢٤ ، ١٢٥ ، ١٢٦ ، ١٥١ نیز ر_ ک ملائکہ امر بالمعروف: ١١٠/٣ ، ٢٠٠

ادیان میں _ ١١٤/٣ ; _ کی اہمیت ١١٠/٣ ، ١١٤ ، ١١٥ ، _ کے اثرات ١١٠/٣ ، ١١١ ، ١١٤ ، ١٢٠

امن: اقتصادی _ ٢/٤ ; _ کا سرچشمہ ٧٨/٤ ; _ کی اہمیت ٩١/٤ ; _ کے اسباب ١٢٠/٣ ، ٨٤/٤ نیز ر_ ک شہدا

امن کی خبریں: ٤/٨٣ امن کی خبروں کا افشا کرنا ٤/ ٨٣; امن کی خبروں کو جانچنا ٤/١٨٣; امن کی خبروں کی حفاظت کرنا ٤/ ٨٣

امور:_ کا سرچشمہ ٤/ ٨٤; ناپسندیدہ_ کا فلسفہ ٤/ ١٩; ناپسندیدہ_ کی مصلحتیں ٤/ ١٩

امیدواري:_ کی اہمیت ٤/٣٢، ٦٤، ١٠٠;_ کے اثرات ٣/ ١٢٩، ١٣٢، ١٣٣، ٤/٨٤،٣٢ نیز ر_ک تربیت، خوف، دعا، عفو، کام، مستضعفین، مؤمنین

امیر المؤمنین (ع):_ کا تقوی ٣/ ١٧٢;_ کی نیکوکاری ٣/ ١٧٢

انبیاء (ع):_ اور خیانت ٣/ ١٦١;_ اور لغزش ٣/ ١٩٦;_ اور لوگ ٤/ ٧٩;_ کا استدلال ٣/١٨٤;_ کا انتخاب ٣/١٧٩;_ کا انسانوں میں سے مبعوث ہونا ٣/ ١٦٤;_ کا جہاد ٣/ ١٤٦;_ کا سختی میں ہونا ٣/ ١٤٦;_ کا علم غیب ٣/١٧٩، ٤/ ٤١;_ کا قتل ٣/ ١١٢، ١١٣، ١٨١، ١٨٣،١٨٢;_ کا معجزہ ٣/١٨٣، ١٨٤;_ کا نقش ٣/١٩٤;_ کی اطاعت ٣/ ١٤٤، ٤/٦٤;_ کی بشارت ٣/١٩٤، ٣/١٩٤;_ کی بعثت ٣/ ١٦٤، ١٨٣، ٤/ ٥٤،_ کی بعثت کا فلسفہ ٤/ ٦٤;_ کی تکذیب ٣/ ١٨٤;_ کی حقانیت ٣/ ١٨٣;_ کی حکومت ٤/٥٦،٦٠;_ کی دعا ٣/١٤٧;_ کی دعوت ٣/ ١٩٣;_ کی دعوت اور رخنہ ڈالنے والے ٤/٥٥;_ کی رسالت ٣/١٤٤، ١٤٥;_ کی رسالت کے اثرات ٤/٧٩;_ کی رسالت والی نعمت ٣/ ١٤٤;_ کی صفات ٣/١٤٧، ١٦١;_ کی عصمت ٣/ ١٦١;_ کی گواہی ٤/ ٤١;_ کی مخالفت ٣/١٨٤;_ کی مسؤولیت ٣/١٤٤;_ کی مسؤولیت کی حدود ٣/ ١٢٨، ١٢٩;_ کی موت ٣/ ١٤٤;_ کی نبوت ٤/ ٥٦;_ کی ہم نشینی ٤/ ٦٩، ٧٠، ٧١;_ کے پیروکار ٣/ ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨;_ کے دشمن ٣/ ١٨١، ٤/ ٦٠;_ کے فضائل ٣/ ١٧٩، ٤/٦٩، ٧٠، ٨٠;_ کے قتل کی سزا ٣/ ١١٢;_ کے گواہ ٤/٤١;_ کے مخالفین ٤/ ٥٥;_ کے مقاصد ٣/ ١٤٧;_ میں تفاوت ٣/ ١٧٩ نیز ر_ک آنحضرت (ص)، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، مخالفین، مؤمنین، یہود

انبیاء (ع) کے پیروکار:_وں کی جزا ٣/ ١٤٨

انتخاب:_ کا معیار ٤/٩٥

انتخاب کرنا:

اسکے عوامل ۳/ ۱٤٠ نیز ر_ ک انبیاء (ع)، شہدا، گواہ

انتظار: پسندیدہ_ ۳/ ۱۸۸، ناپسندیدہ_ ۳/ ۱۸۸

انجیل:_ کی بشارت ٤/٤٧ ;_ کی تحریف ٤/٤٧ ;_ کی تعلیمات ۳/ ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۹۹ ;_ کی حقانیت ٤/ ٤٧ ;_ کی خصوصیت ٤/٣٤/٨٢ ;_ اہل کتاب میں ۳/ ۱۹۹ ;_ صدر اسلام میں ۳/۱۹۹ نیز ر_ ک آنحضرت(ص)، ایمان، قرآن کریم

انحراف :_ کا پیش خیمہ ٤/٤٧، ٥١ ;_ کے خلاف جدوجہد ٤/ ٦٠ ;_ کے خلاف جدوجہد کا طریقہ ٤/٦٠ ;_ کے موارد ٤/٤٨ ;_ کے موانع ٤/ ٤٥، ٨٣ ; فکری_ ٤/٤٧ نیز ر_ ک رجحانات، یہود انحصار طلب لوگ: ٤/ ٥٣

انحطاط :_ کا سرچشمہ ٤/٩٤ ;_ کے اسباب ۳/١٤٩، ١٧٨، ٤/ ٢٧، ٦٠ نیز ر_ ک معاشرہ، کفار

اندیشہ : ر_ ک تعقل

انسان:_ قیامت میں ٤/ ٨٧ ;_ کا انجام ۳/ ١٥١، ١٥٨، ١٦٢، ١٦٥، ١٦٩، ١٨٥، ١٩١، ٤/٧٨، ٨٨;_ کا جذبہ ۳/ ١٥١ ;_ کا سرمایہ ۳/١١٦، ١٧٧، ١٨٠;_ کا سینہ ۳/ ١١٨، ١١٩ ;_ کا علم ۳/ ١٨٠ ;_ کا عمل ۳/ ١٢٠، ١٢١، ١٥٣، ١٥٦، ١٦٣، ١٦٦، ١٦٧، ١٨٠، ١٨١، ٤،١٨٢/ ٩٤;_ کا کردار اور تاثیر ۳/١٦٥_ وں کا مساوی ہونا ۳/ ١٩٥، ٤/ ١، ٢٥ ;_ کا نام رکھا جانا ٤/ ٢٨ ;_ کا نقش ۳/١٦٥;_ کا وجدان ۳/ ١٦٢ ;_ کو انتباہ ۳/ ٩١;_ کی آرزو ٤ / ٣٢;_ کی تقدیر ۳ / ١١٢، ١٢٨ ;_ کی جہالت ٤/ ١١، ١٩، ٧٩;_ کی حقیقت ٤ / ١٠، ٥٦ ;_ کی حیات ۳/١٢٩ ;_ کی خصوصیات ۳/ ١٥١ ; ١٧٨، ٤/٨٢;_ کی خلقت ٤/ ١ ;_ کی ذمہ داری ۳ / ١٤٤، ١٧٥، ١٨١ ;_ کی روزی ٤/ ٣٩ ;_ کی شخصیت ۳/ ١١٣، ١١٤، ١٤٣، _ کی شہامت ٤/٩٠ ;_ کی صفات ۳/ ١١٨ ;_ کی ضروریات ۳/ ١٥٤، ٤/٢٥، ٣٢ ;_ کی عمر ۳/ ١٤٥، ١٧٨ ;_ کی فراموشی ٤/ ٢٨ ;_ کی فکر میں تبدیلی ٤/٨٢ ;_ کی قدرت ۳/ ١٣٤ ;_ کی قرابتداری ٤/ ١ ;_ کی کرامت ۳/ ١٩٢ ;_ کی کمزوری ۳/ ١٦٨، ٤/٢٨، ٧٢، ٨٢، ٨٨;_ کی مادی ضروریات ٤/ ٣٢ ;_ کی معنوی ضروریات ۳/١١٦ ،١١٧ ;_ کی مملوکیت ٤/ ٢٤ ;_ کی منفعت طلبی ٤/٧٧، ٩٤_ کی موت ۳/

١٤٥، ١٦٩، ١٨٥، ١٩٣؛_ کے اجداد کی شکل ٤/ ٤٧؛_ کے احساسات ٤/ ٢١؛_ کے اختیارات ٣/ ١٨٢؛_ کے اسرار٣/ ١١٨، ١١٩، ١٢٢، ١٥٤، ١٦٧، ١٧٩؛_ کے انحطاط کے عوامل ٤/٩٧؛_ کے تمایلات ٤/ ٩٤؛_ کے رجحانات ٣/١٧٨،١٥٤؛_ کے مختلف پہلو ٣/ ١٣٤، ١٥١، ١٦٩؛_ وں کا اخروی تفاوت ٣/ ١٦٣؛_ وں میں تفاوت ٤/ ٣٢، ٣٤

انفاق:_ اور ایمان ٣/١١٧؛_ کا پیش خیمہ ٣/ ١٨٠، ٤/٣٩؛_ کا حکم ٣/ ١٨١؛_ کا خسارہ ٤/٤٠؛_ کی اہمیت ٣/ ١٨٠؛_ کی جزا ٣/ ١٣٦، ٤/ ٣٩، ٤٠؛_ کی حدود ٣/ ١٨٠؛_ کی شرائط ٤/٣٨؛_ کی قدر و قیمت ٣/ ١٨١، ٤/ ٣٩؛_ کے آداب ٣/ ١٨٠؛_ کے اثرات ٣/ ١١٧، ١٣٦، ٤/ ٣٩؛_ کے موانع ٣/ ١٨٠؛_ میں اخلاص ٤/ ٣٨؛_ میں ریاکاری ٤/ ٣٨ انفرادی_ کے اثرات ٣/ ١٣٤؛ ترک_ پر سرزنش ٣/ ٣٨؛ ترک_ کی سزا ٣/ ١٨٠؛ ترک_ کے اثرات ٣/ ١٨٠؛ رفاہ و آسائش میں_ ٣/ ١٣٤؛ سختی میں_ ٣/ ١٣٤؛ فقر میں_ ٣/ ١٣٤ نیز رـ ک امتحان، بخیل، سفیہ، کفار، مؤمنین، یہود

اولاد:_ کی تقدیر ٤/ ٩؛_ کی ذمہ داری ٤/ ٣٦؛_ کی قدر و قیمت ٣/ ١١٦، ٤/ ١١؛_ کی وراثت ٤/ ١١ نیز رـ ک کفار

اولوالامر:_ کا نقش ٤/ ٥٩_ کی اطاعت ٤/ ٥٩؛_ کی اہمیت ٤/ ٥٩، ٨٣؛_ کی ذمہ داری کی حدود ٤/ ٥٩ نیز رـ ک ائمہ (ع)، راہبر

اولیاء اللہ: ٣/١٧٥

اہل بیت (ع):_ کی محبت ٤/ ١؛_ کے اجداد ٤/ ٥٤

اہل ذمہ: ٣/ ١١٢

اہل عذاب: رـ ک عذاب

اہل کتاب:_ اور آسمانی کتب ٣/ ١٩؛١٨٧، ١٨٨، ٤/ ٥١؛_ اور آنحضرت (ص) ٤/٥٤_ اور اسلام ٣/ ١١٣، ١٨٧؛_ اور جبت ٤/ ٥١؛_ اور طاغوت ٤/ ٥١؛ اور قرآن کریم ٣/ ١١٩، ٤/٤٧؛_ اور کافر ٤/٥٤؛_ اور کتمان حق ٣/ ١٨٧، ١٨٨، ٤/ ٥٢؛_ اور مسلمان ٣/ ١١١، ١١٨، ١١٩، ١٨٦، ٤/٤٤؛_ اور مشرکین ٣/ ١٨٦؛_ اور مؤمنین ٣/ ١١٨، ١٩٩؛_ پر لعنت ٤/ ٤٧

_ قیامت میں ٤/ ٤٧; _ کا ایمان ٣/ ١١٠، ٤/ ٥١; _ کا تملق ٣/ ١٨٨; _ کا جانچنا ٣/ ١١٤ _ کا حسد ٣/ ١٢٠، ٤/ ٥٤; _ کا دعوی ٤/ ٤٩، ٥١; _ کا دنیوی عذاب ٣/ ١٨٨; _ کا دین ٣/ ١١٤; _ کا رجحان ٤/ ٥١; _ کا شرک ٤/ ٤٨، ٥١; _ کا ظلم ٣/ ١١٢; _ کا عجب ٣/ ١٨٨; _ کا عقیدہ ٣/ ١١٠، ١١٣، ١١٩، ١٨٧، ١٨٨، ٤/ ٥٠، ٥١; _ کا کفر ٣/ ١١٠، ١١٢، ١١٣، ٤/ ٤٧، ٤٨; _ کا کینہ ٣/ ١١٩; _ کا مسخ ہونا ٤/ ٤٧; _ کا مغضوب ہونا ٣/ ١١٢; _ کا نفاق ٣/ ١١٨، ١١٩، ٤/ ٥١; _ کو انتباہ ٤/ ٤٧; _ کو دعوت ٣/ ١١٠، ٤/ ٤٧; _ کی آزادی ٣/ ١١٢ _ کی آلودگی ٤/ ٤٩; _ کی بدخواہی ٣/ ١١٨; _ کی تقدیر ٣/ ١١٢; _ کی تہجد ٣/ ١١٤; _ کی تہدید ٣/ ١١١; _ کی جہالت ٣/ ١٨٧ _ کی خوشنودی ٣/ ١٨٨; _ کی دشمنی ٣/ ١١٨، ١١٩، ١٢٠، ١٨٦; _ کی دنیاپرستی ٣/ ١٨٧، ١٨٨; _ کی دین فروشی ٣/ ١٨٧، ١٩٩، _ کی ذلت ٣/ ١١٢، ١٨٨، _ کی ذمہ داری ٣/ ١٨٧، ٤/ ٤٧، ٥٨; _ کی رخنہ اندازی ٤/ ٥٥; _ کی سازش ٣/ ١١٨، ٤/ ٥٢; _ کی سرزنش ٤/ ٥١; _ کی شکست ٣/ ١١١، ١١٨; _ کی شہرت طلبی ٣/ ١٨٨; _ کی صفات ٣/ ١٨٨; _ کی کمزوری ٣/ ١١١; _ کی نافرمانی ٣/ ١١٢، ١١٣; _ کے انبیاء (ع) ٣/ ١١٢; _ کے حقوق ٣/ ١١٢; _ کے درمیان آسمانی کتب ٤/ ٤٤; _ کے راہبر ٤/ ٤٧; _ کے ساتھ معاہدہ ٣/ ١١٢; _ کے صالحین ٣/ ١١٤، ١١٥; _ کے کفار ٣/ ١١٠، ١١٣، ١١٦، ١٩٩، ٤/ ٤٧، ٥٥; _ کے گروہ ٣/ ١١٣; _ کے متقین ٣/ ١١٥; _ کے متکبرین ٣/ ١٩٩; _ کے مؤمنین ٣/ ١١٠، ١١١، ١١٣، ١١٤، ١٩٩ _

نیز _ رک آنحضرت (ص); انجیل، تورات، علمائے اہل کتاب، قرآن کریم، مسلمان

ائمۃ (ع): _ کا دفاع ٣/ ٢٠٠ _ کی اطاعت ٣/ ٢٠٠، ٤/ ٥٩; _ کی امامت ٤/ ٥٨; _ کی ذمہ داری ٤/ ٥٨; _ کے فضائل ٤/ ٥٤

ایثار: _ کی جزا ٤/ ٦٧; _ کے اثرات ٤/ ٦٨، ٧٧ نیز _ رک جہاد، مسلمان ایثار کرنے والے: ٣/ ١٩٥

ایمان: آخرت پر _ کے عملی اثرات ٣/ ١٥٢، ١٥٤; آسمانی کتب پر _ ٣/ ١١٩، ١٩٩، ٤/ ٦٠; آل ابراہیم پر _ ٤/ ٥٥; آنحضرت (ص) پر _ ٣/ ١٧٤، ١٧٩، ١٨٣، ٤/ ٤٦، ٥٥; ادیان پر _ ٤/ ٦٠، اسلام پر _ ٤/ ٤٦; اللہ تعالی پر _ ٣/ ١١٠، ١١١، ١١٤، ١١٥، ١١٦، ١٦٠، ١٥٠، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٧، ١٩٧، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٩، ٤/ ٦، ٣٨، ٣٩، ٥٩; اللہ تعالی کے نمائندے پر _ ٤/ ٦٠; انبیاء پر _ ٣/ ١٧٩، ١٨٣، ١٩٤، انجیل پر _ ٣/ ١٩٩; _ اور تقوی ٣/ ١٧٩; _ اور جہاد ٤/ ٧٧; _ اور عمل ٣/ ١٤٣، ١٤٥، ٤/ ٢٩،

١٠٠ ;_پر استقامت کے اسباب ٦٦/٤ ;_کا پیش خیمہ ١٣٩/٣ ، ١٤٠ ، ١٦٧ ، ١٧١ ، ١٧٣ ، ١٧٩ ، ١٩٣ ، ١٩٩ ، ٤٧/٤ ، ٥٧ ;_کا زیادہ ہونا ١٧٣/٣ ، ١٩٩ ;_کی اہمیت ١١٨/٣ ;_کی تشویق ١٧١/٣ ، ١٧٩ ;_کی جزا ١٧٩/٣ ، ١٩٩ ، ٤٠/٤ ، ٩٥ ;_کی حدود ٦٠/٤ ;_کی حقیقت ١٩٣/٣ ;_کی دعوت ١٩٣/٣ ، ٤٧/٤ ;_کی قدر و منزلت ١٣٩/٣ ، ٢٠٠ ، ٩٢/٤ ، ٩٣ ;_کی نشانیاں ٧٦/٤ ;_ کے اثرات ١١٠/٣ ، ١١١ ، ١١٤ ، ١١٥ ، ١١٧ ، ١١٨ ، ١١٩ ، ١٢٣ ، ١٣٠ ، ١٣٩ ، ١٤٠ ، ١٤١ ، ١٤٥ ، ١٥٠ ، ١٥٢ ، ١٥٧ ، ١٥٨ ، ١٦٠ ، ١٦٤ ، ١٦٥ ، ١٦٨ ، ١٧١ ، ١٧٤ ، ١٧٥ ، ١٧٧ ، ١٧٩ ، ١٩٣ ، ١٩٤ ، ١٩٩ ، ٢٠٠ ، ٢٩/٤ ، ٣٩ ، ٥٧ ، ٥٩ ، ٦٠ ، ٦٥ ، ٧٧ ، ٩٢ ;_کے مراتب ١٧٣/٣ ، ٢٠٠ ;_کے موانع ١٦٧/٣ ، ١٨٦ ، ٤٦ ، ٥٤ ;_میں استقامت ٦٦/٤ ، ٦٧ ;_میں استقامت کے اثرات ٦٨/٤ ;تورات پر_ ١٩٩/٣ ;جبت پر_ ٥١/٤ ، ٥٢ ;جھوٹے_کی نشانیاں ٦٠/٤ ;دین پر_ ٦٠/٤ ; سختی کے وقت_ ١٧٢/٣ ; طاغوت پر_ ٥١/٤ ، ٦٠ ، ٥٢ ;فطری_ ١٧٧/٣ ;قرآن کریم پر_ ١٩٩/٣ ، ٤٧/٤ ، ٦٠ ;قیامت پر_ ١١٤/٣ ، ١١٥ ، ١٥٨ ، ١٩١ ، ١٩٤ ، ٣٨/٤ ، ٣٩ ، ٥٩; قیامت پر_کے اثرات ٣٨/٤ ; نبوت پر_ ١٦٤/٣٠ نیز رـ ک :آنحضرت(ص) کے پیروکار، انفاق ، اہل کتاب ،عقلا، علم ، علمائے یہود، مسلمان ، مصلحین ، ملعون لوگ، نجاشی ،یہود

ب

باپ: رک وراثت

باطل:_کی پیروی ١٤٠/٣ ;_کی شکست ١٤٠/٣ نیز رـ ک حق

بچہ : بچے کا تصرف کرنا ٦/٤ ; بچے کا ممنوع التصرف ہونا ٦/٤ ; بچے کی مالکیت ٦/٤ ; بچے کی نجات ٧٥/٤ ; بچے کے حقوق ٩/٤ ; مظلوم بچہ ٧٥/٤

بخل:_پر سرزنش ١٨٠/٣ ;_کا پیش خیمہ ٣٧/٤ _کا خسارہ ١٨٠/٣ ;_کا سرچشمہ ٣٩/٤ ;_کا گناہ ١٨٠/٣ ;_کی برائی ٣٧/٤ ;_کی حرمت ١٨٠/٣ ، ٣٧/٤ ;_کی دعوت ٣٧/٤ ;_کی سزا ١٨٠/٣ _کے اثرات ١٨٠/٣ ، ٣٧/٤ ، ٣٩ ;_کے اسباب ١٨٠/٣ ، ٣٨/٤ ;_کے علاج کا طریقہ ١٨٠/٣ ، ٣٩/٤ ، ٤٠ ;_کے موارد ١٨٠/٣

بخیل:_اور شیطان ٣٨/٤ ;_قیامت میں ١٨٠/٣ ، ٤/٤ ;_کا انجام ١٨٠/٣ ;_کا انفاق ٣٨/٤ ;_کا سرمایہ ١٨٠/٣ ; _کا عذاب ٤٠/٤ ;_کا عقیدہ ٣/

۱۸۰ ;_کا کفر ٤/ ۳۷ ، ۳۹;_کو تہدید ۳/ ۱۸۰ ;_کی رسوائي ٤/ ٤١ ;_کی ریاکاری ٤/ ۳۸ ، ۳۹;_کی سرزنش ۳/ ۱۸۰ ، ٤/ ۵۳_کی سزا ۳/ ۱۸۲ ، ٤/ ۳۷ ، ۳۹ ، ٤٠;_کی صفات ٤/ ۳۷ ;_کی محرومیت ٤/ ۳۷ بدخواہ لوگ : ۳/ ۱۱۸ ، ۱۲۰

بدخواہي: ر_ک اغیار ، اہل کتاب ، منافقین

برّ: ر_ک نیکي

برادر : ر_ک وراثت

برانگیختہ کرنا : ر_ک تحریک

برائت: ر_ک تبرّا

برائي: _سے اعراض ٤/ ۹۷ ;_کی اصلاح کی روش ٤/ ۳٤ ;_کے خلاف جنگ ٤/ ۲۵ ;_کے خلاف جنگ کی روش ٤/ ۳٤،۳۲

برائي پھیلانا : نیز_رک اغیار، معاشرہ

بردباري: ر_ک صبر

برزخ: _میں تفاوت ۳/ ۱٦۹;_میں خوشحالی ۳/ ۱۷۰ ، ۱۷۱ ;_میں خوف ۳/ ۱۷۰ ;_میں رزق ۳/ ۱٦۹ ;_میں زندگی ۳/ ۱٦۹ ، ۱۷۰ ;_میں غم و اندوہ ۳/ ۱۷۰

برہان: _کی اقسام ۳/ ۱۹۰ ، ۱۹۱ ;_انّ ۳/ ۱۹۰ ، ۱۹۱ ;_کی اہمیت ۳/ ۱۵۱

بشارت : ر_ک اللہ تعالی ، انبیاء (ع) ، انجیل ، تورات ، ، عقلا ، متقین ، مجاہدین

بصیرت: _کی اہمیت ۳/ ۱۵٦ ;_کے اثرات ۳/ ۱۵٤

بعثت : ر_ک انبیاء (ع)

بعثت کی معاصر تاریخ : ۳/ ۱۱۳ ، ۱٦٤ ، ٤/ ۱

بغاوت : ر_ک سرکشي
بندر: ر_ک مسخ ہونا
بندگی : ر_ک عبوديت
بني اسرائيل: _کے انبياء (ع) ٣/١٨٣ ; _ ميں قربانی ٣/١٨٣
بني حارثہ : ٣/١٢٢
بني سلمہ : ٣/١٢٢
بہادری : ر_ک شجاعت
بہانہ تراشی ٣/١٦٧ ، ١٨٣ نيزر_ک منافقين ،يہود
بہشت: _کا جزا ہونا ٣/ ١٩٥ ; _ کا فلسفہ ٣/١٣٣ ; _کا متعدد ہونا ٤/١٣ ; _کا موسم ٤/٥٧; _کا وعدہ ٣/١٩٥ ; _کی ابديت ٣/١٣٦ ، ١٩٨ ، ٤/١٣ ، ٥٧ ; _کی خلقت ٣/١٣٣ ; _کی صفات ٣/١٣٦ ; _کی عظمت ٤/ ٣١ ; _کی مساحت ٣/ ١٣٣ ; _کی نعمتيں ٣/ ١٣٦ ، ١٩٨ ، ٤/١٣ ، ٥٧ ، ٦٩ ; _کی نہريں ٣/ ١٣٦ ، ١٩٥ ، ١٩٨ ، ٤/١٣ ، ٥٧ ; _کے باغات ٣/ ١٩٨ ; _کے موجبات ٣/١٣٣ ، ١٣٦ ، ١٤٢ ، ١٩٥ ، ١٩٨،٤/٥٧،٣١،١٣ ; _ ميں ابديت ٣/١٣٦ ، ١٩٨ ، ٤/١٣ ، ٥٧ ; _ى بيوياں ٤/٥٧; _ى درخت ٣/١٩٥ نيزر_ک پاکيزہ افراد ، متقين، مؤمنين، ہم نشين
بہشتی لوگ :٣/ ١٨٥ ، ٤/٣١ ، ٥٧ _وں کی ابديت ٣/١٩٨; _وں کے فضائل ٤/٥٧،١٤
بہن: رضاعی _ ٤/٢٣ نيزر_ک وراثت
بھوک: _کا سرچشمہ ٤/ ٧٨
بے باکی : ر_ک شجاعت
بيت المال: _ ميں خيانت ٣/ ١٦١
بے تقوا افراد: ٣/١٣٠ _ کو تنبيہ ٤/١

بے تقوا ہونا : اسکی نشانیاں ١٢٣/٣ ، ٧٧/٤ ، اسکے اثرات ١٢٢/٣ ، ١٢٥ ، ٩/٤

بیٹا: رضاعی _ ٢٣/٤

بیٹی : ر_ک وراثت

بے حیائي :_کی سزا ١٦/٤ ;_کے خلاف جنگ ٢٥/٤

بے صبري:_کے اثرات ١٢٢/٣ ، ١٢٥

بیمار:_کی نماز ١٩١/٣ _کے احکام ٤٣/٤

بیماری :_کا سبب ٧٨/٤

بین الاقوامی روابط : ١٢٠/٣ ، ١٥٦ ، ٨٦/٤ ، ٩٠

پ

پاخانہ :_کے احکام ٤٣/٤

پاداش: ر_ک اجر

پارسائي : ر_ک تقوی

پاکدامني: ر_ک عفت

پاکیزگي:_پر گواہی ٤٩/٤ ;_کا دعوی ٤٩/٤ ، ٥٠ ;_کا معیار ٤٩/٤ ;_کے اثرات ١٥٥/٣ ;_کے اسباب ١٧٩/٣ ، ٤٩/٤ نیز ر_ک قلب ، مؤمنین

پاکیزہ افراد: ١٧٩/٣ _کا امتحان ١٧٩/٣ ;_کا بہشت میں ہونا ١٣٣/٣ ، ٣١/٤ ;_کی تشخیص کا معیار ١٨٦/٣

پرستش : ر_ک عبادت

پشیماني:_کا اظہار ٦٣/٤

پناہ لینا: اس کے احکام ٩٠/٤

پائيداري: ر_ک استقامت

پیشاب:_کے احکام ٤/ ٤٣

پیکار: ر_ک جنگ ،جہاد

پیمان : ر_ک عہد

ت

تاریخ :_پر حاکم سنتیں ٣/ ١٣٧ ، ١٤٦;_سے عبرت ٣/ ١٢١ ، ١٢٢ ، ١٣٧ ، ١٣٨ ، ١٨٣ ، ١٨٦ ، ٤/ ٥١;_کا بامقصد ہونا ٣/ ١٣٧ ، ١٤٠ ، ;_کا فلسفہ ٣/ ١٢٣ ، ١٢٦ ، ١٢٩ ، ١٣٧ ، ١٣٨ ، ١٤٠ ، ١٤١ ، ١٦٦;_کا مستقبل ٣/ ١٥٢;_کی تحلیل ٣/ ١٤٧_کی حرکت ٣/ ١٤٠ ;_کے منابع ٣/ ١٣٧ ;_میں تحقیق ٤/ ٥١ ;_میں غور و فکر ٣/ ١٣٧ ، ١٣٨ ;تاریخی تحولات ٣/ ١٤٠ ;تاریخی حوادث کا ذکر کرنا ٣/ ١٢١ ، ١٢٢ ، ١٤٠ ، ١٥٣ ، ١٦٤ ، ١٦٥ ، ١٧٤ ، تاریخی واقعات ٣/ ١٣٧ ، ١٤٠ ، تاریخی واقعات کی پیشین گوئي ٣/ ١٣٧ ، نقل_کا فلسفہ ٣/ ١٣٧ (تاریخ کے منقول واقعات کو اپنے اپنے موضوع میں تلاش کیجئے)

تبرا:_کے اثرات ٣/ ١٢٠ ;_کے موارد٣/ ١١٩ ، ١٢٠ نیزر_ک تولّا

تبعیض: ناپسندیدہ_٣/ ١٩٥

تبلیغ:_کا طریقہ ٣/ ١٧٩، ١٥٣ ، ١٨٣ ، ١٨٥ ، ١٩٩ ، ٤/ ٧٥، ٥٨، ٤٨ ، ٩٤;_کی اہمیت ٤/ ٨٤;_ کے اثرات ٣/ ١٨٦ نیزر_ک دین

تجارت :_کے اثرات ٤/ ٢٩

تجاوز:_کا ظلم ہونا ٤/ ٣٠;_کے اثرات ٤/ ٩

تجربہ:_کی اہمیت ٣/ ١٢١

تحریف:_کے اثرات ٤/ ٤٦;_کے موانع ٤/ ٥٩

تحریف کرنے والے: ٤/ ٤٦

تحریک: _کو رخ دینا ٤/ ٣٢ ;_کی اہمیت ٤/ ٢١ ;_ کے اسباب ٣/١١٥ ، ١٢٠ ، ١٢٢ ، ١٣٢ ، ١٣٣ ، ١٣٤ ، ١٣٥ ، ١٣٩ ، ١٤٥ ، ١٤٧ ، ١٥٣ ، ١٥٤ ، ١٥٦ ، ١٥٨ ، ١٦٢ ، ١٦٣ ، ١٦٤ ، ١٧١ ، ١٧٥ ، ١٧٩ ، ٤/٩ ، ٤٠ ، ٥٧ ، ٥٨ ، ٨٤ ، ٨٥ ، ١٠٠

تحقیق: _کا طریقہ ٣/ ١٣٧ ، ١٤٠ ، ١٦٥ ;_کی تشویق ٣/ ١٣٧

تحلیل: _کا طریقہ ٣/ ١٢٩

تحولات: _ کا تحت ضابطہ ہونا ٣/ ١٤٠ ;_کی تحلیل ٣/ ١٤٠

تخلف: _کی توجیہ ٤/ ٦٢

تدبیر: ر_ک آفرینش ، اللہ تعالی

تربیت: _پر اثرانداز ہونے والے عوامل ٣/ ١٦٤ ، ٤/ ٣٨ ، ١ ;_ کا طریقہ ٣/ ١٢٣ ، ١١٦ ، ١٢٩ ، ١٣١ ، ١٣٤ ، ١٣٦ ، ١٣٩ ، ١٤٠ ، ١٤٦ ، ١٦٢ ، ١٦٩ ، ١٧١ ، ١٩٤ ، ٤/٩ ، ٢١ ، ٣٢ ، ٣٤ ، ٤٠ ، ٥٧ ، ٦٤ ، ٧٧ ، ٩٤ ، ١٠٠ ، ;_کے مراحل ٤/ ٣٤ ;_ میں امیدواری ٤/ ٥٧ ، ٦٤ ;_ میں بشارت ٤/ ٥٧ ;_میں تنبیہ ٤/ ٣٤ ;_ میں خوف ٤/ ٥٧ ;_ میں ڈرانا ٤/ ٥٧ ;_ میں سرزنش ٤/ ٦٤

ترش روئي : ر_ک تندخوئي

ترغیب: ر_ک تشویق

ترقي: ر_ک رشد

تشویق: ر_ک آنحضرت(ص) ، استغفار ، استقامت ، اصلاح ، ایمان ، تحقیق ، تعقل ، تقوی ، توبہ ، تہجد ، جہاد ، دعا ، شرعی فریضہ ، شہادت ، صبر ، عبادت ، عفو ، عمل ، فریضہ زوجیت ، مجاہدین ، مؤمنین ، نیکی ، نیکی کرنا ، ہجرت

تصرفات: حرام_٣/ ١٣٠ نیز ر_ک بچہ ، یتیم

تعدي:

ر_ک تجاوز، ظلم

تعقل: _ سے عاری افراد۳/ ۱۹۱ ؛ _ کا سرچشمہ ۳/ ۱۵۱ ؛ _ کی اصلاح ۳/ ۱۶۹ ؛ _ کی اہمیت ۳/ ۱۱۸، ۱۹۰ ؛ _ کی تشویق ۳/ ۱۵۱، ۱۹۰، ۱۹۱، ۴/ ۳۹ ؛ _ کی قدر و قیمت ۳/ ۱۹۰، ۱۹۱ _ کے اثرات ۳/ ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۳۸، ۱۹۳، ۱۹۱، ۴/ ۷۸، عدم _ پر سرزنش ۴/ ۸۲ ؛ عدم _ کے اثرات ۳/ ۱۱۸، ۱۵۶ نیز ر_ک آفرینش، اسلام، تاریخ، طبیعت، قرآن کریم

تعلیم: _ کا پیش خیمہ ۳/ ۱۶۴ ؛ کتاب کی _ ۳/ ۱۶۴ نیز ر_ک حکمت، دین، قرآن کریم

تفاخر: _ پر سرزنش ۴/ ۳۶ ؛ _ کے اثرات ۴/ ۳۶، ۳۷، ۳۸ نیز ر_ک نیکی کرنا

تفرقہ: ر_ک اختلاف

تفریط: ر_ک افراط

تفکر: ر_ک تعقل

تفویض: _ کا رد ۳/ ۱۶۶

تقاضا: پسندیدہ _ ۴/ ۳۲ نیز ر_ک اغیار، شیطان، مسلمان، مؤمنین، یہود

تقوی: _ سے عاری افراد ۳/ ۱۳۰ ؛ _ کا پیش خیمہ ۳/ ۱۱۵، ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۵۳، ۱۷۹، ۱۸۹، ۱۹۸، ۲۰۰، ۴/ ۱، ۳۴، ۵۹ ؛ _ کی اہمیت ۳/ ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۸۶، ۲۰۰، ۴/ ۱ ؛ _ کی تشویق ۳/ ۱۷۹ ؛ _ کی جزا ۳/ ۱۱۵، ۱۷۲، ۱۷۹ ؛ _ کی قدر و منزلت ۳/ ۱۸۶، ۱۹۸ ؛ _ کی نشانیاں ۳/ ۱۳۰ ؛ _ کے اثرات ۳/ ۱۱۵، ۱۲۰، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۸۶، ۱۹۹، ۱۹۸، ۲۰۰، ۴/ ۱، ۷۷ ؛ _ کے عوامل ۴/ ۱ ؛ _ کے موارد ۳/ ۱۷۲، ۱۹۸، ۴/ ۲ نیز ر_ک اقتصاد، امیر المؤمنین (ع)، ایمان، جہاد، مبارزت، مؤمنین

تقیہ: ر_ک استقامت

تکبر:

پر سرزنش ٤/٣٦؛ کی سزا ٣/١٨٨؛_ کے اثرات ٣/١٩٩، ٤/٣٦، ٣٧، ٣٨؛_ کے اسباب ٤/٣٨ نیز ر_ک جہاد، نیکی کرنا، یہود

تکفیر:_ کا پیش خیمہ ٤/٩٤؛_ کے احکام ٤/٩٤ نیز ر_ک گناہ، مسلمان تکوین و تشریع ٤/٢٨، ٣٤

تلاوت: ر_ک آیات خدا، قرآن کریم

تمسخر: ر_ک استہزا

تملق:_ پر سرزنش ٣/١٨٨

تنبیہہ:_ کا کردار ٤/٣٤ نیز ر_ک تربیت، عورت

تندخوئي:_ پر سرزنش ٣/١٥٩؛_ کے اثرات ٣/١٥٩ نیز ر_ک راہبر

توابین: ٣/١٣٥، ٤/١٦_ کی بخشش ٣/١٢٩؛_ کے فضائل ٤/١٧

توانائي: ر_ک قدرت

توبہ:_ قبول ہونا ٣/١٢٨، ٤/١٦، ١٧، ٦٤؛_ قبول ہونے کا پیش خیمہ ٣/٩٢؛_ قبول ہونے کی شرائط ٤/١٦، ١٧، ١٨، ٦٦؛_ قبول ہونے کے آداب ٤/٦٤؛_ کا پیش خیمہ ٣/١٣٥، ٤/١٧؛_ کا فوری ہونا ٣/ ١٣٣؛_ کی اہمیت ٤/١٦، ٦٤؛_ کی تشویق ٣/١٣٥، ٤/١٧؛_ کی شرائط ٤/١٦؛_ کے اثرات ٤/١٦، ٦٤؛_ کے موانع ٤/١٨، ٦٦؛ جلا وطنی کے ذریعے_ ٤/٦٦، خودکشی کے ذریعے_ ٤/٦٦؛ گناہ سے_ ٣/١٣٥، ٤/٦٤ نیز ر_ک اللہ تعالی، زناکار، قاتل، کفار، گناہگار، متخلفین، متقین، محتضر، مشرکین اور منافقین

توحید:_ افعالی ٣/١٤٨، ٤/٧٨_ ذاتی ٤/٨٧؛_ ربوبی ٣/١٩١، ١٩٤؛_ عبادی ٤/٨٧؛_ کی اہمیت ٤/٧٨؛_ کے اثرات ٣/١٤٨؛_ کے دلائل ٣/١٥١، ١٩٠، ١٩١

تورات:

_ اہل کتاب میں ۳/۱۹۹ ; _ صدر اسلام میں ۳/۱۹۹ ; _ کی بشارت ٤/٤٧ ; _ کی تحریف ٤ / ٤٦ ، ٤٧ ; _ کی تعلیمات ۳/۱۸۷ ، ۱۸۸ ، ۱۹۹ ، _ کی حقانیت ۳/٤٧ ; _ کی خصوصیت ۳/۸۲ نیز ر_ ک آنحضرت (ص) ، اہل کتاب ، ایمان ، علماء یہود ، قرآن کریم ، یہود

توسل : ر_ ک آنحضرت (ص)

توکل : اللہ تعالی پر _ ۳/ ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۱۲٦ ، ۱۵۹ ، ۱٦۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷٤ ، ٤/۸۱ ; _ کا پیش خیمہ ۳/ ۱٦۰ ، ۱۷۳ ; _ کی اہمیت ۳/ ۱۲۲ ، ۱٦۰ ، ۱۷۳ ; ٤/۸۱ _ کے اثرات ۳/۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۱۵۹ ، ۱٦۰ ، ۱۷۳ ، ۱۷٤ ، ٤/۸۱ ; غیر خدا پر _ ۳/۱٦۰ نیز ر_ ک کوشش ، مجاہدین ، مؤمنین

تولاّ : _ اور تبرا ۳/۱۱۸ ، ۱۵۰ ، ٤/۸۸ ; _ کی اہمیت ٤/۱ ; _ کے موارد ۳/ ۱۱۹

تہجد : _ کی اہمیت ۳/۱۱۵ ; _ کی تشویق ۳/ ۱۱۳ ; _ کی قدر و منزلت ۳/۱۱۳ ; _ کے اثرات ۳/۱۱٤ نیز ر_ ک اہل کتاب

تہمت : ر_ ک آنحضرت (ص)

تیمم : _ کا بطلان ٤/٤۳ _ کی شرائط ٤/٤۳ _ کے احکام ٤/٤۳ ; _ کے موارد ٤/٤۳ کے موجبات ٤/٤۳ ; _ کے واجبات ٤/٤۳ ; مستی کی حالت میں _ ٤/٤۳

ث

ثروت : _ کا کردار ٤/۵ ; _ میں اضافہ ۳/۱۳۰

ثروتمند : بخیل _ ۳/۱۸۱ ; _ وں کی ذمہ داری ۳/۱۸۰

ثقافتی یلغار : ٤/ ٤۵

ثنویت : _ کے اثرات ٤/۷۸

ثواب : ر_ ک اجر

ج

جانچ: _ کا معیار ۳/۱۳۳، ۱٤۰، ۱٤۲، ۱٤۳، ۱۵۲، ۱٦۲، ۱٦٤، ۱۷۹ ; _ کی قدر و قیمت ۳/۱۷۸ ; _ میں عدالت ۳/۱۱٤ ; غلط _ کے اثرات ٤/۷٤ ; ناپسندیدہ _ ٤/۷۲ نیز ر _ ک امن کی خبریں ، کفار ، مرتد

جاہلیت: _ سے نجات ٤/ ۹٤ ; _ کی رسومات ٤/۱۹، ۷، ۲۲، ۲۳، ۹٤ ; زمانہ _ میں جہالت ۳/ ۱٦٤ ; زمانہ _ میں خواہشات کی پیروي ۳/۱٦٤ ; زمانہ _ میں سودخوری ۳/۱۳۰ ; زمانہ _ میں گمراہی ۳/۱٦٤ نیز ر _ ک عورت، وراثت

جبت: ر _ ک اہل کتاب ، ایمان

جبر کا رد: ۳/ ۱٦٦

جبر و اختیار: ۳/۱٦٦

جذبات: _ کا کردار ٤/۹، ۷۵، ۳٤، ۲۱ ; _ و احساسات ۳/۱۳٤ ، ۱٤۰ نیز ر _ ک انسان ، عورت جزا و سزا کا نظام: ۳/۱۸۰، ۱۷٦، ۱۸۲، ۱۹۵ ، ۱۹۹ ، ٤/٤۰ ، ۹۵

جلاوطني: _ کی سزا ۳/ ۱۹۵ ، راہ خدا میں _ ۳/۱۹۵ ، ۱۹۸ نیز ر _ ک توبہ

جمادات: _ کا محشور ہونا ۳/۱۸۰

جماع: _ کے اثرات ٤/٤۳ _ کے احکام ٤/ ۲٤

جمہوریت: ر _ ک آنحضرت (ص)

جنابت : _ کے اثرات ٤/٤۳ ; _ کے احکام ٤/٤۳ نیز ر _ ک غسل

جنسی تعلقات: _ کی اہمیت ٤/ ۲٤ ; _ کی حدود ٤/ ۲٤ ; _ میں اعتدال ٤/۲۷ نیز ر _ ک شہوت پرستي

جنسی غریزہ: ٤/۲۵، ۲۸

جنسی فساد: _ کا مقابلہ ٤/٢٥

جنگ: _ سے تخلف ٤/٧٢ ; _ سے فرار ٣/١١١ ، ١٤٥ ، ١٥٤ ، ١٥٦ ، ١٦٢ ، ١٦٧ ; _ کا پیش خیمہ ٣/٢٩ ; _ کی شرائط ٤/ ٢٩ ، ٩٠ ، ٩١ ، ٩٤ ; _ کی غنیمت ٣/ ١٥٢ ، ١٦١ ، ١٥٣ ، ١٧٤ ، ٤/٧٣ ، ٩٤ ; _ کی غنیمت سے محروم ہونا ٣/٧٣ ; _ کے اثرات ٣/ ١٣٠ ، ١٥٤ ; _ کے احکام ٤/٧١ ، ٧٥ ، ٧٦ ، ٩٠ ; _ کے وسائل کی فراہمی ٤/٩٥ ; _ میں استقامت ٣/١٤٥ ، ١٤٦ ; _ میں اطلاعات ٤/ ٩٤ ; _ میں افواہ ٣/١٧٤ ، ١٧٥ ; _ میں حکمت عملی ٤/ ٧١ ; _ میں خودسازی ٤/٧٧ ; _ میں خوف ٣/١٢٢ ، ١٥٦ ، ٤/٧٧ ; _ میں سپہ سالاری ٣/ ١٢١ ، ١٢٤ ، ١٥٢ ، ١٥٣ ، ١٥٥ ; _ میں سختی ٣/ ١٦٤ ، ٤/٧٢ ; _ میں سستی ٣/ ١٢٢ ، ١٢٣ ، ١٤٦ ، ٤/ ٧٢ ; _ میں شکست ٣/ ١٣٩ ، ١٤١ ، ١٧٢ ; _ میں شکست کے اسباب ٣/ ١١١ ، ١٢٧ ، ١٥٢ ; _ میں فتح ٣/ ١٤١ ; _ میں فتح کے اسباب ٣/ ١٥٠ ، ١٥١ ، ١٧٢ ; _ میں فوج کو منظم کرنا ٣/ ١٧٢ ; حرام _ ٤/ ٩٠ ; قابل قدر _ ٣/ ١٦٧ ، ناپسندیدہ _ ٤/٧٦ نیز ر ک امتحان ، دشمن ، دوست ، شیطان ، صابرین ، طاغوت ، کفار ، معذور افراد ، منافقین ، مؤمنین

جنگی مجروحین : ٣/ ١٧٢

جوا: اس کے احکام ٤/ ٢٩ ; اس کی حرمت ٤/ ٢٩

جواب : _ کے آداب ٤/ ٨٦

جہاد: ابتدائی _ ٣/ ١٦٧ ، ٤/٧٥ ; _ اور دنیا طلبی ٤/٧٤ ; _ ترک کرنے کی سزا ٤/ ٨٥ ; _ سے تخلف ٤/٧٤ ; _ سے تخلف کرنے والوں کا تکبر ٤/ ٧٣ ; _ سے تخلف کرنے والوں کا عقیدہ ٤/٧٢ ; _ سے تخلف کرنے والوں کا نفاق ٤/٧٣ ; _ سے تخلف کرنے والوں کی حسرت ٤/٧٣ ; _ سے تخلف کرنے والوں کی سرزنش ٤/٧٥ ; _ سے تخلف کرنے والوں کی محرومیت ٤/٧٣ ; _ سے تخلف کرنے والے ٤/٧٢ ، ٧٣ ، ٩٥ ; _ سے تخلف کے اثرات ٤/٧٤ ; _ سے تخلف کے اسباب ٤/٧٣ ، ٧٧ ; _ سے فرار ٣/١٥٣ ، ١٥٥ ، ١٥٦ ، ١٥٩ ، ١٦٢ ، ١٦٥ ، ١٦٧ ، ١٧٥ ، ١٧٩ ; _ سے ممانعت ٣/١٧٥ ، ٤/٧٢ ; _ کا پیش خیمہ ٣/ ١٣٣ ، ١٥٦ ، ١٥٨ ، ٤/٧٧ ، ٧٨ ; _ کا تسلسل ٣/ ١٢٧ ، ١٢٨ ; _ کا فلسفہ ٣/ ١٤٠ ، ١٤١ ، ١٤٢ ، ١٤٣ ، ١٦٦ ، ١٦٧ ، ٤/ ٩٠ ; _ کا وجوب ٤/٧٥ ، ٩٥ ; _ کی اخروی جزا ٣/ ١٤٨ ; _ کی اہمیت ٣/ ١٤٢ ، ٤/ ٧٤ ; _ کی تشریع ٤ /٧٧ ; _ کی تشویق ٣/ ١٤٦ ، ١٦٩ ،

١٧٠ ، ١٧٢ ، ١٧٥ ، ٤/ ٨٤ ، ٨٥ ، ٩٥ ;_ کی جزا ٣/ ١٩٥ ، ٤ / ٧٤;_ کی درخواست ٤/ ٧٧;_ کی دنیوی جزا ٣/ ١٤٨;_ کی شرائط ٤/ ٧٧ ، ٩٤ ;_ کی فضیلت ٣/ ١٤٣ ، ١٦٨ ، ١٧٢ ، ٤/ ٧٤ ، ٨٥ ، ٩٥ ;_ کے اثرات ٣/ ١٤٥ ، ١٤٨ ، ١٧٤ ، ٤/ ٧٦ ، ٨٤ ، ٩٦ ;_ کے احکام ٤/ ٧٥ ، ٩٤ ، ٩٥ ;_ کے انتظامات ٤/ ٩٥ ;_ کے موارد ٤/ ٧٥ ، ٧٦ ;_ کے موانع ٣/ ١٧٥ ، ٤/ ٧٤ ، ٧٨;_ میں اتحاد ٣/ ١٥٢ ;_ میں اختلاف ٣/ ١٥٢ ;_ میں استقامت ٣/ ١٢٢ ، ١٣٩ ، ١٤٢ ، ١٤٥ ، ١٤٦ ، ١٤٧ ، ١٤٨ ، ١٥٢ ، ١٨٦ ، ٢٠٠ ;_ میں افرادی قوت کی فراہمی ٣/ ١٦٧ _ میں ایثار ٣/ ١٢١ ;_ میں تقوی ٣/ ١٢٥ ، ١٧٢ ;_ میں توکل ٣/ ١٧٣ ;_ میں خسارہ ٣/ ١٤٠ ; میں خودسازی ٣/ ١٤٧ ;_ میں خوف ٣/ ١٧٥ ، ٤/ ٧٧ ;_ میں دعا ٣/ ١٤٧ ، ١٤٨ ;_ میں سختی ٣/ ١٣٩ ، ١٤٠ ، ١٤٢ ، ١٧٢ ;_ میں سستی ٣/ ١٢٢ ، ١٣٩ ، ١٤٠ ، ١٥٢ ، ٢٠٠ ، ٤/ ٧٢ ، ٨٤ ; _ میں شکست ٣/ ١٥٢ ، ١٥٤ ;_ میں شکست کے اثرات ٣/ ١٥٤ ، ١٥٦ ;_ میں شکست کے عوامل ٣/ ١٢٣ ، ١٤٦ ، ١٥٢ ، ١٥٣ ، ١٦٠ ، ١٦٥ ;_ میں صبر ٣/ ١٢٥ ، ٢٠٠ ;_ میں علم ٣/ ١٤١ ;_ میں غم ٣/ ١٣٩ ;_ میں فتح ٤/ ٧٣ ;_ میں فتح کے اسباب ٣/ ١٢٣ ، ١٢٤ ، ١٢٥ ، ١٢٦ ، ١٥٢ ، ١٦٠ ;_ میں نیکی کرنا ٣/ ١٧٢ ; دشمن کے ساتھ _ ٣/ ١٢١ ، ١٢٢ ، ١٢٥ ، ١٢٧ ، ١٢٨ ، ١٣٣ ، ١٤٥ ، ١٤٦ ، ١٤٧ ، ١٤٨ ، ١٦٧ ، ١٧٢ ، ١٧٥ ; دفاعی _ ٣/ ١٥٦ ، ١٦٨ ; راہ خدا میں _ ٣/ ١٤٨ ، ١٥٦ ، ١٦٢ ، ١٦٧ ، ١٦٨ ، ١٦٩ ، ١٧٠ ، ١٧٢ ، ١٧٤ ، ١٩٨ ، ٤/ ٨٤ ، ٩٥ ; قدر و منزلت والا _ ٣/ ١٤٥ ; کفار کے ساتھ _ ٣/ ١٤٠ ، ١٤١ ، ١٦٧ ، مال کے ذریعے _ ٤/ ٩٥ ، مالی _ ٣/ ١٨٠

نیز رک آنحضرت (ص) ، امتحان ، انبیاء (ع) ، ایمان ، مستضعفین ، معذور افراد ، موحّدین ، مؤمنین

جہالت: _ کا گناہ ٤/ ٩٨ ;_ کے اثرات ٣/ ١٣٥ ، ١٨٠ ، ١٩٣ ، ٤/ ٤٤ ، ١١ نیز رک انسان ، اہل کتاب ، جاہلیت ، دین ، کفار ، گناہگار ، مصالح ، مفاسد ، یہود

جہلا: ٣/ ١٧٨ ، ١٨١ ، ١٨٧ ، ٤/ ١١ ، ١٧ ، ٧٩ ، ١٩ _ کی سرزنش ٤/ ٧٨

جہنم: _ کا عذاب ٣/ ١٨٢ ، ١٩١ ، ١٩٢ ، ٤/ ٣٠ ، ٣١ ، ٥٦ ، ٩٨ ;_ کا منحوس ہونا ٣/ ١٩٧ ، ٤/ ٩٧ ;_ کا موجود ہونا ٤/ ١٨ ;_ کی آگ ٣/ ١١٦ ، ١٣١ ، ١٣٢ ، ١٥١ ، ١٦١ ، ١٩١ ، ١٩٢ ، ٤/ ١٠ ، ٣٠ ، ٥٥ ، ٥٦ ، _ کے موجبات ٤/ ١٤ ، ٣٠ ، ٤٨ ;_ میں ہمیشہ رہنا ٣/ ١١٦ ، ٤/ ١٤ ، ٣٠ ، ٩٣ نیز رک خائنین ، ظالمین ، کفار ، گناہگار مستضعفین

جہنمی افراد: ۱۱۶/۳، ۱۶۲، ۱۹۲، ۳۰/٤، ۹۷_ کی ابدیت ۱۹۲/۳ ;_ کی ذلت ۱۹۲/۳، ۱٤/٤ ;_ کی سزا ۱۸۲/۳، ۱۹۱، ٥٦/٤ ;_ کی شقاوت ۱۸٥/۳

جھوٹ بولنے والے: ۱۸۳/۳، ٥۰/٤، ٦۲، ٦۳

جیون ساتھي: ر_ک شریک حیات

چ

چاپلوسي: ر_ک تملق

چپٹ بازي: _ کے احکام ۱٥/٤

چشم پوشي: ر_ک عفو

چنے ہوئے افراد: ۱٤۰/۳، ۱۷۹، ۳۲/٤

چوري: _ کے اثرات ۱٦۲/۳

ح

حبل اللہ : _ کے موارد ۱۱٤/۳

حب و بعض: ۱۱۸/۳، ۱۱۹

حدود: _ کے احکام ۲٥/٤ ;_ کے جاري کرنے کی شرائط ۱٦/٤ نیز ر_ک زنا، کنیز

حدود الہي: ۱۸٦/۳، ۱۳/٤، ۱٤، ۲٤_ سے تجاوز کرنے کی سزا ۲۸/٤ ;_ کا قائم کرنا ٥۹/٤ ;_ کی خصوصیت ۸۲/٤ ;_ کی نافرمانی ۷۷/٤

حرام خوري: _ کا پیش خیمہ ۳۲/٤ ;_ کے موارد ۲۹/٤

حریت: ر_ک آزادي

حزن: ر_ک غم

حسد: _ کے اثرات ٥٤/٤ ;_ کے اسباب ٥٤/٤ نیز ر_ک منافقین

حسد کرنے والے: ۱۲۰/۳، ٥٤/٤

حسرت :_ کے اسباب ۱۵٦/۳ ; ناپسندیده_ ۱۵۳/۳ نیز ر_ک جہاد، قیامت ، کفار ، مجاہدین، مسلمان ، منافقین ، مؤمنین
حشر: ر_ک جمادات، غاصبین ، موجودات
حضرت آدم (ع) : ر_ک آدم (ع)
حضرت موسی (ع) : ر_ک موسی (ع)
حق :_ کا استحکام ۱۷٦/۳ ;_ کو بیان کرنا ۱۸۷/۳ ;_ کی تشخیص کا طریقہ ۱۱۸/۳ ;_ کی شکست ۱٤۰/۳ ;_ کی فتح ۳/ ۱٤۰ ;_ کے خلاف مبارزت ۱۷٦/۳ ;_ و باطل کی جنگ ۱٤۰/۳، ۱٤٦، ۱۸٦ ; قبول_ کے موانع ۱۷۵/۳ نیز ر_ک کتمان حق
حقارت: _ کے موانع ۱۳۹/۳
حقانیت: _ کا معیار ۱۵٤/۳
حق اللہ : ر_ک اللہ تعالی
حق الناس: ر_ک لوگ
حق چھپانا: ر_ک کتمان حق
حقوق: بین الاقوامي_ ۹۰/٤، ۹۱ ;_ کو ضائع کرنا ۱۹۵/۳ نیز ر_ک آنحضرت (ص) ، اللہ تعالی ، اہل کتاب ، بچہ، حقوق کا نظام ، خویش و اقارب، شریک حیات ، عورت ، غلام ، قیامت ، کنیز، گھرانہ ، لوگ ، مرد، مقتول ، وارث ، یتیم
حقوق کا نظام: ٤، ۹ ، ۱۱ ، ۳۲ ، ۳٤
حکمت: _ کی اہمیت ۲٤/٤ ، ۲٦ ;_ کی تعلیم ۱٦٤/۳
نیز ر_ک آل ابراہیم، اللہ تعالی ،قانون سازي، گھرانہ
حکمیت: ر_ک اختلاف ، گھرانہ
حکومت:

اسلامی_ کو رد کرنا ٤/٦٤;_ اور عوام ٣/ ١٥٩ ;_ کی اطاعت ٤/ ٥٩;_ کی اہمیت ٤/ ٥٨، ٨٣;_ کی ذمہ داری ٤/ ٥٣، ٥٩;_ کی مشروعیت کا معیار ٤/ ٦٤ ; ظالم_ ٤/ ٧٥ نیز ر_ک آل ابراہیم ،آنحضرت(ص)، انبیاء (ع)، لوگ

حوا (ع): _ کی خلقت ٤/١ نیز ر_ک آدم (ع)

حوادث: _ کا انجام ٣/ ١٥٢ ;_ کا سرچشمہ ٤/٧٨

حوصلہ بڑھانا: اس کے اثرات ٣/ ١٣٩ ;اس کے عوامل ٣/ ١١١، ١١٢، ١٢٠، ١٢٢، ١٢٤، ١٢٦، ١٤٥، ١٤٦، ١٥٠، ١٥١، ١٦٤، ١٧٣، ٤/٧٦، ٨٤ نیز ر_ک آنحضرت(ص)، راہبر، مجاہدین، مسلمان حوصلہ پست کرنا: ٣/ ١٤٤، ١٧٦

اس کا پیش خیمہ ٣/ ١٩٦، اس کے اسباب ٣/ ١١١، ١٢٧، ١٤٤، ١٧٣، ١٧٥، ٤/ ٩٠

حیات: اخروی_ کی قدر و منزلت ٤/٧٤;_ اور موت ٣/ ١٥٦ ;_ سے لگاؤ ٣/١٥٦;_ سے لگاؤ کے اثرات ٤/ ١٠٠ ;_ کا سرچشمہ ٣/ ١٤٥، ١٥٦، ١٦٨ ;_ کا قاعدے کے تحت ہونا ٣/ ١٤٥ ;_ کی تقدیر ٣/ ١٥٦ ;_ میں وسعت ٤/ ١٠٠ ; دنیوی _ ٤/ ٩٧; دنیوی_ کی قدر و منزلت ٤/ ٧٤ نیز ر_ک انسان، برزخ، شہدا، کفار، متقین ، مؤمنین

حیثیت: ر_ک آبرو حیی بن اخطب: _ کا کفر ٤/ ٥١

خ

خالد بن ولید: ٣/ ١٥٣

خالہ: ر_ک وراثت

خائنین : _ جہنم میں ٣/ ١٦٢ ;_ قیامت میں ٣/ ١٦١ ;_ کو انتباہ ٤/ ٥٨ ;_ کی سزا ٣/ ١٦١

خباثت:٣/ ١٧٩ _ کے اسباب ٣/ ١٧٩

نیز ر_ ک منافقین
خبیث لوگ: ۱۷۹/۳
خدا: ر_ ک اللہ تعالی
خداشناسي: ر_ ک اللہ تعالی کی معرفت
خرافات: ر_ ک یہود
خرد: ر_ ک عقل
خسارہ: _ کے اسباب ۱۱۱/۳ ، ۱۲۲ ، ۱۴۹ ، ۱۷۶ ، ۱۷۷ ; _ کے موانع ۱۵۰/۳
نیز ر_ ک انفاق ، بخل ، جہاد، دین فروشی ، کفار
خشم : ر_ ک غضب
خشوع: _ کی اہمیت ۷۷/٤
خشونت: ر_ ک تندخوئي
خضوع: _ کے اثرات ۱۹۹/۳ نیز ر_ ک عقلا، نجاشي
خطا: _ معاف کرنا ۱۵۹/۳ ، ٤/٦٣
خلوص : ر_ ک اخلاص
خواب: _ کے اثرات ۱٥٤/۳
خواہشات کی پیروي: _ کے اثرات ٤/۲۷ نیز ر_ ک جاہلیت
خواہشات کی پیروی کرنے والا: انکا گمراہ کرنا ٤/ ۲۷ ; انکی اطاعت ٤/ ۲۷; انکی گمراہی ٤/ ۲۷
خود اعتمادي: ر_ ک اعتماد بنفس
خودسازي: _ کا پیش خیمہ ۳/ ۱٥٤ ، ۱٦٤ ، _ کی اہمیت ۳/ ۱٤۷ ، ۱٦٤ ، ٤/ ۷۷ ; _ کے اسباب ۱٤۷/۳ ، ٤/ ٤۹ ، ۷۷

نیز ر_ ک جنگ ، جہاد
خودستائیٔ: _ کی مذمت ٤/٤٩
خودکشي: _ کا ظلم ہونا ٤/ ٣٠ ; _ کا گناہ ٤/ ٣١ ; _ کی حرمت ٤/ ٢٩ ; _ کی سزا ٤/ ٣٠ ; _ کے موارد ٤/ ٢٩ نیز ر_ ک توبہ
خودنمائیٔ : ر_ ک ریاکاري
خوش اخلاقي: ٣/ ١٥٩ _ کی اہمیت ٣/ ١٥٩ ; _ کے اثرات ٣/ ١٥٩ نیز ر_ ک آنحضرت(ص)
خوشنودي: _ کے عوامل ٣/ ١٧٠ ; ناپسندیدہ _ ٤/ ٧٢ نیز ر_ ک اہل کتاب ، برزخ ، دشمن ، شہدا ، عمل ، منافقین
خوف: پسندیدہ _ ٣/ ١٢٣ ، ١٧٥ ، ١٩٤ ، ٤/ ٧٧ -; _ اور امیدواری ٣/ ١٩٤ ، ٤/ ٤٨ ; _ کا سرچشمہ ٣/ ١٧٥،٤/ ٧٨ ; _ کا مقابلہ ٣/ ١٦٨ ; _ کے اثرات ٣/ ١٢٣ ، ١٢٩ ، ١٥١ ، ١٥٣، ١٧٥ ، ٤/ ٧٧ ; _ کے عوامل ٣/ ١٢٢ ، ١٥١ ، ٤/ ٧٧ ، ٨٣ ; _ کے موانع ٣/ ١٥٦ ، ناپسندیدہ _ ٣/ ١٢٢ ، ١٢٣ ، ١٥١ ، ١٥٣ ، ١٧٥ ، ٤/ ٤٥ ، ٧٧ ، ١٠٠
نیز ر_ ک اللہ تعالی ، برزخ ، جنگ ، جہاد ، دشمن ، دنیا طلب افراد ، عقلا ، کفار ، مبارزت ، مجاہدین ، مؤمنین
خویش و اقارب: _ سے سلوک ٤/ ٨ ; _ سے نیکی کرنا ٤/ ١ ، ٣٦ ; _ کی ذمہ داری ٤/ ٣٥ ; _ کی ضرورت پوری کرنا ٤/ ٨ ; _ کے حقوق ٤/ ٨
خیانت: _ کا پیش خیمہ ٤/ ٣ ; _ کا گناہ ٤/ ٢ ; _ کی حرمت ٣/ ١٦١ ; _ کی سزا ٣/ ١٦١ ; _ کے اثرات ٣/ ١٦٢ ; _ کے احکام ٣/ ١٦١ ; _ کے ترک کرنے کے اثرات ٣/ ١٦٢ نیز ر_ ک انبیاء (ع) ، بیت المال ، نبوت ، یتیم ، یہود
خیانت کار: ر_ ک خائنین
خیر: _ کا سرچشمہ ٤/ ١٩ ، ٧٨ ، ٧٩ ; _ کی تکوینی حاکمیت ٤/ ٧٩ ; _ کی طرف دعوت دینے کا طریقہ ٤/ ٥٨ نیز ر_ ک عمل

خیرخواہي: ر_ ک اللہ تعالی ، منافقین

خیر و صلاح: _ کی اہمیت ٦٩/٤

و

دارالکفر: _ سے نجات ٧٥/٤; _ کے احکام ٩٢/٤; _ میں اقامت ٩٧/٤ ; _ میں اقامت کی سزا ٩٧/٤، ٩٩ ; _ میں زندگی ٧٥/٤ نیز ر_ ک ہجرت

دانش: ر_ ک علم

داوري: ر_ ک قضاوت

دشمن: _ پر فتح ١٢٦/٣ ، ١٣٠ ، ١٤٧ ، ١٤٨ ، ١٥٢ ; _ پر لعنت ١١٩/٣ ; _ سے رابطہ ١١٨/٣ ; _ کا خوف ١٧٣/٣ ، ١٧٥ ، ٧٧/٤ ; _ کا طرز عمل ١٨٦/٣ ; _ کا عقیدہ ١٠٠/٤ ; _ کا قتل ٩١/٤ ; _ کا کینہ ١١٩/٣ ، ١٢٠ ، ; _ کو افشا کرنا ١١٨/٣ ، ١١٩ ، ١٢٠ ; _ کی افواہیں ١٧٣/٣ ، ١٧٥ ; _ کی تہدید ١٧٤/٤ ; _ کی تضعیف ٩٢/٤ ; _ کی خوشنودی ١٢٠/٣ ; _ کی ذلت ١٢٧/٣ ; _ کی سازش ١١٨/٣ ، ١١٩ ، ١٢٠ ، ١٢٢ ، ١٥٦ ، ١٧٥ ، ٢٠٠ ، ٩١/٤ ; _ کی عہد شکنی ٩١/٤ ; _ کی کمزوری ٩٠/٤ ; _ کی کمزوری بیان کرنا ٧٦/٤ ; _ کی ہلاکت ١٢٧/٣ ; _ کے خلاف جد و جہد ١٢٥/٣ ، ١٣٩ ، ١٤٠ ، ١٥٠ ، ١٥٢ ، ١٩٥ ، ٢٠٠ ، ٢٩/٤ ، ٨١ ; _ کے ساتھ جنگ ٩٠/٤ ; _ کے ساتھ سلوک ١٤٠/٣ ، ١٧٥ ، ٩١/٤ ; _ کے ساتھ سلوک کی روش ١١١/٣ ، ١١٨ ، ١١٩ ، ١٧٣ ; _ کے ساتھ معاہدہ ٩١/٤ ; _ کے نفوذ کے موانع ١٢٠/٣ ; _ موقع کی تلاش میں ٩١/٤; غیرجانبدار_ ٩١/٤ نیز ر_ ک آنحضرت (ص) ، اسلام ، اللہ تعالی ، انبیاء (ع) ، دشمن شناسي ، دشمنی ، دین ، دینی معاشرہ ، مسلمان ، مؤمنین دشمن شناسی : ٧١/٤ _ کا طریقہ ١١٨/٣ ; _ کی اہمیت ٤٥/٤ ; _ کے ذرائع ٤٥/٤

دشمني: ر_ ک اغیار ، اہل کتاب ، کفار ، مشرکین ، منافقین ، یہود

دعا: استقامت کے ساتھ _ ١٤٧/٣ ; _ کا پیش خیمہ ١٤٧/٣ ; _ کا تعمیری کردار ١٤٧/٣ ; _ کا قبول ہونا

۱۴۸/۳، ۱۹۵؛_کی استجابت ۷۵/۴_کی حقیقت ۱۹۵/۳ ؛_کی طرف تشویق دلانا ۱۴۸/۳، ۱۹۳، ۱۹۴ ؛_کی قبولیت کا پیش خیمہ ۱۹۵/۳؛_کی قدر و منزلت ۱۹۳/۳ ؛_ کے آداب ۱۹۳/۳، ۳۲/۴، ۷۵؛_ کے اثرات ۱۴۷/۳، ۱۴۸، ۱۹۱، ۱۹۴، ۳۲/۴؛_میں امیدواری ۳۲/۴، رزق کی_ ۳۲/۴، کامیابی کی_ ۱۴۷/۳

نیز رـک آنحضرت(ص) انبیاء (ع)، جہاد، شہدا، ظلم، عقلا، مجاہدین، مستضعفین، مسلمان

دفاع:_کے احکام ۷۱/۴

دلبستگی :_کے اثرات ۶۶/۴ نیز رـک حیات، وطن

دنیا:_ اور آخرت ۱۴۵/۳ ؛_کی حقیقت ۱۴۵/۳ ؛_کی مکاری ۱۸۵/۳، ۱۸۶ ؛_کیلئے کوشش ۱۴۵/۳، ۱۹۸

دنیاپرستي: رـک دنیاطلبي

دنیاطلب افراد:۱۱۷/۳، ۱۵۲، ۱۵۴، ۱۸۷، ۱۸۸ ؛_کا خوف ۱۵۴/۳ ؛_کی کمزوری ۷۴/۴ نیز رـک آنحضرت(ص)

دنیاطلبي:_ سے اجتناب ۹۴/۴؛_کا ظلم ہونا ۱۱۷/۳_ کے اثرات ۱۵۲/۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۸۷،۱۸۵، ۱۹۹، ۶۸/۴، ۷۳، ۹۴ ؛_کے اسباب ۱۵۴/۳ ؛_کے موانع ۱۵۷/۳ نیز رـک اہل کتاب، جہاد، کفار، مسلمان دنیاوی وسائل :۱۸۵/۳، ۱۹۷، ۱۹۸_کا بے قیمت ہونا ۹۴/۴_کی قدر و قیمت ۱۵۷/۳، ۱۸۰، ۱۸۷

دوراندیشي:_کی اہمیت ۵۹/۴ ؛_کے اثرات ۱۷۸/۳، ۱۸۶، ۵۹/۴، ۷۸

نیز رـک مجاہدین دوست:_کی قدر و منزلت ۶۹/۴ ؛_کے انتخاب کا معیار ۶۹/۴؛_کے ساتھ نیکی کرنا ۳۶/۴

دوستی : کا معیار ۱۱۸/۳ ؛_کے اثرات ۳۸/۴؛ ممنوع_ ۸۹/۴ نیز رـک اللہ تعالی، شیطان، کفار، منافقین

دیت :

_کا فلسفہ ٤/٩٢; _کو معاف کردینا ٤/٩٢; _کے اثرات ٤/٩٢; _کے احکام ٤/٩٢: قتل خطا کي_ ٤/٩٢ ;کافر کو قتل کرنے کی_ ٤/٩٢; مومن کو قتل کرنے کی_ ٤/٩٢

دین: _اور سیاست ٤/٥٩ ; _اور عینیت ٣/١١٠ ; _سے روگردانی ٣/١٨٧ ; _سے سوء استفادہ ٣/١١٩ ، ١٨٣ ; _فہمی کا پیش خیمہ ٤/٧٨ ; _کا استحکام ٣/١٧٧ ; _کا فلسفہ ٣/١١٠ ; _کا کردار ٣/١٦٤ ; _کی تبلیغ کا واجب ہونا ٣/١٨٧ ; _کی تعلیم ٣/١٦٤ ; _کی تعلیمات سے جاہل ہونا ٤/٤٤، ٧٨،٩٨; _کی تعلیمات کا بیان کرنا ٤/٢٦; _کی تعلیمات کا سکھانا ٤/٩٨; _کی تعلیمات کا فلسفہ ٣/١٨٠ ; _کی تعلیمات کا نظام ٤/ ٧٧،٩٢; _کی تعلیمات کی خصوصیت ٤/٢٨; _کی تکذیب ٣/ ١٣٧، ١٣٨، ١٣٩ ; _کی حفاظت ٣/١١٠، ١١٨ ، ١٥٦ ، ١٧٦ ، ١٧٧ ، ٢٠٠ ; _کی قدر و منزلت ٣/١٨٧ ; _کی نابودی کے موانع ٤/٥٩; _کو قبول کرنا ٣/١١٤، ١١٠ ; _کے اصول ٤/٥٩; _کے دشمن ٣/١١٨ ، ١١٩ ، ١٢٠، ١٢٣ ، ١٢٧، ١٢٥، ١٢٨ ، ١٤٠ ، ١٤٦ ، ١٤٨ ، ١٥٢ ، ١٦٧، ١٥٥، ١٧٢ ، ١٧٣ ، ١٧٥ ، ١٧٦ ، ٤/٤٥; _کے دشمنوں کی بد خواہی ٣/١٢٠ ; _میں استقامت ٣/١٤٤ ; _میں سستی ٣/١٢٢ ; منسوخ_ ٤/٤٨ نیز ر ک اہل کتاب ، دین فروش لوگ، دین فروشی ، مبلغین

دین ساز افراد: _کا شرک ٤/٤٨

دین فروش لوگ :٣/١٨٧،١٩٩،٤/٤٤

دین فروشی : _سے اجتناب ٣/١٩٩ ; _کا نقصان ٣/ ١٩٩ ; _کی حرمت ٣/١٩٩ ; _کی سرزنش ٣/١٨٧، ١٩٩ ، ٤/٤٤; _کے احکام ٣/ ١٩٩ ; _کے موانع ٣/١٨٩ نیز ر ک _ اہل کتاب ، علماء ،یہود

دینی معاشرہ: ٣/١١٩، ١١٨، ١٢٠ ، ١٣٠ ، ١٤٠ ، ١٤٩ ، ١٥٠ ، ٢٠٠، ١٥٦ _سے روگردانی ٤/٨٩; _کا انتظام ٣/١٢١ ، ١٥٠ ; _کی آرزو ٣/١٥٢ ; _کی آسائش ٣/١١٨ ; _کی امنیت ٣/١١٨ ، ٤/٨٤; _کی ذمہ داری ٣/١١٠ ، ١١٨ ، ١٢٢ ، ١٣٩ ، ١٥٠، ١٦٧ ، ٤/٤٤، ٨٦; _کی سعادت ٣/٢٠٠; _کی ضروریات ٣/١٣٤; _کی ہوشیاری ٣/١١٨ ; _کے دشمن ٣/١١٨

ذ

ذکر: _کی اہمیت ٣/١٢٢، ١٢١، ٤/٧٥; _کے اثرات ٣/١١٩ ، ١٥٣ ، ٤/٣٢، ٢١، ١٧، ١، ٣٣ ، ٣٤، ٣٧،

٤٠، ٥٨،٨٥، ٨٦، ٨٧، ٩٠، ٩٤ نیز ر_ک الله تعالی ،تاریخ ، موت
ذلت : اخروی_ ٣/١٩٤، ١٩٥، اخروی_ کے اسباب ٧٤/٤;_ سے نجات ٣/١٩٥،١٩٢_ سے نجات کے اسباب ١١٢/٣، ١١٣، ١١٤، ١٩٤،١٦٠;_ کا سرچشمہ ١٩٤/٣;_ کی سرزنش ١٤٦/٣;_ کے اسباب ١١٢/٣، ١٢٧، ١٤٦، ١٦٠، ١٧٨، ١٩٤، ٤٧/٤ نیز ر_ک اہل کتاب ، جہنمی لوگ ، دشمن، کفار ،یہود
ذمہ داری : _کی قدر وقیمت ١٨٧/٣ (خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)

ر

رازداری : _کی اہمیت ٣/ ١١٨ ، ٤٨٣
راستي: ر_ک صداقت
راہب : ر_ک عیسائي علمائ
راہبر: برحق_ ٦٥/٤;دینی_ ٣/١٩٦، ٤/ ٥٤، ٦٥;دینی_ کی صفات ١٢١/٣; دینی_ کی ولایت ٧٥/٤;_ اور عوام ١٥٩/٣_ شناسی ١٠٠/٤ ;_ کا اختیار ٦٥/٤;_ کا اخلاق ٣/ ١٥٩;_ کا ارادہ ١٥٩/٣;_ کا حوصلہ بڑھانا ٥٥/٤;_ کا زیرک ہونا ٦٣/٤;_ کا سخت مزاج ہونا ١٥٩/٣;_ کا مشورہ کرنا ١٥٩/٣;_ کا مہربان ہونا ١٥٩/٣;_ کا نقش ٦٤/٤، ٨٣;_ کی اطاعت ١٣٢/٣، ١٥٢، ٢٠٠، ٥٩/٤، ٨٠;_ کی امانتداری ١٦١/٣;_ کی بیعت کرنا ٦٤/٤;_ کی خصوصیت ١٢١/٣;_ کی ذمہ داری ٣/ ١٥٩ ، ١٦١، ١٦٧، ٣٥/٤، ٥٨، ٥٩، ٦٣، ٨٣، ٨٤، ٩٢ ;_ کی ذمہ داری کی حدود ٥٩/٤;_ کی شرائط ١٥٠/٣، ١٦٤، ٨٣/٤;_ کی قاطعیت ١٥٩/٣;_ کی قدرت ١٥٠/٣ ;_ کی قضاوت ٦٥/٤;_ کی قضاوت کا قبول کرنا ٦٥/٤;_ کی نافرمانی کرنا ١٥٢/٣;_ کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ٦٥/٤; ظالم_ ٦٠/٤;_ کے فقدان کے اثرات ١٤٤/٣ نیز ر_ک اسلام ، اولوا الامر، ائمہ
راہ و روش : _کی بنیادیں ١١٩/٣، ١٣٨، ١٥١، ١٥٤، ١٥٧، ١٦٥، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٨٩، ٩/٤
ربا: ر_ک سود

ربیبہ : ر_ک شادي

رجحانات : _ کے اسباب ۳/۱۵۹؛ _میں انحراف ۳/۱۵۴؛ _میں گمراہی ۳/۱۵۴؛ متضاد_ ۳/۱۴۱؛ناپسندیدہ_ ۳/۱۵۶ نیزر_ک اسلام ، انسان ، اہل کتاب ، سعادت ، علمائے اہل کتاب ، علمائے یہود

رجعت پسندی : _کا پیش خیمہ ۳/۱۴۴؛ _کا خطرہ ۳/۱۴۴؛ _کے اثرات ۳/۱۴۹،۱۴۴؛ _ کے اسباب ۳/۱۴۴، ۱۴۹؛ _کے موارد۳/۱۴۴، ۱۴۹؛ _کے موانع ۳/۱۵۰

رحمت : _جنکے شامل حال ہے ۴/۱۰۰؛ _سے دوری ۳/۱۹۲

رخنہ اندازي: _کے موارد ۴/۵۶ نیزر_ک اغیار، اہل کتاب، منافقین ،یہود رخنہ ڈالنے والے : ۳/۱۱۸، ۱۶۸، ۴/۵۵ _افرادکی سزا ۴/۵۵ نیزر_ک انبیاء (ع)

رزق : ر_ک روزي

رسالت : _کی سختی ۳/۱۸۵ نیزر_ک آنحضرت (ص)، انبیاء (ع)

رسوائي : اخروي_ ۳/۱۹۴ نیزر_ک بخیل، ریاکار، کفار، منافقین

رسوم شناسي: ۴/۲۶

رشتہ دار: ر_ک خویش و اقارب

رشد : _کا پیش خیمہ ۳/۱۴۱، ۱۶۴، ۱۶۹، ۴/۳۲، ۸۲: _کا دعوی ۴/ ۴۹؛ _کا معیار ۴/۴۹: _ کے اثرات ۳/۱۲۲؛ _کے عوامل ۳/۱۱۴، ۱۴۱، ۱۴۴، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۶۲، ۴،۱۸۹/ ۲۱، ۵۷،۴۹،۲۵، ۶۱، ۹۶؛ _کے موانع ۳/۱۸۶، ۱۹۳، ۴/۵۰، ۶۲ رشد اقتصادی : ۴/۶

رفاقت : ر_ک دوستي

رفاہ :

ر_ک آسائش

روایات:۱۱۲/۳، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۵، ۱۲۸،۱۳۳، ۱۳۵، ۱۴۹، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۵، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۹۱، ۱۹۹، ۲۰۰، ۱ /۴، ۳، ۴، ۵، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۴، ۳۵،۴۱، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۴، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۳، ۶۵، ۷۲، ۷۷، ۷۸، ۸۰،۸۳، ۸۴، ۹۲، ۹۳، ۹۸، ۱۰۰ روح قبض کرنے والے:۹۷/۴

روزہ: کفارے کا_ ۹۲/۴، کفارے کے_کے اثرات ۹۲/۴

روزي: ر_ک اللہ تعالی، انسان، برزخ، دعا، شہدائ

رہائش گاہ: _سے وابستگی ۶۶/۴

ریاکار:۳۸،۳۹/۴_ اور شیطان ۳۸/۴;_ قیامت میں ۴۱/۴;_ کا عذاب ۴۰/۴;_ کا کفر ۳۸/۴;_ کی رسوائي ۴۱/۴;_ کی سرزنش ۳۸/۴;_کی سزا ۳۸/۴، ۳۹، ۴۰;_کی محرومیت ۴۰/۴ نیز ر_ک ریاکاري

ریاکاري:_کی حرمت ۳۸/۴;_کے اثرات ۳۹/۴ ;_کے احکام ۳۸/۴;_کے اسباب ۳۸/۴ نیز ر_ک انفاق، ریاکار

ز

زاني: ر_ک زناکار

زر اندوز: بخیل_ ۱۸۱/۳

زکات :_ ادا کرنا ۱۸۶/۳، ۷۷/۴;_ ادا کرنے کی اہمیت ۷۷/۴;_کی تشریع ۷۷/۴;_کی فضیلت ۷۷/۴;_ کے اثرات ۷۷/۴

زمانہ جاہلیت : ر_ک جاہلیت

زمین: پاک_ ۴۳/۴;_ کا مالک ۱۲۹/۳، ۱۸۰، ۱۸۹، ۹۷/۴;_کی خلقت ۱۹۰/۳، ۱۹۱;_ کے بارے

میں تحقیق ۱۳۷/۳؛_ کے موجوات ۱۹۱/۳
زنا: _پر گواہ ۱۵/٤؛_ کی سرزنش ۱۵/٤؛_ کی سزا ۱۵/٤، ۱٦؛_ کے اثرات ۱۹/٤، _ کے احکام ۱۵/٤، ۱٦؛_ کے موارد ۲۲/٤؛ شادی شدہ عورت کے ساتھ_ کی حد ۲٤/٤؛ شادی شدہ عورت کے ساتھ_ کی سزا ۱٦/٤، ۱۵؛ کنواری لڑکی کے ساتھ_ کی سزا ۱۵/٤ نیز ر_ک زناکار
زناکار: باکرہ_ ۱٦/٤؛_ کو رجم کرنا ۱۵/٤؛_ کی تعزیر ۱۵/٤، ۱٦؛_ کی توبہ ۱٦/٤؛_ کی سزا ۱۵/٤، ۱٦؛_ کی قید ۱۵/٤، ۱٦؛_ کی مغفرت ۱٦/٤_ کے احکام ۱٦/٤ نیز ر_ک زنا، شادي
زندگی: دنیاوی_ ۱۸۵/۳؛_ کی کیفیت ۲۸/٤ نیز ر_ک اسلامی معاشرہ، دار الکفر
زہد: ر_ک مجاہدین
زیاں: ر_ک خسارہ، ضرر
زیرکی: _ کی اہمیت ۱۱۸/۳، ۱۸۵، ۲۰۰، ٤٤/٤، ٦۳، ۹۱ نیز ر_ک راہبر

س

سازش: _کا افشا کرنا ۱۱۹/۳، ۱۷۵
خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں_
سازشی افراد: ۱۱۸/۳، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۲، ۱٤۹، ۱۵٦، ۱٦۸، ۱۷۵، ۱۸۱، ۲۰۰، ٤٦/٤، ۵۲، ۷٦، ۸۱، ۹۱؛_ سے اجتناب ۸۱/٤؛_ کو تہدید ۸۱/٤ سبیل اللہ: ۷٤/٤، ۷۵، ۷٦، ۹٤، ۹۵، ۱۰۰_ اور شیطان ۷٦/٤؛_ اور طاغوت ۷٦/٤؛_ کی قدر و منزلت ۷٤/٤
سپاہ اسلام: ۷۵/٤
سپہ سالار: _ کی نافرمانی ۱۵۲/۳، ۱۵۳، ۱۵۵، فوجی_ ۱۲۱/۳
ستائش:

ناپسندیدہ_ ۱۸۸/۳ نیز ر_ک نیکي
سجدہ: اللہ تعالی کے حضور_ ۱۱۳/۳; _ ادیان میں ۱۱۳/۳; _ کی اہمیت ۱۱۳/۳، ۱۱٤، ۱۱۵; _ کی قدر و منزلت ۱۱۳/۳; _ کے اثرات ۱۱٤/۳ نیز ر_ک متقین
سچائي: ر_ک صداقت
سحر خیزی : ر_ک تہجد
سختی : راہ خدا میں_ ۱٤٦/۳، ۱۹۵; _ سے اجتناب ۷۲/٤; _ کا سرچشمہ ۱٦۵/۳، ۷۹/٤; _ کی تسہیل کا طریقہ ۱٤۱/۳، ۱۱۲، ۱۵٤، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱۷٤، ۱۷۳، ۱٦۵، ۱٦٤، ۱۸٦، ۲۸/٤; _ کی مصلحت ۱٦٦/۳; _ کے آسان کرنے کے اسباب ۸۱/٤; _ کے اثرات ۱۲۵/۳، ۱٤۱، ۱٤۳، ۱٤۷، ۱۵٤، ۱۵۹، ۱٦۷، ۱۷۲; _ کے اسباب ۱۲۰/۳، ٦۲/٤; _ میں استقامت ۱٤۲/۳، ۱٤۵، ٦۸/٤; _ میں سستی ۱۲۲/۳; _ میں صبر ۱۲۰/۳، ۱٤٦، ۲۰۰
نیز ر_ک اطاعت ، امتحان ، انبیاء (ع) ، جنگ ، جہاد، رسالت ، منافقین ، موحدین، مؤمنین
سخن : _ کے آداب ۹/٤، ۲۱; _ کے اثرات ۱۱۸/۳; _ میں ادب ۵/٤، ۸، ٤۳; _ میں تحریف ٤٦/٤; _ میں کنایہ ٤/ ٤۳
سرپرستی : ر_ک نظم و نسق
سر تسلیم خم کرنا: اس کی اہمیت ٦٦/٤; اس کی جزا ٦۷/٤; اس کے موانع ٦٦/٤ نیز ر_ک آنحضرت (ص) ، اللہ تعالی ، راہبر، قاتل، محارب،
سرحدوں کی حفاظت : _ کا ترک کرنا ۲۰۰/۳; _ کی اہمیت ۲۰۰/۳; _ کے اثرات ۲۰۰/۳
سرد جنگ :۱۲۲/۳، ۱٤٤، ۱۷٤_ کا پیش خیمہ ۱٤۹/۳
سرکشي: _ کا سبب ۹٤/٤; _ کے موانع ۳۲/٤; ناپسندیدہ_ ۹٤/٤
سرمایہ :

_کی اہمیت ٤/٥ نیز رـ ک انسان، بخیل

سزا: اخروی_ ٣/١٦١، ١٨٠، ١٨٢، ١٨٥، ١٩١، ٤/٩؛_ دنیوی_ ٤/٩؛_ کا طریقہ ٤/١٥ ؛_ کا فلسفہ ٣/١٨٢؛_ کے اسباب ٤/٨٥؛_ میں عدل و انصاف ٤/٤٠؛_ کھال کے ذریعے_ ٤/٥٦

(خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)

سستی: _پر سرزنش ٣/١٤٦،١٢٣،١٢٢، ٤،٧٢/١٥٢؛_ ختم کرنے کے عوامل ٣/١٢٢، ١٣٩؛_ کے اثرات ٣/١٢٣، ١٤٠، ١٤٦، ١٥٢، ١٦٠؛_ کے اسباب ٣/١٢٢، ١٣٩، ١٤٠، ١٥٢ نیز رـ ک جنگ، جہاد، دین، سختی، مبارزت، مجاہدین، مسلمان

سعادت: اخروي_ ٣/١٩٨، ٤/٥٩؛اخروی_ کے اسباب ٣/١٤٢، ٤/٧٧؛دنیوی_ ٣/١٨٥، ٤/٥٩؛_ سے محرومیت ٣/١٨٥؛_ کا پیش خیمہ ٣/٢٠٠، ٤/٢٥؛_ کا سرچشمہ ٤/٧٩؛_ کی طرف رجحان ٣/١٧٨؛_ کے اثرات ٣/١٨٥؛_ کے اسباب ٣/١١٠، ١٥٠، ١٧٧، ٤/٢٥، ٤٦، ٦٦؛_ کے موانع ٣/١٧٨ نیز رـ ک دینی معاشرہ، شہدا، مجاہدین، مؤمنین

سعادت مند افراد: ٣/١٧٠_ بہشت میں ٣/١٨٥؛_ کے فضائل ٣/١٨٥

سفر: قدر و منزلت والا_ ٤/١٠٠

سفیہ: ٤/٥_ پر انفاق ٤/٥؛_ کا مال ٤/٥؛_ کی کفالت ٤/٥؛_ کی ممنوعیت ٤/٥؛_ کے احکام ٤/٥؛_ کے اخراجات پورے کرنا ٤/٥ ؛_ کے ساتھ معاشرت ٤/٥

سکون: رـ ک اطمینان

سلام: _کا ثواب ٤/٨٦؛_ کے اثرات ٤/٩٤؛_ کے احکام ٤/٨٦؛_ کے جواب کا واجب ہونا ٤/٨٦؛_ کے جواب کے آداب ٤/٨٦؛صدر اسلام میں_ ٤/٩٤

سلامتی: _کا سرچشمہ ٤/٧٨

سنت: _سے روگردانی ٤/٦٣؛_ کا کردار ٤/٥٩؛_ کی

اطاعت ٥٩/٤

سود: _کی حرمت ٢٩/٤; _کے احکام ١٣٠/٣، ٢٩/٤

نیز ر_ک سود خور افراد، سود خوري

سود خور افراد: _کا کفر ١٣١/٣; _کی سزا ١٣١/٣ نیز ر_ک سود، سود خوري

سود خوري: _سے اجتناب ١٣٠/٣، ١٣٨; _کا پیش خیمہ ١٣٠/٣; _کی حرمت ١٣٠/٣; _کی سزا ١٣١/٣; _کی مذمت ١٣٠/٣; _کے اثرات ١٣٠/٣، ١٣١، ١٣٢; _کے احکام ١٣٠/٣; _کے موانع ١٣٠/٣ نیز ر_ک اسلام، جاہلیت، سود، سود خور افراد

سیاحت: _کی اہمیت ١٣٧/٣; _کے اثرات ١٣٨/٣

سیاست: ر_ک دین سیاسی فلسفہ: ٥٩/٤

سیاسی نظام: ١٥٩/٣، ٥٩،٦٠/٤

ش

شادي: ادیان میں_ ٢٤/٤; اسلام میں_ ٢٤/٤; بہو کے ساتھ_ ٢٣/٤; حرام_ ٢٢/٤، ٣، ٢٣، ٢٤; دو بہنوں کے ساتھ_ ٢٤/٤، ٢٣; ربیبہ کے ساتھ_ ٢٣/٤; زانی کے ساتھ_ ٢٥/٤; _کا فلسفہ ٢٥/٤; _کی اہمیت ٢٤/٤، ٢٥، ٢٨; _کی حقیقت ٢١/٤; _کی شرائط ٢٣/٤، ٢٤; _کے اثرات ٢٥/٤; _کے احکام ٣/٤، ١٩، ٢٠، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦; _کے صحیح ہونے کی شرائط ٢٤/٤; _سے ممانعت ٢٨/٤; _میں آسانی ٢٤/٤، ٢٨; _میں عدل ٣/٤; _میں عفت ٢٥/٤; _میں معاہدہ ٢٤/٤; _میں ولایت ٢٥/٤; غیر مسلم کے ساتھ_ ٢٤/٤، ٢٥; کنیز کے ساتھ_ ٣/٤، ٢٥; محرم کے ساتھ_ ٢٣/٤، ٢٤; موقت_ کے احکام ٢٤/٤; ناپسندیدہ_ ٢٢/٤; یتیم لڑکی کے ساتھ_ ٣/٤ نیز ر_ک اولاد آدم (ع)، مہر

شاکرین: _کا مقام ١٢٣/٣; _کی جزا ١٤٤/٣

شاہد: ر_ک گواہ

شب بیداری: ر_ک تہجد

شب و روز:۱۹۰/۳

شبہ :_ دور کرنے کے عوامل ۸۷/٤

شجاعت :_ کے عوامل ۱۷۵/۳

نیز ر_ ک مجاہدین

شخصیت :_ بنانے والے عوامل ۱۵٤/۳، ۱۵۱؛_ کا مسخ ہونا ٤۷/٤؛_ کی حفاظت ۱۱۳/۳ نیز ر_ ک انسان، عورت ، غلام

شخصیت پرستی :_ کی سرزنش ۱٤٤/۳

شرّ:_ کا سرچشمہ ۷۸/٤، ۷۹؛_ کی حاکمیت تکوینی ۷۹/٤ نیز ر_ ک اللہ تعالی

شراب خوری :_ کا سفیہانہ عمل ہونا؛٥/٤؛_ کے احکام ٥/٤

شرح صدر :_ کی اہمیت ٦۳/٤

شرعی فریضہ :_ پر عمل ۱۲۰/۳، ۱۵۳، ۱۵۷، ۱۳/٤، ۳٦، ٦٥، ۸٤؛_ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۱۵/۳، ۱۲۲، ۱۳۳، ۱۳٥، ۱٤٥، ٥۸/٤، ۸٤؛ پر عمل کو ترک کرنا ۱٤/٤؛_ پر عمل کی اہمیت ۹۷/٤؛_ پر عمل کی جزا ٦۷/٤؛_ پر عمل کے اثرات ۱۳۳/۳، ۲۷/٤، ۲۸، ۳٦، ٦٦، ٦۸؛_ پر عمل کے موانع ۱۸۷/۳، ۹۷/٤؛_ ترک کرنے کی مذمت ۱۸۸/۳؛_ سے معاف ہوجانا ۹۸/٤، ۹۹؛_ کا آسان ہونا ۲۸/٤، ٤۳؛_ کو آسان کرنے کا طریقہ ۳۹/٤؛_ کو ترک کرنا ۱۸۸/۳؛_ کی شرائط ۹۸/٤؛_ کی طرف تشویق ۷۷/٤؛_ کے رفع ہونے کے عوامل ۱۲/٤، ٤۳؛_ میں صبر ۲۰۰/۳؛_ میں عذر ٤۳/٤؛_ میں قدرت ۲۸/٤، ٤۳، ۹۷، ۹۸ نیز ر_ ک ضرر

شرک : اللہ تعالی کے ساتھ_ ٤/۳، ٤۸/۱۵۱، ٥۰؛_ افعالی ۱۵٤/۳؛_ افعالی کی سرزنش ۷۸/٤؛_ سے پرہیز ۳٦/٤؛_ کا پیش خیمہ ۱۵٤/۳، ٥٤/٤؛_ کا خطرہ ٥۱/٤؛_ کا گناہ ٤۸/٤؛_ کی سرزنش ٥۱/٤؛_ کی سزا ٤۸/٤، ٥۲؛_ کی مغفرت ٤۸/٤؛_ کی نشانیاں ٦٥/٤؛_ کے اثرات ۱۵۱/۳، ٤۸/٤، ٥۲، ۹۷، ۹۲؛_ کے عوامل

یہود ، علماء ، دین سازافراد ، اہل کتاب، نیز رک ۱۵۱/۳ معبودان شرک ۷۲ ؛ کے موارد ۴۸/۴، ۵۴/۴
شرم: اخروی ۴۲/۴ ؛ کے عوامل ۴۲/۴ نیز رک کفار
شریک حیات: پسندیدہ ۳۴/۴ ؛ سے اعراض ۳۴/۴ ؛ کو اذیت دینا ۱۹/۴ ؛ کے انتخاب کا معیار ۳/۴، ۲۵ ؛ کے حقوق ۱۹/۴، ۳۴ ؛ کے حقوق کی حفاظت ۳۴/۴ ؛ کے ساتھ معاشرت ۱۹/۴، ۲۱ ؛ کے ساتھ معاہدہ ۲۱/۴
نیز رک بہشت ، فریضہ زوجیت
شعائر: پر عمل ۱۴۳/۳ ؛ ناپسندیدہ ۷۷/۴
شفاعت: عمل خیر میں ۸۵/۴ ناپسندیدہ عمل کی ۸۵/۴ نیز رک آنحضرت (ص) ، منافقین
شقاوت : کے عوامل ۱۷۸/۳ نیز رک اہل جہنم ، کفار
شک : کا سرچشمہ ۱۵۴/۳
شکر : کا پیش خیمہ ۱۲۳/۳ نیز رک نعمت
شکست : کا سرچشمہ ۱۴۰/۳ ؛ کی سنت ۱۴۰/۳ ؛ کے اثرات ۱۵۴/۳، ۱۵۹، ۱۶۷ ؛ کے عوامل ۱۲۸/۳، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۱، ۱۶۰، ۱۶۶، ۱۷۴، ۷۶/۴ ؛ میں مصلحت ۱۶۶/۳
نیز رک : امتحان ، باطل ، جنگ، جہاد، حق، غزوہ احد، کفار ، مجاہدین ، مسلمان ، مومنین، یہود
شکیبائی: رک صبر
شناخت: حسی ۱۹۱/۳ ؛ کے ذرائع ۱۹۰/۳، ۱۹۱ ؛ کے منابع ۱۸۰/۳، ۱۳۷، ۱۸۳، ۱۹۰، ۱۹۱ ؛ کے موانع ۱۷۸/۳ ؛ عقلی ۱۹۱/۳
شوری : کی شرائط ۱۵۹/۳ ؛ کے آداب ۱۵۹/۳ نیز رک اسلام
شہادت : راہ خدا میں ۱۵۴/۳، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۶۲، ۱۶۸،

۱۶۹، ۱۷۰، ۱۹۸؛_ کی تشویق ۳/ ۱۶۹، ۱۷۰ ؛_ کی قدر و منزلت ۳/ ۱۵۷، ۱۶۸؛_ کے اثرات ۳/ ۱۶۹

نیز رـک مجاہدین

شہادت طلبی:_ کی قدر و منزلت ۳/ ۱۴۳

شہامت: رـک شجاعت

شہداء: ۳/ ۱۸۱، ۱۵۳_ اور مجاہدین ۳/ ۱۷۰؛_ برزخ میں ۳/ ۱۷۰؛_ کا برگزیدہ ہونا ۳/ ۱۴۰؛_ کا علم ۳/ ۱۷۰؛_ کا کمال ۳/ ۱۶۹؛_ کا مقام و مرتبہ ۳/ ۱۵۷، ۱۷۱؛_ کی امنیت ۳/ ۱۷۰؛_ کی جزا ۳/ ۱۹۵، ۴/ ۷۴؛_ کی خوشنودی ۳/ ۱۷۰، ۱۷۱؛_ کی دعا ۳/ ۱۷۰؛_ کی روزی ۳/ ۱۶۹، ۱۷۰؛_ کی زندگی ۳/ ۱۶۹، ۱۷۰؛_ کی سعادت ۳/ ۱۷۰؛_ کی مغفرت ۳/ ۱۵۷، ۱۷۰؛_ کے پسماندگان ۳/ ۱۶۹ ؛_ کے فضائل ۳/ ۱۴۰، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۹۵، ۴/ ۶۹؛ غزوہ بدر کے_ ۳/ ۱۴۳

شہوت پرست لوگ :_وں کا گمراہ کرنا ۴/ ۲۷

شہوت پرستی :_ کی سزا ۴/ ۲۸؛_ کے اثرات ۴/ ۲۷، ۲۸؛_ کے خلاف جنگ ۴/ ۲۵ نیز رـک جنسی تعلقات

شیاطین :۴/ ۸۳_ کا مکر ۴/ ۷۶؛_ کی سازش ۴/ ۷۶؛_ کے خلاف جنگ ۴/ ۷۶ نیز رـک شیطان، مومنین

شیطان : انسانوں میں سے_ ۳/ ۱۷۵؛_ اور کفار ۳/ ۱۷۵؛_ اور مشرکین ۳/ ۱۷۵؛_ اور مومنین ۳/ ۱۷۵؛_ سے دوستی ۳/ ۱۷۵، ۴/ ۳۸، ۴۰؛_ کا بہکانا ۳/ ۱۵۵، ۱۷۵، ۴/ ۶۰؛_ کا تقاضا ۴/ ۶۰؛_ کا منحوس ہونا ۴/ ۳۸؛_ کا نقش ۳/ ۱۷۵، ۴/ ۶۰؛_ کا وسوسہ ۳/ ۱۵۵؛_ کی اطاعت ۴/ ۸۳؛_ کی اطاعت کے اثرات ۴/ ۳۸؛_ کی اطاعت کے موانع ۴/ ۸۳؛_ کی ولایت ۳/ ۱۷۵؛_ کے جال ۴/ ۶۰؛_ کے دوست ۳/ ۱۷۵، ۴/ ۷۶؛_ کے دوستوں کے ساتھ جنگ ۴/ ۷۶؛_ کے نفوذ کے عوامل ۳/ ۱۵۵، ۴/ ۳۸، ۶۰ نیز رـک بخیل ، ریاکار، سبیل اللہ ، شیاطین ، متکبرین

ص

صابرین: ۳/ ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۷۳_ جنگ میں ۳/ ۱۴۶؛_ کی جزا ۳/ ۱۴۶، ۱۴۸،

٦٧/٤; کی محبوبیت ۱۴٦/۳، ۱٤٨؛ _ کے فضائل ۱۲۰/۳؛ متقی _ ۱۲۰/۳
صالحین: ۱۱٤/۳، ۱۱۵ _ کا عمل ۱۱۵/۳؛ _ کی ہم نشینی ٦۹/٤، ۷۰،۷۱؛ _ کے عمل کی جزا ۱۱۵/۳؛ _ کے فضائل ۱۱٤/۳، ٦۹/٤، ۷۰
صبر: _ کا پیش خیمہ ۲۰۰/۳؛ _ کا دامن چھوڑ دینے کے اثرات ۲۰۰/۳؛ _ کی اہمیت ۱۲۵/۳، ۱٤۲، ۱۸٦، ۲۰۰؛ _ کی تشویق ۲۰۰/۳؛ _ کی دعوت ۲۰۰/۳؛ _ کی قدر و منزلت ۱۷۲/۳، ۱۸٦؛ _ کے اثرات ۱۲۰/۳، ۱۲۵، ۱٤٨، ۱۷۳، ۱۷٤، ۱۸٦، ۲۰۰ نیز ر_ک امتحان، جہاد، سختی، شرعی فریضہ، عبادت، مبارزت، مصائب، مؤمنین
صداقت: _ کی اہمیت ٦۹/٤؛ _ کی فضیلت ۷۰/٤؛ _ کی قدر و منزلت ۸۷/٤ نیز ر_ک اللہ تعالی
صدقہ: _ کے موارد ۹۲/٤
صدیقین: _ کی ہم نشینی ٦۹/٤، ۷۰، ۷۱؛ _ کے فضائل ٦۹/٤، ۷۰ صراط مستقیم: ٦٨/٤، ٦۹ _ کے موانع ٦٨/٤
صفات: ناپسندیدہ _ ۳٦/٤
(خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)
صفات جلال: ر_ک اسماء و صفات
صفات جمال: ر_ک اسماء و صفات
صلح: _ کی اہمیت ۹۰/٤، ۹۱؛ _ کی شرائط ۹۱/٤،۹۰
نیز ر_ک منافقین صلہ رحمي: _ کی اہمیت ۱/٤

ض

ضرر:_ اور شرعی فریضہ کا رفع ہونا ٤/١٢؛_ کے اثرات ٤/٤٣

ضرر پہنچانا: اس کی سرزنش ٤/١٢ نیز رـ ک اللہ تعالی

ط

طاغوت :_ کا ظلم ٤/٦٠؛_ کا نقش ٤/٦٠؛_ کو قبول کرنے کے اثرات ٤/٦٢؛_ کی تقویت ٤/٧٦؛_ کی حاکمیت ٤/٦٠؛_ کی راہ میں جنگ ٤/٧٦؛_ کی سازش ٤/٧٦؛_ کی شیطنت ٤/٧٦؛_ کی طرف رجحان کے اثرات ٤/٦٢؛_ کی طرف رجوع ٤/٦٣، ٦٤؛_ کی قضاوت کے اثرات ٤/٦٠؛_ کے خلاف جنگ ٤/٦٢؛_ کے خلاف مبارزت ٤/٧٦؛_ کے دوست ٤/٧٦؛_ کے موارد ٤/٦٠ نیز رـ ک اہل کتاب ، ایمان ، سبیل اللہ ، کفار، کفر، منافقین

طاقت : دنیوی_ ٣/١٩٧؛_ کا کردار ٤/٩٨ نیز رـ ک، اللہ تعالی ، انسان ، راہبر، شرعی فریضہ، کفار، مبارزت ، مجاہدین

طبیعت :_ میں غور و فکر کرنا ٣/١٩٠

طبیعی عوامل: ٣/١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٤١، ١٥٢، ١٦٠

طغیان :_ کے عوامل ٣/١٣٢

طلاق:_ کے احکام ٤/١٩، ٢٠

طمع :_ کی مذمت ٤/٣٢؛_ کے موانع ٤/٣٢

طہارت :_ کے احکام ٤/٤٣؛_ کے نواقض ٤/٤٣

ظ

ظالمین:٣/١١٢، ١١٧، ١٢٨، ١٥١، ٤/٥١، ٦٠، ٧٥، ٩٧_ جہنم میں ٣/١٩٢، ٤/٣٠؛_ قیامت میں ٣/١٩٢؛_ کا انجام ٣/١٥١، ٤/١٠؛_ کا عذاب ٤/٣٠؛_ کو انتباہ ٤/٣٤؛_ کی سزا ٣/١٥١، ١٨٢، ٤/١٠؛_ کی کامیابی ٣/١٤٠؛_ کی محرومیت ٣/١٤٠، ١٩٢؛_ کے خلاف مبارزت کی شرائط ٤/٧٥

ظلم: اپنے آپ پر_ ٣/١١٧، ١٣٥، ١٣٦، ١٤٤، ٤/٦٤،

٩٧، ٩٨;_ سے نجات کی دعا ٤/٧٥;_ کا ناپسندیدہ ہونا ٤/٤٠;_ کی حرمت ٤/٢٩;_ کی سزا ٤/٣٠;_ کے اثرات ٣/١١٢، ١٢٨، ١٤٧، ١٩٢;_ کے اسباب ٣/١٨٢;_ کے درجے ٣/١٨٢;_ کے موارد ٣/١٢٨، ١٤٠، ٤/١٠، ٣٠، ٦٤;_ کے موانع ٤/٢١، ٣٤ نیز ر_ک اللہ تعالی، اہل کتاب، تجاوز، خودکشي، دنیا طلبی، طاغوت، علمائے یہود، عورت، غصب، قتل، قضاوت، قیامت، کفار، محارب، یہود

ع

عاقبت: حسن_ ٣/١٩٣، ٤/٥٩
(خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں)
عالم آفرینش: ر_ک آفرینش
عالم طبیعت: ر_ک طبیعت
عبادت: _ اور اقتصاد ٤/٧٧;_ کا پیش خیمہ ٤/٣٦;_ کی اہمیت ٤/٣٦;_ کی تشویق ٣/١١٣;_ کی شرائط ٤/٣٦;_ کے اثرات ٤/٣٦، ٧٧;_ کے موارد ٣/٣٦;_ کے موانع ٤/٣٦;_ میں اخلاص ٤/٣٦;_ میں صبر ٣/٢٠٠
عبد: ر_ک غلام
عبداللہ بن ابیّ: ٣/١٢٢، ١٤٩، ١٦٧
عبداللہ بن سلام: ٣/١١١، ١١٤
عبرت: _کے عوامل ٣/١٣٧، ١٣٨، ٤/٤٧، ٥١ نیز ر_ک تاریخ
عبودیت: _کی قدر و منزلت ٣/١١٣;_کے اثرات ٤/٧٧
عثمان بن سعد: ٣/١٥٥
عجب: _کی سرزنش ٣/١٨٨;_کے اثرات ٣/١٥٥ ;_کے موانع ٣/٤، ١٨٩/٩٠ نیز ر_ک اہل کتاب، منافقین
عدالت: باصلاحیت_ ٤/٥٩;بے صلاحیت_ ٤/٦٤

عدالتی نظام ٤/٥٨، ٧٧

عدل و انصاف: _کا نفاذ ٤/٥٩ ;_کی اہمیت ٤/٥٨، ٣ نیز ر_ک اجر، اللہ تعالی، جانچنا، سزا، شادي، قضاوت، قیامت، گھرانہ، نفقہ

عذاب: آگ کا_ ٣/١٩١ ;اخروی_ ٣/١٩٤، ١٧٨ اہل_ ٣/١١٦، ١٦٢، ١٥١، ١٣١، ١٢٨، ١٨٩، ١٩٢، ٤/٥٦ ;دنیاوي_ ٣/١٣٧، ٤/٨٤_ سے نجات ٣/١٨٨ ;_سے نجات کے عوامل ٣/١٦٤، ١٨٥، ١٩١ ;_کا وعدہ ٤/٣١_کی اقسام ٤/٣٧ ;_کے درجے ٣/١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٨، ٤/١٤، ١٨، ٣٨، ٩٣ ;_کے موانع ٤/٩٨ ;_کے موجبات ٣/١١٦، ١٢٨، ١٣١، ١٥٢، ١٦٢، ١٧٧، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٥، ١٨٨، ١٩٢، ٤/٣٠، ٦٢_

نیز ر_ک اللہ تعالی، اہل کتاب، بخیل، جہنم، ریاکار، ظالمین، متجاوزین، منافقین، مومنین

عذر: غیر قابل قبول_ ٤/٩٧ ;قابل قبول_ ٤/٩٨ نیز ر_ک شرعی فریضہ، گناہ

عذر رکھنے والے: جنگ سے_ ٤/٩٥ ; جہاد سے_ ٤/٩٥ ;_ افراد کے احکام ٤/٤٣

عرش: حاملین_ ٣/١٨٥

عرف: _کا کردار ٤/٢٥، ١٩ ;_کی قدر و قیمت ٤/٦

عزت: اخروی_ ٣/١٩٤ ; اخروی_ کی دعا ٣/١٩٤ ; دنیاوی_ کی دعا ٣/١٩٤ _کا سرچشمہ ٣/١٩٤

نیز ر_ک اللہ تعالی

عزیز و اقارب: ر_ک خویش و اقارب

عصیان: _کا پیش خیمہ ٣/١٥٢، ١٨١، ٤/١٧٧ ;_کی سزا ٣/١٥٢، ١٨٠، ٤/٩٧، ١٤ ;_کی مذمت ٤/١ ;_کے اثرات ٣/١١٢، ١٥٢، ١٥٣، ٤/١٤، ٤٢، ٦٢، ٦٨، ٩٧ ;_کے عوامل ٣/١٣٢، ٤/١٤ ;_کے موانع ٤/٥٩، ٩٤

نیز ر_ک آنحضرت (ص)، اللہ تعالی، اہل کتاب، حدود الہی، راہبر، سپہ سالاری، مجاہدین، مسلمان، یہود

عصیان کرنے والے لوگ: ٣/١١٢، ١١٣، ١٥٥، ٤/١٦٧، ٤٦، ٨١

_ قیامت میں ٤/٤٢؛_ وں کا انجام ٤/١٤؛_وں کی آرزو ٤/٤٢ نیز ر_ک شادی ، عورت

عفو: _ کی امید رکھنا ٤/٩٩؛_ کی اہمیت ٣/١٣٤، ٤/٦٣؛_ کی تشویق ٤/٩٢؛_ کی شرائط ٤/٦٤؛_ کی قدر و قیمت ٣/١٥٥ نیز ر_ک اللہ تعالی ، خطا، دیت، گناہ، گناہگار، مجاہدین ، لوگ ، معاشرت

عقبہ بن عثمان:٣/١٥٥

عقل: _ سلیم ٣/١٩٠؛_ سے عاری لوگ ٣/١١٨؛_ کا کردار ٣/١٩١

عقلا: ٣/١٩٠، ١٩١، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥ _ کا اعتراف ٣/١٩٣؛_ کا ایمان ٣/١٩١، ١٩٣، ١٩٤؛_ کا خضوع ٣/١٩١؛_ کا خوف ٣/١٩٤؛_ کو بشارت ٣/١٩٤، ١٩٥؛_ کی بخشش ٣/١٩٥؛_ کی جزا ٣/١٩٤؛_ کی خصوصیت ٣/١٩١، ١٩٢؛_ کی دعا ٣/١٩١، ١٩٢، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥؛_ کی فتح ٣/١٩٤؛_ کی وابستگی ٣/١٩٤؛_ کے فضائل ٣/١٩٥

عقیدہ: باطل _ ٣/١٤٢، ١٤٤، ١٥١، ١٥٤، ١٥٦، ١٥٧، ١٦١، ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٨٠، ١٨١، ٤/٧٢، ٧٨، ٨٢، ١٠٠؛_ کی آزادی ٣/٨٤؛_ کی کمزوری کے عوامل ٤/٨٩؛_ کے اثرات ٣/١٥٤، ١١٢؛_ کے صحیح ہونے کا معیار ٣/١٥١ نیز ر_ک اہل کتاب ، بخیل، جہاد، دشمن ، کفار، مسلمان، مشرکین ، مومنین ، یہود

علم : _ اور ایمان ٣/١٣٨؛_ اور عمل ٣/١١٥، ١٣١، ١٤٣، ١٥٣، ٤/١؛_ سے سوء استفادہ ٣/٤٤؛_ کی اہمیت ٤/٢٤، ٢٦، ٦٩؛_ کے اثرات ٣/١١٦، ١١٩، ١٢٠، ١٤١، ١٤٣، ١٤٧، ١٥٤، ١٥٦، ١٦٧، ١٧٦، ١٨٠، ١٨٩، ٤/٤٧ نیز ر_ک آل ابراہیم ، آنحضرت(ص) ، اللہ تعالی ، انسان ، جہاد، قانون سازي، مصالح، منافع، مومنین ، نیت

علمائ: اضع _ ٣/١٩٩؛_ کا شرک ٤/٥١؛_ کا کفر ٤/٥١؛_ کی دین فروشی ٤/٤٤؛_ کی ذمہ داری ٣/١٨٧؛_ کے فضائل ٤/٦٩

علمائے اہل کتاب :٣/١٨٧، ١٨٨، ١٩٩، ٤/٤٤، ٤٧ _ کا رجحان ٤/٥١؛_ کا گمراہ کرنا ٤/٤٤؛_ کی سرزنش ٣/١٨٧؛_ کی سزا ٣/١٨٨؛_ کے فضائل ٤/٤٤

علمائے دین : _کی استقامت ۱٤٦/۳

علمائے مسیحیت : ر_ک عیسائي علمائ

علمائے یہود: ۱۸۸،۱۹۹،٤/۳/٤٤_ اور تورات ٤ /۵۱; _ اور حق کو چھپانا ٤ /۵۲; _ اور کفار ٤ /۵۲_ اور مسلمان ٤ /۵۱، ۵۲; _ اور مشرکین ٤ /۵۲; _ کا ایمان ٤ /۵۱; _ کا تحریف کرنا ٤ /٤٦; _ کا رجحان ٤ /۵۱; _ کا شرک ٤ /۵۱; _ کا ظلم ٤ /۵۱; _ کاگمراہ کرنا ٤ /٤٤، ٤٦ ; _ کا نفاق ٤ /۵۱; _ کی دشمنی ٤ /٤۵; _ کی سازش ٤ /۵۲; _ کی سرزنش ٤ /۵۱; _ کی قضاوت ٤ /۵۱; _ کے دعوے ٤ /۵۱

علم غیب:۱۷۹/۳ نیز ر_ک آنحضرت(ص)، اللہ تعالی، انبیاء (ع)

عمر: طولانی_ ۱۷۸/۳ نیز ر_ک انسان، کفار

عمل: پسندیدہ_ ٤ /٦، ۲۱، ۵۹، ۸۵، ۹۲;شیطانی_ ٤ /۸۳; _ سے خوش ہونا ۱۸۸/۳; _ خیر کا پیش خیمہ ۱۵٦/۳، ۱۸۰; _ صالح کا پیش خیمہ ۱۱۵/۳، ٤ /۱٤۷، ۵۷، ۸٦; _ صالح کے اثرات ۱۱۵/۳; _ کا انجام ٤ /۵۹; _ کا باقی رہنا ۱۹۵/۳، ٤ /۸۵; _ کاپیش خیمہ ۱۵۳/۳، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۷۵، ٤ /٦۰; _ کا ثبت ہونا ۱۸۱/۳، ٤ /۸۱; _ کا حساب لیا جانا ۱۹۵/۳، ۱۹۹، ٤ /٦، ۸٦، ۸۷; _ کا قبول ہونا ۱۷۱/۳، ۱۷۲، ۱۸۳; _ کا مجسم ہونا ۱٦۱/۳، ۱۸۰; _ کی اخروی جزا ۱٤۵/۳، ۱۸۵، ٤ /٤۰; _ کی اخروی سزا ۱۸۲/۳، ۱۸۵، ۱۸۸; _ کی جزا ۱۳٦/۳، ۱٦۱، ۱٦۲، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷٦، ۱۸۵، ۱۹۵، ٤ /۳۰، ۳۲، ۸۵; _ کی دنیوی جزا ۱٤۵/۳، ۱۸۵، ٤ /٤۰; _ کی دنیوی سزا ۱۸۵/۳، ۱۸۸; _ کی سزا ۱٦۱/۳، ۱۸۲، ۱۸۵، ٤ /٤۰; _ کی قدر و قیمت ۱۵۷/۳، ۱۷۲; _ کے اثرات ۱۱۲/۳، ۱۱٦، ۱۲۸، ۱۱۷، ۱۳۱، ۱٦۳، ۱٦۷، ۱۷٦، ۱۸۵، ۱۹۵، ۱۹۹، ٤ /۹، ٤۰، ٦٦، ۷۹، ۸۸، ۹۵; _ کے اخروی اثرات ٤ /٤۲; _ کے صحیح ہونے کی شرائط ۱۱۷/۳، ۱٦۹; _ کے گواہ ۱٤۰/۳، ٤ /۳۳، ٤۱، ٦۹; _ کے گواہوں کی ہم نشینی ٤ /٦۹; ناپسندیدہ_ ۱٤۳/۳، ۱۵٦، ۱۷۵، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۵، ٤ /۱۵، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۳۲، ۳۷، ٤۰، ٤۹، ۸۵، ۹٤; ناپسندیدہ_ کی حقیقت ٤ /۱۰; ناپسندیدہ_ کی سزا ۱۸۵/۳، ٤ /۸۸; ناپسندیدہ_ کے اثرات ٤ /۹، ۸۸; ناپسندیدہ_ کے موانع ۱٦۷/۳، ٤ /٦; ناپسندیدہ_ میں واسطہ بننا ٤ /۸۵; نیک_ ۱۱۵/۳، ٤ /٦; نیک_ کی تشویق ۱۸۸/۳; نیک_ کی جزا ۱۱۵/۳، ۱۸۵، ٤ /٤۰، ۵۷، ۱۰۰; نیک _

کی حقیقت ١٠/٤; نیک _ کے موارد ٥٨/٤ نیز ر_ ک :انسان ، ایمان ، شرعی فریضہ ، شعائر، شفاعت ، صالحین ، علم ، عورت ، کفار، منافقین ، مومنین ، وصیت

عمومی اموال:_کی حفاظت ١٦١/٣

عمومی مصالح :١١٠/٣

عمومی نظارت: ١١٠/٣

عمومی وسائل :١٦١/٣

عورت : _پر ظلم ٣٤/٤; _پر ولایت ٣٤/٤; _ زمانہ جاہلیت میں ١٩/٤; _ کا عمل ١٩٥/٣; _ کا مال ٤/٤; _ کا نفقہ ٣٤/٤; _ کی تنبیہ ٣٤/٤; _ کی جنس ١/٤; _ کی خلقت ١٩٥/٣; _ کی ذمہ داری ٣٤/٤; _ کی شخصیت ١٩٥/٣; _ کی عفت ٢٥/٤; _ کی مالکیت ٤/٤، ٣٢; _ کی نافرمانی ٣٤/٤; _ کی وارثت ٧/٤; _ کے احکام ١١/٤; _ کے اختیارات ٤/٤; _ کے اختیارات کی حدود ٣٤/٤; _ کے جذبات ٣٤/٤; _ کے حقوق ١٩٥/٣، ٤/٤، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٤، ٣٢، ٣٤; _ کے حقوق پر تجاوز ٣٤/٤; _ کے سرپرست ٤/٤; _ کے فضائل ٣٤/٤; مظلوم _ ٧٥/٤ نیز ر_ ک شریک حیات، فریضہ زوجیت ، وراثت

عورت کی ہم جنس بازي: ر_ ک چپٹ بازي

عہد: _پر گواہ ٣٣/٤; _کی وفا ١٨٣/٣، ١٩٤، ٣٣/٤; _کی وفا کی اہمیت ٢١/٤، ٩٠، ٩٢

نیز ر_ ک اللہ تعالی ، عہد شکن لوگ، عہد شکنی ، معاہدہ عہد شکن لوگ :٩١/٤ _ وں کا قتل ٩١/٤; _وں کی سزا ٩١/٤

عہد شکنی : _کی سرزنش ٣٣/٤; _ کے عوامل ٢١/٤; _ کے موانع ١٨٩/٣، ٩٢/٤ نیز ر_ ک اللہ تعالی ، دشمن

عیسائي علمائ: ١٨٨/٣

غ

غاصبین :

_ کا محشور ہونا ١٠/٤

غرور: ر_ ک تکبر، عجب

غزوہ احد: ۳/ ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲٤، ۱۳۹، ۱٤۰، ۱٤۳، ۱٤٤، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵٤، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۵۹، ۱٦۰، ۱٦۵، ۱٦٦، ۱٦۷، ۱٦۸، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۷، ۱۷۵، ۱۷۹، ٤/ ۸٤; _ کی شکست ۳/ ۱٤۹، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵٦، ۱٦۵، ۱٦٦

نیز ر_ ک آنحضرت (ص)، مجاہدین، مسلمان، مؤمنین

غزوہ بدر: ۳/ ۱۲۳، ۱۲٤، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱٤۰، ۱٤۳، ۱٦۰، ۱٦۵، ; _ کی فتح ۳/ ۱۲۸، ۱٦۵; _ میں فرشتے ۳/ ۱۲٤، ۱۲۵

نیز ر_ ک شہدائ، کفار، مجاہدین

غزوہ حمراء الاسد: ۳/ ۱۷۳، ۱۷٤، ۱۷۵، ٤/ ۸٤ نیز ر_ ک مجاہدین

غسل: _ جنابت ٤/ ٤۳; _ کے اثرات ٤/ ٤۳; _ کے احکام ٤/ ۲۹، ٤۳; _ کے اسباب ٤/ ٤۳; _ کے واجبات ٤/ ٤۳; مستی کی حالت میں _ ٤/ ٤۳; واجب _ ٤/ ٤۳

غصب: ٤/ ۲۹ _ کا ظلم ہونا ٤/ ۳۰; _ کا گناہ ہونا ٤/ ۲، ۲۹; _ کی حرمت ٤/ ۲; _ کی سزا ٤/ ۳۰; _ کے موارد ٤/ ۲۹

نیز ر_ ک لوگ، یتیم

غصہ: _ پی جانا ۳/ ۱۳٤، ۱۳٦ نیز ر_ ک اللہ تعالی

غفلت: _ کا پیش خیمہ ۳/ ۱۸۵; _ کے اثرات ۳/ ۱۱۹، ۱۳۵; _ کے عوامل ۳/ ۱۱۹ نیز ر_ ک موت

غلام: _ کی آزادی ٤/ ۹۲; _ کی آزادی کی قدر و قیمت ٤/ ۹۲; _ کی آزادی کے اثرات ٤/ ۹۲; _ کی شخصیت ٤/ ۲۵; _ کی شخصیت کی حفاظت ٤/ ۲۵; _ کے اقتصادی حقوق ٤/ ۲۵; _ کے ساتھ نیکی کرنا ٤/ ۳٦; _ کے معاشرتی حقوق ٤/ ۲۵; مومن _ کی آزادی ٤/ ۹۲; مومن _ کی قدر و قیمت ٤/ ۹۲

غم: _ دور کرنے کے عوامل ۳/ ۱۳۹، ۱٤۰; _ کو دور کرنا ۳/ ۱۷٦; _ کے اثرات ۳/ ۱۵۳; _ کے عوامل ۳/ ۱۳۹، ۱٤۰، ۱۵۳; ناپسندیدہ _ ۳/ ۱۵۳ نیز ر ک آنحضرت (ص)، اغیار، برزخ، جہاد، مجاہدین، مسلمان، منافقین

ف

فتح :_ کا سرچشمہ ۱۴۰/۳، ۷۳/۴؛_ کا وعدہ ۱۵۴/۳؛_ کے اثرات ۱۵۲/۳؛_ کے عوامل ۱۱۱/۳، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۴، ۱۶۰، ۱۶۶، ۱۷۴، ۷۶/۴؛_ کے موانع ۱۴۷/۳؛_ والی سنت ۱۴۰/۳

نیز ر_ک : امتحان ، باطل، جنگ، جہاد، حق ، دشمن ، دعا ، ظالمین ، عقلا، غزوہ بدر، مجاہدین ، مسلمان ، مومنین

فجور: ر_ک فسق

فرشتے : ر_ک ملائکہ

فریب : ر_ک مکر

فریضہ زوجیت:_ کی اہمیت ۱۹/۴؛_ کی تشویق ۱۹/۴؛_ کے حقوق ۱۹/۴ نیز ر_ک شریک حیات

فسق:_ کے اثرات ۱۱۰/۳، ۱۱۱

فطرت : ر_ک وجدان

فقر:_ سے نجات کے عوامل ۱۰۰/۴؛_ کا خطرہ ۵۳/۴

فقرا:_ کے ساتھ نیکی کرنا ۳۶/۴

فقہی قاعدہ: ۴/ ۲۹، ۸۳

فلاح:_ کے عوامل ۱۳۰/۳، ۱۳۱، ۱۳/۴؛_ کے موارد ۱۳/۴؛_ کے موانع ۱۳۰/۳، ۴۷/۴

فوجی اڈا : ۱۲۱/۳ فوجی تیاری :۱۲۱/۳، ۱۲۳، ۱۷۲، ۱۷۳، ۷۱/۴، ۷۷_ کی اہمیت ۷۱/۴ نیز ر_ک اطلاعات ، فوجی اڈا، فوجی ساز و سامان

فوجی ساز و سامان:۱۲۳/۳

فہم :_ کے موانع ۸۸/۴

ق

قاتل:

_ کا سر تسلیم خم کرنا ٤/٩٢; _ کی توبہ ٤/٩٣
قاضي: _ کا فیصلہ ٤/٥٨
قاضی تحکیم: ٤/٣٥_ کا فیصلہ ٤/ ٣٥; _ کا نقش ٤/٣٥; _ کے اختیارات ٤/ ٣٥
قانون: بشری _ کی خصوصیت ٤/٨٢; _ کی حدود ٤/٢٢، ٢٣ نیز ر_ ک قانون سازي
قانون سازی: _ کا طریقہ ٤/٨٥; _ کا معیار ٤/٩٢; _ کی اہمیت ٤/٨٥; _ کی شرائط ٤/١١، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٨، ٣٤; _ میں حکمت ٤/١١، ٢٤، ٢٦; _ میں علم ٤/١١، ٢٤، ٢٦
قبر: _ میں سوال ٤/٩٧
قتل: جائز_ ٤/٩١; حرام _ ٤/٩٠، ٩٤; _ خطا ٤/٩٢; _ خطا کا کفارہ ٤/٩٢; _ خطا کی حقیقت ٤/٩٢; _ خطا کے اثرات ٤/٩٢; _ سے اجتناب ٤/٩٤; _ عمد ٤/٩٢; _ عمد کا قصاص ٤/٩٣; _ کا پیش خیمہ ٤/٢٩; _ کا ظلم ٤/٣٠; _ کا کفارہ ٤/٩٢; _ کا گناہ ٣/١٨١، ٤/٣١، ٢٩; _ کا ناپسندیدہ ہونا ٤/٩٤; _ کی حرمت ٤/٢٩; _ کی سزا ٤/٣٠; _ کے احکام ٤/٩٢، ٩٤ نیز ر_ ک انبیاء (ع)، دشمن، دیت، عہد شکن لوگ، کفار، منافقین، مومنین، یہود
قدرت: ر_ ک طاقت
قرآن کریم: تعلیمات _ میں ہم آہنگی ٤/٨٢; تکذیب _ کے اثرات ٤/٤٧; _ انجیل میں ٤/٤٧; _ اور آنحضرت (ص) ٤/٦١; _ اور انجیل ٤/٤٧; _ اور اہل کتاب ٣/١٨٣; _ اور تورات ٤/٤٧; _ اور سنت ٤/٦١; _ اور عدم ہم آہنگی ٤/٨٢; _ اور یہود ٣/١٨٣; _ تورات میں ٣/١٩٩، ٤/٤٧; _ کا ادب ٤، ٢١، ٤٣; _ کا فہم ٣/١٨٣، ٤/٨٢; _ کا کردار ٤/٤٧، ٥٩، ٦١، ٨٢; _ کی آفاقیت ٣/١٣٨_ کا ہدایت کرنا ٣/١٣٨; _ کی اطاعت ٤/٥٩; _ کی پیشین گوئی ٣/١١١; _ کی تشبیہات ٤/١٠، ٧٧; _ کی تعلیمات ٣/١٣٨; _ کی تعلیم دینا ٣/١٦٤; _ کی تلاوت ٣/١١٣، ١١٤، ١٦٤; _ کی حقانیت ٣/١٩٩، ٤/٤٧، ٥٨، ٨٢; _ کی خصوصیت ٣/١٢٣، ١٣٨، ١٤٠، ٤/٢١، ٣٢، ٨٢; _ کی فضیلت ٣/١٩٣; _ کی گواہی ٤/٤٧; _ کی مثالیں ٣/١١٧; _ کی نصیحت ٣/١٢١; _ کے محکمات

۵۹/٤؛_ کے معارف پر گواہ ۷۹/٤؛_ کے مواعظ ۱۳۸/۳؛_ میں تدبر ۸۲/٤؛_ میں تدبر کے اثرات ۸۲/٤؛_ میں تعقل ۸۲/٤ نیز رـک اہل کتاب ، ایمان ، کفر
قربانی : ادیان الٰہی میں_ ۱۸۳/۳ نیز رـک آنحضرت (ص)
قرض :_ کے احکام ۲۹/٤
قریش : مشرکین_ ۱۵۲/۳، ۱۵۳
قساوت : رـک قلب
قسم : اللہ تعالی کی_ ۱/٤؛_ کی تاریخ ۱/٤؛_ کے احکام ۱/٤ نیز رـک اللہ تعالی ، منافقین
قضا و قدر : ۱۲۳/۳، ۱۲۸، ۱۵٤، ۱۵٦، ۱۵۷، ۱٦۵، ۱٦۸
قضاوت : ظالمانہ_ ۵۱/٤، ۵۸؛_ کی اہمیت ۵٤/٤، ۵۸؛_ کی شرائط ۵۹/٤؛_ میں عدل و انصاف ۵۸/٤
نیز رـک آل ابراہیم ، آنحضرت (ص) ، راہبر، طاغوت، عدالتی نظام، علمائے یہود، یہود
قلب : اطمینان_ ۱۲٦/۳؛ قساوت قلبی ۱۵۹/۳؛ قساوت قلبی کی مذمت ۱۵۹/۳؛قساوت قلبی کے اثرات ۱۵۹/۳؛_ کا کردار ۱۲٦/۳، ۱۵۱؛_ کی پاکیزگی ۱٦٤/۳
قمار : رـک جوا
قیامت :_ کا حاکم ۸۷/٤؛_ کا حتمی ہونا ۸۷/٤؛_ کی خصوصیت ٤۲/٤، ۸۷؛_ کے نام ۱۸۵/۳؛_ میں امداد ۱۹۲/۳؛_ میں جمع ہونا ۸۷/٤؛_ میں حساب کتاب ۱۸۵/۳ ، ۸۷/٤؛_ میں حسرت ۱۵٦/۳؛_ میں حقائق کا ظہور ۱٦۱/۳، ۱۸۰، ٤۲/٤؛_ میں حقوق ۱٦۱/۳؛_ میں ظلم ۱٦۱/۳؛_ میں عدل و انصاف ۱٦۱/۳، ۱۸۵؛_ میں گواہی ٤۱/٤؛_ میں گواہی کا فلسفہ ٤۱/٤؛_ میں مسخ ہونا ٤۷/٤؛_ میں میزان ۱٦۱/۳ نیز رـک آخرت ، انسان ، اہل کتاب ، ایمان، بخیل، خائنین، ریاکار، ظالمین، عصیان کرنے والے لوگ ، کفار، کفر، گناہگار، گواہ، معاد، یوم القیامہ

ک

کام: _کی اجرت ٢٥/٤; _کی قدر و قیمت ١٢١/٣، ٦/٤; _کے آداب ١٢١/٣، ١٥٩; _میں امیدواری ٣٢/٤

کامیابی: _کا پیش خیمہ ٢٠٠/٣; _کے عوامل ١٨٦/٣ نیز رک امتحان

کتمان حق: _کی حرمت ١٨٧/٣; _کی سزا ١٨٨/٣، ٥٢/٤; _کے اثرات ٥٢/٤; _کے احکام ١٨٧/٣; _کے موانع ١٨٩/٣ نیز رک اہل کتاب علمائے یہود کعب بن اشرف: ٦٠/٤ _کا کفر ٥١/٤

کفار: ١١٠/٣، ١١٢، ١١٣، ١١٦، ١٣١، ١٤٠، ١٥١، ١٧٦، ١٧٧، ١٩٩، ٣٧/٤، ٣٨، ٣٩، ٤٦، ٤٧، ٤٨، ٤٩، ٥١، ٥٤، ٥٥، ٦٥، ٨٩ پناہ لینے والے _ ٩٠/٤; صدر اسلام کے _ ١٩٦/٣; غیر جانبدار _ ٩٠/٤; _اور طاغوت ٧٦/٤; _اور کتمان حق ٤٢/٤; _اور مسلمان ٥١/٤، ٧٥، ٩٠; _پر لعنت ٤٧/٤; _جہنم میں ١١٦/٣، ١٩٧،٤ /٥٦; _سے اتحاد ٥٢/٤; _سے اعراض ١٥٦/٣; _سے دوستی ٩٠/٤; _سے مدد طلب کرنا ١٥٠/٣، ٩٠/٤; _غزوہ بدر میں ١٦٥/٣; _قیامت میں ٤١/٤، ٤٢; _کا انجام ١٢٨/٣، ١٢٩، ١٣١، ١٥١، ١٧٨، ١٩٧; _کا انحطاط ١٧٨/٣; _کا انفاق ١١٧/٣; _کا باطل ہونا ١٩٧/٣; _کا بے پناہ ہونا ١١٦/٣; _کا خسارہ ١٧٦/٣، ١٧٧، ١٧٨; _کا خطرہ ١١٨/٣، ١٩٦; _کا خوف ١٥١/٣; _کا دل ٣٨/٤; _کا ظلم ١١٧/٣، ٩٧/٤; _کا عقیدہ ١١٦/٣، ١١٩، ١٥٦، ١٥٧، ١٧٨; _کا عمل ١٧٧/٣; _کا قتل ٩٠/٤; _کا کفر ١٧٦/٣; _کا کینہ ١١٩/٣; _کا گناہ ١٧٨/٣; _کا ماحول بنانا ١٥٦/٣; _کا مال ١١٦/٣; _کا محرک ١١٧/٣; _کا مسخ ہونا ٤٧/٤; _کا مقام ١٧٨/٣; _کا مکر ١١٩/٣; _کا نظریہ کائنات ١٥٦/٣; _کا نیک عمل ١١٧/٣; _کو افشا کرنا ١١٨/٣; _کو انتباہ ١٧٨/٣; _کو تہدید ١٧٨/٣; _کو جانچنا ١٧٧/٣; _کو مہلت ١٧٨/٣; _کی آرزو ٤٢/٤; _کی اخروی ذلت ١٧٨/٣; _کی اخروی سزا ٥٦/٤; _کی اطاعت ١٤٩/٣، ١٥٠; _کی اولاد ١١٦/٣; _کی پشیمانی ٤٢/٤; _کی توبہ ١٨/٤; _کی جنگ ٧٦/٤; _کی جہالت ١٧٨/٣; _کی حسرت ١٥٦/٣; _کی حیات ١٧٨/٣، _کی خصوصیت ٧٦/٤; _کی دشمنی ١١٩/٣، ١٢٣; _کی دنیا طلبی ١١٧/٣; _کی دنیوی قدرت ١٩٧/٣; _کی ذلت ١١٦/٣، ١٣٧،

١٧٨;_ کی رسوائی ٤٢/٤;_ کی سازش ١١٨/٣، ١١٩، ١٤٩، ١٥٦، ١٧٦;_ کی سزا ١١٦/٣، ١٢٨، ١٣١، ١٥١، ١٧٦، ١٨/٤، ٥٥;_ کی شرمندگی ٤٢/٤;_ کی شقاوت ١٧٨/٣;_ کی شکست ١٤١/٣، ١٥١، ١٦٥، ٥٢/٤;_ کی طاقت ١٩٦/٣، ١٩٨;_ کی عاقبت ١٢١/٣;_ کی عمر ١٧٨/٣;_ کی کمزوری ١٢٠/٣، ٧٦/٤، ٩٠;_ کی مالکیت ١١٦/٣;_ کی محرومیت ١٧٦/٣;_ کی موت ١٧٨/٣;_ کی ولایت ١٥٠/٣;_ کی ہلاکت ١٢٧/٣، ١٤١;_ کے احکام ١١٦/٣;_ کے خلاف جہاد ١٤١/٣;_ کے خلاف مبارزت ٧٦/٤;_ کے دنیاوی وسائل ١٩٦/٣، ١٩٧، ١٩٨;_ کے رجحانات ١٥٦/٣;_ کے ساتھ تعاون ٩٠/٤;_ کے ساتھ جنگ ٧٦/٤، ٧٧، ٩٠;_ کے ساتھ رابطہ ١١٨/٣;_ کے ساتھ سلوک ١١٩/٣، ١١٢;_ کے ساتھ صلح ٥١/٤;_ کے ساتھ معاہدہ ٩٠/٤;_ کے وسائل ١١٧/٣;_ مکہ ١٩٥/٣;_ مکہ کا ظلم ٧٥/٤; محارب_ ٢٢٨/٣; معاہدہ کرنے والے_ ٩٢/٤ نیز ر_ ک آنحضرت(ص)، دیت، علمائے یہود، مسلمان، یہود

کفارہ :_ کا فلسفہ ٩٢/٤;_ کے احکام ٩٢/٤ نیز ر_ ک روزہ، قتل

کفر: آسمانی کتب کے بارے میں_ ٥١/٤ ; آل ابراہیم (ع) کے بارے میں_ ٥٥/٤; آنحضرت(ص) کے بارے میں_ ٤٢/٤، ٥٥; آیات خدا کے بارے میں_ ١١٢/٣، ١١٣، ٥٦/٤; اللہ تعالی کے بارے میں_ ١٩٣/٣، ٣٨/٤، ٣٩، ٤١، ٤٢; انبیاء (ع) کے بارے میں_ ١٤٤/٣، ٥٥/٤; طاغوت کے بارے میں_ ٦٠/٤; قرآن کریم کے بارے میں_ ١٩٩/٣، ٤٧/٤; قیامت کے بارے میں_ ٣٨/٤، ٣٩، ٤١، ٤٢;_ سے روگردانی ٨٩/٤، ٩٧;_ کا پیش خیمہ ١٦٧/٣، ١٧٦، ١٩٩، ٣٧/٤، ٥٤;_ کا خطرہ ٥١/٤;_ کا سرچشمہ ٣٩/٤;_ کی سزا ١١٦/٣، ١٣١، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ٣٨/٤;_ کی نشانیاں ٣٩/٤، ٤٦، ٦٥، ٧٦، ٨٩;_ کے اثرات ١١٢/٣، ١١٦، ١١٧، ١٤٠، ١٤٤، ١٤٩، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٨/٤، ٣٩، ٤٦، ٤٧، ٥٢، ٥٩;_ کے اسباب ١١٢/٣، ٣٧/٤، ٨٩، ٨٨، ٥٤;_ کے موارد ٤٢/٤;_ کے موانع ١١٦/٣، ١٤١، ٥٧/٤; وعدہ الہی کے بارے میں_ ٣٨/٤

کلالہ :_ کی وراثت ١٢/٤

کم تولنا : اس کی حرمت ٢٩/٤; اسکے احکام ٢٩/٤

کمزور لوگ:_ وں کے ساتھ نیکی کرنا ٣٦/٤

کمزوری:_ کا اعتراف ١٩٣/٣؛_ کی تشخیص کا طریقہ ١٢٣/٣؛_ کے اثرات ٤٣/٤؛_ کے اسباب ١٤٦/٣

کنواری لڑکی : ر_ک زنا ، زناکار

کنیز:_ سے استمتاع ٢٤/٤؛_ کا مہر ٢٥/٤؛_ کی عفت ٢٥/٤؛_ کی مالکیت ٢٥/٤؛_ کے حقوق ٢٥/٤؛_ کے زنا کی حد ٢٥/٤؛_ کے ساتھ معاشرت ٣/٤؛_ کے ساتھ نیکی کرنا ٣٦/٤ نیز ر_ک شادی

کوشش:_ کی اہمیت ١٧٣/٣؛_ کے آداب ١٧٣/٣؛_ کے اثرات ٣٢/٤؛_ میں توکل ١٧٤/٣ نیز ر_ک آخرت ، دنیا

کینہ : ر_ک اہل کتاب، دشمن، کفار، منافقین

گ

گذشتہ اقوام:_ کی رسوم ٢٦/٤؛_ کی رسوم کو بیان کرنا ٢٦/٤؛_ کی رسوم کی پیروی ٢٦/٤

گردش روز: ١٩٠/٣

گردش شب: ١٩٠/٣

گمراہ لوگ : ١٢٨/٣ ، ٢٧/٤، ٨٨، ٤٦_وں کی ہدایت ٨٨/٤

گمراہی :_ خریدنا ٤٤/٣؛_ کا پیش خیمہ ١٢٢/٣ ، ١٤٩ ، ١٥٤ ، ٤٤/٤ ، ٤٧، ٨٣؛_ کا تحت ضابطہ ہونا ٨٨/٤؛_ کے درجے ٢٧/٤، ٦٠؛_ کے عوامل ١١٩/٣ ، ١٤٤ ، ١٥٤ ، ١٥٥ ، ١٨٧ ، ٢٧/٤، ٤٤، ٤٦، ٦٠، ٨٨؛_ کے موانع ١١٩/٣ ، ١٧٨ ، ١٩٨ ، ٣/٤ ، ٨٣ نیز ر_ک جاہلیت، خواہشات کی پیروی کرنے والے، رجحانات، منافقین ، یہود

گناہ: صغیرہ_ ٣١/٤؛ صغیرہ_ سے اجتناب ٣١/٤ صغیرہ_ سے درگزر ٣١/٤؛ کبیرہ_ ١١٢/٣ ، ١٨١ ، ٢/٤ ، ١٠ ، ٢٩ ، ٣١ ، ٤٨ ، ٥٠ ، ٩٣ ، ٩٩؛ کبیرہ_ سے اجتناب ٣١/٤؛ کبیرہ_ کی سزا ٣١/٤؛_ پر اصرار ١١٢/٣ ، ١٣٥ ، ١٣٦ ، ١٨/٤؛_ پر پشیمان ہونا ١٣٥/٣ ، ١٣٦؛_ پر راضی ہونا ١٨٢/٣ ، ١٨٣؛_ سے اجتناب ٢٠٠/٣ ، ٣١/٤ ، ٣٢ ، ٣٤؛_ سے اجتناب کی جزا ٣١/٤؛_ سے اجتناب کے اثرات ٢٥/٤؛_ سے استغفار ١٣٦/٣ ، ١٤٧؛_ کا اعتراف ١٩٣/٣؛_ کا پیش خیمہ ١٣٥/٣ ، ١٧/٤ ، ٣٢؛_ کا ترک کرنا ١٣٥/٣؛_ کا عذر ١٣٥/٣؛_ کا کفارہ

دینا ۱۹۳/۳؛_ کا معاف ہونا ۶۴/۴؛_ کی اقسام ۳۱/۴؛_ کی بخشش ۱۳۳/۳، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۵۷، ۱۷۰، ۱۹۳، ۱۹۵، ۱۶/۴، ۳۱، ۴۸، ۶۴، ۹۶، ۹۹، ۱۰۰؛_ کی بخشش کا پیش خیمہ ۱۹۵/۳، ۳۱/۴؛_ کی بخشش کی شرائط ۴۸/۴؛_ کی بخشش کے اثرات ۱۹۵/۳؛_ کی بخشش کے عوامل ۱۹۵/۳؛_ کی تلافی ۶۴/۴؛_ کی سزا ۱۳۷/۳، ۱۸۱، ۱۸۲، ۳۷/۴؛_ کے اثرات ۱۱۲/۳، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۵۵، ۱۶۰، ۱۷۸، ۱۹۳، ۶۴/۴؛_ کے خلاف جنگ ۳۲/۴؛_ کے درجے ۴۸/۴، ۹۹؛_ کے عوامل ۱۱۲/۳، ۱۷۸، ۲/۴؛_ کے مقابلے کا طریقہ ۳۴/۴؛_ کے موارد ۲۰/۴، ۶۴؛_ کے موانع ۲۱/۴؛ معاف شدہ_ ۳۰/۴ نیز رک افترا، اللہ تعالی، بخل، توبہ، جہالت، خودکشي، خیانت، شرک، غصب، قتل، کفار، مومنین، ہجرت

گناہ گار:_ جہنم میں ۹۷/۴؛_ قیامت میں ۱۴/۴؛_وں سے اعراض ۳۴/۴؛_وں سے درگمزر ۱۵۲/۳؛_وں سے سوال ۹۷/۴؛_وں کا مواخذہ ۹۷/۴؛_وں کی بخشش ۲۲۹/۳؛_وں کی توبہ ۱۶/۴، ۶۴، ۱۸، ۱۷؛_وں کی جہالت ۱۷/۴؛ _وں کی سزا ۱۲۹/۳، ۱۸/۴، ۳۷؛ مستضعف_ ۹۷/۴ نیز رک ملائکہ

گواہ: ۳۳/۴، ۴۱، ۴۲، ۴۷، ۴۹، ۷۹_ قیامت میں ۴۱/۴، ۴۲؛_ کا انتخاب ۱۴۰/۳؛_ کی ہم نشینی ۶۹/۴، ۷۰، ۷۱؛_ کے فضائل ۱۴۰/۳، ۶۹/۴، ۷۰ نیز رک آنحضرت(ص)، امتیں، انبیاء (ع)، زنا، عمل، عہد، قرآن کریم

گواہي:_ کی فضیلت ۶۹/۴، ۷۰

نیز رک: اللہ تعالی، امانتداري، انبیاء (ع)، پاکیزگی، قرآن کریم، قیامت

گھرانہ:_ کی اہمیت ۳۵/۴؛_ کی سرپرستی ۳۴/۴؛_ کے احکام ۳۴/۴، ۳۵؛_ کے اختلافات کا حل ۳۵/۴؛_ کے حقوق ۳۴/۴؛_ میں اختلاف ۳۵/۴، ۳۶؛_ میں اصلاح ۳۵/۴؛_ میں حکمیت ۳۵/۴؛_ میں عدالت ۳/۴؛_ میں توافق ۳۶/۴؛_ میں عدم توافق ۳۵/۴ نیز رک گھریلو تعلقات، گھریلو نظام

گھریلو تعلقات: ۳۴/۴، ۳۵_ کی اہمیت ۱۹/۴، ۲۱ نیز رک گھرانہ

گھریلو نظام: ۴/۴

اشاریے (٤)

ل

لالچ: ر_ک طمع

لذتیں: جائز_ ٢٤/٤؛ حرام_ ٢٣/٤، ٢٤

لعنت: _جن کے شامل حال ہے ٤/٥٢، ٤٧، ٤٦؛ _کے اثرات ٤٦/٤؛ _کے درجے ٤٧/٤؛ _کے موجبات ٤٦/٤ نیز ر_ک اللہ تعالی، اصحاب سبت، اہل کتاب، ملعون لوگ، یہود

لغزش: _سے درگزر ٣/١٣٤، ١٣٦؛ _کا پیش خیمہ ٣/٤؛ _کے عوامل ٣/٤ نیز ر_ک انبیا (ع)، متقین

لواط: _کی تعزیر ١٦/٤؛ _کی سزا ١٦/٤

لوگ: _وں سے درگذر ٣/١٣٦، ١٣٤؛ _وں کا کفر ٣/١٧٧، ١٧٦؛ _وں کی اقلیت ٨٣/٤؛ _وں کی اکثریت ٦٦/٤؛ _وں کی ذمہ داری ٤/٥٩، ١، ٦٥؛ _وں کی ہدایت ٣/١٧٦، ٤/٨٠؛ _وں کے حقوق ٥٨/٤؛ _وں کے حقوق کی رعایت ٤/٩، ٦؛ _وں کے ساتھ مدارا ٣/١٥٩؛ _وں کے ساتھ مشورہ ٣/١٥٩؛ _وں کے مال کا غصب کرنا ٣١/٤ نیز ر_ک آنحضرت (ص)، انبیاء (ع)، حکومت

لیاقت: _کا کردار ٦٤/٤؛ _کی قدر و قیمت ٧٠/٤ نیز ر_ک آخرت طلب افراد، نظم و نسق

م

ماحول: _کے اثرات ٩٧/٤

مادی وسائل: ٣/١١٦، ١١٧

مال: _کا کردار ٣/١١٦، ٥/٤؛ _کی حفاظت ٥/٤؛ _کی قدر و قیمت ٣/١١٦؛ _کے احکام ٥/٤؛ _میں تصرف کی شرائط ٦/٤ نیز ر_ک امتحان، سفیہہ، عورت، کفار، یتیم

مالکیت: ذاتی_ ٣/١٨٠، ١١٦، ٤/٢، ٤، ٦، ٢٠، ٢٩؛ _کی

شرائط ٤/١١؛_ کے احکام ٤/٢، ٤، ٦، ٢٩، ٣٢؛_ کے عوامل ٤/٤، ٧، ١١، ١٢، ٢٩، ٣٢ نیز ر_ک اللہ تعالی، بچہ، عورت، کفار، کنیز

ماموں: ر_ک وراثت

ماں: رضاعی_ ٤/٢٣

مایوسی: _کے موانع ٣/١٦٥ نیز ر_ک مومنین

مبارزت: _کی جزا ٤/٧٤؛_ کی شرائط ٤/٧٧؛_ کے طریقے کا نقش ٤/٧٦؛_ میں تقوی ٣/١٢٠؛_ میں خوف ٣/١٢٣؛_ میں سستی ٣/١٢٣؛_ میں صبر ٣/١٢٠؛_ میں طاقت ٤/٧٥؛_ میں کمان ٤/٧٥

نیز ر_ک آنحضرت(ص)، اذیت، اسلام، افواہ، امتحان، انحراف، بے حیائی، حق، خوف، دشمن، شہوت پرستی، شیاطین، طاغوت، ظالمین، فساد، کفار، گناہ، مسلمان

مبلغین: دینی_ ٣/١٨٧؛_ کے فضائل ٣/١٩٣

متجاوزین: _ جہنم میں ٤/٣٠؛_ کا عذاب ٤/٣٠

متخلفین: _ سے اجتناب ٤/٨١؛_ کی توبہ ٤/٦٦؛_ کی مذمت ٤/٧٥ نیز ر_ک جہاد، مجاہدین متقین: ٣/١٢٠، ١٢٣، ١٢٥، ١٧٢، ١٧٣، ٢٠٠_ بہشت میں ٣/١٩٨؛_ کا استغفار ٣/١٣٥؛_ کا انجام ٣/١٣١؛_ کا سجدہ ٣/١١٥؛_ کا مقام ٣/١٢٣، ١٩٨؛_ کو بشارت ٣/١٩٨؛_ کی اخروی حیات ٤/٧٧؛_ کی بہشت ٣/١٣٣؛_ کی توبہ ٣/١٣٥؛_ کی جزا ٣/١١٥، ١٣٦، ١٧٩، ٤/٣١؛_ کی دنیوی حیات ٤/٧٧؛_ کی صفات ٣/١١٥، ١٣٤، ١٣٥؛_ کی لغزش ٣/١٣٥؛_ کی نیکی ٣/١٩٨؛_ کی ہدایت ٣/١٣٨؛_ کے فضائل ٣/١١٥، ١٣٣ نیز ر ک اہل کتاب

متکبرین: ٣/١٨١، ٤/٧٣_ اور شیطان ٤/٣٨؛_ کی مذمت ٤/٣٦

متوکلین: ٤/٨١

مجاہدین: ٣/١٢١، ١٢٦، ١٥٢، ١٧٤، ١٧٥، ٤/٧٤

صابر_ ٣/١٢٦، ١٤٨؛ صدر اسلام کے_ ٣/١٧٢،

١٧٣; غزوہ احد کے_ ١٢٢/٣، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٣٩، ١٤٣، ١٤٤، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٩، ١٦٥، ١٦٨، ١٧٢; غزوہ احد کے_ کا نافرمانی کرنا ١٥٥/٣; غزوہ بدر کے_ ١٢٣/٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٧، ١٢٨; غزوہ حمراء الاسد کے_ ١٢٥/٣; _ اور خوف ١٧٠/٣; _ اور شہادت ١٧٠/٣; _ اور غم و اندوہ ١٧٠/٣; _ اور متخلفین ٧٣/٤; _ جنگ میں ١٤٦/٣; _ کا اختلاف ١٥٢/٣; _ کا توکل ١٦٠/٣; _ کا حوصلہ بڑھانا ١٢٤/٣; _ کا زہد ٧٤/٤; _ کا عفو ودرگزر ١٥٢/٣، ١٥٣، ١٥٥; _ کو بشارت ١٢٥/٣، ١٢٦; _ کی آخرت طلبی ٧٤/٤; _ کی استقامت ١٤٤/٣، ١٤٦، ١٤٨; _ کی امداد ١٢٤/٣، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧، ١٥٢; _ کی بخشش ١٥٧/٣; _ کی تشویق ١٧٤/٣; _ کی جزا ١٤٨/٣، ١٧٢، ١٩٥، ٧٤/٤، ٧٧، ٨٥، ٩٥، ٩٦; _ کی حسرت ١٥٦/٣; _ کی دعا ١٤٨/٣; _ کی دنیوی جزا ١٤٨/٣; _ کی دور اندیشی ٧٤/٤; _ کی سستی ١٤٦/٣; _ کی سعادت ١٧٠/٣; _ کی شجاعت ١٤٦/٣; _ کی شکست ٧٣/٤; _ کی صفات ١٢٣/٣، ٧٤/٤; _ کی ضروریات ١٢٦/٣; _ کی طاقت ١٤٧/٣; _ کی فتح ٧٣/٤، ٧٤; _ کی محبوبیت ١٤٨/٣; _ کی مذمت ١٢٣/٣، ١٤٤; _ کی ہم نشینی ٧٣/٤; _ کے اختیارات ٧١/٤; _ کے فضائل ١٤٨/٣، ١٥٩، ١٩٥، ٧١/٤، ٧٤، ٩٤، ٩٥; نیکی کرنے والے_ ١٤٨/٣

نیز ر_ک شہدا

محارب: ١٢٨/٣، ١٧٦_ کا ظلم ١٢٨/٣; _ کا ہتھیار ڈالنا ٩٤/٤; _ کی سزا ١٢٨/٣; _ کے امان میں آجانے کے اثرات ٩٤/٤

محارم: رضاعی_ ٢٣/٤; سببي_ ٢٣/٤; نسبي_ ٢٣/٤

محبوبیت: _ کے اسباب ١٤٨/٣

محتضر: _ کی توبہ ١٨/٤

محرک: پسندیدہ_ ١٦٧/٣; مادي_ کے اثرات ٩٤/٤ نیز ر_ک کفار

محرمات: ١٣٠/٣، ١٦١، ١٨٠، ١٨٧، ١٩٩، ٢/٤، ٤، ٦، ١٠، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٣، ٢٤، ٢٩، ٣٧، ٣٨، ٤٣، ٨٣، ٨٥، ٨٩، ٩٠، ٩٢، ٩٤

محرومیت: _ کے عوامل ١٧٦/٣، ٢٧/٤

محروبین:۳/۱۷۶، ۴/۲۷

مخالفین:_کے ساتھ سلوک ۴/۸۱

مخلصین :_کی جزا ۴/۳۹

مدارا: ر_ک لوگ

مدد طلب کرنا : ر_ک استمداد

مرتد:۳/۱۷۷_کا قدر و قیمت لگانا۳/۱۷۷;_کی سزا ۳/۱۷۷

مرد:_کا نظم و نسق ۴/۳۴;_کی اطاعت ۴/۳۴;_کی جنس ۴/۱ ;_کی خلقت ۳/۱۹۵;_کی ذمہ داری ۴/۳۲، ۳۴;_کی مالکیت ۴/۳۲;_کے اختیارات ۴/۴، ۲۰;_کے حقوق ۴/۳۲;_کے فضائل ۴/۳۴; مظلوم_ ۴/۷۵

مدہ: ر_ک بشارت

مساحقہ: ر_ک چپٹ بازي

مسافر:_کے احکام ۴/۴۳

مساکین :_کی ضروریات پوری کرنا ۴/۸ ;_کے ساتھ سلوک ۴/۸ ;_کے ساتھ نیکی کرنا ۴/۳۶

مساوات:_کا سرچشمہ ۴/۲۵

مست :_کے احکام ۴/۴۳

مستضعفین:۴/۷۵ حقیقی_۴/۹۸; فکری_ ۴/۹۸;_ اور ملائکہ ۴/۹۷;_ جہنم میں ۴/۹۷;_کا جہاد ۴/۷۵;_کا معذرت کرنا ۴/۹۸;_کی امیدواری ۴/۹۹;_کی دعا ۴/۷۵;_کی سزا ۴/۹۹;_کی مذمت ۴/۹۷;_کی موت ۴/۹۷;_کی نجات ۴/۷۵; مظلوم_ ۴/۷۵; مکہ کے_کی دعا ۴/۷۵ نیز ر_ک ملائکہ

مستکبرین:_کے تسلط کے اثرات ۴/۹۷

مستی: _ کا اختتام ٤/٤٣ نیز ر_ک تیمم، غسل، نماز، وضو

مسجد: _ کے احکام ٤/٤٣

مسخ ہونا: بندر کی صورت میں _ ٤/٧٤ نیز ر_ک اصحاب سبت، اہل کتاب، شخصیت، قیامت، کفار

مسلمان: صابر_ ٣/١٢٣; صدر اسلام کے _ ٣/١١٠، ١٤٣، ١٤٤، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٦١، ١٦٨، ١٧٣، ١٨٦، ١٩٥، ١٩٦، ٤/٤٥، ٧٢، ٧٥، ٧٧، ٨١، ٨٣، ٨٤، ٨٨، ٩١، ٩٤، ٩٧، ١٠٠; صدر اسلام کے _وں کا ایمان ٤/٩٤; صدر اسلام کے _وں کا برتاؤ ٤/٧٧; صدر اسلام کے _وں کا تقاضا ٤/٧٧; صدر اسلام کے _وں کا عقیدہ ٤م٧٨; صدر اسلام کے _وں میں نفاق ٤/٨١; غزوہ احد کے _ ٣/١٢١، ١٢٢; متقی _ ٣/١٢٣; _ اور آسمانی کتب ٣/١١٩; _ اور آنحضرت (ص) ٤/٨١; _ اور اہل کتاب ٣/١١٢، ٤/٥١; _ اور جہاد ٤/٧٧; _ اور دشمن ٣/١٢٠، ١٢٢، ٤/٨١، ٩١; _ اور دنیاپرستی ٤/٧٣; _ اور کفار ٣/١١٨، ٤/٧٧، ٩٠; _ اور منافقین ٣/١٦٨، ٤/٨٨، ٩٠; _ اور یہود ٣/١١٢; _ غزوہ احد میں ٣/١٥٢، ١٦٥; _ مکہ میں ٣/١٩٥; _وں سے معاہدہ کرنے والے ٤/٩٠; _وں کا اختلاف ٣/١٢١، ٤/٣٠، ٨٨; _وں کا اضطراب ٣/١٥٤; _وں کا امتحان ٣/١٤٠، ١٥٣، ١٥٤; _وں کا ایثار ٣/١٩٥; _وں کا برتاؤ ٤/٧٧; _وں کا تقاضا ٤/٧٧; _وں کا حوصلہ بڑھانا ٣/١١١، ١٢٠; _وں کا شک ٣/١٥٤; _وں کا عصیان ٤/٨١; _وں کا غم و اندوہ ٣/١٥٣، ١٥٤; _وں کا معاہدہ ٤/٩١; _وں کو اذیت ٣/١٨٦، ١٩٥، ٤/٩١; _وں کو شکنجہ ٣/١٩٥; _وں کی آبرو ٤/١٥; _وں کو انتباہ ٣/٩٦، ٤/٨٩، ٩٠; _وں کی آخرت طلبی ٣/١٥٤; _وں کی اقسام ٣/١٥٤; _وں کی اکثریت ٤/٨٣; _وں کی پشیمانی ٣/١٥٣; _وں کی تکفیر کی حرمت ٤/٩٤; _وں کی حسرت ٣/١٥٣; _وں کی دعا ٤/٧٥; _وں کی دنیا پرستی ٣/١٥٤; _وں کی ذمہ داری ٣/١١٢، ٤/٦٦، ٩٤; _وں کی سرزنش ٤/٧٧، ٨٨; _وں کی شکست ٣/١٤٠، ١٤٩، ١٥٣، ١٥٤، ١٦٥، ١٦٨; _وں کی شہادت طلبی ٣/١٩٥; _وں کی فتح ٤/١٥٤; _وں کی ہجرت ٣/١٩٥، ٤/١٠٠; _وں کے خلاف مبارزت ٤/٥٢; _وں کے دشمن ٣/١١١، ١٢٠، ١٨٦، ٤/٤٥، ٤٦، ٥٢; _وں کے ساتھ مدارا ٣/١٥٩، ٤/٨١; _وں کے فضائل ٣/١١٠، ١٣٩; _وں میں سستی ٤/٧٢، ٨٤; _وں میں مفادپرستی ٣/١٥٤; _وں میں نفاق ٣/١٥٤، ٤/٨١; مکہ کے _ ٤/٧٥

نیز ر_ک آنحضرت(ص)، اہل کتاب، علمائے یہود، کفار، مشرکین، منافقین، یہود

مسلمین: ر_ک مسلمان

مسیحی: _وں کا معاہدہ ۹۱/٤؛ _وں کی آلودگی ٤۹/٤؛ _وں کے دعوے ٤۹/٤

مشرکین: ۱۵۱/۳، ۱۵۲، ۱۵۳، ٤/۵۱، ٤۸ ظالم _۳/ ۱۵۱ محارب _۳/ ۱۲۸؛ _ اور مسلمان ۳/ ۱۸٦، ٤/ ۵۱؛ _ کا انجام ۳/ ۱۵۱؛ _ کا خطرہ ۳/ ۱۷۲؛ _ کا عقیدہ ۳/ ۱۵۱؛ _ کا منظم ہونا ۳/ ۱۷۳؛ _ کی افواہ ۳/ ۱۷۵؛ _ کی توبہ ۳/ ۱۲۸؛ _ کی دشمنی ۳/ ۱۸٦؛ _ کی سزا ۳/ ۱۲۸؛ _ کی گمراہی ۳/ ۱۲۸؛ _ کی ہدایت ۳/ ۱۲۸؛ _ کے معبود ۳/ ۱۵۱؛ مکہ کے _ ٤/ ۵۱، ۸٤

نیز ر_ک اہل کتاب، علمائے یہود، قریش

مشورہ: _ کی قدر و قیمت ۳/ ۱۵۹ نیز ر_ک آنحضرت(ص)، راہبر، لوگ

مصالح: _ سے جہالت ٤/ ۱۹؛ _ کا علم ۳/ ۱۷۸ نیز ر_ک سختی، شکست، یتیم، یہود

مصائب: راہ خدا میں _ ۳/ ۱٤٦؛ _ پر صبر ۳/ ۲۰۰؛ _ کا سرچشمہ ٤/ ۷۹،۷۸؛ _ کے اثرات ۳/ ۱۵٤، ۱٦۷؛ _ کے عوامل ٤/ ٦۲ نیز ر_ک امتحان، مؤمنین

مصرف: حرام _ ٤/ ۲٤

مصلحین: _ کا ایمان ۳/ ۱۱۰

مطیع افراد: ۳/ ۱۷۳، ٤/ ۷۰ _ کا انجام ٤/ ۱٤

مظلوم: ر_ک بچہ، عورت، مرد، مستضعفین

معاد: _ جسمانی ۳/ ۱۸۰، ٤/ ۵٦؛ _ کا ضروری ہونا ۳/ ۱٦۱؛ _ کو جھٹلانا ٤/ ٤۲ نیز ر_ک آخرت، قیامت

معاش: _ ی ضروریات پوری کرنا ٤/ ۳٤

معاشرت:

پسندیده_ ١٩/٤;_ کے آداب ٣/ ١٣٤، ١٥٩، ٤/ ٨، ٩، ٣٦،٨٦;_ میں سوابق ٤/ ٢١;_ میں عفو و در گزر ٣/ ١٣٤
نیز ر_ ک سفیہہ، شریک حیات، کنیز
معاشرتی طبقات: ٣/ ١١٨
معاشرتی نظام: ٤/ ٨٥، ٨٦،٧٣
معاشرہ: _ پر حاکم سنتیں ٣/ ١٣٧، ١٣٨;_ کا انحطاط ٣/ ١٢٣;_ کی آرزو ٣/ ١٤٠;_ کی اصلاح ٣/ ١١٠;_ کی اصلاح کی اہمیت ٣/ ١١٠;_ کی اصلاح کے عوامل ٣/ ١٨٧;_ کی ترقی کے اثرات ٤/ ٢٩;_ کی ترقی کے عوامل ٣/ ١١٠، ١٢٣، ١٣٠، ١٤٤، ١٤٩، ٤/ ٥، ٢٥، ٢٨، ٢٩;_ کی ترقی کے موانع ٣/ ١١٠ ;_ کی تشکیل کے عوامل ٣/ ١٤٠، ٤/ ٥;_ کی ذمہ داری ٣/ ١١٠، ١١٨، ١٥٦، ٤/ ٥، ٣٥;_ کی سلامتی کے عوامل ٤/ ٣٢;_ کے انحطاط کے عوامل ٣/ ١١٨، ١٤٤، ١٤٩، ١٦٠، ٤/ ٢٨، ٢٩;_ کے مصالح ٤/ ٥;_ میں تبدیلیاں ٣/ ١٢٦، ١٢٩، ١٣٧، ١٤٠، ١٤١، ١٥٩، ١٦٦;_ میں عدل و انصاف ٤/ ٥٨;_ میں فساد پھیلانا ٤/ ٣١ نیز ر_ ک اسلامی معاشرہ، دینی معاشرہ
معاشرہ شناسی :٣/ ١٢٣، ١٣٧ _ کی اہمیت ٣/ ١٣٧
معاملہ : باطل_ ٤/ ٢٩; سودی_ ٣/ ١٣٠;_ کی صحت کی شرائط ٤/ ٢٩;_ کے احکام ٤/ ٢٩
معاہدہ: بین الاقوامي_ ٣/ ١١٢، ٤/ ٩٠; عدم مزاحمت کا_ ٤/ ٩١;_ کی شرائط ٤/ ٩١;_ کی وفا ٤/ ٢١
نیز ر_ ک ، اعراب ، اہل کتاب، شادي، شریک حیات ، مسلمان ، وراثت
معبود: قابل قدر_ ٤/ ٨٧ نیز ر_ ک شرک
معجزہ: _ کی اہمیت ٣/ ١٨٣ نیز ر_ ک آنحضرت(ص)، انبیاء (ع)
معرفت: ر_ ک شناخت
معنویات: _ کی قدر و قیمت ٣/ ١٨٠
مغفرت: _ جن کے شامل حال ہے ٤/ ١٠٠;_ کا پیش خیمہ ٣/ ١٩٣;_ کا سرچشمہ ٤/ ٢٥;_ کے اثرات ٣/ ١٣٣، ١٣٦، ٤/ ١٠٠;_ کے موانع ٣/ ١٣٥;_

کے موجبات ۱۳۶/۳، ۱۵۷ نیز ر_ک اللہ تعالی، توابین، شرک، شہدائ، عقلا، گناہ، گناہ گار، مجاہدین، مؤمنین
مفادپرستي:_کے اثرات ۱۵٤/۳ نیز ر_ک انسان، مسلمان
مفاسد:_سے عدم آگاہی ۱۹/٤
مقام: اجتماعی _ ٤۷/٤;_سے سوء استفادہ ٤٤/٤
مقاومت: ر_ک استقامت
مقتول:_کے اولیاء کے حقوق ۹۲/٤
مقدسات:_سے سوء استفادہ ٦۲/٤
مقربین:٦٤/٤، ٦٥، ٦۹، ۸۰_ میں تفاوت ۹٥/٤
مکذبین:_کا انجام ۱۳۷/۳، ۱۳۸، ۱۳۹;_کی سرزنش ۱۸٤/۳
مکر:_کے عوامل ۱۱۹/۳ نیز ر_ک دنیا، شیاطین، کفار، منافقین
مکہ: ر_ک آنحضرت(ص)، مسلمان، مشرکین، ہجرت
ملائکہ_ اورگناہ گار ۹۷/٤;_ اور مستضعفین ۹۷/٤;_کا سوال ۹۷/٤;_کا مقام ۱۲٤/۳;_کا نزول ۱۲٥/۳، ۱۲٦;_کا نقش ۱۲٥/۳، ۱۲٤;_کی امداد ۱۲٤/۳، ۱۲٥، ۱۲٦;_کی ذمہ داری ۹۷/٤;_کی موت ۱۸٥/۳;موت والے _ ۹۷/٤ نیز ر_ک غزوہ بدر، مستضعفین
ملعون لوگ:_وں کا ایمان ٤٦/٤;_وں کا بے پناہ ہونا ٥۲/٤;_وں کی محرومیت ٥۲/٤;_وں کی ہدایت ٤٦/٤ نیز ر_ک لعنت
ممنوع التصرف لوگ: ٥،٦/٤
مناجات:_کے اثرات ۷٥/٤
منافع:_کا علم ۱۷۸/۳

منافقین:١١٨/٣، ١١٩، ١٥٤، ١٦٧، ١٨٣، ٦٢/٤، ٦٣، ٨١، ٨٩پناه لینے والے_ ٩٠/٤;صدراسلام کے_ ١٤٩/٣، ١٦٧، ١٧٩، ٨١/٤; غیرجانبدار_ ٩٠/٤ ;مدینہ کے_ ٨١/٤;_ اورآنحضرت(ص) ٦١/٤، ٦٢، ٦٣، ٧٨، ٨١;_ اور طاغوت ٦٢/٤;_ اور مسلمان ١٦٨/٣، ٨٩/٤;_ اور مومنین ١١٩/٣، ١٢٠;_ سختی میں ٦٢/٤_ سے استمداد ٩٠/٤;_ سے اعراض ٨٨/٤، ٨١، ٦٣;_ کااعتراض ١٦٨/٣;_ کا افشا ١٦٧/٣، ٦٣/٤;_ کا جھوٹ بولنا ٦٢/٤، ٦٣;_ کا حسد ١٢٠/٣;_ کاخطره ٦٣/٤;_ کادعوی ٦٢/٤;_ کا سلوک ١٥٦/٣، ١٦٧، ١٦٨، ٦٢/٤;_ کا عجب ١٦٨/٣;_ کا عذاب ٦٣/٤;_ کا عصیان ١٦٧/٣;_ کا عمل ١٦٧/٣، ٦٣/٤، ٨٨;_ کا غم و اندوه ١٦٨/٣;_ کا قتل ٨٩/٤، ٩٠;_ کا قدر و قیمت لگانا ١٦٨/٣;_ کاکفر ١٦٧/٣;_ کا کینہ ١١٩/٣;_ کاماحول بنانا ١٥٦/٣;_ کامکر ٦٢/٤، ٦٣;_ کا نفاق ١٦٧/٣، ٦٢/٤، ٦٣;_ کو انتباه ٦٣/٤;_ کو نصیحت ٦٣/٤;_ کی افواه ١٧٥/٣;_ کی بدخواہی ١٢٠/٣;_ کی بہانہ تراشی ١٦٧/٣، ١٦٨;_ کی پشیمانی ٦٣/٤;_ کی تشخیص کا معیار ١٦٧/٣;_ کی توبہ ٦٤/٤;_ کی توجیہ ٦٢/٤;_ کی تہدید ١٦٧/٣;_ کی حسرت ١٦٨/٣;_ کی خباثت ١٧٩/٣;_ کی خصوصیت ١٦٨/٣;_ کی خوشنودی ١٦٨/٣;_ کی خیرخواہی ٦٣/٤;_ کی دشمنی ١١٩/٣;_ کی رخنہ اندازی ١٦٨/٣، ٦١/٤;_ کی رسوائي ٦٢/٤;_ کی سازش ١٢٢/٣، ١٦٨، ٦١/٤، ٨١;_ کی سرزنش ١٦٨/٣، ٦١/٤;_ کی سوچ ١٦٧/٣، ١٦٨;_ کی شفاعت ٨٨/٤;_ کی صفات ٦٢/٤;_ کی صلح طلبی ٦٢/٤، ٦٣;_ کی عذرخواہی ٦٣/٤، ٦٢;_ کی قسم ٦٢/٤;_ کی کمزوری ١٦٨/٣، ٩٠/٤;_ کی گمراہی ٨٨/٤;_ کی نیت ٦٣/٤;_ کی ولایت ٨٩/٤;_ کی ہدایت ٨٨/٤;_ کے اسرار ١٦٧/٣، ٦٣/٤;_ کے رجحانات ٩٨/٤_ کے ساتھ جنگ ٩٠/٤;_ کے ساتھ دوستی ٩٠/٤، ٨٩;_ کے ساتھ رابطہ ١١٨/٣، ٨٨/٤، ٨٩;_ کے ساتھ سلوک ٨٨/٤، ٦٣;_ کے ساتھ سلوک کاطریقہ ٦٣/٤;_ کے سلوک کا طریقہ ١٤٩/٣، ٦١/٤، ٦٢، ٦٣، ٧٨ نیز_ر_ک آنحضرت(ص)، مسلمان

منتظم:_ کی شرائط ٩٥/٤ نیز_ر_ک نظم و فسق

موت: راه خدا میں_ ١٥٧/٣، ١٥٨; کفرکی حالت میں_ ١٨/٤;_ سے غفلت ١٨٥/٣;_ سے فرار ٧٨/٤;_ کا تحت ضابطہ ہونا ١٤٥/٣;_ کا حتمی ہونا ١٨٥/٣، ٧٨/٤;_ کاڈر ١٤٣/٣، ١٠٠/٤;_ کا سرچشمہ ١٤٥/٣، ١٥٤، ١٥٦، ١٦٨;_ کی تقدیر

۱۵۴/۳، ۱٦۸، ۱۵۷، ۱۵٦؛_ کی حقیقت ۱۵۸/۳، ۱۸۵؛_ کی یاد کے اثرات ۱۸۵/۳، ۱۸٦، ۷۸/٤؛_ کے بعد کے درجات ۱۹۳/۳؛ ہجرت میں_ ٤/۱۰۰ نیز رک آنحضرت(ص)، امتحان، انبیاء (ع)، انسان، کفار، مستضعفین، ملائکہ، مومنین

موجودات:_ کا محشور ہونا ۱۸۰/۳

موحدین:_ جہاد میں ۱٤٦/۳؛_ سختی میں ۱٤٦/۳؛_ کا حوصلہ ۱٤٦/۳؛_ کاناقابل انعطاف ہونا ۱٤٦/۳؛_ کی استقامت ۱٤٦/۳؛_ کی خصوصیت ۱٤٦/۳؛_ کی صفات ۱٤٦/۳

موسی (علیہ السلام):_ کی بعثت ۱۸۳/۳

موضوع حکم کی شناخت:_ کا معیار ۲۵/٤

موعظہ:_ کے آداب ٦۳/٤؛_ کے اثرات ۳٤/٤، ۵۸ نیز رک اللہ تعالی، منافقین

موقف اختیار کرنا: ۵۱/۳، ٦۰، ٦۳

مومنین: ۱۱۰/۳، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱٤، ۱۹۹، ٤٦/٤، ۵۵ انبیاء (ع) پر ایمان رکھنے والے_ ۵۵/٤؛ صابر_ ۱۲۵/۳، ۱٤۲، ۱۷۳؛ صدر اسلام کے_ ۱٤۳/۳؛ عاقل_ ۱۹۳/۳، ۱۹٤، ۱۹۵؛ متقی_ ۱۲۵/۳، ۱۷۳؛ مجاہد_ ۱٤۲/۳، ۱۵۲، ۱۷٤، ۱۷۵؛ مطیع_ ۱۷۳/۳؛_ اور اغیار ۱۱۹/۳؛_ اور دشمن ۱۱۹/۳، ۱۲۳، ۱۳۹؛_ اور شیاطین ۷٦/٤؛_ بہشت میں ۵۷/٤؛_ پر ولایت ۱۵۰/۳؛_ جنگ میں ۱٤۱/۳؛_ جہاد میں ۱٤۰/۳، ۱٤۳؛_ سختی میں ۱۲۲/۳، ۱۳۹، ۱۷٤؛_ غزوہ احد میں ۱٤۰/۳؛_ کا اخلاص ۱٤۱/۳؛_ کا امتحان ۱٤۰/۳، ۱٤۲، ۱٤۳، ۱۵٤، ۱۸٦؛_ کا انجام ۱۲۹/۳، ۱٦۲، ۱۹۸؛_ کا انفاق ۳۹/٤؛_ کا تفاوت ۱۷۲/۳؛_ کا تقاضا ۱۷۹/۳؛_ کا تقوی ۱۲۳/۳، ۱۲۵، ۲۰۰؛_ کا توکل ۱۲۲/۳، ۱۲٦، ۱٦۰، ۱۷۳؛_ کا جہاد ۱٤۵/۳، ۷٦/٤؛_ کا خوف ۱٤۳/۳، ۱۷۳، ۱۷۵؛_ کا صبر ۲۰۰/۳؛_ کا عقیدہ ۱۵٤/۳، ۱۵٦؛_ کا علم ۱۳۹/۳؛_ کا عمل ۱۷۲/۳، ۱۹۵؛_ کا قتل ۹۲/٤؛_ کا مرتد ہونا ۱۷۷/۳؛_ کا مقام ۱۱٤/۳؛_ کا منتخب ہونا ۱٤۰/۳؛_ کا نیک عمل ۵۷/٤؛_ کو انتباہ ۱٤۹/۳، ۱۷۵، ۱۲/٤، ۱٤، ۵۱، ۹۰؛_ کو تسلی ۱٦۹/۳، ۱۷۹، ۱۹۹؛_ کی آرزو ۱۳۳/۳؛_ کی استقامت ۱۳۹/۳؛_ کی امداد ۱۲۲/۳، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۷۹؛_ کی امیدواری ۱۷۳/۳؛_ کی بہشت ۵۷/٤؛_ کی پاکیزگی ۱۷۹/۳؛_ کی تشخیص کا معیار ۱٤۲/۳، ۱۵۲، ۱٦٦،

١٦٧;_ کی تشویق ٣/١٧٤، ١٧٥، ١٩٣، ١٩٤;_ کی تقدیر ٣/١٢٩;_ کی جاودانی ٤/٥٧;_ کی جزا ٣/١٧١، ١٧٩، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٩، ٤/٥٧، ٩٥;_ کی حرمت ٤/٩٢;_ کی حسرت ٣/١٥٦;_ کی حقیقت ٤/٧٧;_ کی حمایت ٤/٤٥;_ کی ذمہ داری ٣/١١٢، ١١٨، ١٢٢، ١٢٣، ١٣٩، ١٤٢، ١٥٣، ١٥٦، ١٥٩، ١٦٠، ١٧٥، ٢٠٠، ٤/٤٥، ٥٩، ٧١، ٧٣، ٧٥، ٩٢، ٩٤، ٩٧، ١٠٠;_ کی زندگی کی قدر و قیمت ٤/٩٣;_ کی سختی ٣/١٢٠;_ کی سرزنش ٣/١٢٤;_ کی سعادت ٣/١٧٠;_ کی شکست ٣/١٤١;_ کی شہادت طلبی ٣/١٤٣;_ کی صفات ٣/١٦٠، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٥، ٤/٧٦;_ کی طاقت ٣/١٢٨;_ کی فتح ٣/ ١١١، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٦، ١٤١;_ کی مغفرت ٣/ ١٩٥، ١٣٣;_ کی موت ٣/١٩٨;_ کی ولایت ٣/١٢٣;_ کے دشمن ٣/١١٨، ١١٩، ١٢٠، ١٢٨، ١٤٠;_ کے روابط ٣/٢٠٠;_ کے ساتھ رابطہ ٤/٧٣;_ کے ساتھ مبارزت ٣/١٢٨;_ کے فضائل ٣/١٣٩، ١٥٢، ١٦٥، ١٧٣، ٢٠٠، ٤/٢٩، ٤٥، ٥٧، ٧١;_ کے قاتل کا عذاب ٤/٩٣;_ کے قتل کا گناہ ٤/٩٣;_ کے قتل کی حرمت ٤/٩٢;_ کے قتل کی سزا ٤/٩٣;_ کے مصائب ٣/١٦٦;_ میں مایوسی ٣/١٢٤; نیکی کرنے والے_ ٣/١٧٣ نیز رـک اہل کتاب، دیت، شیطان، منافقین

مہاجرین:_ کی جزا ٣/١٩٥;_ کے فضائل ٣/١٩٥، ٤/١٠٠

مہر: شادی میں_ ٤/٢٤;_ کا کردار ٤/٢١;_ کا مالک ٤/٤;_ کا واپس لینا ٤/١٩، ٢٠، ٢١;_ کا ہبہ کرنا ٤/٤;_ کی حقیقت ٤/٤;_ کے احکام ٤/٤، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٤، ٢٥

نیز رـک کنیز مہرباني:_ کے اثرات ٣/١٥٩ نیز رـک آنحضرت(ص)، اللہ تعالی، راہبر

میت:_ کا قرض ٤/١١، ١٢، ١٣ نیز رـک وارث

یثاق: رـک عہد

ن

نافرمانی: رـک عصیان

نبوت:

_ اور خیانت ۳/ ۱٦۱;_ کی فضیلت ٤/ ٦۹، ۷۰;_ کی نعمت ۳/ ۱٤٤، ۱٦٤;_ کے دلائل ۳/ ۱۸۳ نیز ر_ک آل ابراہیم، آنحضرت(ص)، انبیاء (ع)

نجات: _ کی درخواست ۳/ ۱۹٤

نجاشي: _ کا ایمان ۳/ ۱۹۹;_ کا خضوع ۳/ ۱۹۹

ندامت: ر_ک پشیماني

نسل: _ کی بقا ٤/ ۹

نشوز: _ کا مقابلہ کرنے کی روش ٤/ ۳٤;_ کے موارد ٤/ ۳٤

نصیحت: ر_ک موعظہ

نظریہ کائنات: _ اور آئیڈیالوجی ٤/ ۳٤، ۱۵٦، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۷٦، ٤/ ۵۹، ۷٤، ۷۸، ۸۷; توحیدی _ ۳/ ۱۲۹، ۱۵٤، ۱۵٦، ۱۷۰، ۱۹۱; ثنوی _ ٤/ ۷۸ نیز ر_ک کفار

نظم و نسق: ۳/ ۱۲۱ _ کی شرائط ٤/ ۳٤، ۵۸;_ میں لیاقت ٤/ ۵۸ نیز ر_ک آنحضرت (ص)، دینی معاشرہ، گھرانہ، مرد، منتظم

نعرہ: ناپسندیدہ _ ٤/ ۷۷;_ پر عمل کرنا ۳/ ۱٤۳

نعمت: اضروی _وں کی قدروقیمت ٤/ ۷۷; دینوی _ ٤/ ۹٤; دنیوی _وں کی قدر و قیمت ٤/ ۷۷، ۷۸، ۹٤; کفران _ ۳/ ۱٤٤، ٤/ ۳۷; کفران _ کی حرمت ٤/ ۳۷; کفران _ کی سزا ٤/ ۳۷;_ جن کے شامل حال ہے ۳/ ۱۷٤، ٤/ ٦۹_ سے محرومیت ۳/ ۱۷٦;_ کا سرچشمہ ٤/ ۳۷، ۳۹، ۷۸;_ کا شکر ۳/ ۱۲۳، ۱٤٤، ۱٤۵، ۱٦٤;_ کے ذکر کے اثرات ٤/ ۳۹

نیز آنحضرت(ص)، اللہ تعالي، انبیاء (ع)، بہشت، ہدایت

نعیم بن مسعود: ۳/ ۱۷۳

نفاق: _ ختم کرنے والے عوامل ٤/ ۸۲;_ سے اعراض ٤/ ۸۹;_ کی حقیقت ۳/ ۱٦۷;_ کی علامتیں ۳/ ۱٦۷، ٤/ ٦۱، ۸۹;_ کے اثرات ۳/ ۱۷۹، ٤/ ٦۱، ٦۲، ۸۹;_ کے موارد ٤/ ٦٤;_ کے موانع ۳/ ۱٦۷

نیز ر_ک اہل کتاب، جہاد، علمائے یہود، مسلمان، منافقین، یہود

نفرین: ر_ک آنحضرت(ص)، دشمن

نفس: _ کی حفاظت کی اہمیت ٤/٢٩، ٩٢، ٩٤

نفقة: _ میں عدل وانصاف ٤/٣

نقصان: ر_ک خسارہ، ضرر

نماز: _ قائم کرنے کی اہمیت ٤/٧٧; _ کا بطلان ٤/٤٣; _ کا قائم کرنا ٤/٤٣، ٧٧; _ کی تشریع ٤/٧٧; _ کی فضیلت ٤/٧٧; _ کی قدر و قیمت ٣/١٩١، ٢٠٠; _ کے آداب ٤/٤٣; _ کے اثرات ٤/٧٧; _ کے احکام ٣/١٩١، ٤/٤٣; _ مستی کی حالت میں ٤/٤٣; _ میں حضور قلب ٤/٤٣; _ میں قرائت ٤/٤٣; _یومیہ ٣/٢٠٠ نیزر_ک بیمار

نوید: ر_ک بشارت

نہی عن المنکر: _ ادیان میں ٣/١١٤; _ کی اہمیت ٣/١١٠، ١١٤، ١١٥; _ کے اثرات ٣/١١٠، ١١١، ١١٤، ١٢٠

نیازمند افراد: _ کی ضروریات پوری کرنا ٤/٨، ٧٧

نیت: _ کا علم ٣/١٨، ١١٩، ١٢٢، ٤/٣٥; _ کا کردار ٤/٣٥; _ کی اہمیت ٣/١٤٥; _ کے اثرات ٣/١٤٥ نیک لوگ: ٣/١٩٨ _وں کی جزا ٣/١٩٨; _وں کی ہمراہی ٣/١٩٣، ١٩٥; _وں کے فضائل ٣/١٩٣، ١٩٨ نیزر_ک نیکی

نیکی: _ کی تشویق ٤/٤٠، ٨٥; _ کی جزا ٣/١٤٥; _ کی ستائش ٣/١٨٨; _ کی قدر و قیمت ٣/١٩٨; _ کے اثرات ٣/١٩٨; _ کے موارد ٤/٤٠; _ میں جلدی کرنا ٣/١١٤، ١١٥، ١٣٣، ١٣٦; _ میں واسطہ بننا ٤/٨٥ نیزر_ک نیک لوگ

نیکی کرنا: اس کوترک کرنا ٤/٣٧; اس کو ترک کرنے کی سزا ٤/٣٧; اس کو ترک کرنے کی مذمت ٤/٣٧; اس کو ترک کرنے کے اثرات ٤/٣٧; اس کا پیش خیمہ ٣/١٣٤; اس کی اہمیت ٤/٣٦;اس کی ترجیحات ٤/٣٦; اس کی تشویق ٤/٤٠; اس کی

جزا ۳/۱۳۶؛ اس کے آداب ٤/۳٦؛ اس کے اثرات ۳/۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷٤، ٤/۳٦؛ اس کے موارد ۳/۱۳٤؛ اس کے موانع ٤/۳٦؛ اس میں تفاخر ٤/۳٦؛ اس میں تکبر ٤/۳٦ نیز ر_ک ابن السبیل، امیرالمومنین(ع)، جہاد، خویش واقارب، دوست، غلام، فقرا، کمزور لوگ، کنیز، مسکین، والدین، ہمسایہ، یتیم نیکی کرنے والے: ۳/۱٤۸، ۱۷۳
انکی جزا ۳/۱۳۹، ۱٤۸؛ انکی محبوبیت ۳/۱۳٤، ۱٤۸؛ انکے فضائل ۳/۱۳٤، ۱٤۸

و

واجبات: ۳/۱۳۲، ۱۳۳، ٤/۲، ٤، ٦، ۱۹، ۳۳، ۵۸، ۵۹، ٦۱، ۷۱، ۷۵، ۷٦، ۸٦، ۹۸ واجب کفائی ٤/۹۵
وارث: میت کے_ ٤/۳۳؛ _کے حقوق ٤/۷؛ _کے حقوق کے بارے میں تجاوز ٤/۳۳
والدین: _کی ذمہ داری ٤/۹؛ _کی قدر و قیمت ٤/۱۱؛ _کے ساتھ نیکی کرنا ٤/۳٦
وجدان: دینی_ ٤/٦؛ _کا کردار ٤/۲۱ نیز ر_ک انسان
وحدت: ر_ک اتحاد
وحی: _کا کردار ۳/۱۹۱، ٤/٤۵ نیز ر_ک یہود
وراثت: ماں کی_ ٤/۱۱؛ مردکی_ ٤/۷؛ _ ایام جاہلیت میں ٤/۷، ۱۹؛ _پر معاہدہ ٤/۳۳؛ _سے حاجب ٤/۱۱، ۱۹؛ _کا فلسفہ ٤/۱۱؛ _کا کردار ٤/۷؛ _کی اہمیت ٤/۱۲، ۳۳؛ _کی تقسیم ٤/۸، ۱۱، ۱۲؛ _کے اثرات ٤/۱۲؛ _کے احکام ٤/۷، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۳۳؛ _کے حصے ٤/۱۱؛ _کے طبقات ٤/۱۲، ۱۱، ۷؛ _کے موجبات ٤/۷، ۳۳؛ _میں باپ کا حصہ ٤/۱۱، ۱۲؛ _میں بھائی کا حصہ ٤/۱۱، ۱۲؛ _میں بہن کا حصہ ٤/۱۲؛ _میں بیٹی کا حصہ ٤/۱۲؛ _میں بیٹے کا حصہ ٤/۱۱؛ _میں بیوی کا حصہ ٤/۱۲؛ _میں ترجیحات ٤/۳۳؛ _میں خالہ کا حصہ ٤/۱۲؛ _میں ماموں کا حصہ ٤/۱۲
ورع: ر_ک تقوی

وسعت قلبي: ر_ک شرح صدر

وصیت:_ پر عمل ١٢/٤، ١٣؛_ قرض کے بارے میں ١١/٤؛_ کی شرائط ١٢/٤؛_ کے احکام ١١/٤، ١٢

وضو:_ کے احکام ٢٩/٤، ٤٣؛_ کے اسباب ١٤٣/٤؛_ مستی کی حالت میں ٤٣/٤

وطن: جلاوطنی ٩٧/٤؛_ سے محبت ٦٦/٤؛_ سے محبت کے اثرات ١٠٠/٤

وعده: قابل قدر_ ١٩٤/٣؛_ کا کردار ١١٦/٣؛_ کی خلاف ورزی ١٩٤/٣ نیز ر_ک آنحضرت(ص)، اجر، الله تعالی، بہشت، فتح

وعید:_ کا کردار ١١٦/٣

ولایت: ممنوع_ ٨٩/٤؛_ کی شرائط ٣٤/٤ نیز ر_ک آنحضرت(ص)، الله تعالی، راہبر، شادي، شیطان، کفار، منافقین، مؤمنین

ولي:_ کے اختیارات ٦/٤

ه

ہبہ: ١٨٠/٣، ٤/٤_ کا حکم ١٨١/٣ نیز ر_ک مہر

ہجرت: دارالکفر سے_ ٩٧/٤، ٩٩؛ راہ خدا میں_ ١٩٥/٣، ١٩٨، ٨٩/٤، ٦٦، ١٠٠؛ شرک سے_ ١٩٥/٣؛ کفر سے_ ١٩٥/٣؛ مکہ سے_ ٩٧/٤؛_ ترک کرنے کا گناہ ٩٩/٤؛_ ترک کرنے کی مذمت ١٠٠/٤؛_ ترک کرنے کے اثرات ٨٩/٤، ٩٧؛_ کا وجوب ٩٨/٤؛_ کا اجر ١٩٥/٣، ٦٧/٤، ١٠٠؛_ کی اہمیت ٨٩/٤، ٩٧، ٩٨؛_ کی تشویق ١٠٠/٤؛_ کے اثرات ٦٨/٤، ٨٩، ١٠٠؛_ کے موانع ١٠٠/٤ نیز ر_ک آنحضرت(ص)، مسلمان

ہدایت: خاص_ جن کے شامل حال ہے ٦٩/٤؛_ فروخت کرنا ٤٤/٤؛_ کا پیش خیمہ ١٣٨/٣، ١٧٨، ٤٤/٤، ٤٥؛_ کا سرچشمہ ١٢٨/٣؛_ کا طریقہ

٩٤/٤;_ کا قاعدہ و قانون کے تحت ہونا ٨٨/٤;_ کی شرائط ٤٤/٤;_ کی نعمت ١٤٤/٣ ;_ کے عوامل ١١٨/٣، ١١٩، ١٣٨، ١٥٤، ١٦٤، ١٨٥، ٦٨/٤، ٨٣;_ کے مراحل ١٦٤/٣;_ کے موانع ١٨٥/٣، ٤٦/٤، ٦٨، ٨٨
نیز ر_ک اللہ تعالی، قرآن کریم، گمراہ لوگ، متقین، مشرکین، ملعون لوگ، منافقین
ہدف:_ کا کردار ١٥٧/٣
ہم جنس پرستی: ر ک چپٹ بازی، لواط
ہمسایہ:_ کے ساتھ نیکی کرنا ٣٦/٤
ہم نشین:_ بہشت میں ٦٩/٤;_وں کی قدر و قیمت ٦٩/٤
ہوشیاري: ر_ک زیرکي

ی

یاددہانی:_ کی اہمیت ١٣٩/٣;_ کے اثرات ١٢٣/٣، ١٢٤، ١٣٩، ١٤٦، ١٦٤، ١٦٥، ٩/٤
یتیم:_ سے خیانت ٢/٤، ٣، ;_ کا امتحان ٦/٤;_ کا رشد ٦/٤;_ کا مال ٢/٤، ٣، ٥، ٦;_ کا مال غصب کرنے کی سزا ١٠/٤;_ کی خدمت ٦/٤;_ کی ضروریات پوری کرنا ٨/٤;_ کی کفالت ٦/٤;_ کی مصلحت ٦/٤;_ کے احکام ٢/٤، ٥، ٦، ١٠;_ کے اولیاء ٢/٤، ٦;_ کے تصرفات ٦/٤_ کے حقوق ٢/٤، ٦، ٩;_ کے حقوق پر تجاوز ٩/٤;_ کے حقوق پر تجاوز کی سزا ٩/٤;_ کے حقوق کی اہمیت ٣/٤;_ کے ساتھ سلوک ٨،٩/٤;_ کے ساتھ نیکی کرنا ٣٦/٤;_ کے مال پر تجاوز ١٠/٤;_ کے مال سے استفادہ ٦/٤، ١٠;_ کے مال کا غصب کرنا ١٠/٤;_ کے مال کو تبدیل کرنا ٢/٤;_ کے مال کی حفاظت ١٠/٤ یوم القیامۃ: ١٨٥/٣
یہود: صدر اسلام کے_ ١٨٢/٣، ١٨٣، ٤٩/٤;_ اور آفرینش ٥٣/٤;_ اور آنحضرت (ص) ١٨١/٣، ١٨٣، ١٨٤، ٤٦/٤، ٥٤، ٧٨;_ اور اسلام ١٨٣/٣، ٤٦/٤;_ اور اللہ تعالی ٥٠/٤;_ اور انبیاء (ع) ١٨١/٣;_ اور انبیاء (ع) کا قتل ١١٢/٣;_ اور انفاق ١٨١/٣;_ اور تورات ٤٤/٤;_ اور حقائق کا

کتمان ٣/١٨٣؛_ اور کفار ٤/٥٤؛_ اور مسلمان ٣/١١١، ٤/٤٤، ٤٥، ٤٦، ٥٤؛_ اور وحی ٤/٤٦؛_ پر لعنت
٤/٤٦؛_ کا استہزا ٣/١٨١، ٤/٤٦؛_ کا انحراف ٤/٥٠؛_ کا ایمان ٤/٤٦؛_ کا بخل ٤/٥٣؛_ کا بے سہارا ہونا ٤/٥٣؛_
کا تحریف کرنا ٤/٤٦؛_ کا تکبر ٣/١٨١؛_ کا جھوٹ ٣/١٨٣، ٤/٥٠؛_ کا حسد ٤/٥٤؛_ کا سلوک ٣/١٨١؛_ کا شرک
٤/٥٤؛_ کا ظلم ٣/١١٢؛_ کا عصیان ٣/١١٢، ٤/٤٦؛_ کا عقیدہ ٣/١٨١، ١٨٣، ٤/٥٠؛_ کا کفر ٣/١١٢، ١٨٣،
٤/٤٦، ٤٩، ٥٤؛_ کا گمان ٤/٤٦؛_ کا گمراہ کرنا ٤/٤٤؛_ کا ماحول بنانا ٣/١٨١؛_ کا نفاق ٣/١٨٣، ٤/٤٦؛_ کا نقطہ نظر
٤/٤٦؛_ کی آلودگی ٤/٤٩، ٥٠؛_ کی اذیتیں ٣/١١١؛_ کی اقلیت ٤/٤٦؛_ کی انحصار طلبی ٤/٥٣؛_ کی بہانہ تراشی ٣/١٨٣
؛_ کی تاریخ ٣/١٨٣؛_ کی تقدیر ٣/١١٢؛_ کی جہالت ٣/١٨١؛_ کی حاکمیت ٤/٥٣؛_ کی خیانت ٤/٥٨؛_ کی دشمنی
٣/١٨٣، ٤/٤٥، ٤٦؛_ کی دین فروشی ٣/١٩٩؛_ کی ذلت ٣/١١٢؛_ کی ذلت کے اسباب ٣/١١٢؛_ کی رخنہ اندازی
٤/٥٥؛_ کی سازش ٣/١٨١، ٤/٤٦؛_ کی سرزنش ٣/١٨٣، ٤/٥٠، ٥٣؛_ کی سزا ٣/١٨٢، ١٨٣؛_ کی شکست ٣/١١١،
٤/٥٢؛_ کی صفات ٣/١٨٣، ٤/٥٣؛_ کی عیب جوئی ٤/٤٦؛_ کی قدامت پرستی ٣/١٨٣؛_ کی قضاوت ٤/٥٨؛_ کی
گمراہی ٤/٤٦؛_ کی محرومیت ٤/٤٦؛_ کی مصلحت ٤/٤٦؛_ کی مغضوبیت ٣/١١٢؛_ کی نسل پرستی ٣/١٨٣؛_ کی ہٹ
دھری ٣/١٨٣؛_ کی وابستگی ٣/١١٢؛_ کے اجداد ٣/١٨٢، ١٨٣؛_ کے تقاضے ٣/١٨٣؛_ کے دعوے ٤/٤٩، ٥٠؛_
کے ساتھ سلوک کا طریقہ ٤/٤٤؛_ کے سلوک کا طریقہ ٤/٤٦، ٧٨؛_ کے کفار ٤/٥٥؛_ کے مومنین ٤/٤٦، ٥٥؛_ میں
انبیا (ع) کا قتل ٣/١٨٣؛_ میں خرافات ٣/١٨٣ نیز رک آنحضرت (ص)، علمائے یہود، قرآن کریم، مسلمان

فہرست

سورہ آل عمران ۴
آیہ ۱۱۰ تا ۲۰۰ .... ۴
آیت (۱۱۰) ۵
آیت (۱۱۱) ۹
آیت (۱۱۲) ۱۲
آیت (۱۱۳) ۱۷
آیت (۱۱۴) ۲۰
آیت (۱۱۵) ۲۴
آیت(۱۱۶) ۲۷
آیت (۱۱۷) ۳۰
آیت(۱۱۸) ۳۲
آیت(۱۱۹) ۳۸
آیت (۱۲۰) ۴۳
آیت(۱۲۱) ۴۷
آیت(۱۲۲) ۵۰
آیت(۱۲۳) ۵۵
آیت(۱۲۴) ٦۰
آیت(۱۲۵) ٦۲
آیت(۱۲۶) ٦۵

آیت (۱۲۷) ۶۸
آیت(۱۲۸) ۷۰
آیت(۱۲۹) ۷۳
آیت(۱۳۰) ۷۶
آیت (۱۳۱) ۷۹
آیت(۱۳۲) ۸۱
آیت(۱۳۳) ۸۳
آیت(۱۳۴) ۸۷
آیت(۱۳۵) ۹۰
آیت(۱۳۶) ۹۳
آیت (۱۳۷) ۹۶
آیت(۱۳۸) ۹۸
آیت (۱۳۹) ۱۰۱
آیت(۱۴۰) ۱۰۵
آیت(۱۴۱) ۱۱۱
آیت(۱۴۲) ۱۱۳
آیت(۱۴۳) ۱۱۵
آیت(۱۴۴) ۱۱۷
آیت(۱۴۵) ۱۲۲
آیت(۱۴۶) ۱۲۶

آیت(۱۴۷) ۱۲۹
آیت (۱۴۸) ۱۳۳
آیت(۱۴۹) ۱۳۶
آیت(۱۵۰) ۱۳۹
آیت (۱۵۱) ۱۴۲
آیت (۱۵۲) ۱۴۶
آیت(۱۵۳) ۱۵۳
آیت(۱۵۴) ۱۶۰
آیت(۱۵۵) ۱۶۸
آیت(۱۵۶) ۱۷۲
آیت(۱۵۷) ۱۷۷
آیت(۱۵۸) ۱۸۰
آیت(۱۵۹) ۱۸۲
آیت(۱۶۰) ۱۸۹
آیت(۱۶۱) ۱۹۲
آیت (۱۶۲) ۱۹۶
آیت(۱۶۳) ۱۹۹
آیت(۱۶۴) ۲۰۱
آیت(۱۶۵) ۲۰۶
آیت(۱۶۶) ۲۱۰

آیت(۱۶۷) ۲۱۲

آیت(۱۶۸) ۲۱۸

آیت (۱۶۹) ۲۲۱

آیت(۱۷۰) ۲۲۴

آیت(۱۷۱) ۲۲۸

آیت(۱۷۲) ۲۳۰

آیت(۱۷۳) ۲۳۵

آیت(۱۷۴) ۲۴۰

آیت(۱۷۵) ۲۴۳

آیت(۱۷۶) ۲۴۸

آیت(۱۷۷) ۲۵۲

آیت(۱۷۸) ۲۵۵

آیت(۱۷۹) ۲۵۹

آیت(۱۸۰) ۲۶۵

آیت (۱۸۱) ۲۷۱

آیت(۱۸۲) ۲۷۵

آیت(۱۸۳) ۲۷۸

آیت(۱۸۴) ۲۸۴

آیت(۱۸۵) ۲۸۷

آیت(۱۸۶) ۲۹۲

آیت(۱۸۷) ۲۹۸
آیت(۱۸۸) ۳۰۲
آیت(۱۸۹) ۳۰۶
آیت(۱۹۰) ۳۰۷
آیت(۱۹۱) ۳۱۰
آیت(۱۹۲) ۳۱۷
آیت(۱۹۳) ۳۱۹
آیت(۱۹۴) ۳۲۴
آیت(۱۹۵) ۳۲۸
آیت(۱۹۶) ۳۳۵
آیت(۱۹۷) ۳۳۷
آیت(۱۹۸) ۳۳۸
آیت(۱۹۹) ۳۴۲
آیت(۲۰۰) ۳۴۸
سوره نساء ۳۵۴
آیه ۱ تا ۱۰۰ .... ۳۵۴
آیت(۱) ۳۵۴
آیت(۲) ۳۵۹
آیت(۳) ۳۶۱
آیت(۴) ۳۶۴

آیت(۵) ۳۶۷

آیت(۶) ۳۷۱

آیت(۷) ۳۷۵

آیت(۸) ۳۷۷

آیت(۹) ۳۷۹

آیت(۱۰) ۳۸۲

آیت(۱۱) ۳۸۵

آیت(۱۲) ۳۹۳

آیت(۱۳) ۳۹۸

آیت(۱۴) ۴۰۰

آیت(۱۵) ۴۰۳

آیت(۱۶) ۴۰۷

آیت(۱۷) ۴۱۰

آیت(۱۸) ۴۱۲

آیت(۱۹) ۴۱۴

آیت(۲۰) ۴۱۹

آیت(۲۱) ۴۲۱

آیت(۲۲) ۴۲۴

آیت(۲۳) ۴۲۶

آیت(۲۴) ۴۳۱

آیت(۲۵) ۴۳۷

آیت(۲۶) ۴۴۴

آیت(۲۷) ۴۴۷

آیت (۲۸) ۴۴۹

آیت(۲۹) ۴۵۳

آیت(۳۰) ۴۵۷

آیت(۳۱) ۴۶۰

آیت(۳۲) ۴۶۳

آیت(۳۳) ۴۶۹

آیت(۳۴) ۴۷۲

آیت(۳۵) ۴۸۱

آیت(۳۶) ۴۸۵

آیت (۳۷) ۴۹۰

آیت(۳۸) ۴۹۴

آیت(۳۹) ۴۹۷

آیت(۴۰) ۵۰۰

آیت(۴۱) ۵۰۳

آیت(۴۲) ۵۰۵

آیت(۴۳) ۵۰۸

آیت(۴۴) ۵۱۷

آیت(۴۵) ۵۲۰
آیت(۴۶) ۵۲۲
آیت(۴۷) ۵۲۷
آیت (۴۸) ۵۳۲
آیت(۴۹) ۵۳۵
آیت(۵۰) ۵۳۸
آیت(۵۱) ۵۴۰
آیت(۵۲) ۵۴۳
آیت(۵۳) ۵۴۶
آیت(۵۴) ۵۴۸
آیت(۵۵) ۵۵۱
آیت(۵۶) ۵۵۳
آیت(۵۷) ۵۵۶
آیت(۵۸) ۵۵۹
آیت(۵۹) ۵۶۳
آیت (۶۰) ۵۷۰
آیت(۶۱) ۵۷۵
آیت(۶۲) ۵۷۷
آیت(۶۳) ۵۸۰
آیت(۶۴) ۵۸۳

آیت(۶۵) ۵۸۹
آیت(۶۶) ۵۹۲
آیت (۶۷)........ ۵۹۵
آیت(۶۸) ۵۹۶
آیت(۶۹) ۵۹۸
آیت(۷۰)........ ٦۰۲
آیت(۷۱) ٦۰۳
آیت(۷۲) ٦۰٦
آیت(۷۳) ٦۰۸
آیت(۷۴) ٦۱۰
آیت(۷۵) ٦۱۳
آیت (۷۶)........ ٦۱٤
آیت(۷۷) ٦۲۰
آیت(۷۸) ٦۲٤
آیت(۷۹) ٦۳۲
آیت(۸۰)........ ٦۳۴
آیت(۸۱) ٦۳٦
آیت(۸۲) ٦۴۰
آیت(۸۳) ٦۴۳
آیت(۸۴) ٦۴۹

آیت(۸۵) ٦۵۲
آیت(۸۶) ٦۵۵
آیت(۸۷) ٦۵۷
آیت (۸۸) ٦۵۹
آیت(۸۹) ٦٦۳
آیت(۹۰) ٦٦٦
آیت(۹۱) ٦۷۰
آیت(۹۲) ٦۷۴
آیت(۹۳) ٦۸۱
آیت (۹۴) ٦۸۳
آیت(۹۵) ٦۸۹
آیت(۹۶) ٦۹۳
آیت(۹۷) ٦۹۴
آیت (۹۸) ٦۹۸
آیت(۹۹) ۷۰۱
آیت(۱۰۰) ۷۰۳
اشاریے ۷۰۸
اشاریے[1] ۷۰۸
آ ۷۰۸
الف ۷۱۱

ب ۷۲۴
پ ۷۲۷
ت ۷۲۸
ث ۷۳۲
اشاریے[۲] ۷۳۳
ج ۷۳۳
چ ۷۳۶
ح ۷۳۶
خ ۷۳۸
د ۷۴۱
ذ ۷۴۳
ر ۷۴۴
ز ۷۴۶
س ۷۴۷
ش ۷۵۰
ص ۷۵۳
اشاریے[۳] ۷۵۵
ض ۷۵۵
ط ۷۵۵
ظ ۷۵۵

ع ۷۵۶
غ ۷۶۰
ف ۷۶۲
ق ۷۶۲
ک ۷۶۵
گ ۷۶۷
اشاریے[٤] ۷۶۹
ل ۷۶۹
م ۷۶۹
ن ۷۷۹
و ۷۸۲
ہ ۷۸۳
ی ۷۸۴